وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اُردو زبان میں ترجمہ و مختصر مطالب قرآن

موسوم بہ

حُسنِ بیان

من

غلام حسن نیازی پشاوری

برانچ کیپیٹل کواپریٹو پریس میں باہتمام شیخ ظہور الدین صاحب چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہٖ

تمہید تفسیر القرآن موسوم بہ حُسنِ بیان

انگلستان کے معروف مبلغِ اسلام حضرت خواجہ کمال الدین مرحوم کا یہ خیال تھا کہ قرآن کریم کی ایک تفسیر اُردو میں زمانۂ حال کے مذاق کے مطابق لکھیں۔ اگرچہ کلامِ الٰہی کی باریکیوں کے سمجھنے میں نہایت ذکی تھے مگر عربی میں کم پایہ تھے غلطی سے بچنے کے لیے اُن کو ایک مدد کی ضرورت رہتی تھی جو عربی زبان میں اُن سے زیادہ ماہر ہو۔ وہ دماغی محنتِ شاقہ سے جو اُنہوں نے اشاعتِ اسلام میں انگلستان کے اندر اسلامی لٹریچر کی تالیف اور نشر میں کی اپنی عمر کے آخری چند سالوں میں سخت بیمار ہو گئے اور وہ بیماری اُن کی جان لے کر جُدا ہوئی۔ اشاعتِ اسلام میں اُن کو ایسا شغف تھا کہ بیماری باوجود اس کے کہ اُن کی عدم پرہیز سے بڑھتی جاتی تھی وہ تصنیف سے باز نہ آتے تھے۔ اُن کو تفسیر کے ساتھ شامل کرنے کے لیے اُردو ترجمہ کی ضرورت تھی جو سریع الفہم ہو۔ میں نے اُن کی فرمائش سے قرآن کریم کا اُردو ترجمہ کر دیا۔ اُن کی بیماری کے ایام اور گرمی کے موسم میں چند سال میں اُن کی معیت میں رہا کہ ضرورت ہو تو تفسیر نویسی میں اُن کی اعانت کر سکوں۔ مگر اس حالت میں اُن کے زیرِ تصنیف اور ضروری مضامین بھی رہتے جس کے سبب سے مرحوم کو تفسیر کے لیے کافی وقت نہ ملا اور یہ حسرت ساتھ لے کر دنیا سے کوچ کیا۔ میں نے اُس کو عالمِ مثال میں بھی تصنیف میں مشغول دیکھا۔ اللھم اغفرہ وارحمہ وانت خیر الراحمین۔ میرے پاس نہ علمی سرمایہ کافی ہے کہ مرحوم کی خواہش کو پورا کر سکوں اور نہ یہ توفیق ہے کہ طباعت کا سامان کر سکوں مگر میں جانتا ہوں کہ ایسے کام صرف اللہ تعالےٰ کی اعانت اور اس کی تائید سے ہوتے ہیں اور اُسی مسبب الاسباب نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جدید انکشافاتِ زمانہ کو مدِ نظر رکھ کر ایک مختصر تفسیر اللہ تعالےٰ کی اعانت سے لکھوں جس سے علما اور غیر علما اپنی اپنی حیثیت کے مطابق استفادہ کر سکیں۔ اور جس میں خواجہ مرحوم کے بلند خیالات کا کچھ رنگ پایا جائے اور ترجمہ مذکورہ جس سے خواجہ مرحوم استفادہ نہ کر سکا اُس کو تفسیر کے ساتھ شامل کیا جائے یہ عمل شاید مرحوم کی روح کو رحمت پہنچانے کا ذریعہ ہو۔ چنانچہ ان مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر میں نے تفسیر لکھی ہے۔ اس تفسیر کی خصوصیات یہ ہیں۔ مطالع کو جو باتیں پریشان کرتی ہیں وہ اس سے خارج رکھی گئی ہیں۔ عبارت نہایت سلیس لغوی صرفی نحوی منطقی بحثوں سے عاری۔ ذوالوجوہ آیات کے ایک ہی معنی پر جو سیاق سباق کے مطابق ہو اکتفا کی گئی ہے۔ بہت کم دوسرے معنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آیاتِ احکام کی سیر کن تشریح کر دی گئی ہے۔ آیات بظاہر غیر مربوط معلوم ہوتی ہیں مگر درحقیقت ان کے درمیان گہرا ربط ہے جس پر جہاں تک اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ ایک بات ہے جو کلامِ الٰہی کو دلچسپ بناتی ہے۔ قرآن کریم کی قسمیں اور جوابِ قسم کے ساتھ ان کا تعلق ادق مضمون ہے۔ ان کے حُسن سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ مفسرین نے تفاسیر میں باہمی مخاصمات کا سامان اس قدر پیدا کر دیا ہے کہ جدید مفسر کے لیے غیر مسلموں

کے ساتھ مخاصمات کا دروازہ کھولنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اپنوں سے نباہنا غنیمت ہے غیر مسلمین کے اعتراضوں سے بچنے کے لیے جدید مفسرین نے مافوق الطبیعت واقعات کی جو قرآن کریم میں آئے ہیں ایسی تاویلات کردی ہیں جن کو عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ جہاں تک ہوسکا ہے ان کی صحیح توجیہ کردی ہے اور ظاہر کردیا ہے کہ ان میں نہایت باریک روحانی علوم کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں جن کا انکشاف اس زمانہ میں اسی طرح ہو رہا ہے جس طرح مادی علوم کا۔ حروف مقطعات سے کیا مراد ہے۔ آج تک اس کا یقینی علم صیغۂ راز میں ہے۔ جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب ظنیات ہیں۔ میں نے اُن کا ذکر ترک کر دیا ہے یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض مقامات کیوں اب تک لاینحل ہیں اور ان سے کچھ استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام میں ایسا ہونا ضروری ہے تاکہ اس کا کلام اُس کے کام کے مطابق ہو۔ یہ ایک مسلّمہ کلیہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی فعل عبث نہیں اور ما فی الارض جمیعًا انسان کے فائدہ کے لیے پیدا کیا گیا ہے مگر ان میں سے بعض کے خواص اب تک غیر معلوم ہیں۔ انسان ان سے بظاہر کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا مگر درحقیقت وہ غیر مفید نہیں۔ وہ کوئی ایسا پارٹ بجا لا رہے ہیں جس کا علم ہم کو نہیں۔ کلامِ الٰہی کے بعض حصص کا حال یہی ہے۔ باآنکہ اُن کے معانی ہم سے مخفی ہیں مگر اُن کا وجود قاریوں کے لیے یقینًا نافع ہے۔ احتمال ہے کہ کسی زمانہ میں ضرورت کے لاحق ہونے پر اُن کے معانی کا انکشاف ہو جیسا کہ اب تک ہوتا چلا آتا ہے۔ قرآنِ کریم کی حکومت کا دائرہ تمام ازمان اور تمام اقوامِ عالم پر محیط ہے۔ اس میں ایسے کلام کا پایا جانا ضروری ہے جس کا انکشاف عین ضرورت کے وقت میں ہو۔ اور ذوالوجوہ کلام کا وجود بھی لازم ہے۔ اور اس حدیث کے ماتحت کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ایسے علما کا وجود بھی اس امتِ مسلمہ میں ضروری ہے جن کے قلوبِ مطہرہ پر ایسے انکشافات عین محل پر القا ہوں۔ اس کلام میں ایک لچک ہے۔ دنیا میں مادی اور روحانی ترقیات کا سلسلہ متوازی چلتا ہے۔ اب ایک زمانہ ہے کہ مادی ترقیات نے انسان کو بیسیوں مشقتوں سے آزاد کر دیا ہے جس کے لیے دنیا موجدین کی مرہونِ منّت ہے۔ دنیا اُن کا احترام کرتی ہے مگر جو مقدس ہستیاں روحانی علوم کی اشاعت اور نشر کا موجب ہوتی ہیں اور شکوک کا ازالہ کرتی ہیں وہ بجائے نصرت و احترام کے طعن اور تشنیع کا مورد ہوتی ہیں۔ حالانکہ سنتِ الٰہی کے مطابق ان کا وجود پبلک کے افادہ کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک مدعی علم اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآنِ کریم سے جو روحانی علوم کا مخزن ہے روحانی علوم کو منصّۂ ظہور میں لاوے۔ اللہ تعالےٰ قرآنِ کریم کی نسبت فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم۔

اگرچہ میرے نوٹ مختصر ہیں اور حامل المتن بھی نہیں ہیں۔ مگر میں نے ان مسائل پر جو احمدیہ لٹریچر میں معتزلہ کے مذہب سے داخل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہ مذہب سلفِ صالح کے نزدیک باطل تھا تفصیل کے ساتھ بحث کر دی ہے۔ احمدیت کا دامن ان سے آلودہ نہیں ہے۔ یہ اعتراض بھی قرآن کریم کے تکرار کی طرح دہرایا جاتا ہے کہ اس میں تکرار کیوں ہے۔

اس کا فلسفہ یہ ہے کہ اگر متکلم کا مدّعا یہ ہو کہ مخاطب کو کسی چیز کا صرف علم دیا جائے تو ایک بار سے زیادہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر نادرًا اور اگر اس پر عمل کرانا بھی مقصود ہو تو تکرار کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی فلسفہ کے ماتحت قرآن کریم نے اپنے احکام کو دہرایا ہے۔ قرآنِ کریم کا مقصد نہ صرف تعلیم بلکہ تعمیل بھی ہے۔ اور اپنے احکام کی تعمیل یا عدم تعمیل کے ساتھ ساتھ ایام اللہ کا ذکر بھی مکرر کیا ہے تاکہ تبشیر اور انذار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم اُسی کا کلام ہے جو فطرت کے عمیق اسرار کا علم رکھتا ہے۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔ قرآنِ کریم کی تلاوت عمومًا تدبر کے ساتھ نہیں کی جاتی ورنہ ہر موقع پر اس کے موقع کے موافق قلب پر کیفیات وارد ہوتی ہیں جو نفس کا تزکیہ کرتی ہیں۔ تلاوت سے استفادہ کرنے کے لیے اس کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو درایت اس کی قرین ہونی چاہیئے۔ یہ تفسیر حامل المتن نہیں ہے جن آیات کے معانی سمجھنے میں کوئی دقت نہیں وہاں تفسیر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی جن مسائل میں خلاف کے سبب جُدا جُدا مذاہب قائم ہو گئے ہیں ان کا منبع خواہ آیاتِ ذوالوجوہ قرآنی ہوں خواہ احادیث ان کا کوئی اثر دینِ اسلام پر جس کا ذکر اس آیت میں ہے نہیں پڑتا ان الدین عند اللّٰہ الاسلام اور نہ وہ جدال اور نزاع جو اہلِ مذاہب کے درمیان ان مسائل کے سبب پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت ہے اس نے توحید الٰہی اور اتحاد بین الناس میں جو دین کا مقصد واحد ہے بڑا رخنہ ڈال دیا ہے اور جو چیز اس مقصد میں خلل انداز ہو نہ تو وہ دین میں داخل ہے اور نہ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ایک دین وہ ہے جو آسمان سے اترتا ہے اور اس مقصد کے لیے اُترتا ہے کہ توحید اور اتحاد قائم کرے۔ اور ایک دین وہ ہے جو لوگوں میں رواج پا جاتا ہے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ ایک معبود کی جگہ سینکڑوں معبود اور ایک کنبہ کے لوگ سینکڑوں فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اس کی مثال اس پانی کی ہے جو آسمان سے صاف اور شفاف اترتا ہے مگر زمین پر آ کر اس میں زمین کے مختلف مواد شامل ہو جاتے ہیں اور قابلِ استعمال نہیں رہتا جب تک اس کو صاف نہ کیا جائے۔

اے زمین پر رہنے والو! دیکھو اور خوب غور کر کے دیکھو کہ تمہارے پاس خُدا کا دین ہے یا مخلوق کا جو لوگوں کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ میں نے اپنی بساط کے موافق کوشش کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا دین مخلوقِ خدا تک پہنچاؤں جو کچھ لکھا ہے محققانہ لکھا ہے کسی کی تقلید نہیں کی اور نہ ان کے اقوال نقل کر کے تفسیر کا حجم بڑھایا ہے۔ ممکن ہے میں نے بھی غلطیاں کی ہوں جیسے کہ اوروں نے کیں کوئی پڑھنے والا ایسی غلطی پائے تو اس سے کریمانہ گذر جائے۔

میں اوپر لکھ آیا ہوں کہ مجھے اس تفسیر کے طبع کی توفیق نہ تھی۔ میرے مخیر احبا اور اقربا نے مدد کی جس کے لیے میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر میرے شکریہ سے اُن کا کیا بنتا ہے۔ میں اپنے رب سے اُن کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اُن کو اپنے فضل اور کرم کے سایہ میں رکھے۔ ضرور نہیں کہ ان کے اسماء یہاں درج کروں۔ اللہ تعالےٰ کے دفتر میں جہاں ملائک کی نظر پڑتی ہے اُن کے اسماء کا اندراج اُن کے لیے کافی ہے۔

غلام حسن نیازی

پشاور

مختصر فہرست ضروری مطالب تفسیر حسن بیان

نوٹ :- اس فہرست میں تمام نوٹوں کے مطالب نہیں دیئے گئے بلکہ قارئین کی سہولت کے لیے صرف ضروری مطالب کی فہرست دی گئی ہے ورنہ ہر ایک نوٹ میں کسی اہم امر کی توضیح موجود ہے

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لانیوالا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ

سب ستائش اللہ کے لیئے ہی جو جہانوں کا پالنے والا رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب کو پھل لگانے والا جزا کے وقت کا مالک ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے رستہ پر چلائے رکھ اُن کا رستہ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑥

جن پر تو نے فضل کیا نہ اُن کا جن پر غضب اُتارا گیا اور نہ گمراہوں کا ۱

ع ۷
۱

سورۃ فاتحہ

۱- بسم اللہ فاتحہ کی ایک آیت ہے اور ہر ایک سورۃ کی ابتدا میں لکھی جاتی ہے۔ اور مدعا یہ ہے کہ ہر ایک امر دینی و دنیوی کے ابتدا میں اس سے استعانت کی جائے۔ تاکہ صفتِ رحمانیت وہ اسباب مہیا کرے جو انسان کے اختیار سے خارج ہیں۔ کیونکہ اس صفت کا تقاضا یہی ہے۔ اور ان کاموں میں جو اس کے اختیار میں ہیں سعی کرے تو رحیمیت اس میں برکت اور اثر پیدا کرے کیونکہ رحیمیت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان کی سعی کو پھل لگا دے۔

یہ سورۃ ایک جامع اور مختصر دعا ہے۔ اس میں ان اسمائے حسنہ اربعہ سے استعانت کی گئی ہے جو مرکزِ نظامِ عالم یعنی عرش کریم کے حامل ہیں۔ اور ان کو طبعی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے مقابل دعا بطور لف نشر مرتب ذکر کی گئی ہے۔ ایاك نعبد مقابلِ رب العلمین۔ ایاكَ نستعین مقابل الرحمٰن۔ اھدنا الصراط المستقیم مقابلِ الرحیم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین مقابل ملك یوم الدین۔ اس میں کئی مسائلِ مہمہ کا حل ہے۔

(۱) الدعاء مخ العبادۃ (۲) للّٰہ الاسماء الحسنٰی فادعوہ بہا (۳) دعا اسباب موصل الی المقصود کو قوت دیتی ہے (۴) ایسے اسباب جو انسان کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں مہیا کرتی ہے (۵) انسان ان اسباب کو جو اس کے اختیار کے اندر ہیں مہیا کر کے دعا کرے۔ ایاكَ نعبد و ایاكَ نستعین میں یہ راز مضمر ہے۔ اس سے انسان کی پوزیشن پر روشنی پڑتی ہے جو جبر اور اختیار کے بین بین ہے۔ قانون اسباب کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ ان کو دعا سے مقدم رکھا ہے۔ دعا بے رعایتِ اسباب اعتدا ہے (۶) انسان کو ہر ایک ارادہ کی کامیابی میں دینی ہو یا دنیوی صراط مستقیم کی ضرورت ہے۔ اس دعا کے تکرار سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ (۷) لاحقین خواہ نیک ہوں یا بد سابقین کے پیرو ہوتے ہیں۔ عین نہیں ہوتے۔ آیت صراط الذین انعمت علیھم میں یہی اشارہ ہے۔ (۸) صفات الٰہیہ اس عالم میں اسی طرح کام کر رہی ہیں جس طرح آفتاب کی روشنی اور حرارت کام کر رہی ہے۔ ہر ایک نفس اپنے علم و حالات کے موافق ان سے استفادہ کرتا ہے۔ نعمت، غضب، ضلالت ایک ہی منبع سے نکلتی ہیں۔ محل کے اختلاف کے سبب ان کے تین نام ہو جاتے ہیں۔ (۹) منفرد اس سورۃ کو نماز کی ہر ایک رکعت میں پڑھے مقتدی کسی رکعت میں نہ پڑھے۔ (حنفی) ۔ جملہ رکعتوں میں پڑھے۔ (شافعی) ۔ خفی میں پڑھے جہری میں نہ پڑھے۔ (مالکی۔ حنبلی) +

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب چیزیں پیدا کرنے والا ۔ کسب پر پھل لانے والا۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اللہ علیم کا کلام یہ کتاب ہے جس میں بے شک ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیئے جو ایسے حقائق کو مان لیتے ہیں جو

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

حواس سے پوشیدہ ہیں۔ اور نماز حضور دل سے پڑھتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس کو مانتے

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ

ہیں جو تجھ پر اُتارا گیا اور اُس کو جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی پر وہ یقین رکھتے ہیں یہی لوگ

عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اپنے پروردگار کے رستہ پر ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے والے ہیں جن لوگوں نے (ایسا) انکار کیا

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

کہ تیرا ڈرانا نہ ڈرانا اُن کے لیئے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے اُن کے دلوں اور کانوں پر

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۷﴾ ع ۱

اللہ نے مہر لگائی ہے اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے لیے بہت بڑا دکھ ہے

سورہ بقرہ

۲:- سورۂ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیات میں ہدایت اور فلاح جن امور پر مرتب کی ہے وہ اسلام کی کامل تعلیم ہے۔ معتقدات یہ ہیں۔ ایمان بالغیب (اس میں اللہ تعالےٰ اور ملائک شامل ہیں)۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالکتب۔ ایقان بالآخرۃ۔ عملیات یہ ہیں اقامتِ صلوۃ (اس میں نماز روزہ حج تین جسمانی عبادات داخل ہیں) انفاقِ مرزوق (اس میں زکوۃ۔ صدقات، جملہ حقوقِ عباد درج ہیں) دین کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ ایسے اصول جو حواس ظاہری سے مخفی ہیں مگر قوائے عملیہ کو حرکت میں لانے کا ذریعہ ہیں۔ مان کر ایسے اعمال بجالائے جاویں جو فلاح تک پہنچائیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جن افراد کو اللہ تعالےٰ نے ان آیات کے آخر میں علی ھدًی اور مفلحون قرار دیا ہے ان کو کسی لیسے اعتقاد کا انکار یا ایسے عمل کی عدم تعمیل جن کا ذکر ان آیات میں نہیں اسلام سے خارج نہیں کر سکتی۔

۶،۷:- آیات ۶ تا ۷ اللہ تعالیٰ ایمان و عمل صالح پر اور کفر اور بداعمال پر جو نتائج مرتب کرتا ہے اس سے وہ مومن اور وہ کافر مراد ہوتے ہیں جن کی موت ایمان یا کفر پر ہو۔ ان الذین کفروا پر لا یومنون نتیجہ مرتب کیا ہے۔ پس اس سے وہ کافر مراد ہیں جن کا انجام کفر پر ہوگا۔ یہ آیت اور اسی قبیل کی اور آیات رسول کی تسلی کے لئے ہوتی ہیں۔ کہ وہ کسی جگہ اگر تبلیغ پر نتیجہ مرتب نہ ہو تو دل شکستہ نہ ہوں ایسے آدمی بھی ہوتے ہیں جن پر تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ انجام کے لحاظ سے ان پر کفر کا لفظ استعمال کرتا ہے ایسے افراد پر جو ختم علے قلوب اور غشاوہ علی سمع و ابصار کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ اگرچہ ان کے اپنے کفر کا نتیجہ ہے۔ مگر اس سبب سے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے قانون کے ماتحت مرتب ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے جو قانون ساز ہے اس کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس میں بھی توحید کا ایک سبق ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑧

اور بعض لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ⑨

وہ اللہ اور اُن سے جو ایمان لائے دھوکا کرتے ہیں اور خود ہی دھوکا کھاتے ہیں اور سمجھتے نہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ⑩

اُن کے دلوں میں ایک بیماری ہے اللہ نے اُس کو اور بڑھا دیا جھوٹ کی وجہ سے جو وہ کہتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ⑪ اَلَآ اِنَّهُمْ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے زمین میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں سُنو یہی تو

هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ⑫ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ

فساد کرنے والے ہیں پر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح

النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا

اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں آیا اس طرح ایمان لائیں جیسا کہ یہ احمق ایمان لائے ہیں۔ سنو احمق تو یہی ہیں پر

يَعْلَمُوْنَ ⑬ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ

اپنی سفاہت کا علم نہیں رکھتے اور جب یہ ان سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں سے تنہا ملتے ہیں

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ⑭ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم ان (مومنوں) کو احمق بناتے ہیں ہے اللہ ان کو احمق ٹھہراتا ہے اور ان کو ان کی

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ⑮ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا

سرکشی میں مہلت دیتا ہے کہ دل کے اندھے رہتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے ہدایت دے کر گمراہی مول لی نہ تو ان کی

رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ⑯ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ

تجارت سودمند ہوئی اور نہ ہی سیدھا رستہ ملا ان کی کہاوت اس شخص کی کہاوت ہے جس نے آگ

نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا

جلائی جب اس کا ماحول روشن کر چکی تو اللہ نے اُن کا نور سلب کر لیا اور اُن کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ

---

۴ ۔ آیات ۱۰ تا ۱۴ میں منافقین کی حالت کا ذکر بطریق مکالمہ ان کے احوال سے اخذ کر کے کیا ہے۔ یہ ایک موج طریق ہے۔ ورنہ منافق سے جو اپنی حالت کو ہمیشہ مخفی رکھنا چاہتا ہے یہ بعید ہے کہ وہ کسی مومن کے سامنے اپنے اندرونی حالات کا اظہار کرے۔ ان آیات میں منافقین کی تین صفات بیان کی ہیں۔ تحسینِ خود۔ تحقیرِ غیر۔ جُبن۔ اپنے آپ کو مصلحین و عقلاء اور مومنین کو مفسدین اور سفہا سمجھتے ہیں۔ باایں بزدل ایسے کہ مومنین کے سامنے اپنے آپ کو مومنین اور کفار کے سامنے اپنے آپ کو کفار کی جماعت میں بتاتے ہیں۔ حالانکہ خالص ایمان کے ساتھ یہ صفات جمع نہیں ہو سکتیں۔ شہاب الدین سہروردی اپنے مرید شیخ سعدی رح کو نصیحت کرتے ہیں۔

مثنوی

مرا پیرِ دانائے مرشد شہاب ‏ ‏ ‏ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش ‏ ‏ ‏ دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

يُبْصِرُونَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۱۸﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ

انہیں کچھ نہیں سوجھتا بہرے گونگے اندھے ہیں وہ اس حالت سے نکل نہیں سکتے یا آسمانی بارش کی طرح ہے جس میں اندھیرے

وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ

اور کڑک اور بجلی ہے بجلیوں کے سبب موت سے ڈرتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دیتے ہیں

وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ

اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے قریب ہے کہ بجلی اُن کی نگاہیں اُچک لے جب ان پر بجلی چمکے

لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

تو چل پڑے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کی شنوائی اور بصیرت سلب

وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ

کر لیتا بے شک اللہ ہر ایسی چیز پر جو وہ چاہتا ہے قادر ہے ۶ اے لوگو اپنے اس پروردگار کی بندگی کرو

الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲۱﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

جس نے تم کو اور اُن کو جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں پیدا کیا تاکہ تم پرہیز گار بنو ۷ وہ رب جس نے زمین کو تمہارے

---

۵ - آیت ۱۷ - آگ جلانے والے منافق ہیں ان کا بظاہر اسلام میں دنیوی فوائد کے لئے داخل ہونا آگ جلانے سے تعبیر کیا ہے جس کی روشنی ماحول یعنی دنیا تک محدود ہوتی ہے۔ اس سے باطن روشن نہیں ہوتا۔ جب اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو وہ نور جو دنیوی فوائد کے لئے حاصل کیا تھا بجھ جاتا ہے اور عقبیٰ کی تاریکیاں ان پر محیط ہو جاتی ہیں۔ سورۂ حدید آیت ۱۲ میں اس کا ذکر ہے۔

۶ - آیت ۱۸ تا ۲۰ میں ایسے منافقین کا ذکر ہے جن کے حواس ابھی معطل نہیں ہو گئے۔ اس میں وحی الٰہی کو جو اصلاح الناس کے لئے نازل ہو رہی ہے۔ بارش سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جیسے بارش کے آغاز میں چند تکلیفات ہوتی ہیں اصلاح کے ابتدا میں چند مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کمزور ایمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اپنے نفس کو ان سے بچانا چاہتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اگر حواس سے جو اللہ نے عطا کئے ہیں کام نہیں لے گا تو وہ بے کار کر دیئے جاویں گے۔

۷ - آیت ۲۱ میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ انسان سے پہلے زمین پر مخلوق تھی۔ جن کے نزدیک صفاتِ الٰہی معطل نہیں رہ سکتیں۔ وہ بعض ہستیوں مثلاً روح اور مادہ کو ازلی کہتے ہیں۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفتِ ازلیت میں کوئی شے شریک نہیں ہو سکتی۔ وہ جملہ مخلوق کا وجود ذہنی ازلی مانتے ہیں۔ مگر وہ ان کے وجود خارجی اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے درمیان کوئی فاصلہ تجویز نہیں کر سکتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہی کے متعلق جو نظریہ تجویز کیا گیا ہے۔ وہ مسلم کے نزدیک مسلّم نہیں۔ اور وہ یہ کہ صفاتِ الٰہی معطل نہیں ہو سکتیں۔ قرآن کریم سے پہلے یہ ذہنیت چلی آتی تھی کہ عبادت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کی جاتی ہے اس آیت نے یہ خیال بدل دیا اور یہ کہہ دیا کہ عبادت انسان میں تقوےٰ پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ انسان کے اپنے نفس کے تزکیہ کے واسطے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادات سے مستغنی ہے۔ انسان سے یہ مطالبہ اس کے اپنے فائدہ کے واسطے کیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے کہ انسان کی عبادت میں روح پیدا ہو۔ اس آیت میں اپنے ایسے افعال بیان کئے ہیں جو رب کی ذات کو انسان کا منعم حقیقی ظاہر کرتے ہیں اور اس کے حسن اور احسان کی طرف توجہ دلاتے ہیں تاکہ اس کے ذہن میں نقش ہو کہ ایسی کامل ذات اور صرف ایسی عظیم الشان ذات کا یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے۔ اگرچہ انسان کی کوئی غرض بھی درمیان میں نہ ہو۔

الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

لیئے بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے

رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا

لیئے پھل نکالے پس جان بوجھ کر کسی کو اللہ کا شریک مت بناؤ اور اگر تمہیں اس میں جو ہم نے اپنے

نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ

بندہ پر اُتارا ہے کچھ شک ہو تو تم بھی اسی کی سی ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے حمایتی ہوں ان کو

اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي

بھی بلا لو اگر تم سچے ہو پس اگر تم یہ نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے اپنا بچاؤ کرو جس کا

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور وہ منکروں کے لیئے تیار کی گئی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل

الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ

نیک کرتے ہیں اُن کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جب ان کو ان میں سے کوئی میوہ

ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ

کھانے کو دیا جاوے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں کھانے کو پہلے مل چکا ہے اور اُن کو ایک ہی صورت کا رزق دیا جاویگا اور

فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ

وہاں اُن کے لیئے پاک ہم صحبت ہوں گے اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے ۵ مچھر یا اس سے مافوق کی مثال بیان کرنے میں

---

۸ - آیات ۲۳ تا ۲۵ سورہ کے ابتدا میں فرمایا تھا۔ کہ ذلک الکتاب لاریب فیہ یہ ایک دعوےٰ ہے اور اس کی غایت یہ بتائی۔ کہ ھدی للمتقین اور یہ بیان کیا کہ جن کی اصلاح کے لئے کتاب آتی ہے وہ ہمیشہ تین فریق میں تقسیم ہو جاتے ہیں مومن۔ کافر۔ منافق۔ پھر تقوٰی پیدا کرنے کی سبیل بتائی۔ اور اب اپنے دعویٰ کی دلیل میں فرماتے ہیں۔ کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا یعنی تم کو اگر اس کتاب کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کچھ شک ہے۔ تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنی صفات میں بے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتی اشیا کی مصنوعات خلق میں کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح اس کلام کے مثل کوئی نہیں بنا سکتا۔ تم اپنے زعما کو جمع کرو اور کوشش کر کے مقابلہ کر لو اگر نہ بنا سکو اور ہرگز نہ بنا سکو گے تو دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ مومنین اور منکرین کے انجام کا انتظار کرو۔ منکرین اور ان کے پتھر بُت مغلوب ہو کر آگ کا ایندھن بنیں گے۔ اور مومن ان ملکوں کے مالک اور ساکن ہو کر جنت میں جاویں گے جہاں باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں عقبیٰ کی جنت میں داخل ہونے والے مرد اور زن دونوں ہوں گے اور دونوں کے لئے ازواج مطہرہ ہوں گی۔ یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ قیامت کی لذات اور نعما کے متعلق تین خیال کے لوگ ہیں۔ اول یہ کہ وہ حسی ہوں گی۔ خارج میں ایک حقیقی تصویر ہو گی جس سے وہ استلذاذ کریں گے۔ جیسا کہ دنیا میں ہوتا ہے۔ مگر اس قدر فرق ہو گا کہ دنیا کی خارجی تصویر سے ایک مقام میں ایک وقت ہزاروں لذت اُٹھا سکتے ہیں۔ خواہ وہ حواس خمسہ میں کسی حس کے متعلق ہو۔ مگر عقبےٰ میں ہر ایک تصویر سے وہی شخص فائدہ اُٹھائے گا۔ جس کے عمل سے وہ تصویر بنے گی غیروں کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ لذت خیالی ہو یعنی ایک خیالی نہ حقیقی تصویر خارج میں موجود ہو۔ اور اس سے صرف وہ شخص فائدہ اٹھائے جس کے عمل سے یہ تصویر بنی ہے۔ اگرچہ لذت وہ اسی مقدار سے اُٹھائے گا۔ جو ایک حقیقی خارجی تصویر سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر خارج میں اس کا وجود خیالی ہو گا۔ اس کی نظیر رؤیا میں پائی جاتی ہے اور عالم (بقیہ بر صفحہ ۶)

مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
یقیناً اللہ شرم نہیں کرتا سو جو ایمان لا چکے وہ تو جانتے ہیں کہ وہ اُن کے پروردگار کی طرف

رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ
سے حق ہے اور جو انکار کر چکے ہیں وہی کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا مراد رکھی ہے اس سے بہتیروں کو

كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ۚ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿٢٦﴾ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ
گمراہ کرتا اور بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے اور گمراہ جو کرتا ہے تو بدکاروں ہی کو ۹ جو اللہ کے عہد پختہ

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ
کو توڑ دیتے ہیں اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُس کو توڑتے ہیں اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا
فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں تم کس طرح اللہ کا کفران نعمت کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے

فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ
پس اُس نے تمہیں زندہ کیا پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ
تمہارے لئے زمین کی سب موجودات پیدا کیں پھر آسمان کی طرف توجہ کی تو سات آسمان ہموار بنا دیئے

وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٢٩﴾ ع وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ

خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ
بنانے والا ہوں اُنہوں نے کہا آیا تو اس میں ایسا کچھ بناتا ہے جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے اور ہم

ع ۹ ۳

(بقیہ صفحہ ۵) برزخ میں بھی لذات خیالی ہوتی ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ لذات عقلی ہوں دنیا میں ایکی نظیر حقائق اور معارف اور علوم کا انکشاف ہے جن کی لذت ہر ایک حسی اور خیالی لذت پر فضیلت رکھتی ہے۔ قیامت کے علمی انکشافات کی کوئی حد نہیں ہے دنیا میں عوام کو اس سے کوئی نصیب نہیں۔

۹۔ آیت ۲۶ اللہ تعالے نے اپنے کلام کو بے نظیر قرار دیا۔ اس پر منکرین کا اعتراض یہ تھا۔ کہ اس میں نہایت کمزور اور حقیر اشیاء کی مثالیں ہیں۔ جو شان ایزدی کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالے نے اس کے تین جواب دیئے ہیں۔ (۱) یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں۔ (۲) مومنوں کو اس میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ حالانکہ وہ بھی زبان دان ہیں۔ منکرین کو نقص محسوس ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی کلام سے مختلف اثر حاصل کئے جاتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت اور آثار کا اختلاف متاثرین کی اپنی اندرونی کیفیات کا نتیجہ ہے۔ ہدایت بُری طبائع میں آکر ضلالت بن جاتی ہے۔ (۳) ایک چیز کا اگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں آنا شان ایزدی کے خلاف ہے۔ تو اُس کا اللہ تعالے کی مخلوق میں آنا زیادہ تر شان الٰہی کے نقیض ہے۔ اس صورت میں تو اللہ تعالے کی لیاقت خالقیت سے انکار لازم آتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالے فرماتا ہے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا الآیہ تم بھی ایک حقیر چیز تھے۔ اللہ تعالے نے تم کو زندہ کر کے تمہاری شان بڑھائی۔ اور جملہ زمینی اشیاء تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیں۔ اور تم کو علم خواص الاشیاء دیا۔ اور ملائک کو تمہاری خدمت پر لگایا۔ اور زمین پر تم کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ

تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں (اللہ نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اُس نے آدم کو

الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔـوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ

سب چیزوں کے خواص بتائے اور پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کر کے فرمایا مجھے ان اشیا کے خواص بتاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ

اگر تم سچے ہو وہ بولے تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ معلوم نہیں سوا اس کے جو تم نے ہمیں سکھایا ہے تو ہی

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْــهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ

جاننے والا مصلحت پہچاننے والا ہے فرمایا اے آدم تو ان کو ان کے خواص بتا دے جب اُس نے ان کے خواص ان کو بتا دیے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

تو (اللہ نے) فرمایا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی مخفی چیزیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

جو تمہارے اندر مخفی ہے اسکو بھی جانتا ہوں اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو تو سب جھکے سوا

اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

ابلیس کے اُس نے انکار کیا اور بڑائی جتائی اور نافرمانوں سے ہوگیا اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہارا

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

جوڑا باغ میں بسو اور جہاں چاہو اس میں سے بافراغت کھاؤ اور اس درخت کے نزدیک مت جاؤ

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا

ورنہ اپنے نفوس کو تکلیف میں ڈالنے والوں سے ہو جاؤ گے۔ پس شیطان نے انکو اس سے پھسلایا اور جس آرام میں تھے اس سے

فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ

ان کو نکال دیا اور ہم نے کہا یہاں سے اُتر جاؤ تم باہم دشمن رہو گے اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک

مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

ٹھکانا اور فائدہ اُٹھانا ہے پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ باتیں سیکھ لیں پھر اللہ نے اُس کی طرف رجوع کیا وہ توبہ

الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ

قبول کرنے والا مہربان ہے ہم نے کہا تم سب اس میں سے اترو پس اگر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت آوے گی تو جو

تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

میری ہدایت کی پیروی کریں گے تو اُن کو نہ کچھ ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جو نافرمانی کریں گے اور ہماری

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا

آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخی ہیں اُسی میں رہنے والے ہیں اے بنی اسرائیل میری اُس نعمت کو

ع ۴

۱۰۔ ۳۰ تا ۳۹ قصۂ آدم جو چیز عالم اجسام میں ظہور میں آتی ہے۔ اس کا نقشہ پہلے عالم مثال میں بنتا ہے۔ اور پھر اسی نقشہ کے مطابق اس عالم میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ قصہ بھی عالم مثال کا ہے اور سوال جواب بھی اُسی عالم کی زبان میں ہیں۔ ملائک اور شیطان دو ہستیاں ہیں۔ انسان کا وجود ان دونوں کے وسط میں ہے۔ اول ہستیاں ملہم خیر (یکسر ۱) ہیں (باقی بر صفحہ)

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ

یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور میرے عہد کو پورا کرو تاکہ میں بھی تمہارا عہد پورا کروں اور مجھ سے

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ

ڈرو اور اس پر ایمان لاؤ جو میں نے اتارا ہے اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور سب سے پہلے

بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

اس کے منکر نہ بنو اور میری آیتیں تھوڑی قیمت (دنیا) پر مت بیچو اور مجھ ہی سے بچتے رہو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ

(بقیہ صفحہ) اور دوم ملہم شر ہیں۔ اور انسان ان کا ملہم (بفتحہا) ہے۔ اور انسان کی فطری استعدادوں کو ظہور میں لانے کے واسطے ان دونوں ہستیوں کا وجود ضروری ہے۔ آدم کے وجود میں خواص الاشیاء کا علم مضمر ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ جملہ اشیاء سے جو اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں استفادہ نہیں کر سکتا تھا۔ ملائک نے جن کو یہ علم حاصل نہیں تھا۔ آدم کی طرف دو نقص جو قوائے غضبیہ اور شہویہ سے ناشی ہوتے ہیں منسوب کئے ہیں۔ یعنی خونریزی اور فساد۔ اللہ تعالےٰ نے آدم سے ان دو صفات کی نفی نہیں کی۔ بلکہ اس کی فضیلت ملائک پر علم خواص الاشیاء سے بتائی۔ اور ان کو بتایا کہ وہ آدم کی خدمت بحیثیت اس کے خلیفۃ اللہ ہونے کے بجالائیں گے۔ آدم عالم مثال میں تھا۔ اور اُس کا مادی جسم زمین پر تیار ہو رہا تھا۔ اس کی حالت ایک نابالغ بچہ کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی اس حالت پر رہنے کے لئے ایک میعاد مقرر کر دی تھی۔ اور وہ بلوغ ہے۔ جس میں انسان عقل اور ادراک کا پھل کھاتا ہے۔ اور اس استعداد کے ظہور میں آنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب قوائے غضبیہ اور شہویہ کا ہیجان ہوتا ہے۔ جو خناس کے وسواس کا محل ہیں اور یہی وقت ہے کہ میوۂ ممنوعہ کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس شک میں نہ رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے شجرۂ ممنوعہ کو استعمال نہ کرنے کے لئے آدم کو مخاطب کیا ہے۔ تکوینی امور میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو پورا کرنے والے تو اللہ تعالےٰ کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنی مشیت کے محل کو مخاطب کر لیتا ہے۔ جیسا کہ کونوا قردۃ خاسئین ط اس میں سبت میں اعتدا کرنے والے مخاطب ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ اس حکم کو اللہ تعالیٰ کے ملائک عمل میں لاتے ہیں۔ آدم کو شرعی حکم دینے کے لئے کوئی محل نہ تھا۔ جو احکام دیئے گئے ہیں سب فطری اور تکوینی ہیں۔ جب بلوغ کا وقت آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت نے وہ سب سامان جو آدم کے زمین پر رہنے کے واسطے ضروری تھے مہیا کر دیئے تو اب آدم ارضی اور مادی جسم کے ساتھ زمین پر آتا ہے۔ اور وہ زمانہ شروع ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ تمہاری تکلیف کا دور شروع ہوگا۔ یہاں رہنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو چند باتیں تلقین کیں۔ اس نے ان تکالیف کا نقشہ سامنے دیکھ کر اپنی محنت کشی پر غالب آنے کے لئے استغفار کیا۔ اس سے کوئی شرعی جرم سرزد نہیں ہوا تھا۔ اور نہ وہاں کوئی جرم کرنے کا کوئی موقع تھا۔ جو کچھ ہوتا رہا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہوتا رہا عصیان جو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ اس سبب سے تھا۔ کہ آدم نے ایک کام پیش از وقت کر لیا تھا ہبوطِ آدم کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنی ایک سنت سے آگاہ کیا کہ تمہاری ہدایت کے لئے رسول آتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ہدایات تم کو بتائیں گے۔ ان کی تعمیل سے تم اللہ تعالےٰ کے دارالسلام میں داخل ہوگے۔ رسول کے لفظ میں مجدد بھی شامل ہیں۔ جہاں کہیں اس سنت الٰہی کا ذکر آیا ہے۔ وہاں رسل کا لفظ آیا ہے نہ انبیاء کا۔ پس رسول دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو شریعت لاتے ہیں۔ اُن کو نبی کہتے ہیں۔ اور ایک وہ جو شریعتِ سابقہ کی تجدید اور تعمیل کرانے کے لئے آتے ہیں۔ ان کو مجدد یا محدث (بفتح دال) کہتے ہیں۔ وہ ملہم (بفتح ہا) ہونے کی صفت میں انبیاء کے مثیل ہوتے ہیں۔

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

نہ ملاؤ حق کو نہ چھپاؤ اور جان بوجھ کر اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو کیا تم اور لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے ہو

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ

حالانکہ (خدا کی) کتاب تم پڑھتے ہو پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اور صبر اور نماز کا سہارا ڈھونڈو

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

اور یہ بات بڑی شاق ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر ۱۱ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں

وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ

اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو دی تھی

عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ

اور اس بات کو بھی کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فوقیت دی تھی اور اس دن سے ڈرو کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام

نَّفْسٍ شَيْـــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

نہ آسکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ اس کی طرف سے کچھ معاوضہ لیا جاوے گا اور نہ اُن کو

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ

مدد دی جاوے گی اور جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے چھڑایا جو تم کو بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تمہاری بیٹوں کی گردنیں کاٹتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے

عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

بڑی آزمائش تھی اور جب ہم نے تمہیں درمیان لاکر سمندر کو پھاڑا پھر تمہیں تو بچا لیا اور فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے

تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

ڈبو دیا ۱۲ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے جانے کے بعد بچھڑا (معبود) بنا لیا

ع ۷ / ۵

خطاب بنی اسرائیل سے یہاں سے تاریخ شروع ہوتی ہے

۱۱ ــ آیت ۴۵ ۔ بنی اسرائیل کو ضرورت ہے ۔ کہ اپنے منجی کو شناخت کریں ۔ تاکہ ان کے تازگی بخش ایام آویں ۔ اور چونکہ بعض نشانات جو بذریعہ کتب مقدسہ اُن کو بتائے گئے تھے ۔ ابھی معرض خفا میں تھے ۔ اس واسطے اول اُن کو یہ نصیحت کی گئی ہے ۔ کہ لا تکونوا اول کافر بہٖ اور رکوع کے آخر میں اُن کو ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ صبر کرو اور دعائیں مانگو تاکہ باقی نشانات کے ظہور کا وقت آئے ۔ اور تم کو اللہ کے مامور کی شناخت کی نعمت میسر ہو ۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی اعانت نہ ہو ۔ باوجود ظہور آیات انسان مامور کی شناخت سے محروم رہ جاتا ہے ۔

۱۲ ــ آیت ۵۰ ۔ فرعون اور اُس کی آل بحیرۂ قلزم میں غرق ہوئی تھی ۔ نہ دریائے نیل میں جیسا کہ بعض کا خیال ہے ۔ فرعون کا دارالخلافہ دریائے نیل کے مشرق میں تھا ۔ بنی اسرائیل کو دارالخلافہ سے دشتِ سینا کی طرف جانے میں دریائے نیل رستہ میں نہیں پڑتا تھا ۔

وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذۡ

اور تم ظلم کرنے والے تھے پھر اس کے بعد ہم نے تم سے درگذر کی تاکہ تم شکر کرو اور جب

اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى

ہم نے موسے کو کتاب اور تمیز کرنے والی باتیں دیں تاکہ تم ہدایت پاؤ اور جب موسیٰ نے اپنی

لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰى بَارِئِكُمۡ

قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے پس تم اپنے بنانے والے کے آگے توبہ کرو

فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ اِنَّهٗ هُوَ

اور اپنے آدمیوں کو قتل کرو یہ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی وہ

التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ

توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور جب تم نے کہا اے موسے ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہم اللہ کو ظاہر

جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

طور نہ دیکھ لیں اس پر تم کو بجلی نے آلیا اور تم دیکھتے رہ گئے ۱۳ پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد

مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ

اٹھایا تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من اور سلوٰی اتارا

وَالسَّلۡوٰى كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا

(اور کہا) کھاؤ ان پاکیزہ غذاؤں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں. اور انہوں نے ہمارا تو کوئی نقصان نہ کیا لیکن اپنے

اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ

نفسوں کا نقصان کرتے رہے اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں جا رہو اور اس میں سے جہاں چاہو

شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَـكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ

با فراغت کھاؤ اور اپنے دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوا کرو اور حطہ کہا کرو تاکہ ہم تمہاری خطاؤں سے درگزر کریں

وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ

اور ہم احسان کرنے والوں کو بڑھا کر دیں گے پھر ظالموں نے وہ بات جو اُن سے کہی گئی تھی بدل دی

فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ

جس پر ہم نے ظالموں پر آسمان سے اُن کی نافرمانی کے سبب عذاب اُتارا اور جب

اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ

موسے نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنا عصا اس پتھر پر مار (مارتے ہی) اُس سے بارہ

اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ

چشمے پھوٹ نکلے ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا (حکم دیا گیا) اللہ کی دی ہوئی

ع ۱۳/ ۶

۱۳۔ آیت ۵۵ میں صاعقہ سے جو موت واقع ہوئی اور بعد ازاں ان کی بعثت عمل میں آئی. موت سے غشی مراد لی گئی ہے اور بعثت سے ہوش میں آنا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی کئی آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جو روح موت میں قبض ہو جاتی ہے۔ وہ پھر مادی عملی جسم میں واپس نہیں آتی۔

رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَن نَّصْبِرَ

روزی میں سے کھاؤ اور پیو۔ اور فساد کی نیت سے زمین میں خرابی نہ کرو ۱۴ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تو ایک کھانے

عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا

پر ہرگز صبر نہیں کریں گے تو ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کر تاکہ ہمارے لیے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین سے اُگتی ہیں

وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ

(یعنی) ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز اُس نے کہا آیا تم ایسی چیز کو جو بہتر ہے ایسی چیز سے

أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ

بدلنا چاہتے ہو جو گھٹیا ہے کسی شہر میں جا اُترو جو تم مانگتے ہو مل جاوے گا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا

ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور اللہ کے غضب میں آ گئے یہ اس سبب سے ہوا کہ وہ

يَكْفُرُونَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّ

اللہ کے حکموں کی نافرمانی کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے اور یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے اور

كَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصٰرٰى وَ

حد سے بڑھ جاتے تھے بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور

الصّٰبِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ

صابی جو اللہ اور روزِ آخرت کو مانتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اور اُن کے لئے ان کے

ع ۷

۱۴- آیت ۵۸ تا ۶۰ دو جملوں ادخلوا الباب سجدًا اور قولوا حطة کی جو تفسیر کی جاتی ہے۔ وہ کچھ اجنبی سی معلوم ہوتی ہے۔ پہلے کے معنے یہ کیے جاتے ہیں۔ کہ قریہ کے دروازہ سے سجدہ کرتے داخل ہو اور حطہ کا یہ کہ استغفار کرو۔ پہلے معنی کا یہ قرینہ بیان کیا جاتا ہے کہ پیچھے ادخلوا هٰذه القرية مذکور ہے۔ اور دوسرے معنی کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ حطّۃ کے معنی عربی لغت میں "اُترنا" ہیں۔ اور اس سے گناہوں کا اترنا مراد ہے۔ کسی قوم یا کیمپ کے کسی شہر میں جا کر اترنے سے اس کے اندر آبادی میں جا کر اترنا مراد نہیں ہوتا۔ اس کا مفہوم فقط اس قدر ہوتا ہے۔ کہ اس کے علاقہ میں جا کر کیمپ لگاؤ۔ اس صورت میں قریہ کے دروازہ سے جھک کر داخل ہونے کا صحیح مفہوم قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک دروازہ سے ان کے خیام کے دروازے مراد ہیں یعنی اپنے خیام کے دروازوں سے جھک کر داخل ہوا کرو۔ اس کا ذکر ایک موقع پر بائیل میں بھی ہے۔ اور یہ رسم بعض اقوام میں اب تک پائی جاتی ہے۔ کہ اپنے گھر یا دکان میں جھک کر اور تسلیم بجالا کر داخل ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس کے بجائے گھر میں داخل ہونے کے لئے ایک دعا سکھائی گئی ہے۔ حطة کا لفظ عبرانی ہے اور معلوم نہیں عبرانی میں اس کا مفہوم کیا ہے۔ مگر جملہ کی ترکیب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص اس لفظ کے کہنے کا حکم تھا۔ اور یہ لفظ باہم شناخت کی غرض سے جنگ کے موقع کے لئے مقرر کیا گیا ہوگا۔ جیسا کہ مسلمانوں کے لئے اللہ اکبر۔ یہ میرے اپنے ضمیر کی آواز ہے۔ والعلم عند اللہ۔

آیت ۶۰ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل بارہ قبیلوں میں منقسم تھے۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کے بارہ فرزند تھے۔ ہر ایک سے ایک قبیلہ بنا۔ مگر جب مفتوحہ علاقے ان قبیلوں میں تقسیم ہونے لگے۔ تو لاوی کو شمار سے الگ رکھ کر ان کا نفقہ باقی قبائل پر ڈالا گیا۔ کیونکہ وہ مذہبی امام تھے اور پیروں کی طرح مانے جاتے تھے۔ اور حضرت یوسف کے دو بیٹوں افریم اور منسی سے دو قبیلے بنائے گئے۔ اور اس طرح سے بارہ قبائل پورے کر لئے گئے۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ

پروردگار کے ہاں انکا اجر ہے اور ان کو نہ تو کچھ ڈر ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہوں گے ۱۵ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

اور تمہارے اوپر کوہ طور اٹھایا (اور کہا) جو ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوط پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو

تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

تاکہ تم پرہیزگار بنو پھر اس کے بعد تم پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو

لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ

تم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوتے ۱۶ اور ضرور تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی

فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ

تو ہم نے اُن کی نسبت کہا کہ تم دھتکارے ہوئے بندر ہو جاؤ سو ہم نے اس واقعہ کو اُن کے لئے جو موجود تھے اور

مَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ

ان کے لئے جو پیچھے آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنایا اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے حلال کرو انہوں نے کہا کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو اس نے کہا میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات

أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ

سے کہ میں نادانوں میں سے ہو جاؤں انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ وہ کھول کر ہمیں بتائے کہ وہ کیسی ہے

---

۱۵ - آیت ۶۲ - اس آیت کے سمجھنے کے لئے ذیل کے بیان پر غور کرنا چاہیئے ۔ مؤمن بہا اصول دو قسم ہیں مؤمن بہا بالذاتہٖ و مؤمن بہا بالغیرہ ۔ مؤمن بہا بالذاتہ صرف دو ہیں ۔ اللہ تعالےٰ پر ایمان ۔ یوم آخرۃ پر ایمان ۔ باقی عقائد قسم دوم میں داخل ہیں ۔ یعنے وہ پہلے دونوں پر ایمان لانے کا ذریعہ ہیں ۔ وہ ہیں ایمان بالملائکہ ۔ ایمان بالرسل ۔ ایمان بالکتاب یہاں صرف دو پہلے اصول کا ذکر کر دیا ہے ۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں ۔ کہ ذرائع کا ماننا غیر ضروری ہے ۔ کیونکہ قرآن کریم کی کئی آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دو اصول مذکورہ پر صحیح ایمان بغیر وساطت باقی اصول کے نہیں ہو سکتا ۔ دونوں اصول انسان کے حواس سے اس قدر محجوب ہیں کہ ان کی معرفت اللہ تعالےٰ کے اپنے الہام کے بغیر نہیں ہو سکتی ۔ اور الہام کو وہی تین ذریعہ مہیا کرتے ہیں ۔ قرآن کریم ۔ ایمان باللہ والیوم الآخر سے وہ ایمان مراد لیتا ہے جس کی تعریف اس نے خود کی ہے ۔ نہ وہ ایمان جو لوگوں میں متعارف ہے ۔ ملہمین کا ایمان اور جو اُن کے ذریعہ سے ایمان حاصل کرتے ہیں ان کا ایمان یقین کے مراتب پر ہوتا ہے ۔ اور جو نیچر کی کھلی کتاب سے علم حاصل کرتے ہیں اُن کا ایمان ظن سے آگے نہیں بڑھتا ۔ وان الظن لا یغنی من الحق شیئًا ۔

۱۶ - آیت ۶۳-۶۴ - ان آیات میں رفع طور سے یہ مراد نہیں کہ کوہِ طور زمین سے الگ کر کے ہوا میں بنی اسرائیل کے اوپر چھاتہ کی طرح کھڑا کیا گیا تھا ۔ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ طور کے دامن میں جس پر اس وقت زلزلہ تھا بنی اسرائیل کو کھڑا کر کے ان سے میثاق لیا گیا تھا ۔ اور فضل اور رحمت سے جس کا ذکر آیت ۶۴ میں اور جس کی دستگیری سے بنی اسرائیل خسران سے بچتے رہے ۔ یہ مراد ہے کہ ان میں ہر زمانہ میں انبیا آتے رہے ۔ اور ان کو تنبیہہ کرتے رہے اور ان کو اعمالِ صالحہ کی توفیق حاصل ہوئی اور سابقہ قوموں کی طرح ان کی بنیاد نہ اُکھڑ گئی ۔

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾
اس نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑھی ہے اور نہ بچھیا جوان ہے دونوں کے درمیان سو تعمیل کرو جو تم کو حکم دیا جاتا ہے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ
انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے ہمارے لئے درخواست کر کہ ہمیں کھول کر بتائے اس کا رنگ کیسا ہے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد گہرا ہے کا

فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ
رنگ ہے جو دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہے انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لئے درخواست کر کہ ہمیں کھول کر بتائے وہ کیسی ہے ہمیں

الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
تو اس قسم کی گائیں کئی نظر آتی ہیں اور اللہ نے چاہا تو ہم ضرور ٹھیک پتہ لگا لیں گے اس نے کہا وہ فرماتا ہے وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا
ایک گائے ہے جو نہ تو کمیری ہے کہ زمین جوتتی ہو اور نہ یہ کہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح سالم اس میں کوئی داغ نہیں۔

قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاِذْ قَتَلْتُمْ
انہوں نے کہا اب تم نے ٹھیک پتہ بتایا پس انہوں نے وہ گائے حلال کی اور امید نہیں پڑتی تھی کہ وہ کریں گے۔ اور جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ
قتل کر ڈالا پھر تم نے ایک دوسرے کے ذمے لگایا اور جو تم چھپاتے تھے اللہ اس کو فاش کرنے والا تھا پس ہم نے کہا کہ مقتول کو گائے کے

بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ
کسی ٹکڑے سے چھوا دو اسی طرح اللہ مردوں کو جلاتا ہے اور تمہیں اپنے نشانات دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر

قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ
اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی طرح ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھروں میں

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں نکلتی ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی جھڑتا ہے

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾
اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ اس سے بےخبر نہیں جو تم کر رہے ہو ۱۸

۱۷- آیت ۶۷ تا ۷۳ - توریت کتاب گنتی باب ۱۹ میں یہ ذکر ہے کہ جب کسی قاتل کا سراغ نہیں ملتا تھا تو زرد گائے ذبح کرتے تھے اور مشتبہ اشخاص ہاتھ دھو کر گائے کی لاش پر ہاتھ رکھ کر حلف کرتے تھے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا۔ اور کتاب استثنا باب ۲۱ میں بھی ایسی ہی گائے کے ذبح کا ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گائے کی عظمت بنی اسرائیل کے دلوں میں مرکوز تھی۔ اور کتاب سموئیل باب ۲۸ میں ساؤل نے ایک عورت کے ذریعہ سموئیل کی روح بلوائی۔ اور اس سے اپنا انجام دریافت کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں بھی یہ دستور تھا کہ مردوں کی روحیں بلائی جاتی تھیں۔ اور گائے کو ذبح کرنا روحوں کے بلانے کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے پس مقتول کی روح بلائی گئی اور اس نے اپنے قاتل کا پتہ بتا دیا۔ اب جو روحیں بلائی جاتی ہیں ان کے لئے کئی مختلف طریق پیدا کر لئے گئے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وفات یافتہ روح کا اپنے عملی قالب میں واپس آکر دنیا میں عملی زندگی شروع کر دینا قرآن کریم کی رو سے ممتنع ہے۔ اور اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں بتائی گئی۔ روح کا برزخی قالب میں دنیا میں آنا ممتنع نہیں اور نہ موت کے متصل عملی قالب میں آنا قلیل وقت کے لئے۔

مو الید ثلاثہ کا احساس

۱۸- آیت ۷۴ - قرآن کریم کی آیات کثیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ موالید ثلاثہ - جمادات (باقی بر صفحہ ۱۴)

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ

(مسلمانو) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کا کلام سن لیتے ہیں

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۷۵﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا

پھر اُس کو سمجھ کر اور جان بوجھ کر تحریف کر دیتے ہیں ۱۹ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں

قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ

تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں۔ اور جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں تم مسلمانوں کو ایسی باتیں بتا دیتے ہو جو اللہ نے

عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۷۶﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ

تم پر ظاہر کی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمہارے پروردگار کے روبرو اس بات سے ساتھ تم پر حجت قائم کریں گے کیا تم سمجھتے نہیں۔ آیا ان لوگوں کو معلوم

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا

نہیں کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ اسکو جانتا ہے۔ اور ان میں سے اَن پڑھ بھی ہیں جو کتاب کا علم نہیں جانتے ہاں الفاظ

أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ

پڑھ لیتے ہیں اور ظنی باتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پس افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور پھر

يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ

کہتے ہیں یہ اللہ کے ہاں سے اتری ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑے دام حاصل کریں۔ پس افسوس ہے ان پر اس کی وجہ سے

أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا

جو اُن کے ہاتھوں نے لکھا اور افسوس ہے ان پر اس سبب سے جو کمائی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے سوا آگ ہم کو ہرگز

مَعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ

نہیں چھوئے گی تو ان سے کہہ دے کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار لیا ہے (ایسا ہو) تو اللہ ہرگز اپنے اقرار کا خلاف نہیں کرے گا یا

تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۰﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ

یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جس کا تم کو علم نہیں۔ ہاں جو بُرائی کرتا ہے اور اُس کی بُرائی اُس کو

خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَ

گھیر لیتی ہے پس ایسے لوگ دوزخی ہیں اور اسی میں رہنے والے ہیں اور جو ایمان لاتے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۲﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا

اچھے کام کرتے ہیں وہ جنتی ہیں وہ اس میں رہنے والے ہیں اور جب ہم نے

النصف

ع ۹ ۱۱ ۹

(بقیہ صفحہ ۱۳) نباتات۔ حیوانات سب میں علیٰ قدر حیثیت احساس موجود ہے۔ ہر ایک نفس اس کی تسبیح کرتا ہے۔ وہ بات جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک نے آج سے چودہ صدیاں پیشتر کہی تھی جس وقت طبعیات کے علوم مخفی خزانوں میں تھے۔ آج سائنس والوں کے نزدیک حقائق مثبتہ میں سے ہو گئی ہے۔ تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم۔

۱۹۔ آیت ۷۵۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کلام الٰہی کے استماع کے لیے حضرت نبی صلعم کے پاس آتے تھے۔ مگر اُن کی نیت استہدا نہیں ہوتی تھی۔ اپنی قوم میں واپس جا کر مسموع کلام کی تحریف کر دیتے تھے۔ اس آیت سے کتاب سابقہ کی تحریف پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ کتاب کی تحریف کرنے والے علما ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ اگر علما کی تحریف کے متعلق یہ آیت ہوتی تو یوں ہوتا۔ کہ یتلون کلام اللہ ثم یحرفونہ۔

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

بنی اسرائیل سے پکا اقرار لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور

ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْـنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ احسان کرتے رہنا اور لوگوں سے شائستہ گفتگو کرنا اور نماز پڑھتے رہنا

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا سب پھر گئے اور تم رستہ سے کترانے والے لوگ ہو۔ اور جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَاۗءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

تم سے پکا قول لیا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور اپنے گھروں سے اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرنا پھر

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

تم نے اقرار کرلیا اور تم اس کی گواہی دیتے ہو پھر وہ تم ہی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنوں میں سے

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ

کچھ لوگوں کو ان کے خلاف دوسروں کو گناہ اور زبردستی کے ساتھ مدد دے کے ان کے گھروں سے دیس نکالا دیتے ہو اور اگر

يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْھُمْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ

تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ اُن کا نکال دینا بھی تم پر حرام تھا۔ تو کیا تم کتاب کی

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے پس جو لوگ تم میں سے ایسے کرتے ہیں اُن کا

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ

بدلا کیا ہو سکتا ہے سوا اس کے کہ دنیا میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت عذاب کی طرف لوٹائے جاویں

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلہ میں دنیا کی زندگی مول

بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

لی ہے پس نہ تو اُن کا عذاب ہلکا کیا جاوے گا اور نہ اُن کو مدد پہنچائی جاوے گی اور البتہ ہم نے موسیٰ

ع ١٠

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

کو کتاب دی اور اس کے بعد ہم نے پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

کھلے نشانات دیے اور ہم نے روح القدس سے اس کی تائید کی پس کیا جب کبھی کوئی رسول تمہارے پاس کوئی حکم لایا جو تم نہیں

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

چاہتے تھے تو تم اکڑ بیٹھے پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم قتل کرتے ہو۔ اور کہتے ہیں ہمارے دل

غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ

غلافوں میں ہیں (نہیں) بلکہ اللہ نے اُن کے کفر کی وجہ سے اُن کو پھٹکارا ہے پس (یہی وجہ ہے) کہ یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَي

طرف سے اُن کے پاس ایک کتاب آئی جو اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے وہ (اس کی امید پر) کافروں پر فتح

الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين ﴿٨٩﴾

مانگا کرتے تھے پس جب وہ چیز جس کو پہچانا ہوا تھا اُن کے پاس آئی تو اُس سے منکر ہو گئے پس ان کافروں پر اللہ کی پھٹکار ہے

بئسما اشتروا به أنفسهم أن يكفروا بما أنزل الله بغيا أن ينزل الله

کیا ہی بُرا ہے جس کے بدلے اُنہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ یہ ہے کہ وہ انکار کرتے ہیں اس چیز کا جو اللہ نے اُتاری ہے اس حسد کے

من فضله على من يشاء من عباده فباءو بغضب على غضب ط و

مارے کہ اللہ اپنا فضل اپنے بندوں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے پس اُنہوں نے دوہرا غضب کمایا اور

للكافرين عذاب مهين ﴿٩٠﴾ وإذا قيل لهم آمنوا بما أنزل الله قالوا

ان کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے (اس وقت) اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ

نؤمن بما أنزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق مصدقا لما

تو کہتے ہیں ہم تو اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اُترا ہے اور جو اس کے سوا ہے اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے جو اس کی

معهم ط قل فلم تقتلون أنبياء الله من قبل إن كنتم مؤمنين ﴿٩١﴾ و

تصدیق کرتا ہے جو اُن کے پاس ہے ان سے کہو اگر تم مومن ہو تو پہلے انبیا کو کیوں قتل کرتے تھے اور

لقد جاءكم موسى بالبينات ثم اتخذتم العجل من بعده وأنتم

ضرور موسے تمہارے پاس کھلے نشانات کر آئے پھر تم نے اُس کی غیر حاضری میں بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم

ظالمون ﴿٩٢﴾ وإذ أخذنا ميثاقكم ورفعنا فوقكم الطور ط خذوا ما آتيناكم

ظالم لوگ ہو اور جب ہم نے تم سے قول لیا اور تمہارے اوپر کوہ طور کو بلند کیا (ہم نے کہا) جو کچھ ہم نے تم کو دیا

بقوة واسمعوا ط قالوا سمعنا وعصينا وأشربوا في قلوبهم العجل بكفرهم

ہے اس کو مضبوط پکڑو اور سنو انہوں نے کہا ہم نے سُنا اور (دل میں کہا) ہم نے نہیں مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑا اُنکے دلوں میں سرایت

قل بئسما يأمركم به إيمانكم إن كنتم مؤمنين ﴿٩٣﴾ قل إن كانت لكم

کر گیا تھا۔ تو اُن سے کہدے کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان جو تمہیں حکم دیتا ہے وہ بہت بُرا ہے ان سے کہدو اگر اللہ تعالےٰ کے ہاں آخرۃ

الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت إن كنتم

کا گھر اور لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے لئے خاص ہے تو اس ادعا میں اگر تم سچے ہو تو مرنے کی آرزو

صادقين ﴿٩٤﴾ ولن يتمنوه أبدا بما قدمت أيديهم ط والله عليم

کرو اور یہ مرنے کی آرزو ہرگز نہ کریں گے ان اعمال کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور

بالظالمين ﴿٩٥﴾ ولتجدنهم أحرص الناس على حياة ج ومن الذين

اللہ ان ظالموں کو جانتا ہے البتہ تو اُن کو سب لوگوں اور مشرکوں سے بھی زندگی پر خواہ کیسی ہی ہو زیادہ حریص

أشركوا ج يود أحدهم لو يعمر ألف سنة ج وما هو بمزحزحه من

پائے گا۔ ہر ایک ان میں سے چاہتا ہے کہ کاش ہزار سال اُس کو عمر دی جاوے حالانکہ لمبی عمر دیا جانا اس کو

العذاب أن يعمر ط والله بصير بما يعملون ﴿٩٦﴾ ع قل من كان عدوا

عذاب سے بچانے والا نہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اُس کو دیکھتا ہے۔ کہو جو شخص جبریل کا دشمن

لجبريل فإنه نزله على قلبك بإذن الله مصدقا لما بين يديه و

ہے (اُس کی دشمنی بے وجہ ہے) کیونکہ اُس نے تو قرآن اللہ کے حکم سے تیرے دل پر اُتارا اُن (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے ہیں اور

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ

مومنوں کے لیے رہنما اور خوشخبری ہے جو شخص اللہ کا اور اُس کے فرشتوں اور رسولوں اور

جِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ

جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے اور ضرور ہم نے تیری طرف کھلے احکام

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ

اُتارے ہیں اور اُن سے انکار نافرمان ہی کرتے ہیں کیا یہ اپنے فسق سے انکار کر سکتے ہیں) اور جب کبھی کوئی عہد

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ

کر لیتے ہیں تو ان میں کا کوئی فریق اسکو (روی میں) پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں کے اکثر ایمان نہیں رکھتے ۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ

ایک رسول آیا اس کی تصدیق کرنے والا جو ان کے پاس ہے تو ان میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى

اپنی پیٹھ پیچھے پھینکدیا ۔ گویا اُس کو جانتے بھی نہیں اور ان باتوں کے پیچھے پڑ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت

مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

میں شیطان لوگ پڑھ سنایا کرتے تھے اور سلیمان نے کوئی کفر کی بات نہیں کی تھی لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

اور ان باتوں کے پیچھے بھی پڑ گئے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اُتاری گئی تھیں۔ اور وہ کسی کو نہیں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا

بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہدیتے تھے کہ ہم تو ایک فتنہ ہیں تم کفر کی باتوں میں اس کا استعمال نہ کرنا ۔ پھر بھی یہ اُن دونوں سے ایسی

يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ

باتیں سیکھتے ہیں جو میاں بی بی میں اس کی وجہ سے جدائی ڈالیں۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے سوائے اللہ کے حکم کے کسی کو

اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ

نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ باتیں سیکھتے ہیں جو ان کو نقصان پہنچاتی ہیں اور نفع نہیں پہنچاتیں اور ضرور یہ جانتے ہیں کہ جو ان باتوں کا خریدار

فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

بنا اُس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بہت بُرا ہے جس کے بدلے اُنہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا۔ کاش یہ سمجھتے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو جو ثواب اُن کو اللہ کی درگاہ سے ملتا وہ اچھا ہوتا کاش اس بات کو جانتے ۲۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

مومنو (پیغمبر کو خطاب کرتے ہیں) راعنا نہ کہا کرو اور اُنظرنا کہا کرو اور (کان دھرکر) سُنا کرو اور ان کافروں کیلیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

دردناک عذاب ہے جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب میں سے اور مشرک یہ نہیں چاہتے

ع ۱۲ / ۱۲

---

۲۰ ۔ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳ ۔ حضرت سلیمان کا عہد بنی اسرائیل کی شوکت اور ترقی کا زمانہ تھا ۔ اور جیسا کہ (باقی بر صفحہ ۱)

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کوئی بھلائی اُتاری جائے اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ
اور اللہ بڑے فضل والا ہے ہم کوئی پیغام الٰہی منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا

مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
اس جیسا لے آتے ہیں۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ
کی سلطنت اللہ ہی کی ہے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے کیا

تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے سوال کرو جو پہلے موسے سے کیئے گئے تھے اور جو ایمان کے بدلے

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ
کفر لیتا ہے وہ ضرور سیدھے رستہ سے بھٹک گیا ۲۱ اکثر اہل کتاب بعد اس کے

(بقیہ صفحہ ۱۷) قوموں کے عروج اور تنزل کا قانون ہے۔ اس زمانہ میں ان کے ضعف اور اختلال کی بنیاد رکھی گئی۔ بنی اسرائیل میں صناع اور معمار بہت کم تھے حضرت سلیمان نے اپنی ہمسایہ سلطنت صور کے شاہ حیرام سے بیت المقدس وغیرہ کی تعمیر کے لئے صناع اور معمار کثرت سے منگوائے تھے۔ یہ قوم الہامی روشنی سے محروم تھی۔ ان میں ساحرانہ عملیات کا رواج تھا۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے ساتھ مخلوط ہو کر ان کو ان دلچسپیوں میں ڈال دیا۔ اور اپنی قوم کی نفع رسانی کے لیے بنی اسرائیل کی سلطنت کے برخلاف لیگ بنائی انہوں نے حضرت سلیمان کی سلطنت کی بنیاد ہلا دی اور اس کی قوم کو اپنے رسم و رواج سے رنگین کر دیا۔ یہ ہے اپنی حکومت میں غیر قوموں کے دخل دینے کا نتیجہ۔ مسلمانوں نے بھی ان تاریخی سوانح سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ لیگ جس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اس کا وجود اب تک باقی ہے۔ قوم جب اپنی خصوصیات ترک کر کے غیر قوم کے رسوم اور ہنرلیات سے رنگین ہو جاتی ہے۔ تو ان رسوم کو جائز اور قائم رکھنے کے لیئے ان کو اپنے انبیا کی طرف منسوب کر دیتی ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے بھی یہی کیا۔ جو کچھ غیر قوم سے سیکھا تھا وہ سلیمان کی طرف منسوب کر دیا۔ اللہ تعالٰے نے یہاں اس کی نفی کر دی ہے۔ اس قسم کا ایک موقع بنی اسرائیل کو اور بھی پیش آیا۔ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل اپنی بداعمالی کے سبب تنزل کی طرف سرعت سے جا رہے تھے۔ کہ اللہ تعالٰے نے اپنی پیشین گوئی کے مطابق بابل کے بادشاہ بخت نصر کو ان پر مسلط کیا۔ اس نے یروشلم کو ویران کر دیا۔ اور ہزاروں قیدی گرفتار کر کے جن میں دو نبی بھی تھے۔ بابل لے گیا۔ وہاں بابلیوں کی ہنرمند قوم کا رنگ ان پر چڑھا۔ جو کچھ صوریوں سے حضرت سلیمان کے عہد میں سیکھا تھا اس کو بابلی سلطنت کے برخلاف استعمال کیا۔ حتٰے کہ فارس کے بادشاہ کو تحریک کی وہ چڑھ آیا۔ اور بابل کو ویران کر کے بنی اسرائیل کو جو باقی تھے۔ پھر شام میں آباد کیا۔ اور لیگ نے ایک ظالم حکومت کے برخلاف جو اعمال بجا لائے۔ ان کو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کی طرف منسوب کیا۔ اس لیگ کا بقیہ حضرت نبی صلعم کے زمانہ میں یہودیوں میں موجود تھا جس کو وہ حضور کے خلاف استعمال کرتے تھے۔ چونکہ یہ کارروائیاں صیغۂ راز میں ہوتی ہیں۔ عورتوں کو اس میں شامل نہیں کرتے کہ ان سے اخفائے راز مشکل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے مسلم جماعت کو ان الفاظ میں تسلی دی ہے۔ کہ وما هم بضارين به من احد الا باذن الله کہ ان کو ان کی سازشوں سے کوئی ضرر نہیں پہنچیگا۔ الا ماشاء اللہ۔

۲۱۔ آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸۔ ان آیات میں نسخ احکام کا قانون بیان کیا گیا ہے۔ جس پر یہودیوں کو (باقی صفحہ ۱۹)

الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

ہیں کہ چاہتے یہ حسد کی وجہ سے اپنے دل! بعد ایمان لانے کے تمہارے سے ہو چکا ہے حق ظاہر کہ اُن پر

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ

بیشک صادر فرمائے اپنا حکم اللہ یہاں تک کہ درگذر کرو اور پس تم معاف کرو بنا دیں کافر پھر تم کو

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا

اور جو بھلائی دیتے رہو زکوۃ اور پڑھتے رہو نماز اللہ ۲۲ قادر ہے پر ہر چیز اللہ

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا

اور (اہل کتاب) دیکھ رہا ہے اللہ اُسکو جو کچھ تم کرتے ہو بے شک پالو گے اللہ کے ہاں جا کر اُسکو بھیجو گے آگے اپنے لیے

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا

کہو اگر سچے ہو ہیں اُن کی آرزوئیں یہ پائے گا نہ جانے سوا کوئی عیسائی کے یا یہودی جنت میں کہتے ہیں کہ

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ

اور وہ احسان کرنے جس نے اپنے تئیں اللہ کا فرمانبردار بنالیا ہاں لاؤ دلیل اپنی تو

اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ

والا ہے تو اُس کے لیے اُس کے پروردگار کے ہاں اُس کا بدلہ ہے اور نہ اُن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہونگے ۔ اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ

۳ ع ۹ ۱۳

احکام الٰہی میں نسخ

(بقیہ صفحہ ۱۸) اعتراض تھا۔ اللہ تعالےٰ نے نسخ کی معقولیت کو یوں ظاہر کیا ہے۔ زمانہ کے یا قوم کے حالات تبدیل ہونے سے سابقہ احکام کے بدل میں ایسے احکام دیے جاتے ہیں۔ جو منفعت میں ان کی مثل یا ان سے بہتر ہوں۔ پھر معترض کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ کیا تو اس کو اللہ کی قدرت سے خارج سمجھتا ہے۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔ تو کیا تو اس کو اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف سمجھتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے ملک میں نت نئے احکام جاری ہوتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوٰت والارض۔ تو کیا تو ایسی مملکت چاہتا ہے۔ جس میں یہ قانون نہ ہو۔ حالانکہ ما لکم من دون اللہ من ولیٍّ ولا نصیر۔ یا تم اپنے رسول سے ایسا سوال کرنا چاہتے ہو۔ جیسا پہلے موسےٰ کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ لن نؤمن لک حتےٰ نری اللہ جھرۃ یعنی تم اپنے اطمینان کے لیے ایسا نشان چاہتے ہو جو ایمان بالغیب کی حکمت کو باطل کر دے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیت یا حکم منسوخ نہیں۔ کیونکہ وہ اس آیت کے ماتحت لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ اس کے وجود کو اختلاف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حالات کے تبدیل ہو جانے سے حکم کی تبدیلی اختلاف نہیں۔ طبیب یا ڈاکٹر اگر بیمار کی حالت بدل جانے سے نسخہ تبدیل کر دے۔ تو اس کو اختلاف نہیں بلکہ حکمت کہتے ہیں۔ واللہ علیم حکیم۔ میں اپنے اپنے موقع پر دکھاؤں گا کہ قرآن کریم میں چند آیات منسوخ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے نسخ کا وجود خود تسلیم کیا ہے۔

۲۲ ۔ آیت ۱۰۹ میں حتےٰ یاتی اللہ بامرہ سے مراد جہاد سیفی مدافعانہ کی اجازت ہے۔ اور ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر سے مراد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی ضعیف جماعت کو اُن کے اعدا پر غلبہ دیا جاوے گا۔ وقفہ کی اس واسطے ضرورت ہے کہ اعمال صالحہ صلوٰۃ و زکوٰۃ کی تعمیل سے ان کے درمیان قابلیت اور شائستگی پیدا ہو جاوے۔ تاکہ جنگ میں اعتداء نہ کریں اور حکومت میں ظلم نہ کریں۔ کیونکہ جہاد کا نتیجہ غلبہ ہوگا اور غلبہ کا نتیجہ حکومت۔ پس اللہ چاہتا ہے کہ مسلم مہذب سپاہی اور منصف حاکم بنیں۔ یہ بھی ایک وقتی حکم تھا جو اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا سے اُٹھا دیا گیا۔

النَّصٰرٰى عَلٰى شَىْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ
کچھ نہیں اور نصارے کہتے ہیں یہود کچھ نہیں اور وہ سب

يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
پڑھتے ہیں خدا کی کتاب اسی طرح ان کی سی باتیں وہ بھی کہتے ہیں جو علم نہیں رکھتے سو

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
اللہ قیامت کے دن اُن کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں یہ اختلاف رکھتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو

مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ
اللہ کی مسجدوں میں اس کا ذکر کیا جانے سے روکے اور اُن کی ویرانی میں کوشش کرے ان کے شایاں نہ تھا

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
کہ اُن میں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور اُن کے لیے آخرت

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ
میں بڑا عذاب ہے ۲۳ اور پورب اور پچھم اللہ کا ہے سو جدھر تم منہ پھیرو گے اللہ کی ذات وہیں ہو گی

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
بیشک اللہ گنجائش والا جاننے والا ہے اور کہتے ہیں اللہ نے اولاد بنا رکھی ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا
زمین میں ہے سب اُس کے آگے عاجزانہ فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ
ہے تو بس اُس کے لیے کہہ دیتا ہے ہو جا پھر وہ ہو جاتا ہے اور جو لوگ اس سنت اللہ کا علم نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا

اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ
یا ہمارے پاس کوئی نشان کیوں نہیں آتا اسی طرح کی باتیں اُن لوگوں نے بھی کہی تھیں جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
یک رنگ ہیں ہم نے اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں اپنے نشانات صاف بیان کر دیے ہیں۔ ہم نے تجھے دین حق دے کر

وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔـلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ
خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور تم سے دوزخیوں کے متعلق باز پرس نہ ہو گی۔ اور یہود اور نصارے ہرگز تجھ سے راضی

وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ
نہ ہوں گے جب تک تو اُن کی ملت کی پیروی نہ کرے تو کہہ دے ہدایت وہی ہے جو اللہ نے بتائی ہے

وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
اور بعد اس کے کہ تمہارے پاس علم آ چکا اگر ان کی خواہشوں پر چلے گا تو تمہارے لیے اللہ سے
بچانے والا

---

۲۳ - آیت ۱۱۳-۱۱۴ - ان آیات میں یہود اور نصارے کو تنبیہہ کی ہے مگر جن عیوب میں یہ قومیں گرفتار ہو گئی تھیں اب وہی عیوب اُسی قدر یا اُن سے بڑھ کر مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایک فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے مسجدیں جُدا کر لی ہیں۔ ایک فرقہ کی مسجد میں دوسرے فرقہ کو نماز ادا کرنے سے بھی روکتے ہیں۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا ؕ

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓئِكَ

نہ کوئی دوست اور نہ مددگار رہوگا ۲۴ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے وہ تو اس کتاب (قرآن)

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں سو وہ لوگ گھاٹے میں ہیں ۲۵ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی اور یہ کہ میں نے تم کو تمام جہان پر فوقیت دی

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ

اور اس دن سے ڈرو کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُس کی طرف سے کچھ فدیہ قبول کیا جائے گا

لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

اور نہ اُس کو کوئی سفارش فائدہ دے گی اور نہ اُن کو مدد پہنچائی جائے گی ۲۶ اور جب ابراہیم کو اُس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا

---

۲۴ - آیت ۱۲۰ بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ مہدی یا مسیح کے زمانہ میں سب مل جل کر ملت واحدہ ہو جائے گی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اس مضمون کی اور آیات بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پر ایسا وقت کبھی آنے والا نہیں جن احادیث سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ اس کی تاویل صرف یہ ہوسکتی ہے کہ اسلامی اصول سب اقوام میں رائج ہو جاویں گے اور مذہب کے سبب سے جو ایک دوسرے سے نفرت کی جاتی ہے یہ مٹ جائے گی۔ اور بین الاقوامی معاملات میں اس قدر اصلاح ہو جاوے گی۔ کہ معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں ملۃ واحدہ ہوگئی ہے۔

۲۵ - آیت ۱۲۱ میں کتاب سے مراد بائبل ہے اور یومنون بہ اور یکفر بہ میں ضمیر قرآن کریم کی طرف راجع ہے اور یتلونہ کی ضمیر کتاب کی طرف راجع ہے۔ اس کا تفسیری ترجمہ یہ ہوا۔ جو اہل کتاب اپنی کتاب کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ تو قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو قرآن کا انکار کرتے ہیں وہ بمقابلہ ان کے، جو ایمان لائے ہیں خسارہ اُٹھائیں گے۔ یہ قرآن کی صداقت کی ایک دلیل ہوگی۔ اس کے مومن سرسبز ہوں گے۔ اور منکر تباہ ہوں گے۔

۲۶ - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آیت ۱۲۳ تک بنی اسرائیل کا ذکر چلا آتا ہے۔ بعد اس کے بنی اسمٰعیل کا ذکر شروع کیا ہے۔ یہاں تک اللہ تعالٰے نے یہ دکھایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل پر بڑے فضل کیے۔ اور رسولوں کا آنا ان میں متواتر رکھا۔ مگر یہ قوم کچھ ایسی سرکش واقع ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے نعمتوں کی کوئی قدردانی نہ کی۔ اور اللہ تعالٰی کی ہدایات پر کوئی عمل نہ کیا۔ حتےٰ کہ انبیاء کے قتل کے مرتکب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے آخر اس قوم پر ذلت اور مسکنت مسلط کی۔ نبوت کا سلسلہ اس خاندان سے حضرت عیسےٰ پر آکر ختم کر دیا۔ اور سلطنت کی عزت بھی اُن سے چھین لی۔ اور یہ نعمتیں ان کے بنی عم بنی اسمٰعیل کو دیں۔ جن کا ذکر اب یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اور سورۂ یونس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ ثم جعلناکم خلائف فی الارض لننظر کیف تعملون اس کے بعد ہم نے زمین پر تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ سو انہوں نے بھی وہی کیا جو بنی اسرائیل نے کیا تھا ؎ جو پوچھیں وہ ہم سے تو کیا ہو جواب۔ تم آئے تھے دنیا میں کیا کر چلے۔ اللہ تعالٰی قرآن کریم میں بار بار بنی اسرائیل کو خطاب کرتا ہے کہ بنی اسمٰعیل میں جو وہ بھی حضرت ابراہیم ان کے جد کی نسل میں شامل ہو کر اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل کریں۔ مگر ان کا حوصلہ دیکھو کہ دو ہزار سال سے تین انبیاء کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ایلیا۔ مسیح۔ خاتم النبیین۔ دنیا میں بڑے بڑے انقلاب آئے۔ کتب مقدسہ کے کئی نشانات جو بتائے گئے تھے پورے ہوئے مگر ان کو کسی نے نہ جگایا۔ خاتم النبیین کی دعوت تو بجلی کی کڑک تھی۔ عرب جیسی وحشی اور امی قوم کو جگا دیا۔ مگر بنی اسرائیل نے کروٹ بھی نہ بدلی۔

فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا

اور اُس نے اُن کو پورا کر دکھایا اُس نے کہا میں تم کو ضرور لوگوں کا امام بنانے والا ہوں اُس نے کہا میری اولاد میں سے (بھی بنا) اُس نے

یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَ

کہا میرے عہد میں ظالم داخل نہیں ہوں گے ۲۷ اور جب ہم نے اس گھر (کعبہ) کو لوگوں کے لیے مرجع اور امن کی جگہ ٹھہرایا اور (ہم نے

اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ

کہا) مقام ابراہیم (کعبہ) کو نماز کا قبلہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی وحی کی کہ

طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ

میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

نے کہا اے میرے پروردگار اس مقام کو ایک پر امن شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور روز

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ

آخرت پر ایمان لاتے ہوں اُن کو پھل کھانے کو دے اُس نے فرمایا اور جو منکر ہوگا اُسکو بھی تھوڑا سا فائدہ اُٹھانے دوں گا

اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ

پھر اُسکو آگ کے عذاب کی طرف لاچار کر دوں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس گھر (کعبہ)

مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾

کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (دعا مانگتے) اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ عمل قبول کر تو بیشک سننے والا جاننے والا ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا

ہمارے پروردگار اور ہم کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری نسل سے (بھی) ایک گروہ بنا جو تیرا فرمانبردار ہو اور ہم کو ہمارے

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ

حج کے طریقے بتا (اور اس میں کوئی قصور ہو جائے) تو درگذر کر بلیشک تو بڑا درگذر کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہمارے پروردگار اور ان

فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج جو اُن کو تیرے پیغام پڑھ سنائے اور اُن کو (خدا کی) کتاب اور حکمت کی باتیں سکھائے اور

یُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا

اُن کو پاک کرے بیشک تو غالب حکمت والا ہے اور کون ہے جو ابراہیم کی ملت سے رغبت ہٹالے سوا

مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

ایسے شخص کے جس کی عقل کم ہو اور بے شک ہم نے اُس کو دنیا میں برگزیدہ کیا اور وہ آخرت میں نیکوں کی جماعت میں ہے ۲۸

ع ۱۵ ۱۵

---

۲۷ - آیت ۱۲۴ کے آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور آیت ۱۲۶ سے بھی کہ یہ ضرور نہیں کہ نبی کی ہر دعا قبول ہو یہ اللہ کی بے نیازی اور کبریائی ہے۔ سبحان رب السمٰوٰت ورب الارض رب العٰلمین وله الكبریاء فی السمٰوٰت والارض وهو العزیز الحکیم

۲۸ - آیت ۱۳۰ کے آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبوت جو ایک منصب ہے اور جس کی غرض اللہ تعالےٰ کے احکام لوگوں تک پہنچانا ہے وہ موت کے بعد نہیں رہتا۔ نبی کی ولایت اُس کے ساتھ رہتی ہے اس کا فیض اس کی امت کو اس طرح پہنچتا ہے جیسا کہ ملائکہ مقربین کا۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهٖمُ
جب اُس کے پروردگار نے اُس سے کہا کہ فرمانبردار ہوجا تو اُس نے کہا کہ میں سارے جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوا ۲۹ اور ابراہیم اپنے

بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ
بیٹوں کو اور یعقوب بھی اسی ملت کی وصیت کر گئے کہ میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لیے یہ دین پسند فرمایا ہے پس تم مسلم ہو کر

أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ
ہی مرنا کیا تم موجود تھے جب یعقوب کو موت سامنے آئی جب اُس نے

لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ اٰبَآئِكَ إِبْرٰهٖمَ
اپنے بیٹوں سے پوچھا میرے پیچھے کس کی عبادت کروگے اُنہوں نے جواب دیا کہ تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم

وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ
اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود خدائے یگانہ کی عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں یہ وہ لوگ تھے جو

خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾
گذر گئے اُن کا کیا اُن کو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گذرے ہیں تم سے اُس کی بازپرس نہ ہوگی

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا وَمَا
اور کہتے ہیں یہود یا نصاریٰ بن جاؤ تاکہ راہ راست پر آجاؤ تم کہدو بلکہ ہم ابراہیم کی ملت پر ہیں جو توحید پر مستقیم تھا اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ
وہ مشرکین میں سے نہ تھا تم اُن سے کہدو ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو ہم پر اُترا اور جو ابراہیم

إِلٰى إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوْتِيَ مُوْسٰى
اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اُترا اور جو کچھ موسیٰ

وَعِيْسٰى وَمَا أُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ
اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے پیغمبروں کو اُن کے پروردگار سے ملا ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ
اور ہم تو اُسی (خدا) کے فرمانبردار ہیں تو اگر جیسا تم ایمان لائے ہو ویسا ایمان یہ بھی لائیں تو یہ راہ راست پر آگئے اور

إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾
اگر انحراف کریں تو بات یہ ہے کہ یہ ضد پر کھڑے ہیں سو ان کے مقابلہ میں اللہ تمہیں بس ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهُ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ
ہم تو اپنے اوپر اللہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا (اور اس غرض کے لیے) ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں اُن سے کہدو

۲۹۔ آیت ۱۳۱۔ اس آیت کا اول فقرہ بائبل کے اس فقرہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو مخاطب کرکے فرمایا۔ میرے سامنے کامل ہو کر چل۔ جس سے مراد یہ تھی۔ کہ تیری تبلیغ قومی خصوصیات سے بلند ہو چنانچہ جواب میں کہتا ہے۔ اسلمت لرب العلمین نہ یہ کہ اسلمت لرب العبرانیین اسی بنیاد پر حضرت خاتم النبیین کو حکم ہوتا ہے ان اتبع ملة ابرٰهیم حنیفا۔ اسلام کی بنیاد جملہ عالم کی صلاح پر رکھی گئی اور بتا دیا گیا۔ کہ ما کان ابرٰهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔ تینوں مذاہب کی اس سے نفی کر دی ہے جو اس کی نسل میں پائے جاتے تھے یہودیت۔ عیسائیت۔ صنام پرستی۔

أَتُحَآجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ

کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے عمل اور تم کو تمہارے عمل اور ہمارا

لَهٗ مُخْلِصُونَ ﴿۱۳۹﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ

عمل خالص اُسی کے لیے ہے کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب

وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ

اور اُس کی اولاد یہود یا نصاریٰ تھے پوچھو کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ اور اس سے زیادہ

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ

ظالم کون ہے کہ اُس کے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اس کو چھپائے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں یہ لوگ

أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا

تھے جو گذر گئے اُن کا عمل اُن کو اور تمہارا عمل تم کو جو کچھ وہ کر گئے تم سے اُس کی باز پرس

يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾ سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ

نہ ہوگی نادان کہیں گے جس قبلہ پر یہ تھے

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ

اُس سے ان کو کس نے پھیرا۔ جواب دو مشرق اور مغرب اللہ کا ہے (اللہ کسی خاص جگہ میں محدود نہیں) جس کو

يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ

چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے (جیسے کہ ہم کو یہ سب سے بہتر تعلیم دی ہے) اور اسی طرح ہم نے تم کو سب سے بہتر امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ

عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ

بنو اور یہ رسول تم پر گواہ بنے۔ اور ہم نے اس قبلہ کو جس پر تم تھے اس لئے قرار

عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ

دیا تھا تاکہ ہم الگ الگ کر دیں اُن لوگوں کو جو رسول کی پیروی کرتے ہیں اُن سے جو اپنے اُلٹے پاؤں پر پھر جاتے ہیں۔ اور اگرچہ

كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ

(قبلہ بدلا جانا) بڑا شاق تھا مگر اُن پر جن کو اللہ نے رہنمائی کی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کرے

إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ

اللہ تو لوگوں پر بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ ضرور ہم تیری توجہ آسمان کی طرف دیکھتے ہیں

۳۰۔ آیت ۱۴۲ تا ۱۴۴ نبی صلعم کو جب تک اللہ تعالےٰ سے قبلہ کے متعلق کوئی حکم نہ ملا۔ انبیاء بنی اسرائیل کے قبلہ یعنی بیت المقدس کی طرف نمازوں میں منہ کرتے رہے۔ مگر خواہش یہی رہی کہ کعبہ قبلہ ہو۔ ہجرت کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ملا۔ جو لوگ اسلام کی عیب گوئی کی تلاش میں رہتے تھے۔ انہوں نے اس نسخ پر اعتراض کیا۔ اللہ تعالےٰ نے جواب دیا کہ قبلہ کو اس معنی میں نہیں لینا چاہئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی خاص جگہ میں محدود ہے۔ جن کو یہ سمجھ دی گئی ہے۔ وہی صراط مستقیم پر ہیں۔ جیسا کہ ابراہیمی کعبہ کو جو وسطے ہے قبلہ مقرر کیا ہے۔ تم کو جو ملت ابراہیم پر ہو۔ وسطے یعنی بہترین امت بنایا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم جملہ بنی آدم پر شاہد ہوگے۔ اور یہ رسول تم پر شاہد ہوگا۔ اس میں بھی ختم نبوت کا اشارہ پایا جاتا ہے۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

ہم ضرور تم کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تو پسند کرتا ہے تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے اور مومنوں تم بھی جہاں ہوا کرو

فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

اپنا منہ اسی کی طرف کر لیا کرو اور جنکو کتاب آلٰہی دی گئی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ (کعبہ کا قبلہ ہونا) ان کے پروردگار

رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

کی طرف سے برحق ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے بیخبر نہیں اور اگر تم ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب دی گئی ہے (صداقت)

اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

کا ہر ایک نشان لے آؤ تو وہ تیری پیروی نہ کرینگے اور نہ تو ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والا ہے اور نہ وہ ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کرتے ہیں

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

بعد اس کے کہ یہ علم تمہارے پاس آچکا ہے اگر تم ان کی خواہشوں پر چلوگے تو بیشک تم اس صورت میں ظالموں میں سے ہوگے

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ

جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ایک فریق ان میں سے

لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

البتہ اس حق کو جان بوجھ کر چھپاتا ہے یہ حق تیرے پروردگار کی طرف سے ہی تم شک کرنیوالوں میں سے مت ہو جاؤ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

ہر ایک گے کے لئے ایک سمت ہی جدھر وہ منہ کرتا ہے پس تم نیکیوں کی طرف بڑھ جاؤ جہاں کہیں تم ہوگے اللہ تم سب کو لے آئے گا

جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۳۱ اور تم کہیں سے بھی نکلو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

کرو اور یہ سمت قائم رکھنا ضرور تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے بیخبر نہیں ۳۲

---

۳۱ — آیت ۱۴۸ میں جملہ اینما تکونوا یأت بکم اللہ جمیعا کا مفہوم کچھ ایسا دشوار ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے - ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ اس زمانہ کے لحاظ سے جب یہ آیت نازل ہوئی دلوں میں یہ وسوسہ گدگدایا تھا کہ سارے جہان کا ایک قبلہ و مثابۃ للناس جب مکہ میں ہو تو لوگ دیار بعیدہ شرق - غرب - شمال جنوب سے یہاں کس طرح جمع ہو سکیں گے - سو اس وسوسہ کے ازالہ کے لیئے فرمایا کہ اللہ کی قدرت ایسے سامان کرے گی کہ سب جہان کے لوگوں کا یہاں جمع ہونا آسان ہو جائے گا - سو آج اس قدرت کے آثار ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں - فاعلموا ایہا الناس ان القرآن منزل من اللہ۔

۳۲ — آیت ۱۴۹ کا آخری جملہ وما اللہ بغافل عما تعملون کا کوئی تعلق پہلے جملوں کے ساتھ بظاہر معلوم نہیں ہوتا - پہلے دو جملوں کا مفہوم یہ ہے - کہ ہر مقام پر سمت قبلہ کو نمازوں میں قائم رکھنا چاہیئے - آخری جملہ اس ظاہری توجہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتا - فرماتا ہے صلوۃ میں جو خیالات تمہارے دلوں میں گذرتے ہیں - اللہ تعالےٰ ان سے بے خبر نہیں ہے - اگر باطنی توجہ اللہ کی طرف جو باطنی قبلہ ہے نہیں ہے - تو ظاہری توجہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی - سو منو سعی بلیغ کرو کہ نماز کا وقت غیر اللہ کے تصور سے پاک ہو جاوے - اگر غفلت کی نماز میں کوئی فائدہ ہو بھی تو اس بے ادبی کا نقصان و گناہ زیادہ ہے کہ مناجات تو رب العالمین سے کر رہا ہے اور توجہ غیر اللہ کی طرف ہے اور دل میں اس غیر کے ساتھ گفتگو ہو رہی ہے -

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا

اور تم کہیں سے نکلو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لو اور تم مومن بھی جہاں کہیں ہوا کرو اپنے منہ اسی کی

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

طرف کرو تاکہ لوگوں کے لئے تمہارے برخلاف کوئی حجت نہ رہے سوا ان کے جو ان میں سے ظالم ہیں

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا

پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور (غرض یہ ہے) کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور (یہ بھی) کہ تم ہدایت پالو (یہ بھی) اسی قسم

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَ

کی نعمت ہے) جیسا کہ ہم نے تم میں سے ایک رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تم کو کتاب اور

الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا

حکمت کی باتیں سکھاتا ہے اور تم کو ایسی باتیں سکھاتا ہے جو تم کو معلوم نہ تھیں پس مجھے یاد رکھو تاکہ میں تمہیں یاد رکھوں اور میرا شکر کرو اور

تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ

میرا کفران مت کرو اے مومنو صبر اور نماز کا سہارا پکڑو بیشک اللہ صبر کرنے والوں

الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَ

کا ساتھی ہے ف ۳۳ اور جو لوگ اللہ کے رستہ میں مارے جاتے ہیں ان کو مرے ہوئے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر

لَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ

تم محسوس نہیں کرتے اور البتہ ہم تمہیں کچھ خوف سے اور بھوک سے اور مالوں اور

الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم

جانوں اور پیداوار زمین کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو جن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو

مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ

کہتے ہیں اللہ ہی ہمارا مالک ہے اور ہم اسی کی طرف لوٹ جانیوالے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے ان کا

وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ

تزکیہ ہوتا ہے اور ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔ بیشک صفا اور مروہ کی پہاڑیاں اللہ کی یاد دلانے والی چیزوں میں سے ہیں

۳۳-آیت ۱۵۳- اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صبر اور دعا کامیابی کی کلید ہے۔ اس کی ضرورت کو اگلی آیت میں ظاہر کر دیا ہے لڑائیاں ہوں گی۔ آدمی مارے جاویں گے۔ خوف طاری رہے گا۔ قحط ہوگا۔ مالوں اور جانوں اور پھلوں کا نقصان ہوگا۔ یہ سب ابتلا رضطفا کے لیے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی ہدایتیں اور نعمتیں اور رحمتیں ان مصیبتوں کے لباس میں آویں گی۔ اور حق یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کو مصائب کی کٹھالیوں میں نہ ڈالا جائے۔ آگے جا کر صبر کے ثمر کی ایک مشہور نظیر بیان کی ہے۔ صفا اور مروہ وہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان ہاجرہ حرم حضرت ابراہیم اپنے نابالغ بچہ حضرت اسمٰعیل کے لیے پانی کی تلاش میں دوڑی تھی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق حضرت اسمٰعیل اور اس کی والدہ کو بیابان میں ٹھہرایا تھا جس پر انہوں نے صبر کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ہاجرہ کی مضطربانہ حرکت کو کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان اپنے پیارے بچے کے لیے پانی کی تلاش میں دوڑی تھی۔ حج کا رکن قرار دیا۔

مولوی روم فرماتے ہیں۔

ہرچہ گیرد علتی علت شود کفر گیرد کاملے ملت شود

صبر اور دعا کامیابی کی کلید ہے

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ
پس جو شخص کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اسپر دونوں کے درمیان گھومنے میں کوئی گناہ نہیں اور جو اپنی خوشی سے کوئی نیک کام کرے (تو

فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى
ضائع نہیں ہوتا) کیونکہ اللہ قدر دان جاننے والا ہے جو کھلے نشانات اور رہنمائی کی باتیں ہم نے اتاری ہیں اور کتاب (توراۃ) میں ان کو لوگوں

مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ
کے لئے واضح کر دیا ہے جو لوگ اسکے بعد بھی ان کو چھپاتے ہیں یہی لوگ ہیں جنپر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنیوالے انپر لعنت

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۗىِٕكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا
کرتے ہیں مگر جنھوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور (جو چھپایا تھا) صاف بیان کر دیا یہ لوگ وہ ہیں جنکی توبہ میں قبول کر لیتا ہوں

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ
اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں (ان کے نخفا کی وجہ سے) جن لوگوں نے انکار کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے یہی ہیں جنپر اللہ کی

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
لعنت ہو اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی اسی پھٹکار میں رہیں گے نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جاوے گا

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
اور نہ ان کو مہلت دیجائے گی ف ۳۴ اور تمہارا معبود معبود یگانہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں رحم سے سب ضروریات کا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ
مہیا کرنیوالا سب کو پھل لگانے والا ف ۳۵ بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور جہازوں میں

الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ مَّاۗءٍ
جو لوگوں کے فائدہ کی چیزیں لیکر سمندر میں چلتے ہیں اور پانی میں جو اللہ آسمانوں سے اتارتا ہے پس اس کے ذریعے زمین کو

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے چکر دینے میں

ع ۱۱/۳

---

۳۴ ۔ آیات ۱۵۹ تا ۱۶۲ ۔ ان آیات میں مسائل ذیل کا ذکر ہے ۔

(۱) کتمانِ حق ۔ اور (۲) ان کی سزا ۔ (۳) کتمانِ حق سے تائب (۴) ان کی قبولِ توبہ ۔ (۵) جن کو کتمانِ حق سے ٹھوکر لگی اور (۶) ان کی سزا ۔ کاتمینِ حق کی توبہ کا ذکر کر دیا ہے ۔ اور اس کی قبولیت ۔ مگر ان کے سبب سے جو گمراہ ہوئے اُن کی توبہ کا ذکر نہیں کیا ۔ کیونکہ کاتمِ حق کے سخت جرم کی توبہ جب قبول ہوتی ہے ۔ تو اس کے سبب سے جو گمراہ ہوتے ہیں جن کا جرم خفیف ہے ۔ ان کی توبہ بہ درجۂ اول قابلِ قبول ہے ۔ اور گمراہوں کے عذاب کی عدمِ تخفیف کا ذکر تو کر دیا ہے ۔ مگر کاتمین کے عذاب کا ذکر نہیں کیا ۔ کیونکہ جب ادنٰے جرم کا یہ حال ہو ۔ تو اعلٰے جرم کی سزا اس سے بھی سخت ہوگی ۔

۳۵ ۔ آیت ۱۶۳ ۔ بطور ایک دعوے کے پیش کی ہے ۔ اور ۱۶۴ بطور دلیل ۔ آیت اول میں تین صفاتِ الٰہی بیان کیے ہیں ۔ توحید ۔ رحمانیت ۔ رحیمیت ۔ اور آیت ثانی میں ان ہر سہ صفات کو آٹھ مظاہرِ قدرت میں نمایاں کر کے دکھایا ہے ۔ ہر ایک مظہر میں ہر سہ صفات کا جلوہ نظر آتا ہے ۔ جملہ مظاہرِ قدرت ایک ہی قانون کے ماتحت ہیں اور ایک دوسرے کے ممد ہیں ۔ اور انسان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں پس ہر ایک مظہر توحید اور رحمانیت اور رحیمیت کی تجلی اپنے اندر رکھتا ہے ۔ ان آیات سے اربابِ الانواع کی تردید مقصود ہے مشرکین کے نزدیک ہر ایک صیغہ کا رب جُدا ہے جو اپنے صیغہ پر کامل تصرف رکھتا ہے ۔ یہی اعتقاد اربابِ مختلفہ کی پوجا کی بنیاد ہے ۔ آیت ۱۶۴ کے آخر میں ان حقائق کو سمجھنے کے لیے عقل کو اپیل کی ہے ۔

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ

اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرا رہتا ہے نشانات ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور لوگوں میں سے

مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا

ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا ہستیوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جو اللہ سے رکھنی چاہئے اور جو مومن ہیں ان کی

لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ

محبت اللہ کے ساتھ بڑھ کر ہوتی ہے اور اگر وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اس حالت کو اب دیکھ لیتے جو عذاب (قیامت) دیکھنے پر دیکھیں گے کہ سب قوۃ

شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ

اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو سخت نادم ہوتے) یہ اس وقت ہوگا جب پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزار ہو جاویں گے اور عذاب اپنی آنکھوں

وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ

سے دیکھ لیں گے اور ان کے سب تعلقات کٹ جاویں گے اور پیرو کہیں گے اگر ہم کو ایک دفعہ اور (دنیا میں) جانا ملتا تو ہم ان سے ایسے ہی بیزار

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ

ہوتے جیسے وہ ہم سے اب بیزار ہوئے ہیں اسی طرح ان کے اعمال ان کو حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ آگ سے

بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا

ع ۲۰

باہر نہیں نکل سکیں گے اے لوگو ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال طیب کھاؤ اور شیطان

تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَ

کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تم کو بدی اور بےحیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے

الْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جس کا علم تم کو نہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے اس پر

قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَ

چلو تو جواب دیتے ہیں نہیں تو بلکہ ہم تو اسی پر چلتے ہیں جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے بھلا تو اگرچہ ان کے باپ دادے نہ تو کچھ سمجھتے

لَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا

ہوں اور نہ سیدھے رستہ پر چلتے رہے ہوں اور ان لوگوں کی مثال جو (داعی الی الحق) کے مقابل حق کا انکار کرتے ہیں مثل اس چرواہے کے ہے جو ایسے حیوانات کو

دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ

پکارتا ہے جو سوائے پکار اور آواز کے اور کچھ نہیں سن سکتے یہ لوگ تو بہرے گونگے اندھے ہیں پس یہ سمجھتے کچھ بھی نہیں اے مومنو ان پاکیزہ چیزوں میں سے

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ

کھاؤ جو ہم نے تم کو دے رکھی ہیں اور اللہ کا شکر بجالاؤ اگر تم اسی کی خاص بندگی کرتے ہو ف۳۶ اس نے تو تم پر حرام کئے ہیں

اللہ کے قرب کے دو طریق

۳۶ ۔ آیت ۱۷۲ ۔ اللہ تعالے کے قرب کے دو طریق ہیں ۔ ایک شاہراہ ہے جس کو طریقِ شکر کہتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے تمتع کرے اور اللہ کا شکر بجالاوے ۔ دوسرا راستہ تنگ ہے جس کو نفس کشی اور صبر کا راستہ کہتے ہیں ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مصائب اور مشکلات پر صبر کرے ۔ یہ پہلے راہ کی نسبت دشوار گذار ہے ۔ اور ایک اور راہ ہے ۔ جو سخت دشوار گذار ہے ۔ پر منزل مقصود سے بہت قریب ہے ۔ اور وہ محبت و عشق کا راستہ ہے اس راستے پر چلنے والے بہت اقل ہیں ۔ اسی راستہ کے متعلق کسی نے کہا ہے ؎

صنمارہ قلندر سزوار بمن نمائی ۔ کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ

مردہ جانور اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نامزد کیا جاوے پس جو بھوک

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سے لاچار ہو جاوے نہ تو خود خواہش کرنے والا ہے اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس کے لئے (ان میں سے کچھ کھا لینا) گناہ نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہیں اور اس کے بدلے میں تھوڑا معاوضہ لے لیتے ہیں یہ لوگ اور تو

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ

کچھ نہیں اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ

لئے دردناک عذاب ہے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب مول لیا

فَمَآ اَصْبَرَھُمْ عَلَي النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَـقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

پس آگ پر ان کا عجب سہارا ہے یہ عذاب اس سبب سے ہے کہ اللہ نے کتاب برحق اتاری ہے اور جو لوگ اس کتاب

اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ قِـبَلَ

میں اختلاف کرتے ہیں وہ پرلے درجہ کی مخالفت میں ہیں یہ نیکی نہیں کہ اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو

ع ۲۱ ۹ ۱

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ

بلکہ نیکی تو ان کی ہے جو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے

وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَـتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ

ہیں اور (محبوب) مال اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں

السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ

اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرنے میں دیتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جب اقرار

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ

کر لیتے ہیں تو اپنا قول پورا کرنے والے ہوتے ہیں اور سختی اور بیماری اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں

قصاص

۳۷ - آیت ۱۷۸ - اس میں چار حکم ہیں - (۱) مقتول کے بدلہ فقط قاتل مارا جائے (۲) قصاص کے معاملہ میں تین حیثیتیں قرار دی ہیں - آزاد - غلام - عورت ہر ایک حیثیت کا آزاد اور ہر ایک حیثیت کے غلام - اور ہر ایک حیثیت کی عورتیں باہم مساوی ہوں گی ہر ایک آزاد ہر ایک حیثیت کے آزاد کے عوض مارا جاوے گا - اور ہر ایک حیثیت کا غلام ہر ایک حیثیت کے غلام کے عوض مارا جاوے گا - اور ہر ایک حیثیت کی عورت ہر ایک حیثیت کی عورت کے بدلہ ماری جاوے گی - اس مساوات سے اس مسئلہ پر کوئی روشنی نہیں پڑتی - کہ آزاد غلام کو مار دے یا اس کا عکس - اور مرد عورت کو مار دے یا اس کا عکس تو اس کے متعلق کیا حکم ہے - اس کی تفصیل فقہ میں تلاش کرنی چاہیئے (۳) اگر مقتول کے ورثا میں سے کوئی قاتل کو معاف کر دے - یا اپنے حصہ کی دیت لے لے - تو باقی ورثا کو دیت لینی پڑے گی - قاتل مارا نہیں جاوے گا (۴) اگر کوئی قاتل جس کو ایک دفعہ معافی یا دیت پر چھوڑ گیا - مکرر قتل کا ارتکاب کرے تو اس کو قتل کیا جاوے گا وہ دیت سے استفادہ کا مستحق نہ رہے گا - فقہ میں باقی قصاص یہ ہے مرد عورت کے بدلہ اور اس کا عکس مارے جاویں آزاد نہ اپنے غلام بلکہ غلام غیر کے بدلے مارا جاوے مسلم کافر کے عوض نہ مارا جاوے مگر ذمی کے بدلہ مارا جاوے مرد کی دیت ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم تھی درہم چاندی کا سکہ تقریباً ۵ آنے کا تھا عورت کی دیت مرد سے نصف ہے اور غلام کی اس کی قیمت -

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

یہی لوگ ہیں جو (اپنے اعتقاد میں) سچے اور (اپنے عمل میں) پرہیزگار ہیں۔ اے مومنو مقتولوں کے بارے میں تم پر خون کا

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ ۚ

بدلہ لکھ دیا گیا ہے آزاد آزاد کے برابر ہے غلام غلام کے برابر ہے اور عورت عورت کے برابر ہے

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ

پس جس (قاتل کو) اس کا (مسلمان) بھائی کوئی جزو معاف کر دے تو (مقتول کے وارث کو) دستور کے مطابق خونبہا کا مطالبہ کرنا چاہئے اور

تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾

(قاتل کو) خوش معاملگی کے ساتھ خونبہا ادا کرنا چاہئے۔ یہ (خونبہا کا حکم) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے پھر اسکے بعد جو زیادتی کرے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا

اسکے لئے دردناک عذاب ہے اور اے عقلمندو خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے) بچتے رہو۔ تم پر فرض ٹھہرایا گیا ہے

حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

کہ تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو تو اگر اس نے بہت سا مال ترکہ چھوڑا ہے تو اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ

مطابق وصیت کر جاوے پرہیزگاروں پر (اپنوں کا) یہ ایک حق ہے[۳۸] پھر جو شخص اس (وصیت) کو سنکر اس کو بدل دے تو اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہے جو اسکو بدل دیں

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ

بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی کی طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو اور وہ وارثوں میں

فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے مومنو جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض تھا تم پر بھی

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن

فرض کیا گیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو وہ گنتی کے چند روز ہیں پھر تم سے

كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے میں مشقت پاتے ہوں

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ

وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیں پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرنا چاہے سو اسکے حق میں بہتر ہے اور سمجھو تو روزہ رکھ لینا تمہارے

(ع ۲۲ / ۶)

---

۳۸ - آیت ۱۸۰ مفسرین عموماً اس آیت کو آیت ۱۱ سورۃ النساء سے اور دو حدیثوں سے جن میں سے ایک میں یہ حکم ہے کہ وارث کے حق میں وصیت نہ کی جاوے اور دوسرے میں یہ حکم کہ ثلث مال سے زیادہ کی وصیت نہ کی جائے منسوخ سمجھتے ہیں۔ مگر اس کو منسوخ قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اگر اس آیت کا مفہوم یہ قرار دیدیا جائے کہ ایک شخص پر جس کے پاس مال کثیر ہو یہ فرض کر دیا گیا ہے۔ کہ اپنے ورثاء کو جس سے والدین اور اقربین مراد ہیں کچھ معروف وصیت، اپنی موت کے قریب پر کر جاوے۔ لفظ معروف جس کو وصیت کے ساتھ بطور شرط لگا دیا گیا ہے۔ اس کی تشریح احادیث نے کر دی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وارث کے حق میں وصیت نہ ہو۔ اور نہ ثلث مال سے زیادہ ہو۔ اس صورت میں نسخ کے لیے گنجائش نہیں۔

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ

لئے بہتر ہے ۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے لوگوں کے لئے اس میں ہدایت ہے

وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ

اور ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے کے کھلے دلائل ہیں پس جو شخص تم میں سے یہ مہینہ پائے تو چاہئے اس مہینہ کے روزے رکھے

كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا اور (غرض

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

یہ ہے) کہ اور دنوں سے گنتی پوری کر لیا کرو اور اس نعمت پر کہ تم کو (بذریعہ قرآن) ہدایت کی ہے اسکی بڑائی کرو اور تاکہ تم شکرگزاری بھی کرو ۳۹

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو بیشک میں انکے قریب ہوں جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

تو چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ قبولیت دعا کی اہلیت حاصل کریں روزوں کی رات میں اپنی بیبیوں کے پاس

الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

جانا تم پر جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے نفسوں کے حقوق میں خیانت

تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا

کرتے ہو پس وہ تم پر مہربان ہوا اور اس نے اس سختی کو (کہ رات کو عورت سے جماع نہ کیا جائے) ہٹا دیا پس اب ان سے ہم بستر ہو

۳۹۔ آیات ۱۸۳ تا ۱۸۵۔ ان آیات میں روزہ کے احکام ہیں۔ روزہ کیا ہے طلوع فجر سے غروب تک کھانے پینے جماع سے امساک یہ تو ہوئی ظاہری صورت صوم کی۔ باطنی صورت ہے زبان کو لغو سب و شتم غیبت کذب سے اور آنکھ کو ناجائز نظر سے اور کان کو زبان کے ممنوعہ اشیاء کے سننے سے روکنا۔ رمضان کا مہینہ روزوں کے لیے مخصوص کیا ہے۔ مہینہ کبھی ۲۹ کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ اگر مطلع صاف ہو تو رویت ہلال پر رمضان شروع کرنا چاہئیے۔ اور اگر تاریک ہو تو شعبان کے ۳۰ ایام پورے کر کے روزہ شروع کرنا چاہیے اگر ۲۹ پر رویت نہ ہو یا مطلع تاریک ہو تو ۳۰ روزے پورے کرنے چاہیے۔ سفر اور بیماری میں افطار جائز رکھا گیا ہے۔ مگر سفر یا بیماری کی کوئی تحدید نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نسیان سے پاک ہے وما کان ربك نسیا۔ اللہ تعالےٰ ان کی تحدید نہیں کرتا تاکہ اجتہاد کے لیے گنجائش ہو جس سے سہولت پیدا ہوتی ہے جیسی اجتہاد میں اپنی سہولت سمجھے اس پر عمل کرے۔ سفر کی تحدید ایک یوم کا سفر یا دو یوم ہیں یا تین میرے نزدیک ایک یوم کے سفر میں افطار کرے۔ اور بیماری کی بھی کوئی حد نہیں۔ ایسی بیماری جس میں روزہ تکلیف دہ ہو۔ افطار کرے۔ اور سفر یا بیماری میں جتنے افطار کرے اُن کی تعداد غیر رمضان سے پوری کر دے۔ اگر حالات ازیں قبیل ہوں۔ کہ غیر رمضان سے روزوں کی تعداد پوری کر دینے میں مشکلات حائل ہوں۔ تو اس صورت میں ہر ایک یوم کے روزہ کے عوض ایک مسکین کا کھانا دیدیا کرے۔ روزہ بھی انسان پر مشقت ڈالنے کے لیے نہیں۔ بلکہ نفس میں تقوی پیدا کرنے کے لیے ہے۔ اسلام میں جملہ عبادتوں کا ثمرہ تقوی قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی کی عبادت کو یہ پھل نہیں لگتا تو اس کو اپنی فکر کرنی چاہیے کہ وہ عبث حرکات کر رہا ہے جن کا کوئی ثمرہ نہیں یہ بڑی ٹھوکر کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے اعمال تو اخلاق پیدا نہ کر سکیں مگر غیر مسلمین میں ان کے اپنے طرق کے استعمال سے اخلاق حسنہ پیدا ہو جاویں۔ اس ٹھوکر کا باعث غافل مسلمان ہیں۔ ٹھوکروں کا آنا ضروری ہے مگر ویل ہے اُن کے لیے جن کے سبب سے ٹھوکریں آئیں جن علاقوں میں چاند سے مہینے نہیں بنتے وہاں رمضان نہیں آتا وہ اس حکم کے ماتحت ہیں فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔

روزہ کے احکام

ختم رمضان بھی رویت ہلال سے کرنا چاہئے

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

اور جو کچھ اللہ نے تمہارے حق میں لکھ رکھا ہے اس کے حاصل کرنے کی خواہش کرو اور کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی

الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ

سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جاوے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور مسجدمیں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو ان سے ہم بستر نہ ہو

عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس مت پھٹکو اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کیلئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا

کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق خورد برد نہ کرو اور نہ ان کے

بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

ذریعہ حاکموں تک پہنچو تاکہ لوگوں کا کچھ مال جان بوجھ کر کھا جاؤ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ

تم سے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو ان سے لوگوں کے اور حج کے اوقات وابستہ ہیں اور یہ نیکی نہیں

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ

کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ لیکن نیکی تو اس کی ہے جو پرہیزگاری کا کام کرے اور گھروں میں ان کے

اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

دروازوں سے اندر آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو اور اللہ کے رستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

اور زیادتی مت کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ان کو جہاں پاؤ قتل کرو

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ

اور جہاں سے تم کو نکالا ہے وہاں سے ان کو نکال دو اور دین کے لئے دکھ دینا قتل سے زیادہ سخت ہے اور

لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ

جب تک وہ کافر تم سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑیں تم بھی ان سے اس جگہ نہ لڑو اور اگر تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو قتل کرو

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ

ان کافروں کی ایسی سزا ہے پس اگر کفر سے باز آجاویں (تو اگلے قصور معاف ہو جاتے ہیں) کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے [۴۰] اور

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

ان سے یہاں تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے اور دین کا قبول کرنا سوائے اللہ کے اور کسی کے لحاظ سے نہ ہو پھر اگر وہ جنگ سے رک جائیں تو کسی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى

پر زیادتی سوائے ظالموں کے نہیں کرنی چاہئے حرمت والے مہینہ کا ادب حرمت والے مہینہ کے ادب کے بدلہ میں ہے اور حرمت والی سب چیزوں میں ادل بدل ہے پس جو

---

۴۰ - آیت ۱۹۲ میں انتھوا کا صلہ عن الکفر ہے نہ قتال۔ یعنی اگر کفر سے رک جاویں۔ تو اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ غفور رحیم ہے۔ اور آیت ۱۹۳ میں انتھوا کا صلہ قتال یا فتنہ ہے یعنی اگر جنگ کرنے یا فتنہ کے ارتکاب سے باز آئیں۔ تو اس کے بعد ان میں سے صرف اس شخص کو سزا دی جاوے گی۔ جو کسی ظلم یعنی جرم کا ارتکاب کرے گا۔

عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

تم پر زیادتی کرے تم اس پر ویسے ہی زیادتی کرو جو اس نے تم پر کی ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ

انہیں کا ساتھی ہے جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے رستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو

وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ

اور احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور حج اور عمرہ (جب نیت کر لو) تو اللہ کے لئے پورا کرو اور اگر تم (رستے میں)

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ

روک کے جاؤ تو قربانی کرو جو میسر آوے اور جب تک قربانی اپنے ذبح کرنے کی جگہ نہ پہنچ جاوے اپنا سر نہ منڈواؤ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ

پھر جو شخص تم سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو (بال اتروا کر) اس کا بدلہ روزوں یا خیرات یا قربانی سے

اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

دے پھر جب تم امن میں آجاؤ تو جو شخص عمرہ سے حج کے ساتھ ملا کر فائدہ اٹھاوے تو وہ قربانی کرے جو میسر آئے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ

اور جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں اور سات روزے رکھے جب واپس آوے یہ پورے دس ہوئے

كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

یہ حکم اس کے لئے ہے جس کا گھر بار حرم میں نہ ہو اور پرہیزگار رہو اور جان رکھو کہ ضرور اللہ

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

سخت عذاب دینے والا ہے حج کے مہینے معلوم ہیں پس جو شخص ان مہینوں میں حج ٹھان لے تو حج کے ایام

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَ

دنوں نہ تو شہوت کی نہ گناہ کی نہ جھگڑے کی کوئی بات کی جائے اور نیکی کا کوئی کام جو تم کرتے ہو اللہ کو معلوم ہو جاتا ہے اور

تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

رستہ کا خرچ بہم پہنچایا کرو کیونکہ بہترین زاد راہ پرہیزگاری ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو اگر تم (حج کے ساتھ) اللہ کا فضل

جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

(یعنی روزی بھی) تلاش کرو تو تم پر کچھ گناہ نہیں پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

کو یاد کرو اور اس طریقہ سے یاد کرو جو اللہ نے تم کو بتایا ہے اور اس سے پہلے تم ضرور گمراہوں میں

الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

سے تھے پھر (عرفات میں) جہاں سے اور لوگ اکٹھے چل کر آتے ہیں تم بھی وہاں سے چلکر آیا کرو اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ

بخشنے والا مہربان ہے پس جب تم حج کے ارکان تمام کر چکو تو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بڑھ کر

ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

اللہ کو یاد کیا کرو پھر لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں دیدے اور آخرت میں ان کا کچھ

خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

حصہ نہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے اور ہمکو آگ کے عذاب سے بچا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ

یہی ہیں جن کو ان کے کئے کا حصہ ملتا ہے اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے اور گنتی کے دنوں میں اللہ کی یاد کرتے

مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ

رہو پھر جو شخص جلدی کرکے دو دن میں چلا جاوے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (یہ

لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ

حکم) اسکے لئے ہی جو پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اس کے حضور حاضر کئے جاؤ گے۔ اور بعض آدمی ایسے بھی ہیں جن کی باتیں

قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا

دنیا کی زندگی میں تم کو بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنے دل کی کیفیت پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں سے سب سے زیادہ جھگڑالو

تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

ہے اور جب وہ (تمہارے ہاں سے) لوٹ کر جاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی اور جانوروں کی نسل کو تباہ کرے اور

الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ

اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسکی شیخی اس کو گناہ پر آمادہ کرتی ہے پس اسکو جہنم کافی ہے اور

لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

وہ برا ٹھکانا ہے اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کو راضی رکھنے کے لئے اپنی جان دے دیتے ہیں اور اللہ

رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اے مومنو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ

قدم بقدم نہ چلو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر تم اس کے بعد کہ تمہارے پاس کھلے دلائل آ چکے اگر پھسل جاؤ تو

الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ

جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے (اسکی پکڑ سے بچ نہیں سکتے) یہ لوگ کسی اور بات کے منتظر نہیں سوا اسکے کہ اللہ بادلوں کے

ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ

سایہ میں اور فرشتے ان کے سامنے آویں اور ان کے کام کا فیصلہ کر دیا جاوے اور (فیصلے کے لئے) سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ع

---

۴۱ ۔ آیات $\frac{۲۰۹}{۲۱۰}$ ان آیات کے سمجھنے کے لیے تمہید کی ضرورت ہے ۔ نبی صلعم کی صداقت کے لیے کئی نشانات ظاہر ہو چکے ہیں ۔ پھر بھی بعض نفوس شبہات اور شکوک کے دائرہ سے باہر نہیں نکلے ۔ ان کو تنبیہہ کی جاتی ہے کہ وہ ایمان بالغیب کے درجہ سے تجاوز کرنا چاہتے ہیں وہ اُن نشانات پر جو ظاہر ہو چکے ہیں کفایت نہ کر کے یہ چاہتے ہیں ۔ اور اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کا نقشہ اسی دنیا میں کر دکھلائے اور حق و باطل کا فیصلہ کر دے ۔ قیامت کو یہی ہو گا کہ اللہ تعالےٰ متمثل ہو کر سفید بادلوں میں ملائک کی افواج میں آوے گا اور ابن آدم کے قضایا فیصلہ کر دیے جاویں گے اور دنیا میں بھی سب امور اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ۔ بنی اسرائیل سے پوچھ لو اللہ تعالےٰ نے ان کو دنیا میں بڑے نشانات دکھلائے ۔ مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا بدلہ کفران سے دیا ۔ نشانات بے حجاب کی انتظار و طلب مبارک نہیں ہوتی ۔ پھر ان کے انکار کا نتیجہ عذاب شدید ہوتا ہے ۔

بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ كَمْ آتَيْنٰهُمْ مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے ان کو کس قدر کھلے نشان دئے اور جو شخص اللہ کی نعمت کو بعد اس کے کہ اس کے پاس آجاوے بدل

مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

ڈالے تو اللہ بڑی سخت مار دینے والا ہے جو لوگ حق سے منکر ہیں ان کو دنیا کی زندگی خوبصورت بناکر دکھائی گئی ہے

يَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

اور وہ مومنوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں قیامت کے دن (ان منکروں سے) اعلیٰ درجہ کے ہونگے اور اللہ جسے

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

چاہے بحساب روزی دیتا ہے سب لوگ ایک گروہ ہیں (جب ان میں اختلاف ہوا) تو اللہ نے پیغمبر بھیجے

مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۠ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا

خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ لوگوں میں ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں

اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

وہ اختلاف کر رہے ہیں اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہی کھلے احکام آجانے کے پیچھے آپس کی ضد سے اس کتاب میں اختلاف

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِي

کرنے لگے پھر راہ حق جس میں (اہل کتاب) اختلاف کر رہے تھے اللہ نے اپنے حکم سے ان لوگوں کو دکھا دیا جو (اب) ایمان لائے ہیں اور اللہ

مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ

جسے چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے آیا تم خیال کرتے ہو کہ تم بہشت میں داخل ہو جاؤگے حالانکہ تم پر اب تک ان

الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ

لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں انکو سختیاں اور دکھ پہنچے اور جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور وہ لوگ

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۗ أَلَآ إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا

جو اس کے ساتھ تھے چلا اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی سنو اللہ کی مدد ضرور قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا

يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ

خرچ کریں تو کہدے جو کچھ بھی مال خرچ کرو تو تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ

اور مسافروں کے لئے ہو اور جو بھلائی تم کروگے تو اللہ اس کو جانتا ہے تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تم کو

كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ

ناگوار ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تم کو ناگوار گذرے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ

لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ ع يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ

تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے تم سے حرمت کے مہینے میں جنگ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں

كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهٖ مِنْهُ أَكْبَرُ

کہدو اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کے رستے سے روکنا اور اللہ کا کفر کرنا اور مسجد حرام (کعبہ) سے روکنا اور اس میں رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ

اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھکر گناہ ہے اور دین سے برگشتہ کرنے کے لئے دکھ دینا قتل سے بڑھکر گناہ ہے اور یہ (کفار) تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر انکا

ع ۲۶ / ۱۰

دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ

اور کفر کی حالت میں مرجاوے گا اپنے دین سے برگشتہ ہوگا اور جو تم میں سے بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے برگشتہ کردیں

فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

دوزخی اور یہی ہیں دنیا اور آخرت میں اکارت ہونگے تو ایسے لوگوں کے عمل

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اور اللہ کے اور جنہوں نے اپنا گھر بار بھی چھوڑا ہے جو لوگ ایمان لائے ہیں اس میں عرصہ دراز رہیں گے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

مہربان ہے اور اللہ بخشنے والا کے امیدوار ہیں یہ لوگ اللہ کی رحمت رستہ میں جہاد بھی کیا ہے

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫

اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے کہو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے پوچھتے ہیں تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ

کہدو جو تمہاری اور تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کتنا خرچ کریں اور ان کا گناہ ان کے فائدہ سے بڑھ کر ہے بھی ہیں

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ ۙ فِى الدُّنْيَا وَ

اور اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں غور وفکر کرو حاجت سے زیادہ ہو

الْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ

اور اگر کہو جس میں ان کی سنوار ہو وہ بہتر ہے پوچھتے ہیں تم سے یتیموں کے بارے میں

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں (تو کچھ ہرج نہیں) تم ان سے مل جل کر رہو اور خرچ اکٹھا رکھو

لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ

جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح اور مشرک عورتیں بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے الگ جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم پر مشکلات ڈالتا

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

اور شرک کرنے والے مرد جب تک ایمان اور شرک کرنے والی عورت اگرچہ تم کو پسند ہو پر مسلمان لونڈی اس سے بہتر ہے کرو

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ

یہ اس سے مسلمان غلام بہتر ہے اور مشرک تم کو گو بھلا کیوں نہ لگے نہ لاویں (اپنی عورتیں) ان کے نکاح میں نہ دو

يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ

اور اپنے احکام حکم سے بلاتا ہے اپنے اور اللہ بہشت اور مغفرت کی طرف (مشرک) آگ کی طرف بلاتے ہیں

---

۴۳ ۔ آیت ۲۲۱ میں مشرکین سے ازدواجی تعلقات منع کردیئے گئے ہیں۔ اس حکم میں ایسی عمومیت ہے کہ اگر یہ حکم اپنی عمومیت پر رہتا تو دنیا کی موجودہ اقوام سے جن سب میں شرک سرایت کئے ہوئے ہے کسی سے بھی ازدواج جائز نہ ہوتا مگر اللہ تعالےٰ نے اہلِ کتاب کو اس حکم سے مستثنیٰ کردیا۔ مگر یہ استثنا بھی ایسا عام ہے کہ دنیا کی جملہ اقوام سے ازدواج جائز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن یہ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی امت نہیں جس میں نبی نہ آیا ہو۔ اس کے ماتحت جملہ اقوام اہلِ کتاب میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور جملہ اقوام سے ازدواج جائز قرار پاتا ہے۔ پھر تو پہلا حکم بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ اس مشکل کا حل (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۳)

آيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ

لوگوں سے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ انکو یاد رکھیں ف۴۲ اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں

قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ

کہو وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

پھر جب نہا دھولیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا ہے تم ان کے پاس آؤ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى

اور صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے تمہاری بیبیاں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ

شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

اور اپنے لئے کوئی نیکی مقدم کرلو اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا

اور ایمان والوں کو خوشخبری سنادو ف۴۳ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ (کے نام) کو لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے

وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اور پرہیزگاری کے کام کرنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے سے روک نہ بناؤ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اللہ تمہاری لغو قسموں

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ

کی وجہ سے تم کو مواخذہ نہیں کرتا لیکن ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جو تم نے دل کے ارادے سے کی ہیں اور

اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ

اللہ بخشنے والا سہارنے والا ہے جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لئے چار مہینہ کی انتظار ہے

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اگر رجوع کرلیں (تو قصور معاف ہوجاتا ہے) کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں (تو انکے حالات کے مطابق ان سے سلوک ہوگا)

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

کیونکہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے تئیں تین حیض تک روکے رکھیں اور

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ

اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں تو انکے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ انکے رحموں میں اللہ نے پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں

(بقیہ صفحہ ٣٠) یہ ہے کہ آیت مذکور مشرکین عرب کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ جن کے ساتھ جنگ قائم تھی۔ اور یہ مصلحت کے خلاف تھا کہ ان کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم رکھے جاویں۔

---

۴۳ - آیت ٢٢٣۔ اس میں پانچ جملے ہیں۔ پہلے جملہ میں لواطت سے باز رکھا ہے۔ کہ وہ حرث کا محل نہیں ہے۔ دوسرے جملہ میں شہوت رانی کی نیت کی بجائے تولید کی نیت کر لینے کی ہدایت کی ہے۔ تیسرے جملہ میں تقویٰ اللہ کی ہدایت کی ہے۔ یعنی تولید کے تخم کو بے جا صرف کرنے سے ڈرایا ہے۔ اور چوتھے جملہ میں تقویٰ اللہ پیدا کرنے کا گُر بتایا ہے۔ کہ اللہ جو زمین کا مالک اور تم مزارع ہو تم کو اس کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ تم سے اپنے تخم کا حساب لے گا۔ پانچویں فقرہ میں ان مومنین کو بشارت دی ہے جنہوں نے اپنا تخم ضائع نہیں کیا اور اللہ تعالےٰ کی بہترین مخلوق یعنی نسل انسانی میں اضافہ کا باعث ہوئے ہیں۔

بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَ

اور اس اثنا میں (یعنی تین حیض تک) ان کے شوہر اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو ان کو واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں

لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ

اور عورتوں کیلئے (مردوں پر) ویسے ہی حقوق ہیں جو مردوں کے لئے ان پر دستور کے مطابق ہیں اور مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے اور اللہ

حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ

ع ۲۸ ۱۲

غالب حکمت والا ہے وہ طلاق جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے دو دفعہ کی طلاق ہے ان کے بعد دستور کے مطابق (زوجیت میں) رکھ لینا ہے یا حسن سلوک

لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ

کیساتھ رخصت کر دینا اور جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لینا تمہارے لئے جائز نہیں مگر درصورتیکہ دونوں کو یہ خوف ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ

خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

سکیں گے پس (اے حکام) اگر تم کو یہ ڈر ہو کہ وہ دونوں اللہ کے حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عورت (اپنے تئیں چھوٹنے کے بدلے) مرد کو کچھ دیدے تو اس میں دونوں پر کچھ گناہ نہیں

تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے مت بڑھو اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے آگے بڑھیں گے وہی لوگ بے انصاف ہیں پھر وہ مرد اگر عورت کو (تیسری)

تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ

طلاق دیدے تو اس کے بعد جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے پہلے شوہر پر حلال نہیں ہو سکتی ہاں اگر دوسرا شوہر اسکو طلاق دیدے تو دونوں پر یعنی

اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا

شوہر اول اور مطلقہ عورت پر کچھ گناہ نہیں کہ رجوع کر لیں (یعنی پھر نکاح کر لیں) اگر دونوں کو یہ امید ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جو ان لوگوں کیلئے

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪

بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور پھر وہ اپنی عدت کو پہنچنے لگیں تو دستور کے مطابق انکو زوجیت میں رکھو یا دستور کے مطابق رخصت کر دو

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا

اور دکھ دینے کے لئے ان کو زوجیت میں مت رکھو تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کے حکموں سے تمسخر

اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ

نہ کرو اور اللہ کی نعمت کو جو تم کو دی ہے یاد کرو اور اسکو بھی (یاد کرو) کہ تم پر کتاب اور حکمت کی باتیں اتاریں کہ اس کے ذریعے

یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

تمہیں نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو (بشرطیکہ تیسری

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ

طلاق نہ ہو) پھر وہ اپنی عدت ختم کر لیں تو انکو اس بات سے نہ روکو کہ اپنی (طلاق دینے والے) خاوندوں سے نکاح کر لیں جب آپس میں جائز

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ

طور پر راضی ہوں یہ نصیحت تم میں سے اس کو کیجاتی ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ (نہ روکنا)

اَزْكٰی لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ

تمہارے لئے بڑی پاکیزہ اور زیادہ صفائی کی بات ہے اور (اس کی خوبی کو) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو اور (مطلقہ) مائیں اپنی اولاد کو دو سال پورے

حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ

دودھ پلائیں اس (شخص) کے لئے جو دودھ کی مدت کو پورا کرانا چاہے اور جس کا بچہ ہے اس پر دستور کے مطابق انکی (ماؤں) کا کھانا اور

كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا

کپڑا دینا ہے کسی شخص کو اس کی گنجایش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی ماں کو اسکے بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جاوے

وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ

اور نہ اسکو جس کا بچہ ہے اپنے بچہ کی وجہ سے اور باپ کے وارث پر اسی طرح کی ذمہ داری ہے پھر اگر ماں باپ اپنی مرضی اور مشورہ سے

مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا

(میعاد سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (ماں کے سوا کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

گناہ نہیں بشرطیکہ جو تم نے دینا کیا ہے وہ خوبی سے اس کے حوالے کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ

کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا ہے اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیبیاں چھوڑ جائیں تو وہ بیوہ عورتیں چار مہینے

بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

دس دن اپنے تئیں (نکاح کرنے سے) روکے رکھیں پھر جب عدت پوری کر لیں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں تم پر اس کا

فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے اور اگر تم (بیوہ) عورتوں کو اشارۃً نکاح

عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ

کا پیام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو ان کے نکاح کا خیال آئے گا

وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ

(اس لئے تعریض کی اجازت دی ہے) لیکن چپکے سے ان سے وعدہ نہ کرو مگر ایک دستور کے مطابق بات کہہ دو اور جب تک میعاد مقرر (عدت)

النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ

ختم نہ ہو نکاح کی بات کو پختہ نہ کرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے جی میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے پس اس سے خوف کرتے

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ

رہو اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا سہارنے والا ہے اگر تم نے عورتوں کو پہلے اس سے کہ ان کو ہاتھ لگایا ہو یا مہر ٹھیرایا ہو

تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى

طلاق دے دو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور ان کو دستور کے مطابق کچھ سامان دے دو مقدور والے اپنی حیثیت کے مطابق

الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ

اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق احسان کرنے والوں پر یہ بھی ایک حق ہے اور اگر تم نے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے

مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن

طلاق دیدی ہے اور ان کا مہر ٹھہرا چکے ہو تو جو کچھ تم ٹھہرا چکے ہو اس کا آدھا (دینا ہوگا) مگر یہ کہ وہ عورتیں (نصف بھی) چھوڑ دیں

يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا

یا وہ مرد اپنا حق چھوڑ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا (توڑنا جوڑنا) ہے اور (اے مردو) اگر تم اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ

تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ

قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل کرنے کو مت بھولو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے اپنی نمازوں اور (خصوصًا) درمیانی نماز کی

ع ۳۰ ۱۴

وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ

حفاظت کرو اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو اور اگر تم کو (دشمن کا) ڈر ہو تو پیادہ یا سوار (نماز ادا کرلو) پھر جب

اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

تم امن میں ہو جاؤ تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ج

بیبیاں چھوڑ جائیں تو اپنی بی بیوں کے حق میں ایک سال تک نفقہ دینے اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر جاویں

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ط وَاللّٰهُ

پھر اگر وہ خود نکل جاویں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ط حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ

غالب حکمت والا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی جاوے ان کو دستور کے مطابق کچھ سامان دینا چاہیئے یہ پرہیزگاروں پر ایک حق ہے ﴿۴۴﴾ اسی

---

۴۴ - آیات $\frac{۲۲۸}{۲۴۱}$ - طلاق سب قوموں میں مروج ہے - مگر اختلاف کے ساتھ قرآن کریم نے اگرچہ اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے - مگر پھر بھی علماء کی آراء اس میں مخلوط ہو کر قباحت کا موجب ہو رہی ہیں - اس لیے میں مختصراً یہاں بیان کرتا ہوں -

طلاق کے احکام

طلاق عورت کو طہر کی حالت میں دینی چاہیئے - تین طہر تک مطلقہ اپنے شوہر کے گھر رہے - اس عرصہ کو عدت کہتے ہیں - یہ تین طہر ان عورتوں کی عدت ہے جن کو حیض آتا ہو - اگر کسی عورت کو حیض نہیں آتا - تو اس کی عدت ۳ ماہ ہے - اور اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے - اس عدت کے اندر شوہر کو اختیار ہے - کہ عورت کو بغیر جدید نکاح کے رکھ لے - بشرطیکہ نیت اصلاح ہو - اور عورت کو تنگ کرنا مقصود نہ ہو - اگر عدت گذر گئی ہے اور بعد ازاں شوہر چاہتا ہے کہ مطلقہ کو واپس لے - تو جدید نکاح اور جدید مہر کے ساتھ رکھ سکتا ہے بشرطیکہ عورت راضی ہو - اگر زوجین کے درمیان پھر کبھی نزاع ہو کر شوہر نے طلاق دیدی ہے - تو پھر بھی پہلی صورت کی طرح مطلقہ کو واپس رکھ سکتا ہے - مخالفت کی صورت اگر زوجین میں پھر پیدا ہو کر شوہر نے طلاق دیدی ہے تو اس تیسری طلاق کے بعد شوہر کو نہ بغیر نکاح جدید اور نہ بہ نکاح جدید عورت کو اپنی زوجیت میں لینے کا اختیار ہے - ہاں اگر اس مطلقہ ثلاثہ سے کسی اور شخص نے نکاح کیا - اور اُس نے کسی وقت طلاق دیدی تو پہلے شوہر کے ساتھ اس کا نکاح بہ تراضی طرفین ہو سکتا ہے - عورت بھی طلاق لے سکتی ہے - مگر دے نہیں سکتی - اگر بدسلوکی شوہر کی طرف سے ہے - تو شوہر مہر یا اس کا کوئی حصہ واپس نہیں لے سکتا - اور اگر عدم موافقت خود عورت کی طرف سے ہے تو جملہ مہر یا اس کا کوئی حصہ شوہر کو واپس دے کر طلاق لے سکتی ہے - اس صورت کی جدائی کو خلع کہتے ہیں - اور یہ خلع قاضی یا جج کے فیصلہ سے عمل میں آتا ہے - اگر نکاح کے وقت شوہر نے عورت کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے طلاق لے سکتی ہے - تو اس صورت میں قاضی یا جج تک قضیہ لے جانے کی ضرورت نہیں -

عورت مہر سے بغیر از نکاب زنا محروم نہیں ہو سکتی - اور نہ گھر سے نکالی جا سکتی ہے مسلمانوں میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ وہ تین طلاقیں ایک ہی دفعہ دیدیتے ہیں اور اس کو تین طلاقیں محسوب کر کے اس طلاق کو بائن قرار دیتے ہیں - یعنی ایسی طلاق جس کے بعد رجوع کا حق نہیں رہتا - یہ قرآن کریم اور حدیث کے خلاف ہے - اور جیسا کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے یہ شریعت کے ساتھ ہنسی ہے - عورتوں کو طلاق لینے کا جو اختیار دیا گیا تھا اس کو فقہا نے ایسا مقید کر دیا ہے کہ کوئی عورت آسانی سے طلاق نہیں لے سکتی - اور ہندوستان میں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورتیں جب تنگ آتی ہیں تو نکاح کو فسخ کرنے کے لیے آریہ یا عیسائی بن جاتی ہیں - یہ نقصان عظیم دیکھتے ہوئے زعمائے قوم نے اب تک اس کا کوئی تدارک نہیں کیا - ایک اور قبیح رواج نافہم مسلمانوں میں رائج ہے کہ تین طلاقیں جمع کر کے طلاق کو بائن بنا لیتے ہیں - چونکہ ایسی عورت سے پشیمان ہو کر دوبارہ نکاح نہیں کر سکتے اس واسطے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۴۱)

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

طرح اللہ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو — آیا تم نے ان لوگوں کے (حال پر) نظر نہیں کی جو اپنے گھروں سے

وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ

موت کے ڈر سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے پھر اللہ نے ان کے بارہ میں حکم دیا کہ (ذلت کی موت) مرے رہو پھر انکو زندہ کیا بیشک اللہ

فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے — اور تم اللہ کے رستہ میں لڑو

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ

اور جان لو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے — وہ کون ہے جو اللہ کو خوش دلی کے ساتھ قرض دے پھر اللہ اسکو کئی گنا کر کے

لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

بڑھا دے گا اور اللہ تنگدست بھی کرتا ہے اور کشائش بھی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۵۴ آیا تم نے بنی اسرائیل

مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ

کے ان سرداروں کی حالت پر نظر نہیں کی جو موسیٰ کے بعد تھے جب انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر کہ ہم اللہ کے

(بقیہ صفحہ ۴۰) قرآن کریم کی اس شرط کو کہ حتی تنکح زوجا غیرہ اس شکل میں پورا کرتے ہیں۔ کہ عورت کا فرضی نکاح کسی مرد سے کرا کر پھر اس سے طلاق دلا دیتے ہیں۔ اور پھر خود نکاح کر لیتے ہیں۔ اس قباحت کا نام حلالہ رکھا ہوا ہے۔ یہ رسم ایام جاہلیت سے چلی آتی تھی۔ رسول صلعم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس حلالہ کرنے والا یا کرانے والا لایا جائے تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا۔ قرآن کریم ایسے نکاح کو جو حلالہ کی نیت سے یا ایک میعاد معین کے لیے کیا جائے جائز نہیں رکھتا۔ میعادی نکاح کو متعہ کہتے ہیں جو جائز نہیں۔ اگر عورت کو قبل از صحبت طلاق دی جائے تو مہر اگر معین ہو چکا ہے۔ تو مہر نصف دینا لازم آتا ہے اور اگر مہر معین نہیں ہو چکا تو کوئی رقم بطور مہر دینی لازم نہیں آتی۔ ہاں نیز عام طور ایک مطلقہ کو رخصت کے وقت کچھ دیدینا چاہیئے۔ بیوہ کی عدت جس کا ذکر مسئلہ طلاق کے درمیان آگیا ہے چار ماہ دس دن ہے۔ اس عرصہ میں بیوہ کا خطبہ ناجائز ہے۔ تعریضاً اس کے دل میں خیال ڈال دینا مضائقہ نہیں۔ عدت میں نہ نکاح کیا جائے نہ نکاح کا پیغام دیا جائے۔ اس عدت میں بیوہ اپنے مکان سے نہ نکلے۔ اس عدت کی غرض یہ ہے کہ بیوہ اگر حاملہ ہے تو حمل ظاہر ہو جاوے۔ چار ماہ میں بچہ کی حرکت سے حمل نمایاں ہو جاتا ہے دس دن احتیاطاً بڑھا دیئے گئے ہیں۔ بیوہ کی عدت کو مطلقہ کی عدت سے ایک ماہ بڑھا دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ احتمال ہے کہ متوفی نے اس طہر میں جس کے ابتدا میں طلاق دی جاتی ہے اور وہ اس میں مر گیا ہے اپنی عورت سے صحبت کرلی ہو۔ اس طہر کو محسوب نہ کیا جائے تو باقی میعاد تین ماہ رہ جاتی ہے۔

جنگ کے درمیان جس کا تعلق تمدن سے ہے اور جس میں ہر وقت موت سامنے نظر آتی ہے نکاح اور طلاق کے مسائل جن کا تعلق منزلی اصلاح سے ہے سکھا دیئے گئے ہیں۔ انسان کی علمی اور اخلاقی اصلاح کے لیے جنگ کے دوران سے بہتر موقع نہیں ہو سکتا۔ اس امر کی کوئی نظیر نہیں کہ کسی قوم نے دس سال کے عرصہ میں تمدنی اور منزلی امور میں انتہائی ارتقا حاصل کیا ہو۔ امن کی حالت میں انسان اپنی ذاتی اصلاح بہت کم کر سکتا ہے۔ اور اس کے لیے دہائیاں نہیں صدیاں ضروری ہوتی ہیں۔ نمازوں کا ذکر بھی انہی مسائل کے درمیان میں کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ تزکیہ نفوس میں سریع الاثر ہے۔ یہ بھی جنگ کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی دہشت پیدا کرتی ہے۔

۵۴ ۔ آیات ۲۴۳ تا ۲۴۵ ۔ ان آیات میں جس واقعہ کا ذکر ہے اُن کو مختلف واقعات پر منطبق کیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر مجہول ہیں۔ حالانکہ یہاں کسی معروف واقعہ کا ذکر ہے۔ اور اس سبب سے بھی وہ قابل پذیرائی نہیں ہیں کہ ان واقعات میں حقیقی مردے اپنی علی اجسام میں واپس آکر عملی زندگی شروع کرتے ہیں اور یہ قرآن کریم کی چند آیات کے رو سے ممتنع ہے۔ جن کی (باقی برصفحہ آئندہ)

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا

رستہ میں لڑیں۔ اس نے کہا تم اسبات پر آٹھہری ہو کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جاوے تو تم نہ لڑو انہوں نے کہا ہمارے لیے کیا عذر

لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ

ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ کے رستہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے جدا کیے گئے ہیں پھر جب ان پر

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ

جہاد فرض کیا گیا تو سوائے تھوڑے آدمیوں کے سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے اور ان کے نبی نے ان سے کہا

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ

کہ اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس کو ہم پر کیونکر پادشاہی مل سکتی ہے اور ہم اس سے بادشاہی کے

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ

زیادہ حقدار ہیں اور اس کو تو مال کی کشایش بھی نہیں دی گئی (نبی نے) کہا اللہ نے اس کو تم پر (حکم رانی کے لیے) برگزیدہ کیا ہے اور علم

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ

اور جسم میں اسکو بڑھائی دی ہے اور اللہ اپنا ملک جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی گنجایش والا سب کچھ جاننے والا ہے ف۴۶ اور انکے

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ

نبی نے یہ بھی کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسلی کا سامان ہے اور موسیٰ

(بقیہ صفحہ ۴۱) احادیث بھی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ اپنے موقع پر آوے گا۔ یہ اس مشہور واقعہ کا ذکر معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر حضرت موسےؑ کی کتاب الخروج میں ہے۔ بنی یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے مصری زمانہ میں مصر جاکر وہاں ساکن ہوگئے تھے۔ غیر قوم ہونے کے باعث وہاں غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ چار سو سال کے بعد ان میں حضرت موسےؑ مبعوث ہوئے ان کے ماتحت بنی اسرائیل جن کی تعداد چھ لاکھ بتائی جاتی ہے وھم الوف سے یہی مراد ہے۔ اپنی قوم کو ذلت کی موت سے بچانے کے لیے اپنے مصری مساکن کو چھوڑ کر اس امید پر نکلے کہ اللہ تعالےٰ حسب وعدہ ان کو موعود زمین یعنی ملکِ شام عطا کرے گا۔ مگر جو قوم عمالقہ اس وقت وہاں بستے تھے ان کو نکالنے کے لیے جنگ کی ضرورت تھی۔ قوم نے جنگ سے انکار کردیا اور عطاء بے مشقت کے طالب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ چالیس سال بیابانِ سینا میں جہاں آکر خیمہ زن ہوئے تھے سرگرداں رہیں۔ یہی ان کی موت تھی۔ فقال لھم موتوا سے یہی سرگردانی کی موت مراد ہے۔ اس عرصہ میں وہ بزدل نسل جو سالہا غلامی میں رہ کر اپنی بہادرانہ صفات کھو بیٹھے تھے۔ بکثرت طعمہ اجل ہوگئے۔ حتیٰ کہ حضرت ہارون اور حضرت موسےؑ بھی وہاں وفات پاگئے۔ یوشع نے جدید نسل کے ساتھ موعود زمین کو فتح کیا تو احیاھم سے یہی مراد ہے۔ اس جماعت کی موت اور حیات اور ان کے واقعۂ جنگ کے بعد انکے بنی عم بنی اسمٰعیل کو حکم دیتا ہے۔ کہ قاتلوا فی سبیل اللہ یعنی اپنی قومی حیات کے لیے اپنے اعداء سے فی سبیل اللہ جنگ کرو اور جنگ بغیر مالی امداد کے نہیں ہوا کرتی اور تمہارا یہ خرچ کیا ہے ایک قرضِ حسنہ ہے۔ جو تم اللہ تعالیٰ کو دیتے ہو یہ کئی گنا کرکے تم کو واپس ملے گا۔ خرچ کرنے سے افلاس کا خوف مت کرو کہ تنگی اور فراخی اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں میں ہے اور مال ہو بھی تو انسان اللہ تعالےٰ کے ہاں سب کچھ چھوڑ کر تنہا جاتا ہے۔

---

۴۶ - آیات ۲۴۶ تا ۲۴۸ حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت سموئیل نبی کا زمانہ ہے۔ بنی اسرائیل فلسطینیوں سے مغلوب ہوکر اپنا ملک کھو بیٹھے ہیں۔ کوئی بادشاہ بھی درمیان میں نہ رہا۔ اپنے نبی سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی بادشاہ منتخب کیا جائے۔ سموئیل فرماتا ہے کہ تم تو بودی قوم ہو۔ جنگ تو تم نے کرنا نہیں تو کیا تم اس مقام پر آپہونچے ہو کہ جنگ تم پر فرض کیا جاوے اور تم انکار کردو۔ انہوں نے کہا کوئی وجہ نہیں کہ ہم جنگ فی سبیل اللہ نہ کریں۔ ہم کو گھروں سے نکال دیا گیا اور اولاد سے جدا کیا گیا مگر جنگ جب ان پر لازم کردیا گیا تو ان کا کثیر حصہ رک گیا۔ نبی نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے طالوت (ساؤل) کو تم پر بادشاہ مقرر کیا۔ پھر قوم نے اس پر اعتراض کیا کہ وہ شاہی خاندان یعنی (یہودا کی نسل) سے (باقی بر صفحہ ۴۳)

بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ

کے پیروؤں اور ہارون کے پیروؤں کی کچھ چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں فرشتے اس کو اٹھا لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اس

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ

میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے پھر طالوت جب فوجوں سمیت روانہ ہوا تو ان سے کہا اللہ ایک نہر کے ذریعے تمہاری جانچ

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

کرنیوالا ہے جو اس کا پانی پی لے گا وہ میرا (ساتھی) نہیں اور جو اس سے نہ پیئے گا وہ میرا (ساتھی) ہے مگر جو اپنے ہاتھ سے چلو بھر

غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

پی لے (تو مضایقہ نہیں) پس تھوڑے آدمیوں کے سوا سب نے اس میں سے پی لیا پھر جب وہ اور مومن جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے

۳۲ ع ۲ ۱۶

(بقیہ صفحہ ۴۲) نہیں - اور مال بھی نہیں رکھتا - یہاں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی فطرت کا نقشہ کھینچا ہے - مسلمانوں نے بھی آخر ایسے ہی اعتراض خلافت پر کیے تھے - اللہ تعالیٰ نے انتخاب کی وجوہ بتائے - اوّل یہ کہ اس میں قوت علم اور جسم پائی جاتی ہے - دوم اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ملک سپرد کرتا ہے لوگوں کے پسند کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا - سوئم یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کو شاہی دیتا ہے اُس کے لیے مال کے ذرائع وسیع کر دیتا ہے - وہ جملہ اسباب کا علم رکھتا ہے - قوم کے اطمینان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک نشان بھی مقرر کیا اور وہ یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں کچھ تبرکات تھے اور جس کو سامنے رکھ کر قوم جنگ کرتی تھی - وہ فلستیون نے ان سے جنگوں میں چھین لیا تھا جس کی واپسی کے لیے وہ نالے اور توجے کیا کرتے تھے - ان دنوں ایسا اتفاق ہوا کہ فلستیون میں وبا پھیلی اُنھوں نے صندوق کو منحوس سمجھ کر بیلوں کے رتھ پر رکھ کر بیلوں کو ہانک دیا - بیل وہ صندوق اسرائیلیوں کے علاقہ میں لے آئے - اُنھوں نے اس پر قبضہ کر لیا - آیت میں یہ لفظ ہے کہ تحمله الملائکة یعنی فرشتے اُس کو اُٹھا لائیں گے - اہل دین کے لیے صندوق کے واپس لانے کا اس سے بہتر محاورہ نہیں ہو سکتا - بیلوں کے رتھ کے ساتھ کوئی ہانکنے والا نہیں تھا - بیلوں کے لیے الہام کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرشتے تھے - کہ وہ کس طرف جائیں - چنانچہ فرشتوں کی سائقی سے صندوق موقع پر پہنچا - الغرض یہ صندوق جو معجزانہ طور پر قوم میں واپس آیا قوم کی سکینت اور اطمینان کا باعث ہوا -

آیت ۲۴۶ میں ایک جملہ یہ ہے کہ هل عسيتم ان كتب عليكم القتال ان لا تقاتلوا اس سے ایک اہم مسئلہ مستنبط ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ گناہ پر جو عذاب مرتب ہوتا ہے وہ صرف گناہ کا لازمی نتیجہ ہے - یا اللہ کی نافرمانی کا بھی عذاب کی کیفیت میں کوئی دخل ہے - اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس فعل سے منع کرتا ہے وہ اس وجہ سے منع کرتا ہے کہ اس سے دکھ پیدا ہوتا ہے اور اگر کسی عمل کے کرنے کا حکم دیتا ہے تو اس واسطے دیتا ہے کہ اس سے عامل کو ایک فائدہ ہوتا ہے - مریض اگر ڈاکٹر یا طبیب کی ممنوعہ خوراک استعمال کر کے نقصان اُٹھاتا ہے تو اس میں ڈاکٹر کی نافرمانی کا کوئی دخل نہیں وہ دکھ صرف ممنوعہ خوراک کے استعمال کا نتیجہ ہے - یہاں آیت کے مذکورہ جملہ سے پایا جاتا ہے کہ نبی اپنی قوم سے کہتا ہے کہ اب تو تم ایک سکون کی حالت میں ہو - اگر جنگ تم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا اور تم نے انکار کر دیا تو اس کے وبال کے مستوجب ہو گے - اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کی مثال اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں صادق نہیں آ سکتی - یہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال اس سے جُدا ہے جو فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر مرتب ہوتا ہے - ایک حدیث سے بھی آیت کے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے حضور صلعم ایک شب رمضان میں قوم کے ساتھ تراویح ادا کرنے کو نکلے مگر دوسری شب قوم نے انتظار کی پر حضور تشریف نہ لائے - سوال پر حضور نے فرمایا کہ میں نے خوف کیا کہ تراویح تم پر فرض نہ ہو جاوے - اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر تراویح قوم پر فرض کر دی گئی تو جو لوگ ترک کریں گے اُن پر عصیان کا نتیجہ وارد ہو گا - موجودہ صورت میں تو صرف فائدہ سے محروم رہیں گے - یہ قصہ مسلمانوں کی عبرت کے لیے ذکر کیا گیا ہے جن کو حکم دیا گیا تھا کہ ان اقوام کے برخلاف جو ان پر حملہ آور ہو رہی ہیں جہاد کریں - جہاد پر خرچ کریں - اپنے کمانڈروں کا حکم مانیں - ان پر کوئی اعتراض نہ کریں - اپنی قلت اور دشمن کی کثرت سے مرعوب نہ ہوں - اثنار جنگوں میں جو مشکلات پیش آئیں ان کا دلیرانہ مقابلہ کریں - دشمن کے مقابل اپنی نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کریں - اللهم وفقنا لما تحب وترضى -

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ
تو انہوں نے (جو پار ہو گئے تھے) کہا کہ آج ہم کو جالوت اور اس کی فوجوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ان لوگوں نے جنکو خیال تھا کہ وہ اللہ کے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا
حضور میں حاضر ہونیوالے ہیں یہ کہا کہ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے اور اللہ صبر کرنیوالوں کا ساتھی

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
اور جب وہ جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلہ میں آئے تو دعا کی اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کی بارش برسا اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ ۭ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ
کافروں کی قوم کے برخلاف ہمیں مدد دے پس اللہ کے حکم سے انہوں نے ان کو بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اس کو

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
بادشاہی اور حکمت دی اور جو کچھ چاہا اس کو سکھایا اور اگر اللہ بعضوں کو بعضوں کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
زمین میں فساد مچ جاتا لیکن اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم مطابق واقعہ کے تم کو

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
پڑھ سناتے ہیں اور یقیناً تم پیغمبروں میں سے ہو وہ پیغمبر جن کا ذکر ہو چکا ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی

بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى
ہے ان میں سے ایسے بھی ہیں جن کے ساتھ اللہ نے کلام کیا (موسیٰ) اور بعض کے درجے بلند کئے (داؤد و سلیمان) اور عیسیٰ ابن

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
مریم کو ہم نے کھلے نشانات دیئے اور روح القدس سے اس کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو جو لوگ انبیاء کے بعد آئے اپنے پاس

مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
کھلے احکام آئے پیچھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا ان میں سے بعض تو ایمان لائے اور بعض وہ تھے جو

وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا
منکر ہوئے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ف ۴۷ مومنو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرو پہلے اس سے کہ وہ دن آوے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ آشنائی

وقف لازم

ع ۳۳ / ۵ / ۱

---

۴۷ - آیت ۲۵۳ - اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ان رسولوں کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک دوسرے پر بعض خصوصیات کے لحاظ سے فضیلت دی گئی ہے۔ تین خصوصیات کا ذکر کر دیا ہے۔ تکلیم۔ رفع درجات۔ بینات۔ اس آیت میں انبیاء بنی اسرائیل کا ذکر ہے۔ موسیٰ سے شروع کیا اور عیسیٰ پر ختم کر دیا۔ درمیان میں داؤد اور سلیمان کی طرف اشارہ ہے۔ رسل امن قائم کرنے کے لئے آتے ہیں مگر ان کے بعد ان کی امتیں آپس میں اختلاف کر کے امن کی جگہ فساد پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اختلاف پیدا نہ ہوتا جو قتال کا باعث ہوا۔ لیکن اختلاف پیدا ہوا جو نظام عالم میں رکھ دیا گیا ہے اور اختلاف کا ثمرہ قتال ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے باوجود اختلاف کے بھی قتال نہ ہونے دے مگر اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ اسباب و مسبب اور علت و معلول کا اپنے ارادہ سے بنایا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ جو کچھ گذشتہ امم پر گذرا وہ حضرت خاتم النبیین صلعم کی امت پر بھی آنے والا ہے۔

وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا

اور نہ سفارش اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرنیوالے ہی ظالم ہیں اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی بندگی کے لایق نہیں خود زندہ زندگی

تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

بخشنے والا بذات خود قائم دوسروں کو سنبھالنے والا نہ اسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اس کے اذن کے

عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ

بغیر اس کی بارگاہ میں سفارش کرے جو کچھ لوگوں کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ

نہیں کر سکتے مگر جتنے پر وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) میں آسمانوں اور زمین کی گنجایش ہے اور ان کی حفاظت کا کوئی

هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ

بوجھ اس پر نہیں اور وہ بڑا عالی شان اور عظمت والا ہے دین میں کوئی زبردستی نہیں رہی گمراہی سے ہدایت نکھر چکی ہے پس جو شخص گمراہی

بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ

کی طرف لیجانے والوں کا تو انکار کرتا ہے اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اس نے مضبوط رسہ پکڑا ہے جو ٹوٹنے والا نہیں

وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۴۸ اللہ ان لوگوں کا مددگار ہے جو ایمان لاتے ہیں انکو تاریکیوں سے نکالکر نور کی طرف لاتا ہے

۴۸- آیت ۲۵۴ / ۲۵۶ صدر اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کی سخت ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف عبارات میں اس کی ترغیب دی ہے کہ موت سے پہلے خرچ کیا جائے۔ عبادت بدنی تو بُری بھلی انسان کر لیتا ہے مگر انفاق فی سبیل اللہ مشکل مرحلہ ہے۔ ؎

اگر الحمد خواہی صد بخوانند | بہ دینارے چو خر در گل بمانند

دنیا میں جن ذرایع سے کام سر انجام ہوتے ہیں وہ بیع خلۃ شفاعت ہیں۔ موت کے بعد ان تینوں کی نفی کی ہے۔ اور آخر آیت میں کفار کو ظالم قرار دیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کافر بھی مال خرچ کرتے ہیں مگر بیجا خرچ کرتے ہیں غیر اللہ پر خواہ انسان ہوں یا غیر انسان ہوں یا بت ہوں۔ ان پر تو بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے طُرق پر خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ جو جملہ حاجات روائی کا مرکز ہے۔ آگے جاکر آیت الکرسی ۲۵۵ میں اللہ جل جلالہٗ کے ایسے صفات بیان کیئے ہیں کہ اس ذات کے مقابل جملہ مخلوق ہیچ نظر آتی ہے۔ اور انسان اس کیفیت سے بھر جاتا ہے۔ کہ صرف اسی ذات کی رضا کے لیے عبادت اور انفاق کرنا چاہیے۔ غیر اللہ کی ہستی نظر سے غائب ہو جاتی ہے۔ وہ صفات یہ ہیں۔ خود زندہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا۔ بذاتِ خود قائم اوروں کو قائم رکھنے والا۔ نہ اُس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے۔ اس کی بارگاہ میں اس کے اذن بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔ جو کچھ مخلوق کے آگے پیچھے ہے سب جانتا ہے۔ اس کے علم پر مخلوق احاطہ نہیں کر سکتی۔ مگر جس قدر وہ چاہے۔ آسمان اور زمین اُس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں۔ ان کی حفاظت سے اس کو تکان نہیں ہوتا۔ وہ سب سے بالا اور سب سے عظیم۔ پھر آیت ۲۵۶ میں فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے دین کے ماننے سے جو خالق کی ایسی صفاتِ کاملہ پیش کرتا ہے کسی پر کیا جبر ہو سکتا ہے۔ اس میں شفاعت کا بھی ذکر ہے۔ شفاعت بھی ایک دعا ہے۔ مگر دونوں میں یہ فرق ہے کہ شفیع اپنی وجاہت پیش کرتا ہے اور داعی اپنی عاجزی اور محتاجی۔ اوّل کے لیے اللہ تعالےٰ کے اذن کی ضرورت ہے۔ مگر دعا کے لیے اذن کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ دعا کی تاثیر کے قائل ہیں اُن کے نزدیک شفاعت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور جو لوگ حق کا انکار کرتے ہیں ان کے مددگار شیطان ہیں ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف نکالتے ہیں وہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ

دوزخی ہیں اس میں مدتوں رہیں گے کیا تو نے اس شخص کی حالت پر نظر نہیں کی جو اس وجہ سے کہ اللہ نے اس کو

اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَ

پادشاہی دی تھی ابراہیم کے ساتھ اس کے پروردگار کے بارے میں حجت کرنے لگا تھا جب ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا

اُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اس کو مغرب سے نکال۔ اس پر وہ کافر حیران

فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۲۵۸ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ

سا رہ گیا اور اللہ کی ہدایت سے ظالم لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے ف ۴۹ یا (اس شخص کی مثال پر نظر کی ہے) جو ایک بستی پر سے

وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُـحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ

گذرا اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی کہنے لگا اللہ اس بستی کو اس ویرانی کے بعد کیسے زندہ کرے گا پس اللہ نے اس کو

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ

سو برس تک مُردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا پوچھا تم کتنی مدت رہے اس نے کہا ایک دن رہا ہوں یا ایک دن سے بھی کم کہا (ایسا نہیں)

لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

بلکہ تم تو سو برس رہے ہو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو وہ بسی نہیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی دیکھو اور (اس

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَكْسُوْھَا لَحْمًا ۭ

سے مقصود یہ ہے) کہ ہم تم کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنائیں اور اپنی قوم کی ہڈیوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو کہ ہم کس طرح انکو ابھارتے ہیں پھر ان پر گوشت

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۵۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ

چڑھاتے ہیں جب اس پر بات کھل گئی تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ۵۰ اور (ایک اور واقعہ سنو) جب ابراہیم نے کہا ہے

---

۴۹ - آیت ۲۵۸ - اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ بابل کا بادشاہ جس کا نام نمرود بتایا جاتا ہے اور وہ رب النوع کا قائل معلوم ہوتا ہے حضرت ابراہیم موحد اور حنیف کے ساتھ رب العلمین کے متعلق جو ابراہیم کا رب ہے اور بادشاہ کو اسی نے بادشاہی عطا کی ہے محاجہ کرتا ہے۔ ابراہیم کی برہان یہ ہے کہ جملہ عالم کی زندگی اور موت ایک ہی قانون کے ماتحت ہے۔ اور قانون ساز رب العلمین ہے۔ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق رب النوع کے اثبات کی دلیل یہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے علاقہ میں ربوبیت کا کام کرتا ہوں۔ میں اپنی رعیت پر حیات اور موت کا تصرف رکھتا ہوں۔ ابراہیم فرماتا ہے۔ میری مراد کسی جزوی ربوبیت کی نہیں ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ جملہ عالم کی ربوبیت کا منبع ایک ہی ذات ہے جس نے سورج کو جو جملہ نظام عالم اور اس کی حیات اور ممات کا مرکز ہے۔ مشرق سے مغرب تک چلایا ہے اگر جملہ عالم کے مرکز حیات پر تیرا اختیار ہے تو اس کو مغرب کی طرف ہی چلا کر دکھا۔ اس پر بادشاہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ سورج کو میں چلاتا ہوں کیونکہ سورج تو اس کے وجود سے پہلے بھی چلتا رہا اور بعد میں بھی چلتا رہے گا۔ علاوہ اس کے سورج بھی اس کی قوم کا معبود تھا۔ وہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ سورج پر اس کا کچھ تصرف ہے۔

۵۰ - آیت ۲۵۹ - یہ روحانی کمال دنیا میں اب تک موجود ہے کہ اپنا الناتی روح جسمانی قالب سے نکال لیتے ہیں اور جسم کالمیت چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ حالت نہ تو نوم ہے اور نہ موت دونوں کے درمیان برزخ ہے۔ روح پھر پھر اکر اپنے جسم میں (باقی برصفحہ ۴۷)

اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ

میرے پروردگار تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے (اللہ نے) کہا کیا (تو یہ سوال کرتا ہے) کیا تمہارا ایمان اس پر نہیں اس نے کہا ہاں (ایمان

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ

تو ہے) مگر میں اسلئے چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان ہو فرمایا تو چار پرندے لو پھر انکو اپنی ساتھ مانوس کرو پھر ان میں سے ہر ایک کے کچھ کچھ ٹکڑے کو ایک ایک پہاڑ پر

ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

رکھدو پھر انکو پکارو تو تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور جان لو کہ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے ۵۱ جو لوگ اپنی مال اللہ رستہ میں خرچ کرتے

ع ۳۵ ۳

(بقیہ صفحہ ۴۶) واپس آجاتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ گذرتا ہے وہ دیکھ سکتی ہے اُس کو وقت کے گذرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ کالمیت جسم رُوح کی واپسی پر کچھ ضعف محسوس کرتا ہے۔ اب میں آیت کی تفسیر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ ایک مسافر جو نبی یا کوئی بزرگ معلوم ہوتا ہے ایک بستی (یروشلم) سے گذرتا ہے جو اجڑی پڑی تھی (بابل کے بادشاہ بخت نصر نے اجاڑی تھی) متعجبانہ بول اُٹھتا ہے کہ یہ کیونکر بسے گی۔ اس کے ساتھ کچھ خوراک اور ایک گدھا بھی ہے۔ اس کی انسانی روح اللہ نے قبض کر لی۔ رفع کے لیئے نہیں بلکہ ایک کرشمۂ قدرت دکھانے کیلیئے۔ ایک سو سال تک ملائک کی طرح دنیا کا نظارہ دیکھتا رہا۔ جب ویران بستی آباد ہو گئی تو اللہ نے اُس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی۔ اور پوچھا کہ تم کتنی مدت غائب رہے اُس نے جسم پر نظر کرکے کہا ایک دن بھی نہیں گذرا۔ تب اللہ تعالےٰ نے اسکو سمجھایا کہ تم ایک سو سال غائب رہے۔ جس عرصہ میں بستی تو آباد ہو گئی مگر تیرا کھانا پینا باسی نہیں ہوا اور گدھا نہیں مرا۔ یعنی دنیا پر صد سالہ انقلاب آئے مگر جو چیزیں اسی روح کے متعلق تھیں ان پر زمانہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔ (اصحاب کہف پر بھی یہی سر آگہی گذرا) اللہ فرماتا ہے یہ نظارہ تم کو لوگوں کے لیے نشان بنانے کے لیے دکھایا گیا۔ باقی رہا بستی کا آباد کرنا تم دیکھو کہ کالمیت بنی اسرائیل کی ہڈیاں ہم کس طرح ابھارتے ہیں اور ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ یہ اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل جو مر چکی تھی اور اُن کی حیات کی کوئی آس نہ تھی اُن کو اللہ تعالےٰ نے کس طرح زندہ کیا۔ ماد اور فارس کا ذوالقرنین یعنی سائرس یا خورس نے بابل فتح کرکے بنی اسرائیل کے اسیروں کو بابل کی قید سے رہا کرکے اور یروشلم کو دوبارہ تقریباً سو سال کے بعد آباد کرکے ان کو بسایا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسافر کے جسم اور اس کے طعام اور مرکب سے جو رہگذر پر ہوگا کسی نے تعرض نہیں کیا ہوگا۔ کیونکہ ان پر صرف ایک ہی دن گذرا تھا۔ گذرنے والا سمجھا ہوگا کوئی مسافر سویا ہوا ہے۔

۵۱ ۔ آیت ۲۶۰ ۔ اس آیت کی تفسیر یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالےٰ سے جو حی ہے۔ احیا بعد الموت کی کیفیت دکھلانے کا سوال کرتا ہے اور یہ امر ایمانیات میں داخل ہے۔ مشاہدہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آیا اس پر تیرا ایمان نہیں۔ عرض کرتا ہے۔ ایمان تو ہے پر اطمینان چاہتا ہوں جو یقین کا درجہ ہے اور مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے چار پرندے لے کر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے (تاکہ شناخت میں شبہ نہ ہو) ان کے ٹکڑے جُدا جُدا پہاڑوں پر رکھدے۔ (تاکہ نظر سے غائب نہ رہیں) پھر ان کو پکار تو (زندہ ہو کر) تیری طرف دوڑ کر آجائیں گے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کے غالب اور باحکمت ہونے کا علم حاصل کر۔ چار پرندے بظاہر چار عناصر کے نمائندے ہیں جن سے عالم کی ترکیب ہے اور جن کو اس زمانہ میں غیر مرکب سمجھا جاتا تھا یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ روحِ انسانی کا جب وہ فوت ہو جائے۔ اپنے قالب میں واپس آنا قرآن کریم کے رو سے ممتنع ہے۔ ارواح برزخی قالب میں دنیا میں آتے رہتے ہیں۔ باقی حیوانات کے مر کر زندہ ہو جانے کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کسی مثبتہ سنت کے خلاف نہیں بعض مفسرین نے اس واقعہ کی تفسیر یوں کی ہے کہ چار پرندوں میں سے ہر ایک پرندہ کو ایک پہاڑی پر بٹھا دے اور پھر ان کو پکار تو وہ دوڑتے چلے آویں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے مردہ کو زندہ کرنے کی کیفیت پر کیا روشنی پڑتی ہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حضرت خلیل کو یہ علم نہ ہو کہ روحِ انسانی نہیں مرتی اور یہ بھی کہ روحِ حیوانی بھی اس کے ساتھ جسم سے خارج ہو جاتی ہے اب اگر کوئی سوال قابلِ استفسار ہے تو وہ یہ ہے کہ روح کے سپے اس کے پراگندہ جسم کے اجزا کس طرح جمع ہوں گے۔ اور (باقی بر صفحہ ۴۸)

أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ

ہیں ان کی مثال ایک دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں ہر ایک بال میں سو دانے

مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

ہوں اور اللہ کئی گن کرکے دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ گنجائش والا جاننے والا ہے جو لوگ اپنے مال اللہ کے رستہ

أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے پیچھے جو خرچ کیا نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ (لینے والے کو) دکھ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ

پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے نہ ان پر کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے نرم بات کرنا اور (سائل کی سختی سے) درگذر کرنا

خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ دیا جاوے اور اللہ بے نیاز بردبار ہے مومنو اپنی خیرات کو احسان

تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا

جتاکر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح باطل نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کیلئے خرچ کرتا ہے اور

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ

اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا سو اس کی مثال ایک چٹان کی سی ہے جس پر کچھ مٹی پڑی ہے پھر اس پر زور کا مینہ برسا

فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کہ (مٹی بہا لیجا کر) پتھر کو صاف چھوڑ گیا ایسے لوگ اپنے کسب کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اور ناشکر گذار قوم اللہ کی ہدایت سے کوئی

الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا

فائدہ نہیں اٹھاتی ف۵۲ اور جو لوگ اللہ کی رضا جوئی کیلئے اور اپنے نفسوں کو ثابت رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی

مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ

مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی زمین پر ہے اس پر زور کا مینہ برسا تو دوگنا پھل لایا اگر

(بقیہ صفحہ ۴۷) اس کے لیے ایک مکمل جسم تیار کریں گے۔ سو وہ کیفیت تب ہی سمجھ میں آسکتی ہے کہ مردہ جسم کے اجزا کو مختلف مقامات پر رکھ کر ان مردہ اجزا کو پکارا جاوے اور وہ دوڑتے چلے آویں۔ یہ نظارہ اس پر روشنی ڈالتا ہے کہ روح کے عنصری جسم کے اجزا جو اس عالم میں پراگندہ ہوں گے وہ اللہ کے فرشتہ کی صدا پر جہاں ہوں گے وہاں سے دوڑ کر آئیں گے۔

---

۵۲ - آیت ۲۶۱ تا ۲۶۴ - انفاق فی سبیل اللہ کی اللہ تعالےٰ نے یہ مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک دانہ کی طرح ہے جس کو زمین میں بویا جاتا ہے۔ تو پرورش پاکر اس سے سات سو تک دانے پیدا ہو سکتے ہیں۔ عمل صالح کو جو ایک غیر مادی شئے ہے اللہ تعالےٰ نے ایک مادی شئے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ مادی اشیاء کے بڑھنے کے جو سامان ہیں۔ وہ بھی مادی ہیں۔ اور عمل صالح کی ترقی اور پھولنے پھلنے کے جو سامان ہیں وہ بھی غیر مادی ہیں۔ ہر عمل صالح انسان کی طبیعت پر ایک اثر پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کیفیت کو اسی طرح بڑھاتا ہے۔ جیساکہ ایک دانہ بڑھتا ہے۔ دانہ کے بڑھنے کے لیے جو شرائط ہیں۔ وہ عمل صالح کے بڑھنے کے لیے بھی ضروری ہیں۔ دانہ ردی نہ ہو۔ زمین طیب ہو۔ اس کی آبیاری پورے طور پر کی جائے۔ اس کو آفات سے بچایا جائے۔ اسی طرح عمل ردی نہ ہو۔ طبیعت اثر پذیر ہو۔ اس کی آبیاری ہوتی رہے۔ آفات سے اس کی حفاظت کی جائے۔ اس کی آفات جو اس کو ضائع کر دیتی ہیں۔ یہ ہیں۔ اس میں ریا نہ ہو۔ دنیوی فائدہ مدنظر نہ ہو۔ اس کے پیچھے من اور اذیٰ نہ ہو۔ اور صدقہ ہے تو مال جو خرچ کیا جاتا ہے ردی نہ ہو۔

لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ

اس پر زور کا مینہ نہ برسا تو پھوار (برس گئی) اور اللہ جو تم کرتے ہو اس کو دیکھ رہا ہے آیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ

جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

کھجوروں اور انگوروں کا اس کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اس کے لئے اس میں ہر ایک قسم کے میوے ہوں

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ

اور اس کو بڑھاپے نے آ لیا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں (ایسی حالت میں) اس پر ایک بگولا چلا جس میں آگ تھی پھر وہ (باغ) جل کر رہ گیا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ اسی طرح احکام تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر کرو مومنو اپنی کمائی میں سے

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا

عمدہ اور حلال مال خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے زمین سے پیدا کی ہیں اور ردی مال میں سے خرچ کرنے کا

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا

ارادہ نہ کرو حالانکہ وہ مال تم خود بھی نہ لو گے مگر یہ کہ (اس کے لینے میں) چشم پوشی کر لو اور جان لو کہ اللہ (جس کے نام پر دیتے ہو)

اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ

بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے (پاکیزہ مال قبول کرتا ہے) شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا اور بے حیائی کے کام پر (خرچ کرنے کا) مشورہ دیتا ہے اور

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

اللہ اپنی طرف سے گناہوں کی معافی اور بڑھ کر دینے کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے جس کو چاہتا ہے اشیا کی حقیقت

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

سمجھاتا ہے اور جس کو حقائق الاشیا کی سمجھ دی گئی بیشک اس کو بڑی دولت دی گئی اور سمجھ والے ہی نصیحت کو یاد رکھتے ہیں

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اور جو خرچ تم اٹھاتے ہو یا کوئی منت مانتے ہو بیشک اللہ اس کو جانتا ہے اور غیر اللہ کے لئے نذر ماننے والوں کا کوئی

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

مددگار نہ ہوگا اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا اور چھپا کر دو اور حاجت مندوں کو دو

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾

تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے اور (ایسا خیرات دینا) تم سے تمہاری برائیاں مٹاتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

ان لوگوں کو راہ راست پر لانا تمہارے ذمہ نہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے (خیرات کیلئے مومنوں کو خاص کرو) اور تم جو

فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ

مال بھی خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لئے ہے اور تم تو اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہی خرچ کرتے ہو اور جو مال تم خرچ کرو گے تم کو پورا پورا دیا جائیگا

اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور تمہارا حق مارا نہیں جائیگا (حقیقت یہ ہے کہ خیرات تو) ان محتاجوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں (کام کرنے کیلئے) رکے بیٹھے ہیں وہ زمین میں سفر نہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

کر سکتے ان کے کسی سے سوال نہ کرنے کے سبب سے بیخبر آدمی ان کو غنی سمجھتا ہے

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
تو ان کو ان کی پیشانی سے پہچان لے گا وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے اور جو مال تم خرچ کروگے ضرور اللہ اس کو

عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
جانتا ہے جو لوگ اپنے مال رات اور دن اور چھپے اور ظاہر خرچ کرتے ہیں ان کو ان کا بدلہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا
ان کے پروردگار کے ہاں ملے گا اور نہ تو ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ غمگین ہونگے جو لوگ سود کھاتے ہیں

يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
وہ کھڑے نہیں ہونگے مگر اس شخص کا سا کھڑا ہونا جس کو شیطان نے چھُو کر خبط الحواس کر دیا ہو یہ ان کے اس

قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ
کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے بیع کو تو حلال کیا ہے اور سود کو حرام پھر جس کو اس کے

مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ
پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور وہ باز آگیا تو اس کا ہو چکا جو وہ لے چکا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا
لینے لگے تو ایسے لوگ دوزخی ہیں اس میں مدتوں رہیں گے ف۵۳ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

ركوع ۲۷ ۵ — وقف منزل — وقف لازم

سود

۵۳ - آیت ۲۷۵ صدقات کے درمیان اس آیت سے سود کا ذکر شروع کردیا گیا ہے۔ اس کی حرمت پر قرآن کریم اور احادیث میں سخت وعید ہیں۔ اس کی تعریف تو یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر اُس سے کوئی معین فائدہ اُٹھایا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ فائدہ مقرر فقط سرمایہ پر حاصل کیا جائے۔ دوم یہ کہ جب سود وقت پر ادا نہ ہو اُس کو بھی سرمایہ پر اضافہ کرکے اس پر سود لگایا جاوے۔ پہلے کو سود مفرد اور دوسرے کو سود درسود کہتے ہیں۔ مگر ایسا فائدہ اس سے مستثنیٰ ہے جو مقرر نہ کیا گیا ہو۔ اور مدیون شکریہ کے طور پر واپس کو ادا کرے۔ بیع شرا کی بعض صورتیں جن میں ربا کا شائبہ ہے حضرت رسول صلعم نے منع کردی ہیں وہ یہ ہیں۔ مخابرہ۔ معین حصہ پر زمین کاشت پر دینا۔ مزابنہ خشک کھجوروں کے عوض تازہ کھجوریں جو خوشہ میں ہوں خریدنا۔ محاقلہ خشک غلّہ سے غلہ خریدنا۔ جو ابھی خوشہ میں ہو۔ خام میوہ جو درخت پر ہو۔ یا خام غلہ جو خوشہ میں ہو معین رقم پر خریدنا۔ سونا چاندی کے عوض سونا چاندی غیر مساوی الوزن پر خریدنا ان میں سے کئی صورتیں اب مروج ہوگئی ہیں۔ تمدن کی ترقی سے ربا کے مسئلہ کے متعلق مشکلات پیش آگئی ہیں خصوصًا بنکوں کے معاملہ میں تجارت اب بنکوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنے میں سود دینا پڑتا ہے۔ اور جہاں غیر مسلموں سے انہیں سود لینا ہے۔ اگر یہ اپنا سود ترک کردیں تو دوسری قوموں کے مقابلہ میں یہ خسارہ میں رہتے ہیں۔ بنکوں میں روپیہ امانت رکھنا پڑتا ہے جس کا سود بنک اپنے قواعد کے مطابق ادا کرتا ہے۔ ملازمین کے بونس یا پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ بنک میں رکھا جاتا ہے جس پر سود ملتا ہے۔ اگر کوئی تقوٰی اختیار کرکے ایسا سود نہ لے تو بنک سود کی رقوم کسی عیسائی مشن کو دیدیتا ہے اور پھر وہ روپیہ اسلام کی تردید اور مخالفت پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ مشکلات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو حیرانی میں ڈال رکھا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً علماء سے فتاویٰ طلب کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے بھی استفتا کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بنکوں سے سود لے کر اشاعت اسلام یا خیراتی کاموں پر صرف کردینا چاہیئے۔ یہ ایک اضطراری فتوے ہے جس میں حرام چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا اثر اس کی حرمت پر نہیں پڑتا۔ لین دین کے معاملات میں جو چیزیں حرام کردی گئی ہیں۔ ان کی علت یہ ہے کہ ان سے ایک فریق خسارہ میں رہتا ہے۔ اور خسارہ اُٹھانے والے کی رضامندی کسی حرام کو حلال نہیں کرسکتی۔ پھر بھی فقہاء نے لین دین کے متعلق جو حرمتیں ہیں ان کی حلت کے لیے ایک صورت نکالی ہے کہ اگر ایک ناجائز صورت کا رواج کافۃ الناس میں ایسا عام ہوگیا ہے کہ نہ تو اس سے کوئی پرہیز کرسکتا ہے اور نہ اس کو کوئی بُرا سمجھتا ہے۔ عامۃ الناس اس کو بے کراہت قبول کرلیتے (باقی برصفحہ ۵۱)

يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿۲۷۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

ناشکر کو (جو اللہ کے دئے ہوئے مال سے بیجا فائدہ اٹھاتا ہو) گناہگار کو (جو اللہ کا مال بُرے کام پر صرف کرتا ہو) پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لاتے اور نیک کام کرتے ہیں اور نماز

آتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۷۷﴾

قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے انکے پروردگار کے ہاں ان کا اجر ہے اور انپر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۷۸﴾

مومنو اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو سود جو (کسی کے ذمہ) باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ

اور اگر ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے آگاہ ہو جاؤ اور اگر توبہ کرو تو تم کو تمہاری اصل رقم (لینی) ہی

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ

نہ تم نقصان پہنچاؤ نہ تم کو نقصان پہنچایا جائے اور اگر (مقروض) تنگدست ہے تو فراخی تک (اسکو) مہلت دینی چاہئے اگر سمجھو تو

تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ (اصل رقم) بخش دو اور اس دن سے ڈرو کہ تم اس میں اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے

ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ پورا دیا جائے گا اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائیگا مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد مقرر

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

تک اُدھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے اور

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے اسی طرح لکھے جس طرح اللہ نے اس کو سکھایا ہے اور جس شخص پر حق ہے وہ املا کرائے

وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا

اور اللہ اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس میں سے کچھ نہ گھٹائے پھر وہ شخص جس کے ذمہ حق عائد ہوتا ہے اگر کم عقل یا

أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا

ضعیف ہو یا املا کرانے کی لیاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے اور اپنے مردوں سے

شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

دو گواہ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان میں سے جو تم کو پسند ہوں گواہ

مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ

کر لیا کرو کہ ایک ان دو عورتوں میں سے بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلائے اور جب گواہ

الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ

بلائے جائیں تو وہ (حاضر ہونے سے) انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ کے لکھنے میں چھوٹا ہو یا بڑا سستی نہ کرو یہ کام

(بقیہ صفحہ ۵۰) ہیں اور کوئی فرد ایسا نہیں رہتا کہ اس رواج کے خلاف شکایت رکھتا ہو۔ تو فقہا اس رواج کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس کا نام عموم بلوا رکھتے ہیں اس زمانہ میں تو بعض باتیں جو منع کی گئی تھیں فقہا کے عموم بلوا کی مد میں آجاتی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ معاملات میں شریعت کی بنیاد قوموں کے عرف پر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وأمر بالعرف" اور ان میں سے اکثر مسائل کی بنیاد حضرت رسول اللہ صلعم کے اجتہاد پر ہے۔

أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً
اللہ کے نزدیک بہت منصفانہ ہے اور گواہی دینے کے لئے بھی بہت ٹھیک ہے اور بہت قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو مگر سودا

حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا
نقد ہو جو ہاتھوں ہاتھ لیتے دیتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں اور جب (اس طرح کی) خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لیا

تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا
کرو اور نہ کاتب کو اور نہ گواہ کو کچھ نقصان پہنچایا جائے اور ایسا کرو گے تو یہ اللہ کے فرمان سے تمہارا باہر جانا ہوگا اور

اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا
اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تم کو تعلیم دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۵۴ اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ

كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ
تو رہن با قبضہ رکھ کر (قرض لو) پھر تم میں سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے وہ قرض دینے والے

أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
کی امانت کو ادا کرے اور اللہ اپنے پروردگار سے ڈرے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اس کو چھپائے اس کا دل گنہگار ہے اور

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا
جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم

فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ
اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے

يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۸۴﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ
عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ رسول اس پر ایمان لایا ہے جو اس کے پروردگار کی طرف سے

الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ
اس پر اتارا گیا ہے اور مومن بھی سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ ہم اس کے

مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ
پیغمبروں میں سے کسی ایک کو جدا نہیں سمجھتے اور یہ کہا کہ ہم نے (تیرا پیغام) سنا اور قبول کیا اے ہمارے پروردگار تیری مغفرت مانگتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے

ع ۲ ۳۹

معاہدات کا لکھا جانا

۵۴ - آیت ۲۸۲ - قرآن کریم میں یہ سب سے لمبی آیت ہے - تداین کی صورت میں مال کی حفاظت کا قانون بیان کیا ہے - اور وہ یہ ہے - (۱) معاہدہ تحریر میں لانا چاہیے - (۲) کاتب لکھے عدل کے ساتھ - متعاقدین سے کسی کا حق نقصان نہ کرے - (۳) کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے - (۴) املاء وہ کرائے جس کے ذمہ حق ہو - اور اللہ سے ڈرے - دوسرے فریق کے حق میں کمی نہ کرے (۵) اگر جس پر حق ہے وہ سفیہہ ہو یا ضعیف ہو یا املا نہ کرا سکتا ہو تو اس کا ولی املا کرا لے - انصاف کے ساتھ - (۶) دو مرد اپنوں میں سے گواہ بنا لو - (۷) اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو پسند کرو - (۸) گواہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں - (۹) معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا بہ قید میعاد لکھنے میں سستی نہ کریں - اللہ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے - (۱۰) اگر لین دین دست بدست ہے تو تحریر ضروری نہیں - مگر بیع و شرار کے وقت گواہ رکھ لینے چاہئیں - (۱۱) کاتب یا شہید کسی کو ضرر نہ پہنچایا جائے - (۱۲) اگر سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز رہن با قبضہ رکھ لینی چاہیئے - (۱۳) اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو قرض کو امانت سمجھنا چاہیے - امین کو چاہیے کہ امانت ادا کرے (۱۴) ضرورت کے وقت گواہی کو نہیں چھپانا چاہیے -

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جو اسکی طاقت ہو اس نے جو اچھا کام کیا اس کا نفع اسی کو ہے اور جو برا کام کیا اس کا وبال اسی پر ہے اے ہمارے

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ

پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو نہ پکڑ اے ہمارے پروردگار ہم پر (اپنی احکام) کا ایسا بھاری بوجھ نہ ڈال جو تونے ہم سے

قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ

پہلوں پر ڈالا تھا اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسی مصیبت نہ ڈال جس کے برداشت کی ہم کو طاقت نہیں اور ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہمارے

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

ع ۴۰ / ۸

گناہ کی استعدادوں کو ڈھانک دے اور ہم پر رحم کر (یعنی نیکیوں کی توفیق دے) تو ہی ہمارا مولا ہے اور کافر لوگوں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر (آمین)

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

(ازلی لطیف منان) اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں خود زندہ زندگی بخشنے والا خود قائم اوروں کو قیام دینے والا اس نے تجھ پر حق کتاب اتاری جو اپنے سے پہلی کی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ

تصدیق کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کیلئے تورات اور انجیل اتاری تھی اور حق و باطل میں فرق ظاہر کرنے والی چیز

الْفُرْقَانَ ڛ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٣﴾

اتاری جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوگا اور اللہ غالب سزا دینے والا ہے ۵۵

سورہ آل عمران مدنیہ

اس سورہ کے ابتدائی چھ رکوع کی چند آیات اس موقع پر نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں جب کہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضرت نبی صلعم کے حضور میں حضرت عیسےٰؑ کے متعلق بحث کرنے آیا تھا۔ ان چند رکوع میں حضرت عیسےٰ کی الوہیت کی تردید کی گئی ہے۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔

۵۵۔ آیات ۱۔۲۔۳۔ جب قوموں کی حیات اور اُن کا قیام معرض خطر میں پڑ جاتا ہے۔ تو اس اللہ کی طرف سے جو خود زندہ اور اپنی مخلوق کو زندہ رکھنے والا ہے۔ اور خود قائم بالذات اور مخلوق کو قائم رکھنے والا ہے کتاب نازل ہوتی ہے۔ یہ کتاب یعنی قرآنِ کریم اسی سنت کے مطابق حق کا آبِ حیات لے کر آئی ہے۔ یہ اپنے سے سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ تورات اور انجیل پہلے اسی حی قیوم نے الناس یعنی یہودیوں کے لیے اُتاری تھیں۔ اور ان میں حق اور باطل کے مخلوط ہو جانے کے سبب یہ فرقان یعنی حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اس نے اُتاری ہے۔ اس کا جو انکار کریں گے سخت دکھ اُٹھائیں گے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ توریت سے اس موقع پر وہ سب کتابیں مراد ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل پر حضرت موسےٰؑ سے لے کر حضرت عیسےٰؑ سے ماقبل انبیاء تک اُتریں۔ جن کو عہدِ عتیق کہتے ہیں۔ اور انجیل کو جو حضرت عیسےٰؑ پر اتری عہدِ جدید سے موسوم کرتے ہیں۔ اور ان سب کو ملا کر بائبل کہتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝٤ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ

یقیناً اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں ف۵۶ وہی ہے جو رحموں میں تمہاری شکلیں جیسی چاہتا ہے

كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ

بنا تا ہے اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں زبردست ہی حکمت والا ف۵۷ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں سے

آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ

بعض آیتیں محکم ہیں (جن کے معنی صاف ہیں) وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں (جن کے کئی معنی ہو سکتے ہیں) پھر جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي

تو اس میں سے متشابہ کی پیروی میں لگے رہتے ہیں تاکہ فساد پیدا کریں اور اس کے اصل مطلب کا کھوج لگائیں حالانکہ اس کا اصل مطلب اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور علم میں

الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝٦ رَبَّنَا

پختہ لوگ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ہیں سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور فائدہ وہی حاصل کرتے ہیں جن کی عقل منجھی ہوئی ہو ف۵۸ (وہ یہ دعا مانگتے ہیں) اے ہمارے پروردگار

وقف لازم وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۶ - آیت ۴ - اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ وہ اللہ ہی ہے اور صرف اللہ ہی ہے جس کے علم سے نہ تو آسمانوں اور نہ زمین میں کوئی چیز مخفی رہ سکتی ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس کو الہ بناتے ہیں اُس سے آسمان اور زمین کی بہت اشیا مخفی تھیں۔ اس کی تصدیق خود انجیل سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسٰےؑ ایک موقع پر فرماتے ہیں "لیکن اس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ (متی ۲۴-۳۶)

۵۷ - آیت ۵ - ارحام کی تاریکیوں میں تصویر بنانے والی ہستی اور اپنی مشیت کے مطابق صورت بنانے والی ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ رحم میں اللہ تعالیٰ کے بیٹے کی تصویر بنی اور وہ بھی بدصورت کیونکہ حضرت مسیحؑ جیسا کہ اندرونہ بائیبل میں لکھا ہے خوبصورت نہیں تھے۔

آیات محکم و متشابہ

۵۸ - آیت ۶ - اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جو نبی صلعم پر اتری ہے دو قسم کی آیات ہیں۔ محکم اور متشابہ۔ اس کی تشریح یہ ہے جب کوئی لفظ ایک ہی معنی کے لیے موضوع ہو اور سوا اس کے کسی اور معنی کا متحمل نہ ہو تو اس کو نص کہتے ہیں۔ اگر ایک سے زیادہ معانی کا متحمل ہو تو جو معنے اس کا راجح ہو۔ اس کے لحاظ سے اس کو ظاہر کہتے ہیں اور جو مرجوح معنے کے لحاظ سے اس کو مئوّل کہتے ہیں۔ اگر لفظ ان معانی میں جن کا محتمل ہے کوئی بھی راجح نہ ہو سب کا احتمال مساوی ہو۔ تو جملہ معانی کے لحاظ سے اس لفظ کو مشترک کہتے ہیں۔ اور ہر ایک معنی کے لحاظ سے اس کو مجمل کہتے ہیں نص اور ظاہر کو تو محکم کہتے ہیں۔ اور باقی معانی کے لحاظ سے اس کو متشابہ کہتے ہیں متشابہ کا کوئی ایسا معنے نہیں لیا جاسکے گا جو محکم کے مخالف ہو۔ ایک مثال سے میں اس کو واضح کرتا ہوں ما کان ربك نسیا تیرا رب بھولنے والا نہیں۔ دوسری آیت ہے۔ نسوا اللہ فنسیھم نسیان کے اصلی معنے کے لحاظ سے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اُنھوں نے اللہ کو بھلا دیا پس اللہ نے اُن کو بھلا دیا۔ پہلی آیت کے لحاظ سے اللہ کا بھولنا ممکن نہیں۔ اس واسطے اس معنے کو چھوڑ کر اس کا تاویلی معنے لیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ پہلی آیت کے مخالف نہ پڑے۔ اور وہ مئوّل معنے ترک ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا انھوں نے اللہ کو ترک کر دیا تو اللہ نے اُن کو ترک کر دیا۔ یہاں محکم اور متشابہ کے ذکر کرنے کی ضرورت اول تو اس باعث سے پڑی ہے کہ عیسائیوں نے انجیل کے متشابہ آیات کی بنا پر حضرت عیسٰےؑ کی الوہیت یا ابنیت کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اور محکمات کی مخالفت کی پروا نہیں کی۔ دوم اس سبب سے کہ اس امت میں یہ مرض پھیلنے والی تھی۔ چنانچہ اکثر مذاہب جو اسلام میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا مستند متشابہات ہیں۔ راسخون فی العلم وہی ہیں جو متشابہات پر اپنے عقائد کی بنیاد نہیں رکھتے۔ یہ لوگ اس زیغ سے بچنے کی دعا مانگا کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت لوگ اپنے فہم پر تکیہ کرکے اس دام میں پھنس جاتے ہیں۔

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑦
بعد اس کے کہ تم نے ہم کو سیدھا رستہ بتایا ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنی درگاہ سے ہم کو رحمت عطا کر بیشک تو بڑا داتا ہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑧ اِنَّ
اے ہمارے پروردگار تو اس دن کے لئے جس کے آنے میں کچھ شک نہیں لوگوں کو جمع کرنے والا ہے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ
لوگ (حق کا) انکار کرتے ہیں ان کے مال اور انکی اولاد اللہ کے سامنے کچھ کام نہیں آئیں گے اور وہی لوگ

هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ⑨ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
آگ کا ایندھن ہیں (ان کی حالت) فرعونیوں اور ان سے پہلوں کی سی ہے انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑩ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تو اللہ نے انکو ان کے گناہوں کے سبب پکڑا اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے ان لوگوں سے جو انکار کرتے ہیں کہدو

سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑪ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ
کہ تم جلد مغلوب ہوگے اور دوزخ کی جانب ہانکے جاؤگے اور کیسی بری جگہ ہے جو تیار کی گئی ہے ۵۹ف ان دو گروہوں میں جو ایک دوسرے

فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ
کے مقابلہ میں آئے ضرور تمہارے لئے ایک نشان ہے ایک گروہ تو وہ ہے جو اللہ کے رستہ میں لڑتا ہے اور دوسرا گروہ منکروں کا ہے جو

رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ⑫
مسلمان ان کو آنکھوں دیکھتے دوچند نظر آتے ہیں اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے بیشک اس میں بصیرت والوں کیلئے بڑی عبرت ہے ۶۰ف

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
لوگوں کو ان مرغوب چیزوں کی محبت بھلی معلوم ہوتی ہے بیبیاں بیٹے اور سونا چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر

---

۵۹ - آیت ۹/۱۱ - ان آیات میں عیسائیوں کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت یہ ایک قوی سلطنت کے مالک تھے۔ اور اپنے اموال اور اپنے اعوان پر مغرور تھے۔ ان کے وفد نے جو کر و فر کے ساتھ مدینہ میں آیا تھا۔ عرب کی حالت دیکھ کر یہ خیال طبعًا دل میں پیدا کیا ہوگا کہ یہ قوم ان کو مغلوب نہیں کر سکتی اس واسطے ان کو سنا دیا گیا کہ ان کے اموال اور اولاد ان کے کام نہیں آئیں گے۔ اور وہ ایندھن کی طرح آگ میں جھونکے جاویں گے۔ ان کی مثال فرعون کی مثال ہے۔ اور ان قوی قوموں کی جو اس سے پہلے تھیں جو باوجود اپنی قوت اور شوکت کے اپنے عاجز نما انبیاء کی تکذیب کی شامت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوئیں۔

۶۰ - آیت ۱۲ - اس آیت میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔ اور مخاطب اہل کتاب ہیں۔ اس جنگ میں مسلمان ۳۱۳ نفر تھے جن میں سے ۷۷ مہاجر اور ۲۳۶ نفر انصار تھے۔ ان کے پاس ۷۰ اونٹ اور ۲ گھوڑے اور ۶ زرہیں اور ۸ تلواریں تھیں اور مشرکین کی جمعیت ۹۵۰ تھی ان میں ایک سو سوار تھے۔ اور وہ سب مسلح تھے۔ جنگ سے پہلے وہ ایک دوسرے کو قلیل نظر آتے تھے۔ تاکہ کوئی جماعت جنگ سے گریز نہ کرے۔ گھمسان کی لڑائی میں کافروں کو مسلمان اپنے سے دوچند نظر آتے تھے۔ تاکہ ان پر رعب پڑے۔ اس جنگ میں مشرکین کے لیڈر مارے گئے۔ کچھ اسیر ہوئے کچھ بھاگ گئے۔ اس جنگ کا نتیجہ فریقین کے حالات کی رو سے عبرت ناک ہے۔ اگرچہ کبھی قلیل کثیر پر دنیا میں غالب ہو جاتے ہیں۔ مگر حالات پر مجموعی نظر ڈالنے سے اور اس لحاظ سے کہ اس جنگ کی طرف قرآن کریم میں کئی جگہ بطور پیشین گوئی اشارات پائے جاتے ہیں اور بائیبل میں بھی اس کی پیشین گوئی یسعیاہ نبی کے باب ۲۱ میں پائی جاتی ہے۔ یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے۔

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور عمدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی یہ تو زندگانی دنیا کے برتنے کا سامان

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ

ہے اور اللہ کے ہاں تو بہت اچھا ٹھکانا ہے ان سے کہدو کیا میں تم کو ان (دنیا کے سامان) سے بہتر چیز بتاؤں

اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ

ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں ان کے پروردگار کے ہاں باغات ہیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۴﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

رہیں گے اور جوڑے ہیں سب آلایشوں سے پاک کئے ہوئے اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ دعا مانگتے

اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۵﴾ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ

ہیں اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے ہیں پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا یہی تو صبر کرنے والے ہیں سچ بولنے والے اور

الْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۶﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

فرمانبرداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے اور آخر شب کو استغفار کرنے والے ف۶۱ اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۷﴾

اور فرشتے اور علم والے بھی انصاف پر کھڑے ہو کر ف۶۲ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست حکمت والا

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

دین حق اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور جن کو کتاب دی گئی ہے انہوں نے تو آپس کی ضد سے حق بات کا علم آنے کے بعد اختلاف

مَا جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَھُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۸﴾

کیا ہے اور جو شخص اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے (اس کو نڈر نہیں رہنا چاہئے) کیونکہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے

فَاِنْ حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا

اس پر بھی اگر تم سے حجت کریں تو کہدو کہ میں نے اپنے وجود کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگا دیا اور انہوں نے بھی جو میرے پیرو ہیں اور جن لوگوں کو

الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

کتاب دی گئی ہے انکو اور عرب کے جاہلوں سے کہدو کہ آیا تم بھی اسلام میں داخل ہوتے ہو اگر اسلام قبول کر لیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۹﴾ ع ۱۱/۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

منہ موڑ لیں تو تمہارا کام تو پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال کو دیکھ رہا ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور

يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ

پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو لوگوں میں سے انصاف کرنے کو کہتے ہیں تو ان

---

۶۱ - آیات ۱۳ تا ۱۶ - ان آیات میں پہلے ان دنیا کی مرغوب اشیا کا ذکر ہے جو انسان صداقت سے عبرت اٹھانے اور حق کو قبول کرنے سے روکتی ہیں اور پھر ان نعماء غیر فانی کا ذکر کیا ہے جو ان فانی اشیا کے مقابلہ میں حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

۶۲ - آیت ۱۷ - اس آیت میں تین شاہدوں کا ذکر ہے۔ اور تینوں کی شہادت کا ذریعہ وحی ہے۔ اور جس کی تصدیق کے لیے شہادت دی ہے۔ وہ توحید ہے۔ موحی اللہ جل شانہ ہے۔ اور وحی لانے والے ملائک ہیں اور جن کو پہنچاتے ہیں۔ وہ انبیا اور ان کے بروز ہیں اور پھر یہ اپنی شہادت باقی خلق تک پہنچاتے ہیں۔

النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ

کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو ۔ ع ۱۳ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا کیا کرایا دنیا اور آخرت میں اکارت گیا اور کوئی

الْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢١﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ

ان کا مددگار نہیں ہوگا کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کو کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا ان کو

يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٢﴾

کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان کا قضیہ چکا دے پھر ان میں کا ایک گروہ پھر جاتا ہے اور وہ سیدھے رستے سے کترانے والے ہیں

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا

یہ (ڈھوٹی) اس سبب سے ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ آگ ہم کو نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے دن اور جو افترا یہ کرتے رہتے ہیں ان ہی نے انکو انکے دین میں

يَفْتَرُونَ ﴿٢٣﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ

دھوکا دے رکھا ہے پس ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ان کو ایسے دن جس کے آنے میں کچھ شبہ نہیں جمع کرینگے اور ہر شخص کو جو اس نے کمایا ہو پورا کر کے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٤﴾ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

دیا جاوے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جاوے گا کہو اے اللہ سارے ملک کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لیتا

مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے سب خیر تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيرٌ ﴿٢٥﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی جان دار کو بے جان سے نکالتا ہے اور

تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٦﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ

بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور تو جسے چاہے بے حساب روزی دیتا ہے مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کو چھوڑ کر

الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی سروکار نہیں

شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٧﴾ قُلْ

مگر یہ کہ تم ان سے اپنا بچاؤ کرنا چاہو اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے ف ۶۴ کہدو

إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

---

۶۳ - آیت ۲۰ - اس آیت سے یہود مراد ہیں ۔ اور یہاں یقتلون سے مراد یریدون القتل اور النبیین سے مراد خاتم النبیین جامع صفات جملہ انبیاء اور یامرون بالقسط من الناس سے مراد صحابہ ہیں ۔ یہود اسی سعی میں رہتے تھے کہ حضرت نبی صلعم اور صحابہ کو قتل کریں ۔ یا بذریعہ مشرکین قتل کرائیں ۔ یہ تاویل اس واسطے کی جاتی ہے کہ اس آیت کے آخر میں فبشرھم بعذاب الیم ہے یہ بشارت گذشتہ مردوں کو نہیں دی جا سکتی ۔

۶۴ - ۲۷/۲۸ ان آیات میں فرمانِ الٰہی یہ ہے کہ مومنین کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں مگر بچاؤ کی غرض سے اور ساتھ ہی تنبیہہ کر دی ہے کہ بہ تقیہ منجر بحیثیت کفر نہ ہو ۔ اس کے لیے چند تنبیہات ذکر کیے ہیں ۔ اوّل الیہ المصیر آخر اللہ کے حضور جانا ہے ۔ دوم وہ سینہ کے رازوں کو بھی جانتا ہے ۔ خواہ مخفی رکھو خواہ ظاہر کرو ۔ سوم آسمان اور زمین کے جملہ موجودات کو جانتا ہے (باقی بر صفحہ ۵۸)

الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ج

میں ہے وہ جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے جس دن ہر شخص جو کچھ نیکی کر گیا ہے اس کو اور جو کچھ برائی کر گیا ہے اس کو بھی

وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ

موجود پائے گا (اس وقت) آرزو کرے گا کہ کاش اس کے اور اس دن کے درمیان زمانہ دراز ہوتا اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ

رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٩﴾ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے کہہ دو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم کو دوست رکھے اور تمہارے گناہ

ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٠﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ج فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

تم کو بخش دے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کہہ دو اللہ اور اس رسول کی فرمانبرداری کرو اور اگر یہ پھر جائیں (تو یہ کافروں میں شمار ہیں) بیشک

الْكَافِرِينَ ﴿٣١﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾

اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا ف۶۵ اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کو جہان کے لوگوں پر چن لیا تھا

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ

ایک نسل سے تھے ایک دوسرے سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (سنو) جب خاندان عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے پروردگار

لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اس کو (دنیا کے کام سے) آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے قبول کر بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے پھر جب بیٹی جنی تو

رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّي

کہا اے میرے پروردگار میں نے تو بیٹی جنی ہے اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ اس نے کیا جنا اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٥﴾ فَتَقَبَّلَهَا

اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان (مردود) کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ف۶۶ پس اس کے پروردگار

(بقیہ صفحہ ۵۷) چاہے تم ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے پس عاجز اور محتاج ہستیوں کے مقابل ایسی اعلیٰ ذات کا حذر دل میں رکھنا چاہیے۔ کفار کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ مگر اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ ایسا نہ ہو کہ تقیہ کی حد سے تجاوز کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سزاوار ہو جاؤ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلمین کے درمیان حرب قائم تھی۔ اور یہ ضرور تھا کہ ایسے وقت میں غیر قوموں کی موالات سے منع کیا جاوے ورنہ غیر مسلمین عورتوں سے نکاح جائز رکھا گیا ہے اور اس سے زیادہ موالات اور کیا ہو سکتی ہے پس یہ ایک مختص الزمان حکم ہے۔

---

۶۵ - آیات ۳۱-۳۰ - ان آیات کے اول مخاطب عیسائی ہیں جن کا یہ ادعا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محب ہیں۔ ان کو تو مسیح نے یہ ہدایت کی تھی۔ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔ تو میرے حکموں پر عمل کرو اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا۔ وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا۔ یوحنا باب ۱۴۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا ادعا ہے تو تم اپنے پیشوا کی ہدایت کے مطابق میرا اتباع کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بنو تمہارا ادعائے محبت کسی کام کا نہیں جب تک اللہ تعالیٰ تم سے محبت نہ کرے۔ اور وہ اس رسول کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہاں اس امر کا اظہار کر دینا ضروری ہے کہ ان آیات سے بطور اشارت النص یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا نہیں جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہو۔ اس کا لازمہ یہ ہو گا کہ ان آیات پر عمل کرنے سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہ ہو گی اور یہ آیات اس وقت منسوخ ہو جائیں گی حالانکہ یہ مسلم عقیدہ ہے کہ کوئی آنے والا قرآن کریم کی کسی آیت کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ قرآن جملہ اقوام عالم کے لیے دوامی دستور العمل ہے۔

۶۶ - آیت ۳۵ اس آیت میں والدہ مریم کی دعا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیوں میں لڑکی کو محررہ بنانے کا دستور نہ تھا البتہ لڑکوں کو محرر بناتے تھے۔ اور یہ بھی کوئی دستور نہ تھا کہ لڑکی اگر محررہ بنائی جائے تو وہ نکاح میں آنے سے ممنوع ہو۔ (باقی بر صفحہ ۵۹)

رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

نے اس کو اچھی طرح قبول کیا اور اس کو اچھے طریق سے اٹھایا اور اس کو زکریا کے سپرد کیا جب زکریا اس کے پاس عبادت گاہ میں

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

آتے تھے تو اس کے پاس کچھ کھانے کی چیز پاتے (ایک دفعہ) پوچھا اے مریم یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے اس نے کہا یہ اللہ کے ہاں سے آتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۶﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے وہاں زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہا اے میرے پروردگار

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿۳۷﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَ

اپنی بارگاہ سے مجھے پاک اولاد عطا فرما بیشک تو دعا قبول کرنے والا ہے ف ۶۷ وہ عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا

هُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کہ فرشتوں نے اس کو آواز دی کہ اللہ تم کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرنیوالا ہوگا اور

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

لوگوں کا سردار اور گناہوں سے رکنے والا اور نیکوں میں سے ایک نبی ہوگا اس (زکریا) نے کہا اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کس طرح ہوگا

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ

اور مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری عورت بانجھ ہے اللہ نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہے اس نے کہا میرے پروردگار میرے لئے کوئی

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۰﴾

نشان ٹھہرا کہا تیرے لئے نشان یہ ہے کہ تو تین دن لوگوں سے بات نہیں کرے گا مگر اشارہ سے اور اپنے پروردگار کو بہت یاد کر اور شام اور صبح اس کی تسبیح کر ف ۶۸

(بقیہ صفحہ ۵۸) اس کی والدہ کہتی ہے انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطٰن الرجیم ذریت بغیر نکاح کس طرح ہو سکتی تھی۔ اس سے صراحۃً پایا جاتا ہے کہ اس کے ذہن میں اس وقت یہ بات تھی کہ وہ نکاح میں آوے گی۔ جن کا یہ خیال ہے کہ لڑکی ہیکل کی خدمت کر سکتی ہے درست نہیں کیونکہ حائضہ ہیکل میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اور یہی سبب ہے کہ جب اس کو پہلا حیض شروع ہوا تو ہیکل سے الگ ہو گئی۔

---

۶۷ - آیات ۳۶ تا ۳۷ - ان آیات سے جو کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مریم نابالغی کی حالت میں ہیکل میں رہتی تھی جس کا امام اور متولی حضرت زکریا تھا جس کی تولیت میں وہ تھی۔ ذکریا جب مریم کی خبر گیری کو جاتا تو وہاں رزق پاتا۔ آخر غیر معمولی بات سے متاثر ہوا۔ اور ایک دن اس سے پوچھ لیا۔ کہ یہ رزق میوہ ہو یا غیر آں کہاں سے آتا ہے مریم نے کہا اللہ بھیجتا ہے اس جواب کا اثر اس پر یہ ہوا کہ اس نے مظہر العجائب اور قادر مطلق اللہ سے دعا مانگی کہ اس کو طیب ولد عطا کرے۔ اور یہ دعا اس جوش سے کی ہے کہ اس کو قبولیت کی اطلاع بھی دیدی گئی۔ ان حالات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ رزق کرامتانہ طریق سے آتا تھا قرین قیاس ہے ورنہ اس کے ذکر کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ ذکریا اسی ہیکل میں رہتا تھا اور اس کے رزق وغیرہ کا متکفل تھا۔ اگر معمولی طریق سے یہ رزق آتا تھا ہیکل میں آنے والے اس کے لیے لے آتے تھے تو یہ بات ذکریا سے باوجود مرور ایام مخفی نہیں رہ سکتی تھی۔ اس کا سوال متعجبانہ سوال ہے اور مریم کا جواب حقیقی جواب ہے۔ نہ مجازی۔ اور یہی باعث ہے کہ ذکریا کی طبیعت پر اس کا بڑا اثر ہوا ہے۔ اور ایک کرامت سے ایک دوسری کرامت پیدا ہوئی۔ کہتے ہیں ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا ہے۔ دور حاضرہ میں تو ایسے واقعات سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اب تو تماشا گاہوں میں ان کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ مجھے تو تعجب آتا ہے۔ کہ بعض مفسرین جن پر یورپ کے جدید علوم کا کچھ اثر ہے۔ جملہ غیر معمولی واقعات کی جو قرآن کریم نے ذکر کیے ہیں، تاویل کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ سمجھیں کہ اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ یا غیر طبعی ہو۔

۶۸ - آیات ۳۸ تا ۴۰ - ذکریا کو اس کی دعا کی قبولیت کی خبر بذریعہ ملائکہ دی جاتی ہے۔ اور یہ کہ اس کا نام (باقی بر صفحہ ۶۰)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى

اور (سنو) جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تم کو چن لیا ہے اور تم کو پاک کیا ہے اور جہان کی عورتوں پر تم کو برگزیدہ کیا ہے

نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۱﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۲﴾

(مسیح کو جننے کے لئے) اے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کر اور اس کو سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں اور تو ان لوگوں کے پاس نہ تھا جب وہ اپنی قلمیں ڈال رہے تھے (تاکہ معلوم کریں)

اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

کہ کون مریم کا سرپرست بنے اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے (سنو) جب فرشتوں نے کہا اے

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

مریم اللہ تم کو اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے وہ دنیا اور

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّ

آخرت میں رودار اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا اور اپنی قوم کو ابتدائی عمر اور بڑی عمر میں (اپنی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ

حیثیت کے متعلق) کلام کرے گا مریم نے کہا اے میرے پروردگار میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا اور مجھ کو کسی مرد نے نہیں چھوا اس نے کہا اسی طرح

اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۶﴾ وَيُعَلِّمُهُ

اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو صرف کہہ دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے ف ۶۹ اور اسے کتاب اور

(بقیہ صفحہ ۵۹) یحییٰ ہوگا۔ وہ کلمۃ اللہ کا مصدق ہوگا مراد اس سے مسیح ہے اور اپنی قوم کی سیادت کرے گا۔ اور اپنے قوائے غضبیہ اور شہویہ پر قابو رکھنے والا ہوگا۔ اور نبی ہوگا صالحین میں سے۔ نبی تو صالحین میں سے ہوتے ہیں۔ یہاں صالحین سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کے صالحین ہیں جن سے کوئی ذنب سرزد نہیں ہوتا۔ اس لفظ کی تفسیر میں حضرت نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ما من عبد یلقی اللہ الا ذاذنب الا یحییٰ بن ذکریا کوئی بندہ نہیں جو خدا سے ملیگا اور وہ قصوروار نہ ہوگا سوا یحییٰ بن ذکریا کے۔ یہ بشارت سن کر وہ اسباب جاجب بشارت پیش کرتا ہے یعنی وہ خود بوڑھا ہے اور اس کی زوجہ بانجھ ہے۔ فرشتہ کہتا ہے بات تو یہی ہے پر اللہ جو چاہتا ہے کر لیتا ہے اس پر بھی الہام کی صداقت کا نشان مانگتا ہے۔ تو اُسے کہا جاتا ہے کہ تین دن لوگوں سے کلام نہیں کر سکے گا بغیر اشارہ کے اور ان ایام میں اپنے پروردگار کو بہت یاد کر اور شام اور صبح اس کی تسبیح کر۔ اس پر جو حقائق متفرع ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ذکریا ملہم تھا مگر نبی نہیں تھا۔ انجیل سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ انجیل اس کو کاہن کہتی ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس ذکریا کا ذکر قرآن کریم نے انبیا میں کیا ہے وہ اور شخص تھا جو اس ذکریا سے کئی سو سال پیشتر گذر چکا تھا۔ غیر نبی کا الہام یقینی نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ اور تائید نہ ہو۔ اس پر کسی مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اور نہ ایسے الہام پر کوئی تحدی ہو سکتی ہے۔ اگر رسول اپنے الہام پر شک کرے تو اس کو تنبیہہ کی جاتی ہے یہاں تو ذکریا کے شک کا ازالہ کیا گیا ہے۔ دوسری حقیقت جو معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے الہام کی صداقت کا نشان جو اس کو دیا گیا ہے اس سے اس کی رجولیت کی استعداد کو قوت پہنچتی ہے اس کو یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ زبان بند ہونے کے ایام میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثیر اور شام و صبح تسبیح کرے۔ اس سے رجولیت کیا جملہ نیک استعدادوں کو قوت پہنچتی ہے اور یہ ایک مقوی نسخہ ہے جس کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ اگلی آیت میں حضرت مریم کو اصطفا کی بشارت دیکر یہی نسخہ سکھایا ہے تاکہ اس کی استعداد میں قوت پیدا ہو۔ اور رجولیت اور انوثیت دونوں استعدادوں کا کام اس سے لیا جائے۔ اس بشارت کے متعلق اور اس نسخہ کے متعلق آیت ۴۴ میں فرماتا ہے کہ ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک یہ مخفی رازوں میں سے ہے جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔

۶۹۔ آیت ۴۴ تا ۴۶۔ ان آیات سے وہ بشارت شروع ہوتی ہے جو مریم کو مسیح کی پیدائش کے متعلق (باقی بر صفحہ ۶۱)

الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ﴿۴۷﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۬ۙ اَنِّیْ

حکمت اور تورات اور انجیل سکھائے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا (چنانچہ وہ اس کے مطابق آیا

قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَہَیْـَٔۃِ الطَّیْرِ

اور آکر کہا) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشان لیکر آیا ہوں۔ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی شکل کی سی چیز بناتا

فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ

ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا ہے اور اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کرتا ہوں اور مُردوں کو

الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ

جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور میں تم کو آگاہ کرتا ہوں جو کچھ تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں ذخیرہ رکھتے ہو اس میں تمہارے لئے

لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ

ایک نشان ہے اگر تم ایمان رکھنے والے ہو ف اور میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے ہے

(بقیہ صفحہ ۶۰) دی گئی۔ اس میں چند امور قابل تفسیر ہیں اوّل کلمۃ منہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس وجود کے متعلق خدا کی کتاب میں بشارت دی گئی تھی کہ وہ ایک علمہ یعنی کواری کے بطن سے ہوگا۔ اس بشارت کا محل تو ہے اس کے تین نام ہوں گے لقب مسیح علم عیسیٰ کنیت ابن مریم۔ اس وہم کے دور کرنے کے لیے کہ ایسا بچہ جو بے پدر پیدا ہوتا ہے دنیا میں حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے مریم کو تسلی دی جاتی ہے۔ کہ وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین۔ اور یہ کہ اس آنے والے کا کام کیا ہوگا۔ وہ یہ ہوگا کہ اپنی ابتدائی عمر اور اوسط درجہ کی عمر میں لوگوں کو تبلیغ کرے گا۔ بشارت میں ان تسلی آمیز کلمات کی ضرورت اس واسطے پیش آئی ہے کہ رومی گورنر نے اسرائیلی بچوں کے ضائع کر دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ اس کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ ابتدا میں بھی محفوظ رہے گا اور انتہا میں بھی۔ اور درمیانہ زمانہ اُس کی تعطیل کا ہوگا اور یہ وہ زمانہ ہے کہ اس کو حضرت مریم اور اس کا شوہر یوسف گورنر کے ضرر سے بچانے کیلئے مصر میں لے گئے تھے اور قریباً تیس سال وہاں رہے۔ اور دوسرے گورنر کے زمانہ میں واپس آئے۔ من الصالحین کا لفظ جو آیت کے آخر میں ہے اس کی صلاحیت کاملہ کی بشارت دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بے معصیت زندگی بسر کرے گا۔ حضرت نبی صلعم نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم (متفق علیہ)

مسیح کی پیدائش

مریم نے سنت الٰہی پر نظر رکھتے ہوئے بشارت کو ممتنع سمجھا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھ سکتی تھی۔ کہ اس کا نکاح بعد میں ہو سکتا ہے۔ مگر اس نے بشارت سے یہی سمجھا کہ یہ تولید بغیر وساطت شوہر ہوگی۔ اور جو جواب اس کو اس کے شبہہ کے ازالہ کے لیے دیا گیا ہے۔ اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ یہ ایک واقعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نرالی قدرت سے ہوگا۔ میں اس کو وضاحت سے سورۂ مریم میں (اگر اللہ نے چاہا) ذکر کروں گا۔ اس کے بعد آیت ۴۷ سے اللہ تعالیٰ کا کلام شروع ہوتا ہے جو بشارت میں داخل نہیں۔

ف۔ آیت ۴۸۔ اس آیت میں جن امور کا ذکر ہے ان کی تفسیر ایک تمہید چاہتی ہے۔ کوئی شخص مادہ کے اندر حیات پیدا نہیں کر سکتا اس سے اللہ تعالیٰ کا اشتراک مخلوق کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو قرآن کی رو سے ممتنع ہے۔ اللہ تعالیٰ معبودانِ باطلہ کی نسبت فرماتا ہے ۱ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم (الرعد) قل اللہ خالق کل شی ۔ خلق کل شی فقدرہ تقدیرا۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ ۱ فمن یخلق کمن لا یخلق۔ اگر قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی ہو جس کا کوئی مفہوم ان محکم آیات کا نقیض ہو تو اس آیت کو متشابہات میں داخل کر کے اس کی تاویل کی جاوے گی۔ دوم امر یہ ہے کہ کوئی شخص جو فوت ہو گیا اُس کی روح اپنے عملی قالب میں واپس آکر دنیا میں اپنا عملی دور آغاز نہیں کر سکتی۔ قرآن اور حدیث دونوں سے اس کا امتناع ثابت ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت یہ ہے۔ (باقی برصفحہ ۶۲)

مسیح کے معجزات

وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور (میں آیا ہوں) تاکہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں تمہارے لئے حلال کروں اور میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشان لیکر آیا

وَأَطِيعُونِ ﴿٤٩﴾ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٥٠﴾

ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو بیشک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے پس اس کی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے

(بقیہ صفحہ ٦١)

آیت حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (المومنون) جب ان میں سے کسی ایک پر موت آجاتی ہے تو کہتا ہے میرے رب مجھے واپس کردو تاکہ میں دنیا میں جاکر نیک عمل کروں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک بات ہی جو اس کے کہنے تک ہی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اک حجاب ہے اس وقت تک کہ لوگ اٹھائے جاویں۔ تیسری آیت وحرام علی قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون (الانبیاء) جس بستی کو ہم نے ہلاک کردیا ان کے لیے واجب ہے کہ وہ دنیا میں واپس نہیں آئیں گے اب اس مضمون کی چند احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال لقینی رسول اللہ صلعم فقال یا جابر مالی اراک منکسرا فقلت یا رسول اللہ استشھد ابی وترک عیالا ودینا فقال الا ابشرک ما لقی اللہ بہ اباک قال بلی ...... قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تعالی قد سبق منی انھم لا یرجعون (نسائی وابن ماجہ) جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول صلعم ملے اور فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے کہ تم کو شکستہ دل دیکھتا ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوگیا اور عیال اور قرض پیچھے چھوڑ گیا۔ فرمایا میں تجھ کو خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تیرے باپ سے کس طرح ملا۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمائیے .... اللہ تعالیٰ نے جابر سے فرمایا میرے بندے مجھ سے کچھ مانگ کہ تم کو دوں۔ اس نے کہا میرے رب مجھے زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔ رب تعالےٰ نے فرمایا میرا قول پہلے ہوچکا ہے کہ یہ لوگ یعنی مردے واپس نہیں جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مردے دنیا میں عمل کے لیئے واپس نہیں کیے جاتے۔ اسی مضمون کی ایک حدیث مسلم میں ہے۔ اللہ تعالےٰ شہدا کو فرماتا ہے تم کیا چاہتے ہو وہ کہتے ہیں ہم کچھ نہیں چاہتے۔ پھر ان سے یہی سوال ہوتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو بغیر کچھ مانگے کے نہیں چھوڑتے تو انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں واپس کیئے جائیں۔ پھر تیرے رستہ میں لڑیں تاکہ تیرے لیے پھر مارے جائیں (کیونکہ انہوں نے شہادت کے ثواب کا مشاہدہ کرلیا تھا۔) رب جل جلالہ فرماتا ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ان کو (یعنی مردوں کو) دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جاوے گا۔

اس تمہید کے بعد میں ان امور کی تفسیر کرتا ہوں جو اس آیت میں ذکر کیے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الخ (۲) ابرء الاکمہ والابرص۔ (۳) احی الموتیٰ۔ (۴) انبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم (۵) ان اللہ ربی وربکم۔ دو آخری نشانات کو چھوڑ کر باقی نشانات کو بایزاد چار اور کے اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ رکوع ۱۵ میں نعمتوں کے ذیل میں شمار کیا ہے اور وہ یہ ہیں۔ تائید روح القدس۔ تکلم الناس فی المھد وکھلا۔ تعلیم الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل۔ تخلیق من الطین کھیئۃ الطیر۔ ابرء الاکمہ والابرص۔ اخراج الموتی۔ کف بنی اسرائیل عن عیسٰی۔ اس آیت کے اندر جن امور کو نشانات میں شمار کیا ہے ان میں سے نمبر ۴ اور ۵ کو نعماء میں شمار نہیں کیا۔ صرف تین پہلی باتوں کو نعماء میں شمار کیا ہے۔ سو یہ تین باتیں نشان صداقت بھی ہیں اور نعمت بھی ہیں۔ اگرچہ مسمریزم کے کرشموں نے دور حاضرہ میں ان نشانات کی قدر اور منزلت کو لوگوں کی نظر میں گھٹا دیا ہے۔ پھر بھی اس زمانہ کے لیے جس میں حضرت مسیح مبعوث ہوئے۔ اس کی صداقت کے لیے کافی نشان تھے۔ ان نشانات کی تفسیر دو صورتوں سے کی گئی ہے۔ روحانی اور جسمانی پہلی صورت میں ہر ایک کی تاویل یہ ہی نمبر اول یہ ہے کہ میں طینی مخلوق کو پرندہ کی ہیئت دے کر اس میں اپنے نفخ سے پرواز کی استعداد پیدا (باقی بہ صفحہ ٦٣)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

پھر جب عیسٰی نے ان کی طرف سے انکار دیکھا تو کہا کون ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے میں میرا مددگار ہو حواریوں نے کہا

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ

ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں (انہوں نے دعا مانگی) اے ہمارے پروردگار جو تو نے اتارا

(بقیہ صفحہ ۶۲) کر دیتا ہوں نمبر دوم روحانی اندھوں اور کوڑھوں کو شفا دیتا ہوں۔ نمبر سوم روحانی مردوں کو قبروں سے نکالتا ہوں۔ یعنی ان میں روحانی زندگی پیدا کرتا ہوں۔ چہارم میں تم کو بتاتا ہوں کہ کیا کھانا چاہیے اور کیا ذخیرہ کرنا چاہیے۔ پنجم کو مفسرین نے نشان میں شمار نہیں کیا روحانیت کے لحاظ سے یہ عظیم القدر دعاوی ہیں مگر ان کے تاثرات اگر شاگردوں میں پائے بھی جاتے ہوں تو بھی عوام کی نظروں سے وہ محجوب رہتے ہیں۔ اور ایک نشان کی صورت اختیار نہیں کر سکتے۔ اور ان تاثرات کا ظہور بھی عجلت کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اس زمانہ کی تاریخ بھی ہمیں نہیں بتاتی کہ ان روحانی کمالات کا اثر اس قدر کثرت سے اور اس قدر عیاں ہوا کہ عوام کی نظروں میں وہ ایک نشان بن گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جو اشخاص روحانی کمالات سے متاثر ہو کر ایمان لاتے ہیں۔ ان کا ایمان ان عوام کے ایمان سے اقوی ہوتا ہے۔ جو جسمانی معجزات دیکھ کر ایمان لاتے ہیں تاریخ ہم کو یہ بھی بتاتی ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح پر ایمان لانے والوں کی تعداد نہایت قلیل تھی۔ مگر وہ جہاں جاتا تھا لوگ مختلف اغراض دل میں رکھ کر یا تماشائیوں کی حیثیت سے اس کے گرد کثرت سے جمع ہو جاتے تھے۔ اور یہ بات بغیر ان معجزوں کے جو مشاہدہ میں آجاویں حاصل نہیں ہو سکتی۔ اپنے کلام کی تاویل تو اللہ تعالٰے ہی جانتا ہے۔ مگر جو روحانی تاویلیں بعض مفسرین کی طرف سے اوپر ذکر کی گئی ہیں قلب اس سے مطمئن نہیں ہوتا۔ نمبر اول کی جو تاویل کی گئی ہے الفاظ اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ترجمہ تو یہ ہے کہ میں گیلی مٹی سے پرندہ کی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونکتا ہوں تو اللہ کے اذن سے اُڑ جاتا ہے۔ اس میں یہ صاف ہے کہ مٹی سے پرندہ کی شکل وہ خود بناتا ہے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ وہ مٹی کے انسان میں پھونکتا ہے اور وہ پرندہ کی طرح زمینی پستیوں سے بلند ہو جاتا ہے بہت ہی بعید تاویل ہے۔ اور چوتھے نمبر کی جو تاویل کی گئی ہے اس سے وہ نشان کی مد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ تو ایک حکم کی صورت اختیار کر لیتا ہے میرے نزدیک یہ ایسے نشانات ہیں جو مشاہدہ میں آ سکیں۔ مگر اس حد تک نہ پہنچیں جس کا امتناع تمہید میں ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے نشان کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ حضرت مسیح گیلی مٹی سے پرندہ کی شکل خود بناتا ہے اور پھر اس میں پھونکتا ہے تو نہ تو اس میں پر و بال پیدا ہوتے ہیں اور نہ اس میں حیات پیدا ہوتی ہے جو اللہ کی مخلوق میں پائی جاتی ہے۔ اس میں صرف حرکت پیدا ہوتی ہے اور وہ اوپر کی طرف اُڑتے کی ہے اور وہ بھی آنی حرکت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی محذور لازم نہیں آتا اور نہ اللہ کی خلقت کے ساتھ تشبیہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نشانات میں کچھ اشارات مخفی ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت موسٰے کے نشانات عصا اور ید بیضا میں تھے۔ پہلے سے اس کی قوم کا غلبہ مراد تھا اور دوسرے سے اس کی قوم کا ظلمات سے نور کی طرف لے جانا تھا۔ اسی طرح اس نشان میں یہ اشارہ تھا کہ وہ اپنے انفاس قدسیہ سے زمینی سے آسمانی بنا دے گا۔ اندھوں اور کوڑھوں کو اپنے مس یا توجہ سے شفا دینا۔ اس کو ظاہر سے پھیرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس کی توجہ سے سخت روحانی بیمار گناہوں کی آلائشوں سے پاک ہوں گے احی الموتیٰ میں موتیٰ سے وہ لوگ مراد ہیں جو قریب المرگ ہوں اور حقیقتاً مر نہ گئے ہوں۔ اور موتیٰ کا استعمال قریب المرگ لوگوں پر احادیث میں کئی جگہ آیا ہے حقیقی مردے دنیا میں عمل کے لیے واپس نہیں آ سکتے۔ اور حق یہ ہے کہ روحانی مردے بھی زندہ نہیں ہو سکتے۔ انک لا تسمع الموتیٰ اس نشان میں یہ اشارہ ہے کہ روحانی موت سے قریباً مرنے والے لوگ بھی میرے انفاس قدسیہ سے زندہ ہو جاویں گے۔ چوتھا نشان جس میں یہ ہے کہ میں تمہارے گھروں کے روزمرہ کی باتوں سے بھی آگاہ ہو جاتا ہوں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ میں تمہارے گھروں کا بھیدی ہوں۔ اس واسطے تم لوگوں کے معاشرتی امور میں تمہاری اصلاح کر سکتا ہوں۔ آیت ۴۹ ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے وجئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعونی اور پھر آیت ۵۰ اس سے شروع ہوتی ہے۔ ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ باقی نشانات کی ابتدا میں قد جئتکم بایۃ من ربکم آچکا ہے اس واسطے اس آیت سے جو نکرہ ہے کوئی اور نشان مراد ہے (باقی بر صفحہ ۶۴)

ع ۱۳ ۱۳

اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَکَرُوۡا وَ مَکَرَ اللّٰہُ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ ﴿۵۳﴾

ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اس رسول کی پیروی کی تو ہم کو گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ رکھ ۔ اور یہودیوں نے عیسیٰ کے خلاف حیلہ بنایا اور اللہ نے انکے حیلہ کا

اِذۡ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

دفیعہ بنایا اور کام کیلئے اسباب بنانیوالوں میں سے اللہ سب سے اچھا ہے ۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں تم کو وفات دینا والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور

وَ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ

کافروں سے (الزامات سے) تجھے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے پیروؤں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں ۔ پھر تم سب کو

مَرۡجِعُکُمۡ فَاَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے میں ان میں تمہارے درمیان فیصلہ کرونگا ۔ سو جنہوں نے انکار کیا

(بقیہ صفحہ ۶۳) اور اس سے آیت ۵۰ کی طرف اشارہ ہے ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ اپنی تعلیم کو جو جملہ انبیاء کی مشترکہ تعلیم ہے اپنی صداقت کے نشان میں پیش کرتا ہے ۔ اور اس میں شک نہیں کہ تعلیم بھی جو اس کے ساتھ صداقت کے اور نشان بھی ہوں مدعی کی صداقت کا نشان ہے ۔

---

۱ ۷ ۔ آیت ۵۳ اس آیت میں پہلے مکروا کے فاعل منکران مسیح ہیں ۔ اور اس کی صحیح تاویل یہ ہے کہ منکران مسیح نے اس کی تکذیب کے لیے دلیل پیدا کرنے کے واسطے مخفی تدبیر کی ۔ اور وہ یہ کہ اس کو گورنمنٹ کا باغی قرار دیا جس کی سزا صلیب تھی ۔ اور بائیبل کی رو سے جو کاٹھ پر لٹکایا جاوے وہ ملعون ہوتا ہے ۔ اور ملعون نبی نہیں ہو سکتا ۔ یہ تو منکرین کی مخفی تدبیر تھی ۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخفی تدبیر ان کے مقابلہ میں یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح کو صلیب سے زندہ بچا لیا اور منکرین آگاہ نہ ہوئے ۔ چونکہ منکرین کی تدبیر پر شرارت تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کے فیض سے منکرین کو محروم رکھا ۔ بعض مفسرین نے جو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے یہ مراد لی ہے کہ اس کو یہودیوں کی شرارت سے بچانے کے لیے آسمان پر اٹھا لیا ۔ یہ تاویل صحیح نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ضرر سے بچانے کیلیے یہ کبھی نہیں کیا کہ اپنے بندہ کو آسمان پر اٹھا لیا ہو ۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیا اور نیک بندوں کو بچاتا ہے تو زمین پر ہی بچاتا ہے ۔ یہ فعل کہ دشمنوں سے بچانے کے لیے آسمان پر اٹھا لیا بجائے قدرت کے عجز پر دلالت کرتا ہے علاوہ اس کے دنیوی زندگی آسمان پر نہیں ہو سکتی قرآن کریم نے اللہ کی سنت سے اس کے متعلق ہم کو یوں آگاہ کیا ہے فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون (الاعراف) زمین میں زندگی بسر کروگے اور زمین میں مروگے ۔ اور زمین سے (قیامت کو) نکالے جاؤگے حضرت مسیح کی نسبت جو رفع کا لفظ آیا ہے اس کی صحیح تاویل آگے آتی ہے ۔

۲ ۷ ۔ آیت ۵۴ ۔ اس آیت میں حضرت مسیح سے چار وعدے کیے گئے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ یہود حضرت مسیح کو صلیب دینے کی تدبیر کر رہے ہیں اور حضرت مسیح کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا ہے کہ اس میں اگر کامیاب ہو گئے تو اس کے مشن کو وہ باطل کر دینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کی تسلی کے لیے یہ وعدے اس سے کیے (۱) انی متوفیک میں تم کو تیری طبعی موت سے مارنے والا ہوں ۔ اس میں صلیب پر مرنے کی نفی ہو گئی جس سے خطر عظیم تھا ۔ توفی کا معنے جس صورت میں اللہ فاعل اور انسان مفعول ہو سوائے قبض روح کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ۔ اس معنے کے لیے کبھی استعمال نہیں ہوا کہ کسی کو مع جسم آسمان پر اٹھایا جاوے ۔ اور جس فعل کی کوئی نظیر دنیا میں نہ ہو اس کے لیے کوئی لفظ کس طرح وضع ہو سکتا ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی فعل کے سمجھانے کے لیے ایسا لفظ اپنے کلام میں استعمال کرے جو انسانوں کی لغت میں نہ ہو ۔ (۲) رافعک الی ۔ میں تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔ رفع الی یا رفع الی اللہ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے قرب کے اور کوئی معنے مراد نہیں لیا جا سکتا ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کلام میں اسی معنے کیلیے استعمال ہوا ہے ۔ ہر ایک بندہ صالح کا رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے ۔ یہاں اس کی ضرورت اس واسطے پڑی ہے کہ اگر حضرت مسیح خدانخواستہ صلیب پر مارا جاتا تو بائیبل کی رو سے اس کا رفع الی اللہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ ملعون ہوتا ۔ اور ملعون مرفوع نہیں ہوتا (۳) مطھرک من الذین کفروا میں تم کو کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں ۔ یہود جو شرعی الزام تم پر لگاتے ہیں میں ان کا ازالہ کرونگا (۴) جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ میں تیرے متبعین کو تیرے (باقی بر صفحہ ۶۵)

صلیب سے بچانے کے متعلق مسیح سے چار وعدے

فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝٥٥ وَأَمَّا

میں ان کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا اور جو لوگ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝٥٦

ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کو ان کے بدلے پورے دے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝٥٧ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ

یہ جو ہم تجھے پڑھ کر سناتے ہیں اللہ کی کچھ آیتیں اور پرحکمت تذکرہ ہے بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے ہاں

كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝٥٨ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

آدم کی مثال ایسی ہے اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے یہ حق تیرے پروردگار کی طرف سے

فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝٥٩ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے مت بنو پھر بعد اس کے کہ تمہارے پاس علم آگیا اگر کوئی تمہارے ساتھ کٹ حجتی کرے تو کہو

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی نفسوں کو

ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝٦٠ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ

لائیں اور تم اپنی نفسوں کو لاؤ پھر ہم اللہ کے سامنے گڑگڑائیں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں بے شک یہی سچا بیان ہے

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٦١ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ۴۳ (اس پر بھی) اگر یہ پھر جاویں (تو گھبراؤ مت) بیشک اللہ

(بقیہ صفحہ ۶۴) منکرین پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ یہ چار وعدے جس ترتیب سے ذکر کیے گئے ہیں خارج میں اسی ترتیب سے واقع ہوئے ہیں کسی کے لیے یہ گنجائش نہیں کہ اس ترتیب کو بدل دے۔ اول حضرت مسیح کی طبعی موت واقع ہو چکی جس کے واقع ہو جانے کی تائید آیت ۱۱۷ سورۂ مائدہ سے ہوتی ہے۔ اس موت کے بعد حضرت مسیح کا رفع ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رفع اولیاء اللہ موت کے بعد ہوا کرتا ہے۔ دیکھو آیت آخر سورۃ الفجر۔ اس کے بعد تطہیر واقع ہوئی۔ قرآن کریم نے اُن سب الزامات کی تردید کی جو یہودیوں نے حضرت مسیح یا اس کی والدہ کے ذمہ لگائے تھے۔ اس کے بعد عیسائیوں اور مسلمانوں کی فوقیت یہود قوم پر خصوصاً اور باقی منکر قوموں پر عموماً واقع ہوئی۔ اور یہی نقشہ قیامت تک رہے گا۔ اس سے بھی مختلف فرقوں کا وجود قیامت تک ثابت ہوتا ہے اور اس عقیدہ کی تردید ہوتی ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا وقت آئے گا کہ سوائے اسلام کے اور کوئی دین موجود نہ ہوگا۔ چنانچہ بعض روایات سے یہی مفہوم ہوتا ہے اور تطبیق دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اصول سب ادیان میں تسلیم کر لیے جاویں گے۔

---

۴۳ ۔ آیات ۵۸ تا ۶۱ سورۂ آل عمران کی ابتدائی ۸۴ آیات اس وقت پڑھی گئیں جب نجران کے عیسائیوں کا وفد حضور علیہ السلام کی خدمت میں بحث کرنے آیا تھا۔ وفد نے حضرت مسیح کی ابنیت یا الوہیت ثابت کرنے کے واسطے یہ دلیل بھی پیش کی تھی کہ وہ بے پدر پیدا ہوا تھا۔ اس کا جواب دیا جانا ضروری تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا بے پدر ہونا تو تسلیم کر لیا مگر یہ تسلیم نہیں کیا کہ بے پدر پیدا ہونا الوہیت یا ابنیت کے لیے دلیل ہو سکتی ہے۔ اس آیت کے ان الفاظ میں کہ اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ اپنے دعوٰی کی دلیل پیش کی ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر بے پدر ہونا مسیح کی ابنیت کی دلیل ہے تو آدم جس سے انسانی نسل شروع ہوئی اس درجہ کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ وہ بے پدر اور بے مادر وجود میں آیا۔ اور اس کے جسم میں ان دونوں کے غلیظ مادہ کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ استدلال بالاولٰی ہے۔ اور یہاں یہ ضرور نہیں کہ دونوں کی پیدائش میں مثلیت تامہ ہو۔ آدم کی پیدائش میں وہ بات بھی موجود ہے جو حضرت مسیح میں پائی جاتی ہے۔ اور (باقی زیر صفحہ ۶۶)

ع ۹ / ۱۴

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا

فساد کرنیوالوں کو جانتا ہے ؀ کہو اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا کسی کو اپنے میں سے اپنا رب نہ بنائیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ

پھر اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں تو (ان سے) کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو اس بات کو ماننے والے ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں

اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ هٰٓاَنْتُمْ

جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو اس کے بعد نازل ہوئی ہیں کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے سنو تم لوگوں

هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ

نے ان باتوں میں تو جھگڑا کیا جن میں تم کو کچھ علم تھا پھر تم ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تم کو کچھ علم نہیں اور اللہ

(بقیہ صفحہ ۶۵) اس سے زائد ایک ایسی بات بھی پائی جاتی ہے جو مسیح کی پیدائش میں نہیں۔ اور وہ ماں کے رحم سے پیدا ہونا ہے۔ جہاں جسم کی بناوٹ ماں کے حیض کے خون سے ہوتی ہے۔ آدم کا جسم اس غلاظت سے بھی پاک ہے۔ بعض مفسرین جو مسیح کی پیدائش کو بے پدر نہیں سمجھتے وہ اس مثلیت کو جو آیت میں بیان کی گئی ہے لوازم بشریت کی مثلیت قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو لوازم بشریت آدم میں پائے جاتے ہیں وہ مسیح میں بھی پائے جاتے ہیں پس اس کو کوئی فوق البشر درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس آیت میں اس تاویل کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ وفد تسلیم کرتا تھا کہ حضرت مسیح میں لوازم بشریت پائے جاتے ہیں۔ اور عیسائی اب تک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں پس یہاں حضرت مسیح میں لوازم بشریت ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ خصم کے نزدیک مسلم ہے۔ اگر کچھ ضرورت تھی تو اس کی پیدائش پر بحث کرنے کی ضرورت تھی جس کو وہ ابنیت کی دلیل بتاتے تھے۔ آیت کے اس لفظ یعنی خلقہ من تراب سے یہی استنباط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں پیدائش کی مثلیت بیان کر رہا ہے۔ جب دلائل کا سلسلہ ختم ہو جائے اور خصم پھر بھی اپنے عقیدہ سے باز نہ آئے تو آخر الحیل مباہلہ ہے۔ مگر آیت ۶۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ کے جواز کی دو شرائط ہیں۔ مباہلہ کی طرف بلانے والے کو اس امر کے متعلق یقینی علم ہو جس پر مباہلہ کیا جاتا ہے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو اذن حاصل ہو۔ اجتہادی مسائل اور ایسے مسائل ہیں جن کا یقینی علم مباہلہ کرنے والے کو حاصل نہ ہو مباہلہ جائز نہیں۔ دوم شرط کا ہونا اس لیے ضروری ہے کہ بے اذن مباہلہ میں یہ اللہ پر واجب نہیں کہ وہ اس شخص کی نصرت کرے جس نے کسی حق بات پر مباہلہ کر لیا ہے۔ اس کا مباہلہ تاریکی میں تیر مارنا ہے۔ احتمال ہے کہ وہ شخص اپنے اس فعل سے حق کو ضرر پہنچا دے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد۔ اور اس میں مومن کی بھی نصرت کا وعدہ ہے۔ مگر مومن وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومن ہو نہ کہ وہ جو اپنے آپ کو مومن سمجھے۔ آیت ۶۱ میں ان ھٰذا لھو القصص الحق سے وہ سارا بیان مراد ہے جو اس آیت تک حضرت مسیح کے متعلق کیا گیا ہے۔

---

۴۷ ۔ آیت ۶۲۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مذاہب کے دو فریق کسی ایسی صداقت پر جو دونوں کے نزدیک مسلم ہو مجتمع ہو کر کام کر سکتے ہیں۔ اس سے اسلام کی رواداری اور اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے اصول ایسے روشن ہیں کہ اس کو کسی فریق سے مل کر کام کرنے میں یہ خوف نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسرے فریق میں جذب ہو جاوے گا۔ بلکہ یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ دوسرے فریق کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔

اے موجودہ مسلمانو! تمہارے تو اپنے دو فریق مل کر کوئی کام نہیں کر سکتے۔ تمہارا افتراق اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ کوئی امید نہیں رہی کہ تم کبھی متفق ہو جاؤ گے۔ تمہارے افتراق کی خلیج یوماً فیوماً وسیع ہوتی جاتی ہے۔ تم سب کو اپنے اپنے اسلام پر رونا چاہیے۔

يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٥﴾ مَا كَانَ إِبْرٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی لیکن اللہ کا خالص فرماں بردار

حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ

تھا اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہ تھا بیشک ابراہیم سے بہت قریب لوگ وہ تھے

اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَدَّتْ طَائِفَةٌ

جنھوں نے اس کی پیروی کی تھی اور یہ نبی ہے اور جو لوگ اسپر ایمان لائے ہیں اور اللہ ان مومنوں کا دوست ہے اہل کتاب میں ایک گروہ

مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٨﴾

چاہتا ہے کہ تم کو گمراہ کریں سو وہ کسی کو گمراہ نہیں کرتے سوا اپنے نفسوں کے اور محسوس نہیں کرتے

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٦٩﴾ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور تم ان کی صداقت پر گواہ ہو اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل

تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ

کے ساتھ گڈمڈ کرتے ہو اور حق کو جان بوجھ کر چھپاتے ہو اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ

مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا

نے کہا جو کچھ ان لوگوں پر اترا ہے جو ایمان لائے ہیں تم اول روز اس پر ایمان لاؤ اور آخر روز اس سے انکار کر دو تاکہ

آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٧١﴾ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدٰى

وہ بھی پھر جاویں اور سوا اس کے جو تمہارے دین کا پیرو ہو اور کسی کی بات نہ مانو تم کہو بیشک یہ ہدایت

هُدَى اللّٰهِ أَنْ يُؤْتٰى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ

اللہ کی ہدایت ہے کہ جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ اور کسی کو بھی دیا جائے یا یہ بات کہ وہ حجت میں تمہارے رب کے سامنے تم پر غالب ہیں گے کہو بیشک

الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٧٢﴾ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

سب فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ گنجائش والا جاننے والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص

مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٧٣﴾ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ

کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر تو اس کے پاس زر کا

بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ

ڈھیر امانت رکھے تو تجھے واپس ادا کر دے گا اور ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر تو ایک دینار اس کے پاس امانت رکھے تو بغیر

عَلَيْهِ قَائِمًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ

اس کے کہ اس کے سر پر (مطالبہ کے لئے) کھڑا رہے تم کو واپس نہ دے گا یہ (بدمعاملگی) اس سبب سے ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ جاہلوں کے حقوق کے بارے

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ بَلٰى مَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهِ وَاتَّقٰى فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

میں ہم سے کوئی باز پرس نہیں اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ہاں جو اپنا اقرار پورا کرتا ہے اور حقوق کی حفاظت کرتا ہے تو وہ اللہ کا

الْمُتَّقِينَ ﴿٧٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا

پسندیدہ ہے کیونکہ اللہ حقوق کی حفاظت کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے جو لوگ اس عہد کے بدلے جو اللہ کے ساتھ کیا اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑا معاوضہ لیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں

خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ

جن کے لئے آخرت میں کوئی بہرہ نہیں اور قیامت کے دن اللہ نہ تو ان سے بات کریگا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان میں سے ایک فریق سے جو کتاب پڑھنے میں اپنی زبانوں کو مروڑتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ وہ

مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ

(قرات) کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں

اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ

اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں کسی انسان کے شایاں نہیں کہ اللہ تو اس کو کتاب اور

الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ

حکم اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بنو لیکن (وہ تو

كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ

کہتا ہے) کہ تم خدا پرست بنو کیونکہ تم ہی تو لوگوں کو کتاب پڑھاتے ہو اور تم خود اس کو پڑھتے ہو اور وہ تم سے یہ نہیں

أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ

کہتا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بناؤ کیا وہ تم کو کفر کی بات بتاتا ہے بعد اس کے کہ تم

مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾ ع وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

مسلم ہو چکے اور (سنو) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ میں نے جو تم کو کتاب اور حکمت کا کچھ حصہ

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ

دیا ہے پھر تمہارے پاس ایک پیغمبر آوے جو اس کو تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ

پوچھا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس امر پر میرا بھاری بوجھ اٹھا لیا انہوں نے کہا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا (اس قول قرار پر) تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے

الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ

ساتھ گواہوں میں ہوں پھر اس کے بعد جو منحرف ہو تو وہی لوگ نافرمان ہیں وقف کیا یہ لوگ اللہ

---

۷۵ - آیت ۸۱-۸۲ - ان آیات میں اس میثاق کا ذکر ہے جو جملہ انبیاء سے خاتم النبیین صلعم کی نسبت لیا گیا تھا۔ اس میں رسول سے مراد حضرت محمد صلعم خاتم النبیین ہیں۔ اور کتاب سے مراد وہ مختص الزمان اور مختص القوم شریعت ہے جو انبیاء کو دی گئی تھی۔ اور حکمت سے مراد وہ منہاج ہے جو ہر ایک امت کو عمل کرنے کے لیے دیا گیا تھا۔ اور اصر سے مراد اس رسول پر جس کے متعلق عہد لیا گیا ہے ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا ہے۔ انبیاء سے جو میثاق لیا گیا تھا وہ درحقیقت اُن کی امم کے متعلق تھا۔ چونکہ وہ رسول کافۃ للناس کے لیے تھا اس واسطے ہر نبی کی امت پر اگر اس رسول کی بعثت پر دنیا میں پائے جاتے ہوں یہ لازم کر دیا گیا تھا کہ وہ اس رسول پر ایمان لاویں اور اس کی نصرت کریں۔ سورۂ اعراف کی آیت ۱۵۷ میں اس نبی کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ نبی امی توریت اور انجیل میں اس کا ذکر مکتوب ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔ طیبات کو حلال کرتا ہے اور خبیث اشیا کو حرام کرتا ہے اور اغلال اور اصر کو لوگوں سے اتارتا ہے میری بحث یہاں صرف لفظ اصر سے ہے جو آیت ۱۵۷ میں نبی میثاق کے اوصاف میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور آیت ۸۰ میں لفظ اصر بمعنی بھاری بوجھ کی تشریح ایمان اور نصرت سے کی گئی ہے تو اس کا ماحصل یہ ٹھیرا کہ نبی میثاق لوگوں سے بھاری بوجھ یعنی ایمان لانا اور نصرت کرنا اتار دے گا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین ہوگا۔ اور اس کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا نہیں ہوگا جس پر ایمان لاکر نصرت کرنا فرض ہو۔ اس میں محمد رسول اللہ صلعم کے ختم نبوت پر صریح اشارہ ہے۔ بعض فرقے کہتے ہیں کہ نبوت ایک انعام تھا جو امم کے افادہ کے لیے چلا آتا تھا (باقی بر صفحہ ۶۹)

خاتم النبیین کے متعلق میثاق انبیاء سے بیان

دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ
کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں چار نا چار اسی کی فرمانبرداری

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۲﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
کرتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے ۷٦ کہو ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا ہے اور اس پر جو ابراہیم اور اسمٰعیل

(بقیہ صفحہ ٦٨) اللہ تعالیٰ نے یہ انعام کس طرح بند کیا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک سخت بوجھ تھا جو امتوں کے ذمہ چلا آتا تھا۔ اور جس پر عمل نہ کرنے سے کفار مومنوں سے بڑھ جاتے تھے اور اصحاب النار میں داخل ہو جاتے تھے۔ اب یہ بوجھ امتوں سے اُتار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمت میں داخل کرتا ہے مسلمان اس بوجھ سے ہلکے ہو گئے ہیں اگر مسلمانوں میں مومن پر مبعوث ہوتے تو ان میں سے لاکھوں کافر ہو کر مرتے۔ یہ عجب بات ہے کہ جو فرقہ خاتم النبیین کے بعد انبیاء کی بعثت کا قائل ہے اُن پر حجت قائم کرنے کے لیے انہیں میں سے کئی افراد ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ وہ نبوت کا دعوے کرتے ہیں۔ مگر وہ فرقہ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ گویا کہ وہ ان کی بعثت کو باطل سمجھتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے باطل عقیدہ کے خلاف اس آیت سے کوئی فائدہ اُٹھائے اپنی تائید کے لیے اس میں سے ایک دلیل پیدا کر لی ہے کہ ان آیات میں جس رسول کے متعلق جملہ انبیاء سے میثاق لیا گیا تھا اُن میں محمد صلعم بھی شامل ہیں۔ کیونکہ لفظ النبیین میں وہ بھی داخل ہیں اور وہ رسول صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جنہوں نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ اگرچہ حضرت میرزا صاحب موصوف نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ جس رسول کے متعلق میثاق لیا گیا تھا وہ حضرت محمد صلعم ہیں پھر بھی اس کو نظر انداز کر کے اپنی تائید میں کہ النبیین میں جن کا ذکر ہے محمد صلعم شامل ہیں۔ ایک اور آیت ۷ سورۂ احزاب سے استدلال کرتے ہیں وہ آیت یہ ہے واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسی وعیسے ابن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا۔ کہتے ہیں یہ وہی میثاق ہے جس کا ذکر آیت ۸۰ آل عمران میں ہے۔ اور اس میں چونکہ محمد صلعم شامل ہیں جیسا کہ منک کے لفظ سے ظاہر ہے تو النبیین میں بھی شامل ہیں جو آیت ۸۰ میں مذکور ہیں۔ ان دونوں میثاقوں کو ایک میثاق قرار دے کر جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ اس واسطے غلط ہے کہ یہ دونوں میثاق ایک نہیں بلکہ جُدا جُدا ہیں۔ پہلا میثاق تو ایک آخر میں آنے والے نبی پر ایمان لانے اور نصرت کرنے کے متعلق ہے اور دوسرا میثاق تبلیغ رسالت کے متعلق ہے جس میں نبی آخر زمان بھی شامل ہیں سورۂ احزاب کی آیت ۷ کے بعد آیت ۸ سے اس امر کی تشریح ہو جاتی ہے کہ میثاق کیا تھا۔ آیت یہ ہے لیسئل الصادقین عن صدقھم واعد للکفرین عذابا الیما۔ یعنی یہ میثاق اس واسطے لیا گیا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ صادقین یعنی انبیاء سے اُن کے صدق یعنی تبلیغ رسالت کی بابت سوال کرے اور باوجود تبلیغ رسالت کے جن لوگوں نے ان کی رسالت سے انکار کیا ہے اُن کو دردناک عذاب دے۔ یہ سورۂ احزاب جس میں میثاق دوم کا ذکر ہے تبلیغ رسالت کی تاکید سے شروع ہوئی ہے اور یہ کہ اس امر میں کسی منافق اور کافر کے اعتراض کی پروا نہیں کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔ چنانچہ چند امور کا ذکر کر دیا ہے لوگوں میں جن کا چرچا تھا۔ اور پھر اس میثاق کا ذکر کر دیا ہے۔

دین اللہ کی تشریح

۷٦ ۔ آیت ۸۲ میں اللہ تعالےٰ نے دین اللہ کی تشریح کر دی ہے کہ وہ اس سب مخلوق کا مذہب ہے جو آسمان اور زمین میں پائے جاتے ہیں سب طوعًا یا کرہًا اسی کا حکم مانتے ہیں۔ کرہًا کی مد میں صرف انسان ہی آتا ہے باقی مخلوق اور کچھ انسان طوعًا کے دائرہ میں ہیں دنیا میں تو یہ حال ہے کہ خدا کا قانون تکوینی ماننا پڑتا ہے۔ اور قانون شرعی میں جو صرف انسان کی زندگی کا دستور العمل ہے کثیر حصّہ عاصی ہے اس کو عمل کرنے کے لیے کچھ اختیار دیا گیا ہے۔ اور اس اختیار کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نامہ دیا گیا ہے جس کا نام شریعت ہے۔ اور اس کی ضرورت اس واسطے ہے کہ اس کے اعمال پر نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے اختیارات دینے والے کے سامنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ اور اس کو اس ہستی کے سامنے آخر حاضر ہونا ہے۔

آیت ۸۳ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے قانونِ شرعی کی تشریح کر دی ہے اور اس کا نام اللہ تعالےٰ نے اسلام رکھا ہے۔ اور آیت ۸۴ میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ بغیر اسلام کے اور کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا۔ اور اس کا خسران آخرت میں جا کر نمایاں ہوگا۔ جہاں (باقی بر صفحہ ۷۰)

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ

اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتارا گیا ہے اور اس پر جو موسٰی اور عیسٰی اور اور نبیوں کو ان کے

رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ

پروردگار کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا

غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جاوے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ

اللہ ایسی قوم کو کس طرح ہدایت دے جو مان کر منکر ہوگئے اور گواہی دے کر کہ یہ رسول حق ہے اور اُن کے

جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ

پاس کھلے نشانات بھی آگئے اور ظالم قوم اللہ کی ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ

عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار ہے اسی پھٹکار میں رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جاویگا اور

الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نہ وُہ مہلت دئے جاویں گے مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی (تو انکے لئے بخشش کی امید ہے)

رَّحِيْمٌ ﴿۸۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ۚ وَ

کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد انکار کر دیا پھر وہ کفر میں بڑھتے گئے تو انکی توبہ قبول نہ کی جاویگی

اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ

اور یہی لوگ گمراہ ہیں ف۷۷ جن لوگوں نے انکار کیا اور کفر پر مر گئے ان میں سے کسی ایک سے اگر زمین بھر کر سونا

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۹/۱۶

بھی فدیہ میں دے تو ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور ان کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا ف۷۸

(بقیہ صفحہ ۶۹) انسان کا اختیار اور چارہ گری ختم ہو جاتی ہے۔ آجکل یہ بحث درمیان ہے کہ آیا اسلام کے اصول اور اس کے ارکان کو من وجہ مان لینا اور ان کے مطابق عمل کرنے کا نام اسلام ہے یا آنکہ جو اسلام کے لانے والے اور سکھانے والے ہیں اُن پر ایمان لانا بھی اسلام میں داخل ہے۔ اگر پہلی صورت جملہ اقوام عالم کے درمیان اتحاد اور اخوت اور امن قائم کر سکے جو بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے تو ملۃ واحدہ کا مفہوم جو اللہ تعالٰی کی مشیت ہے پورا ہو جاتا ہے۔

ف۷۷۔ آیت ۸۹ میں ثم ازدادوا کفرا سے مراد یہ ہے کہ وہ موت کے وقت تک اپنے کفر پر قائم رہیں اور عدم قبول توبہ سے وہ توبہ مراد ہے جو موت کے آثار نظر آجانے کے وقت کی جائے۔ کیونکہ اس سے توبہ کی قبولیت کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ اور وہ یہ ہے کہ پھر وہ گناہ نہ کرے۔

ف۷۸۔ آیت ۹۰۔ یہ آیت ۸۹ کا تتمہ ہے۔ اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کفر پر بے توبہ مر جاتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ان کی طرف سے ان کے پس ماندگان ان کی نجات کے لیے زمین بھر کر سونا خیرات کریں تو قبول نہ کیا جائے گا۔ اس سے بطور فحوائے نص یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن کی موت ایمان پر ہو اُن کی طرف سے اگر خیرات کی جاوے تو قبول ہوتی ہے۔ مگر آیت ۹۱ میں یہ کھول دیا ہے کہ نیکی کا انتہائی درجہ اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی راہ میں ایسی چیز خرچ کی جاوے جس کے ساتھ انسان کو محبت ہے اور موت کے بعد جو مال اس کی طرف سے خرچ ہوتا ہے وہ درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جو متوفی نے اپنی زندگی میں کیا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہیں — اور کوئی چیز بھی — تم خرچ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۱﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

اللہ اس کو جانتا ہے — سوا اس چیز کے جو — یعقوبؑ نے اپنے اوپر — حرام کر لی تھی

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ

تورات کے اترنے سے پہلے — اور سب کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے — ان سے کہو — تورات

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ

اگر تم سچے ہو — تو تورات لاکر پڑھو — پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے — پس ایسے ہی لوگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

ظالم ہیں — کہو اللہ نے سچ فرمایا — پس ابراہیم کی ملت کی پیروی کرو جو یکسو تھا — اور مشرکوں سے

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۵﴾

نہ تھا — پہلا گھر جو لوگوں کی (عبادت کے) لئے بنایا گیا یہی ہے جو مکہ میں ہے برکت دیا گیا ہے اور دنیا جہان کیلئے ہدایت (کا مرکز) ہے

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

اس میں کھلے نشانات ہیں — ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے — اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آگیا — اور لوگوں پر — اللہ کے لئے

حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

اس گھر کا حج کرنا فرض ہے — جن کو اس تک پہنچنے کا مقدور ہو — اور جو اس پر عمل نہ کرے تو (وہ اپنا نقصان کرتا ہے) کیونکہ اللہ تو جہان کے لوگوں سے بے نیاز ہے

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ

کہو اے اہل کتاب تم اللہ کے بیان کردہ واقعات سے کیوں انکار کرتے ہو — اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر شاہد ہے — کہو

---

۷۹ - آیات ۹۲ تا ۹۶ - ان آیات میں اہل کتاب کے چند اعتراضات کا جواب دیا ہے - اول یہ ہے کہ مسلمانوں کی حلال چیزیں بنی اسرائیل پر بھی سب حلال تھیں - البتہ حضرت یعقوبؑ نے اپنی شفا کے لئے اونٹ کا گوشت نہ کھانے کی نذر مانی تھی - سو اس کے تتبع میں اس کی اولاد نے اس کا گوشت اپنے پر حرام کر لیا تھا - اور ان کے عرف کے تتبع میں تورات میں اس کی حرمت قائم رکھی گئی تھی - اہل کتاب مکہ کے بیت الحرام کو حضرت خلیل اللہ کا بنایا ہوا تسلیم نہیں کرتے تھے - سو اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ یہ وہ پہلا عبادت خانہ ہے جو لوگوں کے استفادہ کے لیے بنایا گیا تھا - اس میں حضرت خلیل اللہ کے تعلق کے آثار پائے جاتے ہیں - ان میں سے ایک وہ جگہ ہے جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں - یہ لوگوں کے لیے امن کی جگہ ہے حضرت خلیل اللہ کی اولاد اس کا یہاں تک احترام کرتی ہے کہ اس کی حدود میں جنگ نہیں کرتے ان کا دشمن قتل کر کے یہاں داخل ہو جاوے تو اس کے ساتھ کوئی تعرض نہیں کرتا - یہ احترام اس تعلق کا نتیجہ ہے جو حضرت خلیل اللہ کو اس بیت کے ساتھ ہے اور اس کی اولاد اپنے مورث اور جد کے اتباع میں اس بیت کا حج کرتے چلے آئے تھے - اور مسلمانوں پر جو اس کی ملت پر ہیں - حج ارکان اسلام میں رکھا گیا ہے - ان لوگوں کے لیے جو سواری اور خرچ راہ اور خرچ پس ماندگاں کا انتظام کر سکتے ہوں - اور اس کے بعد چار آیات ۹۷ تا ۱۰۰ میں اہل کتاب کو نصیحت کی ہے کہ وہ اللہ تعالٰے کی آیات کا انکار اور ان میں شبہات باطلہ پیدا نہ کریں - اور اسی طرح سے مومنوں کو اللہ تعالٰی کی راہ سے نہ روکیں - اور مومنوں کو نصیحت کی ہے کہ اہل کتاب کے کسی فریق کی اطاعت میں اپنے ایمان کو نہ کھو بیٹھیں - اور کوئی وجہ نہیں کہ تم کفر اختیار کرو - درحالیکہ تمہارے سامنے اللہ تعالٰی کی آیات پڑھی جاتی ہیں - اور اللہ تعالٰی کا رسول تم میں موجود ہے - اور اپنے بچاؤ کے لیے اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے - بلکہ اللہ تعالٰی کی پناہ ڈھونڈنی چاہیے -

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ

اے اہل کتاب تم ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اللہ کے رستہ سے اس میں کجی نکال نکال کر کیوں روکتے ہو حالانکہ تم

شُهَدَآءُ ۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۹۸﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ فَرِيقًا

خود اس کو سچا جانتے ہو اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو اے مومنو اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا بھی

مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ كَٰفِرِينَ ﴿۹۹﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

کہا مانو گے تو وہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر چھوڑیں گے اور تم کیسے کافر ہو جاؤ گے

وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ

حالانکہ اللہ کی آیتیں تمکو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تمہارے اندر اس کا رسول موجود ہے اور جو اللہ کے ذریعے اپنا بچاؤ کرتا ہے

إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۰۰﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ

وہی سیدھے رستے کی طرف ہدایت کیا جاتا ہے اے مومنو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم پر موت نہ آوے

إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۰۱﴾ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟

مگر ایسی حالت میں کہ تم مسلم ہو اور سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوط پکڑو اور فرقے نہ بناؤ اور اپنے اوپر اللہ کی

نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا

اس نعمت کو یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی پھر تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے

وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ

اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ

ہے تاکہ تم سیدھے رستہ پر چل پڑو اور تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو اسلام کی طرف بلائیں اور نیک کام کرنے کو کہیں اور برے

وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟

کاموں سے روکیں اور یہی لوگ (جن میں ایسی ایک جماعت ہو) کامیاب ہونے والے ہیں اور تم ان لوگوں جیسے نہ بنو جنہوں نے فرقے بنا لئے

---

۸۰ ۔ آیات ۱۰۱، ۱۰۲ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حق پر استقامت کی نصیحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت اور جلال کو سامنے رکھ کر اس کی مخالفت سے پرہیز کرو۔ اور موت تک اس پر قائم رہو۔ آیت ۱۰۲ میں ایسے تقویٰ کے حاصل کرنے کا طریق بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو جو اللہ تعالےٰ نے آسمان سے لٹکائی ہے یعنی قرآن کو مضبوط پکڑو۔ اور فرقہ بندی نہ کرو۔ تفرق سے ایمان اور عمل دونوں میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور قرآن پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ تمہارے سامنے موجود ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تم کو اس سے نجات دی اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی کے لیے اسی قسم کے احکام بیان کرتا ہے۔ یعنی اللہ کے احکام میں اسی قسم کے فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تفرق سے بچانے کے لیے آیت ۱۰۲ میں جن ہدایات کا ذکر کیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کے ہر ایک فرد کے پیش نظر اس کے تزکیہ کے لیے تین باتیں ہوں۔ عمل بالقرآن۔ عدم تفرق۔ نمونہ صحابہ۔ چونکہ جماعت کے اکثر افراد جاہل ہوتے ہیں اور صحیح علم حاصل کرنے اور صحابہ کے حالات سے آگاہی کے لیے مختلف علماء کے محتاج ہوتے ہیں۔ جن کا تقویٰ اور علم ان سے مخفی ہوتا ہے اس واسطے ان کے اندر عدم تفرق اور یکسانیت کی عادت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے اندر وحدت پیدا کرنے کے لیے آیت ۱۰۳ میں ایک اور ہدایت کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم میں سے ایک گروہ (باقی بر صفحہ ۷۳)

وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ

اور کھلے احکام آجانے کے بعد ایک دوسرے کے خلاف چلنے لگے اور ان لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے جس روز

تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ

کچھ منہ سفید ہونگے اور کچھ منہ سیاہ ہونگے سو جن کے منہ سیاہ ہونگے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم مان کر منکر ہو گئے

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۱۰۵﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ

تھے سو اپنے کفر کی سزا میں اس عذاب کا مزہ چکھ لو اور جن کے منہ سفید ہونگے وہ تو

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ ۗ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۰۶﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ

اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے احکام ہیں جو ہم ٹھیک طور پر تم کو پڑھ سناتے

بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۱۰۷﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۱۰۸﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ

اور سب کام (آخری فیصلہ کے لئے) اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں امتیں جو لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہیں تم سب سے بہتر ہو

ع ۱۱

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۗ وَلَوْ اٰمَنَ أَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ

تم اچھے کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی مان لیتے (یعنی مسلمانوں میں

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱۰۹﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ

شامل ہو جاتے) تو ان کا بھلا ہوتا ان میں ایمان رکھنے والے تھوڑے ہیں اور اکثر نافرمان ہیں وہ چھیڑ چھاڑ کے سوا تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

وَإِنْ يُقٰتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ۖ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۱۰﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے پیٹھ پھیر دینگے پھر ان کو مدد نہ دی جائے گی جہاں پائے جائیں گے ذلت ان پر سوار ہوگی

أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ

مگر یہ کہ اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد کے نیچے ہوں اور اللہ کا غضب ان کی کمائی ہے اور مسکینی ان پر

(بقیہ صفحہ ۷۲) ہونا چاہیے جو اسلام کی طرف دعوت کیا کریں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں اور وہی جماعت کامیاب رہے گی جس میں ایک ایسا گروہ موجود ہو۔ قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان آیات پر عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالے نے ان میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے ہر صدی کے آغاز میں مجدد مبعوث کیے تاکہ ان کے زیرِ ہدایت مسلمانوں میں ایسا گروہ قائم رہے جس کی ہدایت اللہ تعالےٰ نے آیت ۱۰۴ میں کی ہے مگر منقول نہیں کہ کسی مجدد نے اپنے وقت میں ایسا گروہ قائم کیا یہاں تک کہ سوائے دو کے یعنی حضرت شیخ احمد سرہندی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور کسی کا دعوےٰ اُن کی اپنی کتابوں میں مکتوب نہیں۔ اور چونکہ وہ مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں مبعوث ہوئے ہونگے ان کے دعوےٰ کی شہرت ان کے لیے پیغامِ اجل ہوگا۔ یا یہ احتمال ہے کہ ان کی وہ کتابیں جن میں ان کا دعوےٰ مکتوب تھا ضائع کردی گئیں۔ چودھویں صدی کے آغاز میں ہندوستان میں جس پر برطانیہ کی حکومت ہے۔ اور جس میں مذہبی آزادی ہے۔ اس صدی کے مجدد نے اپنے دعوائے مجددیت کا اعلان بڑے ڈھڑلے سے بیباکانہ کیا۔ اور ایک جماعت بھی بنائی۔ جو اشاعتِ اسلام کرے۔ مگر مسلمان اس قدر فرق میں متفرق ہو چکے تھے۔ کہ ان میں اتحاد پیدا کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا تھا۔ بجائے اس کے کہ مسلمان اس کی بعثت سے فائدہ اُٹھاتے اس کے کام میں مزاحم ہوئے اور اس پر کفر کے فتاوے لکھے۔ اور اس سے زیادہ رونے کا مقام یہ ہے کہ اس کی اپنی جماعت میں سخت تفرق پیدا ہو گیا۔ اور ایک دوسرے کی تردید میں مشغول ہو گئے۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا۔

اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الْمَسْکَنَۃُ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ

اور ... چھائی ہے یہ اس کی سزا ہے کہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے اور

یَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (۱۱۱) لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ

پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے ایسے گناہوں کا ارتکاب اس سبب سے کرتے تھے کہ نافرمانیاں کرتے اور حد سے بڑھ جاتے تھے یہ سب یکساں نہیں

مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ (۱۱۲)

اہل کتاب میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہے اللہ کی آیتیں رات کی گھڑیوں میں پڑھتی ہیں اور وہ سجدے کرتے ہیں

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں

وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۱۳) وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ

اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں اور جو نیکی یہ کریں گے اس کی

فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ (۱۱۴) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ

بے قدری نہیں کی جاوے گی اور اللہ پرہیزگاروں کا حال جاننے والا ہے ۸۱ جو لوگ اسلام سے انکار کرتے ہیں یقیناً ان کے مال اور ان کی

اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا

اولاد اللہ کے ہاں ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے اور یہ لوگ دوزخی ہیں اسی میں رہیں

خٰلِدُوْنَ (۱۱۵) مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْھَا صِرٌّ اَصَابَتْ

گے مثال اس کی جو یہ لوگ اس ادنیٰ حیات میں خرچ کرتے ہیں مثل ان لوگوں کے کھیت کی ہے جنہوں نے

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَکَتْہُ ؕ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ

(نافرمانیاں کرکے) اپنا ہی کچھ کھویا ہے اس پر ایک ہوا چل گئی جس میں ٹھر تھی اور اس کو تباہ کر دیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن یہ اپنے اوپر آپ

یَظْلِمُوْنَ (۱۱۶) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ

ظلم کرتے ہیں اے مومنو اپنوں کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ یہ لوگ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہیں

خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ

کرتے وہ چاہتے ہیں کہ تمکو تکلیف پہنچے ان کا بغض تو ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے سینوں

صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۱۷) ھٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ

میں چھپا ہے وہ بہت بڑھ کر ہے ہم نے تم کو پتہ کی باتیں بتا دی ہیں اگر تم کو عقل ہے ۸۲ سنو تم ایسے لوگ ہو کہ تم ان سے

---

۸۱ - آیات ۱۱۲ تا ۱۱۴ - ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ اہل کتاب سب برابر نہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو حق پر قائم ہیں۔ رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور نیکیوں پر عمل کرنے میں دیر نہیں کرتے۔ یہ گروہ صالحین میں سے ہیں۔ جو نیکی یہ کریں گے اس کو بے ثمر نہیں کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسا گروہ جس میں یہ صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ اپنی ان نیکیوں کا ثمرہ پالیں گے اور وہ یہ ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاویں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان کا ذکر اس سورہ کے آخر میں کیا ہے (آیت ۱۹۸)

۸۲ - آیت ۱۱۷ - اس آیت میں یہ حکم ہے کہ غیر مومنین کو اپنا رازدار دوست نہ بناؤ وہ تمہارے نقصان میں کمی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔ بغض کی باتیں ان کے منہ سے نکل ہی جاتی ہیں اور جو کچھ ان کے سینوں میں مخفی ہے وہ بہت بڑی (باقی بر صفحہ ۷۵)

رازداری

تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ

محبت کرتے ہو حالانکہ وہ تم سے محبت نہیں کرتے حالانکہ ساری کتابوں کو مانتے ہو اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہدیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں ان سے کہدو کہ اپنے غصے میں جل مرو بیشک اللہ سینے

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٨﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

کی باتوں کو جاننے والا ہے اگر تمکو کوئی فائدہ پہنچے تو انکو برا لگتا ہے اور اگر تمکو کوئی نقصان پہنچے تو اس

يَّفْرَحُوْا بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کروگے اور برے کاموں سے بچتے رہوگے تو انکے حیلہ سے تمکو کچھ نقصان نہیں پہنچے گا (کیونکہ) جو کچھ وہ کرتے

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١١٩﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ

ہیں وہ اللہ کے احاطہ قدرت کے اندر ہے اور سنو جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے چلے مومنوں کو جنگ کے موقعوں پر بٹھانے لگے

ع ۱۲ / ۱۱ / ۳

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٠﴾ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَ

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی اور اللہ ان کا حامی تھا اور

عَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا

مومنوں کو چاہئے کہ اللہ پر بھروسا رکھیں اور اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی تھی اور تم اس وقت ذلت کی حالت میں تھے پس اللہ

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ

سے ڈرو تاکہ تم کو شکر گذاری کے مواقع ملیں (یاد کرو) جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمکو کافی نہ ہوگا کہ تمہارا پروردگار تین ہزار آسمان

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

سے اتارے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے ہاں (کافی ہے) اگر تم صبر اور تقویٰ کروگے

وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ

اور دشمن اس جوش وخروش سے تم پہ چڑھ آئیں گے تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار وردی پہنے ہوئے فرشتوں سے تمہاری

مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٤﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ

مدد کرے گا اور یہ امداد کا وعدہ تو صرف تمہاری خوشی اور تمہارے دلوں کی تسلی کے لئے اللہ نے کیا تھا ورنہ مدد تو اللہ

اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٥﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَھُمْ

کی بارگاہ سے ملتی ہے جو غالب ہی حکمت والا ہے (اور تم کو مدد اس واسطے دی) تاکہ کافروں کا ایک پہلو کاٹ دے یا ان کو ایسا ذلیل کرے کہ

فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕـبِيْنَ ﴿١٢٦﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْھِمْ اَوْ يُعَذِّبَھُمْ

نامراد ہوکر لوٹ جائیں اس امر میں تمہارا کچھ اختیار نہیں چاہے تو انپر رحم کرے یا ان کے ظلم کے سبب سے ان کو

فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ

عذاب دے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جس کو چاہے بخش دے اور جسکو چاہے

(بقیہ صفحہ ۷۴) چیز ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایسے وقت کا حکم ہے کہ غیر مسلمین کے ساتھ حرب قائم تھا۔ اور ان کی عداوت کا پارہ بلند درجہ تک صعود کر گیا تھا مسلمان باوجود ان باتوں کے اپنی پاک سرشت کے سبب ان سے محبت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محبت کرنے سے تو منع نہیں کیا۔ مگر اپنے رازوں میں انکو شریک کرنے سے منع کیا ہے۔ مسلمان سلطنتوں نے اس حکم پر عمل نہ کرنے سے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ ایسے اعدا کی شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالے نے صبر اور تقوے کی ہدایت کی ہے۔

مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

سزا دے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ف۸۳ اے مومنو سود نہ کھاؤ کئی گنا بڑھا کر اور

مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اللہ سے ڈرو تاکہ تم مراد پاؤ ف۸۴ اور اس آگ سے بچو کہ جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور اللہ اور اس رسول کی فرماں برداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٢﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

جلدی کرو جس کا پھیلاؤ آسمانوں اور زمین کا پھیلاؤ ہے وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگدستی میں

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

(اللہ کے راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنیوالوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

دوست رکھتا ہے اور وہ (یہ وصف بھی رکھتے ہیں) کہ جب کوئی دوسرے کے نقصان کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں

فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا

تو ان کو اللہ یاد آجاتا ہے پھر وہ اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون ہی جو گناہوں کو بخشے اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر

فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ

اصرار نہیں کرتے یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہی اور باغ ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور کام کرنے والوں کا بدلہ کیا ہی اچھا ہے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے برتاؤ کے

سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٦﴾ هٰذَا

طریقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں پس تم زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ (رسولوں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (یہ گذشتہ واقعات)

بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

لوگوں کیلئے تو ایک بیان ہے اور پرہیزگاروں کیلئے رہنما اور نصیحت ہے اور (اے مومنو) ہمت نہ ہارو اور غمگین نہ ہو اور تم ہی

جنگ احد اور اس کے نتائج

۸۳ - آیت ۱۲۰ تا ۱۲۸ - ان آیات میں جنگ اُحد کا بیان ہی۔ یہاں اس جنگ کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو کفار سے نقصان پہنچا۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اس جنگ میں صبر اور تقوٰی پر عمل نہ کیا۔ حالانکہ اللہ نے مسلمانوں کو آیت ۱۱۹ میں آگاہ کیا تھا کہ اگر وہ صبر اور تقوٰی کریں گے تو اعداء کے حیلوں سے محفوظ رہیں گے۔ اس جنگ کے مفصل واقعات تفاسیر اور احادیث میں مسطور ہیں۔

۸۴ - آیت ۱۲۹ - اس آیت میں سود در سود کھانے سے روکا ہے جنگ کے اثنا میں اس کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ قومی جنگوں میں سود اور قمار کا روپیہ جمع کر کے خرچ کرتے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمان بھی ان کی سنت پر عمل کریں یہاں سود در سود کا ذکر جس پر عرب کا عمل تھا اس کی قباحت کو ظاہر کرنے کے لیے کیا ہی ورنہ اس سے یہ مراد نہیں کہ مفرد سود کھانا جائز ہی۔ اگلی دو آیات میں آگ سے بچنے کا حکم دیا ہے جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہی۔ اس کا تعلق آیت سود سے یہ ہے کہ تم کافروں کی سنت پر عمل نہ کرو جس کا انجام جہنم ہے۔ اور اللہ اور اپنے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے جس کا نتیجہ دار الرحمت ہی۔

الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٨﴾ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ

غالب رہوگے اگر تم مومن ہو اگر (اس جنگ میں) تم کو کچھ زخم پہنچا ہے تو اسی طرح کا زخم تمہاری مخالف قوم کو بھی

مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

پہنچ چکا ہے اور زمانہ کے ان واقعات کو ہم لوگوں کے درمیان پھراتے رہتے ہیں اور (ناگوار واقعہ تم کو پیش آیا) تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے

يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣٩﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

ہیں ظاہر کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ دے ورنہ اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور تاکہ مومنوں کو آلایشوں سے پاک کر دے

وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ﴿١٤٠﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ

اور کافروں کا زور توڑ دے ف۸۵ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے انکو نہیں جانچا

جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤١﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور تاکہ صبر کرنے والوں کو بھی جانچ لے اور تم تو موت کے آنے سے پہلے مرنے کی آرزو کرتے تھے پس تمہنے

أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٤٢﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ

تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ف۸۶ اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں اس سے

ع ۱۴ / ۵

---

۸۵ - آیات ۱۳۲ تا ۱۴۰ - احد کی جنگ میں جس میں مسلمانوں نے سخت نقصان اٹھایا تھا وہ شکستہ دل اور محزون ہوئے تھے یہ نقصان ایک جماعت تیر اندازوں کی غلطی سے ہوا تھا جن کو ایک مورچہ پر اس واسطے کھڑا کیا گیا تھا کہ اگر دشمن اس طرف سے جو لشکر کی پشت تھی حملہ آور ہو تو مدافعت کریں مگر یہ دیکھ کر کہ دشمن پس پا ہو رہا ہے۔ انہوں نے مورچہ چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ ان کو حضرت رسول صلعم نے تاکید کی تھی کہ وہ مورچہ کو کسی حالت میں خواہ فتح ہو یا شکست نہ چھوڑیں۔ ایسی جماعت کی نسبت دلوں میں کدورت کا پیدا ہونا اور خود اس جماعت کا منکسر اور نادم ہونا ایک طبعی امر تھا۔ اللہ تعالیٰ ان نقصوں کا ازالہ کرتا ہے۔ اور جماعت مسلمین کو اخلاق تعلیم دیتا ہے۔

آیت ۱۳۲ و ۱۳۳ میں اس متقی جماعت کو جن سے کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی نصیحت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور وسیع جنت کی تحصیل کے اسباب میں سعی کرنی چاہیے۔ اور وہ یوں ہو سکتا ہے کہ فراخی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ اور کسی پر غصہ آوے تو اس کو دبانا چاہیے۔ اور لوگوں کے قصور معاف کرنے چاہئیں۔ بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے۔

آیت ۱۳۴ و ۱۳۵ میں اس جماعت کو نصیحت کرتا ہے جو غلطی کے مرتکب ہوئے تھے۔ کوئی گناہ چھوٹا یا بڑا سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے استغفار کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ گناہ کر کے اس پر عمداً اصرار نہ کریں اور پھر اُن کی جزا بیان کرتا ہے۔

آیت ۱۳۶ و ۱۳۷ میں تسلی دیتا ہے کہ مکذبین کا انجام آخر خراب ہوتا ہے۔ تم صبر کرو۔ اور پھر فرماتا ہے کہ ایسے واقعات لوگوں کے لیے تو ایک قصہ کی حیثیت رکھتے ہیں مگر متقی کے لیے ان میں ہدایت اور وعظ ہے کہ اس سے کئی اخلاقی فوائد اٹھاتے ہیں۔

آیت ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ میں ساری جماعت کو نصیحت کرتا ہے کہ سست اور غمگین مت ہو۔ اگر تم میں ایمان ہوگا تو تم ہی غالب رہو گے۔ تم کو اگر زخم لگا ہے تو اس قسم کا زخم تمہارے دشمن کو بھی پہنچ چکا ہے (جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے) ایسے واقعات قوموں پر نوبت بہ نوبت آتے رہتے ہیں۔ مومنوں پر ایسے واقعات اس واسطے آتے ہیں کہ ان کے ایمان کے ثمرات کا ظہور ہو اور ان میں شہدا کے درجہ والے انسان پیدا ہوں۔ ورنہ اس سے ظالموں کو فائدہ پہنچانا مقصود نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن عیبوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور کفار مٹ جاتے ہیں۔

۸۶ - آیت ۱۴۱ و ۱۴۲ - ابھی جنگِ احد کے متعلق جو کچھ کہنا ہے ختم نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ تنبیہہ کرتا (باقی برصفحہ ۷۸)

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ

پہلے رسول ہو گذرے ہیں اگر مر گیا یا قتل ہو گیا تو کیا تم الٹے پیروں لوٹ جاؤگے اور جو الٹے پاؤں لوٹ جاوے گا تو

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر گذاروں کو جلد بدلہ دے گا ف ۸۷ اور

(بقیہ صفحہ ۷۷) ہے۔ کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم جنت کے مستحق ہو گئے ہو۔ حالانکہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے ممتاز نہیں ہوئے تم تو خود تمنا کرتے تھے کہ ایسا موقع پیش آئے کہ تمہاری موت اللہ کی راہ میں ہو سو وہ موقع تم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔

---

۸۷ - آیت ۱۴۴ حضرت رسول صلعم کی نسبت افواہ پھیل گئی کہ آپ شہید ہو گئے۔ ایسے موقع پر ایسے واقعہ کا ہونا بعض کے لیے موجب ابتلا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ فرماتا ہے کہ محمد صلعم ایک رسول ہے اس سے پہلے آنے والے رسول مر چکے اگر یہ مر گیا یا مارا گیا تو کیا تم کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول صلعم سے ماقبل کے انبیا جن میں حضرت عیسیٰ بھی شامل ہے فوت ہو چکے ہیں۔ اور کسی رسول کے مرجانے یا مارا جانے سے وہ دین جو لایا ہے باطل نہیں ہوتا۔ دین تو اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے اللہ تو نہیں مرتا اور نہ اس کا دین مرتا ہے۔

اس جنگ کی بحث آیت ۱۷۹ پر جا کر ختم ہوتی ہے مسلمانوں میں جو شبہات اور کمزوریاں پیدا ہو گئی تھیں۔ ان کا ازالہ کیا ہے۔ میں ان میں سے اہم باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں مسلمان کچھ ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ اللہ آیت ۱۴۵ میں فرماتا ہے کہ کئی نبی ہو چکے ہیں جنکے ساتھ مل کر خدا کے خالص بندوں نے لڑائی کی اور اللہ کے رستہ میں کوئی مصیبت آئی تو نہ سست پڑ گئے۔ اور نہ کمزور ہوئے بلکہ یہ سمجھ کر کہ مصیبت کسی ہمارے گناہوں اور بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہے اللہ سے مغفرت اور ثبات قدم اور نصرت طلب کی بعض نے یہاں تک کمزوری ظاہر کی کہ چاہا ابوسفیان کی پناہ ڈھونڈیں اللہ تعالیٰ نے آیت ۱۴۸ و ۱۴۹ میں فرمایا کہ اگر کفار کی اطاعت کرو گے تو تم کو کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔ اور تم اپنا سرمایہ کھو بیٹھو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز اور وہ سب سے بہتر نصرت کرنے والا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے ہم کفار کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالدیں گے۔ چنانچہ کفار کہہ گئے تھے کہ دوسرے سال چڑھ آویں گے۔ مگر مرعوب ہو کر نہ آئے مسلمانوں کے دلوں میں یہ شبہہ بھی تھا کہ باوجود وعدہ نصرت کے کیوں انہوں نے نقصان اٹھایا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے آیت ۱۵۱ سے ۱۵۴ تک دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا مگر جب تم نے تقویٰ اور صبر ترک کر دیا جو نصرت کی شرط تھی تو تم پر مصیبت آئی۔ اس مصیبت میں بھی تمہارے لیے یہ اخلاقی سبق ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اور مصیبت جو تم پر آ پڑے اس پر محزون نہ ہو بعض کا خیال یہ بھی تھا کہ اگر ہم مدینہ میں ٹھہر کر جنگ کرتے جیسا کہ بعض کی رائے تھی تو اس میدان میں نہ مارے جاتے۔ اللہ تعالیٰ آیت ۱۵۴ میں جواب دیتا ہے کہ اگر تم گھروں میں بھی ہوتے تو جسے مارا جانا تھا وہ اپنے مقتل میں ضرور پہنچتا۔ اللہ کے مقدرات ٹلتے نہیں۔ جب جنگ کا نقشہ بدل گیا اور دشمن مکرر ہجوم کر کے آیا تو بعض صحابہ میدان سے بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ آیت ۱۵۵ میں فرماتا ہے کہ ان کا یہ گناہ کبیرہ ان کے بعض قصوروں کا نتیجہ ہے کہ شیطان کو ان کے بہکانے کا موقع مل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ گناہ کبیرہ معاف کر دیا۔ اس سے یہ سبق حاصل ہو سکتا ہے کہ بعض گناہ صغیرہ جو انسان کی غفلت سے سرزد ہوتے ہیں وہ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی راہ صاف کرتے ہیں۔ پھر آیت ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ یہ نصیحت کرتا ہے کہ کوئی تمہارا سفر میں مر جائے یا جنگ میں قتل ہو جائے تو منکران تقدیر کی طرح یہ مت کہو کہ ہمارے پاس ہوتا تو بچ جاتا منکران تقدیر کے لیے تو یہ بات ایک حسرت کا باعث ہوتی ہے۔ مومن کا تو یہ اعتقاد ہونا چاہیے کہ موت اور حیات اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کی راہ میں مارا جانا یا مرنا تو اللہ کی مغفرت اور رحمت کو جذب کرتا ہے جو دنیا میں زندہ رہ کر مال جمع کرنے سے بدرجہا افضل ہے اور دنیا میں رہنے سے مر کر یا قتل ہو کر اللہ کے پاس جانا بہتر ہے جن لوگوں کے قصور سے مسلمانوں کا سخت نقصان ہوا تھا حضرت رسول صلعم نے ان سے کوئی بازپرس نہیں کی اللہ نے بھی آیت ۱۵۸ میں یہ نصیحت کی کہ ان کا گناہ عفو کر اور اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے مغفرت طلب کر اور انتظامی امور میں ان کو مشاورت میں شریک کر لیا کر مشورہ (باقی بر صفحہ ۷۹)

كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

کوئی شخص بغیر حکم اللہ مر نہیں سکتا وقت مقرر (ہر ایک کی موت کا) لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا بدلہ چاہتا

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

ہے ہم اس میں سے اس کو دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہتا ہے تو ہم اس سے اس کو دے دیتے ہیں اور ہم شکر کرنیوالوں کو عنقریب جزا دینگے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ

اور کئی پیغمبر ہو گذرے ہیں جن کے ساتھ ملکر بہت سے ربانی لوگوں نے لڑائی کی پھر جو مصیبت ان کو اللہ کے رستہ میں پہنچی اس کی وجہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ

انہوں نے ہمت نہ ہاری اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ دب گئے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور انہوں نے

قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ

کوئی بات اپنے منہ سے نہیں نکالی سوا اس کے کہ انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ اور جو ہم نے اپنے کام میں حد سے تجاوز کئے ہیں معاف

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىھُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ

کر اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور ہم کو کافر لوگوں کے خلاف مدد دے تو اللہ نے ان کو دنیا کا بدلہ دیا اور

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

آخرت کا اچھا بدلہ بھی دیا اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے مومنو اگر تم کافر لوگوں کا کہا

١٥ ع ٥ ٦

تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ

مانوگے تو وہ تم کو الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹا لے جاوینگے پھر تم لوٹ کر گھاٹے میں رہوگے (کافر تمہارے دوست نہیں) بلکہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

اللہ تمہارا دوست ہے اور وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے ہم عنقریب کافر لوگوں کے دلوں میں ہیبت ڈال دینگے کیونکہ

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى

انہوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہرا رکھے ہیں جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓي اِذَا

کیا ہی برا ہے اور یقیناً اللہ نے تو تم کو اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب ان کو اللہ کے اذن سے تم کاٹ رہے تھے (یہی حالت قائم رہی) یہانتک

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ

کہ تم نے بزدلی کی اور تم نے مورچہ پر جمے رہنے میں باہم جھگڑا کیا اور (رسول کی) نافرمانی کی بعد اس کے کہ تم کو وہ چیز دکھا دی جس کو تم

مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ

دوست رکھتے تھے تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے ہیں اور تم میں سے بعض آخرت چاہتے ہیں پھر (اللہ نے) تمہاری توجہ دشمنوں کی طرف سے پھیر دی

(بقیہ صفحہ ۷۸) کے بعد جس امر پر عزم ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے شروع کرنا چاہیے مشاورت کا اصول اسلام نے وضع کیا اور آج غیر مسلم قومیں اس پر عمل کر کے فائدہ اٹھا رہی ہیں اور مسلمان بادشاہ اس سے محروم ہیں باوجود مشاورت کی جو کامیابی کا ایک وسیلہ ہے آیت ۱۵۹ میں یہ بھی سکھایا ہے کہ اسباب پر توکل نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ پر مومنوں کو توکل کرنا چاہیے کیونکہ کامرانی اللہ کی نصرت پر ہوتی ہے۔ اور آیت ۱۶۰ میں انبیاء پر بدگمانی کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کی شان نہیں کہ کوئی خیانت کریں وہ تو اللہ کی رضا کا اتباع کرتے ہیں اور اللہ کے ہاں درجات بلند رکھتے ہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسی مقدس ہستی کو ان میں مبعوث کیا ہے کہ ان کو اخلاقِ ذمیمہ سے پاک کرتا ہے۔ اور ان کو شریعت کا علم اور عمل سکھاتا ہے۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥١﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ

تاکہ تم کو نافرمانی کی سزا دے اور اس نے تمہارے قصور کا اثر تم سے مٹا دیا اور اللہ مومنوں پر بڑا فضل کرنیوالا ہے (یاد کرو) جب تم دور بھاگے جاتے تھے

عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا

اور کسی کی طرف التفات نہیں کرتے تھے اور رسول تم کو پیچھے کی طرف بلا رہے تھے۔ پس ایک غم کے بدلے (جو تم نے رسول کو پہنچایا) اللہ نے تمکو (شکست کا)

عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٢﴾ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم

غم پہنچایا (اس سے یہ فائدہ ہوا) کہ تم سے کوئی مطلب فوت ہو جائے یا کوئی مصیبت آپڑے تو تم کو غمگین نہ ہونا چاہیے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے پھر

مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ

اس غم کے بعد تم پر اس نے امن اتارا ایک اونگھ تھی جو تم میں سے ایک گروہ کو آ لیا اور ایک گروہ ایسا تھا جس کو اپنی جانوں کی

أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ

پڑی تھی اللہ کے حق میں جاہلیت کی سی ناحق بدگمانی کرتے تھے وہ کہتے تھے کیا اس امر (یعنی کامیابی حاصل کرنے میں) ہمارے

مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ

بھی کچھ ہوگا (یعنی آیا ہم بھی کامیاب ہونگے) کہدو بیشک سب کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ اپنے دلوں میں ایسی باتیں مخفی رکھتے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے

يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ

یہ کہتے ہیں اگر اس امر میں ہمارا بھی کچھ (حصہ) ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے کہدو اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جنپر مارا جانا لکھا جا چکا

لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي

تھا وہ خود اپنے پچھڑنے کی جگہ کی طرف نکل آتے اور (جو ہوا) اس سے یہ فائدہ ہوا) تاکہ اللہ تمہارے سینوں کے اسرار ظاہر کرے اور تمہارے

صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٣﴾ إِنَّ

دلوں کے خیالات کو صاف کرے اور اللہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے جو لوگ

النصف

الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا

دو فوجوں کے بھڑ جانے کے موقع پر تم میں سے بھاگ گئے ہیں ان کو شیطان نے ان کے بعض کرداروں کے سبب پھسلا دیا ہے

كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اللہ نے ان کا یہ قصور مٹا دیا ہے بیشک اللہ بخشنے والا بردبار ہے مومنو ان لوگوں کی طرح مت بنو جو کفر کی

ع ۷

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا

باتیں کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے بارے میں جو سفر میں نکلتے ہیں یا جہاد کرنے جاتے ہیں (اور مر جاتے ہیں یا مارے جاتے ہیں) کہتے ہیں اگر وہ ہمارے پاس رہتے

غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي

تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (ان خیالات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے) کہ اللہ انکے دلوں میں حسرت ڈال دیتا ہے اور اللہ ہی جلاتا ہے

وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٥﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ

اور اللہ ہی مارتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے اور اگر تم اللہ کے رستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ (تو تمہارا کچھ نقصان نہیں)

لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى

اللہ کی مغفرت اور رحمت جو حاصل ہوتی ہے وہ اس (مال سے) بہتر ہے جو لوگ (زندہ رہ کر) جمع کرتے ہیں اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ تو

اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٥٧﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ

اللہ کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے اللہ کی رحمت سے تم ان کے لئے نرم دل واقع ہوئے ہو اگر تم سخت کلام سنگدل ہوتے تو

لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا

تمہارے پاس سے تتر بتر ہو جاتے سو ان کو معاف کر دے اور ان کے گناہوں کی مغفرت مانگ اور قومی معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا

پھر جب کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسا کرو بیشک اللہ بھروسا کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اگر اللہ تمہاری مدد پر ہو تو تم پر کوئی

غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

غالب نہ ہوگا اور اگر وہ تم کو تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو بعد اس کے تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیے کہ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ

اللہ کے اوپر بھروسا کریں اور کسی نبی کے شایاں نہیں کہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ

خیانت کی چیز کے ساتھ حاضر ہوگا پھر ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ پورا دیا جاویگا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا کیا جو شخص اللہ کی

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦١﴾

رضامندی کے تابع ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس نے اللہ کا غضب کمایا ہو اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو اور وہ بُرا ٹھکانا ہے

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٢﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

اللہ کے ہاں یہ لوگ صاحبِ درجات ہیں اور جو یہ کرتے ہیں اللہ دیکھتا ہے اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو اللہ کی آیتیں انکو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٣﴾ اَوَلَمَّا

اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور یہ لوگ پہلے اس سے کھلی گمراہی میں تھے اور کیا جب

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ

تم پر ایک مصیبت آپڑی جس کا دوگنا تم دشمن کو پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے (یہ آفت) کہاں سے آئی۔ کہدو یہ تمہاری اپنی طرف سے

اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٤﴾ وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ

ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (فتح شکست میں بدل سکتا ہے) اور دو فوجوں کی لڑائی کے دن تمکو جو مصیبت پہنچی وہ اللہ

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ

اذن سے تھی تاکہ مومنوں کو معلوم کر لے اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے اور منافقوں سے کہا گیا کہ

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ؕ

آؤ اللہ کے رستہ میں لڑو یا (دشمن) کو ہٹا دو تو کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے کہ لڑائی ہونی ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہو لیتے

هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

آج یہ لوگ ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ نزدیک ہیں زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو انکے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٦﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا

نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں جو لوگ (گھر) بیٹھ کر اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ ہمارا کہا

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٧﴾

مانتے تو نہ مارے جاتے (ان سے) کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دو

النصف

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اور جو لوگ اللہ کے رستے میں مارے گئے ہیں ان کو مردے خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں

يُرْزَقُونَ ﴿١٦٨﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا

انکو رزق دیا جاتا ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ ان کو دے رکھا ہے اس میں خوشحال ہیں اور ان پیچھے رہے ہوئے (زندوں کے)

بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٦٩﴾ يَسْتَبْشِرُونَ

بارے میں جو ان سے شامل نہیں ہوئے خوشی مناتے ہیں کہ ان کو بھی کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ غمگین ہونگے اللہ کی نعمت اور

بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧٠﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا

فضل پر خوشحال ہو رہے ہیں اور اس بات پر بھی کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ف جن لوگوں نے زخم کھانے کے

لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

بعد اللہ اور رسول کا کہا مانا ان میں سے ان لوگوں کے لئے بڑا اجر ہے جنہوں نے اپنے عمل میں حسن پیدا کیا اور ریا اور لوٹ کی لالچ سے

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

بچے رہے یہ وہ لوگ ہیں جن لوگوں نے آکر کہا کہ لوگ تمہارے برخلاف اکٹھے ہوئے ہیں ان سے ڈرو تو اس پر ان کا ایمان

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٢﴾ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ

بڑھ گیا اور کہنے لگے کہ ہمیں اللہ بس ہے اور وہ بہتر کارساز ہے پس یہ لوگ اللہ کی نعمت

مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ

اور فضل کے ساتھ (صحیح سلامت) واپس آئے ان کو کچھ ناگوار امر نہ پہنچا اور انہوں نے اللہ کی مرضی کی پیروی کی اور اللہ بڑے فضل

عَظِيمٍ ﴿١٧٣﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ

والا ہے یہ شخص (مخبر) تو ایک شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے سو تم ان سے نہ ڈرو اور مومن ہو تو

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا

مجھ سے ڈرو اور جو لوگ کفر کی باتوں کے پھیلانے میں جلدی کرتے ہیں تجھے آزردہ نہ کریں (کیونکہ) یہ لوگ اللہ کا

اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٥﴾

کچھ بگاڑ نہیں سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کوئی بہرہ نہ دے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوتا ہے

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ

جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو دردناک عذاب

---

۸۸ ۔ آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰۔ جنگوں میں جو صحابہ شہید ہو گئے تھے اور اُن کے اقربا اور احبار کو ان کے فقدان کا غم تھا اُن کی تسلی اور نیز اس امر کی ترغیب کے لیے کہ وہ اللہ کے رستہ میں جنگ کرنے سے نہ گھبرائیں۔ ان تین آیات میں شہدا کی خوش حالی اور امن کی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو ان کو بعد الموت حاصل ہوئی ہے۔ ان کو مردہ مت سمجھو۔ وہ دنیا کی پرمحن زندگی چھوڑ کر دوسرے عالم میں اپنے پروردگار کے مہمان ہیں۔ ان کو بے محنت رزق ملتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے جو ان کو دیا ہے اس پر خوش حال ہیں۔ اور جو لوگ ابھی اُن کے ساتھ نہیں ملے ان کی نسبت خوشی کرتے ہیں کہ وہ اس عالم میں آکر خوش و خرم ہوں گے۔ اور ان کو کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا۔ اپنے اوپر اللہ تعالٰی کے فضل اور نعمت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کو یہ خوشی ہے کہ اللہ تعالٰی مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ

ہوگا — اور جو لوگ (اسلام سے) انکار کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہم جو ان کو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے ہم تو ان کو اسلئے

لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي

مہلت دیتے ہیں کہ ان کے اور گناہ بڑھ جاویں اور ان کو ذلت کی مار ہوگی — اور ایسا نہیں ہے کہ مومنوں کو اس حالت پر چھوڑ دے جس حال

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي

پر تم (اب) ہو — جب تک برے بھلے کی تمیز نہ کر دے — اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ تم کو غیب کی باتیں بتا دے

الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ

لیکن اللہ اپنے — رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے (غیب کی بعض باتیں بتانے کیلئے) چن لیتا ہے — اس لئے تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ

لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور عمل میں پرہیزگاری کرو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا ف۸۹ — جو لوگ اس مال کے خرچ کرنے میں جو اللہ نے ان کو دیا ہے بخل کرتے ہیں

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ

وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے — بلکہ بدتر ہے جس مال کا بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق ان کو پہنایا

الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ

جاویگا — آسمانوں اور زمین کا وارث — اللہ ہے — اور جو کچھ تم کرتے ہو — اللہ اس سے باخبر ہے — اللہ نے

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا

ان لوگوں کی بات سن لی ہے جو کہتے ہیں — اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں — جو کچھ انہوں نے بکا ہے ہم لکھ لیں گے — اور ان کا

وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی — اور (قیامت کو) ہم ان سے کہیں گے — کہ دوزخ کا عذاب چکھو — یہ اس کی سزا ہے جو تمہارے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ

ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے — اور اللہ تو بندوں پر ظلم کا روا دار نہیں — یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ ہم

اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ

کسی رسول کو نہ مانیں — جب تک ایسی — قربانی نہ لاوے — جس کو آگ کھا جاوے — کہو کہ مجھ سے پہلے تمہارے پاس کئی

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

پیغمبر کھلے نشانات اور وہ چیز بھی لائے جو تم کہتے ہو — پھر تم نے ان کو کیوں قتل کیا — اگر تم سچے ہو

ع ۹ — وقف لازم

---

۸۹ — آیت ۱۷۸ — آنحضرت رسول صلعم کی مدنی زندگی میں حضور کی جماعت میں تین قسم کے لوگ تھے خالص مومن کمزور مومن منافق۔ اگر امن کی زندگی ہوتی۔ تو اس مخلوط جماعت میں اس امر کا امتیاز ناممکن ہوتا کہ ان میں سے خالص مومن کون ہیں اور جو دین اس مخلوط جماعت کے ذریعہ آئندہ آنے والی نسلوں کو پہنچتا اس کی صحت مشتبہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنگوں اور مصائب میں مبتلا کیا۔ جس سے خالص مومن مزکی ہو کر کندن ہو گئے۔ اور کمزور کچھ تو قوی الایمان ہو گئے اور کچھ جدا ہو گئے۔ اور منافق تاب نہ لا کر جدا ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ قوموں کا تزکیہ ایک مقدس وجود کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ جو وحی الٰہی کا حامل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک نفس میں یہ استعداد نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں سے آگاہ کیا جاوے اور جو لوگ رسول کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں ان کو خالص اور مزکی بنانے اور ان میں یہ قابلیت پیدا کرنے کیلئے کہ وہ اوروں تک اللہ تعالیٰ کا دین پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ ان کو ابتلاؤں اور مصائب سے گذرنا پڑتا ہے جس کے بغیر کوئی فرد یا کوئی قوم تزکیہ اور تجلیہ نہیں پا سکتے۔

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُو بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ
اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو (بیدل نہ ہو) (کیونکہ) تجھ سے پہلے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا گیا ہے جو کھلے نشانات اور صحیفے اور روشن کتاب لائے

الْمُنِيرِ ﴿۱۸۳﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن
تھے ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تمہارے اعمال کا بدلہ تو پورا پورا قیامت کے دن دیا جاوے گا پس جس کو

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
آگ سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا اس نے مراد پالی اور یہ ادنیٰ زندگانی تو دھوکے کی پونجی

الْغُرُورِ ﴿۱۸۴﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
ہے تم اپنے مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور ان لوگوں سے جو تم سے پہلے کتاب دئے گئے ہیں اور ان لوگوں سے

الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا
جو مشرک ہیں ایذا کی باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگار ہوگے

فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۱۸۵﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں کا اقرار لیا جو کتاب دئے گئے ہیں کہ تم اس کتاب

لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ
کو لوگوں سے بیان کرو گے اور اس کو چھپاؤ گے نہیں پھر انہوں نے اس کو اپنے پس پشت پھینکدیا اور اس کے عوض تھوڑے

ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿۱۸۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا
دام لے لئے بری چیز ہے جو یہ خریدتے ہیں جو لوگ اپنے کئے پر اتراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کام کے لئے

وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ
انکی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیا نہیں تم خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے اور ان

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸۷﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
کے لئے دردناک عذاب ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ﴿۱۸۸﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ
قادر ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ردو بدل میں عقلمندوں کے لئے

ع ۹ ۱۹ ۱۰

لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۸۹﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ
نشانات ہیں ف ۹۰ یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ
اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں (آخر بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے پروردگار تونے یہ کارخانہ عبث نہیں بنایا (جب کسی اہم غرض کے لئے)

---

۹۰ ۔ آیت ۱۸۹ ۔ اس آیت اور آئندہ آیات میں نشاناتِ آفاقی کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ زمین و آسمان اور ان کے مخلوق لیل و نہار کے ادل بدل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفاتِ عالیہ کے نشانات ہیں ۔ مگر ایسے لوگوں کے لیے جن کی عقول ماحول کے تاثرات سے آزاد ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منور ہوں ۔ اور مخلوق کے عجائب میں فکر کرتے ہوں ذکر سے استفادہ کرنے کے لیے تفکر ضروری ہے ۔ اور موجودہ مسلمین میں تفکر کی کمی ہے ۔ جس کے سبب سے ذکر سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ۔

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩٠﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُۥ ۖ وَمَا

تیری ذات پاک ہے تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچا اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے آگ میں ڈالا تو اس کو خوار کیا اور

لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿١٩١﴾ رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ

ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی جو ایمان لانے

أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا

کی منادی کر رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لائے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ بخش اور ہماری بدی کی استعدادوں کو

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

دبادے اور ہماری موت نیکوکاروں کے ساتھ کر۔ ہمارے پروردگار جو وعدے تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت کئے ہیں وہ عطا فرما اور ہم

يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٣﴾ فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ

کو قیامت کے دن ذلیل نہ کر۔ بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا تو انکے پروردگار نے انکی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے

أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ ۖ فَٱلَّذِينَ

والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم ایک دوسرے سے ہو سو جنہوں نے میرے

هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا۟ وَقُتِلُوا۟

دین کے لئے اپنا دیس چھوڑ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ان کی بدیاں ان

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ

سے مٹا دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرونگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی یہ اللہ

ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٤﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ

کے ہاں سے ان کے اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ ہی کے ہاں اچھا بدلہ ہے جن لوگوں نے حق کا انکار کر دیا ہے ان کا

كَفَرُوا۟ فِى الْبِلَٰدِ ﴿١٩٥﴾ مَتَٰعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٦﴾

(امن و فراغی سے) شہروں میں پھرنا تمہیں مغالطے میں نہ ڈال دے یہ تھوڑی سی بہرہ مندی ہے پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿١٩٧﴾ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ

اللہ کے ہاں سے یہ ان کی مہمانی ہے اور جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہت بہتر ہے اور اہل کتاب میں سے ایسے

الْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ

لوگ بھی ضرور ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر جو تم پر اترا ہے اور اس پر جو ان پر اترا ہے اور اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں

لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ ﴿١٩٨﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ

اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑے دام نہیں لیتے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں ان کا اجر ہے

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ اصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟

بیشک اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے اے مومنو صبر کرو اور دوسروں کے مقابلہ میں تکلیفیں برداشت کرو اور اپنی حدوں کی حفاظت

وَاتَّقُوا۟ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾ ع

کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کامیاب ہو

سُورَةُ النِّسَاءِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَسِتٌّ وَسَبْعُونَ آيَةً وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جی سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا

زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ

بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور اس اللہ کے حقوق کی جس کے ذریعے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور

الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

رشتوں کے حقوق کی حفاظت کرو (یاد رکھو) کہ اللہ تمہارے حال کا نگران ہی ہے ف۹۱ اور یتیموں کا مال ان کے حوالہ کرو اور اپنے ردی مال کے ساتھ ان کا

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ②

نفیس مال نہ بدل لو اور ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ یہ بڑا گناہ ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى

اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیموں کے بارے میں تم انصاف نہ کر سکو گے تو انکی ماؤں سے جو تم کو پسند ہوں دو دو تین تین چار چار

وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

تک نکاح کر لو اور اگر تم کو خوف ہو کہ ان میں مساوات کا سلوک نہ کر سکو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو) یا لونڈیوں سے یہ تعداد

اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ③ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ

بہت قریب ہے اس کے کہ تم عیال کے بوجھ کے نیچے نہ دب جاؤ ف۹۲ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے دو اور اگر وہ خوشدلی سے اس میں سے تم کو کچھ چھوڑ دیں

سورۃ النساء مدنیۃ

۹۱ ۔ آیت ۱ ۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے احکام منزلی اور تمدنی بیان کیے ہیں ۔ اس واسطے ابتدا اس آیت سے کی ہے کہ جملہ نسلِ انسانی ایک کنبہ ہے جو ایک جوڑے سے پیدا ہوتے ہیں ۔ اس سے غرض یہ ہے کہ وحدتِ انسانی کا اصل سکھایا جاوے ۔ اور یہ کہ ان کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے ۔ جیسا کہ ایک کنبہ کے ارکان ایک دوسرے سے کرتے ہیں ۔ جس جوڑے سے انسان پیدا ہوئے اُس کی تخلیق کے متعلق اس سے زیادہ کی ضرورت اللہ تعالیٰ نے نہیں سمجھی ۔ کہ اول آدم پیدا ہوا اور اس سے اس کی زوجہ پیدا ہوئی ۔ جو لوگ ابتدائی جوڑے کی تخلیق کو فلسفیانہ طور پر معرضِ بحث میں لاتے ہیں وہ آج تک کسی صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچے ۔

---

۹۲ ۔ آیت ۳ ۔ اس آیت میں لفظ یتامیٰ سے نابالغ لڑکیاں مراد ہیں جن کا والد فوت ہو چکا ہو ۔ اور النساء سے یہاں وہ بیوہ عورات مراد ہیں جو یتیم لڑکیوں کی والدہ ہوں ۔ لغتِ عربی کے بہترین ماہر اور مورد وحی نے جس پر یہ وحی ہوئی اس آیت سے یہی سمجھا ہے کہ مرد کے لیئے ایک وقت میں چار زوج تک رکھنا جائز کی آخری حد ہے ۔ اوروں کی زباندانی یہاں ختم ہو جانی چاہیے ۔ آیت نے اس جواز پر دو شرطیں لگائی ہیں ۔ اول یہ کہ وہ یتیم لڑکیاں جو تمہاری تربیت میں ہیں ۔ اگر ان کے مال کی حفاظت انصاف کے ساتھ کرنے میں تمہیں خوف معلوم ہوتا ہے تو ان کی مائیں اگر تم کو پسند ہوں چار کی حد تک کر سکتے ہو ۔ یہ جواز صرف یتامیٰ کی حفاظت کے لیے تجویز کیا گیا ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ ایک سے زاید ازدواج میں عدل قائم رکھ سکو ورنہ ایک پر کفایت کرو ۔ دوسری شرط کو پورا کرنا مسلمانوں کو (باقی بر صفحہ ۸)

مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ

تو اُسے کھاؤ رچتا پچتا اور وہ مال جو اللہ نے تمہارے لئے قیام کا سبب بنایا ہے کم عقلوں کو

اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝۵

حوالے نہ کرو اور اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے خوش کن باتیں کہو

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

اور یتیموں کی تربیت کرتے رہو یہاں تک کہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں سنبھلنے کی لیاقت پاؤ تو ان کے

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا

مال ان کے حوالہ کر دو اور انکے بڑا ہونے کے اندیشہ سے ان کا مال فضول خرچی کرکے اور جلدی کرکے نہ اڑاؤ اور جو (ولی) غنی ہے

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ

وہ اسکے مال میں سے کچھ لینے سے بچتا ہے اور جو (ولی) حاجتمند ہے وہ (اس میں سے) رواج کے مطابق کچھ لے جب تم ان کا مال ان کے حوالے

أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝۶ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کرنے لگو تو ان پر گواہ بنالو اور حساب لینے کو تو اللہ ہی کافی ہے ماں باپ اور رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ جاویں تھوڑا ہو

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ

یا بہت اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ جاویں اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہے ہر

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝۷ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ

ایک کے لئے ایک مقرر حصہ ہے اور جب تقسیم کے وقت (غیر حصہ دار) رشتہ دار اور یتیم

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝۸ وَ

اور مسکین موجود ہوں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ دے دو اور ان کا دل معقول باتوں سے خوش کر دو اور

لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا

ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ضعیف اولاد چھوڑ مرتے تو اس پر ان کو ترس آتا تو چاہیئے کہ اللہ سے

اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝۹ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا

ڈریں اور سیدھی بات کریں جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ

إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝۱۰ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي

بھرتے ہیں اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے تمہاری اولاد کے حق میں اللہ تم کو

ع ۱ ۱۰ ۱۲

(بقیہ صفحہ ۸۶) تقریباً ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی دیکھ کر آیت ۱۲۹ میں عدل کا مفہوم ایسا قرار دیدیا جس سے عدل کرنا انسان کی طاقت کے اندر آگیا۔ یعنی یہ کہدیا کہ عدل کا حقیقی مفہوم تو تم بجا نہیں لاسکتے۔ اتنا کیا کرو کہ کسی ایک کی طرف بالکلیہ اتنا نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت معلقہ ہو کر رہ جائے۔ کہ نہ اس کو شوہر دار کہہ سکیں اور نہ مطلقہ۔ اس آیت سے یہ مراد لینا کہ اگر تم عدم انصاف کے خوف سے یتامیٰ سے نکاح نہیں کرسکتے تو اور عورتوں سے چار تک نکاح کرلو۔ اس شرط اور جزا میں کوئی ربط معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا مفہوم یہ ٹھہرا کہ اول تو یتامیٰ سے نکاح کرو۔ اگر عدم انصاف کے خوف سے نہ کرسکو تو اس صورت میں اور عورتوں سے چار تک نکاح کرلو اول تو اس حکم کا کوئی فلسفہ معلوم نہیں ہوتا کہ یتامیٰ سے نکاح کیا کرو۔ دوم ان سے نکاح نہ کرسکنے کی صورت میں چار تک اور عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ یتامیٰ کے ساتھ نکاح نہ کرسکنے کی صورت میں چار تک نکاح جائز ہیں۔ اس کا فلسفہ میری نظر سے مستور ہے۔

أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ

وصیت کرتا ہے مرد کے لئے دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہو پھر اگر عورتیں (دو) یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لئے

ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ترکہ میں سے دو تہائی اور اگر اکیلی ہو تو اس کے لئے آدھا اور اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ

مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ

میں سے چھٹا حصہ اگر اسکی (میت کی) اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہو اور اس کے وارث اس کے ماں

أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

باپ ہوں تو اس کی ماں کے لئے ایک تہائی (باقی باپ کے لئے) پھر اگر (ماں باپ کے ساتھ) اس کی (ایک سے زیادہ) بھائی بہنیں ہوں تو اسکی ماں

يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ

کیلئے چھٹا حصہ (یہ حصے) میت کی وصیت کے عملدرآمد اور ادائے قرض کے بعد ہونگے۔ تمہارے باپ دادے اور بیٹے پوتے تم نہیں جانتے کہ ان میں سے

نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا تم سے زیادہ قریب ہے، (اسواسطے) اللہ کی طرف سے حصے مقرر کر دیئے گئے ہیں بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو تمہاری بیبیاں

أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

چھوڑ مریں اگر انکی اولاد نہیں تو اس میں سے تمہارا حصہ آدھا پھر اگر ان کی اولاد ہو تو تمہارے لئے ان کے ترکہ میں سے چوتھائی مگر یہ حصے

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ

ان کی وصیت کی تعمیل کے بعد جو وہ کریں اور قرض کے ادا کرنے کے بعد ہونگے اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے ان کا حصہ

لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

چوتھائی پھر اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کا حصہ تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں بعد اس وصیت کی تعمیل کے جو تم نے کی ہو یا قرض کے جو تم نے

تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ

دینا ہو اور اگر کوئی مرد یا عورت جسکی میراث رہی ہو کلالہ ہو (نہ تو اسکے ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو) اور اس کا کوئی

أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ

بھائی یا بہن (اخیافی) ہوں تو ہر ایک کے لئے ان میں سے چھٹا حصہ ہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہونگے

فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ

(یہ حصے) وصیت کی تعمیل کے بعد جو وہ کر جاوے یا قرض کے ادا کئے بعد جو اس کے ذمہ ہو بشرطیکہ نقصان پہنچانے کے لئے یہ چیزیں

اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

نہ ہوں یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریگا اسکو اللہ ایسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَ

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور

مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ

جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے تجاوز کرے گا اسکو آگ میں داخل کرے گا جس میں مدتوں رہیگا اور

عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٤﴾ ع وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا

اسکے لئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان کے برخلاف اپنوں میں سے چار گواہ

ع ۲ / ۱۳

عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ

طلب کرو پھر اگر وہ گواہی دیدیں توگھروں میں بند رکھو یہانتک کہ ان کو موت

الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴿١٥﴾ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا

آجاوے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راہ نکالے ۹۳ اور تم میں سے جو دو مرد اس کا (لواطت کا) ارتکاب کریں تو انکو ایذا دو

فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿١٦﴾ إِنَّمَا التَّوْبَةُ

پھر اگر توبہ کریں اور اپنی حالت درست کرلیں تو ان سے تعرض نہ کرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنیوالا ہے اللہ پر توبہ کا قبول کرنا

عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ

صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ ایسے لوگوں کی توبہ

يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ

قبول کرلیتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور ان لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جو

يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ

بدیاں کرتے رہتے ہیں اور جب موت آحاضر ہوتی ہے تو کہتے ہیں اب میں نے توبہ کی اور

وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ يَا أَيُّهَا

نہ ان لوگوں کی (توبہ قبول ہے) جو کفر پر مرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

مومنو تم کو روا نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثہ میں لے لو اور ان کو اس لئے نہ روک رکھو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

اس میں سے کچھ واپس لے لو سوائے (اس صورت کے) کہ کھلی بیحیائی کا کام کریں

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ

اور ان کے ساتھ خوبی سے گذارہ کرو پھر اگر تم کو ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور

يَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ

اللہ اس میں بہت خیر رکھ دے اور اگر تم ایک جورو کی جگہ (طلاق دے کر) اور جورو نکاح میں لانا چاہو اور

وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَ

ان میں سے پہلے کو ڈھیروں مال دے رکھا ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا تم بہتان باندھ کر اور

إِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ

کھلا گناہ کرکے واپس لوگے اور تم کس طرح واپس لوگے حالانکہ تم باہم صحبت کرچکے ہو اور انہوں نے تم سے

---

۹۳ ۔آیت ۱۵۔اس آیت میں الفاحشہ سے جو یہاں زنا کے معنے میں استعمال ہوا ہے بعض نے مبادی زنا مراد لیے ہیں یہاں شہادت کا نصاب اللہ تعالیٰ نے چار گواہ مقرر کیے ہیں۔اور یہ زنا کے اثبات کا نصاب ہے۔مبادی زنا کے لیئے اس قدر نصاب کی ضرورت نہیں۔اس کے لیے تو صرف شبہ ہی کافی ہو سکتا ہے۔اور ایسی عورت کی آزادی پر قید لگائی جاسکتی ہے مسلم کی حدیث بھی اسی معنی کی تائید میں ہے۔عبادہ ابن صامت سے یہ روایت ہے ان النبی صلعم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا البکر جلد مائۃ و تغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم۔

مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

(نکاح کے وقت) پکا عہد لیا ہے ۔ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن کے ساتھ تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں ۔ مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا)

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ

ایسا نکاح بے حیائی اور بیزاری کا کام ۔ اور بُرا دستور تھا ۔ تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں ۔ اور بیٹیاں

وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ

اور بہنیں اور پھوپھیاں ۔ اور خالائیں ۔ اور بھتیجیاں ۔ اور بھانجیاں ۔ اور تمہاری وہ مائیں

اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ

جنہوں نے تم کو اپنا دودھ پلایا ۔ اور تمہاری دودھ شریک بہنیں ۔ اور تمہاری ساسیں اور تمہاری گیلڑ لڑکیاں جو

حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

تمہاری گود میں پرورش پاتی ہوں ۔ تمہاری ان عورتوں سے جن کے ساتھ تمہاری صحبت ہو چکی ہو ۔ اور اگر صحبت ان کی ماں سے نہ ہو چکی ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا

تو (گیلڑ لڑکیوں کے نکاح میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اور تمہاری بہوئیں ۔ جو تمہارے صلبی بیٹوں کی جورو ہوں ۔ اور دو بہنوں کا

بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَّالْمُحْصَنٰتُ

ایک وقت میں جمع کرنا ۔ مگر جو پہلے ہو چکا ۔ بیشک اللہ بخشنے والا ۔ رحم کرنے والا ہے ۔ اور بیاہی ہوئی عورتیں مگر جو غیر

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ

مسلموں کے ساتھ لڑائی میں ۔ تمہاری قید میں آئی ہوں ۔ یہ باتیں اللہ نے تم پر لازم کر دی ہیں ۔ اور ان کے علاوہ اور سب عورتیں تم پر

ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

حلال ہیں کہ تم ان کو قید نکاح میں لانے کے لئے ۔ نہ شہوت رانی کے لئے مہر دے کر رکھو ۔ پھر جن عورتوں سے تم نے فائدہ اٹھایا

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ

ان کو ان کے مقرر کئے ہوئے مہر دے دو ۔ اور مہر ٹھہرانے کے بعد باہم رضامندی سے (کم و بیش کر لیتے ہیں) تم پر کچھ گناہ نہیں

بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۹۴ ۔ اور تم میں سے جس کو آزاد مومنہ عورتوں سے نکاح

اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ

کرنے کا مقدور نہ ہو ۔ تو وہ ان مومنہ لونڈیوں سے (نکاح کر لے) ۔ جو غیر مسلموں کے ساتھ لڑائی میں تمہاری قید میں آئی ہوں

الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ

اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے ۔ تم ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہو ۔ پس ان کے مالکوں کی اجازت سے

اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

ان سے نکاح کر دو ۔ اور رواج کے مطابق ان کو ان کے مہر دو ۔ قید نکاح میں رکھی جاویں نہ کہ شہوت رانی کرنیوالی ہوں اور

ع ۱۴ — الجزء الخامس ۵

---

۹۴ ۔ آیت ۲۴ ۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی کئی توجیہات کر کے اس کو متشابہات میں شامل کر لیا ہے ۔ یہاں ایک صاف اور سادہ حکم کا ذکر ہے ۔ محصنات سے مراد منکوحہ عورتیں اور ما ملکت ایمانکم سے مراد وہ عورتیں ہیں جو جنگ میں اسیر ہو کر مسلمانوں کے ملک یمین میں آ چکے ہیں ۔ پس معنی یہ ہوا کہ منکوحہ عورتوں سے نکاح نہ کرو ۔ مگر ان منکوحہ عورتوں سے نکاح جائز ہے جن کے شوہر دار الحرب میں ہوں اور وہ اسیر ہو کر ملک یمین میں آ چکی ہوں ۔

أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى ٱلْمُحْصَنَٰتِ

نہ در پردہ آشنائی رکھنے والی ہوں پھر جب نکاح میں آجائیں اگر وہ بیحیائی کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا باکرہ آزاد عورتوں سے نصف ہے

مِنَ ٱلْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ ٱلْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَٱللَّهُ

یہ (لونڈی سے نکاح کرنا) تم میں سے اس شخص کے لئے ہے جس کو گناہ میں پڑنے کا خوف ہو اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ ٱلَّذِينَ مِن

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ف۹۵ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے تم سے اگلوں کے طریقے بیان کرے اور تم کو ان پر چلائے اور

قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ

تم پر مہربانی کرے (ان باتوں کے بیان کرنے سے جو اس زمانہ کی موافق ہوں) اور اللہ جاننے والا الحکمت الاہے اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے

عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُوا۟ مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيدُ

(قبیح باتوں سے روکنے میں) اور جو لوگ اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم (انکی طرف) بہت جھک جاؤ اللہ چاہتا

ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا

ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے اور انسان بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے مومنو! ایک دوسرے کا مال ناجائز

تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٍ

طریق سے مت کھاؤ مگر یہ کہ خرید و فروخت ہو آپس میں رضامندی سے

مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ

اور اپنے ہم جنسوں کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے اور جو شخص زبردستی اور ظلم

عُدْوَٰنًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِن تَجْتَنِبُوا۟

سے ایسا کرے گا اس کو ہم آگ میں داخل کرینگے اور یہ بات اللہ پر آسان ہے اگر تم ان بڑے

كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾

گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے بچتے رہوگے تو ہم تمہارے چھوٹے قصور مٹا دینگے اور تمکو عزت کے مقام میں جگہ دینگے ف۹۶

---

۹۵ ۔ آیت ۲۵ ۔ اس آیت میں لفظ المحصنات المومنات سے آزاد مومنہ عورتیں اور ما ملکت ایمانکم سے مراد لونڈیاں اور سزا کے ذکر میں جو المحصنات کا لفظ آیا ہے اس میں آزاد باکرہ عورتیں مراد ہیں جن کی سزا بحالت زنا سو کوڑے ہے ۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عدم استطاعت کے سبب سے آزاد مومنہ عورت سے نکاح نہیں کر سکتا اور اس کو گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہے تو اس کے لیے یہ سبیل ہے کہ مومنہ لونڈی سے اس کے مالک کی اجازت سے نکاح کرے اور عرف کے مطابق اس کا مہر ادا کرے ۔ اور ان قبائح سے پرہیز کرے جو ایام جاہلیت میں مروج چلی آتی تھیں ۔ نکاح پاکدامنی کے ارادہ سے ہونا چاہیے کھلی یا مخفی بدکاری کرنے والی نہ ہوں ۔ جب وہ منکوحہ ہو جاویں اور پھر زنا کا ارتکاب کریں تو ان کی سزا آزاد باکرہ عورت سے جو سو کوڑے ہے بنصف ہوگی یعنی پچاس کوڑے ۔ لونڈی کے ساتھ نکاح کے جواز میں مالک کی اجازت شرط قرار دی ہے اور عام تعامل یہ چلا آتا ہے کہ ملک یمین کو قائمقام نکاح ٹھیرایا گیا ہے ۔ اور ہر مالک کو اپنی لونڈی کے ساتھ صحبت کرنا جائز سمجھا گیا ہے ۔ جب ہر لونڈی کی حیثیت اپنے مالک کے ساتھ یہ ہوگئی ۔ تو اب مالک کے لیے یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مدخولہ کو یہ اجازت دے کہ وہ دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرے اس سے بظاہر اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ لونڈی کے ساتھ مالک کی صحبت بغیر نکاح جائز نہیں ۔

۹۶ ۔ آیت ۳۱ ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صغیرہ گناہوں کے کفارہ کی شرطیہ بیان کی ہے کہ کبیرہ گناہوں (باقی برصفحہ ۹۲)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ
اور جن باتوں میں اللہ نے تم کو ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے ان کی آرزو نہ کرو مردوں کے لئے ہے جو کچھ انہوں نے کمایا

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْــَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ
اور عورتوں کے لئے ہے جو کچھ انہوں نے کمایا اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو بیشک اللہ ہر چیز کا

شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِىَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ
علم رکھنے والا ہے ف۹۷ ہم نے ہر ایک کے حصہ دار وارث ٹھہرا دئے ہیں ماں باپ اور رشتہ دار جو کچھ چھوڑ مرتے ہیں

الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور جن لوگوں کے ساتھ تم نے عہد پیمان کر رکھا ہے ان کو بھی ان کا حصہ دے دو بیشک ہر چیز اللہ کی نظر کے سامنے

شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
ہے مرد عورتوں کی ضروریات کے متکفل ہیں اس سبب سے کہ اللہ نے (آدمیوں میں) بعض کو بعض پر فوقیت دے رکھی ہے

وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ
اور یہ کہ وہ عورتوں پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں سو نیک عورتیں اپنے شوہروں کی فرمانبردار ہوتی ہیں) اور انکی پیٹھ پیچھے ان کے حقوق کی حفاظت

وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ
کرتی ہیں اس کے عوض میں کہ اللہ نے انکی حفاظت کی ہے اور تم کو جن عورتوں کے سر چڑھنے کا ڈر ہو تو (پہلے) انکو نصیحت کرو (پھر) ان کا بستر

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ
الگ کر دو پھر انکو مار پیٹ کرو پھر اگر تمہارا کہا مان لیں تو انکے برخلاف کوئی بہانہ تلاش نہ کرو بیشک اللہ سب سے بلند سب سے بڑا ہے اور اگر تم کو میاں بی بی میں

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ
فساد کا ڈر ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبہ سے اور ایک پنچ عورت کے کنبہ سے مقرر کرو اگر وہ دونوں اصلاح

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا
کرانی چاہیں گے تو اللہ میاں بی بی میں موافقت کرا دے گا بیشک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے ف۹۸ اور اللہ کی بندگی کرو اور اس

(بقیہ صفحہ ۹۱) سے پرہیز کی جائے۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ ہم صغیرہ بدیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ ایک وعدہ ہے اور یہ وعدہ بھی اللہ تعالےٰ کی ایک سنت کے ماتحت پورا ہوتا ہے یا وعدہ یہ ہے ان الحسنات یذھبن السیات (۱۱ سورۃ ہود) نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ان پر بہ حیثیت مجموعی نظر ڈالنے سے یہ مفہوم قرار پاتا ہے کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے پر حسنات کی توفیق ملتی ہے۔ اور حسنات سے صغیرہ بدیاں مٹ جاتی ہیں۔

---

۹۷ ۔ آیت ۳۲۔ انسان کے بعض حالات وہ ہیں جن میں قدرت نے اس کو رکھا ہے۔ اور بعض حالات وہ ہیں جو اپنے کسب سے حاصل کرتا ہے پہلے حالات سے نکلنے کی تمنا سے منع فرمایا ہے۔ جس سے کچھ حاصل نہیں وہ حالت تبدیل نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کسی کو مرد بنایا ہے۔ کسی کو عورت۔ کسی کو تونگر کے گھر پیدا کیا ہے کسی کو مفلس کے گھر میں۔ کسی کو حسین بنایا ہے کسی کو قبیح۔ عورت مرد تو نہیں ہو سکتی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت اپنے کسب سے مرد سے بڑھ سکتی ہے۔ ایک مفلس اپنے کسب سے دولتمند سے بڑھ سکتا ہے۔ ایک قبیح اپنے اخلاق سے حسین سے زیادہ قبولیت حاصل کر سکتا ہے۔ اس واسطے یہ ترغیب دی ہے کہ اپنے کسب کے ذریعہ فضیلت حاصل کرو۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل کے توسل سے۔

۹۸ ۔ آیت ۳۴ و ۳۵۔ ان آیات میں منزلی ضروری احکام ہیں۔ جن کی تعمیل سے مسلمان غافل ہو گئے ہیں (باقی بر صفحہ ۹۳)

تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور بیگانے

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا
پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور لونڈی

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
غلاموں سے احسان کرو بیشک اللہ تکبر کرنے والوں فخر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں

وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا
اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی صلاح دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے ہیں اور اللہ نے جو کچھ ان کو دے رکھا ہے اپنے فضل سے اور ہم نے ناشکروں

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا
کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور یہ لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتے ہیں اور اللہ

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ
اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو یہ بُرا ساتھی

قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ
ہے اور ان کا کیا بگڑتا ہے اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے

اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً
خرچ کرتے اور اللہ انکے حال کو جاننے والا ہے اللہ کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو کئی گنا بڑھاتا ہے اور

يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ
اپنے پاس سے بڑا اجر عطا کرتا ہے پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ

وقف النبی علیہ السلام

(بقیہ صفحہ ۹۲) اور اپنی گھریلو زندگی کو جہنم بنا دیا ہے۔ الا ما شآء اللہ۔ احکام یہ ہیں۔ مرد عورتوں پر قیم ہیں۔ یعنی ان کو راہ راست پر قائم رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ ایک فضیلت ہے جو اللہ نے اُن کو دے رکھی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہیں۔ اللہ کی سنت پیدائشی یہ ہے کہ بعض افراد کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور کمائی کرنے والے اور اپنے اموال کو ان پر خرچ کرنے والے مرد ہیں عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی غیر حاضری میں اس کے حقوق کی حفاظت کرنے والی بھی ہوتی ہیں۔ اور بعض بدگذران اور سرکش بھی ہوتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو پہلے تو اُن کی اصلاح کے لیے نصیحت کرو۔ باز نہ آئیں تو اپنا بستر جُدا کر دو۔ اس پر بھی اصلاح نہ ہو تو خفیف مار دو۔ اگر اطاعت کر لیں تو ان کے برخلاف کوئی اور راہ تلاش نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ اگر اس ضعیف صنف پر کوئی ناجائز تعدی کرو گے تو تمہارے اوپر بھی ایک عالی اور کبیر ذات ہے جو تم کو تمہاری تعدی کی سزا دے سکتا ہے۔ اور اگر تم دیکھو کہ زوجین میں شقاق شوہر اور زوجہ دونوں کی طرف سے ہے تو حکام کو یا مسلمانوں کی کسی مصلح جماعت کو چاہیے کہ زوجین کے درمیان فیصلہ کے لیے دو حَکَم مقرر کریں۔ ایک مرد کے کنبہ سے اور ایک عورت کے کنبہ سے اگر ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ اصلاح کریں تو اللہ تعالےٰ ان کے درمیان توفیق پیدا کر دے گا۔ یہ اس واسطے ہے کہ ایسی کارروائی کھلی عدالتوں میں نہیں ہونی چاہیے اس میں خاندانوں کی پردہ دری ہوتی ہے۔ رسول صلعم نے ان آیات کے ماتحت یہ ہدایت کی ہے کہ واتقوا اللہ فی النسآءِ فانھن عندکم عوان ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن فاضربوھن ضربا غیر مبرح (مسلم) یعنی عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ وہ تمہارے ہاں محبوس ہیں۔ اور ان پر تمہارا حق ہے کہ تمہارے فرش پر کسی کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو اُن کو ایسا مارو جس کا کوئی اثر جسم پر نہ ہو۔

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

بلائیں گے اور تمکو بھی ان لوگوں پر گواہ بلائیں گے اس دن جن لوگوں نے حق کے قبول کرنے سے انکار کیا اور

عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَيُّهَا

رسول کی نافرمانی کی وہ چاہیں گے کہ کاش ان پر زمین برابر کر دی جائے اور اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے مومنو جب

ع ۶ ۳

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا

تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک کہ جو کچھ زبان سے کہتے ہو اس کو سمجھنے لگو اور نہ اس حالت

جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

میں کہ تم کو غسل کی ضرورت ہو یہاں تک کہ نہا لو مگر در صورتے کہ سفر میں رستہ پر جا رہے ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا

میں سے جائے ضرور سے ہو کر آئے یا عورتوں سے صحبت کر چکا ہو پھر تمکو پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی پر تیمم کر لو اپنے منہ

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ

اور ہاتھوں کا مسح کر لو بیشک اللہ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ

ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جنکو کتاب سے کچھ حصہ دیا گیا ہے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھے

تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ

رستہ سے بھٹک جاؤ ف ۹۹ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کارساز بس ہے اور اللہ ہی مددگار

نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا

کافی ہے یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کلام کو اس کی اصلی جگہوں سے پھیرتے ہیں اور (زبان سے) کہتے ہیں

وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَ

سمعنا (ہم نے سن لیا) اور (دل میں کہتے ہیں) عصینا (ہم نے نہیں مانا) اور اسمع غیر مسمع (سنئے نہ سنایا جائیو) اور راعنا زبانوں کو مروڑ کر اور دین میں طعنہ

لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ

کرتے ہوئے اور اگر وہ سمعنا و اطعنا اور اسمع و انظرنا کہتے تو انکے لئے بہتر ہوتا اور سیدھی بات

وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

ہوتی ولیکن ان پر تو ان کی کفر کے سبب سے اللہ کی پھٹکار ہے اسی واسطے تھوڑے لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اے اہل کتاب اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے

الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا

اتارا ہے وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے پہلے اس سے کہ ان کے چہرے (جہاں حواس ہیں)

---

۹۹ - آیت ۴۴ - وضو غسل - تیمم کے احکام کے بعد یہودیوں کی عداوت اور ضلالت اور تضلیل کا بیان شروع کر دیا ہے یہودیوں کے حالات سے پایا جاتا ہے کہ جب کوئی ایسا حکم نازل ہوتا تھا جو توراۃ میں نہیں یا توراۃ کے کسی حکم کے غیر ہوتا تو وہ مسلمانوں کے دلوں میں شبہات ڈالنے شروع کر دیتے - یہاں تیمم پر جو توراۃ میں نہیں اور اُن کے نزدیک غیر معقول تھا مسلمانوں کے دلوں میں شبہات ڈالنے کا ذریعہ بنایا - اللہ تعالےٰ نے اُن کے ازالہ کے لیے یہ آیات نازل کیں اور یہودیوں کی کئی غیر معقول باتوں کا ذکر کر دیا -

فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

ان کی پیٹھ کی طرف کر دیں یا ان کو پھٹکاریں جس طرح سبت والوں کو پھٹکارا تھا اور اللہ کا حکم ہو کر

مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ

رہے گا ف۱ اللہ اس (گناہ) کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جاوے اور اس سے کمتر (گناہ) جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ

اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا کیا تم نے ان کے حال پر نظر نہیں کی جو اپنے تئیں مقدس

اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

قرار دیتے ہیں (وہ کیا مقدس ہونگے) در اصل اللہ جس کو چاہتا ہے پاک بناتا ہے اور ان پر ایک تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا دیکھو تو یہ لوگ اللہ پر کیسے جھوٹ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

باندھتے ہیں اور کھلا گناہ ہونے کے لئے یہی امر کافی ہے کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کو

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا ہے وہ بت اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت زیادہ

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ

سیدھے رستہ پر ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے پھٹکارا اور

مَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا

جس کو اللہ پھٹکارے تو اس کے لئے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا آیا ان کے پاس سلطنت کا کچھ حصہ ہے پھر تو یہ ان لوگوں

يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

(بنی اسمٰعیل کو) تل برابر بھی نہ دینگے یا ان لوگوں (بنی اسمٰعیل) کو اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ دیا ہے اس پر حسد کرتے ہیں

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ

(حسد کی کوئی وجہ نہیں) ہم نے تو ابراہیم ہی کے فرزندوں کو کتاب اور حکمت اور انہیں کو عظیم الشان سلطنت عطا کی ہے پھر ان میں سے

مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

یہی (بنی اسمٰعیل سے) ہی بعض نے اس کو مان لیا اور بعض اس سے رک گئے (ان کے لئے) بھڑکتا ہوا دوزخ بس ہے جن لوگوں نے ہماری

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا

آیتوں سے انکار کیا ہے ہم ان کو آگ میں داخل کرینگے جب ان کی کھال گل جاوے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال بدل دینگے

۱۰۰- آیت ۴۷ سے اس آیت میں (من قبل ان نطمس وجوها فنردها علیٰ ادبارها) کی تاویل یہ ہے۔ جو واقع ہو چکی ہے اللہ تعالےٰ نے سب حواس جن سے انسان خارجی امور کا علم حاصل کرتا ہے چہرہ کی طرف رکھے ہیں۔ چہرہ کی طرف سے ان حواس کو ہٹا کر پیچھے کی طرف رکھ دینے سے کنایہ یہ ہے کہ مستقبل کی زندگی سے جس کا رُخ آخرت کی طرف ہے پھر کر اس کی توجہ دنیا کی طرف پھیر دیتا ہے جس کو انسان پیچھے چھوڑ جائے گا۔ سو یہ وعید یہودیوں کے حق میں صادق آ چکا اور وہ عقبیٰ سے غافل ہو کر دنیا کے امور میں منہمک ہو چکے ہیں ان میں مذہبی زندگی کے کوئی آثار پائے نہیں جاتے ضربت علیهم الذلة والمسكنة وباءو بغضب من الله ۔ وکان امر الله مفعولا کا آئندہ آیات میں اس امر کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے کہ آیت ۴۸ میں جو وعید تھا وہ اس قوم کے حق میں پورا ہو گیا۔ کہ یہ لوگ سب سے اعظم جرم یعنی شرک میں گرفتار ہو گئے ہیں اور باوجود اس کے اپنے نفسوں کو مزکے اور مطہر سمجھتے ہیں اور یہ اثم مبین ہے۔

غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں بیشک اللہ سب پر غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَهُمْ

نیک کام کئے ہم ان کو ایسے باغوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اس میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لئے

فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

ان میں پاک ہم صحبت ہونگے اور ہم ان کو گھنی چھاؤں بسیرا دینگے اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے

الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

حوالہ کرو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو اللہ جو نصیحت

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ

تم کو کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے مومنو اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس رسول کی

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنٰزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ

اور ان کی جو تم میں سے برسر اقتدار ہیں اور اگر کسی امر میں تمہارے اور صاحب اقتدار کے درمیان جھگڑا پڑ جاوے تو اگر

وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ ع ٥

اللہ اور روز آخرت پر تمہارا ایمان ہے تو اس میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو یہ بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو خیال کرتے ہیں کہ اسپر جو تم پر اتارا گیا ہے اور اسپر جو تم سے پہلے اتارا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں

يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطّٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ

پر وہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ شیطان کے پاس لیجائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اسکی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا

الشَّيْطٰنُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

ہے کہ ان کو گمراہی میں دور جا پھینکے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اسکی طرف

وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنٰفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا

اور رسول کی طرف آؤ تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے پاس آنے سے رکتے ہیں پس ان کی کیا حالت ہوتی

أَصٰبَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللّٰهِ

ہے جب پھر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو تمہارے پاس آتے ہیں اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی ارادہ نہیں

إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسٰنًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

کیا تھا سوا اس کے کہ سلوک اور میل ملاپ کرا دیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے ان کو

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا

جانے دو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے دل کو لگتی بات کہو اور ہم نے کوئی رسول

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ

نہیں بھیجا مگر اس غرض کے لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے اور جب انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اگر یہ لوگ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

تمہارے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی مانگتا تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پاتے پس

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ مومن نہ بنیں گے جب تک اپنے جھگڑے تم سے فیصلہ نہ کرائیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اس سے اپنے دلوں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا

میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اسکو پورے طور پر قبول کرلیں ف۱۰۱ اور اگر ہم ان کو یہ حکم دیتے کہ اپنی جانیں قربان کردو یا

اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا

اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسکی تعمیل سوائے تھوڑے آدمیوں کے کوئی نہ کرتا اور جو نصیحت ان کو کی جاتی ہے اگر اسکی

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ

تعمیل کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور ثابت قدمی کے لئے زیادہ مضبوط ہوتا اور اس صورت میں ہم ان کو اپنی بارگاہ میں بڑا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

صلہ دیتے اور ان کو سیدھے رستے کی ہدایت کرتے ف۱۰۲ اور جو اللہ اور اس رسول کا کہا مانتے ہیں یہ لوگ

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ

(قیامت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور

وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

صالحین اور ان لوگوں کا ساتھ بہت اچھا ہے یہ اللہ کا فضل ہے اور (ان انتخاب کے لئے) اللہ کا علم بس

---

۱۰۱ - آیت ۶۴ و ۶۵ - ان آیات میں چند اہم مسائل ہیں - ہر حقیقی رسول اللہ کے حکم سے مطاع ہوتا ہے - یعنی اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے - اور وہ دوسرے کا مطیع یا اتنی نہیں ہوتا - انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ جھوٹے اعذار سے اس پر پردہ ڈالے - اس کا ازالہ یوں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے - اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ائمہ اور رسول ہیں - اس کے حق میں استغفار کرسکتے ہیں - انسان مومن نہیں کہلا سکتا جب تک تنازعات میں رسول صلعم کو حکم نہ بناوے اور رسول کے فیصلہ پر اپنے اندر کوئی تنگی نہ پاوے اور کشادہ دلی کے ساتھ اس کو قبول کرلے - رسول صلعم کے بعد حضور کے نواب جو شریعت کا علم رکھتے ہیں حکم ہیں - شرعی فیصلے ان سے کرائے جائیں -

۱۰۲ - آیت ۶۶ تا ۶۸ - ان آیات کی تفسیر یہ ہے مسلمانوں کی حالت مکہ میں ایسی تھی کہ مناسب تھا کہ ان کو حکم دیا جاتا کہ اپنوں سے لڑو یا وطن چھوڑ دو - لیکن اگر اس وقت ایسا فرمان دیا جاتا تو ان میں سے تھوڑے لوگ اس کی تعمیل کرتے - چونکہ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر میں یہی دو باتیں مسلمانوں کے ارتقا کا موجب تھیں - اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ان پر مسلط کیا جنھوں نے مسلمانوں کو اس قدر تنگ کیا کہ وہ وطن چھوڑنے پر مجبور ہوگئے - اور پھر بھی مہاجرین کو مٹانے کے لیئے ان پر حملہ آور ہوئے - مسلمانوں کو حفاظت خود اختیاری کے لیے مجبوراً جنگ کرنا پڑا - اللہ تعالےٰ اس طرح سے اپنی مشیت ابتلاؤں کے رنگ میں پوری کرلیتا ہے - پھر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ اطاعت گنج دولت است - حضرت یوسف کو قدرت نے مصر لے جانا تھا - بھائیوں کو اس پر مسلط کیا وہ اس کے مصر پہنچنے کے باعث ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کئی ابتلاؤں سے نکال کر آخر مصر کا حاکم بنایا - حضرت موسیٰ کو جو فرعون کا متبنیٰ اور شہزادے کی حیثیت میں رہتا تھا اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس کو فرعون کی صحبت سے جدا کرکے ایک نبی کی صحبت میں پہنچائے جس سے کچھ علم حاصل کرے - اس کے ہاتھ سے ایک قتل کی تقریب پیدا کی جس کے نتیجہ سے بچنے کے لیے اس کو بھاگنا پڑا اور بھاگنے کے وقت اس کا رخ مدین کی طرف پھیر دیا - اگر یہ تقریب نہ ہوتی تو وہ اس آرام اور عزت کی زندگی سے کس طرح جدا ہوتا - ان ربی لطیف لما یشاء انه هو العلیم الحکیم -

عَلِيْمًا ۝٧٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝٧١
ہے ۱۰۳ مومنو اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ لے لیا کرو پھر دستے دستے بن کر نکلو یا سب کے سب ایک ساتھ نکلو

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ
اور تم میں سے ایسے بھی ہیں جو ضرور پیچھے رہ جاتے ہیں پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو کہتے ہیں اللہ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں ان کے

لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝٧٢ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ
ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تم پر اللہ کا کچھ فضل ہو تو بول اٹھتا ہے گویا تمہارے اور اس کے درمیان، کوئی

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٧٣ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
دوستی نہ تھی کاش میں ان کے ساتھ ہوتا کہ میں بھی بڑی کامیابی پاتا ۱۰۴ جو لوگ اس ادنیٰ زندگانی

سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
کو آخرت کے بدلے دے دیتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اللہ کے رستہ میں لڑیں اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے گا پھر

---

۱۰۳ - آیات ۶۹ و ۷۰ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلعم کی اطاعت کی جزا کا ذکر کیا ہے - جو قیامت کو مرتب ہوگی - معیت جس کا ذکر ان آیات میں کیا ہے - وہ دنیا میں مرتب نہیں ہوسکتی - اور نہ معیت سے یہ مراد لی جاسکتی ہے کہ یہ لوگ دنیا میں نبی یا صدیق یا شہید یا صالح کا درجہ حاصل کرکے ان کے ساتھ رہیں گے - دنیا میں یہ ہو نہیں سکتا - بلکہ مراد یہ ہے قیامت کو اپنے اپنے درجہ کی جماعتوں میں جا شامل ہوں گے - کیونکہ یہ جملہ کہ حسن اولٓئك رفيقا اس پر صریح دلالت کرتا ہے - کہ اللہ اور رسول کے مطیعوں کو ان چار جماعتوں کی رفاقت حسب مدارج عمل حاصل ہوگی - اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لیے یہ ایک فضیلت رکھی ہے کہ اگرچہ ان کو انبیاء کا درجہ حاصل نہ ہو تاہم انبیاء کے رفیق ہوں گے - اگرچہ صدیق کا درجہ حاصل نہ ہوا ہو صادقین کے رفیق ہوں گے - اگرچہ شہید کے درجہ کو نہ پہنچے ہوں شہداء کے ساتھ ہوں گے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ذٰلك الفضل من الله - یہ ایک فضل ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے - اور اللہ تعالیٰ علیم اس کا انتخاب خود کرے گا - اگر یہ نہ ہو تو یہ کہنا کہ انبیاء انبیاء کے اور صدیق صادقین کے اور شہدا شہدا کے رفیق ہوں گے بے ضرورت معلوم ہوتا ہے اس میں پھر فضل کونسا ہوا - اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے لیے ایسے معانی اپنے کسی باطل عقیدے کی تائید کے لیے تجویز کرنا ایسا ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

دندانِ تو جملہ در دہانند چشمانِ تو زیرِ ابروانند

رسول صلعم نے اس معیت کی حقیقت کو واضح کردیا ہے - چنانچہ فرمایا ہے - التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء (ترمذی) المرء مع من احب - صحابہ نے ایک موقع پر عرض کیا کہ انبیاء کے منازل پر کوئی نہیں پہنچ سکے گا - آپ نے فرمایا - والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا بالله وصدقوا المرسلین انس سے روایت ہے کہ اس نے کہا ہے - رسول صلعم اور ابابکر اور عمر کو دوست رکھتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے ان کے ساتھ مبعوث کرے گا - گو میں نے ان جیسے عمل نہیں کیے -

۱۰۴ - آیت ۷۳ - ایک شخص جو کسی جنگ میں مومنوں کے ساتھ دینے سے بچھڑ گیا ہے - اور مومنوں کو اس میں کامیابی ہوئی ہے - تو وہ شخص اپنے بچھڑ جانے پر اس واسطے افسوس کرتا ہے کہ وہ کامیابی میں حصہ لینے سے محروم ہوگیا اور اس پر خوشی نہیں کرتا کہ اس کے بھائی کامیاب ہوگئے - اس کے افسوس سے پایا گیا کہ اس کو مومنوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر ہوتا تو اپنی محرومی پر افسوس کرنے کی بجائے مومنوں کی کامیابی پر خوش ہوتا - اللہ تعالیٰ نے اس کی خود غرضی پر اعتراض کیا ہے -

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ

مارا جاوے گا یا غالب رہے گا تو ہم اس کو بڑا اجر دیں گے اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

کے رستہ میں اور ان عاجز مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لڑتے جو دعا مانگتے

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ

رہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس بستی (مکہ) سے نکال جس کے بسنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی بارگاہ سے کوئی حمایتی کھڑا کر اور

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ

اپنی جناب سے ہمارے لئے کوئی مددگار بنا جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ

جو منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تم شیطان کے طرفداروں سے لڑو ضرور شیطان

كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ

ع

کا حیلہ بودا ہوتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن سے کہا گیا ہے کہ اپنے ہاتھوں کو روکو

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

رکھو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جنگ فرض کیا گیا تو ان میں سے ایک فریق لوگوں سے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا

ایسا ڈرنے لگا جیسا اللہ سے ڈرنا چاہیئے بلکہ خدا کے ڈرنے سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار تم نے جنگ

الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ

ہم پر کیوں فرض کر دیا ہم کو تھوڑی مدت مہلت کیوں نہ دی ان سے کہہ دو دنیا کے فائدے تھوڑے سے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتے

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ

ہیں ان کے لئے آخرت بہتر ہے اور تس پر بھی ظلم نہ کئے جاوینگے تم کہیں بھی ہو موت تم کو آوے گی اگرچہ تم

كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

پکے گنبدوں میں کیوں نہ ہو اور اگر ان کو کچھ فائدہ پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

اور اگر ان کو کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ تمہاری طرف سے ہے ان سے کہہ دو سب اللہ کی طرف سے ہے

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ

ان لوگوں کو کیا ہو گیا بات سمجھنے کے پاس نہیں آتے تم کو جو فائدہ پہنچے تو اللہ کی طرف

اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَ

سے ہے اور جو تم کو نقصان پہنچے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے اور ہم نے تم کو لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

(تمہاری رسالت کیلئے) اللہ کی شہادت بس ہے جس نے رسول کا کہا مانا اس نے اللہ کا کہا مانا اور جو پھر گیا تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ

بنا کر نہیں بھیجا اور (تمہارے سامنے) کہہ تو دیتے ہیں کہ مانتے ہیں مگر جب تمہارے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ تمہارے

مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ

سکے کے برخلاف رات کو مشورے کرتے ہیں اور اللہ لکھ لیتا ہے جو کہ مشورے وہ رات کو کرتے ہیں تو ان کو جانے دے اور اللہ پر

عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ

بھروسا کر اور اللہ کارساز بس ہے کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوائے کسی اور کی طرف

غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ

سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے ف۱۰۵ اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو

أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ

اس کو شہرت دیدیتے ہیں اور اگر اس خبر کو رسول یا اپنے امیر تک پہنچاتے تو ان میں سے جو لوگ اصلیت

يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ

کو کھود نکالنے والے ہیں اُن کی حقیقت معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تھوڑوں کے سوا سب شیطان

إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ

کے پیچھے لگ جاتے ف۱۰۶ پس تم اللہ کی راہ میں لڑو تم پر سوائے اپنی ذات کے کسی کی ذمہ واری نہیں اور مومنوں کو بھی ابھارو

عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴿٨٤﴾

قریب ہے کہ اللہ کافروں کے زور کو توڑ دے اور اللہ قوت میں زیادہ سخت اور سزا دینے میں زیادہ سخت ہے

مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً

جو شخص نیک کام کی سفارش کرے اس کو اس میں سے حصہ ملے گا اور جو بُرے کام کی سفارش کرے اس کا بوجھ وہ

سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُم

بھی اٹھائے گا اور اللہ ہر چیز پر قابو رکھنے والا ہے اور جب تم کو کسی قسم

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾

کا سلام کیا جاوے تو تم اس سے بہتر طور پر سلام کرو یا ویسا ہی سلام کرو بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے بڑھ کر بات کا

اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ

سچا کون ہے سو تمہارے لئے کیا وجہ ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ہو حالانکہ اللہ نے انکو انکے اپنے عمل کے سبب سے

النصف ع ۱۱/۸

۱۰۵۔ آیت ۸۲۔ اس آیت سے بعض مفسرین نے یہ استدلال کیا ہے کہ قرآنِ کریم میں نسخ نہیں کیونکہ نسخ کو انہوں نے اختلاف قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ ایک ہی حالت میں اور ایک ہی فرد یا قوم کو دو حکم متضاد دینا اختلاف ہے۔ لیکن مختلف حالات میں اور مختلف افراد یا مختلف جماعتوں کو دو متضاد حکم دینا اختلاف نہیں۔ قرآنِ کریم میں چند ایسے احکام پائے جاتے ہیں جن سے نسخ ثابت ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک ڈاکٹر یا طبیب مریض کی حالت تبدیل دیکھ کر نسخہ بدل دیتا ہے۔ اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی اس کارروائی میں اختلاف ہے۔ دونوں نسخے اپنی اپنی حالت کے مطابق صحیح ہیں آیت ۱۰۶ سورہ بقر کے ذیل میں مفصل بحث کی ہے۔

۱۰۶۔ آیت ۸۳۔ اس آیت میں لفظ یستنبطونہ منھم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ ہر اولوالامر مستنبط ہو کیونکہ منھم میں ضمیر ہم کا مرجع اولوالامر ہیں یا صحابہ ہیں پہلی صورت میں اس کا ترجمہ یہ ہو گا اولوالامر میں سے جو مستنبط ہوتے ہیں وہ اس کی حقیقت پا لیتے ہیں۔

أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا

اوندھا کر دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جس کو اللہ کی سنت نے گمراہ کر رکھا ہے اس کو راہ راست پر لے آؤ اور جسکو اللہ کی سنت گمراہی پر رکھے تو اسکو لئے کوئی رستہ نہ پائیگا

لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ

یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح یہ کافر ہو گئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ پھر تم ایک ہی طرح کے ہو جاؤ تو جب تک یہ لوگ اللہ کے رستہ

يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ

میں ہجرت نہ کریں ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ پھر اگر یہ ایسا نہ کریں تو ان کو پکڑو اور جہاں انکو پاؤ قتل کرو

وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٨٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم

اور ان میں سے کسی کو دوست اور مددگار نہ بناؤ مگر جو لوگ ایسی قوم سے جا ملے ہیں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہو چکا ہے

مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ

یا تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے تنگدل ہو کر تمہارے پاس آ گئے ہیں

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تمہاری مخالفت پر کھڑا رکھتا پھر یہ تم سے لڑتے ہیں پس یہ اگر تم سے کنارہ کش رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ

تمہاری طرف پیغام صلح ڈالیں تو ان کے برخلاف اللہ نے تمہارے لئے کوئی رستہ نہیں کھا کچھ اور لوگ تم ایسے بھی پاؤگے جو چاہتے ہیں کہ

أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ

تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں جب کبھی ان کو کسی فساد کی طرف لوٹایا جاتا ہے تو اس میں اوندھے جا گرتے ہیں سو یہ لوگ

يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

اگر تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور تمہاری طرف پیغام صلح نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ قتل

ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

کرو اور یہ لوگ ہیں جن کے برخلاف اللہ نے تمہارے لئے کھلی دلیل پیدا کر دی ہے اور کسی مومن کے شایاں نہیں

أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَ

کہ کسی مومن کو مار ڈالے مگر خطا سے اور جو کوئی غلطی سے کسی مومن کو مار ڈالے تو وہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول

دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ

کے وارثوں کو خون بہا ادا کرے مگر صورت یہ کہ وہ معاف کر دیں اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو جو تمہارے دشمن ہیں اور وہ

مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ

خود مومن ہو تو ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور انکے درمیان عہد پیمان ہو تو خون بہا

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اس کے وارثوں کو دیا جاوے اور ایک مومن غلام بھی آزاد کیا جائے پھر جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے لگاتار

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَن يَقْتُلْ

روزے رکھے تاکہ اللہ اس پر رجوع برحمت کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو شخص کسی مومن کو

مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ

عمداً دانستہ مار ڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں مدتوں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اسکو لعنت کی اور اس کے لئے بڑا

عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا

عذاب تیار کیا ہے مومنو جب تم اللہ کی راہ میں سفر کو نکلو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم سے

تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ

سلام علیکم کرے (یوں ہی) نہ کہدیا کرو کہ تو مومن نہیں دنیا کی زندگی کی متاع حاصل کرنے

الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

کو سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں تم بھی تو پہلے اسی طرح تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس

فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

(ضرور) تحقیق کر لیا کرو بیشک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے مومنوں میں سے جو لوگ بغیر کسی معذوری کے

الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

(جہاد کرنے سے) بیٹھ رہتے ہیں یہ لوگ انکے برابر نہیں جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے

فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ

جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے کے لحاظ سے بڑی فضیلت دی ہے اور

اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ

(یوں تو) اللہ نے جنت کا وعدہ سب سے کیا ہے اور اجر عظیم کے لحاظ سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑی فضیلت دی ہے اسکی طرف سے کئی

مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ

درجات ہیں اور بخشش اور رحمت ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے فرشتے جن اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں کی روح قبض

ع ۱۳ / ۱۰

ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ

کرتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں تم کس حال میں تھے کہتے ہیں ہم تو اس زمین میں بے بس تھے تو فرشتے کہتے ہیں

تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ

کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے پس ایسوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ

مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

بری جگہ ہے مگر جو بے بس مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی حیلہ (باہر نکلنے کا)

حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ

نہیں کر سکتے اور نہ رستہ پا سکتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے امید ہے کہ اللہ ان کو معاف کرے اور اللہ

اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا

معاف کرنے والا اللہ بخشنے والا ہے اور جو شخص اللہ کے رستے میں اپنا وطن چھوڑ جاتا ہے وہ زمین میں وافر جگہ

كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اور کشائش پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو موت آ لے تو

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي

اس کا اجر اللہ پر لازم ہو گیا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو

ع ۱۴ / ۱۱

الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ

تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو اگر تم کو خوف ہو کہ کافر تم کو

يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾ وَاِذَا كُنْتَ

تکلیف پہنچائیں گے کیونکہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور جب تو

فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ

ان میں ہو اور ان کو نماز پڑھاؤ تو ایک گروہ ان میں سے تمہارے ساتھ کھڑے ہو جاویں اور اپنے ہتھیار

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا

لیا کریں پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جاویں اور ایک دوسرا گروہ آجاوے جس نے نماز نہیں پڑھی

فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ

پھر وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار لئے رہیں کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور

عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ پھر وہ یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں اور اگر مینہ کے سبب سے تم کو کچھ تکلیف

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا

ہو یا تم بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار اتار رکھو اور اپنے بچاؤ کا

حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا

سامان کر لو اللہ نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

لیٹے اللہ کو یاد کرتے رہو پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو پوری نماز پڑھو کیونکہ نماز

كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا

مومنوں پر مقرر وقت کا فرض ہے اور دشمن قوم کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو اگر تم دکھ اٹھاتے

تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ

ہو تو وہ بھی دکھ اٹھاتے ہیں جب تم اٹھاتے ہو اور تم اللہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ

جاننے والا اور حکمت والا ہے ہم نے تمہاری طرف برحق کتاب اتاری ہے تاکہ تم جیسا اللہ نے بتایا ہے لوگوں کے درمیان حکم

١٥ ع ٤ ١٢

اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرو اور خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ ہو اور اللہ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ بخشنے والا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

رحم کرنے والا ہے اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہیں کیونکہ اللہ خیانت کرنیوالے

مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ

گناہ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا وہ لوگوں سے پردہ کرتے ہیں اور اللہ سے پردہ نہیں کرتے حالانکہ جب وہ راتوں کو

مَعَھُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾

ایسے مشورے کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں تو اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ نے ان کے عمل کو گھیرا ہوا ہے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْھُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْھُمْ

سنو تو تم نے دنیا کی زندگی میں انکی طرف سے جھگڑ کر لیا پھر قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ

کون جھگڑے گا یا کون ان کا وکیل ہوگا اور جو شخص کوئی برا کام کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ

پھر وہ اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پائے گا اور جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے اس کا وبال اس کی

عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ

اپنی ذات پر ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرتا ہے پھر وہ

يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

کسی بے گناہ پر تہمت لگاتا ہے وہ اپنے اوپر بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

نہ ہوتی تو تم غلطی کر جاتے کیونکہ ان میں سے ایک گروہ ارادہ کر چکا تھا کہ تم کو غلط رستہ پر ڈال دیں وہ تو اپنے تئیں غلط رستہ پر ڈال رہے ہیں

يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ

اور تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ نے تو تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو ایسی باتیں سکھائی ہیں

تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ

جو تم کو معلوم نہ تھیں اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے ف۱۰۷ ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں

---

۱۰۷ ۔ آیات ۹۲ تا ۱۱۵ ۔ شرک کے بعد قتل نفس کبیرہ جرم ہے ۔ قتل عمد اور کفر کے درمیان ایک باریک سا پردہ رہ جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے اس جرم کی شدت کو ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے ۔ مومن کے شایاں نہیں کہ کسی مومن کو عمداً قتل کرے ۔ اس کی سزا آیت ۹۳ میں وہی بیان کی ہے جو ایک کافر کی سزا ہے ۔ ان آیات میں قتل خطا کی سزا بیان کی ہے جو بے احتیاطی کی مد میں آتا ہے ۔ اس کی تین صورتیں ہیں ۔ (۱) اگر مقتول مومن ہو اور اس کے اہل بھی مومن ہوں تو قاتل ایک مومن غلام آزاد کرے اور مقتول کے اہل کو خون بہا دے اگر معاف نہ کریں (۲) اگر مقتول مومن ہو مگر اس کی قوم دشمن یعنی محارب ہو تو قاتل صرف مومن غلام آزاد کرے اس کے ورثا کو جو کافر اور محارب ہیں دیت نہیں دی جا سکتی کہ وہ مومن کے وارث نہیں ہو سکتے ۔ (۳) اگر مقتول ایسی قوم سے ہو جن کا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہے یا وہ ذمی ہیں تو قاتل مومن غلام بھی آزاد کرے گا اور اس کے ورثا کو دیت بھی ادا کرے گا مقتول مومن ہو یا کافر ۔ اگر قاتل کو غلام مومن میسر نہ ہو تو دو ماہ متواتر روزے رکھے دیت اللہ تعالیٰ نے معین نہیں کی کیونکہ قرآن کریم جملہ اقوام ارض کے لیئے شریعت ہے اور ہر قوم کا تمدن اور معاشرت مختلف ہوتی ہے ہر قوم کے حالات کے مطابق حاکم دیت مقرر کرے گا ۔ حضرت رسول صلعم نے عرب کے لیئے وہی دیت قائم رکھی تھی جو ان میں پہلے سے مروج چلی آتی تھی ۔ چونکہ مسلم اور غیر مسلم اقوام میں حرب قائم تھی ۔ اگر کوئی نفس مجاہدین کی گذرتی ہوئی جماعت کو السلام علیکم سے مخاطب کرتا تھا تو اس شبہ میں کہ شائد محارب قوم سے ہو اور جان بچانے کے لیے السلام علیکم کہا ہو اس کو مار دیتے تھے ۔ آیت ۹۴ میں اللہ تعالےٰ نے مجاہدین کو اس سے منع کیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ السلام علیکم کہنے والے کو جس کی شناخت نہ ہو یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ۔ چونکہ ایسی خطائیں مجاہدین سے محتمل ہوتی ہیں اس لیے ایسا نہ ہو گھر بیٹھ رہیں ان کو آیات ۹۵ ۔ ۹۶ میں تسلی دی ہے کہ بے وجہ گھر بیٹھنے والوں پر ان کی فضیلت اور درجات عظیم ہیں ۔ دوسری طرف سے ایسی خطا ایسے افراد کے حق میں واقع ہو سکتی تھی جو باوجود تاکید کے ہجرت نہ کرتے تھے اور اپنی قوم میں رہ جاتے تھے آیات ۹۷ تا ۱۰۰ میں ان کو قابل بازپرس قرار دیا ہے اور مہاجرین کے فضائل بیان کیے ہیں اور ضعفا کو مستثنےٰ رکھا ہے ۔ اور آگے جا کر آیات ۱۰۴ تک صلوۃ الخوف کا طریق بیان کیا ہے ۔ جب دشمن کا کیمپ مقابل ہو اور جو طریق یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ حضور کی موجودگی سے تعلق رکھتا تھا ۔ ان آیات میں جو عظیم الشان سلوک غیر مسلموں کے ساتھ (باقی برصفحہ ۱۰۵)

إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ

مگر جو شخص خیرات یا کسی نیک کام یا لوگوں میں میل ملاپ کی صلاح دے اور جو اللہ کی رضامندی کے لئے یہ

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ

کام کرے گا ہم اس کو بڑا اجر دیں گے اور جو راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد

مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ

رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کے رستہ کے سوا اور رستہ پر چلے گا ہم اس کو اسی رستہ پر چلائے

وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا

رہیں گے اور اس کو دوزخ میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بری جگہ ہے ف۱۰۸ اللہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاوے

دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾

اور اس سے کمتر گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ بہت دور بھٹک گیا

ع ۱۷/۱۴

(بقیہ صفحہ ۱۰۴) قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جنگ کی حالت میں بھی مسلم غیر مسلموں کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے۔ ان کی جان کی حفاظت کیسی احتیاط سے کرتے تھے۔ اس کے بعد آیات ۱۰۵ تا ۱۱۳ تک ایک فوجداری مقدمہ کا ذکر ہے جس میں ایک مسلم نے دوسرے مسلم کی زرہ چوری کر کے جب انکشاف ہونے لگا تو ایک یہودی کے گھر پھینک دی۔ مقدمہ حضرت تک پہنچا اور سارق کی قوم نے جھوٹے گواہ مہیا کر لیے کہ سرقہ یہودی نے کیا ہے۔ قریب تھا کہ حضور کو غلطی میں ڈالتے مگر اللہ تعالےٰ نے حقیقت کھول دی اور یہودی بچ گیا۔ اس سے عدالت کا حال معلوم ہوتا ہے کہ مسلم غیر مسلموں کی جان و مال کے محافظ تھے۔ اُن سے کوئی یہ امید نہ رکھ سکتا تھا کہ وہ صرف مسلم ہونے کے سبب سزا سے بچ جائے گا۔ یا رسول سے مقدمہ جیت لے گا۔ معلوم ہوتا ہے انبیا بھی غلطی کر سکتے ہیں معصوم نہیں محفوظ ہوتے ہیں۔

آیت ۱۱۳ میں پہلے فقرہ کی جزا محذوف ہے اور جزا کی جگہ اس کی علت رکھ دی گئی ہے۔ اور جزا (لیضلوك) ہے پس اس جملے کا ترجمہ یہ ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو یہ لوگ تم کو غلطی میں ڈال دیتے۔ کیونکہ ان میں سے ایک گروہ نے قصد کر لیا تھا۔ کہ تم کو غلط راہ پر چلائیں۔

۱۰۸ ۔ آیت ۱۱۵۔ اللہ تعالیٰ نے افتراق اور خلاف سے منع کیا ہے اور یہ آیت بھی اسی امتناع کا تتمہ ہے مسلمانوں کے افتراق کی بنیاد اکثر اجتہادی اور فروعی مسائل ہیں۔ ہر ایک مذہب نے فروعی مسائل کو اس قدر اہمیت دیدی ہے کہ وہ دوسرے مذہب والوں کی تکفیر یا کم سے کم تضلیل کرتا ہے۔ حالانکہ اجتہادی مسائل میں مجتہد بھی اگر غلطی کرے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ تو اس کے جاہل متبع پر کیا مواخذہ ہو سکتا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ اجتہادی مسائل کے لیے جُدا جُدا مذاہب نہیں بنانے چاہییں سب مسلمان سواد اعظم کے ساتھ شامل رہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو چودھویں صدی کے مجدد تھے انہوں نے بھی یہ ہدایت کی ہے کہ اجتہادی مسائل میں سوادِ اعظم یعنی حنفی مذہب کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور جہاں کسی اجتہادی مسئلہ میں رسول صلعم کا قول اس کے مخالف مل جائے تو مجتہد کے اجتہاد کو ترک کر دینا چاہیے۔

آیت ۱۱۶ میں اللہ تعالےٰ نے شرک کو قابلِ مغفرت قرار نہیں دیا۔ مگر بصورتِ توبہ۔ اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اللہ اور رسول کے مقابل کسی دوسرے کا حکم ماننا شرک ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو اس شرک سے بچنا چاہیئے اور اس تفرق اور اختلاف سے جس نے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے بچنا چاہیے۔ افسوس جس امت کے پاس قرآن کریم جیسی کتاب ہے وہ کہاں سے ایسے بدبخت ہو گئے کہ ۷۲ سے زیادہ فرقے بنا لیے۔ ہر ایک مکفر دیگراں ہے۔

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ۚ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَعَنَهُ

یہ لوگ اس کے سوا مونثوں کو پکارتے ہیں اور شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں جس کو

اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ

اللہ نے پھٹکارا ہے اور اس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لوں گا اور میں ان کو گمراہ کروں گا اور ان کو امیدیں

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ

دونگا اور میں انہیں کہوں گا تو وہ اپنے چارپایوں کے کان چیریں گے اور میں کہونگا تو اللہ کی بنائی کو بگاڑیں گے اور جو

يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَ

اللہ کے سوا شیطان کو اپنا دوست بنائے وہ صریح گھاٹے میں آگیا وہ ان کو وعدے دیتا

يُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا

ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے جو وعدہ کرتا ہے وہ دھوکا ہی ہے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے

يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں ہم ان کو باغوں میں داخل کرینگے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر

أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ

بات کا سچا کون ہے (نجات) نہ تو تمہاری آرزوں اور نہ اہل کتاب کی آرزوں پر ہوتی ہے جو برا کام

يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ

کرے گا اسکی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کوئی اپنا حمایتی اور مددگار نہ پائے گا اور جو شخص

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

کوئی نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان رکھتا ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

اور تل برابر بھی انپر ظلم نہ کیا جائے گا اور اس شخص سے کس کا دین بہتر ہے جس نے اپنی ذات کو اللہ کی فرمانبرداری

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴿١٢٥﴾

پر لگا دیا اور وہ احسان کرنے والا ہے اور ابراہیم کے مذہب پر چلتا ہے جو سارے دل و جان سے اللہ کیطرف ہو رہے تھے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا مخلص بنایا تھا

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطًا ﴿١٢٦﴾ ع وَيَسْتَفْتُونَكَ

اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ نے ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے اور تم سے عورتوں

فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى

کے بارے میں فتوای پوچھتے ہیں کہدو اللہ ان کے بارے میں تم کو فتوای دیتا ہے اور قرآن میں جو تم کو سنایا جا چکا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے

النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَ

بارے میں ہے جن کو تم جو کچھ ان کے لئے لکھا جا چکا ہے نہیں دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو اور

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

بے بس بچوں کے بارے میں بھی فتوای دیتا ہے اور یہ کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور جو نیکی تم ان کے ساتھ کرو گے

وقف لازم

ع ١٦ / ١٥

خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ

ضائع نہ ہو کیونکہ اللہ اس کو جانتا ہے ۱۰۹ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بدسلوکی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو

اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ باہم صلح کرلیں اور صلح بھی بہتر ہے اور طبیعتوں میں

الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

بخل ہوتا ہی ہے اور اگر تم نیک سلوک کروگے اور سخت گیری سے بچتے رہوگے (تو اللہ سے اس کا بدلہ پاؤگے) کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ

باخبر ہے اور تم عورتوں کے درمیان اگرچہ بہت چاہو عدل نہیں کرسکتے پس بالکل ایک ہی طرف مت جھک

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ

جاؤ کہ دوسری کو لٹکتے ہوئے چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے رہو اور زیادتی سے بچتے رہو تو (اللہ کی مغفرت اور رحم تم پر ہو) کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي

ہے اور اگر ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کردے گا کیونکہ اللہ بڑی گنجائش والا حکمت والا ہے اور جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کا ہے اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تم کو تاکیدی حکم دیا ہے

اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ

کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم نافرمانی کروگے تو (اللہ کو تو کچھ پرواہ نہیں) کیونکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ سب اللہ

كَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

کا ہے اور اللہ بے نیاز ہے سب نیک صفتوں سے موصوف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کا ہی اور اللہ کارساز بس ہے

وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي

اے لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو (دنیا سے) اٹھالے اور اوروں کو لا بسائے اور اللہ اسبات

ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ

پر قادر ہے جو شخص دنیا کا بدلہ چاہتا ہی تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا بدلہ موجود ہے

---

۱۰۹ ۔ آیت ۱۲۷ ۔ مسلمانوں نے یتامیٰ کی تولیت میں عدل رکھنے میں اشکال محسوس کیا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کی حفاظت کے لیے اُن کی امہات میں سے چار تک نکاح جائز رکھے تھے۔ مگر اس میں پھر مشکل نظر آنے لگی کہ تولیت کی مشکلات کو حل کرنے کے لیئے اللہ تعالےٰ نے جو علاج رکھا تھا اس میں بھی عدل کی شرط لگادی جو وہ بھی اسی طرح مشکل تھی۔ جیسے کہ یتیم کی تولیت مشکل تھی تو اب ایک سوال اور پیدا ہوا۔ کیونکہ یتامیٰ لڑکیوں کے نکاح کو معرضِ تعویق میں ڈالتے تھے۔ سو اللہ تعالےٰ نے دونوں کا حل پیدا کیا۔ منکوحہ عورتوں میں عدل کے مفہوم میں تخفیف کردی جس سے اشکال دور ہوگیا۔ اور یتامیٰ لڑکیوں سے نکاح کرلینے کی اجازت دیدی۔ اس کے بعد کی آیات میں ۱۳۲ تک اللہ تعالےٰ نے جو آسمانوں اور زمین کا واحد مالک ہے مسلمانوں کو حقوق الناس خصوصاً حقوق الضعفاء کی حفاظت اور تقویٰ پر قائم رہنے کی ہدایت کی ہے اور تنبیہہ کی ہے کہ اگر وہ ان ہدایات پر قائم نہ رہیں گے تو ان کو اللہ تعالےٰ زمین سے اٹھالے گا۔ اور ان کی جگہ اور لوگوں کو آباد کرے گا۔ چنانچہ ہم نے اللہ تعالےٰ کا یہ وعید اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ ان کے ملکوں سے غیر اقوام فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

ع ١٩ ٨ ١٦

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ

اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۔ مومنو ۔ خدا لگتی گواہی دیتے ہوئے انصاف پر کھڑے ہو جاؤ ۔ اگرچہ

لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ

(وہ گواہی) تمہارے اپنے یا ماں باپ یا رشتہ داروں کے خلاف ہو ۔ اگر کوئی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ کی حمایت ان کے حق میں

اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

سب سے زیادہ ہے ۔ پس تم حق سے درگذر کرنے میں اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو ۔ اور اگر تم دبی زبان سے گواہی دو گے یا گواہی دینے سے کترا جاؤ گے

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ

(تو اللہ کے مواخذہ میں آؤ گے) کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ۔ مومنو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر

الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

جو اس نے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اُس کتاب پر جو اُتاری اس سے پہلے اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور

كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور روزِ آخرت کا انکار کرتا ہے وہ (راہ راست سے) دور بھٹک گیا ۔ جو لوگ ایمان لائے پھر انکار کر دیا

ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ ؕ

پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ نہ تو اُن کو معاف کرے گا اور نہ اُن کو سیدھے رستہ پر چلائے گا

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

منافقوں کو خبر سنا دو کہ ان کے لئے درد ناک عذاب ہوگا ۔ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

بناتے ہیں ۔ کیا کافروں کے ہاں اپنی عزت چاہتے ہیں ۔ سو عزت تو ساری اللہ کے

جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ

لئے ہے ۔ اور وہ کتاب میں) تم پر یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جاتا ہے اور

يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا

ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو تم ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انہیں کی طرح

مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿١٤٠﴾ ۙ الَّذِيْنَ

ہو گے ۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرے گا ۔ جو منافق

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ

تمہارے انجام کی انتظار میں رہتے ہیں ۔ اگر اللہ کی طرف سے تمہاری فتح ہو گئی تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۔ اور اگر

كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

کافروں کو کچھ فائدہ حاصل ہو گیا تو کہتے ہیں کیا ہم نے تم پر گھیرا نہ ڈال لیا تھا اور تم کو مومنوں سے بچایا تھا

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

سو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ کا موقع نہ

سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى

دے گا ۔ منافق اللہ کے ساتھ دھوکا دینے کا معاملہ کرتے ہیں حالانکہ سنت الٰہی انکے دھوکا کھانیکا باعث ہوتی ہے ۔ جب یہ نماز کیلئے کھڑے

ع ٢٠ ٧

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ

ہوتے ہیں تو الکساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا کفر و ایمان

بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

کے درمیان حیران پھرتے ہیں نہ ادھر اور نہ اُدھر اور جس کو اللہ کی سنت گمراہی میں رکھتی ہے تو اسکے لئے

سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

کوئی رستہ ہرگز نہ پائیگا مومنو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

چاہتے ہو کہ اللہ کے لئے اپنے برخلاف کھلی دلیل پیدا کرو ضرور منافق آگ کے

فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

سب سے نیچے طبقہ میں ہونگے اور تو ان کے لئے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا مگر (ان میں سے) جن لوگوں نے

وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنا دین اللہ کے لئے خاص کر لیا تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ

اور مومنوں کو اللہ بڑا اجر دے گا تو اللہ تم کو اگر تم شکر گزاری کرو اور ایمان لاؤ

شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ

عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ تو قدر دان ہے جاننے والا ہے اللہ کسی کی بدی کو شہرت دینا پسند نہیں

بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا

کرتا مگر اس شخص کی طرف سے جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے ۱۱۰ (اپنے ظالم کے ساتھ) اگر تم بھلائی

اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

کھلم کھلا کرو یا اس کو چھپا کر کرو یا بدی سے درگزر کرو (تو یہ اللہ کے صفات کا تتبع ہو) کیونکہ اللہ بھی (ابدی) درگزر کرنیوالا سزا دینے پر قدرت رکھنے والا ہی جو

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ

لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض

بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾

پیغمبروں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی رستہ اختیار کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ

یہ لوگ فی الحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے اور جو لوگ

---

۱۱۰ - آیت ۱۴۸ - اس آیت میں کسی کی نسبت اس کی بُری باتوں کو شہرت دینے سے روکا ہے - جو فساد کی بنیاد ہے مگر اس صورت میں کہ ایک شخص کو اگر کسی کی بدی سے نقصان پہنچا ہے تو اس کو دادرسی کے لیے دوسرے کے ظلم کا اظہار جائز ہے بعد کی آیت میں فرماتا ہے کہ اگر تم کسی کے ساتھ نیکی ظاہر کر کے کرو یا مخفی رکھو یا یہ کہ اس کے قصور سے درگزر کرو تو اللہ تعالیٰ تو بڑا عفو کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے جب تم باوجود عجز کے ایسا کام کرو گے تو اللہ جو عفو اور قدیر ہے تمہارے قصوروں سے درگزر کرے گا مسلمان سوسائٹی ان بدیوں سے معمور اور ان نیکیوں سے عاری رہ گئی ہے - اللھم اصلح شان المسلمین کلہ -

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں سمجھتے تو یہ لوگ ہیں جنکو ان کے اجر عطا

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ

کرے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اہل کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر کوئی کتاب آسمان

ع ۲۱ ۱۱ ۱

عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا

سے اتار لاؤ اس قوم نے موسٰی سے اس سے بھی بہت بڑا سوال کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ ہم کو اللہ

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

کھلم کھلا دکھا دو اس پر ان کے ظلم کے سبب ان پر بجلی گری پھر کھلے نشانات آنے کے بعد انہوں نے بچھڑے کو

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَ

معبود بنایا پھر ہم نے اس سے درگزر کی اور موسٰی کو کھلا غلبہ دیا اور ان کا اقرار

رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا

لینے کے وقت انپر طور (پہاڑ) بلند کیا اور ان سے کہا کہ اپنے خیموں کے دروازوں سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور

لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

یہ بھی ان سے کہا کہ سبت کے دن حکم سے تجاوز نہ کرو اور ہم نے ان سے پکا اقرار لیا پس ان کے اقرار توڑنے کی

مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ

وجہ سے اور احکام الٰہی کی خلاف ورزی کی وجہ سے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَ

کہ ہمارے دل محفوظ ہیں (یہ نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے انپر مہر کر دی ہے سو کم لوگ ایمان لاتے ہیں

بِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

اور ان کے کفر کی وجہ سے اور مریم پر بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسٰی

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر ڈالا ہے اور نہ تو انہوں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ اس کو صلیب پر مارا ہے لیکن ان لوگوں کو صلیب پر

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ

مرے ہوئے کی طرح دکھایا گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارہ میں اختلاف کیا ہے وہ اسکے صلیب پر مرنے کے متعلق شک میں ہیں انکو اس کا کوئی علم نہیں

الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

مگر ظنی بات کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کو یقینی طور پر قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا (تورات کی رو سے قتل اور رفع دونوں نقیض ہیں) اور اللہ

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

پر غالب ہے حکمت والا ہے اور کوئی اہل کتاب نہیں مگر وہ اسکی صلیبی موت پر ایمان رکھے گا قبل اس کے کہ اسکی طبعی موت کو مان لے اور قیامت کے روز وہ انپر

شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ

گواہ ہوگا (اگر دنیا میں واپس آتا تو قیامت کی شہادت کی ضرورت نہ تھی) پس جو لوگ یہودی ہیں انکے ظلم کیوجہ سے ہم نے انپر وہ پاک چیزیں جو انکے لئے حلال تھیں انپر

بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ

حرام کر دی تھیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اکثر اللہ کے رستے سے روکتے تھے اور انکے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ اسکے لینے سے منع کر دیئے گئے تھے اور اس وجہ سے بھی کہ لوگوں کے مال ناحق

أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَٰكِنِ

کھاتے تھے اور ان میں سے جنھوں نے حق کا انکار کر دیا ہے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿۱۱۱﴾ لیکن

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ

ان میں سے جو لوگ علم میں پختہ دسترس رکھتے ہیں اور وہ مومن جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تجھ پر اتارا گیا ہے اور جو تم سے پہلے اتارا گیا ہے اور وہ

۱۱۱- آیات ۱۵۳ تا ۱۶۱ - یہ معرکۃ الآرا آیات ہیں - ان کا تفسیری ترجمہ یہاں دیا جاتا ہے - رسول صلعم سے یہودی مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے لکھی ہوئی کتاب اُتار لاویں - انھوں نے پہلے موسےٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کیا تھا - کہا یہ تھا کہ ہم کو اللہ کا کھلا دیدار کرا دو - اس بے جا مطالبہ پر اُن پر بجلی گری - پھر بعد اس کے کہ کھلے نشانات دیکھ چکے تھے - بچھڑے کی پوجا کی - پھر ہم نے یہ گناہ معاف کر دیا اور موسےٰ کو اس کی قوم پر ہم نے کھلا تسلط دیا - اور ہم نے ان کا میثاق لینے کے لیئے ان کو طور کے دامن میں کھڑا کیا - (جو زلزلہ کے سبب ان کے سروں پر گرتا معلوم ہوتا تھا) اور ہم نے اُن سے کہا کہ اپنے خیموں کے دروازہ سے سجدہ کناں داخل ہوں اور اُن سے یہ بھی کہا کہ سبت کے منانے میں حد سے آگے نہ بڑھیں - اور ہم نے اُن سے (دس احکام کی تعمیل کرنے کے لیئے) گاڑھ میثاق لیا - پس ان وجوہ کے سبب سے جو نیچے مذکور ہیں - اُنھوں نے میثاق توڑ دیا - اور اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی اور بعض انبیاء کو ناحق قتل کیا - اور یہ کہا کہ ہمارے دل ایسے پردوں میں ہیں کہ کسی کی بات کا اثر قبول نہیں کرتے - بات یہ نہیں ہے بلکہ اللہ نے ان کی کفر کی باتوں کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے - سو ان کو ایمان کم نصیب ہوتا ہے - اور مریم کا کفران کیا اور اس پر بڑا بہتان باندھا - (زنا کی تہمت لگائی) اور یہ کہا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کے رسول ہونے کا مدعی تھا قتل کر دیا (حالانکہ حقیقت یہ ہے) کہ نہ تو اس کو قتل کیا اور نہ اس کو صلیب پر مارا ہے - ہاں اُن کی نگاہوں میں صلیب پر مارے ہوئے شخص کے ساتھ مشابہ کر دیا گیا تھا - جن دو قوموں نے اس کی پوزیشن کی بابت اختلاف کیا ہے وہ اس کے مارے جانے کے متعلق شک میں ہیں - اس واقعہ کی بابت اُن کے پاس علم نہیں دونوں ایک ظنی امر کے پیچھے چلے جا رہے ہیں - انھوں نے اس کو یقینی طور پر قتل نہیں کیا (یہاں صلیب کی نفی نہیں کی البتہ صلیب پر مارے جانے کی نفی کر دی ہے) اگر مسیح صلیب پر مارا جاتا تو بائبل کی رو سے اُس کی موت ایک لعنتی کی موت ہوتی - اور اللہ تعالےٰ کی طرف ملعون مرفوع نہیں ہوتا - تو اللہ تعالےٰ نے اُس کو اپنی طرف اُٹھا لیا - یعنی اُس کو اپنا قرب عطا کیا - (اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے جانے کا کوئی مفہوم سوائے قرب الٰہی کے نہیں ہو سکتا) اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کو عمل میں لانے پر غالب ہے - اور اپنے کام حکمت سے کرتا ہے - اور کوئی اہل کتاب نہیں (اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں) مگر وہ اپنی موت سے پہلے مسیح کی صلیبی موت پر ایمان رکھے گا - اور قیامت کے دن مسیح ان پر گواہ ہوگا پس یہودیوں کے ظلم کے سبب سے اور اللہ کی راہ سے کثرت کے ساتھ سد راہ ہونے کے سبب سے اور ان کے سود کھانے سے جس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال باطل طریق سے کھانے کی وجہ سے ہم نے اُن پر وہ طیب چیزیں حرام کر دیں جو ان کو عطا کر رکھی تھیں - اور ہم نے اُن میں سے کافروں کے لیئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے -

اوپر کی آیات سے جو سبق حاصل کیے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں - قوم جب بدکاری میں حد سے گذر جاتی ہے تو ان کو اپنے مسیحی پر ایمان کی توفیق نہیں ملتی - اس کی صداقت کے امتحان کے لیئے بے جا مطالبات کرتے ہیں مسیح کو آزمانے کے لیئے بھی انھوں نے شرارت سے ایک قبیح حیلہ تجویز کیا اور وہ یہ تھا کہ اس کو موجودہ گورنمنٹ کا باغی قرار دے کر صلیب پر لاویں - اگر بچ رہا تو مان لیں گے اور اگر مارا گیا تو بائبل کی رو سے لعنتی ثابت ہو جائے گا - اور اس کے شر سے قوم محفوظ رہے گی - چونکہ یہ ایک شرارت آمیز حیلہ تھا - اللہ تعالےٰ نے اس کے مقابل یہ حیلہ کیا کہ بظاہر تو وہ کامیاب نظر آئے کہ صلیب پر اس کو چڑھا دیا مگر درحقیقت کامیابی تب ہوتی کہ صلیب پر چڑھانے کا جو نتیجہ تھا وہ مترتب ہو جاتا - مگر وہ نتیجہ مترتب نہ ہوا صلیبی موت سے وہ بچ گیا - اور صلیب پر مسیح کی موت واقع (باقی بر صفحہ ۱۱۲)

مسیح کے ساتھ یہودیوں کا سلوک

مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

نماز کے قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور روز آخرت

الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى

پر ایمان لانے والے ہیں یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب بڑا اجر دینگے ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان

ع ۲ / ۱۰

نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی تھی جو اس کے بعد ہوئے اور ہم نے وحی بھیجی تھی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا

یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمن کی طرف اور ہم نے

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ج وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ

داؤد کو زبور دی تھی ف۱۱۲ اور کئی پیغمبر جن کا حال ہم اس سے پہلے تم سے بیان کر چکے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کا حال ہم نے تم سے

نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ ج رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

بیان نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ کے ساتھ باتیں کیں ہم نے رسول بھیجے خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

تاکہ لوگوں کیلئے رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے آگے کوئی دلیل نہ رہے اور اللہ غالب ہر حکمت والا ہے (اہل کتاب اگرچہ نہ مانیں)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تمہاری طرف اتارا ہے وہ اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ ط اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا ۢ

بس ہے جن لوگوں نے (اس دین کا) انکار کیا اور اللہ کے رستہ سے اوروں کو روکا وہ بڑی دور بھٹک

(بقیہ صفحہ ۱۱۱) ہونے کے متعلق دونوں قومیں یہود اور نصاریٰ شک میں رہے۔ اور باوجود اس کے کہ صلیبی موت کا ان کو علم نہ ہوا۔ صرف ظن رہا پھر بھی دونوں قوموں نے اس کی صلیبی موت پر جو ان کے نزدیک بھی ظنی تھی ایک ایک یقینی عقیدہ بنالیا۔ یہودیوں نے کہا وہ صلیب پر مرکر ملعون ہوا اس واسطے نبی نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائیوں نے کہا ملعون تو وہ ہوگیا مگر یہ لعنت اس نے اپنی امت کے گناہوں کے کفارہ کے لیے قبول کی۔ اللہ تعالیٰ دونوں قوموں کو ملامت کرتا ہے کہ ایمان تو ان کا ظنی موت پر ہے اور جو عقیدہ اس پر مرتب کیا ہے وہ ان کے نزدیک یقینی ہے سو وہ اس کو اپنی موت سے پہلے ترک نہیں کرسکتے۔

مسلمانو! عبرت پکڑو۔ قوم اپنی بدکاری کے سبب غلط عقائد میں مبتلا ہو جاتی ہے اور ان غلط عقائد کی بنا پر ماموروں کو پرکھنا چاہتے ہیں اور ان کے فیض سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر اپنی غلطیوں کا خمیازہ اُن کو اُٹھانا پڑتا ہے مسیح کا وجود ایسا واقع ہوا ہے کہ اس کے متعلق تین قومیں یہود و نصاریٰ و مسلمان غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اور ان سے وہ نکلنا نہیں چاہتے۔ مسلمانوں میں بھی ایک مثیل مسیح آیا تاکہ اُن کو ان غلطیوں سے نکالے جو اسلام میں راہ پاگئی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ وہی کچھ ہوا جو اصیل کے ساتھ ہوا تھا۔

وکان امر اللہ قدرا مقدورا ۔

۱۱۲ - آیت ۱۶۴ - اس آیت میں یہودیوں کے بے جا مطالبہ کی جو آیت ۱۵۳ میں کیا تھا۔ جواب دیا ہے کہ یہ کوئی انوکھا نبی نہیں اس کو وحی کے ذریعہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جاتا ہے جیسا کہ سابقہ نبیوں کو دیا گیا تھا۔ کسی کو لکھی ہوئی کتاب آسمان سے نہیں دی گئی تھی۔

بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

گئے ۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور مسلمانوں پر ظلم بھی کیا اللہ ایسا نہیں کہ ان کو بخش دے اور نہ ایسا ہے کہ انکو راہ راست پر

طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾

لائے مگر دوزخ کے رستہ پر جس میں لمبا زمانہ رہیں گے اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق لے کر آیا ہے سو اپنے بھلے کے لئے مان لو اور اگر نہ مانو گے

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا

تو اللہ کا کچھ نہیں بگڑتا کیونکہ اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اے اہل کتاب اپنے

تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ کی نسبت حق بات کے سوا منہ سے کچھ نہ نکالو بات صرف یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

اللہ کا رسول ہے اور اس کا حکم تھا جو مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھا اسی کی طرف سے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

اور تین خدا نہ کہو اپنے بھلے کے لئے اس سے باز آجاؤ اللہ ہی اکیلا معبود ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ يَّسْتَنْكِفَ

ع ۲۳ / ۹ / ۳

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کارساز بس ہے ف ۱۱۳ مسیح کو اللہ کا بندہ ہونے سے

الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ

ہرگز کوئی عار نہیں اور نہ اللہ کے مقرب فرشتوں کو اور جو اللہ کا بندہ ہونے سے عار

عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

رکھے اور تکبر کرے اللہ سب کو اپنے پاس جمع کرے گا پس جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اچھے کام کرتے ہیں انکو ان کے بدلے پورے دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے گا اور جو (بندگی سے) عار رکھتے ہیں

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧٣﴾ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

اور تکبر کرتے ہیں سو ان کو دردناک عذاب دے گا اور وہ اللہ کے سوا نہ کوئی یار اور نہ

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا

کوئی مددگار پائیں گے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف حق باطل میں

---

۱۱۳ - آیت ۱۷۱ - اس آیت میں حضرت عیسٰی کی تین صفات کا ذکر کیا ہے رسول اللہ - کلمۃ اللہ - روح من اللہ - یہ تین صفات بطور صفات مخصوصہ اس کے لیے ذکر نہیں کی گئیں - بلکہ اس واسطے ذکر کی گئی ہیں کہ ان کے ذریعہ ان باطل صفات کی نفی کی جائے جو اس کی امت کی طرف سے اس کی طرف منسوب کی گئی ہیں - وہ اللہ نہیں اللہ کا رسول ہے - وہ خود کلام نہیں اللہ کے کلمہ سے مریم کے بطن سے پیدا ہوا ہے - اس کا روح خدا نہیں وہ خدا کی مخلوق ہے - جیسا اور روحیں اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوئیں - اسی طرح اس کی روح اللہ تعالےٰ کے حکم سے پیدا ہوئی روح طیبہ ہی خبیث نہیں جس کو بعض زبول سے یہودی تعبیر کرتے ہیں -

مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

فرق کر دکھانیوالا نور اتارا ہے — سو جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں — اور اسی کا سہارا پکڑتے ہیں — اللہ انکو عنقریب اپنی رحمت — اور فضل میں

وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

داخل کرے گا — اور انکو اپنی طرف پہنچنے کے سیدھے — رستہ پر چلائے گا — تم سے (کلالہ کے بارے) فتویٰ طلب کرتے ہیں کہدو

فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ

اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی مرد مر جاوے — جس کے کوئی اولاد نہیں — اور اس کی ایک بہن ہو تو اسکو اسکے ترکے کا آدھا

هُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ

اور وہ (مرد) اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی اولاد نہ ہو — اور اگر بہنیں دو ہوں — تو ان کے لئے ترکہ میں سے — دو تہائی

وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں — مرد اور عورتیں — تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر — اللہ تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے

اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

تا ایسا نہو کہ تم بھٹک جاؤ — اور اللہ سب چیزوں کو — جاننے والا ہے

ع ۲۴/۴

سُوْرَةُ الْمَاۗىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے — جو رحم سے — سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى

مومنو! — اپنے اقراروں کو — پورا کرو — تمہارے لئے چار پائے جانور حلال کئے گئے ہیں — مگر وہ جو تم کو پڑھکر سنائے

عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جائیں گے — لیکن تم احرام کی حالت میں ہو تو — ان کا شکار حلال نہ سمجھو — بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے — مومنو! — اللہ کا

۱۱۴۔ آیت ۱۷۷۔ سورۃ نساء کو اس آیت پر حضرت عیسیٰ کے ذکر کے بعد ختم کیا ہے۔ اس آیت میں کلالہ کی میراث کا ذکر ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ جس انسان کی اصل اور نسل موجود نہ ہو اس کی میراث اسکے چچیرے بھائیوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ نبوت جو بنی اسرائیل میں توارث کے طور پر چلی آتی تھی۔ وہ حضرت عیسےٰ پر آکر جو کلالہ کی طرح ہے ختم ہو گئی اور بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل ہو گئی۔

سورۃ المائدۃ

۱۱۵۔ آیت ۱۔ یہ سورہ جس میں تمدن کے مسائل ہیں۔ اس آیت سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں معاہدات کے پورا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اول تو جو شخص کسی دین میں شامل یا داخل ہونے کا اقرار کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جس نے دین بنایا ہے ایک ضمنی معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ان سب احکام کی تعمیل کرے گا جو اس دین میں پائے جاتے ہیں۔ اور تمدن میں بھی دو قسم کے معاہدات ہیں۔ ایک لین دین باہمی کے اور دوسرا ایک شہر یا محلہ یا کوچہ میں رہنے سے جو ذمہ داری انسان پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی عائد ہوتی ہے وہ بھی ایک ضمنی معاہدہ ہے اور یہی معاہدے تمدن کی بنیاد ہیں۔ عرب متمدن قوم نہ تھی کسی قوم کو (باقی بر صفحہ ۱۱۵)

اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَ
شعور دلانے والی چیزوں کی بےحرمتی نہ کرو　اور نہ حرمت والے مہینے کی　اور نہ حج کی قربانی کی　اور نہ نیاز کے جانوروں کی جن کے

لَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ
گلوں میں پٹی باندھی ہوں اور نہ انکی جو خانہ کعبہ کی زیارت کو جا رہے ہوں　تاکہ اپنے پروردگار کا فضل اور رضامندی طلب کریں　اور جب تم احرام

فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
کھول دو تو شکار کرو　اور کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تم کو کعبہ سے روکا تھا تمکو اس امر پر آمادہ نہ کرے کہ تم اُن پر زیادتی کرو　اور

تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪
نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو　اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں　ایک دوسرے کی مدد نہ کرو

وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَ
اور اللہ سے ڈرو　کیونکہ اللہ کی　مار بڑی سخت ہے ۱۱۶　یہ چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں　مردہ جانور　اور لہو　اور

لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ وَالْمُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ وَالْمُتَرَدِّیَۃُ
سؤر کا گوشت　اور جو جانور اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکارا گیا ہو　اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو　اور جو چوٹ لگ کر مرا ہو اور جو گر کر مرا ہو

(بقیہ صفحہ ۱۱۴) جو اسفل السافلین میں ہو ارتقا کی منازل طے کرانے کے لیئے ضروری ہے کہ ان کو جسمانی طہارت کے آداب سکھائے جائیں اور چونکہ انسان کا جسم اس کی خوراکوں سے بنتا ہے اس لیے ان کے لیے طیبات اور خبائث کی تشریح کر دی جائے۔ تاکہ خبائث اس کے بدن کا جزو نہ ہوں۔ اس کے متعلق جو احکام اُن کو دیے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی معاشرت بالکل وحشیانہ تھی اور اُن کو اوپر اٹھانے کے لیے پہلی بات جو ضروری معلوم ہوتی تھی وہ ان کو آداب معاشرت کا سکھانا تھا۔ تکمیل دین اور شریعت کے لیے یہ ضروری تھا کہ اصلاح ایک ایسی قوم کو سامنے رکھکر کی جائے جو انسانیت کے اسفل اور ارذل درجہ میں ہو۔ اور پھر اس کو با خدا انسانوں کے درجہ تک پہنچایا جائے۔ اس واسطے قرآن کریم میں جو مکمل شریعت لایا ہے ادنےٰ درجہ کے انسانوں سے لیکر اعلےٰ درجہ تک کے انسانوں کے لیئے احکام پائے جاتے ہیں۔ انسانی نسل کو کسی جدید حکم کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نبی حضرت محمد صلعم کو جو یہ مکمل دستور العمل لایا ہے لفظ خاتم النبیین سے پکارا گیا ہے۔ جس کے معنے عرب کی لغت میں نبیوں کا ختم کر دینے والا ہے۔ پنجاب میں اس لفظ کے اور معنی تراشے جا رہے ہیں تاکہ اورا نبیاء کے آنے کے لیے دلیل مہیا کی جائے۔

---

۱۱۶ - آیت ۲ - ابراہیمی شریعت کے بقایا سے کعبہ کا حج بگڑی ہوئی صورت میں حضرت خلیل اللہ کی اولاد میں پایا جاتا تھا۔ قربانی اور ہدی اور نذر کے جانور بھی وہاں لاکر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ چونکہ مسلمانوں کو مشرکِ عرب حج وغیرہ سے روکتے تھے۔ اس لیے مسلمانوں نے بھی جب کسی قدر قدرت حاصل کر لی تو چاہا کہ ان کو روکیں تو یہ حکم نازل ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے نام لگی ہوئی چیزوں کی حرمت نگاہ رکھیں۔ اور کعبہ کی طرف آنے والوں اور اُن کی قربانیوں کو وہاں آنے سے نہ روکیں اور اس کے بدلہ میں کہ تم کو یہ لوگ روکتے تھے تم ان کو مت روکو اور تعاون اور عدم تعاون کا ایک عام قانون بیان کر دیا نیکی اور تقوےٰ کے کاموں میں ہر ایک کے ساتھ تعاون کرو۔ اور گناہ اور دوسرے پر ظلم کے معاملہ میں کسی کے ساتھ تعاون مت کرو اور اللہ کا خوف رکھو۔ فتح مکہ کے بعد یہ حکم اس حکم کے ساتھ منسوخ کیا گیا۔ جو سورہ توبہ میں ہے یایھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا۔ پہلے مسلمانوں کو تو حج میسر نہ آتا تھا۔ اس واسطے مشرکوں کے آنے سے خوف نہیں تھا۔ کہ ان کے مشرکانہ مناسک شرعی حج کے ساتھ مخلوط ہو جاویں گے جب مسلمان بھی آزادی سے حج کرنے لگے تو موحد اور مشرکوں کے مخلوط ہونے سے خوف پیدا ہوا۔ اس لیے ان کو مشرکانہ مناسک روک دیے گئے بلکہ جملہ مشرکین عالم کو روک دیا گیا تاکہ معبد اسلام غیروں کے اثر سے بچا رہے۔

وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ

اور جو سینگ لگ کر مرا ہو اور جس کو درندوں نے کھایا ہو مگر وہ جانور جس کو مرنے سے پہلے تم نے حلال کر لیا ہو اور جو جانور کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو

تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ

اور یہ بھی کہ تم شراکت کا گوشت تیروں سے بانٹو یہ نافرمانی ہے آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہوگئے ہیں پس

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی

نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارا دین اسلام ہونے پر راضی ہوا پھر جو بھوک سے بے قرار ہو اور گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو (اور کوئی

مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣﴾ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ

حرام چیز کھالے) تو گناہ نہیں کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کونسی چیزیں حلال کی گئی ہیں کہو

أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا

تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال کی گئیں ہیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے سدھا رکھے ہوں جو طریق تم کو اللہ نے سکھایا ہے اس میں سے

عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا

ان کو بھی تم نے سکھا دیا ہو تو ایسے جانور جو شکار تمہارے لئے پکڑ رکھیں تو تم اس میں سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ

ڈرو کیونکہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے آج سب پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں اور جو چیز اہل کتاب کھاتے

أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ

ہیں وہ تمہارے لئے حلال ہیں اور جو تم کھاتے ہو وہ ان کے لئے حلال ہیں اور پاک دامن عورتیں مومنوں میں سے

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

اور پاک دامن عورتیں ان میں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں (تمہارے لئے حلال ہیں) جب تم ان کو ان کے مہر دیدو بشرطیکہ تم

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ

ان کو قید نکاح میں لانے والے ہو نہ شہوت رانی کرنے والے اور نہ چھپی آشنائی رکھنے والے اور جو ایمان کی باتیں نہ مانے تو اس کا عمل

حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٥﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اکارت جاتا ہے اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ۱۱۷ مومنو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو

قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا

اپنے منہ دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح

ع ٥

۱۱۷- آیت ٥- اس آیت میں چار احکام ہیں۔ جتنی طیبات چیزیں تھیں وہ حلال کر دی گئی ہیں۔ توراۃ میں جو چیزیں حلال تھیں (اور توراۃ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں) وہ مسلمانوں کے لیے بھی حلال ہیں۔ اور جو چیزیں توراۃ میں حرام تھیں مگر اب مسلمانوں پر حلال کر دی گئی ہیں وہ یہودیوں کیلئے اب حلال ہیں۔ (ان کی حرمت جو ان کی سرکشی کے سبب سے تھی منسوخ کر دی گئی) اور مومنات اصیل عورتیں اور گذشتہ اہل کتاب کی اصیل عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں (یعنی ان سے نکاح کرنا حلال ہے) اور جن باتوں کو اسلام نے ایمانیات میں داخل کیا ہے ان میں سے کسی کا انکار حبط اعمال کا موجب ہوتا ہے۔ یہ اہل کتاب کو سنایا ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین۔

بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ

کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو غسل کر لیا کرو اور اگر بیمار

مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ

ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم سے جائے ضرور سے ہو کر آیا ہو یا عورتوں سے صحبت کی ہو پھر تم کو

تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ

پانی نہ ملے تو ستھری مٹی سے تیمم کر لو (یعنی) اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ

اللہ تم پر کوئی تنگی کرنی نہیں چاہتا لیکن چاہتا ہے کہ تم کو صاف ستھرا رکھے اور یہ بھی کہ تم پر اپنی نعمت

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي

پوری کرے تاکہ تم شکر گذار بنو ف۱۱۸ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد رکھو اور اس پیمان کو جو اس نے تمہارے

وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

ساتھ پختہ کیا جب تم نے (اسلام لانے کے وقت) کہا کہ ہم نے سنا اور قبول کیا اور اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ سینوں کی

الصُّدُورِ ⑦ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا

باتوں کو جانتا ہے ف۱۱۹ مومنو! انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی

يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَ

تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو انصاف کرو یہ پرہیزگاری تک پہنچنے کا یہ بہت نزدیک رستہ ہے اور

اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑧ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اللہ کا ڈر رکھو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام

الصَّالِحَاتِ ۙ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ⑨ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

کرتے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے گناہوں کیلئے مغفرت ہے اور نیکیوں کیلئے بڑا اجر ہے اور جن لوگوں نے حق سے انکار کر دیا ہے اور ہماری

۱۱۸۔ آیت ٦۔ نماز اور وضو ابتدائے اسلام سے چلے آتے تھے۔ ۱۹ سال کے بعد یہاں وضو کی تفصیل کر دی۔ ۱۹ سال تک تو یہ عمل تعامل میں چلا آیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر عرصہ کے بعد کیا ضرورت پیش آئی کہ اس کا ریکارڈ رکھنا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے بعض حالتوں میں اس کو ایک حرج اور صلوٰۃ سے مانع سمجھا۔ اس لیئے اللہ تعالےٰ نے اس کا ذکر کر کے اس کے ساتھ تخفیف یعنی تیمم کا ذکر اور اس پر عمل پیرا ہونے سے انسان کے مطہر رہنے کا ذکر اور آخر میں اتمام نعمت ظاہری و باطنی کا ذکر بطور نتیجہ کر دیا۔ نبی صلعم نے بھی فرمایا ہے۔ بنی الدین علی النظافۃ دین کی بنیاد ستھرا رہنے پر رکھی گئی ہے جسم۔ لباس۔ فرش۔ بستر۔ مکان۔ اثاث البیت۔ سب صاف رکھنی چاہیئے۔

۱۱۹۔ آیت ٧۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمت یعنی شریعت کے احکام یاد دلاتا ہے۔ جو تم نے ان پر سمعنا و اطعنا کہا تھا جیسا کہ سورہ بقرہ کی آخری آیات میں مذکور ہے پس شریعت کے احکام کو اللہ کا فضل سمجھو اور ان میں حرج محسوس نہ کرو جو لغوں سے کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمدن کے اعلےٰ درجہ کے اصول سکھاتا ہے جن سے تم کو اقوام عالم پر علو حاصل ہوگا۔ چنانچہ آیت ۸ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اے مسلمانو! تمہاری حالت پر افسوس تم اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ یہ اصول نہیں برتتے۔ دوسری اقوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اس کے بعد گذشتہ قوموں یعنی یہود اور نصاریٰ کی عہد شکنیوں کا ذکر اور ان کا انجام بھی بیان کر دیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کیلئے عبرت ہو۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ⑩ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ

آیتوں کو جھٹلایا ہے وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں مومنو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب ایک قوم نے تم پر دست درازی

هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَ

کرنے کا قصد کیا تو اللہ نے انکے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑪ ع وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ج

مومنوں کو چاہئے کہ اللہ پر بھروسا رکھیں اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ

اور ہمنے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے تھے اور اللہ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پڑھتے رہوگے

وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا

اور زکوٰۃ دیتے رہوگے اور میرے رسولوں کو مانتے اور ان کی مدد کرتے رہوگے اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہوگے تو میں

حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ

ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کر دوں گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی

فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ⑫ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ

پھر جو تم میں سے اس کے بعد کفر کی یا مین اختیار کریگا وہ تحقیق سیدھے رستہ سے بھٹک گیا پس ہم نے ان کو ان کے اپنے عہد

لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا

توڑنے کی وجہ سے پھٹکار دیا اور ہمنے ان کے دلوں کو سخت کر دیا وہ خدا کے کلام کو اس کی اصلی جگہ سے پھیرتے ہیں اور جو

حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ

نصیحت ان کو کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے ہیں اور تو ان میں سے تھوڑوں کے سوا ان کی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا سو

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ⑬ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ

ان کو معاف کر اور درگذر کر کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان لوگوں سے بھی جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں

أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ

ہمنے عہد لیا تھا سو انہوں نے بھی اس نصیحت کا جو ان کو کی گئی تھی ایک بڑا حصہ بھلا دیا ہے تو ہمنے ان میں قیامت تک دشمنی

وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ⑭

اور بغض بھڑکا دیا ہے اور آگے اللہ ان کو بتا دے گا کہ وہ (دنیا میں) کیا بناتے رہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تم سے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جو تم اللہ کی کتاب میں چھپاتے رہے

الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ⑮ يَهْدِي بِهِ

ہو اور بہتیری باتوں سے درگذر بھی کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آئی ہے اس کے ذریعے

اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ

اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور انکو اندھیروں میں سے اپنے حکم سے روشنی میں لاتا ہے اور

وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ⑯ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ

ان کو سیدھے رستہ پر چلاتا ہے ان لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم خدا ہے

ابْنَ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ

ان سے کہو کون ہے جو اللہ کے آگے کچھ اختیار رکھتا اگر وہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اور اس

مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

کی ماں کو اور جو زمین میں ہیں سب کو ہلاک کر دے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جو کچھ ان کے

بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ

درمیان ہے اللہ ہی کی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ

فرزند اور اس کے محبوب ہیں کہو پھر وہ تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے بلکہ تم تو اس کی مخلوق میں

خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

سے بشر ہو وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے

وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

سب کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اہل کتاب رسولوں کے بند ہو جانے کے زمانہ میں ہمارا رسول تمہارے

عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُمْ

پاس آیا ہے جو کھوئی ہوئی شریعت تمہارے لئے بیان کرتا ہے تاکہ یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہ آیا پس تمہارے پاس

بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ

خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آگیا اور اللہ سب چیزوں پر قادر ہے ۱۲۰ع اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

---

۱۲۰ ۔ آیت ۱۹/۱۷ بعض مفسرین نے ان آیات کو مسیح کی الوہیت کی نفی کی دلیل بنایا ہے یملک کو ماضی کی جگہ اور ان کو اذ کا مترادف مان کر یہ مفہوم قرار دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح اور اس کی ماں اور اس کے زمانہ کے جملہ لوگوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو کون تھا جو اس سے مانع ہوتا۔ یہاں مسیح کی موت کو اس کی نفی الوہیت کی دلیل گردانا ہے۔ میرے نزدیک اس تاویل بعیدہ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اس کی موت کو الوہیت کی نفی کی دلیل عیسائیوں کے مقابل بنا سکتے ہیں۔ عیسائی اس کی صلیبی موت کو مانتے ہیں اور باوجود اس کے اس کو الٰہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ موت اس نے کفارہ کے لیے قبول کی اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا پس کیا ہی ضعیف دلیل ہے جو ان کے عقائد کے بطلان پر پیش کی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا جلال اور عظمت اور کبریائی بیان کی ہے کون ہے مسیح اور کون ہے اس کی ماں اور کیا ہیں سارے جہان کے لوگ اور کیا ہے وہ زمین جس پر تم بستے ہو۔ مقابل ان عوالم کے جو آسمان اور زمین کے اندر پائے جاتے ہیں۔ تمہاری زمین ایک نقطہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اور تم سارے ایک موجہ کی حیثیت بھی اللہ تعالیٰ کے جلال اور عظمت اور جبروت کے سامنے نہیں رکھتے۔ عاجز مخلوق کہ جو آسمانوں اور زمین کے خالق اور مالک کے قانون کے ماتحت چند روزہ زندگی بسر کر کے چلے جاتے ہیں۔ الوہیت کی صفات مت دو اور نہ تو اپنے لئے بھی ابنیت اور محبوبیت کا منصب تجویز کرو تم بھی باقی لوگوں کی طرح ایک ہی قانون کے ماتحت ہو۔ جو دکھ سکھ اور اٹھاتے ہیں تم بھی اٹھاتے ہو۔ اب بھی اللہ تعالیٰ کی حکومت کے نیچے رہتے ہو اور آگے جا کر اسی کے ملک میں جاؤ گے۔ تم بہت سی غلطیوں میں زمانہ فترت میں مبتلا ہو گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کیا کہ تمہارے لیے ایک رسول بھیجا تاکہ یہ عذر نہ کرو کہ ہمارے لیے کوئی بشیر و نذیر نہ آیا۔ فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علی کل شیء قدیر

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ

اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں سے پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ کچھ

مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠﴾ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي

دیا جو دنیا کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیا اے میری قوم اس مقدس زمین میں جو اللہ نے تمہارے لیے

كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٢١﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ

لکھ دی ہے داخل ہو جاؤ اور پیٹھ نہ پھیرو ورنہ تم گھاٹے میں آ جاؤ گے انہوں نے کہا اے موسیٰ

إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنْ يَخْرُجُوا

اس میں تو بڑی زبردست قوم رہتی ہے اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں سے نہ نکل جائیں اگر وہ اس میں سے نکل جائیں

مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا

تو ہم ضرور جا داخل ہوں گے ان لوگوں میں جو اللہ سے ڈرتے ہیں دو آدمیوں نے جن پر اللہ نے احسان کیا تھا (اٹھ کر) کہا

ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا

ان پر ملک کے دروازہ سے جا داخل ہو پس جب تم دروازہ سے جا داخل ہوئے تو تم ضرور غالب ہو جاؤ گے اور اگر تم میں ایمان ہے

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا

تو اللہ ہی پر بھروسا رکھو انہوں نے کہا اے موسیٰ جب تک وہ لوگ اس میں ہیں ہم کبھی بھی اس میں قدم نہیں رکھیں گے

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ

تم اور تمہارا پروردگار دونوں جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار میرا بس

إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر نہیں چلتا تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان امتیاز کر دے (اللہ نے) فرمایا وہ ملک چالیس

عَلَيْهِمْ ۛ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ ع

برس تک ان پر حرام کیا گیا اسی زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے تو تو ان نافرمان لوگوں پر کچھ افسوس نہ کرنا ۱۲۱

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَ

اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کی واقعی خبر پڑھ سنا جب دونوں نے نیازیں چڑھائیں تو ان میں سے ایک کی قبول ہوئی اس

النصف

لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾

(دوسرے) نے (پہلے سے) کہا میں ضرور تم کو قتل کر دوں گا اس نے کہا اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی طرف سے قبول کرتا ہے

۱۲۱۔ آیت ۲۰–۲۲ میں کہا گیا ہے کہ صحابہ موعودہ زمین یعنی ملک شام فتح کریں۔ یہ بے سامان ہیں مقابلہ میں ایک منظم اور باسامان سلطنت ہے۔ اس لیے ان کی ہمت افزائی کے لیے ان کو ترہیب کر دی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ بنی اسرائیل کی طرح انکار کر دیں۔ انہوں نے حضرت موسیٰ کے سامنے جنگ کے ذریعہ موعودہ زمین کو فتح کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے وبال میں چالیس سال بیابان میں سرگرداں رہے۔ بنی اسرائیل کے لیے دشمن پر جارحانہ حملہ فرض تھا۔ حضرت سلیمان نے بھی ملکہ سبا پر جارحانہ حملہ کا ارادہ کیا تھا۔ اور ان کے لیے غنائم حلال نہیں اور نہ اسیروں کو غلام یا کنیز بنانا۔ ذی حیات کو قتل کرنا اور غیر ذی حیات کو ضائع کر دینا یا جلانا۔ اس شریعت اور اس کے لانے والوں کو ماننے والے اسلام اور اس کے لانے والے پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے دفاعی جنگ کے غنائم حلال کیے اور اسیروں کو اپنے گھر کے ارکان کی طرح رکھا۔

لَئِنۢ بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا۠ بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّيٓ

اگر تم میرے قتل کرنے کو اپنا ہاتھ مجھ پر چلاؤ گے تو تیرے قتل کے لئے میں اپنا ہاتھ تجھ پر چلانے والا نہیں کیونکہ میں اللہ رب العالمین

أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَن تَبُوٓأَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ

سے ڈرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو میرے قتل کا گناہ اور اپنا گناہ دونوں اٹھائے

أَصْحَٰبِ ٱلنَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُا۟ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُۥ نَفْسُهُۥ قَتْلَ أَخِيهِ

اور دوزخیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی سزا یہی ہے پس اس کا نفس اپنے بھائی کے قتل پر راضی ہو گیا سو اس

فَقَتَلَهُۥ فَأَصْبَحَ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ ٱللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي ٱلْأَرْضِ لِيُرِيَهُۥ

نے اس کو مار ڈالا اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کریدنے لگا تاکہ اس قاتل کو

كَيْفَ يُوَٰرِى سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَٰوَيْلَتَىٰٓ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا ٱلْغُرَابِ

دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے (یہ واقعہ دیکھ کر) اس نے کہا ہائے میری شامت مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ میں اس کوے جیسا

فَأُوَٰرِىَ سَوْءَةَ أَخِى ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ ٱلنَّٰدِمِينَ ﴿٣١﴾ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ

ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا سو وہ اپنے کئے سے پشیمان ہو گیا اس کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم لکھ دیا

بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا

کہ جو شخص کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے لئے مار ڈالے گویا اس نے

قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ

سب آدمیوں کو مار ڈالا اور جس نے کسی کو مرنے سے بچا لیا گویا اس نے سب آدمیوں کو بچا لیا اور ان کے پاس ہمارے

رُسُلُنَا بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾

رسول کھلے احکام لے کر آئے پھر اس کے بعد ہی اکثر ان میں سے زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں ف ۱۲۲

ع ۵ وقف النبی علیہ السلام

---

۱۲۲ ۔ آیت ۲۷ تا ۳۲ ۔ ان آیات میں آدم کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا ایک واقعہ بیان کیا ہے ۔ غرض یہ ہے کہ اہل کتاب وغیرہم اس سے ایک سبق حاصل کریں ۔ اللہ تعالےٰ کے مقبولوں کے ساتھ حسد کرنا اور ان کے مٹانے کی کوشش کرنا شقاوت ابدی کا موجب ہے ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

شوربختاں بہ آرزو خواہند　　　　مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

بنی اسرائیل کے دلوں میں اپنے بنی اعمام بنی اسمٰعیل کے متعلق جو بغض اور کینہ مخفی چلا آتا تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت پر بروز میں آگیا ۔ اور باوجود اس کے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سنن سے آگاہ تھے ۔ انہوں نے اس نور کو بجھانے کے لیے اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ اور مقبول کو ایذا دینے اور قتل کرنے کے لیے کوئی حیلہ اٹھا نہیں رکھا ۔ ان کا انجام وہی ہوا جو قابیل کا ہوا ۔ جو فرد یا قوم کسی برے کام کی بنیاد رکھتے ہیں تو دنیا کے انقطاع تک جس قدر افراد یا اقوام اس بدی کا ارتکاب کرتے ہیں بانی کے لیے بیکن لہ کفل منھا ہوتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو ان بد نتائج سے جو ان کو ان کے بغض اور حسد اور کینہ کے سبب پہنچے تھے بچانے کے لیے نصیحت کی تھی کہ لا تکونوا اول کافر بہ (بقرہ) مگر اس سرکش قوم نے اس پہ کوئی توجہ نہ کی مسلمانوں کے لیے بھی اس میں سبق تھا مگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کے مقبولوں اور مبعوثوں کا مقابلہ بے دریغ کیا جس کا خمیازہ یہ اب تک اٹھا رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے تقوےٰ نہیں کرتے اور اس کی اس سنت سے غافل ہیں کہ فرماتا ہے ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں اے قوم یہودیوں کے لیے جو مقدر تھا اور جس کا خمیازہ اب تک اٹھا رہے ہیں وہ وقت تم پر آگیا ۔ اتیٰ امر اللہ ۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ
جو لوگ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا

يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا
یہ ہے کہ قتل کئے جاویں یا صلیب پر مارے جاویں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے طرف سے کاٹے جاویں یا ان کو دیس نکالا دیا

مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾
جائے یہ تو ان کے لئے دنیا کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾
مگر جو لوگ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیں (تو ان کو جانے دو) اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ
مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کے رستہ میں جان لڑا دو تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ
کامیاب ہو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور

مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ
اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو تاکہ عذاب قیامت کے بدلہ اس کو فدیہ دے تو ان سے قبول نہ کیا جاوے گا اور

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف ۱۲۳ چاہیں گے کہ آگ میں سے نکل بھاگیں مگر اس میں سے نکلنے نہیں پائیں گے

مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً
اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہوگا اور چور اور چورنی ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے عمل کا بدلہ

بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ
ہے یہ سزا اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے پھر جو شخص اپنے ظالمانہ فعل کے بعد توبہ کرلے

۱۲۳- آیت ۳۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کا کفارہ جو کچھ زمین میں ہے وہ سارا اور اتنا اور بھی دیا جاوے تو قیامت کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتا اور پھر آئندہ آیت ۳۷ میں یہ ہے کہ اگر ۱۲ آنہ کے مقدار کی چوری کرے تو سارق کا دایاں ہاتھ پہنچی تک کاٹا جائے ساری زمین کے ذلیل اثاثہ کی اس قدر قدر اللہ تعالےٰ کے نزدیک نہیں کہ وہ ایک فرد کو عذاب سے بچا سکے اور پھر ایسی بے حقیقت دنیا میں سے بارہ آنہ کا سرقہ انسان کو جو خلیفۃ اللہ فی الارض ہے اس قدر سبک کر دیتا ہے کہ اس کے لیے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ اے انسان اس ناچیز دنیا کے لیے اللہ تعالےٰ کی حدود شکنی کر کے اپنے نفس کو ذلیل مت کر۔ موجودہ زمانہ کے بعض مفسر یورپ کی فضا سے متاثر ہو کر اس سزا کو سخت سمجھ کر ہاتھ کاٹنے سے اس کے ہاتھ کو کسی طرح سرقہ سے روک دینا مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ تعامل کے خلاف ہے جو شروع کے وقت سے چلا آتا ہے صحیح معنے آیت کا وہی ہے جو رسول صلعم نے سمجھا۔ اس پر خود عمل کیا اور کرایا۔ اسی تشدد کا اثر تھا کہ اسلامی سلطنتوں میں چوری کا نام نہیں تھا امیر عبدالرحمٰن کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے گذرا ہے لوگ خوف کے مارے سڑک یا رستہ پر پڑی ہوئی چیز کو نہیں اٹھاتے تھے۔ ایک فرد کے ساتھ تشدد لاکھوں کے مال کی حفاظت کا سبب ہو جاتا ہے۔ یورپی ممالک اگرچہ منظم ہیں مگر ان کی سزائیں اس قدر بے حقیقت ہیں کہ سرقہ کا جرم ان میں عام ہے۔ اور چور گرفتار ہو کر سزا بھی پا جاوے تو مظلوم کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ان کی جملہ تعزیرات نمائشی ہیں۔

وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

اور اپنے تئیں سنوارے تو اللہ ضرور اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي

اور زمین کی بادشاہت اللہ کی ہے وہ جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس کو چاہتا بخش دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

قادر ہے اے رسول تجھے وہ لوگ جو کفر کی طرف جلد دوڑ جاتے ہیں آزردہ خاطر نہ کریں ان لوگوں میں سے جو

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ

منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور ان لوگوں میں سے

هَادُوْا ۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ

جو یہودی ہیں وہ جھوٹ کہنے کے لئے کنسوئی لیتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کے لئے کنسوئی لیتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آئے وہ پھیر

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ

بات کو اس کے ٹھکانے سے پھر کر بیان کرتے ہیں وہ (تمہارے پاس آنے والوں سے) کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم دیا جائے تو اس کو قبول کر لو اور

فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو اس سے بچو اور اللہ جس کو فتنہ میں رکھنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے خدا کے آگے تیرا کچھ بس نہیں چل سکتا یہ وہ لوگ

لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب

عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ

ہے وہ جھوٹ کیلئے کنسوئی لینے والے اور حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کرو یا

اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ

کنارہ کش ہو اور اگر تم ان سے کنارہ کشی کر وگے تو وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر ان کا فیصلہ کرو

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ

تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور یہ تم کو کیوں اپنا پنچ بناتے ہیں

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ

حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر بعد اس کے بھی روگردانی کرتے ہیں اور یہ لوگ ایمان

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ

نہیں رکھتے ۱۲۴ بیشک ہم نے تورات اتاری تھی جس میں ہدایت اور نور ہے اسی کے مطابق انبیا جو اللہ کے فرمانبردار

۱۲۴۔ آیت ۴۲ و ۴۳۔ کوئی اہل مذہب اپنا فیصلہ کسی غیر کو حکم بنا کر کرانا چاہیں تو فیصلہ فریقین کے مذہب یا رواج کے مطابق ہوگا جیسی کہ صورت ہو۔ مگر درصورتے کہ فریقین مقدمہ حکم کی شریعت یا رواج پر فیصلہ کرانے پر راضی ہوں۔ آیت ۴۳ میں تورات سے مراد عہد عتیق کی کتابیں ہیں اور فیہا حکم اللہ سے رجم کا حکم مراد ہے اور یہی حکم ہے جس کی نسبت بعض مفسرین کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم کی اصطلاح میں تورات کے لفظ سے موسٰیؑ کی کتب خمسہ مراد نہیں بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی سب کتب جو حضرت موسٰی سے لیکر حضرت عیسٰی سے ماقبل کے نبیوں تک نازل ہوئیں جن کو عہد عتیق کہتے ہیں ۔ مراد ہیں ۔

الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن
تھے اور مشائخ اور علماء بھی یہودیوں کے لئے حکم کرتے چلے آئے ہیں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے نگہبان ٹھہرائے

كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا
گئے تھے اور وہ اسکی (صداقت) پر گواہ تھے پس (اے یہود) تم لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا خوف رکھو اور

بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾
میری آیتوں کو ناچیز معاوضہ پر مت بیچو اور جو خدا کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ کریں تو یہی لوگ کافر ہیں

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ
اور ہم نے تورات میں لکھا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ
اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم پھر جو بدلہ لینا

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾ وَ
معاف کر دے تو یہ معاف کرنے والے کے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جو اللہ کی اتاری ہوئی کے مطابق حکم نہ کریں تو وہ لوگ بے انصاف ہیں اور

قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ
ہم نے ان انبیاء کے قدموں پر عیسیٰ ابن مریم کو پیچھے بھیجا جو تورات کی جو اس سے پہلے تھی تصدیق کرتا تھا اور ہم نے

وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ
اس کو انجیل دی تھی جس میں ہدایت اور نور ہے اور وہ تورات کی جو اس سے پہلے ہے تصدیق کرتی ہے

وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ
اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے اور اہل انجیل کو چاہئے کہ اسنے جو کچھ اس میں اتارا ہے اس

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ
کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ دیں وہ نافرمان ہیں ف۱۲۵ اور ہم نے تمہاری طرف کتاب حق اتاری

۱۲۵:- آیات ۴۴ تا ۴۷- ان میں یہودیوں کی شریعت اور اُن کے فیصلوں کا ذکر ہے۔ اللہ نے ان آیات کے اندر فیصلہ کر دیا ہے کہ یہودی اگر حضرت رسول صلعم کے پاس اپنے فیصلے کرانے آئیں تو حضور فیصلہ کر دیں یا انکار کر دیں۔ اگر فیصلہ کریں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کو اختیار دیا ہے کہ یہودیوں میں فیصلہ کرنا منظور کریں یا انکار کر دیں اور بصورت منظوری فیصلہ ان کی اپنی شریعت کے مطابق کیا جاوے۔ چنانچہ حضور نے اگر کوئی فیصلہ کیا تو ان کی شریعت کے مطابق کیا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ دینے پر اللہ نے تین فتوے دیے ہیں اولٰئک ھم الکٰفرون' واولٰئک ھم الظالمون' واولٰئک ھم الفاسقون' دنیا کی لالچ یا لوگوں کے خوف سے ایسے مسائل میں جس کا اثر لوگوں کے ایمان پر پڑتا ہے غلط فیصلہ دینا کفر ہے اور ایسے مسائل میں جن کا اثر لوگوں کے حقوق پر پڑتا ہے غلط فیصلہ کرنا ظلم ہے۔ اور ایسے مسائل میں جن کا اثر لوگوں کے اخلاق پر پڑتا ہے غلط فیصلہ دینا فسق ہے۔ آیت ۴۵ میں تورات کا ایک حکم تعزیرات کے متعلق نقل کیا ہے وہ ہمارے لیے بھی شریعت ہے۔ علماء نے یہ اصول قرار دیا ہے کہ اگر قرآن کریم تورات کا کوئی حکم نقل کرے اور اس کا نسخ قرآن میں نہ آیا ہو تو وہ مسلمانوں کے لیے بھی معمول بہ ہے۔ اور اس آیت کے آخر میں تو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ یہ حکم مسلمانوں کے لیے بھی معمول بہ ہے کیونکہ فرمایا ہے فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ یعنی اگر مظلوم بدلہ لینا معاف کر دے تو ظالم کے لیے کفارہ ہو جاوے گا۔ اس کو سزا نہ دی جاوے گی۔ تورات میں کفارہ نہیں تھا۔ سزا لازمی تھی یہاں حکم کی اس قدر (باقی بر صفحہ ۱۲۵)

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان پر نگہبان ہے پس ان کے درمیان اسی کے مطابق حکم کر جو اللہ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ

اتارا ہے اور جو حق بات تم کو پہنچی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر ہم نے تم میں سے ہر ایک امت کے

شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ

لئے ایک شریعت اور دستور مقرر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت رکھتا ولیکن وہ وقتاً فوقتاً جو کچھ تم کو دیتا ہے

اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

اسی میں تمہاری آزمائش کرتا ہے پس تم نیک کاموں کی طرف آگے بڑھ جاؤ تم سب اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے پھر وہ تم کو وہ باتیں

تَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٨ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ

بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے ١٢٦ اور (کتاب اس واسطے نازل کی ہے) کہ تو ان کے درمیان اس کے مطابق حکم کرے جو اللہ نے اتارا ہے

اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل اور ان سے ہشیار رہ ایسا نہ ہو کہ جو کچھ اللہ نے تم پر اتارا ہے کسی حکم سے تم کو بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ روگردانی

اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝٤٩ اَفَحُكْمَ

کریں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت ڈالے اور بیشک ان لوگوں میں بہت سے نافرمان ہیں آیا یہ جاہلیت

الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٥٠ يٰٓاَيُّهَا

کے زمانہ کا حکم چاہتے ہیں اور یقین کرنے والی قوم کے لئے اللہ سے بہتر حکم کرنے والا کون ہے مومنو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَ

یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥١ فَتَرَى

بیشک ان میں سے ہے اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست پر نہیں چلاتا ١٢٧ جن لوگوں کے

ع ٧/١١

(بقیہ صفحہ ١٢٤) تو مبہم کر دی کہ مظلوم کی معافی سے ظالم سزا سے بچ جاتا ہے۔ اگر یہ حکم مسلمانوں کے لیے معمول بہ نہ ہوتا تو اس آخری فقرہ کو جو کفارہ کو ظاہر کرتا ہے یہاں اپنا ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

---

١٢٦ - آیت ٤٨ اس آیت سے اسلامی شریعت کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ آیت ٤٩ میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے ان احکم بینھم بما انزل اللہ یعنی مسلمانوں کے درمیان بما انزل اللہ یعنی قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کرو اور منافقوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ یہاں یہودیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کا ذکر نہیں وہ تو ہو چکا۔ اس میں حضور کو اختیار دیا گیا تھا کہ فیصلہ کریں یا انکار کر دیں اور نیز ان کے درمیان فیصلہ قسط کے مطابق کرنا تھا۔ یعنی ان کی شریعت کے مطابق اور یہاں فیصلہ بما انزل اللہ کے مطابق کرنا ہے۔ اور فیصلہ سے انکار کرنے کی بھی گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے یہودی تو جب آتے تھے تو شریعت اسلامی کے مطابق فیصلہ کرانے آتے تھے۔ جاہلیت کا رواج نہیں چاہتے تھے اور یہاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عرب ایام جاہلیت کا رواج چاہتے ہیں۔

١٢٧ - آیت ٥١ غیر مسلم کی ولایت سے کئی مقام پر منع کیا گیا ہے حالانکہ اہل کتاب کی آزاد عورتوں سے نکاح جائز رکھا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ولایت اور کیا ہو سکتی ہے۔ عدم ولایت کا موقع اور محل یہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلموں کے درمیان حرب قائم ہے۔ کمزور کہو یا منافق غیر مسلموں کے ساتھ دوستی اس خیال سے قائم رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان مغلوب ہو جاویں (باقی بر صفحہ ١٢٦)

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا

دلوں میں روگ ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں شامل ہونے کے لیئے جلدی کرتے ہیں کہتے ہیں ہم کو ڈر لگتا ہے کہ ہم پر کوئی

دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا

مصیبت نہ آجائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح دے یا کوئی امر اپنے پاس سے ایسا پیش لائے کہ یہ لوگ اس پر جو اپنے دلوں میں

فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ

چھپاتے ہیں پشیمان ہو جاویں اور (اس وقت) مومن کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی قسمیں زور سے

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ﴿٥٣﴾ يَا أَيُّهَا

کھاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کی کوششیں بیکار ہو گئیں سو وہ نقصان اٹھانے والے ہو گئے مومنو!

الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ

تم میں سے جو اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے گا تو (پرواہ نہیں) اللہ ایک ایسی قوم لے آئے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور

يُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

وہ اس کو دوست رکھتے ہیں مومنوں کے ساتھ نرم اور کافروں کے ساتھ کرخت اللہ کے رستہ میں جہاد کریں گے

اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا ایک فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ گنجائش والا علم والا

عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

ہے تمہارا دوست تو اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

ہیں اور اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو دوست بنائے گا (وہ اللہ کی جماعت

فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا

میں سے ہے) اور اللہ کی جماعت ہی غالب رہتی ہے ۱۲۸ مومنو! ان لوگوں میں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور کافروں کو جنہوں نے

(بقیہ صفحہ ۱۲۵) تو ان کے لیے ایک پناہ اور امن کی جگہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو آئندہ آیات میں ظاہر کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے ان دو احکام میں کوئی تخالف نہیں۔

۱۲۸۔ آیت ۵۵ - ۵۶ مسلموں کے ولی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور باوجود ان نیکیوں کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ اور اللہ اور رسول اور مومنوں کو اپنا ولی بنانے والے حزب اللہ ہیں اور حزب اللہ ہی اپنے مخالفوں پر غالب ہوں گے۔ یہ ان کمزوروں کے لیے تسلی ہے۔ جو غیر مسلموں کو اس واسطے ولی بناتے تھے کہ اگر مسلمان مغلوب ہو جاویں تو ان کے لیے غیر مسلموں میں ملجا ہو۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا وہ فریق غالب رہا جن کو شیعہ منافق کہتے ہیں یا وہ فریق جن کو وہ مومن کہتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ شیعوں کے نزدیک منافق فریق غالب رہا پس اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی حزب اللہ اور مومن ہیں جو غالب رہے اور ہمارے نزدیک وہ فریق جن کو شیعہ مومن کہتے ہیں اور ان کو غالب فریق سے جدا کرتے ہیں۔ غالب فریق کے ساتھ شامل ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر یعنی ان کو غالب فریق سے جدا رکھنے میں مغلوب فریق کے ایمان کا کوئی ثبوت نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نادان دوستوں سے ایسے پاک لوگوں کو محفوظ رکھے۔

دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ج

تمہارے ہنسی کھیل دین کو بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا

اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو اور جب تم نماز کیلئے بلاتے ہو تو یہ اس کو ہنسی اور کھیل

وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ

بناتے ہیں یہ فعل ان کا اس وجہ سے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں ان سے کہو کہ اے اہل کتاب کیا تم ہم سے اس لئے نفرت

مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

کرتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس پر جو پہلے اتارا گیا اور ان میں یہ خوبی پاتے

فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ

ہو کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں ف۱۲۹ (ان سے) کہو کہ کیا میں تم کو (واقعی) عیب دار بتاؤں جو اللہ کے نزدیک اس سے بدتر بدلہ کے سزاوار ہیں

اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰۤئِكَ

(یہ وہ ہیں) جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بندر اور سور بنائے اور جنہوں نے شیطان کی پوجا کی یہ لوگ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ

درجہ میں (ہم سے) بدتر اور سیدھے رستہ سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے

دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى

ہیں حالانکہ کفر ساتھ لے کر آتے تھے اور کفر کو ساتھ لئے چلے گئے اور جو دل میں چھپائے ہوئے آتے تھے اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور تم ان

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ کے کام اور زیادتی اور حرام مال کھانے میں جلدی کرتے ہیں بُرا کام ہے جو یہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ

کرتے ہیں کیوں منع نہیں مشائخ اور علماء ان کو گناہ کی بات اور حرام مال کھانے سے

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ

کرتے بُرا فعل ہے جو یہ (مشائخ و علماء) کرتے ہیں اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے

---

۱۲۹ - آیت ۵۹ - کسی فرد یا قوم سے نفرت کرنے اور بُرا سمجھنے کے دو سبب ہو سکتے ہیں - جس سے نفرت کی جاتی ہے اس میں کوئی عیب ہو یا جو نفرت کرتا ہے - اس کے نفس میں کوئی خوبی ہو - یہاں جن سے نفرت کی جاتی ہے وہ مسلمان ہیں ان کا عیب یہ ہے کہ وہ اللہ پر اور اپنے وقت کی الہامی کتاب پر اور جملہ سابقہ الہامی کتابوں پر اور زمانہ کے رسول پر اور جملہ انبیائے سابقہ پر ایمان لائے ہیں - جن میں یہودیوں کی کتب اور انبیاء بھی شامل ہیں - اور نفرت کرنے والے یہودی ہیں اور ان میں جو خوبی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا کثیر حصہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عامل نہیں - خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی خوبی تو اُن کو عیب نظر آتی ہے - اور اپنی بدی اُن کو خوبی نظر آتی ہے - اور علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم بدی سے نفرت کرنے والی قوم ہو تو میں تم کو ایسے بدکار بتاتا ہوں جو نفرت کے سزاوار ہیں - اور وہ تمہاری اپنی قوم کے لوگ ہیں - جو بندر اور خنزیر اور ملعون قرار دیے گئے اور اُنہوں نے بت پوجے - یہ وہ لوگ ہیں جن سے تم کو نفرت کرنی چاہیے - حالانکہ تم ان کے قدم پر قدم رکھنے والے ہو -

غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ

ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ان پر پھٹکار ہے (اللہ کے ہاتھ تنگ نہیں) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ خرچ

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا

کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور تیرے پروردگار کی طرف سے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر بڑھائیگا اور ہم نے

بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ

ان کے درمیان قیامت تک دشمنی اور بغض ڈال دیا ہے جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا

اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

ہے اور یہ ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے تو ہم ان کے گناہ ان سے اتار دیتے اور ہم ان کو نعمتوں کے باغوں

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ

میں داخل کرتے اور اگر یہ تورات اور انجیل کو اور اس کو جو ان کی طرف ان کے پروردگار کی طرف سے اتارا

رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَ

گیا ہے قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور پاؤں کے تلے سے کھاتے ان میں سے کچھ لوگ میانہ رو ہیں اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اکثر ان میں سے جو کچھ کرتے ہیں بُرائی کرتے ہیں اے رسول جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے اتارا گیا ہے وہ (لوگوں کو)

رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ

پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا پیغام نہ پہنچایا اور اللہ تم کو لوگوں سے بچائے گا اللہ

اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي

کافر لوگوں کو سیدھے رستہ پر نہیں چلاتا کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل اور اس (کتاب) کو جو

تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

تمہارے پروردگار سے تمہاری طرف (اب) اتاری گئی ہے قائم نہ رکھو گے تو تم حقیقت سے بے بہرہ ہو تمہاری طرف جو

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ

تمہارے پروردگار سے اتارا گیا ہے یہ ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کو بڑھائے گا پس تم اس کافر قوم کے حال پر افسوس

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

نہ کرو حقیقت یہ ہے کہ جو مومن ہیں اور جو یہود اور صابی اور نصاریٰ ہیں (ان میں سے) جو کوئی اللہ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے تو ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۱۳۰

۱۳۰- آیت ۶۴ تا ۶۹ میں یہود کا یدُ اللہ مغلولۃ کہنا اپنی قوم کے متعلق ہے نہ مسلمانوں کے متعلق۔ چنانچہ اس کی تائید آیت ۶۶ سے ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تورات انجیل اور قرآن پر عمل پیرا ہوتے تو آسمان اور زمین کے رزق کر مالامال ہوتے۔ بعض طیبات سے ان کی محرومی اللہ تعالیٰ کے بخل کے سبب سے نہیں ہے بلکہ ان کے اعمال کی شامت ہے (باقی بر صفحہ ۱۲۹)

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ

بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا

رسول ایسے احکام لے کر آیا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو ایک گروہ کو انہوں نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرنے لگے اور سمجھتے

اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ

کہ اس سے کوئی خرابی نہیں ہوگی سو یہ اندھے اور بہرے ہوگئے پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی پھر بہتیرے ان میں سے اندھے اور

مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ

بہرے ہوگئے اور (موجودہ لوگ) جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تو وہی مسیح ابن مریم ہے تو

ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ

بیشک کافر ہوگئے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

کیونکہ جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اللہ نے اس پر بہشت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور مشرکوں کے لئے

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ

کوئی مددگار نہیں ہوگا جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تو تین میں سے تیسرا ہے تو وہ لوگ بھی بیشک کافر ہوگئے اور سوائے ایک معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

کے اور کوئی معبود نہیں اور اگر یہ لوگ اپنے قول سے باز نہ آئیں گے تو ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا

پہنچے گا کیا یہ اللہ کے آگے توبہ اور استغفار نہیں کرتے اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مسیح

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ

ابن مریم تو صرف ایک رسول ہیں اس سے پہلے بھی رسول ہی ہو گذرے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ تھیں

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾

وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھو ہم کس طرح اپنی آیات ان کے لئے کھول کر بیان کرتے ہیں پھر دیکھو کہاں سے الٹے جاتے ہیں

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ

کہو کیا تم اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور اللہ ہی سننے والا جاننے

الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ

والا ہے کہو اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو

(بقیہ صفحہ ١٢٨) کہ ان کے ہاتھ نیکیوں سے مغلول ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ لوگ اپنے عیوب سن کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے۔ صلاح کی طرف توجہ تو دھری رہ گئی الٹا شرارتوں میں طغیان کی حد تک پہنچ گئے ہیں ان کا فساد اپنی قوم پر خرچ ہوتا ہے۔ اور مسلمان ان کے نار الحرب سے بچے رہتے ہیں۔ آیت ٦٧ میں اللہ تعالیٰ حضرت رسول صلعم کو زیادہ تاکید کرتا ہے۔ اور حضور کی حفاظت کی ذمہ داری کر کے فرماتا ہے کہ اہل کتاب کو سنا دو کہ جب تک تم توراۃ انجیل اور قرآن پر عمل پیرا نہ ہو اللہ کے نزدیک تمہاری کوئی قدر نہیں۔ آیت ٦٩ کی تفسیر سورۂ بقرہ میں گذر چکی۔

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ

تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور انہوں نے بہتیروں کو گمراہ کیا اور سیدھے رستہ سے بھٹک گئے (١٣١) بنی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم نے اپنی زبان سے لعنت کی

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ

یہ لعنت اس وجہ سے پڑی کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے جو برا کام کرتے تھے اس سے باز نہیں آتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

برا ہے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ

ان کے نفسوں نے جو کچھ اپنے لئے آگے بھیجا البتہ برا ہے کہ ان سے اللہ ناراض ہوا اور وہ عذاب میں مدت تک

خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

رہیں گے اور اگر (یہ کافر جن کو دوست بناتے ہیں) اللہ اور اس نبی پر اور اس پر جو اس پر اتارا گیا ہے ایمان لے آتے تو (یہ اہل کتاب)

اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

ان کو دوست نہ بناتے لیکن (ان کے دوست بنانے کی وجہ یہ ہے) کہ اکثر ان میں سے اپنی شریعت کے بھی نافرمان ہیں مومنوں کے ساتھ دشمنی کے اعتبار سے

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

تم یہود اور مشرکین کو سب سے زیادہ سخت پاؤ گے اور مومنوں کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے ان لوگوں کو زیادہ قریب پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

نصاریٰ ہیں یہ صفت اس وجہ سے ہے کہ بعض ان میں سے علماء اور مشائخ ہیں اور یہی کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور جب اس کو سنتے ہیں جو اس رسول پر اتارا گیا ہے تو ان کی آنکھوں کو تو دیکھتا ہے کہ ان سے آنسو جاری ہوتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾

حق کو پہچان لیا ہے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم تو ایمان لائے ہیں تو ہم کو تصدیق کرنے والوں کے ساتھ لکھ رکھ

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ

اور ہمارے لئے کیا وجہ ہے کہ اللہ پر اور جو حق بات ہمارے پاس آئی ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور ہم توقع یہ رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

نیکوکاروں کے ساتھ شامل کرے پس ان کے اس قول کی وجہ سے اللہ نے ان کو صلہ میں ایسے باغ عطا کئے جن کے تلے نہریں جاری ہیں

١٣١۔ آیات ٧٢ تا ٧٧۔ یہودیت سے ایک شاخ پھوٹی تھی جس کو عیسائیت کہتے ہیں۔ ان آیات میں ان کی اصلاح مدِنظر ہے۔ انہوں نے اس شاخ کو مشرک قوموں کی نظر میں سرسبز دکھانے کے لیے جو افراط یا مبالغہ کیا تھا اس سے یہ شاخ شرک کے ثمر سے بھر گئی تھی۔ اور ضرور تھا کہ اس کو اصلی شکل میں نمایاں کیا جائے۔ آج کل ایک شاخ جو محمدی مسیح کے نام سے اسلام سے پھوٹی ہے ان کا قدم بھی انہیں کے قدم پر ہے کہتے ہیں تاریخ اپنے تئیں دہراتی ہے۔ یا باصطلاح مذہب سابقین کے بروز دنیا میں آتے رہتے ہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکی کرنے والوں کا بدلہ یہی ہے اور جن لوگوں نے ہمارے حکموں کو نہ مانا اور جھٹلایا

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ

وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں مومنو! اللہ نے جو ستھری چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی ہیں انکو

ع ۹ / ۱

اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ نے جو تم کو حلال ستھری روزی

حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ

دی ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو اللہ تم پر تمہاری قسموں پر جو لغو ہوں

فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

مواخذہ نہیں کرتا ولیکن ان قسموں پر تم کو اللہ مواخذہ کرتا ہے جن کو تم پکا کر لو تو ایسی قسم توڑنے کا کفارہ دس

عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ

مسکینوں کو ایسا اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر کے لوگوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس بنا دینا ہے یا

رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ

ایک بردہ آزاد کرنا ہے پھر جس کو یہ مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور توڑ دو)

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزاری کرو مومنو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

شراب اور جوا اور بت اور پاسے ناپاک شیطانی کام

الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ

ہیں پس اس کام سے بچو تاکہ کامیاب رہو شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ

جوا کی وجہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک

الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ

دے پس کیا تم باز آؤ گے (یا نہ) اور اللہ کا حکم مانو اور اس رسول کا حکم مانو اور بچتے رہو

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ

تو اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر تو صرف پہنچا دینا ہے جو لوگ ایمان لائے اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نیک عمل کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ اس حکم سے پہلے کھا چکے جب انہوں نے آئندہ کیلئے پرہیز کیا اور

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

ایمان لائے اور اچھے کام کئے پھر پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا اور احسان کیا اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ف۱۳۲ مومنو!

ع ۱۲ / ۷ / ۲

۱۳۲- آیت ۹۳- شراب کی صریح حرمت سے ماقبل نیک عمل کرنے والے مومن شراب استعمال کر چکے (باقی برصفحہ ۱۳۲)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
کچھ شکار کے بارے میں جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں اللہ تمہاری آزمائش کرے گا

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾
تاکہ معلوم کرے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے گا تو اس کے کیلئے دردناک عذاب ہوگا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
مومنو! جب تم احرام میں ہو تو شکار کو نہ مارو اور جو تم سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو اس کا

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ
بدلہ چارپایوں میں ویسا ہی جانور دے جس کو دو منصف تم میں سے ٹھہرائیں کعبہ پہنچانے کے لئے

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا
یا اس کا کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے (بقدر قیمت جانور) یا مسکینوں کی تعداد کے برابر روزے رکھنا تاکہ قاتل اپنے کئے کی سزا چکھے جو پہلے ہو چکا

اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ
ہے اللہ نے درگذر کر دیا ہے اور جو کوئی پھر ایسا کرے گا تو اللہ اس کا بدلہ اس سے لیگا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ہے تمہارے لئے

لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
دریائی شکار اور دریا کے کھانے کی چیزیں حلال کی جاتی ہیں تمہارے فائدہ اور مسافروں کے لئے اور جب تک تم احرام میں ہو خشکی کا شکار

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ
تم پر حرام کیا جاتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم اکٹھے ہو کر جاؤ گے اللہ نے کعبہ حرمت کے گھر کو اور

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ
حرمت کے مہینہ کو اور قربانی کو اور نیاز کو جس کے گلے میں پٹہ بندھا ہو لوگوں کے لئے قائم رہنے کا باعث بنایا ہے یہ اس لئے

لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾
بنایا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۱۳۲

(بقیہ صفحہ ۱۳۱) تھے وہ مواخذہ سے بری قرار دیے گئے ہیں۔ بشرطیکہ اپنے ایمان اور عمل صالح میں تین مدارج طے کرلیں۔ اول درجہ اپنے نفس کے ساتھ یعنی تقوٰی اور ایمان پر قائم رہ کر عمل صالح کیے۔ دوم درجہ اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہے کہ ان کے حقوق کی نگہداشت کی اور ایمان پر قائم رہے۔ تیسرا درجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی نگہداشت کی اور ایمان کو احسان کے درجہ تک پہنچایا۔ احسان کا درجہ جیسا کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا اللہ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اس درجہ کے لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

---

۱۳۲ - آیت ۹۷ - عرب اس وقت جب حضرت خلیل اللہ نے اپنے بیٹے اسمٰعیل اور اس کی والدہ کو یہاں مقیم کیا ایک بیابان تھا۔ اور کوئی آبادی نہ تھی۔ اور نہ آبادی کے کوئی سامان نظر آتے تھے۔ حضرت خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل دونوں نے مل کر ایک مسجد بنائی جس کا نام کعبہ ہے اور اس کا حج مقرر کیا اور حج کے ارکان مقرر کیے اور ہدی اور قلائد مقرر کیں۔ اور چار قمری مہینوں یعنے محرم اور رجب اور ذوالقعدہ اور ذوالحج کو ماہ ہائے حرام مقرر کیا یعنی ایسے مہینے جن میں جنگ منع تھا اور کعبہ کے حدود کے اندر جن کو حرم کہتے ہیں جنگ اور حیوان کا قتل باستثنائے چند حیوانات ضارہ حرام قرار دیا۔ عرب کے لیے یہ امور ان کے قیام کا باعث ہوئے۔ ورنہ عرب کی آبادی باہمی جنگ اور جدل سے جو مدام قائم رہتا تباہ ہو جاتی اور ان کی معیشت کا بھی کوئی سامان نہ ہو سکتا۔ ملک کی اندرونی حالت یہ ہے (باقی بر صفحہ ۱۳۳)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا بھی ہے رسول کے ذمہ صرف پہنچا

اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ

دینا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو ان سے کہو کہ ناپاک اور ستھرا برابر نہیں ہو

وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

سکتے اگرچہ ناپاک کی بہتات تم کو بھلی لگے تو اے عقلمندو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیابی

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔــلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

حاصل کرو مومنو! ایسی چیزوں کی بابت نہ پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو بری لگیں

وَاِنْ تَسْـَٔـلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور ایسے وقت میں کہ قرآن اتر رہا ہے اگر تم ان کے متعلق سوال کروگے تو تم پر ظاہر کر دی جاویں گی اللہ نے ان سے درگذر کر دیا ہے اور اللہ بخشنے

حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ

والا بردبار ہے تم سے پہلی قوموں نے ایسی باتیں پوچھیں پھر وہ ان سے منکر ہو گئے اللہ نے

اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

نہ تو بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بنائے ہیں ولیکن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا

يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اتارا

اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ

ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں ہمارے لئے وہی بس ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا آیا اگرچہ ان کے

ع ۱۳

(بقیہ صفحہ ۱۳۲) کہ اس کا کثیر حصہ ارض غیر ذی زرع ہے دوسرے ملکوں سے تجارت بھی نہیں ہو سکتی ارض حرم اور اس کے متعلق قوانین کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند مہینوں میں جنگ کے التوا کے سبب سے قافلے امن سے آتے جاتے تھے۔ آمد و رفت بے مزاحمت ہوتی تھی۔ حج اور عمرہ کے مواقع پر دیار بعیدہ سے لوگ مکہ میں جمع ہوتے تھے اور اہل حجاز کو ان کی آمد و رفت سے بڑا فائدہ پہنچتا تھا۔ یہ قوانین اللہ تعالے نے جو عالم الغیب ہے عرب کے لیے پہلے سے مقرر کر دیے تھے۔ اس سے ثابت ہوا قیاماً للناس کی تاویلات میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ جوشِ عقیدت کے مظاہرے ہیں۔ واللہ بکل شیء علیم۔ اللہ تعالے نے آئندہ کی آیات میں مشرکین کو جنہوں نے رسول صلعم اور آپ کے صحابہ کے مقابلہ میں تمام ابراہیمی قوانین کی خلاف ورزی شروع کر دی تھی سخت تنبیہہ کی ہے۔ ان کو اپنی کثرت اور جتھا پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اللہ کے ہاں کثرت کچھ کام نہیں آتی۔ طیب جماعت قائم رہتی ہے اور خبیث تلف کر دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو بھی نصیحت کی ہے کہ تقوے کرو تاکہ کامیاب ہو۔ اللہ تعالے نے صحابہ کو یہاں تقویٰ کی ایک باریک بات بھی سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ نزول شریعت کے زمانہ میں کثرت سوالات سے شریعت کو اپنے اوپر سخت نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بھولنے والا نہیں اس کا علم جملہ عالم پر محیط ہے مستقبل کے حالات پر بھی حاوی ہے۔ وہ جو ضرورت سمجھتا ہے خود نازل کرتا ہے۔ بعض باتیں قوم کے اجتہاد پر چھوڑ دیتا ہے۔ فروع کی تفصیلات اگر شریعت میں داخل کر دی جائیں تو قوم پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اور ان کے پورا کرنے سے عاجز آ جاتی ہیں۔ اے مخاطب قوم تم دیکھ چکے ہو کہ عرب کا بیہ اس نے ہزاروں سال پیشتر وہ قوانین بنائے جو ان کو کام آنے والے تھے۔ فلا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ

پیچھے چلیں گے) اگرچہ ان کے باپ دادے نہ تو کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں مومنو! تم پر اپنے نفسوں کی ذمہ داری

اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

ہے اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہو تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا تم کو اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

وہ تم کو بتائے گا جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو مومنو! جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو تو وصیت

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ

کرنے کے وقت دو عادل گواہ تم میں سے یا تمہارے غیر دل ہونے چاہئیں

اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ

اگر تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت تم پر آپڑے ان دونوں گواہوں کو

بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ

نماز کے بعد روک لو پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں اگر تم کو ان کے متعلق شک ہو کہ ہم اس گواہی کا کچھ معاوضہ نہیں چاہتے اگرچہ جس کے حق

وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙاللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓي اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ

میں گواہی دیتے ہیں قرابت دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی کو نہیں چھپاتے اگر ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں سے ہونگے پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونو گواہ گناہ

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ

کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دو اور گواہ ان لوگوں کے بہت قریبیوں میں سے کھڑے ہو جاویں جن کا حق دو پہلوں نے دبایا ہے پھر وہ دونو

بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ښ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی پہلے دو گواہوں سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی اب کیا تو ہم ظالموں میں سے ہیں

ذٰلِكَ اَدْنٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰي وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ

یہ امر قریب تر ہے اس بات کے کہ لوگ گواہی جیسی ہو ویسے دیں یا ڈریں کہ ان کی قسمیں دوسروں کی قسموں کے بعد رد کر دی جاویں

اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع يَوْمَ

اور اللہ سے ڈرو اور بات کو سنو اور اللہ بدکار قوم کو سیدھے رستہ پر نہیں چلاتا جس دن

يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر کہے گا تم کو کس طرح قبول کیا گیا وہ کہیں گے ہم کو کچھ معلوم نہیں کیونکہ سب غیبوں کے جاننے

الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ

والا تو خود ہے جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم میری نعمت کو جو تم پر اور تمہاری ماں پر ہوئی اس کو یاد کر جب

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ

میں نے روح القدس کے ساتھ تیری تائید کی تم جھولے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے (اپنے دعویٰ کے متعلق) باتیں کرتے تھے اور جب

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْــــَٔةِ الطَّيْرِ

میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے اذن سے مٹی سے پرندے کی شکل بنانے

بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ

پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے اڑ پڑتا اور تم اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ

اور جب تم مردوں کو میرے حکم سے (قبروں سے) نکالتے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ پر دست درازی کرنے سے روکا جب

بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَیْتُ

تم ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے تو ان میں سے منکروں نے کہا یہ تو صریح جادو کے سوا کچھ نہیں اور جب میں نے حواریوں

اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں ۱۳۴

اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا

جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تمہارا پروردگار کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے خوان

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ

اتارے اس نے کہا اگر ایمان رکھتے ہو تو اس سے ڈرو انہوں نے کہا کہ ہم

نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ

چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہم جان لیں کہ تم نے ہمارے آگے سچا دعویٰ کیا اور ہم تمہاری

الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ

صداقت کے گواہ ہو جائیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ ہمارے اگلوں اور

السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ

پچھلوں کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو اور ہم کو روزی دے اور تو سب روزی دینے

الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ

والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے ۱۳۵ اللہ نے کہا میں تم پر خوان اتاروں گا پر جو تم میں سے اس کے بعد انکار کرے گا تو میں اس کو ایسا

اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ

عذاب دوں گا کہ تمام جہان میں سے کسی کو ویسا عذاب نہ دوں گا اور جب اس نے کہا اے عیسیٰ ابن

الربع

ع ۱۵/۷ ۵

---

۱۳۴ - آیت ۱۱۱ میں وحی سے مراد وہ وحی نہیں جو انبیاء کے لیے مخصوص ہے۔ اگر ایسا ہو تو ایک امتی کے لیئے ایمان بالغیب کا درجہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اس وحی سے مراد القاء فی الروع ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص سے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اس کی توجہ اس کام کی طرف پھیر دیتا ہے اور ان اسباب کو جو مقصد کے حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ اس کے لیے سہل الحصول کر دیتا ہے۔ یہی القاء تھا جس کے نتیج میں بخت نصر بابلی نے یروشلم پر حملہ کیا اور یہودیوں کو اور ان کے یروشلم کو اللہ تعالیٰ کی ایک پیشین گوئی پوری کرنے کے لیئے غارت کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے فبعثنا علیکم عبادا لنا اولی بأس شدید فجاسوا خلال الدیار وکان وعدا مفعولا۔

۱۳۵ - آیت ۱۱۴ - اس آیت میں جس مائدہ کا ذکر ہے اور جو حواریوں کے مطالبہ پر حضرت مسیح کی دعا سے عمل میں آیا مفسرین نے بے سروپا افسانے اپنی تفسیروں میں درج کر دیئے ہیں حالانکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک موقع پر ایک بیابان میں پانچ ہزار آدمی اس کے پاس جمع ہو گئے اس کے حواریوں کے پاس اس وقت پانچ روٹیاں اور دو بھونی ہوئی مچھلیاں تھیں۔ اس نے سب آدمیوں کو بترتیب بٹھا دیا۔ اور پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں سب میں تقسیم کر دیں سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور بچے ہوئے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکریاں بچ رہیں۔ یہ تھا وہ مائدہ جو حضرت مسیح کی دعا سے آسمان سے اترا تھا۔ اس کا ذکر متی ۱۴: ۱۳-۲۱ مرقس ۶: ۳۲ تا ۴۴ اور لوقا ۹: ۱۰ تا ۱۷ اور یوحنا ۶: ۱ تا ۱۳ میں ہے۔ ایسے کئی مائدے حضور صلعم پر اترے جیسا کہ احادیث میں ظاہر ہے مگر صحابہ کے لئے ابتلا کا باعث نہ ہوئے جیسا کہ حواریوں کے لیے۔

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ

مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود مانو اس نے کہا

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ

تیری ذات پاک ہے یہ مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں تیری شان میں وہ بات کہوں جو میرا حق نہیں اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو تجھ کو ضرور

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا

اس کا علم ہوتا جو کچھ میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو کچھ تیرے دل میں ہے میں نہیں جانتا کیونکہ چھپی باتوں کو جاننے والا تو ہی ہے جو کچھ

قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

تو نے مجھ کو حکم دیا تھا میں نے وہی ان سے کہا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں

شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ

رہا میں ان کا نگران رہا جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ان کا نگران تھا اور تو

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

سب چیزوں کا نگران ہے اگر تو ان کو عذاب دے (تیرا اختیار ہے) کیونکہ یہ تیرے بندے ہیں اگر تو انکو بخشدے

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ

(تو تجھ پر کوئی اعتراض نہیں) کیونکہ تو سب پر غالب ہے حکمت سے کام کرنیوالا ہے اللہ نے کہا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لئے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی

عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَ

یہ ہے بڑی کامیابی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے سب کی حکومت اللہ کی ہے اور

هُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع

وہ سب چیزوں پر قادر ہے ف۱۳۶

ع ۱۶ ۵

---

۱۳۶ ۔ آیات ۱۱۶ تا ۱۲۰ ۔ ان آیات کا مکالمہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد کا ہے ۔ یہ اس کی امت کی توبیخ کے لیے یہاں ذکر کر دیا گیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے سوال پر عرض کرتا ہے کہ تیری ذات ان عیوب سے پاک ہے ، جو جاہل تیری طرف منسوب کرتے ہیں ۔ مجھے کہاں شایاں ہے کہ میں ایسی بات کہوں جو مجھے نہیں سجتی ۔ میں نے یہ بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور آگاہی ہوتی ۔ تو میرے اسرار جانتا ہے میں تیرے اسرار نہیں جانتا ۔ چھپی باتوں کا جاننے والا تو ہی ہے میں نے تو ان سے وہی کہا جو تو نے مجھے حکم دیا ۔ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے ۔ جب تک میں ان میں تھا میں ان پر گواہ تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ان پر نگہبان تھا ۔ سب چیزیں تیری نظر کے سامنے ہیں ۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر ان کے جرم ڈھانک دے تو یقیناً تو اپنے قانون پر غالب ہے اور تو جو کام کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے ۔ اللہ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ صادقوں کو ان کی صداقت کام آئے گی ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں ۔ صادق ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوگا وہ اللہ سے راضی ہوں گے ۔ یہ ہے بڑی کامیابی ۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ کا ملک ہے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اس کے کرنے پر قدرت رکھتا ہے ۔ اس مکالمہ سے جو سبق حاصل ہوتے ہیں وہ یہ ہیں ۔ انبیاء کی تعلیم میں ان کی رحلت کے بعد باطل مل جاتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے پاک بندوں کا دامن ایسے باطل تعالیم سے پاک ہوتا ہے ۔ پاک بندے بھی اللہ کے غیوب پر حاوی نہیں ہو سکتے وہ اسی قدر جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ ان کو بتاتا ہے ۔ جملہ انبیاء کی تعلیم ایک ہی ہے اور وہ توحید ہے (باقی بر صفحہ ۱۴۱)

سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنیوالا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ

سب اچھی صفتیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اُجالا بنایا پھر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى

بھی کافر اپنے پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ف۱۳۷ وہی ذات ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر زندگی کی ایک

اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ

میعاد ٹھہرا دی اور سب کے لئے اس کے نزدیک ایک میعاد معین ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو ف۱۳۸ اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں اور

وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ

زمین میں وہ تمہاری پوشیدہ باتیں اور کھلی باتیں جانتا ہے اور جو تم کماتے ہو وہ بھی جانتا ہے ف۱۳۹ اور کوئی نشان اپنے پروردگار

اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

کے نشانوں سے ان کے سامنے نہیں آتا مگر اس سے روگردانی کرتے ہیں (اسی طرح) انہوں نے اس حق کو بھی جب

(بقیہ صفحہ ۱۳۶) انبیاء کی تعلیم میں جو باطل رل جاتا ہے وہ اپنی موت کے بعد اس کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اس کی اصلاح کے لیے اور مصلحین آتے ہیں۔ انبیاء اپنی امت پر رؤف اور رحیم ہوتے ہیں خلافِ سنتِ الٰہی بھی ان کی شفاعت کر دیتے ہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ نبی کی ہر دعا قبول ہو۔ اللہ تعالے حضرت عیسٰے کی سفارش کے جواب میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن صداقت کام آتی ہے۔ باطل کا وہاں کوئی کام نہیں۔ ان آیات پر نظر ڈالنے سے صریحاً ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے ورنہ وہ یہ جواب نہیں دے سکتے تھے کہ میری وفات کے بعد تو امت پر نگہبان تھا۔ وہ یوں کہتے کہ میں نے جاکر وہاں عقائدِ باطلہ کی اصلاح کر دی تھی۔

سورۂ انعام مکیّہ

اس سورہ میں زیادہ تر مخاطب مشرکینِ عرب ہیں۔ ان کے مشرکانہ رسم و رواج کی اصلاح کی گئی ہے۔ اور ان کے ضمن میں یہود اور نصاریٰ سے بھی مخاطب ہو گئے ہیں۔

۱۳۷۔ آیت ۱۔ یہ سورہ حمد سے شروع ہوتی ہے۔ جملہ حمد اللہ تعالیٰ کو سجتی ہے جس نے مکان اور زمان بنائے جو نظامِ عالم کی بنیادیں ہیں پھر بھی ناشکر گذار لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بعض کو اس کا عدیل بناتے ہیں تعالی اللّٰہ عما یشرکون ۝

۱۳۸۔ آیت ۲۔ خالق وہی ہے جس نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کر کے اس دنیا میں اس کی زندگی کا ایک وقت مقرر کر دیا انسان اور حیوانات جملہ عالم کا جزو ہیں۔ جو خاصیت جزو میں پائی جاتی ہے وہ جملہ عالم یعنی آسمان اور زمین اور کواکب میں بھی پائی جانی چاہیئے۔ یعنی اس عالم کی زندگی کا بھی ایک وقت مقرر ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۱۳۹۔ آیت ۳۔ اس سارے نظامِ عالم میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے۔ غیر کی کوئی گنجائش نہیں غیر سب اللہ تعالیٰ کی قانون میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہاں اربابُ الانواع کی کوئی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ مشرکین خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کی ظاہری اور باطنی حاجات اور حالات کو خود جانتا ہے اور اُس کے کسب سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی اس کے علم کے احاطہ میں ہیں۔

جَآءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۞ ۵ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ

ان کے پاس آیا جھٹلا دیا۔ جس کی ہنسی اڑاتے ہیں اسکی حقیقت کچھ عرصہ میں ان کے آگے آجاوے گی ف۱۴۰ کیا انہوں نے (ان واقعات پر)

أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

نظر نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر دیا ہم نے زمین میں انکی جڑ اس قدر مضبوط کی تھی جو تمہاری جڑ اتنی مضبوط

أَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْأَنْهٰرَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ

نہیں کی اور ہم نے ان پر مینہ برساتا ہوا بادل بھیجا اور ہم نے ان کے نیچے نہریں رواں کر دیں

فَأَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِينَ ۞ ۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا

پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں کھڑی کیں اور اگر ہم تمہیر

عَلَيْكَ كِتٰبًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا

کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتارتے پھر وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی جو لوگ پہلے سے انکار کر رہے

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۞ ۷ وَقَالُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۗ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ

ہیں یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اسپر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو جھگڑا ہی

الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۞ ۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ

چک گیا ہوتا اور پھر ان کو مہلت نہ دی جاتی اور اگر ہم رسول کو فرشتہ بناتے تو اس کو ایک مرد کی شکل بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈالتے

مَّا يَلْبِسُونَ ۞ ۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا

جو اب کر رہے ہیں اور تم سے پہلے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی گئی پر جنہوں نے ان میں سے ہنسی اڑائی ان پر

مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۞ ۱۰ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا

وہ عذاب آگیا جس کی ہنسی اڑاتے تھے ان سے کہو زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۞ ۱۱ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلْ

جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا ف۱۴۱ پوچھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کس کا ہے کہدو

لِّلّٰهِ ۚ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ

اللہ کا ہے اس نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر لیا ہے وہ ضرور تم کو قیامت کے دن تک جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں

---

۱۴۰ ۔ آیت ۴ و ۵ ۔ اللہ تعالیٰ کی توحید و ربوبیت کے آثار انسان کی نظروں سے گذرتے ہیں پر ان کی طرف توجہ نہیں کرتا اللہ کی طرف سے روحانی تربیت کا سامان نازل ہونا ایک حقیقت ہے ۔ پر اس کو جھٹلاتے اور ہنسی میں اڑاتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو گذشتہ مکذبین کا ہوا ۔ جس کا ذکر آیت ۶ میں ہے ۔

۱۴۱ ۔ آیت ۷ تا ۱۱ ۔ یہ لوگ آفاقی نشانات کی طرف تو نظر نہیں کرتے اور ایمان کو خوارق عادات سے وابستہ کرتے ہیں حالانکہ خوارق مقترحہ ہدایات کا موجب کم ہوتے ہیں ۔ اگر ہم رسول پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی اتاریں اور منکر اپنے ہاتھوں سے بھی چھو لیں تو اس کو کھلا جادو کہدیں گے ۔ اور یہ بھی کہتے ہیں اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا ۔ فرشتہ تو دنیا سے رحلت کے وقت نظر آتا ہے ۔ جب دنیا چھوڑ کر دوسرے عالم میں جانا ہوتا ہے اور اگر نبی پر فرشتہ اترے تو ایک مرد کی شکل میں متمثل ہو کر آئیگا کیونکہ وہ اپنی اصلی صورت میں عوام کو نظر نہیں آسکتا پھر بھی ان کا اشتباہ باقی رہ جائے گا ۔ یہ لوگ تاریخی واقعات سے جو ان کے سامنے گذر چکے ہیں کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے ۔

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَ
جو لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں وہی ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو کچھ رات اور دن

النَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ
میں بستا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے پوچھو کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا کارساز بناؤں جو آسمانوں اور

الْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ
زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ کھلاتا پلاتا ہے اور وہ کھلایا پلایا نہیں جاتا کہدو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے اول اللہ کا فرمانبردار

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
بنوں اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہو کہدو اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾
ڈر ہے اس روز جس سے یہ عذاب ٹل گیا اس پر اللہ کا رحم ہو گیا اور یہ صریح کامیابی ہے

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
اور اگر تمکو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں اور اگر کچھ فائدہ پہنچائے (تو روکنے والا

فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾
کوئی نہیں) کیونکہ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنے بندوں پر غلبہ رکھنے والا ہے اور وہ حکمت والا باخبر ہے

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ
پوچھو گواہی کے اعتبار سے سب سے بڑا کون ہے تم خود کہدو میری اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف

هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً
اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے میں تم کو اور جس تک یہ پہنچے اس کو ڈراؤں کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود

أُخْرَىٰ قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾
بھی ہیں تم کہدو میں تو یہ گواہی نہیں دیتا کہدو وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے اور جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو میں تو ان سے بیزار ہوں

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا
جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پیغمبر کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں وہی

أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
ایمان نہیں لاتے اور جو شخص اللہ پر جھوٹ باندھے اور اللہ کے حکموں کو جھٹلائے

ع ۱۰ ۸

۱۴۲ - آیات ۱۲ تا ۲۰ - مکان اور زمان میں بسنے والے سب اللہ کی مخلوق ہیں ۔ مشرکوں کی شوخی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پیدا ہوتی ہے کہ جرم کی سزا دنیا میں سب بے حجاب نہیں ملتی ۔ اگر دنیا میں سزا ساتھ ساتھ ملتی جاوے تو ایمان بالغیب کی حکمت باطل ہوجاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے سزا کے لیے ایک دوسرا عالم رکھا ہے ۔ رسول کی زبان سے کہلایا ہے کہ میں کس طرح آسمانوں اور زمین کے موجد کو جو کھلاتا ہے اور کھاتا نہیں اپنا کارساز نہ بناؤں مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اوّل المسلمین بنوں اور مشرکین میں نہ ملوں ۔ میں بھی اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔ اس روز جو عذاب سے بچایا گیا وہ رحم کا مورد ہوا اور یہ کھلی کامیابی ہے اگر اللہ تعالیٰ تجھے نقصان پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر خیر پہنچائے (اور خیر ہی پہنچاتا ہے) تو وہ اپنی مشیت پر قادر ہے ۔ اور اپنے بندوں پر اس کو پورا غلبہ حاصل ہے اللہ کی شہادت میرے ساتھ ہے کہ یہ قرآن اس نے میری طرف وحی کیا ہے کہ تم کو اور اُن سب کو جن تک یہ پیغام پہنچے ڈراؤں ۔ اہلِ کتاب کو میری شناخت ایسی ہے جیسے اُن کو اپنے فرزندوں کی ۔

بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

اس سے زیادہ ظالم کون ہے ضرور ظالم کامیاب نہیں ہوتے اور جس روز ہم سب کو جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے جو شرک

اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

کرتے تھے کہیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کو تم (اللہ کا شریک) خیال کرتے تھے پھر ان کے شرک کا (جو انہوں نے دنیا میں کیا)

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ

مآل یہ ہوگا کہ کہیں گے کہ ہم کو اللہ اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو تو سہی انہوں نے کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بول دیا

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰي

اور جو افترا باندھا کرتے تھے وہ سب گذر گئے اور ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ تمہارا کلام نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور اگر وہ سب نشان بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ

بِهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

لائیں گے انکی حالت یہاں تک ہے کہ جب تمہارے پاس جھگڑتے ہوئے آتے ہیں تو جنہوں نے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں یہ تو صرف اگلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

کہانیاں ہیں اور دوسروں کو اس کے سننے سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور اپنی ہی ہلاکت کا سامان کرتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

اور بوجھتے نہیں اور کاش تم دیکھتے جب یہ آگ کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے پھر یہ کہیں گے کاش ہم واپس بھیجدیے جاتے

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ

اور ہم اپنے رب کے احکام کو نہ جھٹلاتے اور ایمان والوں میں سے ہوتے (اس تمنا کے اندر کوئی حقیقت نہیں) بلکہ دنیا میں جو کچھ چھپاتے تھے وہ ان

قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ

کے آگے آگیا اور اگر یہ دنیا میں واپس بھیجے جاویں تو جس چیز سے انکو منع کیا گیا ہے دوبارہ کریں گے اور وہ اس تمنا میں جھوٹے ہیں اور یہ کہتے ہیں

اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ

کہ دنیا کی زندگانی کے سوا اور کچھ نہیں اور ہم نہیں اٹھائے جائیں گے اور کاش تم دیکھتے جب اپنے پروردگار کے آگے کھڑے کئے جاوینگے

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

وہ پوچھے گا آیا یہ (جی اٹھنا) حق نہیں کہیں گے ہاں ہم کو اپنے پروردگار کی قسم صحیح ہے اللہ کہے گا پس تم عذاب چکھو کہ تم اس کا انکار

تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ

کرتے تھے جنہوں نے اللہ کے آگے حاضر ہونے کا انکار کیا وہ ضرور گھاٹے میں رہے (اس انکار پر رہیں گے) یہاں تک کہ ناگاہ ان پر وہ

بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ

ساعت آجاویگی کہیں گے اے افسوس ہماری کوتاہی پر جو ہم نے اس ساعت کے بارے میں کی اور یہ لوگ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائیں گے

اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ

(دیکھو) کیا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھائیں گے اور یہ ادنیٰ زندگی تو کھیل تماشہ کے سوا اور کچھ نہیں اور شک نہیں کہ پرہیزگاروں کیلئے

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ

پچھلا گھر کہیں بہتر ہے کیا تم سمجھتے نہیں ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی باتیں تم کو آزردہ کرتی ہیں (پر تم کیوں آزردہ

ع

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

ہوتے ہو) کیونکہ یہ تم کو تو نہیں جھٹلاتے ولیکن یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تم سے پہلے رسولوں کو

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا

بھی جھٹلایا گیا تو انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور ستائے جانے پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو آ پہنچی اور کوئی

مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَإِن كَانَ كَبُرَ

اللہ کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے اور پیغمبروں کے کچھ حالات تم کو پہنچ چکے ہیں اور اگر ان کی روگردانی تم پر گراں

عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

گذرتی ہے تو اگر تم سے ہو سکتا ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان پر کوئی سیڑھی تلاش کرو

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ

پھر ان کو کوئی نشان لا دو (تو کر گذرو) اور اگر اللہ کی مشیت پر کام ہوتا تو اللہ توان کو راہ راست پر اکٹھا کر دیتا پس تم

مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

نادانوں میں سے مت ہو ف۱۴۳ قبول تو وہی کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو اللہ (قیامت کو) اٹھائے گا

ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ

پھر اسی کی طرف لوٹائے جاویں گے اور یہ کہتے ہیں اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہ اتارا گیا ان سے کہو کہ اللہ

قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي

ضرور کسی نشان اتارنے پر قادر ہے ولیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے اور کوئی حیوان زمین پر چلنے والا

الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

نہیں اور کوئی پرندہ اپنے پروں پر اڑنے والا نہیں مگر سب تمہاری طرح کی مخلوق ہیں ہم نے الہی کتاب میں کسی طرح

مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ

کی کمی نہیں رہنے دی پھر یہ اپنے پالنے والے کے پاس حاضر کئے جاتے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ اندھیروں میں

فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾

بہرے گونگے ہیں اللہ کی سنت جسے چاہتی ہے گمراہی میں رکھتی ہے اور جسے چاہے سیدھے رستہ پر رکھتی ہے ف۱۴۴

---

۱۴۳ - آیت ۳۳ تا ۳۵ - ان آیات سے مراد یہ ہے کہ کفار محمد صلعم کی تکذیب نہیں کرتے کیونکہ وہ اس کو صادق اور امین سمجھتے ہیں۔ بلکہ رسالت کی تکذیب کرتے ہیں جو خدا کا فعل ہے۔ گذشتہ رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی تھی جس پر انہوں نے صبر کیا اور اُن کو ایذا بھی دی گئی۔ یہاں تک کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں کوئی بدل نہیں سکتا۔

۱۴۴ - آیات ۳۶ تا ۳۹ - ہدایت وہی قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں جو سنتے نہیں وہ مردے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ قیامت پر مبعوث کرے گا۔ پھر اس کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ہدایت کی باتیں سنتے نہیں وہ کہتے ہیں کیوں کوئی نشان اس (رسول صلعم) کے اوپر نہیں اُتارا گیا۔ کہدو یقینا اللہ تعالیٰ تو قادر ہے کہ کوئی نشان اُتارے لیکن ان میں سے اکثر (اس کا نتیجہ) نہیں جانتے۔ یعنی آیات مقترحہ پر قوم کا ایمان نہ لانا ان کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ چرندے اور پرندے سب تمہاری طرح امتیں ہیں اُن کو بھی جب تعلیم دی جاتی ہے تو اپنے پالنے والے کی آواز پر حاضر ہو جاتے ہیں اور صحیح فطرت پر قائم ہیں اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے ہیں۔ تم کو ان سے زاید عقل اور اختیار دیا گیا اور اس اختیار کے صحیح استعمال کیلئے کتاب دی گئی جس کی تعلیم میں کوتاہی نہیں کی گئی پر تم ہو کہ اپنے رب کی پکار کو نہیں سنتے اور نیک کاموں پر عمل کرنے کیلئے خوارق مانگتے ہو۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُونَ إِنْ

ان سے کہو دیکھو تو اگر اللہ کا عذاب تم پر آجاوے اور یا وہ ساعت تم پر آجاوے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے (جواب دو)

كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ

اگر شرک کرنے میں سچے ہو بلکہ تم اسی (ایک خدا) کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے گا تو جس کے لئے تم اس کو پکارتے ہو اسکو تم سے دور کر دیگا

وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنٰهُمْ

اور تم جنکو شریک ٹھہراتے تھے انکو بھول جاؤ گے اور ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے پھر ہم نے ان کو بدحالی اور

بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا

تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ اللہ کے آگے گڑگڑائیں پھر ان پر جب سختی آئی تو کیوں نہ گڑگڑائے

وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوا

ولیکن (بجائے اسکے کہ گڑگڑاتے) ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے عمل ان کو آراستہ کر دکھلائے جب وہ باتیں جو

مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنٰهُمْ

ان کو یاد دلائی گئی تھیں بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک جب ان (نعمتوں) پر جو ان کو دی گئی تھیں خوش ہوگئے

بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

تو ہم نے انکو اچانک پکڑ لیا پھر تو وہ بے آس ہوگئے پس ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب ستائش اللہ کے لئے ہے جو

الْعٰلَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ

سارے جہانوں کا پروردگار ہے ف ۱۴۵ ان سے پوچھو آیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر

مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾

لگا دے تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے کہ وہ چیز تم کو لادے دیکھو تو ہم کس طرح اپنی قدرت کے نشانات بار بار بیان کرتے ہیں اسپر بھی یہ منہ پھیر لیتے ہیں

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٤٧﴾

پوچھو دیکھو تو اگر اللہ کا عذاب تم پر اچانک یا جتا کر آجاوے تو ظالم لوگوں کے سوا (اور کوئی) ہلاک کیا جاوے گا ف ۱۴۶

---

۱۴۵ - آیات ۴۰ تا ۴۵ - انسان پر جب سختی یا موت کا وقت آتا ہے تو وہ سب باطل معبود جو اپنے دماغ میں جمع کیے ہوئے ہوتے ہیں سٹ جاتے ہیں اور صرف ایک اللہ کی ذات جو سچا مولا اور معبود ہے رہ جاتی ہے اور اُسے پکارتا ہے۔ اللہ کی ہستی میں شک رکھنے والے بھی اللہ اللہ پکارتے ہیں۔ یہ ایک فطرت کی آواز ہے جو تمہارے اندر سے پیدا ہوتی ہے وفی انفسکم افلا تبصرون۔ رسول انہیں قوموں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں جن کے اندر نور فطرت کی ذرہ سی چمک ابھی باقی ہوتی ہے وہ اس کو سلگانے آتے ہیں پر جب اُن کے انکار اور ابطال دعوت پر قوم پر خارجی اور اندرونی سختیاں آتی ہیں تو بجائے اس کے کہ قوم کے دلوں میں تضرع پیدا ہو اور سوئی ہوئی فطرت بیدار ہو ان کی فطری نور کی چنگاری بھی بجھ جاتی ہے کیونکہ وہ سختیوں کو اپنے انکار اور مخالفت کی شامت نہیں سمجھتے بلکہ ان انبیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں جو اُن کے جگانے کے لیے مبعوث ہوتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس قوم کے ساتھ حیوانات کا سا سلوک کرتا ہے۔ ان کو اکل و شرب کے سامان چند روز کے لیے عطا کرتا ہے جن کے اندر انہماک سے اس قوم کی کلی ہلاکت عمل میں آتی ہے۔ اور ان کی نسل دنیا سے قطع کر دی جاتی ہے۔

۱۴۶ - آیات ۴۶ و ۴۷ - دنیا میں تمتع کرنے کے اسباب اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے اور صرف اللہ تعالیٰ اور اگر اللہ تعالیٰ حواس میں سے کوئی حس مار دے تو اس کے واپس لانے والی کوئی ہستی سوائے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے اور چونکہ کسی قوم پر جب عذاب استیصال آتا ہے تو غیر ظالم ہستیاں بھی اس کے اندر تباہ ہو جاتی ہیں اس واسطے مشرکوں کے دلوں میں شک پیدا ہوتا ہے کہ اس میں مابہ الامتیاز کون سی شئے ہے۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قوموں کا (باقی برصفحہ ۱۴۳)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا

اور ہم پیغمبروں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں پھر جو ایمان لاتا ہے اور اپنی حالت درست

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

کرلیتا ہے تو ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہونگے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے تو ان کی بدکاری کے سبب ان کو

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا

دکھ پہنچے گا کہو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ

اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَ

میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اسی پر چلتا ہوں جو مجھ پر وحی ہوتی ہے پوچھو کیا اندھا اور سوانکھا برابر

الْبَصِيْرُ ۚ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ

ہوسکتے ہیں کیا تم فکر نہیں کرتے اور اس قرآن کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے سامنے

ع ۹ / ۱۱

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ

حاضر کئے جاویں گے اور اس کے سوا ان کا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں اور جو لوگ صبح شام

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ

اپنے پروردگار کو اسکی رضا جوئی کے لئے پکارتے ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکالو تم پر ان کے حساب کی کچھ

مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

ذمہ داری نہیں اور نہ ان پر تمہارے حساب کی کچھ ذمہ داری ہے کہ (اس خیال سے) تم ان کو نکال دو اور ظالموں میں سے ہو جاؤ

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ۚ

اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض سے آزمایا ہے تاکہ مقدور والے یہ کہیں کہ یہی لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان سے اللہ نے احسان کیا ہے

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ

کیا اللہ شکر گذاروں کو نہیں جانتا اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جب تمہارے پاس آویں تو ان سے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا

کہو تم پر سلامتی ہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحم کرنا لازم کر رکھا ہے جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی برا کام کرے پھر

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

بعد اس کے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے (تو اللہ اس کو بخشدیگا) کیونکہ وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے اور اسی طرح ہم اپنے حکموں کو کھول کر

الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ

بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کا طریق ظاہر ہو جاوے ان لوگوں سے کہدو کہ مجھ کو منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی

ع ۵ / ۱۲

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ

عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کہو میں تمہاری خواہشوں پر نہیں چلتا ضرور میں گمراہ ہوا جو ایسا کیا اور ان میں نہ رہا جو راہ راست

(بقیہ صفحہ ۱۴۲) مقابلہ افراد سے نہیں کیا جاتا یہ دیکھا جاتا ہے کہ دونوں قوموں میں ایک رسول کی قوم اور دوسری مخالفِ رسول قوم جب عذاب آتا ہے تو کون سی قوم ہلاک ہو جاتی ہے آیا ظالم قوم ہلاک ہوتی ہے یا رسول کی قوم ہلاک ہوتی ہے ۔

الْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ

پر ہیں — کہو میں تو ایک کھلی بات کا پابند ہوں جو میرے پروردگار سے ہے اور تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے — جس امر کیلئے تم جلدی کرتے ہو

بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ﴿٥٧﴾ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي

وہ میرے بس میں نہیں ہے — اللہ کے سوا حکم اور کسی کا نہیں ہے — وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور سب فیصلہ کرنے والوں سے وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے — کہو اگر میرے بس میں ہوتا

مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿٥٨﴾ وَ

جس کیلئے تم جلدی کرتے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ فیصلہ ہو جاتا — اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے — اور

عِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ

غیب کی کنجیاں اس کے پاس ہیں — سوا اس کے انکو اور کوئی نہیں جانتا — اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ بھی جانتا ہے — اور کوئی پتہ نہیں گرتا

مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا

جو اس کو معلوم نہ ہو — اور کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں نہیں — اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے — جو اللہ کی کھلی کتاب میں نہ

فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ

پائی جاتی ہو — اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرتا ہے — اور جو کچھ تم دن کو کماتے ہو وہ بھی جانتا ہے — پھر وہ

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا

دن کو تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ مقررہ میعاد پوری کر دی جاوے — پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے — پھر وہ تم کو بتائے گا — جو کچھ تم

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ

کرتے رہے — اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے — اور تم پر نگہبان (فرشتے) بھیجتا ہے — یہاں تک

إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى

کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے — تو ہمارے بھیجے ہوئے اسکی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کچھ کوتاہی نہیں کرتے — پھر وہ اللہ اپنے سچے

اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم

مولا کے پاس — جاتے ہیں — سنو حکم اسی کا ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے — ان سے پوچھو تم کو خشکی اور تری

مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ

کے اندھیروں سے کون چھڑاتا ہے — تم گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو پکارتے ہو — اگر وہ ہم کو اس (مصیبت) سے چھڑا دیگا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ

تو ہم ضرور اس کے شکر گزاروں سے ہونگے — ان سے کہو اللہ ہی تم کو اس سے — اور ہر طرح کی سختی — سے نجات دیتا ہے — پھر تم

تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن

شرک کرنے لگتے ہو — کہو وہ قادر ہے اس پر کہ تمہارے اوپر کی طرف سے یا پیروں کے تلے سے تم پر عذاب — کھڑا کر دے — یا تم کو

تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ

فرقے بنا کر آپس میں جنگ کرنے کا مزہ — چکھا دے — دیکھو

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ

ہم اپنی آیتوں کو — کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں — اور تمہاری قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلایا حالانکہ وہ سچی کتاب ہے

قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا

ان سے کہو میں تم پر محافظ نہیں ہوں — ہر ایک خبر کے ظہور کا وقت مقرر ہے اور کچھ دیر بعد تم کو معلوم ہو جائے گا — اور جب

رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ
تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ان سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی اور شغل میں لگ جاویں

غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ
اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ

الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ
بیٹھو اور جو پرہیزگاری کرتے ہیں ان پر ان لوگوں کے حساب کی کوئی ذمہ داری نہیں ولیکن نصیحت کرتے ہیں تاکہ

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ
یہ لوگ بھی پرہیزگاری اختیار کریں اور جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور ان کو اس ادنیٰ زندگانی نے

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ
دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان کو چھوڑ دو اور ان کو اس (قرآن) کے ذریعے نصیحت کرو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنی کرتوت کے سبب (دائمی

اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
فوائد سے) محروم کر دیا جائے اس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا ہوگا اور اگر وہ ہر ایک قسم کا فدیہ دینا چاہیگا تو اس سے نہ لیا جائے

أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾
یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی کرتوت کے سبب فوائد سے محروم کرتے گئے ان کے کفران نعمت کے بدلہ ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہوگا اور دردناک عذاب

ع ۱۰ ۱۴

قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ
ان سے کہو کیا ہم اللہ کے سوا ان کو پکاریں جو ہم کو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو سیدھا رستہ

هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ
دکھایا ہم الٹے پیروں لوٹ جائیں (تمہارا حال تو اس شخص کی طرح ہے) جس کو قزاقوں نے کسی پست زمین میں حیران چھوڑ دیا اس کے کچھ ساتھی ہیں جو اس کو

إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ
سیدھے رستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ ادھر آؤ ان سے کہو سیدھا رستہ وہی ہے جو اللہ کا بتایا ہوا ہے اور ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے

۱۴۷۔ آیات ۵۰ تا ۷۰۔ رسول اپنی حیثیت کو کس طرح صاف بیان کرتا ہے۔ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں نہ غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ نہ فرشتہ ہوں۔ اللہ کی زیر ہدایت چلتا ہوں۔ مجھے یہ حکم ہے کہ جن کے دل میں اللہ کے ہاں جانے کا خوف ہے ان کو ڈرا کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی دوست اور سفارش گر نہیں تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ غربا جو صبح و شام اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کو اپنی صحبت سے محروم نہ کر (آسودہ حالوں کو جگہ دینے کے لیئے) تونگری اور افلاس یہ دونوں بھی ابتلا ہیں ان میں سے کوئی ایک قرب کا معیار نہیں۔ غربا تمہارے پاس آویں تو ان پر سلام کی ابتدا تو خود کر اور ان کو اللہ کی رحمت کی بشارت دے اور آسودہ حالوں سے کہدے کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا جس کا نتیجہ ضلالت ہے۔ تم میری کھلی تعلیم کو جھٹلاتے ہو اور عذاب کا نشان جس کو تم جھٹلاتے ہو میرے ہاتھ میں نہیں حاکم خدا ہے وہی فیصلہ کرے گا۔ معاملہ میرے ہاتھ ہوتا تو کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ ایسے فیصلے اللہ ہی کر سکتا ہے جس کا علم سب اشیا پر محیط ہے۔ اس کی طرف سے انسان پر محافظ مقرر ہیں جو موت کے وقت جدا ہو جاتے ہیں اور روح اللہ کے ہاں چلی جاتی ہے۔ اور پھر اسکے نیچے آتی ہے۔ خشکی اور تری کی تاریکیوں سے وہی نجات دیتا ہے۔ پھر تم اس کو غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہو۔ اللہ کی قدرت سے آسمان سے یا زمین سے یا تمہارے اپنے اندر سے تم پر عذاب آویں گے۔ جب کسی مجلس میں آیات اللہ کے متعلق ہرزہ گوئی ہوتی ہو تو اس مجلس سے الگ ہو جاؤ۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

پروردگار کا حکم مانیں اور (اس نے حکم دیا ہے) کہ نماز قائم رکھو اور اسی کا خوف رکھو اور اسی کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۷۳﴾ قَوْلُهُ

وہی ہے جس نے خاص مصلحت کے لئے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جس روز (بعث بعد الموت کے لئے) حکم دیگا کہ ہو جا تو ہو جائیگا اس کا

الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

قول سچا ہے اور جس روز صور پھونکا جائے گا حکومت اسی کی ہوگی اور وہ چھپی اور ظاہر باتوں کے جاننے والا ہے اور حکمت سے کام کرنے والا

الْخَبِيْرُ ﴿۷۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ

باخبر ہے اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تم بتوں کو معبود بناتے ہو میں تم کو اور تمہاری

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ

قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا نظام سلطنت (کشف میں)

الْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ

دکھایا تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے تو جب اس پر رات چھا گئی تو ایک ستارہ دیکھا کہا

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

یہ میرا پروردگار ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا کہا میں غروب ہونیوالوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب چمکتا چاند دیکھا کہا یہ میرا

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۷۸﴾

پروردگار ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا بولے اگر میرا پروردگار مجھے راہ نہ بتائے تو میں گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ

پھر جب چمکتا ہوا سورج دیکھا کہا یہ میرا پروردگار ہے یہ بہت بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا اے میری قوم میں

بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۹﴾ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ان سے بیزار ہوں جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں نے یکسو ہو کر اپنی ذات کو اسی ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ فِي اللّٰهِ

کو بنایا اور میں اللہ کے ساتھ شریک بنانے والوں میں نہیں ہوں اور اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں

وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ

جھگڑتے ہو حالانکہ اس نے مجھے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے اور میں ان سے نہیں ڈرتا جس کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو مگر اس صورت میں کہ میرا رب ایسا چاہے

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

میرے پروردگار کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے اور میں ان سے کس طرح ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو اور تم نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ

کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل تم پر نہیں اتاری پس دونوں فریقوں میں سے کون امن کا زیادہ

بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

حقدار ہے اگر علم رکھتے ہو (تو خود سوچ لو) جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی ان لوگوں کے

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي

لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر ہیں اور یہ ہماری ایک دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے خلاف دی تھی

ع ۱۴ / ۱۵

قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں ضرور تیرا پروردگار حکمت سے کام کرنے والا جاننے والا ہے اور ہم نے اس کو اسحاق اور

وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ

یعقوب عطا کئے ہم نے سب کو سیدھا رستہ بتایا اور ان سے پہلے نوح کو ہم نے راہ راست بتایا تھا اور اس کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور

وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو سیدھا رستہ بتایا اور ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ

وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ

اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی یہ سب صالحین میں سے ہیں اور اسماعیل اور الیسع اور یونس

وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

اور لوط کو اور ان سب کو ہم نے جہان کے لوگوں پر بڑائی دی اور (نہ صرف ان کو) بلکہ ان کے بڑوں میں سے اور ان کی اولاد اور بھائیوں

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ

سے بھی اور ہم نے ان کو برگزیدہ کیا اور ان کو سیدھے رستہ کی طرف رہنمائی کی یہ (توحید) اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ

اپنے بندوں سے اس کے ذریعے رہنمائی کرتا ہے اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے عمل ضائع ہو جاتے یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت دی اور اگر یہ (تمہاری قوم) اس نعمت کا انکار کرے گی تو ہم نے اس نعمت پر ایک اور قوم کو تعینات

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ

کر دیا ہے جو اس کے ناقدر شناس نہیں ہیں یہ (مذکورہ بالا پیغمبر) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ راست دکھایا ان کی ہدایت کی تم بھی

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

پیروی کرو ان سے کہہ دو کہ میں تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے صرف ایک نصیحت ہے اور انہوں نے اس کی جیسی قدر

قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِىْ

کرنی چاہئے ویسی قدر نہیں کی جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے بشر پر کوئی چیز نہیں اتاری ان سے پوچھو وہ کتاب جو موسیٰ لائے جو

جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ

لوگوں کے لئے نور اور ہدایت ہے کس نے اتاری تھی جس کو تم نے الگ الگ اوراق بنا رکھے ہیں کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے چھپاتے

كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ

ہو اور تم کو وہ کچھ سکھایا گیا جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادے کہو اللہ ہی نے (اتارے) پھر ان کو چھوڑ دو کہ اپنی بیہودہ

يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

میں کھیلتے رہیں اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے یہ مبارک کتاب ہے اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور اس غرض سے

---

۱۴۸ ۔ آیات ۷۶ تا ۹۲ - میں استنباج کا رنگ نہیں۔ احتجاج ۲۴ گھنٹہ تک ہوا تو نہیں رہ سکتا حضرت ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا ملکوت اللہ جو اس
یا مکاشفہ دکھایا گیا تھا تاکہ اس کا ایمان ایقان کے درجہ تک پہنچ جائے اور جب وہ اس مکاشفہ کے بعد لوگوں کو توحید کی تعلیم دینے لگا تو لوگوں نے اس کے ساتھ حجت بازی
کی جیسا کہ آیت ۸۰ تک پھر اسی حجت کا ذکر ہے اس کے بعد حضرت ابراہیم کی پاک اولاد کا جن کو حسب وعدہ انبیاء بنایا ذکر کیا ہے یہ اس کی خالص توحید اور محبت اور اس کی
اشاعت حق کا ثمرہ ہے۔ آخر میں حضور صلعم کو ہدایت کی ہے کہ تو بھی جو اسی موحد کی اولاد میں سے ہے اس کی پاک اولاد کا اقتدا کر۔

أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى

اتاری گئی ہے) کہ تم اہل مکہ کو اور جو اس کے گرد ہیں ان سب کو ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ

اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہے کہ اس کی طرف

اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰى

وحی ہوئی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وحی نہیں آئی اور (اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا) جو کہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے ویسا میں بھی اتار دونگا

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۗ

اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم موت کی بیہوشیوں میں ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہونگے اور کہتے ہونگے اپنی جانیں نکالو

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ

آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیونکہ تم اللہ پر ناحق بات کہتے تھے اور تم اس کے احکام کو (قبول کرنے سے) تکبر

اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

کرتے تھے (ان سے کہا جائے گا) تم جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ویسے ہی اب اکیلے آئے ہو اور جو سامان ہم نے تم کو

تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

دیا تھا وہ پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہاری وہ سفارش کرنے والے نہیں دیکھتے جن کے بارہ میں تم خیال کرتے

اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۵﴾

تھے کہ وہ تمہارے امور میں ہمارے شریک ہیں۔ تمہارے رابطے ٹوٹ گئے اور باطل خیال جو تم باندھا کرتے تھے تم سے جاتے رہے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ

بیشک اللہ دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۶﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ

یہی تو تمہارا اللہ ہے پس تم کدھر بہکے جا رہے ہو وہ صبح کی سفیدی کو تاریکی سے نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام اور سورج اور چاند

وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

کو حساب کے مطابق بنایا ہے یہ زبردست اور دانا خدا کا باندھا ہوا اندازہ ہے وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے

النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

تاکہ تم خشکی اور تری کے اندھیروں میں ان کے ذریعہ رستہ پاؤ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اپنے نشانات کھول کر بیان

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ

کر دئے ہیں اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جی سے پیدا کیا پس اس کے لئے ایک ٹھہرنے کی جگہ بنائی اور ایک

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

سونپ دیا جانے کی جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ہم نے ان لوگوں کے لئے اپنی آیات تفصیل سے بیان کر دی ہیں اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ

پھر اس کے ذریعے ہم نے ہر قسم کی روئیدگی نکالی پھر اس روئیدگی میں سے سبز شاخیں جن سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَ

اور کھجور کے گابھے میں سے پھل جھکے ہوئے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور

الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ

اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے اس کے پھل کو جب پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو بیشک جو لوگ ایمان رکھتے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۰ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ

ہیں ان کے لئے ان چیزوں میں نشانات ہیں ف۱۴۹ اور ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے حالانکہ اللہ نے انکو پیدا کیا ہے اور بغیر علم کے

بَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۱ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ

انہوں نے اللہ کیلئے بیٹے اور بیٹیاں تراش لی ہیں جو صفتیں یہ بیان کرتے ہیں اللہ ان سے پاک اور بالا تر ہے وہ آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا ہے اس کی اولاد

لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۲ ذٰلِكُمُ

کیونکر ہو اور اس کی کوئی جورو نہیں اس نے سب چیزیں پیدا کی ہیں اور اس کو ہر چیز معلوم ہے یہی

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے تو تم اسکی بندگی کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان

وَّكِيْلٌ ۝۱۰۳ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۰۴

ہے نظریں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نظروں کی (حقیقت) پا لیتا ہے اور وہ باریک بین باخبر ہے

قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سوجھانے والی باتیں آگئی ہیں سو جس نے ان سے بصیرت حاصل کی تو اس کا نفع اسکی اپنی ذات کیلئے ہے اور

اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝۱۰۵ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ

جو اندھا رہا اس کا وبال اسی پر ہے اور میں کوئی تم پر نگہبان نہیں ہوں ف۱۵۰ اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ تم نے اور کتاب پڑھی

ع ۱۲ / ۱۸

۱۴۹۔ آیات ۹۶ تا ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ نے ان عجائب کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں پائے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید اور قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور وہ سب ان نعماء میں داخل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی حاجات کے لیے خلق کیے ہیں۔ اور با ایں ایسے رب رحمٰن اور رحیم اور قادر ہستی کو چھوڑ کر غیروں کی پرستش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱۵۰۔ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۵۔ اپنی توحید کے دلائل گذشتہ آیات میں ذکر کر کے اللہ تعالیٰ شرک کی نفی کرتا ہے۔ اور بدترین شرک اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا ہے۔ عرب کے لوگ ان ہستیوں کو جو انسان کے حواس سے پوشیدہ ہیں اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دیتے تھے اور وہ جن اور ملائک ہیں یہاں عیسائیوں کی تردید نہیں ہے عیسائی حضرت عیسیٰ کو تولیدی ولد نہیں متخذہ ولد قرار دیتے ہیں۔ اس واسطے ان کے مقابلہ میں یہ دلیل کہ کیف یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ صحیح نہیں ہو سکتی یہ عرب کے اعتقاد کی تردید ہے۔ جو جن اور ملائکہ کو تولیدی اولاد قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ان کے حق میں خرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم استعمال کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی تردید میں چند باتیں بیان کی ہیں۔ اول یہ ہے کہ یہ عقیدہ علم پر مبنی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ایسے عیوب سے پاک اور بلند ہے آسمانوں اور زمینوں کو جن میں جن اور ملائکہ بھی شامل ہیں اس نے ایجاد کیا ہے۔ اس کی کوئی صاحبہ نہیں ہے اور ہر ایک شئے کا خالق ہے اور ہر ایک شئے اس کے علم کے احاطہ میں ہے۔ تمہارا رب وہ ذات ہے جس کے صفات اوپر بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی ہستی پرستش کے لائق نہیں۔ چونکہ سب کا خالق وہی ہے اس لیے اس کی پرستش کرو۔ اور سب مخلوق کی کارسازی وہی کرتا ہے۔ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کی ماہیت کا مدرک ہے۔ اور اس کی ہستی لطیف ہے اور سب چیزوں کے حقائق سے باخبر ہے۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے بصیرت کی باتیں تمہارے پاس آئی ہیں جو پا گیا سو نفع اٹھا گیا اور جو اندھا رہا سو کھو بیٹھا۔ رسول تمہارا نگہبان نہیں۔

متخذ ولد اور ولد میں فرق

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ

اس کے سوا کوئی اور معبود نہ جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر وحی کی گئی ہے اسی پر چلتے رہو ہیں اور تاکہ ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں قرآن کو واضح کر دیں

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٧﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

اور اگر اللہ کی مشیت ہی کام کرتی اور (ان کے عمل کا دخل نہ ہوتا) تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان کا نگہبان مقرر نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نہیں کیا اور نہ تجھ پر ان کی کوئی ذمہ داری ہے ف۱۵۱ اور جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو بُرا نہ کہو ورنہ یہ اللہ کو ناسمجھی سے

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

بُرا کہنے لگیں گے ہم نے ہر امت کو اس کے عمل اچھے کر دکھائے ہیں پھر (آخر کار) انکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

ہے وہ انکو بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں ف۱۵۲ اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی نشان آوے

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ

تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم کہو نشانات تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور تم کیا جانو کہ نشان آنے پر بھی

اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

یہ نہیں مانیں گے اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیں گے (اور اسی طرح ایمان نہیں لائینگے)

بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١١﴾ ع وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ

جیسا کہ اول دفعہ ایمان نہیں لائے تھے اور ہم ان کو انکی سرکشی میں بھٹکا ہوا رہنے دیں گے اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور

اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

مردے ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز ان کے سامنے لا کھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان نہ لاتے

لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

مگر یہ کہ اللہ کی مشیت اس کا تقاضا کرتی ولیکن ان میں سے اکثر اللہ کی سنت کے سمجھنے سے جاہل ہیں اور (جو برتاؤ لوگ تمہارے ساتھ

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

کرتے ہیں) اسی طرح ہم نے شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا وہ ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے

ع ۱۳ / ۱۰ / ۱۹

---

۱۵۱ - آیت ۱۰۸ - اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنی مشیت پر کام کرتا تو مشرک شرک نہ کرتے - لیکن اللہ تعالیٰ نے تو ان کو اختیار دے رکھا ہے کہ جو پہلو چاہیں اختیار کریں فمن شاء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر - کفار نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ ہم خدا کی مشیت کے ماتحت شرک کرتے ہیں لوشآء اللہ ما اشرکنا اس لیے ہم پر کوئی مواخذہ نہیں - حالانکہ اللہ تعالیٰ کی مراد اس آیت یا اسی قسم کی اور آیات سے یہ نہیں جو کفار سمجھتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے کہ لوشآء لھدٰکم اجمعین یعنی اگر خدا اپنی مشیت پر انحصار رکھتا تو سب لوگوں کو ہدایت پر رکھتا لیکن ہدایت اور ضلالت کا اختیار کرنا لوگوں کے اختیار میں دیا ہے - اگرچہ اختیار جو انسان کو دیا ہے اس درجہ تک نہیں ہے جو قدریہ قرار دیتے ہیں اور حضور صلعم کی زبان سے مجوس امۃ کہلاتے ہیں -

۱۵۲ - آیت ۱۰۹ - اس آیت میں کس قدر رواداری کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے - مگر مسلمانوں نے اس پر کم عمل کیا ہے - الا ما شآء اللہ - موجودہ نسل تو اپنے مذہب کے بندگوں کو ہی دشنام دیتے ہیں - اوروں کے بزرگوں کا کیا ذکر -

الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰ

چکنی چپڑی باتیں پھونکتے رہتے تھے اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے پس تم ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو جانے دو اور (یہ کام اس

إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم

واسطے ہونے دیا جاتا ہے) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انہیں باتوں کی طرف متوجہ رہیں اور اسی پر خوش رہیں اور جو کرتوت کرتے ہیں

مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ

کرتے رہیں کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور پنچ تلاش کروں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف یہ مفصل کتاب

مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ

اتاری ہیں اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تیرے پروردگار کی طرف سے برحق اتاری گئی ہے

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا

پس تم شک کرنے والوں میں نہ ہو جاؤ اور تمہارے پروردگار کی بات (خواہ وعدہ ہو خواہ حکم ہو) سچائی اور انصاف کی رو سے کامل

مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ

ہوتی ہے اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تم ان اکثر لوگوں کے جو زمین میں ہیں کہے پر چلو گے

يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾

تو تم کو اللہ کے رستے سے بھٹکا دیں گے یہ لوگ ظنی باتوں پر ہی چلتے ہیں اور صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا

بیشک تمہارا پروردگار ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں اگر تم کو اس کے

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

حکموں پر ایمان ہی تو جس (ذبیحہ) پر اس کا نام لیا گیا ہو اس میں سے کھاؤ اور تمہارے لئے کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جس پر

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

اللہ کا نام لیا گیا ہے تم اس میں سے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں تمہارے لئے ان کی تفصیل کر دی ہے مگر یہ کہ تم بھوک کے سبب

إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

ان کا ان چیزوں کے کھانے پر مجبور ہو جاؤ اور بہت لوگ ہیں جو اپنی خواہشوں کے مطابق بغیر علم رکھنے کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار حد سے

بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ

باہر نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے اور ظاہر گناہ اور پوشیدہ گناہ چھوڑ دو جو لوگ گناہ کسب کرتے ہیں انکو انکے کرتوتوں کا بدلہ

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ

جلد دیا جاوے گا اور جس (ذبیحہ) پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جاتا اس میں سے مت کھاؤ اور

إِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ

اس کا کھانا نافرمانی ہے اور ضرور شیطان تو اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہا

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ

مانو گے تو تم بے شبہ مشرک ہو گے ۱۵۳ف کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور ہم نے اس کو ایک نور دیا جس کی روشنی میں وہ

ع ۱۱ / ۴

۱۵۳- آیات ۱۱۵ تا ۱۲۲- مشرکین چاہتے تھے کہ یہودی یا عیسائی ہمارے اور تمہارے درمیان (باقی بر صفحہ ۱۵۲)

فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ

لوگوں میں چلتا پھرتا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہے جن سے وہ نکل نہیں سکتا اسی طرح کافروں کو جو کچھ کرتے ہیں آراستہ

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا

کرکے دکھایا جاتا ہے اور جس طرح (مکہ کے بڑے لوگ تیرے برخلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے لوگ پیدا کیے

فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ

گنہ کرنے والے پیدا کیے تاکہ اس میں فتنہ اندازی کریں اور فتنہ اندازی تو اپنے ہی حق میں کرتے ہیں اور محسوس نہیں کرتے اور جب ان کے پاس اللہ کا کوئی حکم آتا

قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

ہے تو کہتے ہیں ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک ہم کو بھی وہ کچھ نہ دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنا پیغام

رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

کس کے سپرد کرے جو لوگ فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں ان کو عنقریب اللہ کے ہاں سے ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا ان کے

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

فتنہ کے بدلے جس شخص کو اللہ ارادہ کرتا ہے کہ راہ راست دکھادے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ

اور جس شخص کو چاہتا ہے کہ اسے رستہ سے دور رکھے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ اوپر کو چڑھ رہا ہے

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ ان پر اسی طرح ناپاک ہستی (شیطان) کو مسلط رکھتا ہے اور یہ (اسلام) تمہارے پروردگار کا

مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

سیدھا رستہ ہے ہم نے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

ہاں امن چین کا گھر ہے اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہی ان کا دوست ہے اور جس دن ان سب کو جمع کرے گا تو فرمائے گا اے جنوں کے گروہ

اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰۗؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا

تم نے انسانوں میں سے بہت لوگ اپنی طرف کر لئے اور انسانوں میں سے جو لوگ جنوں کے دوست تھے کہیں گے اے ہمارے پروردگار

بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ہم نے ایک دوسرے سے (دنیا میں) فائدہ اٹھایا اور ہم اس میعاد تک پہنچ گئے جو تم نے ہمارے لئے مقرر کی تھی (اب) حکم ہوا (تیرا ہے) اللہ

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

تمہارا ٹھکانا آگ ہے اس میں مدتوں رہو گے مگر جو خدا چاہے تمہارا پروردگار حکمت سے کام لینے والا علم رکھنے والا ہے اور ہم اسی طرح بعض

(بقیہ صفحہ ۱۵۱) حکم بنائے جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے کہ غیر اللہ کو حکم بنانے کی ضرورت رسول صلعم کے لیے نہیں۔ توحید کے دلائل اور شرک کی تردید میں یہ کتاب مفصل ہے۔ اہل کتاب بھی جانتے ہیں کہ یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے منزل ہے اس میں کسی کو شک کی گنجائش نہیں صداقت اور عدل کے لحاظ سے اللہ کے کلمات کامل ہیں۔ ان کلمات کو کوئی حکم اپنے فیصلہ سے تبدیل نہیں کر سکتا۔ زمینی انسانوں کی اتباع اکثر گمراہی کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ظن کے تابع ہوتے ہیں۔ اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں جیسا کہ کہتے تھے کہ تم اپنے مارے ہوئے کھاتے ہو اور اللہ کے مارے ہوئے نہیں کھاتے آخر تک اسی پر بحث ہے۔

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

ظالموں کو بعضوں کے ساتھ ان کی کرتوت کے بدلہ شامل کر دینگے اور (قیامت کو ہم پوچھیں گے) اے گروہ جن و انس تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا

نہیں آئے تھے کہ تمہارے سامنے میرے احکام بیان کرتے اور آج کے دن پیش آنے سے تم کو ڈراتے انہوں نے کہا ہم اپنے برخلاف خود

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

گواہی دیتے ہیں اور دنیاوی زندگانی نے انکو دھوکا میں رکھا اور انہوں نے اپنے برخلاف گواہی دی کہ بیشک وہ کافر تھے (۱۵۵) (رسولوں کا

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ

بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کرے درحالیکہ ان کے رہنے والے بیخبر ہوں اور سب کے لئے ان

مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ

کے عمل کی روسے درجے ہیں اور تمہارا پروردگار جو کچھ یہ کرتے ہیں اس سے بیخبر نہیں اور تمہارا پروردگار بے نیاز صاحب رحمت ہے اگر چاہے گا

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

تو تم سب کو (دنیا سے) اٹھالے گا اور تمہارے بعد جس کو چاہے گا جانشین بنائے گا جس طرح تم کو اور قوموں کی نسل سے پیدا کیا

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک وہ آنے والا ہے اور تم اللہ کو ہرانے والے نہیں ہو ان سے کہو اے میری قوم تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی (اپنی جگہ)

اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

عمل کر رہا ہوں تم آگے چل کر جان لوگے انجام بخیر کس کا ہوتا ہے بیشک ظالم کامیاب نہیں

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا

ہوتے اور یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چارپایوں میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے ٹھہراتے ہیں پھر اپنے خیال سے کہتے ہیں

لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ

کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے پھر جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو حصہ اللہ کا

لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ

ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں اور اسی طرح بہتیرے مشرکوں کو ان کے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ

شریکوں نے اپنے بچوں کا مار ڈالنا آراستہ کر دکھایا ہے تاکہ ان کو ہلاکت میں ڈالیں اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں

---

۱۵۴ ۔ آیات ۱۲۹ تا ۱۳۱ ۔ اخیار انسان ملائک بالقوہ ہیں اور بعد از مرگ ملائک بالفعل ہیں ۔ اور اشرار انسان اجنہ بالقوہ ہیں اور بعد از مرگ اجنہ بالفعل ہیں ۔ موت کے بعد اخیار کے لیے آسمانوں کے دروازے مفتوح ہوتے ہیں اور وہ عروج کر کے فرشتوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جو فرشتے کرتے ہیں اور اشرار کا عروج آسمان پر نہیں ہوتا وہ جوّ میں جنوں کے ساتھ رہتے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جو جن کرتے ہیں ۔ ان آیات میں جن سے مراد وہی اشرار انسان ہیں جن کا حشر انسانوں کے ساتھ جب ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرے گا ۔ جیسا کہ ان آیات میں ذکر ہے ۔ وہ قوم جن جو جوّ میں رہتے ہیں ان میں سے بعض انبیا اور صلحا کی باتیں سننے کے لئے بصورت انسان متشکل ہو کر آ جاتے ہیں اور اصلاح پذیر ہو جاتے ہیں اور وسوسہ اندازی ترک کر دیتے ہیں جیسا کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ میرا جن مسلمان ہو گیا ہے ۔ سورۂ جن میں جن جنوں کا ذکر ہے وہ بھی قوم جن میں سے تھے ۔

اخیار اور اشرار انسان اور ان کے حالات بعد مرگ

دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَ

اور اگر اللہ اپنی مشیت سے کام لیتا تو وہ ایسا نہ کرتے سو تم ان کو اور انکے افتراؤں کو چھوڑ دو اور یہ کہتے ہیں کہ یہ چارپائے اور

حَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ

کھیتی ممنوع ہیں ان کو سوا اس شخص کے جس کو اپنے خیال میں ہم چاہیں اور کوئی نہ کھائے اور بعض چارپائے ہیں جن پر سوار ہونا یا لادنا حرام کر رکھا

لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۹﴾ وَ

ہے اور بعض چارپائے ہیں جن پر (ذبح کے وقت) اپنے فعل کو جھوٹ موٹ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے (اللہ) عنقریب انکو انکی افترا پردازی کی سزا

قَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَ

دیگا اور کہتے ہیں کہ ان چارپایوں کے پیٹ میں سے جو بچہ نکلے وہ نرا ہمارے مردوں کے کھانے کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر (اس کا کھانا) حرام ہے

إِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس میں سب (عورت مرد) شریک ہیں اللہ عنقریب ان کو ان کی بندیوں کی سزا دے گا بیشک وہ حکمت سے کام کرنے (والا)

عَلِيمٌ ﴿۱۴۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ

جاننے والا ہے بیشک وہ لوگ گھاٹے میں ہیں جنھوں نے بے عقلی اور بے علمی سے اپنے بچوں کو قتل کیا اور اللہ کی دی ہوئی روزی کو اللہ پر جھوٹ

اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ

باندھ کر اپنے اوپر حرام کر لیا ضرور یہ لوگ بھٹک گئے اور یہ راہ راست پر آنے والے نہیں اور وہ وہی ہے جس نے باغ پیدا کئے بعض تو

مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَ

ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بعض چڑھائے ہوئے نہیں اور کھجور کا درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار ایک دوسرے

الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

سے ملتے جلتے ہیں اور ایسے جو ملتے جلتے نہیں جب پھلیں تو ان کے پھلوں سے کھاؤ اور کاٹنے کے دن اللہ کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو اور بیجا تم

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا

اڑاؤ کہ بیجا اڑانے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور چارپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے بھی ہیں اور زمین

كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿۱۴۳﴾

لگ ہوئی (جو بوجھ نہیں اٹھاتے) اللہ نے تم کو جو روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

(یہ چارپائے) آٹھ جوڑے ہیں بھیڑوں میں سے دو اور بکریوں میں سے دو ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا (اللہ نے) دو نر حرام کئے

أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

ہیں یا دو مادہ یا جن کو مادیوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں اگر تم سچے ہو تو مجھ کو کوئی علم کی

صَادِقِينَ ﴿۱۴۴﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

سند بتاؤ اور اونٹوں میں سے دو اور گایوں میں سے دو پوچھو کہ کیا (اللہ نے) دونروں کو حرام کیا ہے

أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ

یا دو مادیوں کو یا جن کو دو مادیوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں جب تم کو اللہ نے ان رسوم کا حکم دیا تھا تو کیا تم حاضر

اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

تھے تو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو بے علمی کے ساتھ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر بہتان باندھے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۱۴۵﴾ ع قُلْ لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا
بیشک اللہ ظالم لوگوں کو سیدھے رستہ نہیں چلاتا ان سے کہدو جو اشیاء (اب) کھانے کے استعمال میں آتی ہیں ان میں سے میری

عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ إِلَّآ أَنْ يَّكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ
وحی میں کوئی چیز حرام نہیں سوا اس کے کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت کیونکہ

فَإِنَّهٗ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ
وہ ناپاک ہے یا نافرمانی کی چیز جس پر سوائے اللہ کے کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ اس پر بھی جو شخص بھوک سے لاچار ہو جائے اور نہ تو بغاوت کرنیوالا ہو اور نہ حد سے تجاوز

رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴۶﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ
کرنیوالا ہو (اور حرام کھالے) تو مواخذہ نہیں کیونکہ تمہارا رب بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے ف۱۵۵ اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کردئے تھے اور گائے اور

الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَآ إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَآ أَوِ الْحَوَايَآ أَوْ
بھیڑ و بکری میں سے ہم نے انپر ان کی چربی حرام کر دی تھی مگر وہ چربی جو انکی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں پر یا ہڈی پر چمٹی

مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿۱۴۷﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ
ہوئی ہو ہم نے ان کو ان کی سرکشی کے سبب یہ سزا دی تھی اور ہم سچ کہتے ہیں پھر بھی اگر یہ لوگ تم کو جھٹلائیں

فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۴۸﴾ سَيَقُولُ
تو ان سے کہدو کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور تاہم گنہگار قوم سے اس کا عذاب ٹلتا نہیں مشرک لوگ

الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ ط
ابھی کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہم نہ ہمارے باپ دادے اور نہ کوئی چیز ہم حرام کرتے

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی اسی طرح جھٹلایا یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھا ان سے پوچھو کہ آیا تمہارے پاس کوئی علمی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ
سند ہے تو اسے ہمارے سامنے نکالو تم تو ظنی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکلیں دوڑاتے ہو ان سے کہدو اللہ

الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِينَ
ہی کی دلیل پختہ ہوتی ہے اگر اللہ کی مشیت پر مدار ہوتا (اور تمہارے عمل کا دخل کچھ نہ ہوتا) تو وہ تو تم سب کو راہ راست پر رکھتا ان سے کہو اپنے گواہ لاؤ جو یہ شہادت

يَشْهَدُونَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ
دیں کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام کی ہیں پس اگر وہ گواہی بھی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دو اور نہ ان لوگوں کی خواہشوں پر چلو

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۱۵۱﴾ ع
جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور جو روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے پروردگار کے ساتھ اوروں کو برابر

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا ۖ وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ
سمجھتے ہیں ان سے کہو ادھر آؤ میں تم کو پڑھ سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر لازم کیا ہے یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرتے رہو

---

۱۵۵ - آیت ۱۴۶ کا یہ مفہوم نہیں کہ سوائے ان چیزوں کے جو یہاں مذکور ہیں اور کوئی چیز وحی الٰہی میں حرام نہیں۔ یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو چیزیں اس وقت لوگوں کی خوراک میں شامل ہیں اور لوگوں میں ان کے کھانے کا رواج ہے ان میں سے صرف یہی چار اشیا حرام ہیں باقی حلال۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ

اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو ہم تمکو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بیحیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ

پوشیدہ ہوں ان کے نزدیک نہ جاؤ اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل نہ کرو مگر شرعی حق پر یہ باتیں ہیں

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

جن کا حکم تم کو (اللہ) دیتا ہے تاکہ تم سمجھو اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاوے اور ماپ اور ترازو کو انصاف کے ساتھ پورا کرو ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

نہیں ڈالتے اور جب بات کہو انصاف کی کہو اگرچہ (جس پر حکم خلاف پڑتی ہو) وہ رشتہ دار ہو اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا ہے پورا کرو یہ باتیں ہیں جن کا

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

حکم اللہ نے تم کو دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور یہی میرا سیدھا رستہ ہے تو اسی پر چلو اور اور رستوں پر مت چلو کہ تم کو اللہ کے رستہ سے

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا

بھٹکا دینگے یہ باتیں ہیں جن کا حکم اللہ نے تم کو دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو ف۱۵۶ پھر ہم نے موسیٰ کو

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّ

کتاب دی پوری ہدایت ہے اس شخص کے لئے جو نیکی کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور

رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ

رحمت تاکہ اس کی قوم اپنے پروردگار سے ملنے پر ایمان لائیں اور یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے اس میں برکت رکھی گئی ہے

ع ۱۹ / ۶

وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ

تو اب اسی پر چلو اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے (یہ اس لئے اتری ہے) کہ ایسا نہ ہو تم کہنے لگو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر کتاب اتاری

قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

گئی تھی اور ہم تو اس کے پڑھنے پڑھانے سے بیخبر تھے یا یہ کہو کہ اگر ہمارے اوپر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے

الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ

بڑھکر راہ راست پر چلتے سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ

تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے کنارہ کشی کرے جو لوگ ہماری آیتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں ہم

عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

عنقریب ان کی کنارہ کشی کی وجہ سے بڑی سزا دینگے یہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر اس امر کا

۱۵۶- آیات ۱۴۶ تا ۱۴۷ میں فان کذبوک میں حرمت اشیاء مذکورہ کی تکذیب نہیں ہے کیونکہ ان کی حرمت تو توراۃ میں صراحتاً مذکور ہے جس امر کی وہ تکذیب کرتے تھے وہ یہ ہے کہ ان اشیا کی تحریم اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی شرارت کے سبب سے بطور سزا مقرر کی تھی۔ کھانے پینے کی اشیاء پر اس قدر بحث کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے آیت ۱۵۲ سے ان اہم امور کا ذکر تا ۱۵۴ کیا ہے جن پر عمل کرنا ضروری ہے اور تقویٰ اور تذکر کا مدار ان پر ہے۔

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ

کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کے بعض نشانات آئیں جس دن تمہارے پروردگار کی

اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا

بعض نشانیاں آئیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان میں کوئی نیک کام نہیں کئے تھے اس کا ایمان لانا اس کو کچھ فائدہ

خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ

نہ دے گا ان سے کہو تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تمہارا

مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ مَنْ جَآءَ

ان سے کوئی سروکار نہیں ان کا کام اللہ کے حوالہ ہے پھر وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں ان کو بتائے گا جو نیکی لیکر آئیگا

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ

تو اس کے لئے اس کا (بدلہ) دس گنا ہوگا اور جو برائی لے کر آئے گا تو اس کو ایسی ہی سزا ملے گی اور ان پر

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ

ظلم نہیں کیا جائے گا ان سے کہو مجھ کو میرے پروردگار نے سیدھا رستہ بتا دیا ہے قائم رکھنے والا دین ابراہیم

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

درست رو کا طریقہ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ان سے کہو میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور جینا

وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب فرمانبرداروں میں پہلا فرمانبردار

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا

ہوں۔ ان سے کہو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو وہ تمہیں بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

اور وہی ہے جس نے تم کو زمین پر خلیفے بنایا ہے اور بعضوں کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی ہے تاکہ تم کو اپنی دی ہوئی نعمتوں میں آزمائش کرے

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۶﴾ ع

تمہارا رب جلد سزا دینے والا اور یہ بھی کہ وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

ع ۲۰ / ۱۱ الانعام

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتُّ اٰيٰتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ

اللہ علیم کا کلام جو صداقت کے چشمہ سے آیا ہے یہ ایک کتاب ہے، جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ڈراؤ اور تاکہ یہ کتاب مومنوں کے لئے نصیحت ہو

سورۂ اعراف مکیّہ

اس میں انبیا کی امتوں کی ہلاکت کا ذکر ہے جنہوں نے انبیا کی تعلیم پر عمل نہ کیا۔

ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

تو اس کتاب کی وجہ سے تمہارے سینہ میں تنگی نہیں ہونی چاہئے تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تم پر اتارا گیا ہے اسی پر چلو اور اس کے سوا اور معبودوں کی پیروی

اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا

کرو تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو ف۱۵۷ ہم نے کئی بستیاں ہلاک کر دیں اس طرح کہ ہمارا عذاب اس پر رات کو آیا یا ایسے وقت کہ

اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا

وہ دوپہر کو سوئے ہوئے تھے پس جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو ان کی کوئی پکار سوا اس کے نہ تھی کہ کہتے تھے ہم ہی

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾

ظالم تھے سو جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گے اور جو بھیجے گئے ان سے بھی ضرور سوال کریں گے

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

پھر ہم اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم غائب نہیں ہیں اور عملوں کا تول اس روز ٹھیک طور پر ہوگا سو جس کی نیکیوں

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

کا وزن بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب ہوں گے ف۱۵۸ اور جن کی نیکیوں کا وزن ہلکا ہوگا وہی لوگ ہونگے جنہوں نے

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ

اپنا نقصان اس وجہ سے کیا کہ وہ ہمارے احکام کے ساتھ بے انصافی کرتے تھے اور ہم نے تم کو اس زمین میں رہنے اور تصرف

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ

کرنے کے لئے جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے تمہاری زندگی کے سامان کئے تم بہت ہی کم شکر گذاری کرتے ہو اور ہم نے تمہاری پیدائش ٹھہرائی (یعنی

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾

ایک صورت تجویز کی) پھر تمہاری شکل بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

(اللہ نے) اس سے پوچھا کہ جب میں نے تم کو حکم دیا تو کس نے تم کو سجدہ کرنے سے روکا اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ

اس کو خاک سے پیدا کیا ہے (اللہ نے) فرمایا یہاں سے اتر جا یہ تیری شایاں نہیں کہ تو یہاں شیخی مارے (یہاں سے) باہر نکلو کہ

شرک فی الاطاعت

۱۵۷ - آیت ۳ - ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی منزل تعلیم پر عمل کرنا چاہیے۔ کسی انسان کی دنیوی یا دینی وجاہت اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابل سدراہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو چھوڑ کر غیر اللہ کا اتباع کرنا شرک فی الاطاعت ہے۔ یہ بھی ایک ایسی بلا ہے جو اصنام پرستی کی طرح دنیا سے نہیں نکلتی۔ کئی امتیں اس جرم میں صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں تاکہ اوروں کے لیے عبرت ہو پر اللہ تعالیٰ کی بات ہمیشہ صادق آئی۔ قلیلا ما تذکرون ط اس کے بعد کی دو آیتوں میں یہی ذکر ہے۔

وزن اعمال

۱۵۸ - آیت ۸ اس آیت میں اعمال کے وزن کرنے کا ذکر ہے۔ اور قرآن کریم میں اور احادیث میں وزن کرنے کیلئے میزان کا ذکر بھی آیا ہے۔ اعمال چونکہ اعراض ہیں بعض مفسرین کو ان کے وزن کرنے میں مشکلات نظر آئی ہیں حالانکہ کوئی اشکال نہیں بعض نے کہا اعمال کا ریکارڈ وزن کیا جائے گا۔ بعض نے کہا اعمال وزن کیے جاویں گے۔ دنیا کی مختلف میزانوں پر اگر نظر ڈال لیتے تو ان تاویلات کی ضرورت نہ ہوتی دنیا میں ہر ایک چیز کے وزن کیلئے جدا میزان ہے۔ انسان کے بدن کی حرارت ایک عرض ہے اس کی وزن کرنے کیلئے تھرمامیٹر یا آلہ مقیاس الحرارت ہے۔ روشنی کی مقدار دریافت کرنے کا میٹر ہے غرض ہر ایک چیز کی مقدار قائم کرنے کے لیے جدا جدا میزان ہیں پس اعمال کے مقدار کے لیے مقیاس بنانا ماذلك علی اللہ بعزیز۔

إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِينَ ﴿۱۳﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۴﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ

اس نے فرمایا تو ان میں سے ہے ۔ اس نے کہا مجھ کو ان کے اٹھا کر کھڑے کئے جانے کے دن تک مہلت دے ۔ تو ذلیلوں میں سے ہے

الْمُنظَرِينَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۶﴾

جن کو مہلت دی گئی ہے ۔ اس نے کہا اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ۔ میں تیرے سیدھے رستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ

پھر میں ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے آؤں گا ۔ اور تو ان میں سے اکثر والوں کو

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ

شکر گذار نہیں پائے گا ۔ اس نے فرمایا یہاں سے خوار اور راندہ ہو کر نکل جا ۔ (انسانوں) میں سے جو تیری پیروی

مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۸﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

کرے گا میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ۔ اور اے آدم تم اور تمہاری بی بی باغ میں رہو اور

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿۱۹﴾

جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ اپنے نفس پر مشقت ڈالنے والوں میں سے ہو جاؤ گے

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ

پس شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے وہ عیب جو ان کی نظروں سے مخفی تھے ان پر ظاہر کر دے اور کہا

مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ

تمہارے پروردگار نے جو اس درخت کے پاس جانے سے تم کو منع کر دیا ہے تو صرف اس واسطے کہ ایسا نہ ہو تم دونو فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ

الْخٰلِدِينَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِينَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُورٍ

رہنے والوں میں سے ہو جاؤ ۔ اور ان کے آگے قسم اٹھائی کہ میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں ۔ پس دھوکے سے ان کو لالچ میں ڈال دیا

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ

تو جب انہوں نے درخت چکھا ان پر ان کے پردہ کی چیزیں ظاہر ہو گئیں اور باغ کے پتوں کو اپنے اوپر چپکانے لگے

الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ

اور ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور میں نے تم کو نہیں کہا تھا کہ

الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے ۔ دونوں کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَ

معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ۔ اللہ نے فرمایا یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن

لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا

رہو گے اور تمہارے لئے ایک وقت تک اس زمین میں رہنا اور زندگی کے سامان برتنا ہو گا ۔ کہا اسی میں زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے

تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿۲۵﴾ ع يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي

اور اسی سے تم جلا کر نکالے جاؤ گے ۔ ف ۱۵۹ ۔ اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپاتا ہے اور

---

۱۵۹ ۔ رکوع ۲ ۔ اس رکوع کی تفسیر سورہ بقرہ کے رکوع ۴ کی ذیل میں کر دی گئی ہے ۔ اس رکوع کی آیت ۲۱ (باقی بر صفحہ ۱۶۰)

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۚ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ

زینت بھی ہے اور پرہیزگاری کا لباس سب سے اچھا ہے یہ اللہ کے نشانات میں سے ہے تاکہ تم

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

نصیحت حاصل کرو اے بنی آدم شیطان تم کو بہکانہ دے جیسا کہ اس نے تمہارے والدین کو باغ سے نکالا

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۚ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ

ان سے ان کا لباس اتروایا تاکہ ان کے پردہ کی چیزیں دکھادے کیونکہ وہ اور اس کی ذریت تم کو دیکھتے رہتے ہیں

حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۚ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ

جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا یار بنا یا ہے جو ایمان نہیں لاتے ف ۱۶۰ اور

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۚ قُلْ اِنَّ

جب کوئی بیحیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی پر پایا اور اللہ نے ہم کو اس بات کا حکم دیا ہے ان سے کہہ دو

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۚ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ

اللہ تو بیحیائی کے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جس کا علم تم کو نہیں ان سے کہو میرے پروردگار نے

بِالْقِسْطِ ۚ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ

تو انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر نماز کے وقت اپنی توجہ (اللہ کی طرف) قائم رکھو اور صرف اسی کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کو

لَهُ الدِّيْنَ ۚ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ

پکارو جس طرح اس نے تم کو پہلے پیدا کیا اسی طرح تم کو دوبارہ پیدا کرے گا ایک فریق کو اس نے ہدایت دی ہے اور ایک فریق

الضَّلٰلَةُ ۚ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ

پر گمراہی سوار ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا یار بنایا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَ

راست پر ہیں اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت (لباس) لے لیا کرو اور کھاؤ اور

شیطان کا وسوسہ

(بقیہ صفحہ ۱۵۹) میں یہ ذکر ہے کہ ابلیس نے قسم کھائی تھی کہ وہ آدم اور حوا کا خیر خواہ ہے اور حلف کر کے اُن کو دھوکا دیا۔ آدم اور ابلیس کا قصہ درحقیقت دونوں کی فطرت کا ایک نقشہ کھینچا گیا ہے جو ہمیشہ بنی آدم کو پیش آتا ہے۔ شیطان انسان کے دل میں ایک وسوسہ ڈالتا ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے اور یہ نہیں ہوتا کہ وہ انسان کی صورت میں متشکل ہو کر روبرو بیٹھ کر مکالمہ کرے۔ اور اعتبار دلانے کے لیے قسم اُٹھا دے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ رویا میں پیش آیا ہے اور ایسا گاہ گاہ ہوتا ہے کہ شیطان رویا میں انسانی صورت میں متمثل ہو کر گفتگو کرتا ہے اور اس میں وہ قسم بھی کھا سکتا ہے اس سے اس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ انسان کے جملہ رؤیا قابلِ اعتبار نہیں ہوتی۔ اس رکوع کی آیت ۲۴ و ۲۵ میں آدم کے ہبوط کے بعد کا قانون ظاہر کیا ہے۔ انسان کی زندگی اور موت دونوں اسی زمین پر ہوں گے۔ اس سے حضرت عیسٰی بھی مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔

۱۶۰ - آیت ۲۷۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ شیطان نے تمہارے والدین کا لباس ظاہری اُتارا تھا اسی طرح تمہارا لباس تقویٰ تم سے اُتارتا ہے۔ تاکہ تمہاری استعدادوں کا بُرا پہلو نمایاں ہو۔ اور ظاہر کیا ہے کہ ایسے دشمن سے جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے اور وہ ہم کو دیکھ سکتا ہے محتاط رہنا چاہیے۔ اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا کہ انسان جن کو کسی طرح دیکھ نہیں سکتا۔ ہاں انسان ان آنکھوں سے ان کو اصلی شکل میں نہیں دیکھ سکتا۔ جن جب کسی اور صورت میں متمثل ہو جائے تو اسی طرح دیکھا جا سکتا ہے جس طرح فرشتہ جب وہ انسانی شکل میں متمثل ہو۔

وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي

پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف ۱۶۱ ان سے پوچھو اللہ کی وہ زینت کے سامان جو اپنے

أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

بندوں کیلئے پیدا کئے ہیں اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں کس نے حرام کی ہیں ان سے کہو یہ چیزیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں زندگانی دنیا میں

خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ

بھی ہیں اور قیامت کے دن خاص انکے لئے ہیں ہم اپنے احکام ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں کہو میرے پروردگار

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا

نے تو صرف بے حیائی کے کام منع کئے ہیں ظاہر ہوں خواہ پوشیدہ اور گناہ اور ناحق کسی پر زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ

ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ کے بارے میں ایسی بات کہو جو تم نہیں جانتے اور ہر ایک قوم کے لئے

أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٤﴾ يَا بَنِي

ایک میعاد مقرر ہے جب ان کی میعاد پوری ہو جاتی ہے تو اس سے ایک گھڑی پیچھے نہیں رہ سکتی اور اس سے آگے بھی نہیں جا سکتی اے بنی

آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ

آدم جب کبھی تم میں سے تمہارے پاس رسول آویں جو میرے احکام تمکو پڑھ سنائیں تو جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

تو ان پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہونگے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان کے قبول کرنے سے تکبر کریں گے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

وہ آگ میں رہنے والے ہونگے اور اس میں مدتوں رہیں گے تو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان

كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ

باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ان لوگوں کو جو کچھ اللہ نے ان کے حصہ کا لکھ رکھا ہے وہ پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَ

ہوئے فرشتے ان کے سامنے آویں گے ان کی روح قبض کریں گے تو ان سے کہیں گے کہاں ہیں جنکو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ کہیں گے وہ تو ہم

---

۱۶۱ - آیت ۳۱ - اس آیت میں زینت سے مراد لباس ہے اور مسجد سے مراد سجدہ کا مکان اور سجدہ کا وقت ہے اور کھانے پینے میں اسراف کو ناپسند کیا ہے - خواہ کھانے کی حیثیت میں ہو یا کھانے کی مقدار میں - کہتے ہیں ہارون الرشید کے ہاں ایک نصرانی حاذق طبیب تھا اس نے علی ابن حسین ابن واقد سے کہا کہ تمہاری کتاب میں علم طب نہیں ہے - حالانکہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب کی نصف آیت میں علم طب کو جمع کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا - پھر نصرانی نے کہا کہ تمہارے رسول سے علم طب میں کوئی روایت نہیں - اس نے کہا - ہمارے رسول صلعم نے طب کو تھوڑے الفاظ میں جمع کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں - (المعدة بیت الداء والحمیة راس کل دواء واعط کل بدن ما عودته - معدہ بیماری کا گھر ہے اور پرہیز ہر بیماری کی دوا ہے اور ہر بدن کو وہی دے جس کا تو نے اس کو عادی بنایا ہے) نصرانی نے کہا تمہاری کتاب اور تمہارے نبی صلعم نے جالینوس کے لیے کوئی طب نہیں چھوڑی -

شَهِدُوا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِىْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

غائب ہو گئے ہیں اور اپنے اوپر خود گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے تو اللہ فرمائے گا جنوں اور انسانوں کی ان قوموں کے ساتھ

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰىٓ

جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں آگ میں داخل ہو جاؤ جب کوئی قوم (آگ میں) داخل ہوگی تو دوسری ہمجنس قوم پر لعنت کریگی

اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا

یہاں تک کہ جب سب اس میں پچھلے اگلوں سے جا ملیں گے تو پچھلے اگلوں سے کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تو انکو

ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ

آگ کا دہرا عذاب دے وہ فرمائے گا ہر ایک کیلئے دوہرا عذاب ہے ولیکن تم جانتے نہیں اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے

لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

تم کو ہمارے اوپر کوئی فوقیت تو ہے نہیں تو تم بھی اپنے کئے کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے ماننے سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے اور وہ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

بہشت میں داخل نہیں ہونگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ گذر جائے اور گناہگاروں کو ہم ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَ

ان کے لئے دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر آگ کا اوڑھنا ہوگا اور ہم ظالموں کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور ہم کسی پر اس کی سمائی سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے یہ لوگ جنتی ہیں اس میں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ہمیشہ رہیں گے اور جو کچھ ان کے سینوں میں ایک دوسرے کے متعلق رنجش ہوگی ہم اسکو نکال دینگے ان کے نیچے نہریں بہتی

الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا

ہونگی اور کہیں گے ستائش ہو اس اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس کا رستہ دکھایا اور اگر وہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو اس کا رستہ نہ پا سکتے

---

۱۶۲ ۔ رکوع ۳ و ۴ میں وہ احکام بیان ہوتے ہیں جو جملہ بنی آدم سے تعلق رکھتے ہیں اور بعثت رسل بھی جو آیت ۳۵ میں بیان کی ہے۔ بنی آدم میں سے منصوص ہے نہ مومنین میں سے اور اس آیت میں غیر شرعی انبیاء کے آنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اللہ تعالے نے جہاں جہاں مصلحین کی بعثت کا ذکر کیا ہے وہاں رسول کا لفظ استعمال کیا ہے جو قرآن کریم کی اصطلاح میں نبی اور مجدد کے درمیان مشترک ہے جس سے مراد یہ ہوئی کہ جدید شریعت کی ضرورت پیش آتی ہے تو شارع نبی مبعوث ہوتے ہیں۔ جن کی نبوت حقیقی ہوتی ہے۔ اور اگر شریعت کے احکام میں کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں جو امت کے لیے مضر ہیں تو محدث بفتح دال یا مجدد مبعوث ہوتے ہیں۔ جن کو مجازاً نبی کہہ سکتے ہیں کہ ان میں الہام جو قوی شعبہ نبوت ہے پایا جاتا ہے۔

۱۶۳ ۔ آیت ۴۰ و ۴۱۔ غیر مومنین اور مجرمین کا رفع آسمانوں پر نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دخول جنت سے محروم رہتے ہیں اور جنوں کے ساتھ جو ہمیں بستے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جو جن کرتے ہیں اور مشرکین کے لیے صرف جنت سے محرومی نہیں بلکہ عذاب جہنم بھی ساتھ ہوتا ہے۔ آیت ۴۰ کفار کے لیے دخول جنت سے ہمیشہ کے لیے مانع ہے۔

ع ۴ / ۱۱

نبوت غیر حقیقی اب بھی امت میں موجود ہے

[illegible]

اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے تھے اور ان کو پکار کر کہدیا جاویگا کہ یہ تمہارا بہشت وہ ہے کہ تم اپنے اعمال کی وجہ سے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اس کے وارث بنائے گئے ہو ۱۶۴ اور بہشتی دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہمارے پروردگار نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا ہم نے اسکو

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۗ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ

سچا پایا تو کیا تم نے بھی جو وعدہ تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا سچا پایا ہے تو وہ کہیں گے ہاں تو ایک پکارنے والا ان میں پکار اٹھے گا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا

کہ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو اللہ کے رستہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے تھے

عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

اور وہ آخرت سے انکار کرتے تھے اور ان کے درمیان ایک آڑ ہوگی اور بلند مکان پر کچھ مرد ہوں گے جو

يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا

سب کو ان کی علامت سے پہچانیں گے اور وہ بہشتیوں کو پکار کر کہیں گے تم پر سلامتی ہو وہ بہشت میں ابھی داخل

وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا

نہیں ہوئے پر امید رکھتے ہیں اور جب ان (امیدواروں کی نظر) دوزخیوں پر جا پڑے گی تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم

تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ

قوم کے ساتھ نہ ملا اور بلند مکان والے کچھ مردوں کو پکاریں گے جن کو ان کی علامت سے پہچانتے ہیں

بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ

کہیں گے نہ تو تم کو تمہارا جتھا کچھ کام آیا اور نہ وہ شیخیاں جو تم مارا کرتے تھے کیا یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ

جن کے بارہ میں تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ ان پر رحم نہیں کرے گا (انہیں میں اللہ کا حکم ہوگا) تم جنت میں چلے جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم آئندہ

تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ

غمگین ہوگے اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ اس پانی اور رزق سے جو اللہ نے تم کو دیا ہے کچھ ہم تک بھی

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ

پہنچاؤ وہ کہیں گے اللہ نے وہ دانہ پانی ان کافروں پر حرام کر دیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا

---

۱۶۴ ۔ آیت ۴۲ و ۴۳ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ایمان اور عمل صالح کے دلوں میں حسد اور کینہ بعض باہمی رہ سکتا ہے۔ یہ ایسی امراض ہیں کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت جنتیوں کے سینہ سے نکالے گا اور اس غل کے ازالہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ تجری من تحتہم الانہار اس سے پایا جاتا ہے کہ یہ نعمائے الٰہی کی نہریں ہوں گی جن کو روحانی امراض کے ازالہ میں بڑا دخل ہوگا۔ اپنے نفوس کو ان نعمائے الٰہی سے محظوظ پاکر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے۔ کہ یہ ان کو صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے صدقے میسر آئی ہیں اور رسل کی صداقت ان پر عملی طور پہ کھلے گی۔ اور ان کو سنا دیا جائے گا کہ یہ جنات تم کو تمہارے اعمال کے بدلہ میں ملے ہیں۔ اور یہ ندا اس کے مخالف نہیں کہ جنت فضل اور رحمت سے ملتی ہے۔ کیونکہ ایمان و عمل صالح بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے میسر آتا ہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ہمارے مشاہدہ میں بھی بعض دو امر ایک دوسرے پر منحصر ہیں کشتی ملاح کو اور ملاح کشتی کو بچاتا ہے۔

لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا

رکھا تھا اور ان کو زندگی دنیا نے دھوکے میں رکھا تھا سو آج ہم ان کو بھلا دینگے جیساکہ یہ لوگ اس دن کا پیش آنا بھولے اور

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے اور ہم تو ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جس کو ہم نے اپنے علم میں مفصل کر دیا ہے اور وہ ایمان لانے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۚ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ

والے لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ جو وعید اس میں درج ہیں وہ واقع ہوں جس دن وہ واقع ہوں گے تو وہ لوگ جنہوں نے اسکو

قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

نسیان میں ڈال رکھا تھا کہیں گے بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے تو کیا ہمارے لیے کوئی سفارشی بھی نہیں جو ہماری سفارش کریں

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ٦ ١٢

یا ہم دنیا کی طرف لوٹائے جادیں پھر ان کے خلاف عمل کریں جو پہلے کرتے تھے (یہ باتیں کچھ فائدہ نہ دینگی) بیشک انہوں نے تو اپنا نقصان کر دیا اور جو افترا پردازیاں کرتے

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

تھے وہ گم ہو گئیں بیشک تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر جا چڑھا وہ دن پر رات

الْعَرْشِ ۚ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

کا پردہ ڈالتا ہے وہ (رات) دن کے پیچھے جلدی ہی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے پیدا کئے ہیں جو اس کے حکم کے زیر

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

فرمان ہیں آگاہ ہو پیدائش بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا پالنے والا اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۗ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ

اور چپکے چپکے پکارو وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت

اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۗ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ

پھیلاؤ اور ڈر اور امید رکھتے ہوئے اس سے دعا مانگو ضرور اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے نزدیک ہے اور

هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا

وہ وہی ہے جو اپنی رحمت (باراں) سے پہلے خوشخبری پہنچانے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم بادل

سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۗ كَذٰلِكَ

کو کسی مردہ زمین کی طرف ہانک لاتے ہیں پھر ہم بادل سے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اس پانی سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں) اسی طرح ہم

نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ

مردوں کو نکال کھڑا کرینگے (اس تمثیل سے) شاید تم نصیحت لو اور عمدہ زمین کا سبزہ اس کے پروردگار کے حکم سے (عمدہ) نکلتا ہے اور جو زمین

وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۚ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع ٧ ١٤

ناقص ہے اس کا سبزہ ناقص نکلتا ہے اسی طرح ہم قدرت کے نشانات بار بار ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جو شکرگزاری کرتے ہیں

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنِّيْٓ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ ہی کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (ایسا نہ کروگے) تو

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ

مجھے تمہاری نسبت ہولناک دن کے عذاب کا خوف ہے اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تو تم کو ظاہر گمراہی میں دیکھتے ہیں

مُبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى ضَلَٰلَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٦١﴾

ہوں   اس نے کہا اے میری قوم مجھ میں تو گمراہی کی کوئی بات نہیں   ولیکن میں تو جہانوں کے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں

أُبَلِّغُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ أَوَعَجِبْتُمْ

میں تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیرخواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے   اور کیا تم اس

أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا۟ وَلَعَلَّكُمْ

سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی نصیحت تم میں سے ایک مرد کے ذریعہ تمہارے پاس آئی تاکہ تم کو ڈراوے اور تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو   اور تاکہ تم پر

تُرْحَمُونَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ فِى ٱلْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟

رحم کیا جاوے   تو لوگوں نے اس کو جھٹلایا   پھر ہم نے اس کو اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے کشتی میں (سوار کر کے) نجات دی اور ان لوگوں کو غرق کر دیا

بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا عَمِينَ ﴿٦٤﴾ ع وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا کیونکہ وہ اندھی قوم تھی   اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ ہی کی

ع ٨ ١٥

ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ ٱلْمَلَأُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَوْمِهِۦٓ

بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں   کیا تم اس سے ڈرتے نہیں   اس کی قوم میں سے ان معتبروں نے جو کافر تھے   کہا کہ ہم

إِنَّا لَنَرَىٰكَ فِى سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ لَيْسَ بِى

تو تم کو نادانی میں دیکھتے ہیں   اور ہم تو ضرور تم کو جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں   اس نے کہا اے میری قوم مجھ میں کوئی

سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٦٧﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّى وَأَنَا۠ لَكُمْ

نادانی کی بات نہیں   ولیکن میں جہانوں کے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں   میں تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا

نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ

سچا خیرخواہ ہوں   اور کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم کو تمہارے پروردگار کی نصیحت تمہارے ایک مرد کے ذریعہ پہنچی   تاکہ وہ تم کو ڈراوے

وَٱذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِى ٱلْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۖ فَٱذْكُرُوٓا۟

اور یاد کرو جب قوم نوح کے بعد تم کو جانشین بنایا   اور تم کو جسمانی قوّت بڑھا کر دی   پس تم اللہ کی

ءَالَآءَ ٱللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ ٱللَّهَ وَحْدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ

نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم اپنی زندگی کا مقصد پالو   انہوں نے کہا کیا تم اس واسطے آئے ہو کہ ہم اکیلے اللہ کی بندگی کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے

يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

بزرگ پرستش کرتے تھے   تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر لا دو   جس کا وعدہ دیتے ہو   اس نے کہا تم پر تو تمہارے

عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَٰدِلُونَنِى فِىٓ أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَ

پروردگار کا عذاب   اور غضب آچکا ہے   کیا تم میرے ساتھ ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ

ءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٧١﴾

دادوں نے خود رکھ لئے ہیں   اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں اتاری   سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ   انتظار کرتا ہوں

فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۖ وَمَا

پھر ہم نے اس کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچالیا   اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور

كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾ ع وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ

وہ ایمان لانے والے نہ تھے   اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا   اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا

ع ٩ ١٦ ربع

اللّٰهِ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

اور کوئی معبود نہیں ۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک کھلی دلیل آگئی ہے ۔ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشان ہے تو اس کو چھوڑ دو

تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْۤا

کہ اللہ کی زمین میں چرے اور اس کو کوئی نقصان نہ پہنچاؤ ورنہ تم کو دردناک عذاب آلے گا ۔ ف۱۶۵ ۔ اور یاد کرو کہ

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

تم کو اس نے عاد کے بعد جانشین بنایا ۔ اور اس زمین میں تم کو بسایا ۔ جس کی پولی مٹی سے ۔ تم محل

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

بناتے ہو ۔ اور پہاڑوں کو ۔ تراش کر گھر بناتے ہو ۔ تو اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو ۔ اور زمین میں ۔ فساد نہ

مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

پھیلاتے پھرو ۔ اس کی قوم کے رو داروں نے جن میں تکبر تھا ۔ غریب لوگوں سے ۔ جو ان میں سے ایمان

لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ

لائے تھے کہا ۔ کیا تم جانتے ہو ۔ کہ صالح اس کے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا جو پیغام لے کر وہ آیا ہے

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

ہم اس کو مانتے ہیں ۔ ان لوگوں نے جن کو اپنی بڑائی کا گھمنڈ تھا کہا جس بات پر تم ایمان لائے ہو ۔ ہم تو اس کے منکر ہیں ۔ سو انہوں نے

النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اونٹنی کو کاٹ ڈالا ۔ اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی ۔ اور کہا کہ اے صالح اگر تم خدا کے بھیجے ہوؤں میں سے ہو ۔ تو جس کا تم ہم کو ڈراوا

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى

دیتے ہو لے آؤ ۔ تو ان کو زلزلہ نے آلیا ۔ تو وہ اپنے گھروں پر جہاں تھے وہیں ۔ پڑے رہ گئے ۔ تو صالح نے

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

ان سے منہ پھیر کر کہا ۔ اے میری قوم ۔ میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچا دیا ۔ اور تمہاری خیر خواہی کی ۔ لیکن تم اپنی خیر خواہوں کو

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

دوست نہیں رکھتے ہو ۔ اور ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا ۔ کیا تم ایسی بیحیائی کا کام کرتے ہو کہ جہان کے لوگوں میں سے

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ

تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا ۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں پر مائل ہوتے ہو ۔ بلکہ تم ایسی قوم ہو کہ ہر بات میں

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

حد سے بڑھنے والے ہو ۔ اور اس کی قوم کا کوئی جواب سوا اس کے نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ان کو اپنی بستی میں سے نکال دو

---

۱۶۵ - آیت ۷۳ - اس آیت میں ناقہ کو عذاب آنے کا نشان بصورت اس کی ایذا کے مقرر کیا ہے یہ نشان اس زمانہ کے دستور کے موافق تھا - ایک شاہ اگر اپنی فوقیت حوالی کے بادشاہوں سے منوانا چاہتا تھا تو ایک جانور آزاد چھوڑ دیتا تھا - اگر کسی کو اس بادشاہ کی فوقیت تسلیم نہیں ہوتی تھی تو وہ جانور کو پکڑ کر مار دیتا تھا اور پھر دونوں میں جنگ شروع ہو جاتی تھی - اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ناقہ کو اپنی فوقیت کے منوانے کے لیئے نشان مقرر کیا تھا - اگر قوم اس کو دکھ پہنچائے گی تو اللہ کی طرف سے اُن پر عذاب آئے گا ۔

ناقہ کا نشان ہونا

قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ
کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاک بنتے ہیں پس ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا سوا اس کی عورت کے جو

مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾
پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا پس دیکھ کہ گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ
اور ہم نے مدین کے طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیل آ گئی ہے تو ماپ اور تول پورے کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم
اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اگر تم ایماندار ہو تو یہ تمہارے

مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
لئے بہتر ہے اور تم ہر رستہ پر نہ بیٹھو جو اللہ پر ایمان لاتا ہے تم اس کو ڈراتے ہو اور اللہ کے رستے

مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا
سے روکتے ہو اور اس میں کجی تلاش کرتے ہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہارا شمار بڑھا دیا اور تم دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي
کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا اگر ایک گروہ نے تم میں سے اور جس پیغام کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں

أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ
اس کو مان لیا ہے اور دوسرے گروہ نے نہیں مانا تو صبر کرو تاکہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور سب فیصلہ کرنے والوں

الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ
سے وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اس کی قوم کے سرداروں نے جن میں تکبر تھا یہ کہا کہ اے شعیب ہم تمکو اور جو تمہارے ساتھ

لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ
ایمان لائے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دینگے یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ کر آؤ گے انہوں نے

قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ
کہا اگرچہ ہم اس کو ناپسند کرتے ہوں اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آویں بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو

إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ
اس سے نجات دی تو (گویا) ہم نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا تھا اور ہمارے شایان نہیں کہ ہم اس میں لوٹ کر آئیں مگر یہ کہ اللہ کی مرضی ہو

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ
جو ہمارا پروردگار ہے ہمارے پروردگار کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے ہمارا بھروسا اللہ پر ہے اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کیساتھ فیصلہ

الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ
کر اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ف۱۶۹ اور اس کی قوم کے سردار لوگوں نے جو منکر تھے یہ کہا کہ اگر تم شعیب کے کہے پر چلو تو ضرور تم نقصان

---

۱۶۶ - آیت ۸۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور صلحا کو اپنے نفوس پر کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی (باقی بر صفحہ ۱۶۸)

إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ

اٹھانے والے ہوگے — تو ان کو زلزلے نے آ لیا تو اپنے گھروں میں — پڑے کے پڑے — رہ گئے — جن لوگوں

كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾

نے شعیب کو جھٹلایا (ایسے مٹے) کہ گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے — جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان — اٹھانے والے ہوئے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ

تو ان سے منہ پھیر کر لوٹے (مُردوں کو) مخاطب کیا — اے میری قوم میں نے اپنے پروردگار کے پیغام تم کو پہنچا دیے اور تمہاری خیرخواہی کی لیکن تم نے نہ مانا تو اب

عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ

میں اب منکر قوم پر کیسے افسوس کروں — اور کسی بستی میں ہم نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور مصیبت میں بتلا نہ کیا ہو

وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا

تاکہ وہ (اللہ کے سامنے) گڑگڑائیں — پھر ہم نے سختی کی جگہ آسانی بدل دی — یہاں تک کہ اس میں خوب بڑھے

وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾

اور کہنے لگے کہ سختی اور راحت — ہمارے بڑوں کو پہنچ چکی تھی — تو ہم نے ان کو — اچانک پکڑ لیا — اور وہ بےخبر تھے

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَ

اور اگر بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے — اور پرہیزگاری اختیار کرتے — تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں — کے دروازے کھول

الْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ

دیتے — ولیکن انہوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے انکو ان کی کرتوتوں کی وجہ سے پکڑا — تو کیا ان بستیوں کے رہنے والے

أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم

امن میں ہیں — کہ ہمارا عذاب ان پر رات کو آجائے اور وہ سوتے پڑے ہوں — اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے امن میں ہیں کہ انکو ہمارا عذاب

بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ

دن چڑھے آجائے — اور وہ کھیل رہے ہوں — تو کیا یہ اللہ کی گرفت سے امن میں ہیں سو اللہ کی گرفت سے وہی لوگ نڈر رہتے ہیں جو نقصان

الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ

اٹھانے والے ہوتے ہیں — جو لوگ اہل زمین کے (ہلاک ہونے کے) بعد زمین کے وارث ہوتے ہیں کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ہوئی کہ اگر

نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ

ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب ان پر مصیبت لا ڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں — تو یہ لوگ سنتے نہیں — ان بستیوں کے

الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا

حالات ہم تم کو سناتے ہیں — اور ان کے پیغمبر — انکے پاس کھلے دلائل — لے کر آئے — مگر یہ لوگ

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾

ایسے نہ تھے کہ اس پر ایمان لاتے جس کو پہلے لوگ جھٹلا چکے تھے — کافروں کے دلوں پر اللہ — اسی طرح مہر — لگا دیتا ہے

(بقیہ صفحہ ۱۶۷) بے نیازی اور کبریائی کے سامنے خوف اللہ جامیں رہتے ہیں منافق گناہ کرتا ہے اور بے فکر زندگی بسر کرتا ہے اور مومن نیکی کرتا ہے اور خوف میں رہتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخسرون۔ اس جہان میں امن تب ہی قائم ہو سکتا ہے جب اس جہان کے خالق اور مالک اور رازق کا خوف ہر ایک دل میں جاگزین ہو خوف امن اور ایمان کی آبیاری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اپنے کلام میں تخویف کو نمایاں جگہ دی ہے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

ان قوموں ‏ اکثروں کو نافرمان پایا ف۱۶۷ ‏ اور ہم نے تو ان میں سے ‏ اور ہم نے تو ان کے کثیر حصہ میں عہد کا پاس نہیں پایا

بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ

تو دیکھو ‏ تو انہوں نے نشانات کے ساتھ بے انصافی کی ‏ فرعون اور اس کے امرا کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا ‏ کے بعد ہم نے موسیٰ کو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن

بھیجا ‏ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کی طرف سے ‏ کیا ہوا ‏ کہ فساد کرنے والوں کا انجام

رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ

تمہارے پاس کھلا ‏ میں تمہارے پروردگار سے ‏ میں اس حق پر قائم ہوں کہ اللہ کی طرف سوائے حق کے کچھ منسوب نہ کروں ‏ ہوا ہوں

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ

تو لاؤ کہاؤ ‏ اس نے کہا کہ اگر تو کوئی نشان لے کر آیا ہے ‏ تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے ‏ نشان لایا ہوں

بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾

کہ وہ نمایاں اژدہا ہے ‏ تو اس نے اپنا عصا ڈالا تو کیا دیکھتے ہیں ‏ سچے ہو ‏ اگر تم

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا

جادوگر ‏ فرعون کی قوم کے امرا نے کہا یہ تو ایک ماہر ‏ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں روشن نظر آتا ہے ف۱۶۸

لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَرْجِهْ

انہوں نے کہا کہ اس ‏ ف۱۶۹ ‏ تو تم اب کیا صلاح دیتے ہو ‏ یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے باہر نکال دے ‏ ہے

وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ

اور جادوگر ‏ کہ تمہارے پاس تمام ماہر جادوگروں کو لے آئیں ‏ اور اس کے بھائی کا معاملہ ملتوی رکھو اور شہروں میں ہرکارے بھیج دو ‏ کا

السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ

اور تم تو ضرور ‏ اس نے کہا ہاں ‏ اگر ہم غالب آجائیں ‏ فرعون کے پاس آگئے اور کہا کیا ہمارے لئے کوئی صلہ ہوگا

---

۱۶۷ - آیت ۱۰۲ - اس آیت میں عہد سے مراد فطری عہد ہے جو ابتدائے خلقت سے انسان کی طبیعت میں مرکوز رکھا گیا ہے۔

۱۶۸ - آیت ۱۰۷ و ۱۰۸ - ان آیات کے آخر میں للناظرین کا لفظ ثعبان مبین اور بیضا، دونوں کے متعلق ہے۔ یعنی دیکھنے والوں کو عصا تو اژدہا اور ہاتھ سفید نظر آتا تھا۔ یہ ایک عارضی نظارہ تھا تاہم عصا کی سیرت اور ہاتھ کی صورت تبدیل ہو جاتی تھی۔ اور پہلا نشان فرعون اور اس کی آل کے مغلوب ہونے اور دوسرا نشان بنی اسرائیل کے منور ہونے کے لیے نمونہ تھا۔

۱۶۹ - آیات ۱۰۹ و ۱۱۰ - جو واقعہ ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے وہ سورۂ شعرا کی آیات ۳۴ - ۳۵ میں بھی ذکر ہوا ہے دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ یہاں تو کہا گیا ہے قال الملاء من قوم فرعون اور سورۂ شعرا میں بجائے اس کے ہے قال للملاء حولہ۔ اس میں بظاہر تناقض معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ سورۂ شعرا کا واقعہ مقدم ہے اور یہ مؤخر ہے قال الملاء من قوم سے مراد قوم کے رؤسا ہیں جن سے رائے طلب کی گئی تھی اور قال للملاء حولہ سے مراد کابینہ یعنی وزرا ہیں جو بادشاہ کے گرد رہتے ہیں ان وزرا کو مخاطب کرکے فرعون نے اپنی رائے ظاہر کی اور کہا کہ تم کیا رائے دیتے ہو۔ اس صورت میں دونوں میں کوئی اختلاف نہیں قومی رؤسا اور وزرا نے جو رائے ظاہر کی وہ ایک ہی ہے رؤسا نے وزرا کا تتبع اور ان سے توافق کیا ہے۔ میں دونوں مواقع کا ترجمہ یہاں دے دیتا ہوں۔ اس موقعہ کا ترجمہ فرعون کے قومی امرا نے کہا یہ ایک علم والا جادوگر ہے یہ چاہتا ہے تم کو تمہارے وطن سے نکالے پس تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ آخری فقرہ فرعون کا قول ہے سورۂ شعرا کا ترجمہ فرعون نے اپنے وزرا سے جو اس کے حوالی میں تھے کہا یہ ایک چالاک جادوگر ہے چاہتا ہے اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے وطن سے نکالے پس تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ پہلی آیات میں کہنے والے قومی امرا تھے اور دوسری میں خود فرعون ہے دونوں مواقع جدا جدا ہیں۔ اس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دربار میں قومی امرا سے بھی رائے لی گئی تھی۔

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

مقربین میں سے ہوگے — انہوں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ڈالو — اور یا ہم — ڈالنے والے ہوں

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

موسیٰ نے کہا تم ڈالو — جب انہوں نے ڈالا — تو لوگوں کی نظربندی کردی — اور انکو ڈرا دیا — اور بھاری جادو پیش کیا

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم اپنا عصا ڈال دو (سواس نے ڈالا) تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے باطل کو نگلتا جاتا ہے — تو حق ثابت

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ

ہوگیا — اور جو کچھ انہوں نے بنایا تھا ملیامیٹ ہوگیا — پس وہ وہاں ہار گئے — اور ذلیل ہوکر — واپس آئے — اور جادوگر

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

سجدہ میں — گر پڑے — اور کہا ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا — پروردگار ہے — ایمان لائے

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ

فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لائے — ضرور یہ ایک سازش ہے جو تم نے اس شہر میں کی ہے تاکہ یہاں کے رہنے والوں کو تم

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

یہاں سے نکال دو — سو تم کو ابھی معلوم ہوجاوے گا — میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا دوں گا — اور پھر تم سب

ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ

کو سولی پر — چڑھاؤں گا — انہوں نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیں گے — اور تم نے ہم میں کیا برا مانا یا

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۴ وَ

ہے سوائے اس کے کہ ہم اپنے پروردگار کے نشانات پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پیش ہوئے اے ہمارے پروردگار ہمپر صبر برسا اور ہمکو دنیا سے اپنا فرمانبردار اٹھا ف اور

---

۱۷۰ - رکوع ۱۴ میں حق اور باطل کا مقابلہ جس میں ایک طرف معجزہ تھا اور دوسری طرف سحر ذکر کیا گیا ہے بعض زمانہ کے مفسرین کو جو مغربی سحر سے متاثر ہیں کچھ پادر ہوا مشکلات پیش آئی ہیں اور اس کو ایک مناظرہ کا دنگل قرار دیا ہے۔ ایک طرف سے موسیٰ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل بیان کرتا ہے۔ اور دوسری طرف سے جادوگر فرعون کی الوہیت پر سحر آمیز تقریریں کرتے ہیں آخر موسے کے براہین غالب آتے ہیں۔ اوّل تو ان تاویلات کی ضرورت کیا ہے۔ ان میں کوئی بات سنت الٰہی سے خارج نہیں۔ اب تو اس قسم کے عجائبات عام تماشگاہوں میں دکھلائے جاتے ہیں ایک مٹی کا ڈھیلا سیب کی شکل میں دکھایا جاتا ہے قوت حاسہ اور قوت ذائقہ اس کو سیب سمجھتی ہے۔ بے جان اشیا کو توجہ کے ذریعہ حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا علو اور اس کی کبریائی ایسے تماشوں سے بہت بلند ہے کیونکہ تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہر فرد یا ہر قوم کے ساتھ ان کے عندیات کے مطابق ہوتا ہے انا عند ظن عبدی بی سورۂ انفال کی اس آیت پر غور کرنا چاہیے واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم دوسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ توراۃ میں یہ واقعہ اسی طرح مذکور ہے جیسا کہ قرآن میں ہے اور جس امر پر اللہ تعالیٰ کی دو الہامی کتابیں متفق ہوں وہاں عربی شاذ لغات کی سند پر عربی الفاظ کے مجازی معنے لینے کی کوئی گنجائش نہیں۔ مثلاً۔ اس سند پر کہ کہا جاتا ہے قشرت العصا میں نے اس کے یعنی عصی کا چھلکا اتارا اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ میں نے خوب مدلل تقریر کی القاء عصا سے تقریر مراد لینا تفسیر بالرائے ہے جس سے انذار کیا گیا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

فرعون کی قوم کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے کہ اس زمین میں فساد کریں اور

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ

تم کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں اس نے کہا ہم ابھی ان کے بیٹوں کو قتل کرینگے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم ان لوگوں پر

قَاهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ

غلبہ رکھتے ہیں موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو یہ زمین سب اللہ کی ہے وہ

يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور انجام (بخیر) پرہیزگاروں کے لئے ہے انہوں نے کہا ہم تمہارے آنے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ

ستائے گئے اور تمہارے آنے کے بعد بھی اس نے کہا قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور زمین میں تم کو

فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ

بادشاہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو خشک سالی اور پھلوں کی کمی میں

نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

مبتلا کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں تو جب ان کو فائدہ پہنچتا تو کہتے یہ ہمارا حق ہے اور اگر ان پر

هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

کوئی مصیبت آتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے سنو اللہ کے نزدیک نحوست تو ان کی اپنی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا

تھی۔ لیکن ان میں سے اکثر یہ بات کو نہیں جانتے تھے اور انہوں نے کہا تم کوئی نشان بھی ہمارے سامنے لاؤ گے تاکہ تم اس کے ذریعے اپنا جادو

نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

چلاؤ تو ہم تمہارا کہا ماننے والے نہیں پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون یہ

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ

جدا جدا نشان تھے اس پر بھی انہوں نے تکبر کیا اور وہ ایک گنہگار قوم تھی اور جب ان پر کوئی عذاب آتا تو

الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ

کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے اسی طرح دعا کر جیسا کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے اگر تم نے ہم سے یہ عذاب

لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ

ٹال دیا تو ہم تمہارا کہا مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے جب اس مدت تک جو ان کو پہنچنا تھا (یعنی غرق تک)

اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ

ہم عذاب ان سے ٹال دیتے تھے تو وہ فوراً عہد توڑ دیتے تھے پس ہم نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان کو سمندر میں غرق کر دیا

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا

کیونکہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے اور ہم نے اس قوم کو جو کمزور سمجھی جاتی تھی اس زمین کے

يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

پورب اور پچھم کا وارث بنایا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی (یعنی شام کی زمین) اور بنی اسرائیل کے صبر کے سبب تمہارے

ع ۱۵ ۳ ۵

رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ

پروردگار نے ان کے ساتھ اپنا اچھا قول پورا کیا اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بناتے تھے اور جو عمارات بلند کرتے تھے ہم نے

وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى

ان کو درہم برہم کر دیا ف ۱۷۱ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں پر سے گذرے

قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ

جو اپنے بتوں کی پوجا کرتے تھے انہوں نے کہا اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دے جیسا کہ ان کے معبود ہیں

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

اس نے کہا تم جاہل لوگ ہو یہ لوگ جس طریق پر چل رہے ہیں یہ تباہ کر دیا جاوے گا اور جو عمل یہ کر رہے ہیں لغو ہے

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ

موسیٰ نے کہا کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لئے تلاش کر دوں حالانکہ اس نے تمکو جہان کے لوگوں پر فوقیت دی ہے اور جب ہم نے تمکو فرعون

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ

کے لوگوں سے نجات دی وہ تم کو بری تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

اور اس میں تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور ہم نے ان کو

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ

دس کے ساتھ مکمل کیا تو اس نے اپنے پروردگار کا مقررہ وقت چالیس راتیں پوری کیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں

فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا

میرے جانشین رہو اور اصلاح کرتے رہو اور فساد کرنے والوں کے رستہ پر مت چلو ف ۱۷۲ اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آیا اور اس کے

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى

پروردگار نے اس کے ساتھ کلام کیا اس نے کہا میرے پروردگار مجھے دکھا کہ میں تیری طرف ایک نگاہ کروں اس نے کہا تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکو گے ولیکن

الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ

اس پہاڑ کی طرف نظر اٹھاؤ اگر وہ اپنے مکان پر برقرار رہا تو (جان لو) کہ تم مجھ کو دیکھ لوگے تو جب اس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو اس کو

---

۱۷۱ - آیت ۱۳۷ - اس آیت میں بنی اسرائیل کو جس زمین کا وارث بنانے کا ذکر ہے وہ ارضِ مقدس یعنی شام کی زمین ہے نہ مصر کی جیسا کہ بعض مفسرین نے غلطی سے لکھا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بنی اسرائیل کے ساتھ چالیس سال کے بعد جا کر پورا ہوا۔ کیونکہ قوم نے ابتدا میں ان قوموں کے ساتھ جنگ کر کے اس زمین کو حاصل کرنے سے انکار کیا۔ جو اس وقت قابض تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قوم کی سستی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے ایفا میں تاخیر ڈال دیتی ہے۔ بعض مواعید ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے حاصل کرنے کے لیے افراد یا قوم کی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس آیت کے آخر میں فرعون اور اس کی قوم کی مصنوعات کی تباہی کا جو ذکر ہے یہ تباہی بھی سالہا بعد ہوئی جب آلِ فرعون نے ان واقعات سے جو ان کے سامنے گذرے کوئی عبرت حاصل نہ کی۔

۱۷۲ - آیت ۱۴۲ - اس آیت میں تیس راتوں کا وعدہ ماہ ذی قعد کا تھا۔ جس میں روزہ رکھنے اور ریاضت کا حکم تھا۔ تاکہ تصفیہ نفس ہو۔ جب یہ ایام پورے ہوئے تو ذوالحج کے دس ایام میں اس کو دس احکام دیے گئے جو حضرت موسیٰ نے وہاں بیٹھ کر پتھر پر لکھے اور اس طرح وہاں ٹھہرنے کے ایام چالیس پورے ہو گئے۔

دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ

چکنا چور کر دیا اور موسٰی بیہوش ہو کر گر پڑا پھر جب ہوش میں آیا تو کہا تیری ذات پاک ہے میں تیرے آگے توبہ کرتا ہوں اور میں تجھ پر سب سے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ

ایمان والوں میں سے پہلا بندہ ہوں اللہ نے فرمایا اے موسٰی میں نے تم کو اپنے پیغاموں کے پہنچانے اور اپنی ہم کلامی کے لئے لوگوں پر ممتاز کیا

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

تو لے لو جو کچھ میں نے تم کو دیا اور شکر گذاروں میں سے ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ہر قسم کی نصیحت اور

مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ

ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پھر ہم نے کہا اس کو مضبوط پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے رہیں

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى

اور میں تم کو نافرمانوں کا گھر دکھا دوں گا (یعنی اجڑے دیار) ف۱۷۳ میں اپنے احکام سے ان لوگوں کو برگشتہ رکھوں گا جو زمین میں ناحق

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

تکبر کرتے ہیں اور اگر ہر قسم کا نشان بھی دیکھیں تو اس پر ایمان نہیں لاتے اور اگر سیدھا رستہ دیکھیں تو اسکو اپنا مسلک

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھیں تو اس کو اپنا مسلک بنا لیتے ہیں یہ (خصلت) اس وجہ سے ہے کہ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ

ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے غافل رہتے ہیں اور جو لوگ ہمارے احکام کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلاتے ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْ

ان کے عمل اکارت جاتے ہیں ان کو ان کے عملوں کے مطابق ہی سزا دی جاتی ہے اور موسٰی کے جانے کے بعد اس کی قوم نے ایک

ع ۱۷ ۶

بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۗ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ

بچھڑے کے جسد کو جو ان کے زیوروں سے بنا تھا جس کی آواز بیل کی تھی اپنا معبود بنا لیا کیا انہوں نے نہیں دیکھا تھا کہ وہ نہ تو بات چیت کرتا

سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِىْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ

ہے اور نہ انکو کوئی رستہ بتاتا ہے انہوں نے اسکو معبود بنا لیا اور وہ ایسا کرنے میں ظلم کرنیوالے تھے اور جب ان کو ندامت ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ وہ بھٹک گئے

ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا

ہیں تو انہوں نے کہا اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہم کو معاف نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہونگے اور جب

رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ ۚ

موسٰی اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج سے بھرا ہوا لوٹا تو اس نے کہا تم نے میرے پیچھے میری بری جانشینی کی کیا تم اللہ کے حکم سے

اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۗ قَالَ ابْنَ

پہلے جلدی کر بیٹھے ہو اور اس نے تختیوں کو پھینک دیا اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اس کو اپنی طرف کھینچنے لگے اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے

---

۱۷۳ - آیت ۱۴۵ - اس آیت کے آخر میں ہے (ساؤریکم دار الفاسقین) سے مراد یہ ہے کہ میں تم کو فاسق اقوام کی اُجڑی ہوئی بستیاں دکھا دوں گا - اور وہ عاد و ثمود وغیرہ قوم کی بستیاں تھیں - جو بنی اسرائیل کے جوار میں تھیں - یہ عبرت کا نمونہ تھا جو بنی اسرائیل کو دکھایا گیا -

أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا

میری قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دے تو دشمنوں کو مجھ پر خوش ہونے دے اور مجھے

تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ

ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر اس نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہم کو اپنی رحمت

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱۵۱﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ

میں داخل کر اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جنہوں نے بچھڑے کو (معبود) بنا لیا ہے ان کو عنقریب ان کے پروردگار کا غضب اور

رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا

اس زندگی دنیا میں ذلت آئے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے برے کام

السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۵۳﴾

کیے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تمہارا پروردگار اس توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ

اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تختیوں کو اٹھا لیا اور ان کی تحریر میں ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے

هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا

ہیں ہدایت اور رحمت تھی اور موسیٰ نے ہمارے مقررہ وقت کے لئے اپنی قوم سے ستر آدمی منتخب کیے جب ان کو زلزلے

أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ

نے آ لیا تو موسیٰ نے کہا اے پروردگار اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو اس سے پہلے ہلاک کر دیتا کیا تو ہم کو اس حرکت کی وجہ سے جو ہم

مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

میں سے احمقوں نے کی ہے ہم کو ہلاک کرتا ہے وہ تو تیری ہی آزمائش تھی تو اس (آزمائش) سے جس کو چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت پر

وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

رکھتا ہے تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی

الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ

لکھ دے کیونکہ ہم نے تیری طرف رجوع کیا ہے اللہ نے فرمایا میرا عذاب تو جس کو میں چاہتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت سب

كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا

چیزوں پر حاوی ہے میں اس کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان

يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا

لاتے ہیں وہ لوگ جو محمد رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس کو وہ اپنے ہاں تورات اور

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو اچھے کام کرنے کو کہتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ

اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور بھاری بوجھ اور پھندے جو ان پر پڑے ہوئے تھے

الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا

ان سے اتارتا ہے سو جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی حمایت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو

النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ

اس اللہ کہدو اے لوگو میں تم سب کی طرف ﷺ جو کامیاب ہونگے یہی لوگ ہیں اس کے ساتھ اتارا گیا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

معبود نہیں اس کے سوا کوئی اسی کی ہے اور زمین کی بادشاہی کا بھیجا ہوا ہوں کہ آسمانوں

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہے اور اور اس کے رسول نبی امی پر تو اللہ پر ایمان لاؤ وہی جلاتا اور مارتا ہے

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ

اور اسی کے مطابق انصاف اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں ہدایت پاؤ تاکہ تم اسی کی پیروی کرو

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ

پانی مانگا تو ہم نے اور جب اس کی قوم نے بنا دے بارہ قبیلوں کے گروہ اور ہم نے ان کو کاٹ کر کرتے ہیں

اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

ہر ایک قبیلہ نے کہ اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اپنا عصا پتھر پر مار (مارنا تھا) اس کی طرف وحی کی کہ

عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ

من اور اور ان پر سایہ کیا اور ہم نے ان پر بادل کا معلوم کر لیا اپنا گھاٹ

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

بلکہ وہ اپنے اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا تھا کھاؤ اس پاک روزی میں سے جو ہم نے تم کو دی ہے اور (کہا) سلویٰ اتارا

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

کھاؤ جہاں چاہو اور اس کی پیداوار سے اور جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی میں جا بسو ﷺ ہی نفسوں پر ظلم کرتے تھے

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ

عنقریب ہم احسان کرنے والوں تاکہ ہم تمہاری خطائیں بخش دیں اندر جاؤ اور اپنے دروازوں سے سجدہ کرتے ہوئے اور حطہ کہو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

تو ہم نے ان پر دوسری بات سے بدل دی تو ان میں سے ظالموں نے وہ بات جو ان سے کہی گئی تھی کو بڑھ کر دیں گے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ

اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو دریا کے کنارے وہ ظلم کرتے تھے اس وجہ سے کہ آسمان سے عذاب بھیجا

---

۱۷۴ - آیت ۱۵۷ - اس آیت کی تفسیر کے لیے دیکھو نوٹ ۲۷ جس میں آیات ۸۰ و ۸۱ سورۂ آل عمران کی تفسیر کی گئی ہے۔

۱۷۵ - آیت ۱۶۰ - حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ ہر ایک سے ایک قبیلہ بنا۔ بارہ قبیلے ہوئے مگر قبیلہ لیوی جن میں سے حضرت موسیٰ اور ہارون تھے یہ بارہ کے شمار سے خارج رکھا گیا ہے حضرت یوسف سے جو قبیلہ بنا اس کی دو شاخیں اس کے دو بیٹوں افریم اور منسی کے نام سے بنیں اور دو قبیلے باقی دس قبیلوں میں ملا کر بارہ بنائے گئے۔ لیوی قبیلہ کے ذمہ بنی اسرئیل کے جملہ قبیلوں کی امامت تھی۔ یہ قبیلہ جنگی خدمات سے آزاد تھا۔ کنعان کی زمین جب تقسیم ہوئی تو ان بارہ قبیلوں پر تقسیم ہوئی جو افریم اور منسی کی نسل کے دو قبیلوں کو شامل کر کے بنائی گئی تھی۔ لیوی قبیلہ کے لوگ جو امام اور پیر سمجھے جاتے تھے بارہ قبیلوں پر تقسیم کر دیے گئے تھے تاکہ ہر ایک قبیلہ ان کے نان اور نفقہ کا ذمہ دار رہے۔

الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ
واقعہ تھی جب وہ سبت کے دن زیادتی کرتے تھے جس دن ان کا سبت ہوتا مچھلیاں ان کے سامنے دریا کی

يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا
سطح پر آجاتیں اور جس دن سبت نہ ہوتا ان کے سامنے نہ آتیں اسی طرح (مومن بھی آزمائے جائیں گے) ان پر کئی امتحان آئے ہم ان کو مصائب میں ڈالتے کیونکہ

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ
وہ خدا کے حکم کی نافرمانی کرتے تھے اور جب ایک گروہ نے ان میں سے کہا کیوں ایسی قوم کو وعظ کرتے ہو جن کو اللہ ہلاک کریگا یا سخت عذاب

عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا
دیے گا انہوں نے کہا یہ اس لئے ہم کرتے ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے آگے اپنے اوپر سے الزام اتار دیں اور یہ بھی کہ شاید یہ لوگ باز آجائیں

بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ
پس جب ان لوگوں نے وہ نصیحتیں جو انہیں کی جاتی ہیں بھلا دیں تو ہم نے ان لوگوں کو جو بدی سے منع کرتے تھے بچا لیا اور جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو ان کی

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً
نافرمانی کی وجہ سے سخت عذاب میں مبتلا کیا پھر جس کام سے ان کو منع کیا جاتا تھا جب اس میں حد سے بڑھ گئے تو ہم نے ان کے لئے یہ حکم دیا کہ ذلیل

خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ
بندر بن جاؤ اور جب تمہارے پروردگار نے ان کو جتا دیا کہ ان پر قیامت کے دن تک ایسی لوگوں کو مسلط رکھے گا جو ان کو سخت عذاب

سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ
دیتے رہیں گے بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا بھی ہے اور ہم نے ان کو کئی گروہ

فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ
بنا کر زمین میں پراگندہ کر دیا ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو نیک نہیں اور ہم نے ان کو سکھ اور دکھ دونوں

وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ
طرح آزمایا تاکہ وہ ہماری طرف رجوع کریں ان کے بعد ناخلف ان کے جانشین ہوئے وہ کتاب کے وارث ہوئے وہ اس

يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ
زندگی دنیا کا مال لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف کر دیا جاوے گا اور ان کے پاس اسی طرح کا مال پھر آجاتا ہے تو

مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ
اس کو بھی لے لیتے ہیں کیا ان لوگوں سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ وہ اللہ کی طرف حق کے سوا کچھ منسوب نہ کریں گے اور جو کچھ اس کتاب میں

وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ
انہوں نے پڑھ لیا ہے اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں ان کے لئے آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے کیا تم لوگ نہیں سمجھتے اور جو لوگ

يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾ وَإِذْ
کتاب کو مضبوط پکڑتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں ضرور ہم ان نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریں گے اور جب ہم نے

نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
ان کے اوپر پہاڑ کو ہلایا گویا کہ وہ ایک سائبان تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے (تو ہم نے حکم دیا) کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے

بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ
اس کو مضبوط پکڑو اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم کے بیٹوں سے

ع ۲۱ ۹ ۱۱

ع

ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ

ان کی اولاد نکالی اور انکو انہیں پر گواہ بنا دیا (یہ کہکر) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہم گواہ ہیں (یہ اس

أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ

لئے کیا) کہ ایسا نہ ہو تم قیامت کے دن یہ کہدو کہ ہم اس بات سے بے خبر تھے یا یہ نہ کہہ دو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں

آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾

نے ہم سے پہلے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کی اولاد تھے کیا ہم کو اس فعل کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے جو باطل پرستوں نے کیا

وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ

اور ہم اسی طرح اپنے احکام کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ حق پرستی کی طرف رجوع کریں اور ان لوگوں کو اس کا حال پڑھ کر سنا جس کو ہم نے اپنے

آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ

نشانات دیئے تھے پھر اس نے وہ کینچلی اتار دی تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانات

بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ

کی وجہ سے اس کا مرتبہ بلند کرتے ولیکن (ہم نے ایسا نہ کیا) کیونکہ وہ پستی کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کتے کی

عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

سی ہے اگر تم اس کو مار کر ڈراؤ تو بھی ہانپتا ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو تو بھی ہانپتا ہے یہی کہاوت ان لوگوں کی ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا

تو یہ حال ان کے سامنے بیان کر تاکہ یہ فکر کریں ان لوگوں کی کہاوت بہت بری ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ف ١٧٧

بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ

اور وہ اپنے ہی نفسوں پر ظلم کرتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ

دے تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اور ہم نے بہتیرے جن اور انسان جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں ان کے

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا

دل ہیں جن سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کے کان ہیں جن سے سننے کا کام نہیں

---

١٧٦ - آیات ۲ ۱۷ و ۳ ۱۷ - اللہ تعالے نے جب آدم کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو عالم مثال میں اس کی جملہ نسل کی صورتیں موجود کیں اور ان کی سعادت اور شقاوت کو نور اور ظلمت سے متمثل کیا - اور اس کی ہیئت نوعی ایسی بنائی کہ مکلف ہو سکے - اس کے اندر اپنی معرفت اور اپنی طرف عاجزانہ میلان پیدا کیا - اور یہ وہ اصل میثاق ہے جو انسان کی فطرت میں مخفی رکھا گیا ہے - مواخذہ کی بنیاد اسی میثاق پر ہے - اگرچہ اس میثاق کو بنی آدم نے فراموش کر دیا ہے - انبیاء اس میثاق کے مذکر ہو کر آتے ہیں - اس کے مقابل نہ تو غفلت کا عذر اور نہ تقلید کا بہانہ قبول کیا جا سکتا ہے -

١٧٧ - آیت ۵ ۱۷ و ۶ ۱۷ - ان آیات میں احبار بنی اسرائیل میں سے ایک حبر کا ذکر ہے جس کا نام بلعام ابن باعورا توراۃ میں ذکر کیا گیا ہے - اللہ تعالے نے اس کو اس کی صلاحیت کے نتائج عطا کیے تھے مگر وہ دنیا کی طرف جھک گیا - اور ایک ذلیل جانور کتے کی مثال بن گیا - اگر اس کو دھتکارا جائے یا چھوڑ دیا جائے دونوں حالتوں میں ہانپتا ہے - اسی طرح اللہ تعالے نے اس کو علم اور حکمت دی اس نے اس کو مال جمع کرنے کا وسیلہ بنایا اس کو وعظ کرو یا نہ کرو دونوں حالتوں میں وہ دنیا کے لیے ہانپتا رہے گا -

يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (۱۷۹)
سنتے یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ بے خبر ہیں

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ
اور اللہ کے بہت اچھے نام ہیں اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کجی کرتے ہیں

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۸۰) وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ
عنقریب ان کو ان کے کاموں کا بدلہ دیا جاوے گا ۱۸۰ اور ہماری مخلوق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے

يَعْدِلُونَ (۱۸۱) وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۲)
مطابق انصاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے نیچے اتاریں گے کہ ان کو علم نہ ہوگا

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (۱۸۳) أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ
اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تجویز بڑی مضبوط ہوتی ہے کیا انہوں نے فکر نہیں کیا ان کے صاحب کو کسی قسم کا جنون نہیں

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ (۱۸۴) أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وہ تو کھلا ڈرانے والا ہے کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں اور ان چیزوں میں جو اللہ نے پیدا

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ
کی ہیں نظر غور نہیں کی اور اس بات پر بھی کہ شاید ان کی گرفت کا وقت نزدیک آگیا ہو سو اس کلام کے بعد اور کس کلام

حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (۱۸۵) مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي
پر ایمان لائیں گے جس کو اللہ گمراہی میں رہنے دے تو کوئی اس کو راہ دکھانے والا نہیں اور وہ ان کو ان کی

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۸۶) يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا
سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ دل کے اندھے رہتے ہیں تجھ سے اس ساعت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب واقع ہوگی کہو اس کا علم تو صرف

عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا
میرے پروردگار کو ہے وہی اس کو اس کے وقت پر ظہور میں لائے گا وہ بھاری حادثہ ہے آسمانوں اور زمین میں وہ اچانک

تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَ
تم پر آوے گی تم سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ تو اس کا علم رکھتا ہے کہو اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے

لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۷) قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہو میں اپنے نفس کے لئے بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر

۱۷۸۔ آیت ۱۸۰۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حدیث میں ہم کو بتائے گئے ہیں۔ وہ سب اسمائے حسنیٰ ہیں اپنی حاجت کے مطابق ان میں سے کسی نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے اسمائے الٰہی میں الحاد سے منع کیا ہے۔ الحاد یہ ہے کہ اللہ کو کسی ایسی صفت سے پکارے جو اس کی شان کے شایاں نہیں یا اللہ کا کوئی نام اپنی طرف سے تجویز کرے جو اس کو اپنے نزدیک اچھا معلوم ہوتا ہو جیسا کہ سخی یا عاقل یا غاضب۔ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں۔ اسماء اللہ کا انحصار انہیں میں ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس کا کوئی نام تجویز نہیں کر سکتے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خالی نام جپنے سے کوئی مقصد حل نہیں ہوتا جب تک کہ مسمّیٰ کے ساتھ تعلق پیدا نہ کیا جاوے۔ ہر ایک نام کی حقیقت میں فکر کرے اور اس حقیقت کا تصور اس قدر کرے کہ اس صفتِ خداوندی کا ظل انسان کے اندر پیدا ہو جائے وذٰلک ہو الفوز العظیم۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے جہاں رسول صلعم نے فرمایا ہے تخلقوا باخلاق اللہ۔

شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ

اسی قدر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سا فائدہ اٹھا لیتا اور نہ مجھے نقصان پہنچتا

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

میں تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں وہ وہی ہے جس نے تم کو ایک تن سے پیدا کیا

وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کی طرف رغبت کرے پھر جب اس سے ہم صحبت ہوتا ہے تو اس کو ہلکا سا حمل

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ

ہو جاتا ہے پھر اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے تو (میاں بی بی) دونوں اللہ اپنے پروردگار سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہم

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى

کو پورا بچہ دیا تو ہم شکر گزار رہیں گے پھر جب ان کو پورا بچہ دیتا ہے تو اس کے لئے جو اللہ ان کو عنایت کرتا ہے شریک بنا لیتے ہیں سو اللہ ان سے جو

اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا

اس کا شریک ٹھہراتے ہیں بہت بلند ہے ف۱۷۹ کیا وہ ایسے لوگوں کو شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں اور نہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

تو وہ ان کی کچھ مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم ان سے دعا کرو کہ تم کو ہدایت کریں

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

تو تمہاری دعا قبول نہیں کرتے تم ان کو پکارو یا چپ رہو دونوں تمہارے لئے یکساں ہیں جن لوگوں کو تم اللہ کے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

سوا پکارتے ہو وہ تم جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری دعا تو قبول کریں اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ

سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں کیا ان کی

اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں کہو اپنے شریکوں کو بلاؤ

ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ڮ وَهُوَ يَتَوَلَّى

پھر مجھ پر اپنا داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت نہ دو میرا کارساز وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب اتاری ہے اور وہ نیک بندوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ

کی حمایت کرتا ہے اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ

۱۷۹۔ آیات ۱۸۹ و ۱۹۰۔ ان آیات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم اور حوا کے متعلق ہے جہاں سے نسل انسانی شروع ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے ابنائے آدم کی ایک عام خطا بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے اس کی جنس کا جوڑا پیدا کیا اور ان سے نسل چلائی۔ جب تک بچہ پیٹ میں رہتا ہے دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح سالم بچہ عطا کرے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سالم بچہ دیتا ہے تو اس کے ایسے نام رکھتے ہیں جو شرک پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ انسان کا کفران ہے۔ یہاں ایک اشارہ قریش کے مورث اعلیٰ کی طرف بھی ہے۔ چنانچہ قصی نے اپنے چار بیٹوں کے نام رکھے تھے۔ عبد مناف۔ عبد شمس۔ عبد قصی۔ عبد الدار۔

اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ

اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم ان کو اپنی رہنمائی کے لئے پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور

تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

تو دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف دیکھتے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں درگذر کر اور نیک کام کرنے کو کہو

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

اور جاہلوں سے کنارہ کش رہ ف۱۸۰ اور اگر شیطان کے گدگدانے سے تمہارے اندر گدگدی پیدا ہو تو اللہ کی پناہ ڈھونڈھ

بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

کیونکہ وہ سننے والا جاننے والا ہے ف۱۸۱ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ چھو جاتا ہے تو

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا

وہ خدا کو یاد کرتے ہیں پھر ان میں بصیرت پیدا ہو جاتی ہے اور شیطان اپنے بھائی بندوں کی گمراہی بڑھاتے رہتے ہیں پھر اس میں

يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا

کچھ کوتاہی نہیں کرتے اور جب تو ان کو کوئی آیت نہیں سناتا تو کہتے ہیں تم نے کیوں کوئی آیت نہ بنالی کہو میں تو اسی کی پیروی کرتا

يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ

ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے سوجھ کی باتیں ہیں اور مومن قوم کے لئے

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

ہدایت اور رحمت ہیں اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اسے سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے ف۱۸۲

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور اپنے پروردگار کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے دھیمی آواز سے صبح اور شام

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

یاد کر اور غافلوں میں سے نہ ہو جو تمہارے پروردگار کے مقرب ہیں وہ اس کی بندگی

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

السجدة

---

۱۸۰ - آیت ۱۹۹ - اس آیت کی تفسیر میں حضرت جبریل سے جو کلمات مذکور ہیں وہ یہ ہیں ان تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتعفو عمن ظلمک۔ تو وصل کرے جس نے تیرے ساتھ قطع کیا اور اُس کو عطا کرے جس نے تجھے محروم رکھا اور اُس سے درگذر کرے جس نے تجھ پر ظلم کیا۔ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لم یکن رسول اللہ فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفوا ویصفح۔ اور امام جعفر صادق نے فرمایا تھا لیس فی القرآن آیۃ اجمع لمکارم الاخلاق من ھذہ الایۃ

۱۸۱ - آیت ۲۰۰ - جب آیت ۱۹۹ نازل ہوئی تو نبی صلعم نے عرض کی یارب غضب کا کیا علاج تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر کسی بات پر غصہ آجائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنی چاہیے۔

۱۸۲ - آیت ۲۰۴ - یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو چپ رہ کر سننا چاہیے۔ بابِ فاتحہ خلف الامام میں تین مذاہب ہیں ماموم امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے نماز جہری ہو یا سری (شافعی) ماموم فاتحہ نہ پڑھے خواہ نماز جہری ہو یا سری (حنفی) سری میں ماموم فاتحہ پڑھے اور جہری میں خاموش رہے (احمد و مالک) نماز جو دن میں پانچ دفعہ منفرداً یا جمعاً پڑھی جاتی ہے اور سورۂ فاتحہ جو ہر رکعت میں تکرار کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق صحیح عمل مقتدی کے لیے مخفی رہ گیا۔ حتیٰ کہ مذاہب اربعہ مروجہ اس میں مختلف ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ النسیان سے پاک ہے اُس نے اس اختلاف کو کوئی وقعت نہیں دی۔ اور رہنے دیا۔ تاکہ اسلام کی وسعت اور عالمگیری قائم رہے۔ حیف ان اہل مذاہب پر ہے جو ایسے وسیع دین پر دہ کر ایسے اعمال پر ایک دوسرے کی تکفیر یا تضلیل کرتے ہیں۔

حضرت جبریل کی تعلیم

فاتحہ خلف الامام اور وسعت اسلام

سُورَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا

تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدو کہ مال غنیمت تو اللہ اور اس کے رسول کا ہے تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلاح

سورۂ انفال مدنیہ

اس سورۃ میں جنگ بدر کا ذکر ہے جو ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔

جنگ بدر کے واقعات میں بعض مفسرین سے کچھ فروگذاشتیں ہوئی ہیں۔ اس لیے میں مختصراً ان واقعات کو بیان کر دیتا ہوں جنگ بدر کے متعلق بائبل میں ایک پیشین گوئی چلی آتی تھی قرآن کریم میں بھی اس کے متعلق اشارات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لیے اسباب مہیا کرے۔ چنانچہ قدرت اس کے اسباب مہیا کر رہی تھی۔ مسلمان اور مشرک دونوں الٰہی مشیت کو پورا کرنے کے لیے بے خبرانہ بطور آلات کام کر رہے تھے۔ کفار کا تجارتی کارواں شام سے مکہ واپس آ رہا ہے۔ اس کو مدینہ کے علاقہ سے گذرنا ہے۔ کفار کے دلوں میں اپنی ظالمانہ کاروائیوں سے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کرتے رہے تھے خوف پیدا ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو مسلمان رستہ میں کاروان کو لوٹیں وہ اس کے بچانے کے لیے مکہ سے لشکر جمع کر کے آتے ہیں۔ اور بدر میں کیمپ لگاتے ہیں یہاں آکر ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کارواں مسلمانوں کے حملہ کی زد سے نکل گیا ہے۔ اس امر میں کہ اب کیا کرنا چاہیے لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک حصہ کی رائے ہے کہ لشکر واپس ہو۔ دوسرے حصہ کی رائے جس کا کمانڈر ابو جہل ہے یہ ہے کہ یہاں تک آ چکے ہیں مسلمانوں کو تباہ کر کے واپس ہونا چاہیے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی حالت پر غور کرو وہ بہت کمزور ہیں اور کفار کے لشکر کی قوت اور شوکت سے آگاہ ہیں۔ ان میں بھی دو فریق ہیں۔ ایک مدینہ سے باہر نکل کر جنگ سے خوف کرتا ہے دوسرا گروہ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کو پسند کرتا ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی دی جاتی ہے کہ ان کو کارواں سے یا لشکر سے مقابلہ پیش آئے گا۔ اللہ تعالیٰ علیم کو تو انجام معلوم تھا کہ مقابلہ لشکر سے ہوگا مگر خوف زدہ مسلمانوں سے کام لینے کے لیے یہ مجمل کلمہ ان کو باہر نکالنے کے لیے ضروری تھا۔ اس پر مسلمان نکل کھڑے ہوتے ہیں مگر دلوں میں یہ تمنا ہے کہ کارواں سے مقابلہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ لشکر سے مقابلہ ہو۔ موقع پر پہنچکر معلوم ہو گیا کہ مقابلہ لشکر کو پیش آگیا ہے بعض پر گھبراہٹ کے آثار طاری ہوتے ہیں جس کی طرف آیات ۵ و ۶ اشارہ کرتی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ جس طرح باہر نکلنے کے وقت مجادلہ کرتے تھے۔ اسی طرح جب جنگ کا موقع پیش آگیا تو مجادلہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ نہ تھی کہ کارواں کو پالیں بلکہ مشیت یہ تھی کہ جنگ ہو کر احقاق حق اور تدمیر کفار ہو جیسا کہ پیشین گوئی کا منشا تھا۔ رسول صلعم کے رویا میں کفار کا لشکر قلیل دکھایا جاتا ہے اگر کثیر دکھایا جاتا تو مسلمان مقابلہ سے جی چراتے اللہ تعالیٰ ان کو اس بے ہمتی سے بچا لیتا ہے مسلمانوں کی نظروں میں بھی کفار قلیل نظر آتے اور کفار کی نظروں میں مسلمان قلیل نظر آتے ہیں تاکہ وہ امر جو اللہ تعالیٰ کی قضا میں ہونا تھا ہو کر رہے۔ مسلمان اور کفار دونوں تاریکی میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو پورا کر رہے ہیں۔ جنگ ہوتی ہے مسلمان پوری کامیابی پاتے ہیں اور کفار سخت شکست کھا کر بھاگتے ہیں۔ ان میں سے موذی کفار مارے جاتے ہیں کچھ گرفتار ہو جاتے ہیں جو فدیہ لے کر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ فدیہ لینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہ تھی اگرچہ حکم ان کی نسبت ہو چکا تھا حتی اذا اثخنتموھم فاما منا بعد واما فداء (سورہ محمد) لیکن سورہ محمد کا یہ حکم بعد تثخین رکھا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابھی تثخین نہ ہوئی تھی اسلئے ضرب اعناق چاہیے تھا۔

جنگ بدر کے مختصر واقعات

ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗٓ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ

کو درست رکھو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اگر تم مومن ہو مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا

اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کو اس کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا

وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾

ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو روزی دی ہے خرچ کرتے ہیں وہ

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾

ہی سچے مومن ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے

كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكٰرِهُونَ ﴿٥﴾

جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو حکمت کے ساتھ تمہارے گھر سے نکالا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ ناخوش تھا

يُجٰدِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٦﴾

اسی طرح تمہارے ساتھ اس حکمت کے کام میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ حکمت ان پر واضح ہو گئی گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ

اور جب اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا کہ (دشمنوں کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارے مقابل آئے گا اور تم چاہتے تھے کہ جس کے پاس لڑنے

الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ

کا سامان نہیں وہ تمہارے مقابل ہو (یعنی کارواں) اور اللہ کا ارادہ یہ تھا کہ اپنی پیشگوئیوں کے مطابق حق کو ثابت کرے اور کافروں کی جڑ

الْكٰفِرِينَ ﴿٧﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨﴾ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ

کاٹ دے تاکہ حق کو حق اور ناحق کو باطل کر دکھائے اگرچہ گنہگاروں کو برا ہی کیوں نہ لگے جب تم اپنے پروردگار کے

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ

سامنے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سنی فرمایا میں تم کو لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا اور یہ مدد کا وعدہ

اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ

صرف تمہاری خوشی کے لیے تھا تاکہ اس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں ورنہ فتح تو اللہ کے ہاں سے آتی ہے بیشک اللہ غالب

حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

حکمت والا ہے اور جب اللہ نے اپنی طرف سے تمہارے امن کے لیے تم پر اونگھ طاری کی اور آسمان سے تم پر پانی برسایا

ع ١٥

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ

تاکہ اس کے ذریعے تم کو پاک کر دے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس کے ذریعے تمہارے

الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا

پاؤں جمائے رکھے جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو جمائے رکھو

سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

میں عنقریب کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دوں گا تو تم (اے مومنو) ان کی گردنوں پر مارو اور ان

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

کی پور پور پر مارو یہ سزا اس کی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے

رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ

(وہ سخت سزا پاتا ہے) کیونکہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اس کا مزہ تو تم چکھ لو اور (علاوہ اس کے) کافروں کے لئے آگ کا عذاب

النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

ہے اے مومنو جب تم جنگ میں کافروں سے مقابلہ کرو تو ان سے پیٹھ مت پھیرو

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ

اور جو شخص اس روز ان کو اپنی پیٹھ دے گا سوا اس کے کہ جنگ کے لئے کنی کرتا ہو یا اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہٹتا ہو تو وہ

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ

اللہ کے غضب میں آگیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے تم نے تو ان کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ نے قتل کیا اور تم

مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نے ان پر تیر نہیں چلائے جب تم نے تیر چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے تاکہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام دے بیشک اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا

سننے والا جاننے والا ہے یہ تو ہو اور (علاوہ اس کے جان لو) کہ اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے اگر تم فتح مانگتے ہو تو فتح تو

فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

تمہارے سامنے آچکی اور اگر تم باز آجاؤ تو تمہارا بھلا ہوگا اور اگر تم اپنی شرارت پر اتر آؤگے تو ہم بھی سزا پر اتر آئیں گے اور تم کو

فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

تمہارا جتھا کتنا ہی بہت کیوں نہ ہو کام نہیں آئے گا اور ضرور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا

ع ۱۷ [illegible]

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

حکم مانو اور اس کو سن کر اس سے سرتابی نہ کرو اور ان لوگوں جیسے مت ہو جو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ

کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور حالانکہ وہ سنتے نہیں بیشک اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

نہیں لیتے اور اگر اللہ کو ان میں کچھ بھلائی معلوم ہوتی تو ان کو سننے کی توفیق دیتا اور اگر ان کو سننے کی توفیق دیتا تو بھی

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

یہ لوگ منہ پھیر کر بھاگتے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب تم کو ایسی بات کی طرف بلاتا ہے جو تمہاری زندگی کا باعث ہے

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور (جان لو) کہ تم اسی کے سامنے حاضر کئے جاؤگے اور ایسے فتنہ سے

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

بچتے رہو جو صرف ان لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور خوف کرتے تھے کہ لوگ تم کو زبردستی اڑا

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

لے جائیں پھر اس نے تم کو پناہ کی جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تم کو روزی دی تاکہ تم شکر کرو (یعنی [illegible])

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت نہ کرو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا

اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لئے) فتنہ ہیں اور اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے مومنو!

ع ۹ / ۱۷

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمہارے لئے وہ امتیاز پیدا کرے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہاری بدی کی

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ

ہتھیاروں کو ڈھانک دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور جب کافر تیرے لئے سازش کر رہے تھے کہ تم کو قید کریں یا قتل کریں

اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

یا جلاوطن کریں اور وہ اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور جب ان کو ہماری آیتیں

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لی ہیں اگر ہم چاہیں تو اسی طرح ہم بھی کہہ لیں یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ

اور جب انہوں نے کہا یا اللہ اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر

السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ

کوئی دردناک عذاب لا اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تم ان میں موجود ہو اور وہ ان کو عذاب دے اور نہ

اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ

اللہ ایسا ہے کہ ان کو عذاب دے درحالیکہ وہ اللہ سے بخشش مانگتے ہوں اور ان کے لئے کیا وجہ ہے کہ اللہ ان کو عذاب دے حالانکہ وہ مسجد

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ

حرام سے (مسلمانوں کو) روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں ہیں اس کے متولی تو پرہیزگار لوگ ہی ہیں لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ

ان میں سے اکثر (یہ بات) نہیں جانتے اور ان کی نماز تو خانہ کعبہ کے پاس سیٹی بجانا اور تالیاں بجانا ہے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

تو تم اپنے کفر کی وجہ سے جو کرتے رہے ہو عذاب چکھو بیشک کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ

لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَ

اللہ کے رستہ سے روکیں سو یہ خرچ تو کرتے رہیں گے پھر یہ خرچ کرنا ان کے لئے حسرت ہوگا پھر مغلوب ہونگے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ

جو کافر رہیں گے وہ دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے (ان جنگوں کا نتیجہ یہ ہوگا) کہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے گا اور ناپاکوں کو

الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر سب کو اکٹھا ڈھیر بنائے گا پھر اس کو دوزخ میں ڈالے گا یہی لوگ نقصان اٹھانے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ

والے ہیں کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ باز آجائیں تو ان کے پہلے قصور معاف کر دئے جاوینگے اور

ع ۹ / ۱۸

اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اگر (شرارت) پھر کریں گے تو اگلوں کی سنت تو (اُن کے سامنے) گذر چکی ہے اور اُن سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اور دین کا معاملہ صرف اللہ کے لیے ہو جائے (کسی کے رعب کے نیچے نہ ہو) پھر اگر یہ لوگ فساد سے باز آجائیں (تو تم مطمئن رہو) کیونکہ جو کچھ یہ کرتے ہیں اور اگر

فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا

اللہ اسکو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر پھر سرتابی کریں گے تو تم جان لو کہ اللہ تمہارا حامی ہے اور کیسا اچھا حامی ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے اور جان لو کہ جو چیز تم

غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

جنگ میں دشمن سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور اس کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا

وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

اور مسکینوں کا اور مسافروں کا (اسپر عمل کرو) اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن جس دن

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

دو لشکر مقابل ہو گئے تھے اتارا تھا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے جب تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے

بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ

ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف اور اگر تم دونوں فریقوں نے آپس میں (لڑائی) کا وقت مقرر کر لیا ہوتا تو

وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰي

تم سے وقت کی پابندی میں اور پر سویر ہو جاتی لیکن (اللہ نے تم کو بھڑا دیا) تاکہ جو کچھ ہونا تھا اللہ اس کو پورا کر دکھا دے تاکہ جس کو ہلاک ہونا

مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

ہو وہ حجت تمام ہونے پیچھے ہلاک ہو اور جسکو زندہ رہنا ہو وہ حجت تمام ہوئے پیچھے زندہ رہے اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے جب اللہ نے تم کو خواب میں

قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ

کافروں کو تھوڑے دکھلائے اور اگر تم کو بہت کر کے دکھاتا تو تم ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے معاملہ میں جھگڑنے لگتے لیکن اللہ نے (تم

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

کو) بچا لیا بیشک وہ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے اور جب تم بھڑ پڑے تو کافروں کو تمہاری آنکھوں میں تھوڑا کر دکھایا

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾

اور تم کو ان کی آنکھوں میں تھوڑا کر دکھایا تاکہ جو کچھ ہونا تھا اس کو پورا کر دکھائے اور سب کام اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ

مومنو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

کامیاب ہو جاؤ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ایسا کرو گے) تو ہمت ہار دو گے اور

وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے فخر کرتے

بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

اور لوگوں کو دکھلانے اور اللہ کے رستے سے روکتے ہوئے نکلے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو گھیرے

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ

گھیرے ہوئے ہے ف۱۸۳ اور جب شیطان نے ان کو ان کے عمل عمدہ کر دکھائے اور کہا آج تم پر لوگوں میں سے کوئی غالب ہونے والا نہیں

النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّیْ

اور میں تمہارا حامی ہوں پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں چلتا بنا اور کہنے لگا میرا تم سے

بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۚ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

کچھ سروکار نہیں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۗ وَمَنْ

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے اور

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا

جو اللہ پر بھروسا کرتا ہے تو اس کا دل قوی ہوتا ہے کیونکہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور کاش تو دیکھتا جب فرشتے کافروں کی روح

الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ

قبض کرتے ہیں ان کے آگے اور پیچھے کو مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) دوزخ کا عذاب چکھو یہ اس کا

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ان لوگوں کا حال قوم فرعون کے حال

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ

کی طرح ہے اور ان لوگوں کے حال کی طرح جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے انکو ان کے گناہوں کی وجہ سے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

پکڑا بیشک اللہ زبردست ہے سخت عذاب دینے والا ہے یہ سزا اس وجہ سے تھی کہ اللہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دی ہو نہیں بدلتا جب تک

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ

وہ ان صفات کو نہ بدلیں جو ان کے اندر پائی جاتی ہوں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے جیساکہ فرعون کی قوم کو اور ان لوگوں کو جو ان سے

قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ

پہلے تھے (مواخذہ کیا) انہوں نے اپنے پروردگار کے احکام کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور فرعون کی قوم کو

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

ہم نے غرق کیا اور وہ سب کے سب ظالم تھے ف۱۸۴ اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ لوگ ہیں جنہوں نے (حق کا) انکار کیا ہے پھر وہ

---

۱۸۳ ـ آیات ۴۳ تا ۴۷ ـ رویا اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہوتا ـ اور ایسا کرنا قرین مصلحت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی قضا اپنے ظہور کے لیے اسباب جمع کرتی ہے اسباب کو علم نہیں ہوتا کہ ہم کس نتیجہ کے لیے کام کر رہے ہیں ـ اسی کو تقدیر کہتے ہیں ـ اللہ تعالیٰ اگرچہ قادر مطلق ہے باایں اپنے مقدرات کا ظہور حکمت اور اسباب کی رعایت رکھکر کرتا ہے ـ اللہ تعالےٰ نے یہاں کامیابی کے دو گر بتائے ہیں ـ ثبات اور ذکر اللہ ـ ثبات تخم ہے اور ذکر اللہ اس کی آبیاری کرتا ہے ـ آیات ۴۶ و ۴۷ میں ان اسباب سے ڈرایا ہے جو کامیابی کو الٹ دیتے ہیں ـ اور ان امور کی ترغیب دی ہے جو کامرانی کو قائم رکھتے ہیں ـ اور وہ یہ ہیں ـ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ ہمت ہار دو گے اور تمہارا رعب چلا جاوے گا اور صبر کرو یقینا اللہ صابروں کے ساتھ رہتا ہے ـ

۱۸۴ ـ آیات ۵۲ تا ۵۴ میں اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ موردِ الٰہی کے مقابلہ میں سامان کی کثرت اور کثرت (باقی بر صفحہ ۱۸۸)

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ

ملتے نہیں وہ لوگ جن سے تم نے عہد پیمان کیا ہے پھر وہ اپنا عہد پیمان ہر دفعہ توڑ دیتے ہیں اور وہ توڑنے سے

لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ

پرہیز نہیں کرتے تو اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو ان کو ایسا دباؤ کہ جو ان کی پشت پر ہیں وہ منتشر ہو جاویں تاکہ اس سے

يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ

انکو کچھ نصیحت ہو اور اگر کسی قوم سے دغا کا خوف ہو تو فریقین کو علم میں مساوی رکھنے کے لئے ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو

لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا

کیونکہ اللہ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ ہمارے قابو سے نکل گئے ہیں وہ مجھ کو ہرا نہیں

يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ

سکتے اور جس قدر تم سے ہو سکے جنگ کی قوت پیدا کرنے اور گھوڑوں کے سٹڈ تیار رکھنے سے تم ان کے مقابلہ میں تیاری

تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ

کرتے رہو تاکہ اس کے ذریعہ سے تم اپنا رعب بٹھائے رکھو اللہ کے دشمن پر اور اپنے دشمن پر اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ کو

يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾

جانتا ہے اور اللہ کے رستہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تم کو پورا دیا جاوے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جاویگی

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾ وَ

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسا کرو بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے اور

إِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَ

اگر یہ تم کو دھوکا دینا چاہیں تو (پرواہ نہ کرو) کیونکہ اللہ تم کو کافی ہے وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں

بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ

سے تم کو قوت دی اور ان کے دلوں میں الفت ڈالی اگر تم جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

میں الفت نہ ڈال سکتے ولیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت پیدا کی بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے اے نبی تمہارے لئے اور ان مومنوں

اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى

کے لئے جو تیرے پیرو ہیں اللہ کافی ہے اے نبی مومنوں کو جنگ پر برانگیختہ کر

الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن

اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہونگے تو دو سو (کافروں پر) غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے

مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

ایک سو آدمی ہونگے تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب رہیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے

(بقیہ صفحہ ١٨٦) تعداد اور شان و شوکت بکار نہیں آتے۔ حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ پچھلی نسلوں کی عبرت کے لیے کافی ہے۔ آگے جا کر آیت ٦٠ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ اسباب کی رعایت میں اور آلات اور اسباب جنگ کے مہیا کرنے اور اپنی حدود کی حفاظت کے سامان کرنے میں کاہلی نہیں کرنی چاہیے اور دشمن صلح کرنا چاہے تو اپنے سامان کے بھروسا پر صلح کی خواہش کو رد نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ دشمن صلح کے عرصہ میں قوی ہو کر غلبہ حاصل کرے بلکہ اللہ پر توکل رکھنا چاہیے نہ صرف اسباب پر۔

الآن خفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا فان يكن منكم مائة صابرة
اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ تم میں کمزوری ہے تو تم میں سے اگر ایک سو آدمی صبر کرنے والے

يغلبوا مائتين وان يكن منكم الف يغلبوا الفين باذن الله والله مع
ہوں تو دو سو پر اور اگر تم میں سے ایک ہزار آدمی ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ صبر کرنے

الصابرين ﴿۶۶﴾ ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن في الارض
والوں کا ساتھی ہے ؏ کسی نبی کے شایاں نہیں کہ جب تک غلبہ حاصل نہ کرے اپنے پاس قیدی رکھے تم تو دنیا

تريدون عرض الدنيا والله يريد الآخرة والله عزيز حكيم ﴿۶۷﴾ لولا
کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے اگر اللہ کا

كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم ﴿۶۸﴾ فكلوا مما
نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو اس کی وجہ سے جو تم نے لیا ہے تم کو بڑا عذاب ہوتا تو دشمن سے جو مال غنیمت

غنمتم حلالا طيبا واتقوا الله ان الله غفور رحيم ﴿۶۹﴾ يا ايها النبي قل لمن
تم کو ملا ہے وہ حلال طیب ہے کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اے نبی ان قیدیوں سے جو تمہارے

في ايديكم من الاسرى ان يعلم الله في قلوبكم خيرا يؤتكم خيرا مما اخذ
قبضہ میں ہیں کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں کچھ نیکی پائے گا تو تم کو اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے

منكم ويغفر لكم والله غفور رحيم ﴿۷۰﴾ وان يريدوا خيانتك فقد خانوا
اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور اگر یہ لوگ تیرے ساتھ دغا کرنا چاہیں گے تو پہلے بھی اللہ سے

الله من قبل فامكن منهم والله عليم حكيم ﴿۷۱﴾ ان الذين آمنوا و
دغا کر چکے ہیں تو اللہ نے ان کو تمہارے قبضہ میں کرا دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت

هاجروا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله والذين آووا و
کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے رستہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان (مہاجرین) کو جگہ دی اور

نصروا اولئك بعضهم اولياء بعض والذين آمنوا ولم يهاجروا ما لكم من ولايتهم
ان کی مدد کی یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ہجرت نہیں کی تو تم کو ان کی وراثت

---

۱۸۵ - آیات ۶۵ و ۶۶ - یہ دونوں آیات جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی ہیں۔ جو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان پہلی لڑائی ہے۔ اگرچہ دونوں آیات میں مضارع کے صیغے استعمال ہوتے ہیں جو خبر کے لیے موضوع ہیں۔ مگر یہاں بجائے امر استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہ استعمال قرآن کریم میں کئی جگہ ہے۔ اس کی تائید ان الفاظ سے ہوتی ہے الآن خفف اللہ عنکم جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم تمہارے لیے ہلکا کر دیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ خبر میں تخفیف نہیں ہو سکتی تخفیف حکم میں ہی ہو سکتی ہے۔ اس سورت میں دوسری آیت جو پہلی آیت کے کچھ عرصہ بعد منزل معلوم ہوتی ہے۔ پہلی آیت کی ناسخ ہے۔ اگرچہ پچھلا زمانہ اسلام کی کثرت عددی اور شوکت کا زمانہ تھا۔ مگر کوئی جماعت جس قدر بڑھتی جاتی ہے۔ ضعف ایمان و عدم استقلال اور قلت صبر بڑھتے جاتے ہیں۔ اور یہی صفات جماعت کے رعب اور شوکت کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ وجوہ ہیں جن کے سبب پہلا حکم منسوخ کیا گیا۔

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى
کچھ حق نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں اور اگر دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد دینا لازم ہے مگر اس قوم کے

قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مقابلہ میں نہیں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد و پیمان ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے اور کافر ایک دوسرے کے

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾
وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جاوے گا

ف ۱۸۶

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے رستہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ بھی جنہوں نے ان کو ٹھکانا دیا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور ان کی مدد کی یہ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے

مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا وہ بھی تم میں شامل ہیں اور رشتہ دار اللہ کی کتاب کے مطابق

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

ع ۱۰

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا
اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کے نام جن سے تم نے عہد پیمان کیا تھا بیزاری کا (اعلان) ہے تو تم چار مہینے ملک میں

---

۱۸۶ ۔ آیت ۷۲ ۔ ہجرت کو ابتدائی زمانہ کا حکم ہے کہ حضرت رسول صلعم نے مہاجرین اور انصار کے ایک ایک جوڑے میں اخوت قائم کر کے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا تھا۔ جب مہاجرین کے رشتہ دار مسلمان ہو کر ہجرت کر آئے تو وراثت کا دائمی حکم جو رشتہ پر موقوف ہے عود کر آیا اور آیت ۷۵ نے اخوت پر میراث کا حکم منسوخ کر دیا۔ اور یہ فتح مکہ کے بعد ہوا۔

سورۂ توبہ مدنیّہ

اس سورہ کی ابتدائی ۴۲ آیات فتح مکہ سے جو رمضان ۸ھ میں ہوئی ماقبل نازل ہوئیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک وہ بعد میں نازل ہوئیں۔ اہلِ مکہ کے ساتھ حدیبیہ میں صلح اور امن کا عہد نامہ ۶ھ میں دس سال کے لیے ہوا تھا۔ اس عہد نامہ میں قریش کے ساتھ بنی بکر بھی شریک ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ بنی خزاعہ۔ مگر ایک سال کے اندر بنی بکر نے عہد توڑ کر بنی خزاعہ پر حملہ کر کے ان کو پامال کیا۔ اور اہلِ مکہ نے اسلحہ سے ان کی مدد کی۔ بنی خزاعہ نے رسول صلعم سے استمداد کی حضور نے امداد کا وعدہ کیا جب اہل مکہ کو اس کی خبر پہنچی تو ابوسفیان اہلِ مکہ کی طرف سے اعتذار کرنے اور معاہدہ کی تجدید کرنے آیا۔ مگر رسول صلعم نے تجدیدِ معاہدہ سے انکار کر دیا اور آیات مذکورہ ابوسفیان کی حاضری میں نازل ہوئیں اور اس کو سنا دی گئیں۔ اور پھر ان کا اعلان ایامِ حج میں دسویں ذوالحجہ کو جو حضرت ابوبکر کی امارت کے ماتحت ۹ھ میں ہوا تھا حضرت علی نے بحکم رسول اللہ صلعم کیا۔ ان آیات کے سوا امور ذیل کا اعلان بھی کیا گیا۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ کے نزدیک نہ آئے گا۔ کوئی شخص ننگا ہو کر طواف نہ کرے گا۔ اور ہر ایک عہد پورا کیا جائے گا۔

فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی

چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور ضرور اللہ کافروں کو ذلیل

الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ

کرنے والا ہے اور حج اکبر کے دن لوگوں کی آگاہی کے لئے منادی کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی مشرکوں

اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

سے بیزار ہے اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر پھرے رہو تو جان رکھو کہ

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِيْنَ

تم اللہ کو ہرانے والے نہیں اور کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو مگر جن مشرکوں

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا

سے تم نے عہد پیمان کیا تھا اور پھر انہوں نے کسی طرح کی عہد شکنی نہیں کی اور نہ تمہارے برخلاف کسی کی مدد

فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴ فَاِذَا انْسَلَخَ

کی ہو تو ان کے ساتھ ان کا عہد اُن کی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے ف۱۸۷ پھر جب امن کے

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَ

مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو اور ان کو گرفتار کرو اور انکو گھیر لو

اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا

اور ہر ایک گھات کی جگہ میں ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر توبہ کر لیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا رستہ

سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

خالی کردو کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ف۱۸۸ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اس کو

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶

پناہ دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دو یہ رعایت اس وجہ سے ہے کہ یہ بے علم لوگ ہیں

---

۱۸۷ ۔ آیات ۲ و ۴ ۔ اس آیت میں اربعۃ اشھر سے مہلت کے چار ماہ مراد ہیں جو روز اعلان سے شمار ہوتے ہوں گے جو ۱۰ ذی الحجہ کو ہوا تھا آیت ۴ کے استثناء سے ظاہر ہے کہ چار ماہ کی مہلت ان اقوام کے لیے رکھی گئی تھی جنہوں نے عہد شکنی کی تھی اور مسلمانوں کیلیے ضرورت پیش آئی تھی کہ ان کو تنبیہ دی جائے ورنہ جن لوگوں نے عہد شکنی نہیں کی تھی ان کو ان کے عہد کے اختتام تک مہلت تھی ۔ اگر چار ماہ سے زیادہ میعاد باقی تھی ۔

۱۸۸ ۔ آیت ۵ ۔ چار ماہ کے بعد عہد شکن اقوام کو جہاں پائی جاویں خواہ حرم کے اندر ہوں قتل کرو ۔ اور گرفتار کرو اور اسلامی علاقہ میں آنے اور تصرف کرنے سے روکو ۔ اور ان کی گھات میں بیٹھو ۔ اگر توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو ۔ اس سے اُن کے سابقہ جرم معاف ہو جاتے ہیں اس سے کوئی یہ استنباط نہ کرے کہ ان کا قتل اور گرفتاری وغیرہ اس واسطے تجویز کی گئی تھی کہ وہ اسلام میں داخل ہوں ۔ یہ نہیں ۔ سزا تو گذشتہ عہد شکنیوں اور ایذاؤں اور جرموں کے لیے رکھی گئی تھی مگر اسلام میں داخل ہو جانے سے چونکہ سابقہ جرم معاف ہو جاتے ہیں اس لیے سزا ترک کر دی گئی ۔

اگر کوئی فرد منجملہ عہد شکنان یا عہد شکن قوم پناہ مانگے تو پناہ دے کر اس کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنانا چاہیے اگر اسلام قبول نہ کرے تو اس کو امن کے ساتھ اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دینا چاہیے ۔ یہ تو ہوا اس کی پناہ گزینی کے عوض مگر اس کی قوم کے ساتھ جو جنگ جاری رکھنے کی شرط تا قبول اسلام ہے وہ باقی ہے ۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد پیمان کیونکر معتبر ہو مگر جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

حرام کے پاس عہد کیا ہے تو یہ لوگ جب تک تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے عہد پر قائم رہو اللہ پرہیزگاروں

الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ

سے محبت کرتا ہے (ان کے عہد پر اعتبار) کیونکر ہو اور اگر یہ تم پر غالب ہوں تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا پاس رکھیں اور نہ عہد کا

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ

اپنی باتوں سے تم کو رضامند کر لیتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر عہد کو توڑنے والے ہیں انہوں نے اللہ کی

اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ

آیتوں کو تھوڑے داموں پر بیچ ڈالا اور لوگوں کو اللہ کے رستہ سے روکا برا کام ہے جو یہ کرتے ہیں یہ کسی مومن کے حق میں

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں پھر اگر یہ لوگ توبہ کر لیں اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتے ہیں

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ

اور اگر یہ لوگ اپنی عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو ان کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسموں کا

الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا

کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ باز آجائیں ف ۱۸۹ کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑتے ہو جنہوں نے اپنی

اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

قسمیں توڑ دیں اور رسول کو نکال دینے کا ارادہ کیا اور جنگ کی ابتدا انہوں نے کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

اگر تم مومن ہو تو اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو ان سے لڑو تاکہ تمہارے ہاتھوں اللہ ان کو

بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ

سزا دے اور ان کو رسوا کرے اور ان کے برخلاف تم کو مدد دے اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے اور ان کے دلوں

---

۱۸۹ آیات ۷ تا ۱۲۔ چونکہ ابوسفیان نے تجدیدِ معاہدہ کی درخواست کی تھی اس کو یہ جواب دیا گیا کہ اہلِ مکہ کے ساتھ تجدیدِ معاہدہ کس طرح ہو۔ ہاں جو حدیبیہ کے معاہدہ میں شامل ہوئے تھے اور انہوں نے عہد شکنی نہیں کی۔ یعنی بنی حمزہ جب تک وہ عہد پر قائم رہیں ہم بھی اس پر قائم رہیں گے۔ اہلِ مکہ سے مکرر معاہدہ نہ کرنے کی وجہ آیت ۸ و ۹ میں ذکر کر دی ہے چونکہ بنی بکر یا اہل مکہ نے خاص مسلمانوں کے ساتھ عہد شکنی نہیں کی تھی۔ بلکہ ان کے ایک حلیف کے ساتھ کی تھی۔ اس لیے آیت ۱۰ میں فرمایا کہ وہ کسی مومن کے حق میں بھی رشتہ اور عہد کا لحاظ نہیں کرتے۔ ہاں اگر یہ لوگ بھی توبہ کر کے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو یہ دین میں تمہارے بھائی ہو جائیں گے۔ اور اخوتِ دینی اخوتِ نسبی سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ مگر توبہ کے لیے جو قسمیں کھائی تھیں ان کو اگر توڑ دیں اور دین میں عیب لگائیں تو ان کفر کے اماموں سے جنگ کرو کہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۚ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ

کے غصے دور کر دے اور اللہ جس کی توبہ چاہتا ہے قبول کر لیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے کیا تم نے خیال کر

أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ

لیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو معلوم نہیں کیا جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے

ع ۲

اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ

رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے مشرکین کا یہ

لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ

کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ایسے حال میں کہ اپنے نفسوں پر کفر کے گواہ ہوں ان لوگوں کے

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ

اعمال اکارت گئے اور یہ آگ میں مدتوں رہنے والے ہیں اللہ کی مسجدوں کو تو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ اور

آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ قف

روز آخرت پر ایمان لایا اور نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ کیا یہی

فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ

لوگ ہیں جن سے امید ہے کہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے

عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

آباد رکھنے کو اس شخص کے عمل کی طرح ٹھہرایا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کے رستے میں جہاد کیا

وقف لازم

لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو اپنی راہوں پر نہیں چلاتا جو لوگ ایمان لائے ہیں اور

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ

ہجرت کی اور اللہ کے رستے میں اپنی مالوں اور جانوں سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے نزدیک درجے میں بہت بڑھ کر ہیں

اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَ

اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت اور رضامندی اور ایسے باغوں کی

جَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ

خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ کے ہاں بہت بڑا

عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ

اجر ہے مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں تو تم ان کو

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾

اپنا دوست نہ بناؤ اور جو ان کو تم میں سے اپنا دوست بنائے گا تو وہی ظالم ہونگے

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ

ان سے کہو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے اور مال

اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم

جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

سے اور اس کے رستہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم جاری کرے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ

نافرمان قوم کو چلنے رستہ پر نہیں چلاتا بہت مواقع پر اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن بھی

حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ

جب تمہاری کثرت نے تم کو مغرور کر دیا تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود وسعت کے تم پر

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ

پر تسکین اتاری اور ایسے لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کو سزا دی اور

ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

کافروں کی سزا یہی ہے پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا اپنی رحمت میں لے گا اور

---

۱۹۰ - آیات ۱۳ تا ۲۴ - معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کو اہل مکہ کے خلاف جنگ کرنے میں کچھ تامل تھا کہ وہ دارالامن تھا اور اس کی حرمت صدیوں سے چلی آتی تھی۔ وہ مسجد الحرام کی خدمت اور مرمت بھی کرتے تھے اور حاجیوں کو پانی پلاتے تھے جن کو ان خدمات پر فخر بھی تھا وہ مہاجرین کے اقارب تھے اللہ تعالیٰ نے ان امور کے مقابل فرمایا ہے اس قوم سے کیوں جنگ نہ کیا جائے جنہوں نے عہد توڑ دیا۔ رسول صلعم کو وطن سے نکالنے کا عزم کیا اور تم سے لڑائی پہلے اسی قوم یعنی قریش نے چھیڑی ان سے مت ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دے گا اور ذلیل کرے گا اور ان پر تم کو فتح دے گا اور مومنوں کے سینہ سے رنج اور غم نکال دے گا اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور ان میں سے جس کو چاہے گا اسلام میں داخل کرے گا۔ تم کو اس مذبذب حالت میں نہیں چھوڑا جاوے گا۔ ابھی ظہور میں نہیں آیا کہ تم میں سے کس نے جہاد کیا اور اللہ اور رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو راز دار دوست نہیں بنایا۔ مشرک اس قابل نہیں کہ اللہ کی مسجدیں شرک کی حالت میں آباد کریں ان کے یہ عمل حبط ہو جاتے ہیں مساجد تو ان لوگوں سے آباد ہوتی ہیں جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ مشرکوں کا حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد کی مرمت کرنا تم نے ان کے اعمال کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے اور فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک برابر نہیں۔ اس کے بعد ان آخری گروہ کے درجات بیان کیے ہیں اور ان کو نصیحت کی ہے کہ اپنے آبا اور اخوان کو جو کافر ہیں اپنا دوست نہ بنائیں یہ ظلم ہے۔ اور آخر میں ان کو ڈرایا ہے کہ اللہ اور رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلہ میں اگر تم کو اپنا کنبہ اور مال پیارا ہے تو اللہ کے حکم کا انتظار کرو یعنی سزا کا جو اللہ تجویز کرے۔

۱۹۱ - آیت ۲۵ - یہ اور اس کے بعد کی آیات فتح مکہ اور جنگ حنین کے بعد جو فتح کے متصل واقعہ ہوئی نازل ہوئی ہیں فتح مکہ کے بعد خبر پہنچی کہ ہوازن اور ثقیف جو وادی حنین ما بین مکہ اور طائف میں آباد ہیں جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ رسول صلعم بارہ ہزار کی جمعیت کے ساتھ دشمن کی چار ہزار جمعیت کے مقابل میں صف آرا ہوئے۔ مسلمانوں کو یہ گھمنڈ تھا کہ ہم دشمن سے سہ چند ہیں شکست نہیں کھا سکتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی قدرت کا نظارہ ان کو سبق دینے کے لیے دکھایا کہ دشمن کے ہنر مند تیر اندازوں کے پہلے حملہ میں بھاگ اٹھے۔ اور حضرت رسول صلعم مع چند صحابہ میدان میں رہ گئے جن کی آواز پر دوبارہ جمع ہوئے اور فتح پائی۔ اس میں مسلمانوں کے لیے نصیحت ہے کہ اپنی کثرت اور ہنر مندی اور سامان پر کبھی بھروسہ نہ کریں۔ کامیابی کے لیے ان کی توجہ کا قبلہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہو۔

اللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔ مومنو! مشرک تو گندے ہیں تو اس سال کے بعد وہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ

مسجد حرام کے نزدیک نہ آویں اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو اللہ اگر چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

دے گا بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (۱۹۲) اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے لڑو جو اللہ

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ

اور روز آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جن چیزوں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے ان کو حرام نہیں سمجھتے اور دین حق کو اپنا

الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾

دین نہیں بناتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور محکوم ہو کر رہیں (۱۹۳)

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

اور یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۭ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى

باتیں ہیں ان کافروں کے قول کی نقل اتارتے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اللہ ان کو ہلاک کرے کدھر کو

يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ

بھٹکائے جاتے ہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اور مسیح ابن مریم کو رب بنا لیا

ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ

اور ان کو تو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کی بندگی کریں اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات

عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ

پاک ہے ان سے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں اور اللہ کو منظور نہیں مگر

اَنْ يُّتِمَّ نُورَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَ

یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے اگرچہ کافروں کو برا لگے وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور

---

۱۹۲ - آیت ۲۸ - اس آیت کے نزول سے ماقبل مشرکین عرب حج کیلیے اور تجارت کیلیے حرم میں آتے جاتے تھے اور کوئی ممانعت نہ تھی - آیت ۲ سورۂ مائدہ میں ان کو روکنے اور ان کی قربانیوں کے جانوروں کو لوٹنے سے ممانعت کی گئی تھی - اس آیت ۲۸ نے آیت ۲ سورۂ مائدہ کا حکم منسوخ کر دیا مشرک اقوام کو حرم سے روکنے میں تجارت کو نقصان پہنچتا تھا جس پر عرب کی اقتصادی زندگی کا مدار تھا اسلیے انکو تسلی دی کہ اللہ تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا

۱۹۳ - آیت ۲۹ - یہاں سے ہمسایہ سلطنتوں کے ساتھ جو عرب کو دھمکاتی تھیں جنگ کی اجازت شروع ہوتی ہے یہ جنگیں ان کو مسلمان کرنے کی غرض سے نہ تھیں - بلکہ محکوم کرنے کی غرض سے تھیں - تاکہ عرب پر ان کو دباؤ ڈالنے کی طاقت نہ رہے - اگر ان کو اسلام میں داخل کرنا مدنظر ہوتا تو جزیہ قبول نہ کیا جاتا جو محافظ گورنمنٹ کا ایک حق ہے اور آئندہ آیات میں اُن کی باطل پرستیاں بیان کی ہیں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اخذ نہیں کیں بلکہ سابقہ باطل پرستوں کا تتبع کیا ہے اور اللہ کی کتاب چھوڑ کر اپنے علما اور درویشوں کو سلطان بنا لیا ہے اور باوجود اس محرف اور مبدل دین کے جو وہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نور کو جو ان کو روشن کرنے کے لئے آتا ہی بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں - پھر یہ دین حق سب ادیان پر غالب ہو کر رہے گا - ان لوگوں کی ساری ہمت دولت جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے پر لگی ہوئی ہے - مشرکین عرب کے ساتھ جزیہ کی کوئی شرط نہ تھی جو صرف اہل کتاب کے ساتھ جائز رکھی گئی اور حضور صلعم کے آخری ایام میں مشرکین کے ساتھ جدید معاہدہ کرنا منسوخ کر دیا گیا جو کہ توبہ کی ابتدا سے ظاہر ہے - اور جو سورۂ انفال آیت ۶۱ میں جاری رکھا گیا تھا -

دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک بُرا مانتے ہیں مومنو! اکثر

اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

علماء اور درویش لوگوں کا مال ناجائز طریق سے کھاتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

اور اس کے رستے سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں

يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ

اور اس کو اس کے رستہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خبر سنا دے جس دن دوزخ کی آگ میں اس سونے

نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ

چاندی کو تاپا جاوے گا پھر اس سے ان کے ماتھے اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جاوے گا)

لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ

یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا تو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے جس دن سے اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کئے اللہ

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

کے ہاں مہینوں کا شمار اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار مہینے حرام ہیں

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۤفَّةً

(جن میں جنگ وجدل حرام ہے) دین قیم یہی ہے تو ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو اور تم سب مشرکوں سے اسی طرح جنگ

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۤفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ

کرو جیسا کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ ضرور اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے مہینوں کا سرکا دینا مزید کفر ہے

فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا

جس کی وجہ سے کافر گمراہ کئے جاتے ہیں ایک سال اس کو حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اس کو حرام کر لیتے ہیں تاکہ اس طرح

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

جو مہینے اللہ نے حرام کئے ہیں ان کی تعداد پوری کر لیں اس طرح جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اس کو حلال کر لیں۔ ان کی بدکرداری ان کو عملی کر کے دکھائی جاتی ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى

اور اللہ کافر لوگوں کو سیدھا رستہ نہیں چلاتا مومنو! تمہارے لئے کیا وجہ ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے رستہ میں نکل کھڑے ہو تو تم زمین کی

الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

طرف جھکے جاتے ہو کیا تم آخرت کے مقابلہ میں زندگانی دنیا پر راضی ہو گئے ہو آخرت کے مقابلہ میں زندگانی دنیا

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ

کا سامان کو بہت تھوڑا ہے ۱۹۴ اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہارے بدلے

---

۱۹۴ – آیت ۳۸ یہاں سے جنگ تبوک کا ذکر شروع ہوتا ہے جس کی تیاری ماہ رجب سنہ ۹ ھ میں آغاز ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ خبر پہنچی کہ روما کی سلطنت عرب پر حملہ کی تیاری کر رہی ہے۔ حضور نے اس کو اس کے اپنے علاقہ میں جا کر روکنے کے لیے تیاری کا حکم دیا۔ یہ جمع آوری کے لیے مشکلات کا وقت تھا۔ موسم سخت گرم تھا فصل پختہ اور کاٹنے کے قریب تھی۔ ملک میں قحط تھا۔ سفر بڑا لمبا تھا۔ (باقی بر صفحہ ۱۹۶)

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِلَّا تَنصُرُوهُ

دوسری قوم لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکوگے اور اللہ سب چیزوں پر قادر ہے اگر تم اس کی مدد نہ کروگے

فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ

(تو پھر وا نہیں) اللہ نے تو اس کی مدد اس وقت کی تھی جب کافروں نے اس کو نکال دیا تھا کہ وہ دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونو غار

يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَ

میں تھے جب اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا غمگین نہ ہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنی تسکین اتاری اور

أَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ

اس کو ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم نے نہیں دیکھا تھا اور کافروں کی بات کو نیچا کر دکھایا اور اللہ ہی کا بول بالا

الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۴۰﴾ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَ

ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے نکلو خواہ ہلکے ہو خواہ بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے

أَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا

رستہ میں جہاد کرو اگر تم کو علم ہو تو یہ کام تمہارے لئے بہتر ہے اگر فائدہ قریب ہوتا

قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ

اور سفر درمیانہ درجہ کا ہوتا تو تمہارے پیچھے چل پڑتے ولیکن مسافت ان کو دور معلوم ہوئی اور یہ اللہ کی قسمیں

بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

کھائیں گے کہ اگر ہم سے بن پڑتا تو تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ اپنے نفس کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ یہ

لَكَاذِبُونَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا

لوگ جھوٹے ہیں اللہ تم کو معاف کرے تم نے ان کو کیوں اجازت دے دی (انتظار کرتے) یہاں تک کہ تم پر سچے ظاہر ہو جاتے

ع ۵ ۱۲

(بقیہ صفحہ ۱۹۵) رسد کی قلت تھی اور رستہ میں پانی کمیاب تھا۔ مقابلہ بھی ایک منظم سلطنت اور قواعد دان فوج کے ساتھ تھا جو ہر ایک قسم کے سامان سے آراستہ تھے۔ بایں مشکلات حضرت رسول صلعم کے حکم پر تیس ہزار سپاہی اسلامی علم کے نیچے جمع ہو گئے اور مشکلات سد راہ نہ ہوئیں۔ سوائے چند مخلص مومنین اور منافقین کے جن کا یہ آخری امتحان تھا۔ سب صحابہ نکل کھڑے ہوئے۔ رستہ میں رسد اور پانی کی قلت سے لشکر کو سخت تکلیف پہنچی اور تبوک تک جاکر معلوم ہوا کہ ان کے مقابلہ کے لیے روما کی طرف سے کوئی تیاری نہیں لشکر بے جنگ واپس آیا۔ کئی لوگ حیران ہوں گے کہ ایسے سختی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے مخلص عباد کو جن کے درمیان ایک ایسا رسول موجود ہے کہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے درمیان ٹیلیفون لگی ہوئی ہے ایک افواہ کی بنیاد پر ایسے لمبے اور عسیر سفر کی تکلیف دی گئی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ علیم اور خبیر کو اور بیشک نزدیک رسول صلعم کو بھی حقیقت معلوم تھی مگر پھر بھی قوم کو اس سخت امتحان میں ڈالا گیا۔ قوم کو حکومت کے لائق بنانے کے لیے اور اپنے علاقہ کو سنبھالنے کے لیے ایسی ہی مشق کی ضرورت تھی۔ اس سے اول فائدہ تو یہ تھا کہ منافق جو مومنین میں مخلوط رہتے تھے وہ ظاہر ہو گئے۔ حضرت رسول صلعم کی حیات کے آخر ایام میں ان کا الگ کرنا ضروری تھا ورنہ خالص دین پچھلی نسل کو نہ پہنچتا۔ قوم میں سختیوں کی برداشت اور صبر اور استقلال اور احتیاط اور بیداری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ سلطنتوں میں سے کوئی بھی اپنی سپاہ کو آرام اور آسائش میں نہیں رہنے دیتی ہر ایک دن کی پریڈ اور اصلی جنگ کا زمانہ نہ ہو تو نقلی جنگ اپنی افواج کو دو فریق میں تقسیم کر کے کر لیتے ہیں۔ الغرض جو کچھ ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہوا۔ جو عالم الغیب ہے۔ اور ان فوائد کے لیے ہوا جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اور نیز اس امر کے لیے کہ رسول صلعم کا آخری زمانہ ہے منافق جدا ہو جاویں۔

وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اور جھوٹوں کو بھی معلوم کر لیتے جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے سے (رکنے

أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ

کے لئے) اجازت نہیں مانگتے اور اللہ کو پرہیزگاروں کا معلوم ہیں تم سے تو اجازت (پیچھے

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ

رہنے کی) وہی لوگ چاہتے ہیں جن کو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں ہے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک کے اندر

يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِنْ كَرِهَ اللَّهُ

حیران ہے اور اگر وہ (جہاد کے لئے) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لئے کچھ تیاری کرتے ولیکن اللہ نے ان کا

انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا

اٹھنا ناپسند کیا تو ان کو روک دیا اور ان کی نسبت کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور یہ لوگ تم میں مل کر نکلتے تو تمہیں

زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ

خرابی زیادہ کرتے اور تمہارے درمیان فساد پھیلانے کی غرض سے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس ہیں

لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے انہوں نے پہلے بھی فتنہ ڈالنا چاہا اور تمہارے کاموں کو الٹ پلٹ کر دیا

الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ

یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا حکم (غالب) ہو گیا اور وہ برا ہی مناتے رہے اور ان میں سے وہ شخص بھی ہے جو

ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٤٩﴾

کہتا ہے کہ مجھے اجازت دیدے اور مجھے بلا میں مت پھنسا سنو! یہ لوگ فتنہ میں تو گر گئے اور بیشک دوزخ ان کافروں کو گھیرے ہوئے ہے

إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا

اگر تجھے کوئی بھلا پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں ہم نے تو پہلے سے اپنا کام سنبھال لیا تھا

أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ

اور خوش ہو کر چلے جاتے ہیں ان سے کہہ دو کوئی مصیبت ہم کو نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ

اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ

اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے وہ ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ پر توکل کریں کہو تم ہمارے حق میں دو خوبیوں

بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ

میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو اور ہم تمہارے حق میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تم کو اپنے ہاں سے کوئی عذاب دے یا ہمارے

مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنْفِقُوا

ہاتھ سے تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں کہو تم خوشی سے خرچ کرو

طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ

یا بددلی سے تمہاری خیرات ہرگز قبول نہ کی جاوے گی کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو اور ان کی خیرات قبول ہونے

أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ

سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور نماز کے لئے نہیں

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ

مگر اکسلائے ہوئے اور خرچ نہیں کرتے مگر بد دلی سے تو تم کو نہ تو ان کے مال

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اور نہ ان کی اولاد حیرت میں ڈالیں اللہ تو چاہتا ہے کہ ان کی وجہ سے ان کو زندگانی دنیا میں عذاب دے اور

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ

ان کی جانیں نکلیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہوں اور یہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ

مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

تم میں سے نہیں لیکن یہ بزدل لوگ ہیں اگر یہ کوئی پناہ کی جگہ یا چھپنے کے لئے کوئی غاریں یا گھسنے کی کوئی جگہ پاتے

لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ

تو رسی تڑا کر اس کی طرف دوڑتے اور ان میں سے وہ شخص بھی ہے کہ زکوٰۃ کے بانٹنے میں تم پر الزام لگاتا ہے اگر اس

اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

میں سے ان کو کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہیں دیا جاتا تو فوراً غصہ سے بھر جاتے ہیں اور اگر اس پر جو اللہ

رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

اور اس کے رسول نے ان کو دیا ہے خوش رہتے اور کہتے کہ ہم کو اللہ بس ہے اللہ ہم کو اپنے فضل سے اور اس کا رسول

وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَ

بھی ضرور دیدیگا ہماری رغبت تو اللہ ہی کی طرف ہے (تو ان کے حق میں بہتر ہوتا) زکوٰۃ تو صرف فقیروں کے لئے ہے اور مسکینوں کے لئے اور

ع ۱۳

الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ

اس کی وصولی کرنے والے کارکنوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دلوں کو پرچانا ہو اور غلاموں اور اسیروں کی گردنوں کو چھڑانے کے

اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ

لئے اور قرضداروں کا قرض ادا کرنے کیلئے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے اور مسافروں کیلئے یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کر دئیے گئے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور ان

يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

میں سے ایسے بھی ہیں جو نبی کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کان (کا کچا) ہے کہو اس کی خوبی کے کان ہیں تمہارے لئے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور

يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ

مومنین کی بات مان لیتا ہے اور تم میں سے جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ

ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا یہ لوگ تمہارے آگے اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تم کو راضی کر لیں اور اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق

يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ

رکھتے ہیں کہ اگر یہ لوگ مومن ہیں تو اس کو راضی کریں کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے دوزخ

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ تک رہیگا یہ تو بڑی رسوائی ہے منافق ڈرتے ہیں کہ ان (مومنوں) پر کوئی

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ

ایسی سورت نازل ہو کہ جو ان کے دلوں میں ہے وہ ان مومنوں کو بتا دے کہو ہنسی کرلو اللہ ضرور ظاہر کر دیگا

مخرج ما تحذرون ﴿٦٤﴾ ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب

جس سے تم ڈرتے ہو اور اگر تم ان سے پوچھو تو کہدیں گے ہم تو صرف بات چیت اور دل لگی کرتے تھے

قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون ﴿٦٥﴾ لا تعتذروا قد كفرتم

کہو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم تو ایمان لاکر

بعد إيمانكم إن نعف عن طائفة منكم نعذب طائفة بأنهم

کافر ہوگئے اگر ہم ایک گروہ کو تم میں سے معاف کر دینگے تو ایک گروہ کو عذاب دیں گے اس وجہ کہ

كانوا مجرمين ﴿٦٦﴾ المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون

وہی قصور وار تھے منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جنس کے ہیں برے کام کرنے کی

بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون أيديهم نسوا الله فنسيهم

صلاح دیتے ہیں اور بھلے کام کرنے سے روکتے ہیں اور (خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا سو

إن المنافقين هم الفاسقون ﴿٦٧﴾ وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار

اللہ نے بھی انکو بھلا دیا بیشک منافق ہی نافرمان ہیں اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں اور کافروں کے حق میں دوزخ کی آگ کا

نار جهنم خالدين فيها هي حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب

وعدہ کیا ہے جس میں مدتوں رہیں گے یہ سزا ان کو کافی ہے اور اللہ نے ان کو پھٹکار رکھا ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا

مقيم ﴿٦٨﴾ كالذين من قبلكم كانوا أشد منكم قوة وأكثر أموالا و

عذاب ہے تمہاری مثال ان کی سی ہے جو تم سے پہلے تھے وہ تم سے زیادہ زبردست تھے اور مال اور اولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے

أولادا فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقكم كما استمتع الذين

تھے سو انہوں نے اپنے حصہ کے دنیوی فائدے اٹھائے اور تم نے بھی اپنے حصہ کے دنیوی فائدے اٹھائے جس طرح ان لوگوں نے

من قبلكم بخلاقهم وخضتم كالذي خاضوا أولئك حبطت

اپنے حصہ کے دنیوی فائدے اٹھائے جو تم سے پہلے تھے اور تم نے بیہودہ باتوں میں وقت لگایا جیسے بیہودہ باتوں میں انہوں نے لگایا تھا یہ وہ

أعمالهم في الدنيا والآخرة وأولئك هم الخاسرون ﴿٦٩﴾ ألم يأتهم

لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ١٩٥ کیا ان کو ان لوگوں کی خبر

نبأ الذين من قبلهم قوم نوح وعاد وثمود وقوم إبراهيم وأصحاب

نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں

مدين والمؤتفكات أتتهم رسلهم بالبينات فما كان الله ليظلمهم

میں بسنے والے ان کے رسول ان کے پاس کھلے احکام کے ساتھ آئے سو اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے

ولكن كانوا أنفسهم يظلمون ﴿٧٠﴾ والمؤمنون والمؤمنات بعضهم أولياء

ولیکن اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں

بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلاة و

اچھے کاموں کی صلاح دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور

---

١٩٥ - آیات ٦٨ و ٦٩ - کفار و منافقین کے انجام کا ذکر کیا ہے اور ان کی دو صفات کا ذکر کیا ہے جو ہلاکت میں سے ہیں۔ اول یہ کہ اموال اور اولاد سے تمتع میں لگے رہنا۔ اور دوم باطل اور عبث باتوں میں اپنی عمر کو ضائع کر دینا۔

يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ۚ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ
زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ ان پر رحم کرے گا بیشک اللہ

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
غالب ہے حکمت والا ہے مومن مرد اور مومن عورتوں کے ساتھ اللہ نے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوٰنٌ مِنَ
جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور دائمی باغوں میں پاکیزہ مکانات کا بھی اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑی نعمت

اللّٰهِ أَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ
ہے یہ بڑی کامیابی ہے اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا
اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے ف۱۹۶ وہ قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے (یہ بات) نہیں کہی

وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلٰمِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ
اور حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا ہے اور اسلام لانے کے پیچھے کافر ہوگئے ہیں اور ایسے امر کا قصد کیا جس پر ان کی دسترس نہ ہوسکی

وَمَا نَقَمُوا إِلَّآ أَنْ أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا
اور انہوں نے یہ بداندیشی نہیں کی مگر بسبب اس کے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا سو یہ لوگ اگر توبہ

لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ
کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر پھرے رہیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لئے

فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ
زمین میں کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا اور ان میں وہ شخص بھی ہے جس نے اللہ سے قول کیا تھا کہ اگر اللہ ان کو

فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ
اپنے فضل سے (مال) دے گا تو ہم ضرور خیرات دیں گے اور ضرور نیکوکاروں میں سے ہوں گے تو جب اس نے ان کو اپنے فضل سے (مال)

بَخِلُوا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۷۶﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلٰى يَوْمِ
دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور سرتابی کرکے اپنے قول سے پھر گئے سو اللہ نے ان کے دلوں میں اُس دن تک نفاق پیدا کر دیا

يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۷۷﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوٓا أَنَّ
کہ یہ اللہ سے جا ملیں اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں کیا ان کو معلوم نہیں

اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ عَلّٰمُ الْغُيُوبِ ﴿۷۸﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ
کہ اللہ ان کے بھید کو اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یقیناً اللہ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ف۱۹۷ جو لوگ ان مومنوں کو جو خوشی سے

۱۹۶۔ آیت ۷۳۔ اس آیت میں کفار اور منافقین دونوں سے جہاد کرنے اور اُن کے ساتھ سختی اور سشرت برتنے کا حکم ہے کفار سے تو جہاد جاری تھا۔ اس حکم کی تعمیل میں نبی صلعم نے منافقین کو مومنین کی جماعت سے جُدا کر دیا اور مسجد میں آنے سے اُن کو روک دیا۔ اور یہ لوگ کفار سے ملحق ہوگئے۔ اور اُن کے ساتھ بھی جہاد کرنا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی صلعم کفار اور منافقین سے اپنی پاک سیرت کے سبب نرمی برتتے تھے۔

۱۹۷۔ آیات ۷۵ تا ۷۷۔ میں ایک شخص ثعلبہ بن حاطب کی طرف اشارہ ہے جو ایک مفلس آدمی تھا۔ (باقی بر صفحہ ۲۰۱)

الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ
خیرات کرتے ہیں ان کی خیرات میں ان کو عیب لگاتے ہیں اور جو لوگ اپنی محنت کی کمائی کے سوا کچھ نہیں پاتے ان پر بھی ہنسی

فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ
کرتے ہیں سو اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا

لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ
نہ کرو (یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو تو بھی اللہ ہرگز ان کو نہ بخشے گا

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ
یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ نافرمانوں کو سیدھی راہ پر نہیں چلاتا ۱۹۹ جو لوگ

۱۰ ع ۸ ۱۶

الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
پیچھے چھوڑ دئے گئے ہیں وہ رسول اللہ کے خلاف اپنے گھر میں بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے ہیں اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد

وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ
کرنا انکو ناگوار ہوا ہے اور کہتے ہیں گرمی میں نہ نکلو کہو دوزخ کی آگ سخت گرم ہے

حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا
کاش یہ سمجھتے ان کو چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں ان کاموں کی سزا کے خیال

يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ
سے جو یہ کرتے ہیں تو اگر اللہ تجھ کو ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لاوے پھر یہ تجھ سے (آئندہ جہاد کے لئے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو

لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ
ان سے کہدو تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلوگے اور نہ میرے ساتھ ہوکر دشمن سے کبھی لڑوگے تم پہلی مرتبہ گھروں میں بیٹھ رہنے سے راضی

أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا
تھے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور اگر ان میں سے کوئی مرجاوے تو اس پر نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھ

وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا
اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے اور ان کے

(بقیہ صفحہ ۲۰۰) اس نے نبی صلعم سے اس شرط پر دعا کرائی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو مال دے گا تو وہ اس کے حقوق ادا کرے گا۔ مگر جب اس کا مال جو انعام تھو بڑھ گیا اور حضرت نبی صلعم کے محصل زکوٰۃ کے مطالبہ کے لیے گئے تو اس نے انکار کر دیا۔ جب منافقین کو جماعت سے الگ کر دیا گیا تو اس نے حضرت نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر زکوٰۃ پیش کی مگر حضور نے رد کردی اور پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کی خلافت میں ہر ایک کے وقت میں زکوٰۃ پیش کرتا رہا مگر کسی نے لینا منظور نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی کسی دعا کی قبولیت کے عوض کسی امر کے پورا کرنے کی ذمہ داری اُٹھانا ایک خطرناک امر ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے اور دنیا کی حرص اس پر اکثر اوقات غالب رہتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اپنی ذات پر بھروسا کرنے سے ہمیشہ حذر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے وعدہ کے پورا نہ کرنے کا نتیجہ نفاق ہوتا ہے۔

---

۱۹۸ - آیات ۷۹ تا ۸۰ - جو لوگ اللہ کے رستہ میں زیادہ خرچ کرنے والوں یا اپنی مشقت کی مزدوری سے تھوڑا خرچ کرنے والوں پر طعن کرتے ہیں اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے منافقین کے زمرہ میں شامل کیا ہے۔ اور منافقین کے حق میں استغفار کو اگرچہ ستر بار کی جاوے بے اثر ٹھیرایا ہے۔

تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ

مال اور ان کی اولاد مجھے تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے ان کو دنیا میں عذاب دے

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اور ان کے روح قبض ہوں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہوں اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے

جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ

ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے صاحب مقدور تم سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو چھوڑ دو کہ ہم گھر بیٹھنے

الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

والوں کے ساتھ رہیں ان کو یہ پسند آیا کہ گھر بیٹھنے والی عورتوں کے ساتھ رہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو ان میں سمجھ

يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

نہیں رہی ف ۱۹۹ لیکن رسول نے اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا

اَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ

یہ لوگ ہیں جن کے لئے سب خوبیاں ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونگے اللہ نے ان کے لئے

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع ۱۰

باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے

وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَ

اور دیہاتیوں میں سے کچھ عذر بنانے والے آئے تاکہ ان کو (پیچھے رہجانے کی) اجازت دی جائے اور وہ لوگ جنہوں نے (اسلام لانے کے دعویٰ میں)

رَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ

اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا بیٹھے رہے ان میں سے جو کفر پر رہیں گے ان کو دردناک عذاب پہنچیگا ف ۲۰۰ نہ کمزوروں پر

وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا

اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جو خرچ نہیں پاتے (پیچھے رہنے میں) کچھ گناہ ہے اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے

لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَي

خیرخواہ ہوں احسان کرنے والوں پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور نہ ان پر کچھ

الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

مواخذہ ہے جو تمہارے پاس آئے تاکہ تو انکو سواری دے تم نے کہا کہ میرے پاس (مرکب) موجود نہیں کہ تم کو اس پر سوار کروں تو

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي

وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس غم سے کہ وہ کچھ نہیں پاتے جس کو خرچ کریں مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے

الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

جو مال دار ہو کر تم سے (پیچھے رہنے کی) اجازت چاہتے ہیں ان کو پسند آیا ہے کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہیں اور

۱۹۹۔ آیات ۸۱ تا ۸۷۔ ان آیات میں اُن دولتمندوں کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ آئندہ غزوات میں اُن کو شامل ہونے سے اللہ نے محروم کیا ہے اور اُن کے جنازہ سے اور ان کی قبر پر کھڑا ہو کر دعا کرنے سے منع کیا ہے اور ان کو ملامت کی ہے کہ وہ عورتوں کے زمرہ میں شامل رہنے پر راضی ہو گئے ہیں۔

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو وہ اپنے فعل کے نتیجہ کو جانتے نہیں۔ جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو تمہارے پاس عذر

رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ

پیش کریں گے۔ کہدو تم عذر مت تراشو۔ ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے۔ اللہ نے تمہارے حالات ہم کو بتا دئے ہیں

وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھیں گے۔ پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر دونوں کو جانتا ہے تو وہ

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ

تم کو بتائے گا جو تم کرتے رہتے ہو۔ جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تو یہ تمہارے پاس اللہ کی قسمیں کھائیں گے

لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

تاکہ تم ان سے درگذر کرو سو تم ان سے درگذر کرو۔ یہ لوگ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ اس کا جو (دنیا میں) کرتے رہے

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ

تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ سو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ان فاسق لوگوں سے راضی نہیں

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ

ہوتا۔ دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ اللہ نے جو اپنے رسول پر اتارا ہے اس

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا

کی حدود کو نہ سمجھیں۔ اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور دیہاتیوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو ان میں سے کچھ خرچ کرتا ہے

يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

اس کو چٹی سمجھتا ہے اور تم پر زمانہ کی گردشوں کے آنے کا انتظار کرتا ہے۔ گردش بد تو انہیں پر آوے گی۔ اور اللہ سننے والا ہے

عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

جاننے والا ہے۔ اور دیہاتیوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اس کو اللہ کے قرب

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ

اور رسول کی دعا کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو یہ (خرچ کرنا) ان کے لئے قرب کا وسیلہ ہوگا۔ اللہ ان کو عنقریب اپنی رحمت میں

اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ

داخل کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور مہاجرین اور انصار میں سے جنہوں نے (اسلام کی طرف) سب سے اول

وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ

سبقت کی اور وہ جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے اور ان کے لئے باغ تیار کئے ہیں

اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی کامیابی

ع ۱۰ / ۱۲

---

۲۰۰ - آیات ۹۰ تا ۹۰ - ان آیات میں اُن متخلفین کا ذکر کیا ہے جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے اور جب لشکر واپس آیا تو حضرت رسول صلعم کے پاس جھوٹے عذر پیش کرنے لگے۔ جو قبول نہیں کیے گئے۔ ان میں سے ان متخلفین کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے جو خرچ یا سواری کے نہ ہونے کے سبب پیچھے رہ گئے تھے۔ اور ضعفا اور مرضی کو بھی معذور رکھا گیا ہے۔

مع

الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ ؔ

ہے اور تمہارے آس پاس کے دیہاتیوں میں سے بعض منافق ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ

نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انکو نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں ہم ان کو عنقریب دو دفعہ عذاب دینگے پھر وہ بڑے

اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ۚ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ

عذاب کی طرف لوٹائے جاوینگے اور کچھ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور ملے جلے کام کیے کچھ بھلے اور کچھ برے

سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرلے بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ان کے مالوں سے زکوٰۃ لے لے

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ

تاکہ اس ذریعہ سے تو ان کو پاک اور صاف کرے اور ان کے حق میں دعا کر کیونکہ تیری دعا سے ان کی تسکین ہوتی ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور زکوٰۃ کا

يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ

مال لیتا ہے اور بیشک اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور ان سے کہدو کہ تم عمل کرتے رہو عنقریب

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

اللہ اور اس کا رسول اور مومن تمہارے عمل کو دیکھیں گے اور عنقریب تم اس کی طرف لوٹائے جاؤگے جو غائب اور حاضر کو جانتا ہے پھر وہ تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ ۚ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ

بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے اور کچھ اور ہیں جو اللہ کے حکم کی انتظار میں رکھے گئے ہیں خواہ ان کو عذاب دے اور خواہ ان کی توبہ قبول

عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا

کرے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف ۲۰۱ اور وہ بھی ہیں جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ نقصان پہنچائیں اور کفر کریں

بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ

اور مومنین کے درمیان پھوٹ ڈالیں اور اس شخص کے لئے پناہ کی جگہ ہو جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ پہلے لڑچکا ہے اور وہ ضرور

اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ

قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا ارادہ سوا بھلائی کے اور کچھ نہ تھا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو اس مسجد میں کبھی کھڑا نہ ہو وہ مسجد

اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ

جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے اسی کو حق حاصل ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک صاف

اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى

رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے کیا وہ شخص جس کی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی

---

۲۰۱ - آیت ۱۰۶ - اس میں تین صحابہ کا ذکر ہے جن کی توبہ کی قبولیت کا ذکر آگے چل کر آیت ۱۱۸ میں کیا گیا ہے - ان کے اسماء یہ ہیں - کعب ابن مالک - مرارہ بن ربیع - ہلال بن امیہ - ان لوگوں نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا تھا اور کوئی جھوٹا عذر نہیں بنایا تھا - پچاس دن کے بعد ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان کیا گیا -

مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ

خوشنودی پر رکھی گئی ہے بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی بنیاد پھسپھسی کھوکھلی کگار کے کنارے پر رکھی ہے پھر وہ عمارت

بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ

اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالم لوگوں کو سیدھے رستہ پر نہیں چلاتا جو عمارت انہوں نے بنائی ہے وہ ہمیشہ ان کے

بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ

دلوں میں شک کا باعث رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اللہ نے

اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ

مومنوں سے ان کی جان اور مال خرید لئے ہیں اس کے بدلے کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کے رستہ میں لڑتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

تو مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں یہ وعدہ جو اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے توریت اور انجیل اور

وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ

قرآن میں ہے اور اللہ سے زیادہ اپنے قول کو پورا کرنے والا کون ہے تو یہ سودا جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس پر خوشیاں

بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۤئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۤئِحُوْنَ

مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے گناہوں سے توبہ کرنے والے اللہ کی بندگی کرنے والے اللہ کی حمد کرنے والے

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے نماز میں رکوع سجود کرنے والے نیک کام کی صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ

اللہ کی حدوں کو نگاہ رکھنے والے اور ان مومنوں کو خوشخبری سنا دو نبی اور مومنوں کے شایاں نہیں کہ وہ مشرکوں کے

اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

لئے اللہ کی بخشش مانگے اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ ظاہر ہو گیا ہے

لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ

کہ وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں ۲۰۳ اور ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لئے ایک وعدہ کی وجہ سے

---

۲۰۲ ۔ ۱۰۷ تا ۱۱۰ ۔ ان آیات میں منافقوں کے اس گروہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے ۔ انہوں نے ایک مسجد ابو عامر کی سازش سے بنائی تھی مسجد کیا ایک لاج بنایا تھا جو مسجد ضرار کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ بارہ آدمی تھے ۔ ابو عامر قبیلہ خزرج سے تھا ۔ جو ایام جاہلیت میں عیسائی ہو گیا تھا ۔ جنگ بدر کے بعد ابو عامر قریش سے جا ملا تھا ۔ اور اُن کو برخلاف رسول صلعم جنگ کے لیے اُکسایا ۔ جنگ احد میں خود بھی شامل ہوا ۔ جب اپنی ناکامی دیکھی تو شام کو بھاگ گیا ۔ تاکہ ہرقل سے استمداد کرے ۔ اور کچھ امید پاکر اپنی قوم کو خط لکھا کہ ایک مسجد بنائیں جس میں سازش برخلاف اسلام آسانی سے ہو سکے ۔ قوم ابو عامر نے مسجد بنا کر رسول صلعم سے درخواست کی کہ اس کے افتتاح میں حضور وہاں نماز پڑھیں ۔ آپ نے فرمایا بعد سفر تبوک دیکھا جائے گا ۔ اللہ کے حکم کے ماتحت حضور نے وہ مسجد واپس آکر گرا دی ۔

۲۰۳ ۔ آیت ۱۱۳ ۔ جن لوگوں کی موت کفر پر ہو اُن کے حق میں استغفار سے ممانعت کی گئی ہے اور آیت ۱۱۴ میں حضرت ابراہیم کے استغفار کی توجیہ کر دی گئی ہے جو اپنے کافر باپ کے حق میں کی تھی ۔

مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

تھا کہ جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا جب اس پر ظاہر ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے دست بردار ہوگیا بیشک ابراہیم

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ

نرم دل بردبار تھا اور اللہ کے شایان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت پر رکھ کر گمراہ کر دے جب تک ان پر

لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

امور ظاہر کر دے جن سے وہ بچتے رہیں بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے بیشک آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ

بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حامی اور مددگار نہیں ہے اللہ نبی

تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ

پر مہربان ہوا اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں اس کا ساتھ دیا ایسی

الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ

حالت کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا جاویں پھر ان پر مہربان ہوا کیونکہ وہ ان پر

بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ

بہت مہربان رحم کرنے والا ہے اور ان تین شخصوں پر بھی جو اللہ کے حکم کے منتظر پیچھے رکھے گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ

باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آگئے اور سمجھ لیا کہ اللہ کی گرفت سے اس کے سوا کوئی پناہ

مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

نہیں پھر اس نے ان کی توبہ قبول کر لی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع رہیں بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

مومنو! اللہ سے ڈرو اور صادق لوگوں کے ساتھ ہو جایا کرو اہل مدینہ اور اس کے آس پاس کے

وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا

دیہاتیوں کو مناسب نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے رہ جاویں اور نہ یہ مناسب تھا کہ رسول کو چھوڑ کر

بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ

اپنی جان کی فکر میں لگ جاویں یہ اس لئے کہ ان کو اللہ کے رستہ میں جو پیاس اور محنت اور بھوک پہنچتی ہے اور جہاں ایسی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا

جگہ قدم رکھتے ہیں جس پر کافروں کو غصہ آتا ہے اور دشمن سے جو کچھ حاصل کرتے ہیں اس کی وجہ سے

اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ

ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور جو کچھ یہ تھوڑا

نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

بہت خرچ کرتے ہیں اور کوئی وادی طے کرتے ہیں تو ان کے لئے وہ لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کو ان کے عمل کا

اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا

بہتر بدلہ دے اور مومنوں کو ضرور نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو کیوں نہ ہر ایک

نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ
گروہ میں سے کچھ لوگ نکل آویں تاکہ دین کی سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر جائیں تو ان کو

إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم
ڈرائیں تاکہ وہ برے کاموں سے بچتے رہیں مومنو! اپنے آس پاس کے کافروں سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم

مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا
میں شدت معلوم کریں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کا ساتھی ہے اور جب کوئی

أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض ان میں سے پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا ہے سو جو لوگ ایمان رکھتے ہیں

فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ
ان کا ایمان تو بڑھایا ہے اور وہ خوشیاں مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے ان کی نجاست

رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ
پر ایک اور نجاست بڑھا دی اور وہ کفر کی حالت پر مر گئے کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت

عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ
میں مبتلا ہوتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں اور جب کوئی سورت نازل کی

نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم
جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں آیا ان کو کوئی دیکھتا تو نہیں پھر چلے جاتے ہیں اللہ نے ان کے دل (حق سے) پھیر

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا
دیئے ہیں کیونکہ یہ ایسی قوم ہے کہ ان کو سمجھ نہیں تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف اس پر شاق گذرتی ہے

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ
اس کو تمہاری بہبودی کی حرص ہے اور مومنوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے اس پر بھی سرتابی کریں تو کہدو مجھے

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾
اللہ بس ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے

سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ آيَاتٍ وَإِحْدَى عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو رحمت سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ
الر یہ حکمت بھری کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد کی

مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ
طرف وحی کی کہ لوگوں کو ڈراؤ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں صدق کی پائیگاہ

رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
ہے کافروں نے تو یہ کہا کہ یہ شخص کھلا جادوگر ہے تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جس نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا

آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر بیٹھا بادشاہت کا انتظام کرتا ہے کوئی

مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

سفارش کرنے والا نہیں ہے مگر اس کی اجازت کے بعد یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی بندگی کرو کیا تم ان واقعات کو اپنے دل میں جاگزیں نہیں کرتے

اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ

تم سب کا رجوع اسی کی طرف ہے یہ اللہ کا وعدہ سچا ہے پیدائش کی ابتدا اسی نے کی ہے اور وہی ہے اس کو دوبارہ پیدا کریگا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ

تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے عمل نیک کئے ہیں ان کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جو لوگ منکر ہوئے ہیں ان کے لئے کھولتا

وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ

ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ ناشکری کرتے رہے وہی ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا اور چاند

الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

کو روشن بنایا اور اس کی منزلیں ٹھہرا دیں تاکہ تم اس سے برسوں کی گنتی اور حساب، معلوم کر لیا کرو اللہ نے یہ سب کچھ

ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ

مبنی بر حقیقت بنایا ہے اور ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اپنی قدرت کے نشانات کھول کر بیان کرتا ہے رات اور دن کے ردوبدل میں

وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اللہ نے پیدا کیا ہے خدا سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے ان میں نشانات ہیں جو

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ

لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور زندگی دنیا سے خوش ہیں اور اسی پر تسلی کئے ہوئے ہیں اور جو لوگ

هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ

ہماری آیتوں سے غافل ہیں یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ آگ ہے اس کسب کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں جو لوگ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ایمان لائے اور عمل نیک کرتے ہیں ان کا پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے ان کو مقصد تک پہنچائے گا نعمتوں کے باغ ہیں

الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

ان کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ان کی پہلی پکار ہوگی۔ اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور آپس میں کی دعا اس میں سلام

سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰ وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

ہوگا اور آخری پکار یہ کہ سب خوبی کی باتیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے اور اگر اللہ لوگوں کو نقصان

الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ

پہنچانے میں اسی طرح جلدی کرتا جس طرح یہ فائدہ کے لینے میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی موت آ چکی ہوتی ہم تو ان کو جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے

لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝۱۱ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ

ان کی سرکشی میں چھوڑے رکھتے ہیں کہ بھٹکتے رہیں اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا یا بیٹھا یا کھڑا

اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰی ضُرٍّ

ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے دور کر دیتے ہیں تو ایسا غافل ہو کر چلتا ہے کہ گویا اس نے اس تکلیف کے دور

مَسَّهُ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

کرنے کیلئے جو اس کو پہنچی تھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا حد سے گذرنے والوں کو اسی طرح ان کے عمل آراستہ کرکے دکھائے جاتے ہیں اور تم سے پہلے کئی

مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۚ كَذٰلِكَ

امتیں تھیں جب انہوں نے ظلم کئے اور ان کے رسول ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے اور ان کی حالت ایمان لانے والوں کی نہ تھی

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ

تو ہم نے انکو ہلاک کر دیا۔ ہم ان گنہگاروں کو بھی اسی طرح کی سزا دینگے پھر ان امتوں کی ہلاکت کے بعد ہم نے تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا ہے

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا

تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور جب ہمارے کھلے احکام ان کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو جو لوگ ہمارے ملنے کی

يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ

امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لا دو یا اس کو بدل دو ان سے کہہ دو میرا مقدور نہیں کہ میں اس کو اپنی طرف

مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

سے بدل دوں میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ

سے ڈر لگتا ہے ان سے کہو اگر اللہ چاہتا تو میں تم کو یہ قرآن پڑھ کر نہ سناتا اور نہ اللہ تم کو اس سے آگاہ کرتا میں اس سے

لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

پہلے میں تم میں مدتوں رہ چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے

سورۂ یونس مکیہ

۲۰۴ ۔ آیات ۲ تا ۱۴ ۔ ایسے لوگ جو اپنے معبودوں کو جو انسانی قالب میں ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ کے اوتار سمجھتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کے بتوں میں بھی ان معبودوں کی تجلی آجاتی ہے ۔ وہ اس امر پر تعجب کرتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہو کر بشیر اور نذیر بن سکتا ہے ۔ اپنے حال پر اُن کو تعجب نہیں آتا کہ ایک انسان خدا بن سکتا ہے مگر رسول نہیں بن سکتا ۔ اور رسول کے اندر فوق العادات امور کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ان کو جادو کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ یہاں ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کا قدم صدق پر ہے وہ مسحور نہیں ہیں ۔ اور اگلی آیات میں فرماتا ہے کہ آسمان اور زمین کا انتظام جن کا وہ خالق ہے اُس کے اپنے ید قدرت میں ہے ۔ کسی کو اس نے اپنی حکومت میں شریک نہیں کیا ۔ حتیٰ کہ کوئی ذات بغیر اذن الٰہی شفاعت بھی نہیں کر سکتی ۔ یہ دنیا دار الجزا نہیں محق اور مبطل یکساں زندگی بسر کرتے ہیں ۔ جزا کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا عالم رکھا ہے ۔ جہاں سب اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی جزا اور سزا کے لیے حاضر ہوں گے اور آیت ۱۱ پر جاکر فرمایا ہے کہ اگر بدیوں کی سزا اس عالم میں جلد دیدی جائے تو اس عالم میں ان کی زندگی محال ہو جائے اور نیکیوں کا بدلہ بھی اسی عالم میں سکو دیا جائے تو کوئی بدی کا مرتکب نہ ہو اور امتحان باطل ہو جائے اور آیت ۱۲ و ۱۳ میں فرمایا ہے کہ اگر بطور تنبیہہ ان کی اصلاح کے لیے مواخذہ بھی کیا جاتا ہے تو اس سے کوئی عبرت نہیں اُٹھاتے اور جب اُن کی بدکرداریوں کے سبب سے ان کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے تو ان کو دنیا سے مٹا دیا جاتا ہے ۔ آیت ۱۴ میں فرماتا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے ہلاک شدہ قوموں کا جانشین تم کو بنایا ہے ۔ دیکھیں کہ اب تم کیا عمل کرتے ہو ۔ سو مسلمانوں نے کیا جو کچھ کیا اور اب تک کر رہے ہیں ۔ وکان ذلك قدراً مقدوراً ۔

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یا اس کے احکام کو جھٹلائے بیشک مجرم کامیاب نہیں ہوتے ۲۰۵ ع اور اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو

مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ

نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو نفع دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں یہ ہماری سفارشی ہیں ان سے کہو کیا تم اللہ کو

اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں پاتا ہے وہ پاک اور بہت بلند ہے اس سے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں ۲۰۶

مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

اور یہ لوگ تو ایک ہی امت تھے پھر ان میں اختلاف پیدا ہوئے اور اگر تمہارے پروردگار کی بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں

لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ

ان باتوں کا فیصلہ کر دیا جاتا جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان کیوں

رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَاۤ اَذَقْنَا

نہ اتارا گیا تو کہدو غیب کی خبر تو اللہ ہی کو ہے تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں اور جب ہم لوگوں

ع ۲

النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِىْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ

کو کسی تکلیف کے بعد جو ان کو پہنچتی ہے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو فوراً وہ ہمارے احکام کی مخالفت میں کارروائی کرنے لگتے ہیں کہو اللہ کی

مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِىْ يُسَيِّرُكُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى

کارسازی زیادہ جلد ہوتی ہے ہمارے رسول جو کارسازیاں تم کرتے ہو وہ لکھتے جاتے ہیں وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہانتک

اِذَا كُنْتُمْ فِى الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ ان کو باد موافق کی مدد سے لے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں تو (ناگاہ) کشتی کو ایک تند

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

ہوا کا جھونکا لگتا ہے اور موج ان کو ہر طرف سے آگھیرتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھر گئے تو عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر کے اس کو

لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ

پکارتے ہیں کہ اگر تونے ہم کو اس مصیبت سے نجات دی تو ہم تیرے شکر گذاروں میں سے ہونگے ۲۰۷ ع تو جب ان کو نجات دیتا ہے

ثبوت صداقت رسالت

۲۰۵ - آیت ۱۶ و ۱۷ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول صلعم کی صداقت کی دلیل کی طرف منکروں کی توجہ مبذول کی ہے کہ جس شخص کی چالیس سالہ عمر تم لوگوں کے اندر امانت اور صداقت اور طہارت کے ساتھ گذری ہے۔ وہ اس جرم عظیم کا مرتکب کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرے۔ ایسے مفتری تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

شفعا کی نفی

۲۰۶ - آیت ۱۸ - اس آیت میں شفعا کی نفی کی گئی ہے۔ مشرک جس قسم کی شفاعت کی اپنے شفعا سے امید رکھتے ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی جزئیات کا علم نہ ہو اور ایسے معاملات شفعا کے ذریعہ سے طے ہوتے ہوں اور چونکہ یہ عقیدہ باطل ہے اس پر جو بنیاد رکھی گئی ہے وہ بھی باطل ہے۔

۲۰۷ - آیات ۲۱ و ۲۲ - آیت ۲۱ میں آیاتنا سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں اور مکر سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام کو حیلوں سے ٹالنا ہے۔ یہ آیت ۲۲ میں اسی کی ایک مثال بیان کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں فلما انجاھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق یہ الفاظ اور آیت ۲۱ کے یہ الفاظ اذا ھم مکر فی آیاتنا مترادف ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے تو اللہ کی نافرمانی کرنے لگتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔

إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

تو وہ زمین میں ناگاہ سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو تمہاری سرکشی کا وبال تمہارے اپنے نفسوں پر ہے دنیا کی

مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا

زندگانی سے فائدہ اٹھا لو پھر تمہارا لوٹنا ہمارے پاس ہے تو ہم تم کو بتا دینگے جو کچھ تم کرتے رہے زندگانی

مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ

دنیا کی مثال تو پانی کی سی ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا تو اس سے زمین کی روئیدگی جس کو

مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں مل گئی یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگھار کر لیا اور آراستہ ہو گئی اور کھیت کے

وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا

مالکوں نے سمجھا کہ وہ ان کے قابو میں آ گئی ہے تو رات یا دن کو اس پر ہمارا حکم صادر ہوا تو ہم نے اس کا ایسا ستھراؤ کر دیا

كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللَّهُ يَدْعُو

گویا کہ کل وہ موجود نہ تھے ہم اپنے احکام کی تفصیل اسی طرح بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ف۲۰۸ اللہ لوگوں کو

إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا

سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستہ پر چلاتا ہے ان لوگوں کے لئے جو نیکی

الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

کرتے ہیں بھلائی ہے اور کچھ زیادہ بھی اور ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی یہ لوگ جنتی ہیں

الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جن لوگوں نے برے کام کئے تو برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے اور ان پر

بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ

رسوائی چھائی ہو گی اللہ سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ہو گا گویا کہ ان کے مونہوں پر

وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾

کالی رات کے ٹکڑے اڑھائے گئے ہیں یہ لوگ دوزخی ہیں اس میں مدتوں رہیں گے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر ان سے جو شرک کرتے ہیں کہیں گے تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو

زندگیٔ دنیا کی مثال

۲۰۸۔ آیت ۲۴۔ اس میں زندگی کی ایک مثال بیان کی ہے۔ زمینی مادوں سے نباتات کا وجود بنتا ہے۔ اس کے لئے آسمان سے مایۂ حیات یعنی پانی آتا ہے۔ وہ نباتات میں زندگی ڈال دیتا ہے پھر وہ جوبن پر آتی ہے اور اپنے حسن سے دل لبھاتی ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مایۂ حیات یعنی رطوبت اس میں سے نکال لیتا ہے اور وہ خشک ہو جاتی ہے۔ اور جن عناصر سے اس کا جسم بنا تھا۔ وہ سب اپنے اپنے عناصر میں مل جاتے ہیں اسی طرح انسان کا قالب زمینی عناصر سے تیار ہوتا ہے۔ آسمان سے ایک روح آکر اس میں داخل ہوتی ہے اور اس میں زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ انسان اپنی ہستی کی رنگ رلیوں میں محو ہو جاتا ہے وہ دنیا کے ادھیڑ بن میں ہوتا ہے کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جاتا ہے اور آسمانی روح اس میں سے کھینچ لی جاتی ہے روح حیوانی نے جو چیزیں زمین سے حاصل کی تھیں وہ سب زمین کے لیے چھوڑ جاتی ہے سوائے روح حیوانی سب پر فنا ہے رہ جاتا ہے اللہ کا نام فاعتبروا یا اولی الابصار۔

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

پھر ہم ان میں پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری بندگی تو نہیں کرتے تھے پس ہمارے اور تمہارے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ

درمیان اللہ گواہ بس ہے کہ ہم تمہاری بندگی سے بے خبر تھے وہاں ہر ایک شخص اپنے عمل کو جو اس نے آگے

مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾

بھیجا جانچ لے گا اور لوگ اپنے سچے مولا کی طرف لوٹائے جاویں گے اور جو افترا پردازیاں کرتے تھے وہ ان سے جاتی رہیں

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ

پوچھو کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یا کان اور آنکھیں کس کے قبضہ میں ہیں اور کون

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ

زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون نظام عالم کی تدبیر کرتا ہے تو بے تامل کہدینگے

اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ

کہ اللہ تو کہو کیا پھر تم اس سے ڈرتے نہیں پھر بھی اللہ تو تمہارا سچا پروردگار ہے پھر اس حق کے ماننے کے بعد انکار گمراہی

فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا

نہیں تو کیا ہے پس تم کس طرح اس حق ہی سے پھرائے جاتے ہو اس طرح تیرے پروردگار کا فرمودہ ان لوگوں پر جو نافرمانی کرتے ہیں صادق آیا کہ یہ

يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ

مانیں گے نہیں پوچھو کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اس کی جنس کا سلسلہ جاری رکھتا ہو کہو

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي

اللہ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے اور اس کی جنس کی پیدائش جاری رکھتا ہے پھر تم کہاں الٹائے جاتے ہو پوچھو تمہارے شریکوں میں سے کون ہے جو حق

إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ

کی راہ دکھائے کہو اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے کیا جو حق کی راہ دکھاتا ہے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے یا وہ

لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا

جو خود راہ نہیں پا سکتا مگر یہ کہ اس کو دوسرا کوئی راہ دکھائے تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا تم کیسے فیصلے کرتے ہو اور اکثر ان میں سے ظنی باتوں کے

ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا

پیچھے چلتے ہیں اور ظن حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں اور یہ

كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا اس کو کوئی بنا لائے بلکہ یہ تو اس کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے ہے اور

وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ

ان کتابوں کی تفصیل ہے جو بلا شک پروردگار عالم کی طرف سے ہیں ۲۰۹ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس کو خود بنا لیا ہے

---

۲۰۹ - آیت ۳۶ و ۳۷ - غیر اللہ کی پرستش اور ان کی طاعت اکثر ظنوں پر مبنی ہے ظنی امور پر کسی حق اور حقیقت کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی ان کے مقابل قرآن کریم کی تعلیم حقائق پر مبنی ہے۔ یہ کسی کا افترا نہیں یہ ان حقائق کا مصدق ہے جو اللہ تعالیٰ کی سابقہ کتابوں میں موجود ہیں اللہ رب العلمین کی علمی کتاب کی تفصیل کرتا ہے جو انسانوں کے مشاہدہ کے لیے کھلی ہوئی ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ

کہو ایک سورت تو اس کی مثل بنا لاؤ اور (اپنی مدد پر) اللہ کے سوا جن کو بلا سکتے ہو بلاؤ اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ

سچے ہو بلکہ یہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو ان کے علم کے احاطہ میں نہیں آئی اور ابھی اس کی حقیقت ان تک نہیں پہنچی اسی طرح

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُم

انہوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں تو دیکھ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا اور بعض ان میں سے

مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِن

ایمان لے آئینگے اور بعض اس پر ایمان نہ لائیں گے اور تیرا پروردگار فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے اور اگر

كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا

(اس پر بھی) تم کو جھٹلائیں تو کہو میرا عمل مجھ کو اور تمہارا عمل تم کو تم میرے عمل کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے عمل کا ذمہ دار نہیں ہوں

تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا

اور بعض ان میں سے تمہاری باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے اگرچہ عقل بھی نہ رکھتے

يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا

ہوں اور بعض ان میں سے تیری طرف دیکھتے رہتے ہیں تو کیا تم اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اگرچہ ان کو کچھ

يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾

سوجھتا نہ ہو اللہ تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ

اور جس دن ان کو جمع کرے گا تو ان کو ایسا معلوم ہوگا) کہ وہ گویا دنیا میں دن کی ایک گھڑی جو ان میں مروج تھی رہے ہونگے

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ

ضرور وہ لوگ گھاٹے میں آ گئے جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور یہ لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں ہیں ف ۲۱۰ اور اگر ہم تم کو بعض

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ

وعدے جو ان سے کرتے ہیں دکھلا دیں یا تم کو وفات دیدیں تو ان کو تو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کئے پر

مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم

گواہ ہے اور ہر امت کے لئے رسول ہے جب رسول ان میں آ جاتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

کر دیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہوگا (بتاؤ) اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ

سچے ہو کہو میں اپنے نفس کے لئے بھی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے ہر امت کے

أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ

رہنے کا ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی پیچھے ہٹ نہیں سکتے اور اس وقت سے آگے بھی نہیں جا سکتے پوچھو

---

۲۱۰ - آیت ۴۵ - اس آیت میں یتعارفون بینھم ساعۃ من النھار کی صفت واقع ہوئی ہے یعنی دن کی ایسی ساعت جو انسان کے درمیان متعارف تھی۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۰﴾

دیکھو توسہی اگر اس کا عذاب تم کو رات یا دن کو آلے تو وہ کونسی چیز ہے جو گنہگار اس سے پہلے کر لیں گے

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيلَ

کیا جب واقعہ ہوگا تو اس کو مانوں گے (اس وقت تو کہا جاویگا) اب مانتے ہو حالانکہ پہلے اس کے لئے تم جلدی کیا کرتے تھے پھر ظالموں سے

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۵۲﴾

کہا جاوے گا کہ دیر پا رہنے والا عذاب چکھو تم کو بدلہ نہیں دیا جاتا مگر اسی کا جو تم کماتے تھے ۲۱۱

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ

اور دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ حق ہے کہو میرے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ بات حق ہے اور تم (اللہ کو) ہرانے والے نہیں اور اگر

أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

ہر ایک شخص کے قبضہ میں جس نے ظلم کیا ہے سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے تو اپنی رہائی کے بدلہ دیدیتا اور جب عذاب دیکھیں گے تو اپنی

رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۵۴﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا

ندامت کو چھپائیں گے اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا یاد رکھو جو کچھ آسمانوں

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۵﴾ هُوَ

اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہی

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۶﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ

جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی اور

رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾ قُلْ

سینہ کی بیماریوں کی دوا ہے اور مومنوں کے لئے رہنما اور رحمت ہے کہو

بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۵۸﴾

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت پر ہاں اسی پر ان کو خوش ہونا چاہئے یہ اس سے بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا

کہو دیکھو تو سہی اللہ نے جو روزی تمہارے لئے اتاری ہے تو تم نے اس میں سے حرام اور حلال بنائے ہیں

قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

پوچھو کیا تم کو اللہ نے اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ

روز قیامت کے بارے ان کا کیا خیال ہے بیشک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن

ع ۱۴ ۔ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱۱۔ آیات ۴۸ تا ۵۲ ۔ کسی قوم میں رسول کا آنا اس قوم کے لیے قیامت کبریٰ کا ایک نمونہ ہوتا ہے ۔ اپنی قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ وہ کب ہوگی ۔ جواب یہ ہے کہ رسول کو اس کا علم نہیں ۔ ہر ایک قوم کے لیے ایک وقت مقرر ہے ۔ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ۔ اور وقت پوچھنے سے فائدہ کیا ۔ وقت سے پہلے تو قوم اس کی تصدیق نہیں کرتی ۔ اور جب وہ ساعت آجائے تو اس کا کوئی چارہ نہیں کر سکتے ۔ اور اس وقت کا ایمان مقبول نہیں ہوتا ۔

أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ

ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے ۲۱۲ اور تم جس حالت میں ہوتے ہو اور قرآن میں سے جو کچھ پڑھتے ہو

وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ

اور جو کچھ عمل کرتے ہو ہم اس پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور ایک ذرہ بھر

عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ

چیز تمہارے پروردگار سے غائب نہیں ہوتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور ذرہ سے چھوٹی چیز ہو یا

وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٦١﴾ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

بڑی وہ کھلی کتاب میں درج ہے ۲۱۳ یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ

آزردہ ہونگے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہے اُن کے لئے زندگانی دنیا میں خوشخبری

الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾

ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہ بڑی کامیابی ہے

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ

اور ان کی باتیں تجھے غمگین نہ کریں عزت ساری اللہ کے لئے ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے ۲۱۴ یاد رکھو جو

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اللہ کے محکوم ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا اور شریکوں کو پکارتے ہیں

---

۲۱۲ - آیات ۵۷ تا ۶۰ - ان میں مومن و غیر مومن سب کو مخاطب کیا ہے۔ بدیں اسلوب - لوگو! مومن کے لیے تمہارے پروردگار کی طرف سے وعظ اور سینہ کی بیماریوں کی شفا اور سیدھے رستہ کی طرف راہنمائی اور رحمت نازل ہوئی ہے چاہیے تو یہ کہ اس فضل اور رحمت کو خوش ہو کر لیں یہ اس رزق سے بہتر ہے جو جسمانی پرورش کے لیے جمع کرتے ہیں پھر اس جسمانی رزق کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اپنی رائے سے حلال اور حرام میں تقسیم کر رکھا ہے۔ حالانکہ اس کی حلت اور حرمت کی کوئی سند اس کے منزل کی طرف سے ان کے پاس نہیں۔ ان کا یہ فعل افترا علی اللہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ جسمانی رزق کے استعمال میں بھی وہ رازقِ مطلق کی اجازت کے محتاج ہیں پس روحانی رزق کیلیے جو جسمانی رزق سے اعلیٰ اور ادوم ہے آیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محتاج نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ لوگوں کو ان کے ظنیات پر جن میں اُن کی ہلاکت ہے نہیں چھوڑتا بلکہ علم اور یقین کے فوائد سے ان کو مستفید کرنا چاہتا ہے۔ مگر لوگ بجائے شکر گذاری کے کفران کرتے ہیں۔

۲۱۳ - آیت ۶۱ - جملہ عالم درخت کے تخم کی مانند ہے جس میں درخت کی لکڑی اور اس کی چھال اس کی شاخیں اس کے پتے اور شگوفہ اور میوہ وغیرہ سب اس کے تخم کے اندر لکھے ہوئے موجود ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح عالم کے اندر جس قدر واقعات ہوتے ہیں وہ سب درج ہیں اور وہ اپنے اپنے اوقات پر عالمِ اعیان میں آتے ہیں اور یہ یہی اللہ تعالیٰ کی کتاب مبین ہے۔

۲۱۴ - آیات ۶۲ تا ۶۵ - جس کیفیت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت ۶۱ میں کیا ہے وہ اولیاء اللہ کو نصیب ہوتی ہے۔ کہ عمل کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ اُن کو دیکھتا ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہیں۔ اور ولایت ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے ان کو ان کے عمل کی قبولیت کی بشارات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بصورت الہام ملتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت بدل نہیں سکتی اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔ ان کے مقابل دنیادار اپنے دنیا کے گھمنڈ پر ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر جو عزت اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں حاصل ہے اس کو دنیادار کہاں سمجھ سکتا ہے۔

اللّٰہِ شُرَکَآءَ ؕ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ ہُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ہُوَ الَّذِیۡ

وہ کسی کی پیروی نہیں کر رہے ہیں وہ تو اپنے خیال ہی پر چلتے ہیں اور اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہی ہے جس نے

جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ النَّہَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ

تمہارے لئے رات بنائی ہے تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشنی دینے والا بنایا اسمیں ان لوگوں کے لئے جو باتوں کو سنتے

یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ الۡغَنِیُّ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

ہیں نشانات ہیں کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا رکھا ہے اللہ کی ذات اس سے پاک ہے وہ بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں اور

فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَکُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۭ بِہٰذَا ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾

زمین میں ہے سب اسی کا ہے تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ کی نسبت وہ بات کہتے ہو جس کا علم تم کو نہیں

قُلۡ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ ﴿ؕ۶۹﴾ مَتَاعٌ فِی الدُّنۡیَا

کہو جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں کامیاب نہیں ہونگے دنیا میں کچھ فائدہ اٹھا لینا

ثُمَّ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُہُمۡ ثُمَّ نُذِیۡقُہُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِیۡدَ بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

ہے پھر ان کو ہمارے پاس لوٹ آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر کی وجہ سے سخت عذاب چکھائیں گے ف۲۱۵

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اِنۡ کَانَ کَبُرَ عَلَیۡکُمۡ مَّقَامِیۡ وَ

اور ان لوگوں کو نوح کا حال پڑھ سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم کو میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کے احکام

تَذۡکِیۡرِیۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَکُمۡ وَ شُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ لَا یَکُنۡ

کا تم کو یاد دلانا بُرا لگتا ہے تو میرا توکل تو اللہ پر ہے تم اپنا وہ کام جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو اپنے شریکوں کے ساتھ ٹھیرا

اَمۡرُکُمۡ عَلَیۡکُمۡ غُمَّۃً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُکُمۡ

لو پھر وہ کام تم پر کسی طرح مخفی نہ رہے پھر جو میرے ساتھ کرنا ہے کر گذرو اور مجھے مہلت نہ دو اور اگر اس سے منہ موڑ لو تو میں نے تو

مِّنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۙ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۷۲﴾

تم سے کوئی صلہ مانگا نہیں میرا صلہ تو بس اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسکا فرمانبردار ہوں میں رہوں

فَکَذَّبُوۡہُ فَنَجَّیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ وَ جَعَلۡنٰہُمۡ خَلٰٓئِفَ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِیۡنَ

تو انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں نجات دی اور ہم نے ان کو جانشین بنایا اور ہم نے ان لوگوں کو

---

۲۱۵ - آیات ۶۶ تا ۷۰ - جیسا کہ آیت ۶۵ سے معلوم ہوا رسول صلعم اور مومنین درویشی کی حالت میں تھے۔ کفار ان کو ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضور کو اس سے صدمہ پہنچتا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو تسلی دیتا ہے۔ کہ حقیقی عزت تو جلّ اللہ تعالیٰ کے لیے شایاں ہے جو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات کا مالک ہے۔ ان لوگوں کی کیا عزت ہے جنہوں نے اپنے جیسے یا اپنے سے بھی کمتر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دے رکھا ہے اور وہ بھی کسی علم کی بنیاد پر نہیں بلکہ ظنیات کی بنیاد پر۔ اللہ تعالیٰ کے نظام میں رات اور دن دونوں کا آنا ضروری ہے۔ رات سُلانے اور دن جگانے کے لیے۔ اس وقت عرب کی قوم پر ان کے عقائدِ باطلہ اور اعمالِ شنیعہ کی رات چھائی ہوئی ہے اس کے بعد دن آنے والا ہے جو ان کو روشن کرے گا۔ اے نبی تو اپنے حق میں ہتک آمیز کلمات سن کر کیوں محزون ہوتا ہے۔ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی بھی ہتک کرتے ہیں کہ اس پاک اور بے نیاز ذات کے لیئے بیٹا تجویز کرتے ہیں۔ جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اور اس قباحت کے لیئے ان کے پاس کوئی سند بھی نہیں۔ اپنی بے علمی سے اللہ تعالےٰ پر افترا کرتے ہیں۔

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن

غرق کر دیا جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا تو تم دیکھو جنکو ڈرایا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا پھر ہم نے اس کے بعد رسولوں

بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا

کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا تو وہ ان کے پاس کھلے نشانات کے ساتھ آئے تو وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ اس چیز پر ایمان لاتے جس کو

كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

ان کے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم اسی طرح ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں جو حد سے باہر قدم رکھتے ہیں پھر ان کے بعد ہم نے

مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا

موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور

وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ

وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق بات پہنچی تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو

مُّبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ

ہے موسیٰ نے کہا کہ جب حق بات تمہارے پاس آئی (تو کیا اسے ایسا کہتے ہو) کیا یہ جادو ہے اور جادوگر دل کو

السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَ

کامیابی نہیں ہوتی انہوں نے کہا کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے کہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس سے ہم کو

تَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَ

برگشتہ کر دو اور اس ملک میں بڑائی تم دونوں کی ہو جاوے اور ہم تو تمہاری بات ماننے والے نہیں اور

قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم

فرعون نے کہا کہ ہر ایک ماہر جادوگر کو ہمارے پاس لاؤ پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ

مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ

ڈالو جو کچھ تم ڈالنا چاہتے ہو تو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ جو تم بنا لائے جادو

السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ

ہے ضرور اللہ اس کو ابھی باطل کر دے گا ضرور اللہ مفسد لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ اپنی

اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ

باتوں سے حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ نافرمان برا مانیں پس موسیٰ کی بات سوا اس کی قوم کے چند آدمیوں کے کسی

مِّن قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ ۚ

نے نہ مانی اور وہ بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو

وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ

مصیبت میں نہ ڈال دیں اور شک نہیں کہ فرعون اس ملک میں اپنی بڑائی قائم رکھنے والا تھا اور ضرور وہ ظلم میں حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور موسیٰ نے کہا

يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿٨٤﴾

اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم اس کے فرماں بردار ہو

فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا

تو انہوں نے کہا ہمارا بھروسا اللہ ہی پر ہے اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا اور اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
اس کافر قوم سے ہم کو نجات دے ف٢١٦ اور ہم نے موسٰی اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ
مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھروں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے رکھو اور نماز قائم رکھو اور ایمان والوں کو (نجات) کی

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
خوشخبری سنا دو ف٢١٧ اور موسٰی نے دعا مانگی اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو زندگانی دنیا میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ
آرائش کا سامان اور دولت دے رکھی ہے اے ہمارے پروردگار جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تیرے رستہ سے لوگوں کو گمراہ کریں اے ہمارے پروردگار ان کے

اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ
مالوں کو مٹا دے اور ان کے دلوں کو سخت کردے تاکہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں ایمان نہ لائیں اللہ نے فرمایا تم دونو

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَ
کی دعا قبول کی گئی تو دونو ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کے رستہ پر نہ چلنا جو اللہ کی سنت کا علم نہیں رکھتے ف٢١٨ اور

جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ
ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا اور فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور شرارت سے ان کا پیچھا کیا یہاں

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا
تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو کہا کہ میں ایمان لایا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں

اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ
اور میں اس کے فرماں برداروں میں سے ہوں کیا اب ایمان لاتا ہے حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا تھا اور تو

---

٢١٦ - آیات ۸۵ و ۸۶ - ایک عاجز قوم جو اپنے ظالم حاکم کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتی ان کا چارہ یہ دعا ہے جو ان آیات میں ذکر کی گئی ہے - اللہ پر توکل کرتے ہیں اور گڑگڑا کر عرض کرتے ہیں کہ ہم پر ایسے مصائب نہ ڈال کہ ظالم قوم کے لیے دین کی تکذیب کے لیے ہمارا وجود ہی فتنہ بن جائے - اور کافر قوم کے ظلم سے اپنی رحمت کے ساتھ ہم کو بچا - اے مسلمانو! تم آج اسی قوم کے بروز ہو اور تم پر وہی مصائب ہیں جو ان پر تھے تمہارے لیے بھی چارہ کار یہی دعا ہے - بیہودہ خیالات اور اپنی ایجاد کردہ تدابیر کو ترک کر دو کہ ان میں تمہاری ہلاکت ہے -

٢١٧ - آیت ۸۷ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عاجز اور بے چارہ قوم کو قبطیوں کے ظلموں سے بچنے کے لیے اور حکام کو یہ خیال دلانے کے لیے کہ یہ قوم بھاگ جانے کا ارادہ نہیں رکھتی حضرت موسٰی اور ہارون کو حکم دیا کہ مصر میں گھر بنالو اور گھر ایک دوسرے کے مقابل دالانوں میں بنالو تاکہ مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی دادرسی کر سکو - اب بھی ضعیف قوموں کا یہی شیوہ ہے کہ اپنا محلہ جدا رکھتے ہیں اور مکانات آمنے سامنے بناتے ہیں -

٢١٨ - آیت ۸۹ - اس آیت میں تین حکم دیے ہیں - تم دونوں کی دعا قبول کی گئی - دعا تو موسٰی کی طرف سے مذکور ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ ہارون نے دعا کے ختم پر آمین کی - دوسرا حکم یہ ہے کہ مستقیم رہو - کسی امر پر استقامت فلاح کا ذریعہ - اگر فلاح میں توقف واقع ہو تو گھبرا کر کام نہ چھوڑنا چاہیے کہا گیا ہے - الاستقامة فوق الكرامة - تیسرا حکم یہ ہے کہ بے علموں کے رستہ کی پیروی نہ کرو اس سے یہ مراد ہے کہ اپنی کامیابی میں تعجیل نہ کرو - اللہ کے کام آہستگی سے ہوتے ہیں -

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ

فساد کرنے والوں میں سے تھا سو آج ہم تمہارے بدن کو بچائیں گے تاکہ ان لوگوں کے لئے جو تمہارے بعد آئیں گے تو ایک نشان ہو اور

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

البتہ بہت لوگ ہمارے نشانات سے غافل ہیں ف ۲۱۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو صدق کے

مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ ۭ

مکان میں ٹھکانا دیا اور ستھری چیزوں سے روزی دی تو انہوں نے علم آجانے کے بعد (حق کی) مخالفت کی

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ

تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں پس اگر

كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ

اس میں جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے تم کو کچھ شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں تمہارے

قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا

پروردگار کی طرف سے حق آیا ہے تو شبہ کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو ف ۲۲۰ اور نہ

تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (ایسا کرو گے) تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے جن لوگوں کے

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَاۗءَتْھُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا

حق میں تمہارے پروردگار کا گفتہ پورا ہو چکا ہے اگرچہ وہ ہر قسم کا نشان دیکھ لیں ایمان نہ لاوینگے جب تک دردناک عذاب

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

نہ دیکھیں تو قوم یونس کے سوا کیوں اور کوئی ایسی بستی نہ ہوئی کہ (عذاب آنے پر) ایمان لائی ہو تو اسکے ایمان نے اسکو نفع

---

۲۱۹ ۔ آیات ۹۰ تا ۹۲ ۔ فرعون کی اجازت سے اپنی عید منانے کے لیے بنی اسرائیل ایک میدان میں خیمہ زن ہوئے اور ایک رات کو وہاں سے کوہ سینا کی طرف روانہ ہوئے ۔ فرعون کو خبر لگی تو اس نے بنی اسرائیل کا تعاقب مع افواج خود کیا ۔ بنی اسرائیل بحیرۂ قلزم سے پار سلامت اتر گئے اور فرعون مع لشکر اس بحیرہ میں گھس کر غرق ہو گیا ۔ غرق ہونے کے وقت ایمان لایا ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ مستاصل عذاب کے آنے پر ایمان قبول نہیں ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی لاش کو پیچھے آنے والی نسلوں کے لیے بچا لیا ۔ اور وہ بادشاہی طریقہ پر دفن کیا گیا ۔ اس کی لاش انیسویں صدی کے آخر میں کھود کر نکالی گئی ہے اور لندن کے عجائب خانہ میں موجود ہے ۔ کسی کو اس کا علم نہ تھا ۔ یہاں تک کہ تورات میں بھی مذکور نہیں کہ اس کی لاش ملی تھی ۔ اس واقعہ سے قرآن کریم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل پیدا ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ علیم حکیم کا کلام ہے عرب کے ایک امی کو واقعہ سے ساڑھے تین ہزار برس کے بعد کیا معلوم تھا کہ فرعون موسیٰ کی لاش بچائی گئی تھی اور یہ کہ وہ کسی وقت میں نکالی جاوے گی ۔ اور پچھلوں کے لیے وہ ایک نشان ہو گی ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتکون لمن خلفک اٰیۃ ۔

۲۲۰ ۔ آیت ۹۴ ۔ اس آیت میں ہر شک کرنے والا مخاطب ہے ۔ خواہ وہ کسی گروہ سے ہو ۔ ایسے عظیم الشان نشان کے ظہور کے بعد جس کا ذکر اوپر آیت ۹۰ و ۹۱ میں ہو چکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ شک کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم اہل کتاب سے دریافت کرو کہ ایک کتاب کامل کا آنا مقدر تھا ۔ جو آ چکی اور اس امر کی انتظار نہ کریں ۔ کہ ان پر وہ عذاب آئے جو منکرین پر آیا کرتا ہے ۔ کیونکہ جب ایسا عذاب سر پر آ جاتا ہے تو اس وقت کا ایمان مفید نہیں ہوتا جیسا کہ فرعون کے معاملہ میں ہو چکا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے یونس کی قوم کا حوالہ بھی اسی واسطے دیا ہے جس کا ذکر آیت ۹۸ میں ہے ۔

يُونُسَ ۖ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

دیا ہو قوم یونس جب ایمان لائی تو ہم نے زندگانی دنیا میں ان سے رسوائی کا عذاب ٹال دیا اوران کو ایک وقت

إِلٰى حِينٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ

تک برتنے دیا ف۲۲۱ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو روئے زمین کے سب لوگ ایمان لے آتے کیا تم لوگوں کو

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا

مجبور کر دوگے تاکہ وہ ایمان لے آئیں اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ کے حکم کے سوا ایمان

بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوا مَاذَا

لائے اور کفر کی پلیدی انہیں کے حصہ میں آتی ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے کہو جو کچھ آسمانوں اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۱﴾

زمین میں ہے اس پر نظر ڈالو اور (حقیقت یہ ہے) کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانات اور ڈراوے سود مند نہیں ہوتے

فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا

تو کیا یہ لوگ ان لوگوں کے سے زمانہ کا انتظار کرتے ہیں جو ان سے پہلوں پر آیا کہو تم بھی انتظار کرو

---

۲۲۱ - آیت ۹۸ - حضرت یونس جس کا زمانہ آٹھویں صدی قبل مسیح ہے ۔ اہلِ نینوا کی طرف مبعوث ہوا تھا جو ایک بڑی سلطنت کا دارالخلافہ تھا ۔ اہلِ نینوا نے اس کی تکذیب کی ۔ اور وہ آخر اُن کو تکذیب پر عذاب آنے کی خبر دے کر نینوا سے بغیر اذن الٰہی چلا گیا ۔ اس کے بعد قوم پر عذاب آیا ۔ مگر قوم نے ڈر کر توبہ کی اور ایمان لائے اور اُن کی توبہ قبول ہو کر عذاب اُٹھا دیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ اس میں یہ خبر دیتا ہے کہ کوئی بستی ایسی موجود نہیں کہ عذاب کے آجانے کے بعد ایمان لائی ہو اور اُن کے ایمان نے اُن کو فائدہ پہنچایا ہو ۔ سوائے قوم یونس کے کہ وہ عذاب آنے پر ایمان لائے اور اللہ نے اُن کو بچا کر زندگیِ دنیا سے متمتع کیا ۔ اس سے پایا گیا کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب عذاب موعود آجائے تو ایمان مفید نہیں ہوتا ۔ اور حضرت یونس کی قوم کو اس سنت اللہ سے مستثنیٰ رکھا ہے ۔ پس یہ ایک قطعی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عام سنت سے کسی واقعہ کو مستثنیٰ کر لیتا ہے اور باوجود اس کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ سنت اللہ تبدیل ہو گئی ۔ سنت اللہ تو اسی طرح جاری رہتی ہے کسی واقعہ کو اس میں سے مستثنیٰ رکھنے سے اللہ کا یہ حکم کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا بدستور قائم رہتا ہے ۔ دوسری یہ بات کہ اس واقعہ پر یہ استدلال کہ انذاری پیشین گوئیاں ٹل جاتی ہیں ۔ درست نہیں ۔ اس سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ اپنی سنت عامہ سے کسی واقعہ کو مستثنیٰ کر دے ۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اس کے اپنے قانون کا پابند قرار دینا جو مخلوق کے لیے بنایا گیا ہے اس کی قدرت مطلق کے شایاں نہیں ۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ۔ اور یہاں جو پیشین گوئی کی گئی تھی وہ واقعہ ہو گئی وہ ٹلی نہیں ۔ عذاب جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی وہ آگیا تھا ۔ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ کے علم کا ایک مظاہرہ ہوتا ہے اور یہ محال ہے کہ کوئی واقعہ اللہ تعالیٰ کے علم کے برخلاف ہو اور اللہ تعالیٰ کے علم کی تکذیب کر دے ۔ اللہ فرماتا ہے فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ (ابراہیم ۴۷) یعنی اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ گمان نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کا خلاف کرے گا ۔ رسولوں کے ساتھ دو قسم کے وعدے ہوتے ہیں ۔ بشارت کے وعدے اور انذار کے وعید ان دونوں میں خلاف نہیں ہوتا ۔ یہ کس طرح جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کہے کہ فلاں امر واقعہ ہوگا ۔ اور پھر وہ واقعہ نہ ہو ۔ اول تو ایسی پیشین گوئی جو ٹل جانے والی ہو اس کا کسی کی صداقت ثابت کرنے کے لیے پیش کرنا بے معنی ہے ۔ دوئم ایسی پیشین گوئیوں پر کوئی تحدی نہیں ہو سکتی جس کے ٹل جانے کا احتمال ہو ۔ ہاں سزا جزا جو انسان کے عقائد اور اعمال پر مرتب ہوتی ہے وہ انسان کی حالت کے بدل جانے سے تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اس کا پیشین گوئی سے کوئی تعلق نہیں ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم (الرعد)

حضرت یونس کا حال ۔ اللہ کے وعدے [illegible] نہیں [illegible]

إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا

ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہوں بچا لیتے ہیں (اسی طرح

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ

اب بھی ہوگا) یہ ہم پر لازم ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں کہو اے لوگو اگر تم کو میرے دین کے بارے میں کچھ شک ہے

فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

تو اللہ کے سوا جن کی تم بندگی کرتے ہو میں تو ان کی بندگی نہیں کرتا ولیکن اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَ

قبض کرتا ہے اور مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنین کے زمرہ میں رہوں اور یہ کہ اپنی توجہ کو سیدھا اس دین کی طرف قائم رکھ اور

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ

مشرکین میں سے نہ ہو اور اللہ کے سوا کسی کو نہ پکار کہ وہ تم کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان دے

فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

سکتا ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو اس وقت تم ظالموں میں سے ہوگے اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوائے کوئی اس کا

كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

دور کرنے والا نہیں اور اگر تم کو کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کہو اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق آیا

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ

ہے تو جس نے ہدایت پائی سو وہ اسکے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جو بہکا تو وہ بھٹک کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے

وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ؕ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ

اور میں تم پر مسلط نہیں ہوں تم اسی پر چلتے رہو جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کر تاکہ اللہ اپنا فیصلہ کرے

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

(حاشیہ: ع ۱۱ ، ۱۵ — ع ۱۱ ، ۱۶)

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَعَشْرُ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا

یہ ایک کتاب ہے جس کے احکام محکم بنائے گئے اور پھر حکمت والے باخبر (اللہ کی) طرف سے انکی تفصیل کردی گئی ہے کہ تم سوائے اللہ کے اور

سورۂ ہود مکیہ

حضرت نوح کی قوم کے بعد قومِ عاد برسرِ اقتدار ہوئی۔ عرب کے جنوب میں احقاف میں رہتے تھے۔ عاد ارم کا اور ارم نوح کا پوتا تھا۔

اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۲ۙ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

کسی کی عبادت نہ کرو میں اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کی طرف رجوع کرو

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا

تاکہ تم کو ایک وقت تک اچھے سامان کے ساتھ بسائے اور ہر ایک کو جس کی نیکیاں بڑھ جائیں اپنا فضل (جنت) دے اور اگر تم منہ موڑو گے

فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴

تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کے آنے کا ڈر رکھتا ہوں تم کو اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

سنو یہ لوگ اپنے سینوں کو پھیر لیتے ہیں تاکہ اس سے چھپے رہیں سنو یہ جب اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں تو وہ جانتا ہے

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵ وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ

جو یہ چھپا کر کرتے ہیں اور جو یہ کھلم کھلا کرتے ہیں وہ تو سینہ کی باتوں کو جانتا ہے اور زمین پر جو جاندار ہیں ان کی روزی اللہ

فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ

کے ذمہ ہے اور وہی اس کے ٹھیرنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے سب ایک کھلی کتاب میں

مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ

درج ہیں اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ہیں اور اس کا تخت

عَلَي الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

پانی پر تھا غرض یہ ہے کہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کس کے عمل بہتر ہیں اور اگر ان سے کہو کہ تم موت کے بعد اٹھائے

الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا

جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے یہ تو صریح باطل امر ہے ف ۲۲۲ اور اگر ہم ان پر عذاب کے

---

۲۲۲ - آیت ۱ تا ۷ - اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں وہ حکمت پر مبنی ہیں۔ پھر جہاں کوئی حکم مجمل ہے اس کی تفصیل بھی کر دی گئی ہے۔ اس تفصیل میں حضرت رسول صلعم کا قول اور عمل بھی شامل ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ الحکیم خبیر کی طرف سے ہے۔ کیونکہ ان کا منبع بھی وحی خفی ہے۔ اصولی تعلیم کا یہاں اجمالاً ذکر کر دیا ہے۔ (۱) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (۲) میں اللہ کی طرف سے بشیر اور نذیر ہو کر آیا ہوں۔ (۳) بشارت یہ ہے کہ سابقہ گناہوں سے استغفار کرلو اور آئندہ کے لیے اللہ تعالیٰ کو اپنے سب کاموں کا مرجع بنا لو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی زندگی بہرہ مندی کے ساتھ بسر کرو گے۔ اور جن لوگوں نے بڑے بڑے نیک کام کیے ہونگے ان کو قیامت میں اپنے فضل سے بہرہ مند کرے گا (۴) انذار یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب میں گرفتار ہو گے۔ تم کو آخر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے اور دوسری زندگی اللہ کی قدرت سے کوئی بعید امر نہیں ہے۔ آیت ۵ سے مراد یہ ہے کہ کفار اپنے سینوں کو پھیر لیتے ہیں تاکہ رسول صلعم سے مخفی رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ چہرہ سامنے ہونے سے دل کی کیفیت ادراک کر لیں (منہ کی ضمیر راجع برسول ہے) لیکن رسول سے استخفا لا حاصل ہے جس عالم الغیب نے اُسے بھیجا ہے اُس کی نظر میں ملبوس انسان کے بدن کا وہ حصہ جو لباس سے پوشیدہ ہے اور وہ جو برہنہ ہے دونوں یکساں ہیں۔ وہ تو سینوں کے اسرار بھی جانتا ہے اور انسان کا پوست اور گوشت بھی کیفیاتِ سینہ کے ادراک سے حجاب نہیں ہو سکتا۔ اُس کے علم کے محیط ہونے کا یہ حال ہے کہ کوئی ذی حیات نہیں جس کو بر و بحر، زمین و آسمان، روشنی اور تاریکی، آبادی اور ویرانہ، سطحِ زمین یا غار میں اُس کا رزق نہ پہنچتا ہو۔ ایسی صورت میں کسی نفسِ انسانی کے لیے کیا حجت ہو سکتی ہے کہ روزی کا شغل آخرت کی فکر یا قبولِ حق سے مانع ہو۔

عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ
آنے کو ایک تھوڑی سی مدت تک ملتوی رکھیں تو ضرور کہنے لگیں گے کونسی چیز اس کو روکتی ہے سنو جس دن ان پر عذاب

لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا
آئے گا ان سے ٹلے گا نہیں اور جس چیز کی ہنسی اڑاتے تھے وہی ان کو آگھیرے گی اور اگر ہم انسان کو اپنی

ع ۲

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ
رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اور پھر اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اس کو

بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾
پہنچے اس کو نعمتوں کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہنے لگتا ہے میری سختیاں مجھ سے دور ہو گئیں کیونکہ وہ اترانے والا شیخی مارنے والا ہے

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ
مگر جو لوگ صبر کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی ہیں جن کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے تو کیا تم سے

تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ
یہ امید ہو سکتی ہے کہ جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کا کچھ حصہ تم چھوڑ دو گے اور تمہارا سینہ اس سے تنگ ہو گا کہ یہ کہیں اس کے اوپر

كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ
کوئی خزانہ کیوں نازل نہ ہوا اور اس کے ساتھ کیوں کوئی فرشتہ نہ آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے کیا

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم
یہ کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ بنایا ہے کہو اگر تم سچے ہو دس سورتیں اس جیسی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنی مدد پر جن کو

مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ
بلا سکتے بلا لاؤ ف ۲۲۳ پس اگر تمہارا مطالبہ پورا نہ کریں تو تم جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے

بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ
اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم مانو گے یا نہ جو زندگانی دنیا اور اس

الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ
کی زینت چاہتے ہیں ہم ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ) اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں اور ان کے لئے اس میں کچھ کمی نہیں کی جاتی یہی

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا
لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ اکارت گیا اور جو کچھ وہ کرتے رہے

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن
تھے وہ لغو ہوا کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک کھلی دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کے پروردگار کی طرف سے ایک گواہی

۲۲۳۔ آیت ۱۳۔ سورہ بقرہ میں جو مدنیہ ہے اور سورہ یونس میں جو مکیہ ہے ایک سورہ کے لانے کا مطالبہ ہے اور اس سورہ یعنی ہود میں تحدی کیلیے دس سورتوں کا مطالبہ ہے۔ سورہ یونس کا نزول اس سورہ سے مابعد ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے حالات کے مطابق اپنے مطالبہ یا حکم کو تبدیل کر دیتا ہے اس کو بھی نسخ کہتے ہیں اور یہ اس اختلاف کی ذیل میں نہیں آسکتا جو آیت ۸۲ سورہ نساء میں مذکور ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اور جس کی بنا پر احمدی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ حالانکہ جس چیز کو وہ اختلاف سمجھتے ہیں وہ اختلاف نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ لوگوں کے حالات کے مطابق اپنا مطالبہ یا حکم تبدیل کر دیتا ہے

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
پیچھے والا بھی آیا ہے اور اس کے آگے موسیٰ کی کتاب بھی ہے جو شرع کی امام اور اللہ کی رحمت ہے ایسے لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور ان فرقوں

الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ
میں سے جو اس کا انکار کرے گا اس کا ٹھکانا آگ ہے تو اس کی طرف سے کسی شک میں نہ رہ بیشک تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ
ولیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ف۲۲۴ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے

اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي
یہ لوگ اپنے پروردگار کے حضور پیش کئے جاوینگے اور گواہ گواہی دینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ

رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
باندھا سنو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے جو اللہ کے رستہ سے روکتے ہیں اور

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں اور وہ آخرت سے انکار کرتے ہیں یہ لوگ زمین میں اللہ کو ہرانے والے نہیں اور

فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ
اللہ کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ان کو دُہرا عذاب

الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
ہوگا یہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھ سکتے تھے یہ لوگ ہیں

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي
جنہوں نے اپنا نقصان کیا اور جو افترا پردازیاں کرتے تھے وہ سب جاتی رہیں ضرور ہے کہ وہ آخرت میں

الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی

رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى
کرتے ہیں وہ لوگ جنتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے دو نو فریقوں کی مثال

وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ
اندھے اور بہرے اور سونکھے اور سننے والے کی سی ہے کیا دونوں کی حالت یکساں ہے کیا تم اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتے اور

۲۲۴۔ آیت ۱۷۔ اس آیت میں بینۃ من ربہ سے مراد سلامتِ فطرت ہے اور شاہد سے مراد قرآنِ کریم ہے جو فطرت کے موافق تعلیم دیتا ہے۔ اور من قبلہ کی ضمیر شاہد کی طرف راجع ہے اور اماما و رحمۃ کے بعد کمن لیس کذلک مقدر ہے۔ اب اس کا ترجمہ یوں ہوگا آیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے فطرتِ سلیمہ رکھتا ہے اور اس کی فطرت کی موافقت میں اللہ کی طرف سے ایک شاہد یعنی قرآن کریم آیا (اور اس) سے پہلے موسیٰ کی کتاب موجود ہے جو شرع کی امام اور مومنوں کے لئے رحمت ہے (وہ بھی اسی تعلیم کی مصدق ہے) اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس میں فطرتِ سلیمہ مفقود ہے۔ وہی لوگ جن کا ذکر اوپر ہوا قرآنِ کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو شخص اہل کتاب میں سے اس کا انکار کرتا ہے اس کی وعدہ کی جگہ آگ ہے۔ پس اے کتابِ موسیٰ پر ایمان رکھنے والے قرآنِ کریم تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے اس کے بارہ میں شک میں نہ پڑ۔ اگرچہ اکثر لوگ جو فطرتِ سلیمہ کھو بیٹھے ہیں اس کو نہیں مانتے۔

أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۵﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس نے ان سے کہا) کہ میں تم کو صاف ڈرانے والا ہوں ۲۲۵ کہ اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہ کرو ورنہ

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ

میں تمہاری نسبت ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو اس کی قوم کے ان سرداروں نے جو اس کے منکر تھے کہا کہ تم تو

مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ

ہم کو ہمارے جیسا بشر نظر آتے ہو اور تمہاری پیروی کرنے والے ہم نہیں دیکھتے مگر وہی ہیں جو ہم میں رذیل ہیں اور وہ بھی سرسری نظر

الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يَا قَوْمِ

والے اور ہم تمہاری کوئی برتری اپنے اوپر نہیں پاتے بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں اس نے کہا اے میری قوم

أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ

دیکھو تو بھی اگر میں اپنے پروردگار سے ایک کھلی دلیل رکھتا ہوں اور اس نے اپنی بارگاہ سے مجھ کو رحمت عطا کی ہے پھر وہ تم کو دکھائی

عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿۲۸﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا

نہیں دیتی تو کیا ہم وہ زبردستی تمہارے گلے مڑھ دیں حالانکہ تم اس کو ناپسند کرتے ہو اور اے میری قوم میں تم سے اس کے صلہ میں مال نہیں

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَ

مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ہانکنے والا نہیں کیونکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور جانے

لَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۹﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ

والے ہیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک جاہل قوم ہو اور اے میری قوم اگر میں ان کو نکال دوں تو اللہ کے مقابل میں کون میری مدد کریگا

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۰﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا

کیا تم ان واقعات سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ

أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ

میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہیں ان لوگوں کی نسبت جو تمہاری نظروں میں حقیر ہیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان کو کوئی بھلائی نہ دیگا

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا

ان کے دلوں کی بات اللہ خوب جانتا ہے اگر میں ایسا کروں تو ظالموں میں سے ہونگا انہوں نے کہا اے نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا

نوح کے قصہ میں قابل نوٹ واقعات

۲۲۵ - آیت ۲۵ - نوح کے قصہ میں قابل نوٹ امور یہ ہیں - وہ صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا - اس کی تعلیم یہ ہے اللہ کے بغیر اور کسی کی بندگی نہ کرو - اس کی قوم کا اعتراض یہ تھا کہ تو ہمارے جیسا بشر ہے - تمہارے اندر کوئی امتیازی صفت نہیں - تیرے پیرو رذیل اور سرسری رائے کے لوگ ہیں - وہ کہتا ہے کہ میرے اندر جو امتیاز ہے وہ تم کو نظر نہیں آتا - یہ بھی ایک متنبیانہ ہے کہ میں اپنی تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا - اللہ سے مانگتا ہوں - میں مومنوں کو اپنے سے جدا نہیں کر سکتا - اگر ایسا کروں تو اللہ کے مواخذہ سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا - اور تمہارے نزدیک جو امتیاز کی باتیں ہیں میں اُن کا مدعی نہیں میرے ہاتھ میں اللہ کے خزانے نہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں - اور نہ میں فرشتہ ہوں - اور تمہاری نظروں میں جو حقیر نظر آتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ سے کسی خیر کے مستحق نہیں ان کا حال اللہ بہتر جانتا ہے - آخر اس کی قوم کہتی ہے جھگڑا بہت ہو چکا - اگر تو صادق ہے تو موعودہ عذاب لے آ - اس کے بعد عذاب کے اسباب جمع ہوتے ہیں اور اس کی قوم پر طوفان آتا ہے اور غرق ہو جاتی ہے اور نوح اور اس کے پیرو کشتی میں بچائے جاتے ہیں - جو کئی سال بنتی رہی اور قوم اس پر ہنستی رہی -

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا
اور ہمارا جھگڑا بہت بڑھ گیا وہ لادو جس عذاب کا تو وعدہ کرتا ہے اگر تم سچے ہو تو اس نے کہا اگر

يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْۤ اِنْ اَرَدْتُّ
اللہ چاہے گا تو وہ عذاب ضرور تم پر لا دے گا اور تم اس کو ہرانے والے نہیں ہو اور اگر میں چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اگر اللہ کو

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾
منظور ہو کہ تم کو ہلاک کرے تو میری خیر خواہی تم کو فائدہ نہ دے گی وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾
کیا یہ کہتے ہیں کہ تم نے یہ جھوٹ بنا لیا ہے کہو اگر میں نے جھوٹ بنایا ہے تو میرا گناہ مجھ پر اور جو تم گناہ کرتے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں

ع ۳

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا
اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم سے سوا ان کے جو ایمان لا چکے ہیں اور کوئی ایمان نہیں لائے گا سو تو ان کی کرتوتوں

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ
پر رنجیدہ نہ ہو اور ہمارے ایماء سے کشتی بنا اور ہماری نگرانی میں اور ظالم لوگوں کے بارے میں مجھ سے مخاطب نہ

ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
کر کیونکہ وہ غرق کئے جا دینگے اور وہ تو کشتی بنا رہا ہے اور اس کی قوم کے سردار جب اس پر گذرتے ہیں تو اس سے

سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ
تمسخر کرتے ہیں وہ کہتا ہے اگر (آج) تم ہم پر ہنستے ہو تو مضایقہ نہیں (کل) ہم تم پر ہنسیں گے جیسا کہ تم ہنستے ہو کچھ عرصہ بعد

تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى
تم جان لوگے کہ کس پر وہ عذاب آئے گا جو اس کو ذلیل کر دے گا اور اس پر دائمی عذاب اترا لے گا جب ہمارا

اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ
حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو ہم نے حکم دیا کہ کشتی میں سوار کر لو ہر قسم کے جانداروں کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر کے

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ
لوگ سوا ان کے جن کے بارے میں پہلے حکم ہو چکا ہے اور ان کو بھی جو ایمان لائے ہیں اور اس کے ساتھ تھوڑے آدمی ایمان لائے تھے اور

ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ
کہا اس کشتی میں سوار ہو جاؤ جس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے بیشک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور وہ کشتی

بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادٰى نُوْحُ ا۟بْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ
پہاڑ جیسی لہروں میں ان کو بچا رہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے کو جو ان سے الگ تھا پکار کر کہا اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ

مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ
سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت ہو اس نے کہا ابھی میں کسی پہاڑ کی پناہ جالوں گا جو مجھے پانی سے

قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ
بچا لے گا اس نے کہا آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں مگر اللہ ہی جس پر رحم کرے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی

الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَ
اور وہ انہیں میں جا ملا جو ڈوب گئے اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی کم کر دیا گیا اور کام تمام کر

وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَ

دیا گیا اور کشتی جودی پر جا ٹھیری اور پکارا گیا کہ ظالم لوگوں کے لئے پھٹکار ہے اور

نَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا میرے پروردگار میرا بیٹا تو میرے گھر کے آدمیوں میں سے ہے اور ضرور تیرا وعدہ سچا ہے اور

أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ

تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے اس نے فرمایا اے نوح وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں

فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۴۶﴾ قَالَ

سو تم مجھ سے وہ درخواست نہ کرو جس کا علم تم کو نہیں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں تاکہ تم جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ اس نے کہا

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي

میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسی درخواست کروں جس کا علم مجھے نہیں اور اگر تو میرا قصور معاف نہ کرے اور

أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۴۷﴾ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ

مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ۲۲۶ حکم دیا گیا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکات کے ساتھ اتر جو تم پر

أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

اور ان لوگوں کو شامل رہے گی جو تیرے ساتھ ہیں اور بعض لوگ ایسے آئیں گے جن کو ہم دنیا کے سامان دینگے پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا

مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ

یہ غیب کی خبروں میں جو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعے پہنچاتے ہیں پہلے نہ تم اور نہ تمہاری قوم ان کو جانتی تھی

هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۴۹﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ

پس صبر کر بیشک انجام (بخیر) پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿۵۰﴾ يَا قَوْمِ لَا

اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تم تو سوا جھوٹ بنانے کے اور کچھ نہیں کرتے اے میری قوم

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۵۱﴾ وَ

میں اس پر تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا میرا اجر دینے والا تو وہی ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اور

---

۲۲۶ - آیات ۴۵ تا ۴۷ - حضرت نوح کے اہل کے بچانے کا صریح وعدہ قرآن کریم میں نہیں سوائے اس فقرہ کے کہ قلنا احمل فیہا من کل زوجین اثنین واہلک الا من سبق علیہ القول ومن آمن غالباً اسی سے حضرت نوح نے نجات کا وعدہ استنباط کیا حالانکہ اس میں ایک استثنا بھی ہے الا من سبق علیہ القول حضرت نوح نے اس بیٹے کو اس استثنا میں داخل نہیں سمجھا۔ اور اس نے دعا غرق ہونے سے ماقبل کی ہوگی۔ ورنہ غرق ہونے کے علم کے بعد دعا کیونکر ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کا جواب یہ دیا کہ تیرا بیٹا تیرے اہل میں شامل نہیں۔ کیونکہ اس کا عمل غیر صالح ہے۔ ایسا سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہیں اس آخری فقرہ سے یہی مراد ہے کہ تو نے استثنا کا لحاظ نہیں کیا اگر تجھے علم ہوتا کہ استثنا میں وہ شامل نہیں تو تیرا سوال جائز ہوتا۔ حضرت نوح نے جو جواب دیا ہے وہ ایک پر معرفت جواب ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ میں پھر ایسا نہیں کروں گا بلکہ اپنے نفس پر بھروسہ نہ کر کے کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں کہ پھر کبھی ایسا سوال کر بیٹھوں۔

نوح کا بیٹا بوجہ بدعملی کے نوح کے اہل میں شامل نہیں

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ

اور اے میری قوم اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کی طرف لوٹ آؤ تاکہ وہ تم پر برستے ہوئے بادل بھیجے اور تمہاری

يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ

قوت میں اور قوت کا اضافہ کرے اور مجرم بن کر انحراف نہ کرو ف۲۲۷ انہوں نے کہا اے ہود تو ہمارے پاس کوئی کھلا نشان

وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنْ نَّقُوْلُ

لے کر نہیں آیا اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تیری باتوں کو ماننے والے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ

ہمارے کسی معبود نے تمہاری مت ماردی ہے اس نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سے جن کو اس کے سوا شریک

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٥﴾ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ

ٹھیراتے ہو بیزار ہوں تو تم سب مجھ پر اپنا داؤ چلالو پھر مجھے مہلت نہ دو میں نے اللہ پر جو میرا

عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي

پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے بھروسا کیا ہے کوئی جاندار نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضہ میں نہیں بیشک میرا پروردگار

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٦﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَ

سیدھے رستہ پر چلنے سے ملتا ہے تو تم اگر پھر جاؤ تو میں نے تم کو وہ پیغام جس کے پہنچانے کے لئے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں پہنچا دیا

يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٥٧﴾

اور میرا پروردگار کسی اور قوم کو تمہارا جانشین بنادے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے بیشک میرا پروردگار ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا ہے

وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ

اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے ہود کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور ہم نے ان کو سخت

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا

عذاب سے بچا لیا اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکموں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش

اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٥٩﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ

ضدی کی پیروی کرتے رہے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی سنو عاد نے

عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٠﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ

اپنے پروردگار کی ناشکری کی سنو عاد جو ہود کی قوم تھی دھتکاری گئی اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے

ع

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ

کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو بسایا پس تم اس

فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ

کی بخشش مانگو اور پھر اس کی طرف لوٹ آؤ بیشک میرا رب ہر ایک کے نزدیک اور دعا قبول کرنے والا ہے انہوں نے کہا اے صالح

---

۲۲۷ ۔ آیت ۵۲ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم عاد کے علاقہ میں آبپاشی کے سامان سوائے بارش کے اور کوئی نہ تھے اور بارش کے وقت پر برسنے سے معاش کے سامان بڑھتے ہیں۔ اور معاش کے سامانوں کی کثرت سے قوم کی قوت بڑھتی ہے۔

كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ
اس سے پہلے تم ہم میں امید کی جگہ تھے کیا تم ہم کو ان کی عبادت سے جن کو ہمارے باپ دادے پوجتے تھے منع کرتے ہو

مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن
جن کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اس کے بارے میں ہم سخت شک میں ہیں اس نے کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار سے کھلی دلیل پر ہوں

رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي
اور اس نے مجھ پر اپنا رحم کیا ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اس کے مقابل میں کون میری مدد کرے گا سو تم تو سوا نقصان

غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ
کے میرا کچھ نہیں بڑھاتے اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشان ہے تو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي
چرتی پھرے اور اس کو کچھ ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ تم کو فوراً عذاب آپکڑے گا تو انہوں نے اس کی کوچی کاٹ ڈالی تو اس نے ان سے

دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا
کہا تین دن اپنے گھروں میں بس رس لو یہ ایک وعدہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا ۲۲۸ تو جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ
اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بھی بیشک تیرا پروردگار ہی زبردست ہے

الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾ كَأَن
غالب ہے اور جن لوگوں نے زیادتی کی تھی ان کو ہولناک آواز نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے گویا کہ

لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ
ان میں کبھی بستے ہی نہ تھے سنو ثمود نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی سنو ثمود پر پھٹکار ہے اور ہمارے رسول ابراہیم

رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ
کے پاس خوشخبری لے کر آئے سلام کیا اس نے بھی سلام کیا اور بلا توقف ایک بھونا ہوا بچھڑا

حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً
لے آیا ۲۲۹ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں اٹھتے تو انہیں اجنبی سمجھا اور جی میں ان سے ڈرا

قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ
انہوں نے کہا خوف نہ کر ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی

---

۲۲۸ ۔ آیت ۶۵ ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشین گوئی کے لیے خاص وقت مقرر ہو سکتا ہے۔ اور اس پر تحدی بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے اس عقیدہ کی تردید ہوتی ہے۔ کہ انذاری پیشین گوئی ٹل سکتی ہے۔ کیونکہ جو پیشین گوئی ٹل سکتی ہے اس پر تحدی نہیں ہو سکتی۔

۲۲۹ ۔ آیت ۶۹ ۔ اس آیت میں رسلنا سے مراد اللہ کے بھیجے ہوئے ملائک تھے جو انسان کی شکل میں متمثل ہو کر آئے تھے۔ انبیاء کے پاس ملائک کا آنا انسان کی شکل میں متعارف ہے۔ انبیاء جو خود مورد وحی ہیں۔ اور احکام الٰہی اُن کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتے ہیں تو غیر انبیاء کو وحی کر کے اُن کو آگاہ کرنا غیر معقول ہے۔

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ

تو ہم نے اس کو اسحٰق کی خوشخبری سُنائی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی اس نے کہا ہائے کم بختی کیا میں جنوں گی

وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۗ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ

حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے بلاشک اولاد کا ہونا (اس حالت میں) عجیب بات ہے انہوں نے کہا کیا تم

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾

اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہو اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہیں بیشک وہ سزاوار حمد اور بزرگی ہے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ

پھر جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور اس کو خوشخبری ملی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے

لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ

بیشک ابراہیم بردبار نرم دل اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا اے ابراہیم اس خیال کو جانے دے

هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾

کیونکہ تمہارے رب کا حکم ہو چکا ہے اور ان پر نہ ٹلنے والا عذاب آنے والا ہے ٢٣٠ ف

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ

اور جب ہمارے رسول لوط کے پاس گئے تو ان کا آنا اس کو بُرا لگا اور ان کی نگہداشت کی دسترس اپنے میں نہ پائی اور کہا آج

عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

سخت دن ہے اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس دوڑے دوڑے آئے اور یہ لوگ پہلے سے بُرے کام

السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا

کرتے تھے اس سے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو اور میرے

تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا

مہمانوں کے بارے میں مجھے رُسوا نہ کرو کیا تم میں سے کوئی بھی بھلا آدمی نہیں انہوں نے کہا تم تو جانتے ہو کہ تمہاری بیٹیوں

لَنَا فِىْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ

میں ہمارا کوئی حق نہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں تم بخوبی جانتے ہو اس نے کہا کاش مجھے تمہارے مقابلہ

قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ

کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست آسرے کا سہارا پاتا (رسولوں نے) کہا اے لوط ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں

يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ

یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچیں گے تم اپنے اہل کے ساتھ کچھ رات رہنے نکل جاؤ اور تمہاری بی بی کے سوا کوئی پیچھے

---

٢٣٠ - آیات ۷۵ و ۷۶ - حضرت ابراہیم نے قوم لوط سے عذاب ٹالنے کا سوال کیا - اور ایسے سوال پر اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم کی تعریف بھی کی کہ وہ بردبار اور نرم دل اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ مگر اس کے سوال کو رد کر دیا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو چکا ہے ٹل نہیں سکتا۔ اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ انبیا کی ہر درخواست ضرور نہیں کہ قبولیت حاصل کرے دوم یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی خبر دیدی جائے تو وہ ٹل نہیں سکتی۔ ظاہر یہ ہے کہ عذاب کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ مگر قوم پر ابھی وارد نہیں ہوا تھا۔

إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ
کیا نہ ہے کیونکہ جو عذاب ان لوگوں پر آنے والا ہے وہ اس پر بھی آوے گا ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے

الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
صبح قریب نہیں ف۲۳۱ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اس بستی کے اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اس پر پے در پے سخت پتھروں

حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ
کا مینہ برسایا جو تمہارے پروردگار کے نشان کئے ہوئے تھے اور یہ اجڑی بستی ان ظالموں سے دور نہیں

بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ
اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارے لئے

مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي
اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول میں کمی نہ کرو میں تم کو آسودہ حال دیکھتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں کہ تم کو ایک

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ
گھیر لینے والے دن کا عذاب آ پکڑے گا اور میری قوم ماپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾
پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد مت پھیلاتے پھرو ف۲۳۲

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا
اور اللہ کا دیا جو کچھ بچ رہے وہ تمہارے لئے اچھا ہے اگر تم مان لو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں انہوں نے کہا

يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي
اے شعیب کیا تمہاری نماز تم کو یہ بتاتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادے پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں یا ہم اپنے مالوں میں جس قسم

أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ
کا تصرف چاہتے ہیں وہ نہ کریں کیا تم ہی نرمی کرنے والے راست بازی کرنے والے ہو اس نے کہا اے میری قوم دیکھو تو سہی اگر

كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ
میں اپنے پروردگار کے کھلے طریق پر ہوں اور اس نے مجھے عمدہ روزی دے رکھی ہے (تو میں یہ طریق کس طرح چھوڑ دوں) اور میں نہیں چاہتا کہ میں

---

۲۳۱ - آیات ۷۰ تا ۸۱ - ان آیات سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں - قوم میں لواطت کی عادت تھی - حضرت لوط مہمانوں کی حفاظت کے لیئے اپنی بیٹیاں ان نابکاروں کے نکاح میں دینے پر راضی ہوگیا - انبیاء بھی سخت مصائب کی آماجگاہ ہوتے ہیں لوط بھی رسل کو انسان سمجھا تھا - اور یہ کہ وہ امارد کی شکل میں تھے - ورنہ قوم لواطت کے ارادہ سے نہ آتی - قوم نے کہا ہمارا ارادہ عورت سے قضاء شہوت نہیں بلکہ امرد سے ہے - لوط بڑی حسرت سے کہتا ہے - کاش مجھ کو مقابلہ کی طاقت ہوتی - یا میرا کوئی قبیلہ یہاں ہوتا جو میری مدد کرتا - اس مرحلہ پر مہمان کہتے ہیں ہم خدا کے رسول ہیں وہ اپنے بدارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکتے - اس موقع پر اس کو علم ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں - اگر وہ یہ سمجھا تھا کہ انسان ہیں تو کیونکر مطمئن ہوسکتا تھا کہ قوم سے محفوظ رہیں گے -

۲۳۲ - آیت ۸۶ - اس آیت میں بقیت اللہ سے مراد وہ حلال کمائی ہے جو سودا ایمانداری کے ساتھ بیچنے سے بطور نفع حاصل ہوتی ہے -

إِلَىٰ مَآ أَنْهٰكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلٰحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا

اور مجھے کوئی توفیق میں تو حتی المقدور صرف اصلاح چاہتا ہوں جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں تمہاری مخالفت کرکے وہ کام کرنے لگوں

بِاللّٰهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيٓ أَنْ

نہیں مگر اللہ کی مدد سے میں نے اسی پر بھروسا کیا ہوا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ق ۲۳۲ اور میری قوم میری ضد تم کو ایسا مجرم نہ بنا دے کہ تم پر ایسی

يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَآ أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ

مصیبت آوے جو قوم نوح اور قوم ہود اور قوم صالح پر آئی تھی اور قوم لوط تو

لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ

تم سے دور نہیں ہے اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور پھر اس کی طرف پھرو بیشک میرا پروردگار رحم والا

وَّدُودٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا

والا محبت کرنے والا ہے انہوں نے کہا اے شعیبؑ جو تم کہتے ہو ان میں سے اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم اپنے اندر تم کو کمزور

ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

دیکھتے ہیں اور اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم تم کو سنگسار کرتے تمہارا ہمارے اوپر کوئی دباؤ نہیں اس نے کہا اے میری

أَرَهْطِيٓ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا

قوم کیا میری برادری کا دباؤ اللہ کی نسبت تم پر زیادہ ہے اور تم نے اس کو اپنی پس پشت ڈال رکھا ہے بیشک میرا پروردگار تمہارے

تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عٰمِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ

عملوں کا احاطہ کرنے والا ہے اور اے میری قوم تم اپنی جگہ عمل کرتے رہو میں بھی (اپنی جگہ) عمل کرنے والا ہوں کچھ عرصہ بعد تم کو معلوم ہو

مَنْ يَّأْتِيهِ عَذَابٌ يُّخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كٰذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوٓا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿۹۳﴾

جاویگا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کرے گا اور کون جھوٹا ہے اور منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالا ہوں

وَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ

اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے شعیبؑ کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور جن لوگوں نے

الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيٰرِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۹۴﴾ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا

ظلم کیا تھا ان کو سخت آواز نے آ پکڑا پس اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے گویا کہ ان میں کبھی بسے نہ تھے

أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا وَ

ع ۸

سنو مدین کے لئے پھٹکار ہے جیسے ثمود پر پھٹکار پڑی تھی اور ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات اور کھلی برہان کے ساتھ

سُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۹۶﴾ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاتَّبَعُوٓا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَآ أَمْرُ

فرعون اور اس کے اُمرا کی طرف بھیجا تو فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات

---

۲۳۳ - آیت ۸۸ - اس آیت میں بینۃ من ربی سے اس کی نبوت مراد ہے اور رزقنی منہ رزقاً حسناً سے وہ حلال روزی ہے جو اپنی دکانداری میں دیانت سے کماتا تھا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ جس بات سے تم کو منع کرتا ہوں وہ خود کرنے لگ جاؤں۔ قوم کو یہ خیال ہوگا کہ یہ ہم کو منع کرکے خود گراں بیچ کر اور ماپ تول میں خیانت کرکے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ المرء یقیس علی نفسہ انسان اپنے نفس پر قیاس کر لیتا ہے۔

فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ

کچھ خوبی کی بات نہ تھی قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ پر پہنچائے گا اور وہ برا گھاٹ

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ

ہے جس پر جا اتریں گے اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت ہے اور قیامت کے دن بھی برا انعام ہے جو ان کو

الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

دیا جاوے گا یہ ان بستیوں کی کچھ اخبار ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں بعض ان میں سے قائم ہیں اور بعض جڑ کٹی ہوئی

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو جب تمہارے پروردگار کا حکم آیا تو وہ ان کے معبود جن کو وہ اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ

سوا پکارتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور سوا تباہی کے ان کا اور کچھ نہ بڑھایا اور

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

ان ظالم بستیوں کو جب تمہارا پروردگار پکڑے گا تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوگی بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

ان واقعات میں اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے وہ ایک دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے کئے جاوینگے

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا

اور وہ ایک دن ہے جس میں سب حاضر کئے جاوینگے اور ہم اس کو ایک مقرر وقت کیلئے پیچھے ڈال رہے ہیں جب وہ دن آئے گا کوئی

تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي

شخص سوا اس کے اذن کے بات نہیں کرے گا پھر ان میں بدبخت اور نیک بخت ہونگے تو جو لوگ بدبخت ہیں۔ وہ

النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

آگ میں ہونگے وہ اس میں چلاتے دھاڑتے ہونگے اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں مگر جو تمہارا

اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي

پروردگار چاہے بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ بہشت میں

الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً

ہونگے اسی میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں مگر جو تمہارا پروردگار چاہے یہ اللہ کی عطا

غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا

ہے جس کا خاتمہ نہیں ہوگا ف ۲۳۴ جن کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں ان کے بارے سے شبہ میں نہ پڑو یہ اسی طرح کی پرستش کرتے ہیں جیسے

۲۳۴۔ آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸۔ ان آیات سے جنت کا دوام معلوم ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے۔ مگر دوزخ کے متعلق اختلاف ہے۔ کثیر حصہ اس کے دوام کا قائل ہے اور قلیل اس کے انقطاع کا قائل ہے۔ ان آیات سے اس قدر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ جنت کو تو دوام ہے مگر دوزخ کے لیے نہیں۔ کیونکہ آیت ۱۰۷ کے آخر میں الا ماشاء اللہ کے بعد یہ الفاظ ہیں ان ربک فعال لما یرید۔ اور آیت ۱۰۸ کے آخر میں جو بہشتیوں کے لیے ہے الا ماشاء اللہ کے بعد عطاء غیر مجذوذ ہے۔ لغت کے لحاظ سے خلدین فیھا ابدًا غیر منقطع زمانہ پر دلالت نہیں کرتا۔ اس کی تائید قرآن کریم کی اور آیات سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ (باقی صفحہ ۲۴۴)

يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَ لَقَدْ

ان کے گزشتہ باپ دادے کرتے تھے اور ہم ان کا حصہ ان کو بے کم کئے پورا پورا پہنچا دیں گے اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں (اختلاف

بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

کا) فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اس (قرآن کے بارے) میں سخت شک میں ہیں اور تمہارا پروردگار ان سب کو ان کے اعمال کا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ

بدلہ پورا دے گا کیونکہ جو عمل یہ کرتے ہیں اس سے وہ باخبر ہے پس تم جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی جو توبہ کر کے تمہارے ساتھ

وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ

ہو گئے ہیں سیدھے رستہ پر قائم رہو اور حد سے نہ بڑھو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے ان کی طرف مت جھکو

النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

ورنہ تم کو آگ جلائے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ ہونگے پھر تم کو مدد نہیں دی جائے گی ف ٢٣٥ اور دن کے دونو سرے

طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

اور رات کے پہلے حصہ میں نماز پڑھا کر کیونکہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ اللہ کا ذکر کرنے والوں

لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ

کے لئے یاد دہانی ہے ف ٢٣٦ اور صبر کر کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا جو امتیں تم سے پہلے

الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا

گزری ہیں ان میں ایسے نیک لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد کرنے سے روکتے مگر وہ تھوڑے سے تھے ان لوگوں میں سے

مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَ مَا كَانَ

جن کو ہم نے نجات دی تھی اور ظالم لوگ انہیں باتوں کے پیچھے پڑے رہے جن میں ان کو دنیا کی عیش تھی اور وہ لوگ گنہگار تھے اور تمہارا

(بقیہ صفحہ ٢٣٣) جیسا کہ کفار کے انجام کے لیے آئے ہیں۔ ویسے ہی عصاۃ کے لیے بھی آئے ہیں۔ ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خلدین فیھا ابدا۔ (الجن ٢٣) اور یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ باوجود ان الفاظ کے عصاۃ کیلئے دوزخ میں رہنا دوامی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ سے بھی یہ بعید ہے کہ اس سزا میں جو تطہیر کے لیے دی جاتی ہے دوام ہو۔ کفر اور عصیان ایسے امراض ہیں جن کا علاج جہنم میں بطور دار الشفا کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کارفرما ہے۔ قیامت دار العمل نہیں ہے۔ اس صورت میں سزا نہ تو سزا یافتہ کے لیے تنبیہ ہو سکتی ہے اور نہ غیروں کے لیے عبرت۔ صرف تعذیب بے سود رہ جاتی ہے۔

٢٣٥۔ آیات ١١٢ و ١١٣۔ یہ مکی آیات ہیں رسول صلعم اور حضور کی جماعت پر بڑا سخت وقت تھا۔ کاد یزیغ قلوب فریق منھم اس وقت اللہ تعالیٰ رسول صلعم اور حضور کی جماعت کو استقامت اور عدم طغیان کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ اس سختی کے وقت کچھ پناہ ڈھونڈنے کے لیے ظالموں کی طرف یعنی کفار مکہ کی طرف نہ جھکیں۔ اس سے نار کے سزاوار ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ولایت اور نصرت بند ہو جائے گی۔ ایمان آزمائش مصائب میں ایمان کندن ہوتا ہے۔

٢٣٦۔ آیت ١١٤۔ طرفی النھار سے فجر اور ظہر اور عصر کے اوقات مراد ہیں اور زلفا من الیل سے مغرب اور عشاء بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ نے دو دو نمازوں کو ایک وقت پر جمع کر دیا ہے۔ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو (باقی بر صفحہ ٢٣٥)

رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

پروردگار ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو شرک کے سبب سے ہلاک کر دے درآنحالیکہ اُن کے بسنے والے اصلاح کرنیوالے ہوں ف ۲۳۷ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا

النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ

تو سب لوگوں کو ایک امت بنا دیتا اور یہ لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جن پر تمہارے پروردگار کا رحم ہوگا

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

اور اسی رحم کے لئے ان کو پیدا کیا ہے اور تمہارے پروردگار کی بات پوری ہوئی کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ

دوں گا ف ۲۳۸ اور رسولوں کی کچھ خبریں جو ہم تمہارے آگے بیان کرتے ہیں ان سے ہم تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں اور ان میں

فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

تمہارے پاس یہی باتیں آئی ہیں اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاد داشت ہے

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو ہم بھی عمل کرنے والے ہیں

وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

اور منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں اور آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں اسی کے پاس ہیں اور سب

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰

کام اسی کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں پس اسی کی بندگی کر اور اسی پر بھروسا کر اور جو کچھ تم کرتے ہو اسراس سے غافل نہیں

نماز کے اوقات

(بقیہ صفحہ ۲۳۴) اس سے رسول صلعم نے یہ استنباط کیا ہے کہ ضرورت کے وقت ان نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ جن لوگوں نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ قرآن کریم میں صرف تین نمازوں کا حکم ہے یہ صحیح نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل میں جو پانچ نمازوں کا تواتر چلا آتا ہے وہ ایک یقینی امر ہے۔ اس کی تائید قرآن کریم کی آیات سے بھی ہوتی ہے۔ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آناء الليل فسبح واطراف النهار لعلك ترضى (طہ ۱۳۰) قبل طلوع الشمس صلوة الفجر۔ قبل غروبها صلوة العصر۔ آناء الليل صلوة العشا۔ واطراف النهار ظہر و شام۔ عرب نہار کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں صبح سے دوپہر تک اور آفتاب کے ڈھلنے سے غروب تک۔ اطراف النہار سے طرفی النہار (ہود ۱۱۴) مراد ہیں اور یہاں نہار سے نہار کا دوسرا حصہ مراد ہے۔ کیونکہ پہلے حصہ کی ایک طرف میں فجر کا ذکر ہو چکا۔ جمع کا صیغہ بجائے تثنیہ استعمال ہوتا ہے۔ سورۂ تحریم (قلوبکما) آیت ۴

---

۲۳۷ - آیت ۱۱۷ - اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ اور مصلحون سے مراد فسادوں کو مٹانے والے۔ اس میں اللہ تعالے نے اپنی ایک سنت بیان کی ہے۔ کہ کسی قوم کو صرف شرک کے سبب سے ہلاک نہیں کیا جاتا۔ اگر لوگوں کی اصلاح کی صفت ان میں موجود ہو۔ غرض دنیا میں عذاب بدکاری اور فساد کے سبب سے آتے ہیں۔ عقائد باطلہ کی سزا اللہ تعالے نے قیامت پر رکھی ہے۔ یورپ کی بعض اقوام پر یہ آیت صادق آتی ہے۔

۲۳۸ - آیت ۱۱۸ و ۱۱۹ - انسان خلقت کی رو سے اُمّتِ واحدہ ہے۔ سب ایک جوڑے سے پیدا ہوئے ہیں مگر مذاہب کی رو سے مختلف ہو گئے ہیں۔ اور اس اختلاف سے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی بچا سکتی ہے اور اللہ تعالے نے مخلوق کو اپنے رحم سے فائدہ اُٹھانے کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ اختلاف دنیا سے مٹ نہیں سکتا۔

سُوْرَۃُ یُوْسُفَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّاِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً وَّاثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۱ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲
یہ کھلا بیان کرنے والی کتاب (تورات) کی آیتیں ہیں ہم نے اس کتاب کو فصیح زبان کے قرآن میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھ سکو ف ۲۳۹

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ
اس قرآن کی وحی کے ذریعے ہم تمہارے آگے بہترین واقعات بیان کرتے ہیں

وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ
اور تم اس سے پہلے (ان سے) بے خبر تھے جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے

رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝۴ قَالَ یٰبُنَیَّ
گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں ف ۲۴۰ اس نے کہا اے بیٹے

سورۂ یوسف مکیہ

۲۳۹ - آیت ۱ و ۲ - اس سورہ کی آیات کتاب مبین یعنی موسیٰ کی کتاب کی آیات ہیں جو عربی میں نازل کی گئی ہے۔ تاکہ تم (اہل عرب) اس کو سمجھو۔ قرآن کریم میں کئی جگہ کتاب مبین سے موسیٰ کی کتاب مراد لی گئی ہے۔ جہاں حضرت موسیٰ اور فرعون کے حالات ہیں۔ آخری کتاب الہام کے لیے انتخاب لسان کی وجہ کسی اور جگہ بیان کر دی گئی ہیں۔

۲۴۰ - آیت ۴ - حضرت یوسف نے رویا میں اپنے والدین کو تو شمس و قمر اور اپنے ۱۱ بھائیوں کو نورانی کواکب کی شکل میں دیکھا۔ حالانکہ بھائیوں کی ابتدائی زندگی نہایت تاریک تھی۔ باپ جو نبی تھا اُن پر بدگمان تھا۔ اُنہوں نے یوسف کی محبت پر جو باپ کے دل میں تھی حسد کیا۔ اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ اس سے تو باز آئے پر اس کو بیابان کے ایک کنوئیں میں اس کا کرتہ اُتار کر ڈال دیا۔ اور معصوم کی آہ و زاری اُن پر اثر نہ کر سکی۔ باپ کے پاس آکر جھوٹ بولا اور باپ کو دھوکا دیا۔ اور نبی باپ کو سالہا سال رنج و غم میں ڈالا۔ معصوم بھائی پر چوری کا الزام لگایا۔ یہ سب کبائر ہیں۔ یوسف کے بھائی بنیامین پر سختیاں روا رکھیں۔ یہ تو ان کے کردار ہیں۔ جو ظلمات بعضہا فوق بعض آگے چل کر اللہ تعالےٰ کے عفو اور فضل اور رحم اور کرم کا نمانہ شروع ہوتا ہے۔ یوسف کو زندہ اور کامران پاکر بھائی خوش ہوتے ہیں۔ اپنے جرموں پر پشیمان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے آگے گڑگڑاتے ہیں اور یوسف کے سامنے اپنی خطا تسلیم کرتے ہیں حضرت یوسف کے متعلق جو خطا ہے وہ اس کو معاف کرتا ہے۔ اور اُن کی نسبت اللہ تعالےٰ سے مغفرت مانگتا ہے۔ اور والد بھی اُن کے حق میں استغفار کرتا ہے اُن کے قبیح جرم دھو دیے جاتے ہیں۔ اور ظلمات کی جگہ اللہ کا نور لے لیتا ہے۔ یہ ہی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کا مظاہرہ یایہا الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا اس آیت کا شاندار نمونہ سامنے آجاتا ہے۔ فلک الحمد والشکر یا غفار الذنوب ویا ستار العیوب انت ولینا فی الدنیا والاخرۃ میرے اور سب مسلمانوں کے گناہوں سے اپنی فضل و رحمت سے درگذر کر اور ان کو ذلت سے نکال۔ اس آیت میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ رویا میں بجائے عین کے صورت مثالی دکھائی جاتی ہے۔ ہر ایک نفس کی ایک مثال اس کے اعمال کے لحاظ سے عالم مثال میں ہے۔ اور وہ صورت اس نفس کے انجام کے لحاظ سے ہوتی ہے انما الاعتبار للخواتیم۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس عالم دنیا کی صورت پر کوئی چیز کبھی نہیں دکھائی جاتی اس کی حکمت جدا ہے۔

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اپنی یہ خواب اپنے بھائیوں کے آگے بیان نہ کر ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی حیلہ تراشیں گے بیشک شیطان انسان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

کا کھلا دشمن ہے ف ۲۴۱ اور اس طرح سے تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر سمجھائے گا

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى

اور تم پر اور یعقوب کی نسل پر اپنی نعمت کو پورا کرے گا جیسا کہ تمہارے دادوں ابراہیم اور اسحاق

اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ كَانَ

پر پوری کی تھی بیشک تمہارا پروردگار علم والا حکمت والا ہے البتہ یوسف اور

فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ

اس کے بھائیوں کے حالات میں دریافت کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں جب انہوں نے (آپس میں کہا) کہ یوسف اور اس کا بھائی

اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اقْتُلُوْا

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں شک نہیں کہ ہمارا باپ صریح غلطی میں ہے یوسف کو مار ڈالو

عٓ ۱۱

۲۴۱۔ آیت ۵۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کے ساتھ ایک وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد چار سو سال تک مسافر رہے گی اس کلمہ کو پورا کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی تقریب بنا دے۔ اس کا قرعہ حضرت یوسف کے نام پڑتا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کو مصر پہنچائے۔ اس کی بنیاد حضرت یوسف کے خواب سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے دس بھائیوں کے دلوں میں جو اُس کے اخیافی بھائی تھے۔ اس کی نسبت حسد تو پہلے سے ہی تھا۔ اُس کے اس خواب کے سننے سے وہ زیادہ مشتعل ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس کو قتل کر دیں اُن میں سے روبن کہتا ہے مارو نہیں کسی گہرے کنوئیں میں ڈالدو کہ کوئی کارواں اس کو نکال کرلے جاوے۔ باپ سے اجازت مانگتے ہیں کہ یوسف کو ان کے ساتھ کر دے تاکہ وہ اُن کے ساتھ جنگل میں کھیلے کودے۔ باپ کے دل میں خوف تو پہلے سے تھا پر نیک آدمی غلیظ طبع نہیں ہوتے آخر کرنا اجازت دید یتا ہے۔ بھائی لے جاکر اُس کو اُس کا کرتہ اُتار کر ایک کنوئیں میں پھینک آتے ہیں۔ اور واپس آکر باپ سے کہتے ہیں کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ اُس کے باپ حضرت یعقوب کے دل پر جو کچھ گذرا ہو گا وہ خدا ہی جانتا ہے پر صبر ہی چارہ تھا۔ کوئی کارواں وہاں سے گذرتا ہے اور پانی لانے والے کے ڈول میں ایک لڑکا بیٹھا ہوا برآمد ہوتا ہے وہ اس کو کارواں میں لے آتا ہے۔ کارواں مصر جا رہا تھا وہاں نبی ابن نبی بہت کم داموں پر فروخت ہوتا ہے۔ ایک شاہی امیر اُس کو خرید کر اپنے گھر رکھتا ہے اس کی عورت اس پر بدارادہ کا الزام لگاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی بریت کی تقریب پیدا کر دیتا ہے۔ تاہم قید کیا جاتا ہے۔ دو قیدی خواب دیکھتے ہیں وہ اُن کی تعبیر سناتا ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ ایک اپنے منصب پر پھر کھڑا کیا جاتا ہے۔ دوسرا مصلوب ہوتا ہے جو منصب پر بحال کیا گیا تھا اُس کو کہہ رکھا تھا کہ بادشاہ کے سامنے یوسف کی بے گناہی کا ذکر کرنا۔ مگر وہ بھول جاتا ہے۔ آخر بادشاہ خواب دیکھتا ہے اس کی تعبیر پوچھنے کے لیے وہی منصب والا اُس کے پاس آتا ہے حضرت یوسف تعبیر سناتا ہے بادشاہ اُس کو بلا کر مالی وزیر مقرر کرتا ہے کنعان میں قحط پڑتا ہے۔ بھائی غلہ لینے کے واسطے مصر آتے ہیں دو دفعہ آنے جانے کے بعد اُن کو پتہ لگ جاتا ہے کہ غلہ بیچنے والا یوسف ہے۔ وہ اپنے سارے کنبے کو مصر بلا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہو جاتی ہے۔

میں نے یہ قصہ مختصرًا یہاں اس واسطے ذکر کر دیا ہے کہ پڑھنے والے فکر کریں کہ اللہ تعالیٰ کی سبب سازیاں بڑی عجیب ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف کو کس قدر مصائب میں سے گذارا۔ ایک نازنین معصوم بچہ تھا۔ مگر اس کو نہایت تنگ اور خاردار وادیوں سے گذارا اور کچھ مدت اُس کو اعلیٰ سوسائٹی میں رکھا تاکہ وہ حکومت کے لیے لائق ہو جائے اور تاویل الاحادیث سیکھے۔ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام مصائب کے لباس میں آتے ہیں۔

حضرت ابراہیم کے ساتھ اللہ کا وعدہ اُس کی اولاد کے متعلق

يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا

یا اس کو کسی زمین میں پھینک آؤ تاکہ باپ کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جاوے اور تاکہ اس کے بعد تمہارے کام سنور

صَالِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

جائیں ف ۲۴۲ ایک نے ان میں سے کہا یوسف کو قتل کرو اور اگر کچھ کرنا ہے تو اس کو کسی گہرے کوئیں میں ڈال دو

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا

تاکہ کوئی راہ چلتا اس کو نکال لے جائے انہوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ کیا وجہ ہے کہ

عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا

تم یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں کل اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ وہ کھائے پیئے اور کھیلے

لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ

کودے اور ہم اس کی نگہبانی کرینگے اس نے کہا کہ تمہارا اس کو لیجانا مجھے غمگین کرتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ اور

الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

اس کو بھیڑیا کھا جائے انہوں نے کہا کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا جاوے اور ہم ایک قوی جماعت ہیں پھر تو ہم

إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

ناکارے ہوئے پھر جب وہ اس کو لے گئے اور انہوں نے اتفاق کیا کہ اس کو کوئیں کی گہرائی میں ڈال دیں

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا

(تو انہوں نے کیا جو کچھ کیا) اور ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ تم ان کو ان کی بدسلوکی کی اطلاع دوگے اور وہ اس سے بیخبر ہونگے ف ۲۴۳ اور اپنے باپ کے

أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ

پاس رات کے وقت روتے ہوئے آئے کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم ایک دوسرے سے دوڑ میں سبقت کرنے لگے اور یوسف کو ہم نے اپنے

مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا

اسباب کے پاس چھوڑ دیا تو اس کو بھیڑیا کھا گیا اور اگر ہم صادق بھی ہوں تو تم ہماری بات کا اعتبار نہ کروگے اور اس کے کرتہ پر

عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ

جھوٹا خون بھی لگا لائے یعقوب نے کہا کہ (بات تو اس طرح معلوم نہیں ہوتی) بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک بات بنائی

وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ

تو صبر شکر (بکار ہے) اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو میں اس پر اللہ کی مدد چاہتا ہوں اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا سقا بھیجا

---

۲۴۲ - آیت ۹ - آیت کے آخری فقرہ وتکونوا من بعدہ قومًا صالحین سے یہ مراد ہے کہ ہم کو اخیانی بھائیوں کے ساتھ حسد نیکیوں کی طرف قدم اٹھانے نہیں دیتا۔ محسود اور مبغوض درمیان سے اٹھ جائے تو ہم کو نیکیوں کی طرف توجہ میسر آجائے گی اور باپ کی توجہ بھی ہماری طرف منعطف ہو جائے گی جو نیکی کی معاون ہوگی۔

۲۴۳ - آیت ۱۵ - نبی کا معصوم بچہ جو آگے جاکر خود نبی ہوتا ہے ایک بیابان کے کنوئیں میں اپنے بھائیوں کے ہاتھ سے ڈالا جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے اس کو تسلی دیتا ہے۔ الہام کے لیے چالیس سال کی عمر شرط نہیں۔ ایک نبی کی اولاد بھی ایسی قسی القلب اور بداندیش ہو سکتی ہے۔ آگے جاکر انہیں کے بچے کہتے ہیں نحن ابناء اللہ واحباءہ۔ اے بنی آدم ہوش کر کہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ اے بزرگوں کی گدیوں پر بیٹھنے والو، ان واقعات سے عبرت پکڑو۔

فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا

اس نے اپنا ڈول لٹکایا تو سقا پکار اٹھا آہا یہ تو ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اس کو مال تجارت کے طور چھپا رکھا اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے

يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ

بھائی تم سے کرینگے اور انہوں نے اس کو تھوڑی قیمت چند درہموں پر بیچ ڈالا اور ان میں اس کی نگاہ رکھنے کی رغبت

الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

نہ تھی اور اہل مصر میں سے جس نے اس کو خریدا اس نے اپنی عورت سے کہا اس کو عزت سے رکھو شاید یہ ہم کو

ع ۲ / ۱۴

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَ

فائدہ پہنچائے یا اس کو اپنا بیٹا بنا لیں اور اس طریق سے ہم نے یوسف کو اس ملک میں ٹھکانا دیا اور

لِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

تاکہ ہم اس کو باتوں کی تعبیر سکھائیں اور اللہ اپنے قانون پر غالب ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

جانتے ۲۴۴ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اس کو حکمت اور علم دیا اور ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح کا بدلہ دیا کرتے ہیں

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ

اور جس عورت کے گھر میں وہ تھا اس نے اس کو اس کی خواہش نفسی سے پھیرنا چاہا اور دروازے بند کر دئیے اور کہا لو آؤ

لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

اس نے کہا معاذ اللہ تمہارا شوہر میرا مربی ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے ظلم کرنے والے کبھی سرسبز نہیں ہوتے اور عورت

هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ

نے تو اس کا قصد کیا اور یوسف بھی اگر اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو اس عورت کا قصد کر لیتا اس طرح ہوا تاکہ ہم اس سے بدی

وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

اور بےحیائی کو ہٹا دیں کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور پیچھے سے

قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ

یوسف کا کرتہ پھاڑ دیا اور دونوں نے اس کے شوہر کو دروازے کے پاس پایا کہنے لگی جو شخص تمہاری عورت کے ساتھ بدکاری

بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ

کا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے سوا اس کے کہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے یوسف نے کہا اس عورت نے اس کو اس کی خواہش

نَفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ

سے پھیرنا چاہا ہے اور اس عورت کے کنبہ سے ایک نے جو حاضر تھا کہا اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور

فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

یوسف جھوٹوں میں سے ہے اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے

---

۲۴۴ ۔ آیات ۱۹ تا ۲۱ ۔ نبی کا معصوم بچہ بیکسوں کی طرح ایک بیابان کے کنوئیں سے نکالا جا کر غلاموں کی طرح مصر میں جا کر کم قیمت پر فروخت ہوتا ہے ۔ کیونکہ کاروانیوں کو اس کے زیادہ مدت رکھنے میں خطرہ نظر آ رہا تھا ۔ اسے اللہ تیرے کام نرالے ہیں ۔ اللہ فرماتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اس طرح پورا ہو کر یوسف کو مصر میں پہنچا دیا ۔

نبی کا معصوم بچہ غلاموں کی طرح مصر میں ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ

اور یوسف سچوں میں سے ہے ف ۲۴۵ جب دیکھا کہ اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے (اپنی عورت سے) کہا کہ تم عورتوں کی

كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ

یہ ایک چال ہے بلاشبہ تمہاری چال بڑے غضب کی ہوتی ہے۔ اے یوسف اس کو جانے دو اور اے عورت تو اپنے قصور کی

لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـــِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ

بخشش مانگ کیونکہ ضرور تم خطاکاروں میں سے ہو اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا

اپنے غلام سے ناجائز مطالبہ کرتی ہے اس کا عشق اس کے دل میں گھر کر گیا ہے ہم اس کو صریح

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ

غلطی میں دیکھتے ہیں تو جب عزیز کی عورت نے ان کی چال سنی تو ان کو بلوا بھیجا اور

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ

ان کے لئے دعوت کا سامان کیا اور ہر ایک کو ان میں سے ایک چھری حوالہ کی اور یوسف سے کہا کہ

اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؗ وَقُلْنَ

ان کے سامنے باہر آؤ جب انہوں نے اس کو دیکھا تو اس کی ہیبت ان پر طاری ہو گئی اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں

حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ

حاشاللہ یہ بشر تو نہیں ہے یہ تو ایک خوبصورت فرشتہ ہے عزیز کی عورت نے کہا یہی ہے جس کے

الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ

بارے میں تم نے مجھے ملامت کی اور میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا مگر اس نے اپنی جان بچائی اور جو میں

لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

کہتی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو ضرور قید کیا جاوے گا اور ذلیل لوگوں میں سے ہو گا یوسف نے کہا اے میرے

اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ

پروردگار جس طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس سے قید مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تو نے ان کے حیلہ کو مجھ سے دفعہ نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو کر

وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ

جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا پس اس کے پروردگار نے اس کی دعا قبول کی اور ان کے حیلہ کو اس پر سے پھیر دیا

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ

بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے پھر اس عورت کے متعلقین کو کچھ قرائن دیکھنے کے بعد یہ مصلحت سوجھی کہ کچھ مدت کے لئے

۲۴۵۔ آیات ۲۳ تا ۲۷۔ حضرت یوسف جناب جوان ہو گیا ہے۔ امتحان میں ڈالا جاتا ہے۔ گھر کی بیگم اس پر مفتون ہوتی ہے پر اللہ اس کو اپنی حفاظت سے گناہ سے بچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی بریت کی تقریب بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین بندوں کو اسی طرح محفوظ رکھتا ہے۔ ان آیات سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ شہادت نہ ہونے کی صورت میں قرائن پر مقدمہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ یہاں کرتہ کے پشت کی طرف سے پھٹا ہونے سے کیا گیا۔ اس واقعہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ حرم سرائے میں غیر محرم خوبصورت جوان کو نہیں رکھنا چاہیے۔ ہر ایک یوسف نہیں ہو سکتا۔ اور ہر عورت سارہ نہیں ہو سکتی۔

یوسف اپنی حفاظت کی طرف سے
امتحان میں ڈالا جاتا ہے

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ

یوسف کو قید رکھیں ف ۲۴۶ اور قید خانہ میں اس کے ساتھ دو جوان اور بھی داخل ہوئے ان میں سے ایک نے (یوسف سے) کہا میں اپنے

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ

آپ کو کیا دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں

الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا

پرندے اس سے کھاتے ہیں ہم کو اس کی تعبیر بتا کہ ہم تم کو نیکوکاروں میں سے دیکھتے ہیں ف ۲۴۷ اس نے کہا جو کھانا

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ

تم کو دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں پہنچے گا کہ میں تم کو اس کی تعبیر اس کے واقعہ ہونے سے پہلے بتا دوں گا یہ منجملہ ان علموں کے

رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائے ہیں کیونکہ میں نے ان لوگوں کا دین چھوڑا ہوا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت سے بھی منکر ہیں

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ

اور میں اپنے باپ دادوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین پر چلتا ہوں ہم کو شایاں نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

ٹھہرائیں یہ توحید ہم پر اور لوگوں پر اللہ کے فضلوں میں سے ہے ولیکن اکثر لوگ

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ

شکر نہیں کرتے اے قید خانہ کے میرے دوستو کیا الگ الگ خداوند اچھے ہیں یا خدائے یگانہ

اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ

زبردست تم تو اللہ کو چھوڑ کر ایسے ناموں کی پوجا کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں

---

۲۴۶ - آیات ۳۰ تا ۳۵ - شہر کے امراء کی سوسائٹی میں یوسف کے واقعہ کا چرچا شروع ہوا۔ عزیز کی عورت کو ملامت شروع ہوئی کہ اپنے غلام پر مفتون ہو گئی ہے۔ یہ ملامت عورتوں کے لیے یوسف کے دیکھنے کا ایک حیلہ تھا۔ زنِ عزیز نے اُن کی دعوت کی اور میوہ خوری کے لیے ہر ایک کو چھری دی اور عین میوہ خوری کے اثناء میں حضرت یوسف کو اُن کے سامنے بلایا۔ وہ اس کا حسن و جمال دیکھ کر ہیبت میں آگئیں اور جمال کے دیکھنے میں اس قدر متوجہ ہوتی ہیں کہ چھریاں بجائے میوہ کے انگلیوں پر چل گئیں۔ اور کہنے لگیں یہ تو بشر نہیں کوئی خوبصورت فرشتہ ہے۔ زنِ عزیز کو اپنے سے الزام رفع کرنے کا موقع مل گیا کہ یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق تم نے مجھے ملامت کی یہ کوئی معمولی غلام نہیں۔ شرم و حیا پر چھری چلا کر کہنے لگی جو مطالبہ میں اس سے کرتی ہوں اگر اس نے نہ کیا تو قید ہو کر ذلیل ہوگا۔ مہمان عورتوں نے اس پاک فرشتہ کو اُس کے مطالبہ کو پورا کرنے کی ترغیب دی پر اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ میرے پروردگار مجھے اس مطالبہ کے پورا کرنے سے قید زیادہ پسند ہے۔ اگر تو مجھے نہ بچائے تو میں اس کی طرف مائل ہو کر جاہلوں سے جا ملوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو فحشا سے بچا لیا۔ گھر والوں نے دیکھا کہ وہ عورت اپنے خیال سے باز نہیں آتی اور بدنامی بڑھتی جاتی ہے۔ یوسف کو جیل میں بھجوا دیا تاکہ عورت کی نظر سے اوجھل رہے۔

۲۴۷ - آیت ۳۵ - باآنکہ یوسف جرم سے بری ہو چکا تھا۔ اس کو اس واسطے قید کرتے ہیں تاکہ عزیز کی عورت سے الزام رفع ہو اور یوسف کچھ مدت اُس کی نظروں سے اوجھل رہے تاکہ اس کے دل سے یوسف کا خیال محو ہو جائے۔ جیل میں جا کر حضرت یوسف کے وہاں سے نکلنے اور بادشاہ تک پہنچنے کی تقریب پیدا ہوتی ہے۔ وہ جیل میں دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر کرتا ہے مگر پہلے اُن کو توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی تبلیغ کرتا ہے یہ ایثار کا ایک سبق ہے اپنے فائدہ پر مخلوق کا فائدہ مقدم کرنا۔ ہر ایک موقع سے تبلیغِ حق کا فائدہ اُٹھا لینا۔

اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ‌ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ‌ؕ اَمَرَ اَلَّا

اللہ نے ان کی بابت کوئی سند نہیں اتاری حکم تو سوائے اللہ کے اور کسی کا نہیں اس نے تو یہ حکم

تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ‌ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۰﴾

دیا ہے کہ سوا اس کے اور کسی کی بندگی نہ کرو یہی سیدھا دین ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسۡقِىۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا‌ ۚ وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَيُصۡلَبُ

اے قید خانہ کے میرے دوستو تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا

فَتَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ‌ؕ قُضِىَ الۡاَمۡرُ الَّذِىۡ فِيۡهِ تَسۡتَفۡتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ؕ وَقَالَ

اور پرند اس کے سر سے نوچ کر کھائیں گے جس امر کے بارے میں تم دریافت کرتے تھے اس کا تو فیصلہ ہو چکا اور جس شخص کی

لِلَّذِىۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا اذۡكُرۡنِىۡ عِنۡدَ رَبِّكَ فَاَنۡسٰٮهُ الشَّيۡطٰنُ ذِكۡرَ

نسبت سمجھا تھا کہ وہ چھوٹ جاوے گا اس سے یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کر دینا سو شیطان نے اپنے آقا سے اس کا ذکر

رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِى السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِيۡنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الۡمَلِكُ اِنِّىۡۤ اَرٰى سَبۡعَ بَقَرٰتٍ

کرنا بھلا دیا تو یوسف چند سال قید خانہ میں رہے ف ۲۴۸ اور بادشاہ نے کہا میں دیکھتا ہوں سات گائیں ہیں موٹی

سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ‌ؕ

ان کو سات دبلی کھا جاتی ہیں اور سات سبز بالیں ہیں اور اور (سات) ہیں خشک

يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ

اے درباریو اگر تم کو خواب کی تعبیر کا علم ہو تو میری خواب کے بارے میں مجھے تعبیر بتاؤ ف ۲۴۹ انہوں نے کہا یہ تو

اَحۡلَامٍ‌ ۚ وَمَا نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِىۡ نَجَا

پریشان خیالات ہیں اور ہم ایسی خوابوں کی تعبیر سے آگاہ نہیں اور دو قیدیوں سے جو ایک رہائی پا چکا تھا

مِنۡهُمَا وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِيۡلِهٖ فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿۴۵﴾ يُوۡسُفُ

اس نے کہا اور اس کو عرصہ کے بعد یاد آیا میں تم کو اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجدو (وہاں جاکر) کہا اے سچے یوسف

۲۴۸۔ آیت ۴۲۔ حضرت یوسف قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر کے بعد اس قیدی سے درخواست کرتا ہے جو رہا ہو کر پھر بادشاہ کی خدمت میں جانے والا تھا۔ کہ بادشاہ کے ہاں اس کا ذکر کر دے وہاں جاکر وہ ذکر کرنا بھول جاتا ہے۔ اور قید کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک ایسی تقریب پیدا کرے جس سے حضرت یوسف کا کمال بادشاہ کو ذاتی طور پر معلوم ہو جائے۔ دوسرے سے سننے پر منحصر نہ ہو۔ چنانچہ بادشاہ خود خواب دیکھتا ہے۔ اور وہی بادشاہ کا خادم جو قید سے رہا ہوا تھا بادشاہ کی طرف سے اس کے خواب کی تعبیر دریافت کرنے آتا ہے اور تعبیر کے سننے سے جو نہایت معقول تھی بادشاہ کو حضرت یوسف کے ساتھ خود مکالمہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کو اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور وزارت مال کا عہدہ اس کے سپرد کرتا ہے۔ یہاں آکر حضرت یوسف کے مصائب ختم ہوتے ہیں اور اس کی عزت کا دور شروع ہوتا ہے۔ فلک الحمد یا اکرم الاکرمین۔

۲۴۹۔ آیت ۴۳۔ رویا کے تمثلات خواب بین کے ماحول کے متناسب ہوتے ہیں۔ مصر ایک زراعتی ملک ہے بادشاہ کے خواب میں تفکر کرو۔ اس میں ماحول کے ساتھ کیسی گہری مناسبتیں ہیں۔ انسان کے اپنے خیالات بھی اُن کی مثالی صورتوں میں نظر آتے ہیں اس سورت میں چار رویا اور اُن کی تعبیروں کا ذکر ہے۔ جو علم التعبیر حاصل کرنے کے واسطے ایک گراں مایہ سرمایہ ہے۔

اللہ تعالیٰ یوسف کی رہائی کے اسباب پیدا کرتا ہے

أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَ

ہم کو اس کی تعبیر بتا کہ سات موٹی گائیں ہیں ان کو سات دبلی کھا جاتی ہیں اور سات

سَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

سبز بالیں ہیں اور (سات) اور خشک ہیں تاکہ میں لوگوں کے پاس لوٹ جاؤں تاکہ وہ بھی

يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ

جان لیں اس نے کہا کہ تم سات سال تک بدستور کاشت کرتے رہو گے پس جو تم کاٹو اس کو اس کے بالوں میں

فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ

رہنے دو سوا اس تھوڑے کے جو تمہارے کھانے میں آئے گا پھر اس کے بعد سات سال سخت آئیں گے

شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَأْتِي

جو تم نے ان کے لئے جمع کر رکھا ہوگا سب کو کھا جاویں گے سوا اس تھوڑے سے کے جو تم (تخم کے لیے) بچا رکھو گے پھر اس کے بعد

مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے بارش ہوگی اور اس میں انگور نچوڑیں گے اور بادشاہ نے کہا کہ اس کو

ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ

میرے پاس لاؤ جب فرستادہ اس کے پاس آیا تو اس نے کہا اپنے آقا کے پاس لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ

اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا پروردگار ان کے حیلہ کو جانتا ہے بادشاہ نے کہا کیا معاملہ تھا جب تم نے

رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ

یوسف سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا حاشا للہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں پائی

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَ

عزیز کی عورت نے کہا اب تو حق بات کھل گئی میں نے ہی اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا اور

إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا

وہ راستبازوں میں سے ہے (یوسف نے کہا) یہ کارروائی میں نے اس واسطے کی ہے تاکہ عزیز جان لے کہ میں نے اس کی پس پشت اس

يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ

کی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کا حیلہ چلنے نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں ٹھیراتا کیونکہ نفس بدی کے لئے ابھارتا

لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

رہتا ہے مگر وہی ہے جس پر میرا پروردگار رحم کرے بیشک میرا پروردگار بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور بادشاہ نے کہا

ع ۷ / ۱۶

---

۲۵۰ - آیات ۵۰ تا ۵۲ - ان آیات سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کسی مقتدائے قوم پر ایسا الزام لگایا جائے جو اس کی مقتدائی کے منافی ہو تو اس پر لازم ہے کہ اپنی بریت کے لیے کوشش کرے۔ ایک حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ لزوم اس واسطے ہے کہ لوگ اس سے استفادہ کرنے سے محروم نہ ہوں۔ بعض مقتدی اپنی فطرت سے اس قدر منسلخ ہوجاتے ہیں کہ اپنے رسمی مقتدا میں اقتدا کے منافی امور پر آنکھوں سے دیکھ کر بھی متاثر نہیں ہوتے۔ رب انی اعوذ بک ان اکون منھم۔

ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ

اس کو میرے پاس لاؤ کہ میں اس کو خاص اپنے کام کے لئے رکھ لوں پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہا کہ آج تم ہمارے ہاں باوقار صاحب

أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ

اعتبار ہو یوسف نے کہا مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دو کیونکہ میں حفاظت کرنے والا حساب دان ہوں ف۲۵۱ اور اسی طرح

مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ

سے ہم نے یوسف کو اس ملک میں عزت کی جگہ دی اس ملک میں جہاں چاہے رہے ہم اپنی رحمت جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں

نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَ

اور ہم احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے اور پرہیزگاری

كَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ

کرتے ہیں اس سے کہیں بہتر ہے اور یوسف کے بھائی آئے اور اس کے پاس گئے تو اس نے ان کو پہچان لیا اور انہوں نے یوسف کو

مُنْكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ ۚ

نہ پہچانا ف۲۵۲ اور جب ان کا سامان ان کو تیار کر دیا تو ان سے کہا کہ اپنے علاتی بھائی کو بھی اپنے ساتھ لانا

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا

کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی پورا کر کے دیتا ہوں اور میں بہتر مہمان نواز بھی ہوں اور اگر تم اس کو میرے پاس نہ لائے تو

كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

تم کو میرے ہاں نہ غلہ کا ماپ ملے گا اور نہ تم میرے پاس آسکو گے انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ سے اس کا مطالبہ کریں گے اور ہم ضرور یہ کام کریں گے

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا

اور یوسف نے اپنے نوکروں سے کہا کہ ان کی پونجی ان کی بوریوں میں رکھ دو تاکہ جب اپنے گھر لوٹ کر جائیں تو اس کو پہچان لیں

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

شاید یہ اس طریق سے پھر واپس آویں جب اپنے باپ کے پاس واپس آئے تو کہا اے ابا ہم سے غلہ روک لیا گیا ہے ہمارے

الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ

بھائی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے تاکہ ہم غلہ لائیں اور ہم اس کی حفاظت کریں گے یعقوب نے کہا کیا میں تم پر

عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ

ایسا ہی اعتبار کروں جیسا کہ میں نے اس کے بھائی کے بارے میں پہلے کیا تھا سو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور سب رحم کرنیوالوں

---

۲۵۱ - آیت ۵۵ - اس آیت سے پایا جاتا ہے کہ پبلک کی خدمت کے لیے کوئی عہدہ طلب کرنا نہ اپنی سفلی خواہشوں کے پورا کرنے کے لیے مذموم نہیں ہے - اور اس عہدہ کے لیے اپنی اہلیت کا جتا دینا بھی برا نہیں - رسول صلعم ایسے آدمی کو عامل نہ بناتے تھے - جو خود مطالبہ کرتا تھا - حضور فرماتے تھے جو طالب ہوتا ہے وہ اپنے نفس کے سپرد کیا جاتا ہے - اور جس کو بے مطالبہ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۵۲ - آیت ۵۸ - یہاں سے حضرت اسحٰق کی باقی نسل کو مصر پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرتا ہے کنعان کے قحط سے اس کی ابتدا ہوتی ہے - جب بھائی آئے تو یوسف کی عمر اس وقت چالیس سال کی تھی - اس قدر عرصہ گذر جانے کے سبب وہ یوسف کو نہ پہچان سکے - اگرچہ حضرت یوسف کی شناخت کی کئی تقریبات پیدا ہو چکی تھیں - مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کا نور بصیرت بجھا دیا تھا۔

الرّٰحِمِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا

سے زیادہ مہربان ہے اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کی پونجی ان کو لوٹا دی گئی ہے انہوں نے کہا

یٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

اے ابا جان اور ہمیں کیا چاہیے یہ ہماری پونجی بھی ہم کو واپس کر دی گئی ہے اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی

وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى

کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لائیں گے یہ غلہ (جو ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے اس نے کہا کہ میں اس کو تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا

تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ

جب تک اللہ کو درمیان لا کر اقرار نہ کرو کہ تم اس کو میرے پاس لاؤ گے مگر یہ صورت کہ تم خود گھر جاؤ جب انہوں نے اس کو اپنا قول دیدیا

قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

تو یعقوب نے کہا جو قول قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس کا کارساز ہے اور کہا اے میرے بیٹو! تم ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ

الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کے حکم کے مقابل تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا حکم تو

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا

صرف اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور سب بھروسا کرنے والوں کو چاہیے کہ اسی پر بھروسا کریں اور جب وہ اسی طرح

مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً

داخل ہوئے جیسا کہ ان کے باپ نے حکم دیا تھا تو یہ بات ان کو اللہ کے حکم کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آئی مگر یعقوب کے دل میں ایک آرزو

فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

تھی جو اس نے پوری کی اور اس میں شک نہیں کہ اس کو ایک علم تھا جو ہم نے اس کو سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں

یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا

جانتے ۲۵۳ اور جب وہ یوسف کے دربار میں گئے تو اس نے اپنے (سگے) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور اس سے کہہ دیا کہ میں

اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ

تمہارا بھائی ہوں سو تم رنج نہ کرو ان باتوں کا جو یہ کرتے رہے ہیں پھر جب یوسف نے ان کا سامان تیار کر دیا تو پانی پینے کا

السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

کٹورا اپنے بھائی کی بوری میں رکھ دیا پھر ایک پکارنے والے نے پکارا کہ قافلے والو تم ضرور چور ہو

تقدیر اور تدبیر

۲۵۳ ۔ آیات ۶۷ و ۶۸ ۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت یعقوب کو علم دیا گیا تھا کہ اس دوسرے سفر میں ان پر کوئی مصیبت آئے گی جس کا اثر دور کرنے یا کم کرنے کے لیے اس نے اپنے بیٹوں کو ایک ٹوٹکا بتایا کہ وہ مصر کے دارالخلافہ میں مختلف دروازوں سے داخل ہوں۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر کوئی مصیبت آنے والی ہے تو میں اس کو ٹال نہیں سکتا۔ حاکم صرف اللہ ہی ہے۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں۔ اور جملہ توکل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔ اس سے تقدیر اور تدبیر کا مسئلہ حل ہوتا ہے۔ تقدیر ٹلتی نہیں۔ مگر تدبیر سے اس کی شکل بدل جاتی ہے اور اس کا ضرر غیر محسوس ہو جاتا ہے۔ بھائیوں میں سے ایک کا قید ہو جانا تقدیر تھی وہ بن یامین پر وارد ہوئی جو یوسف کا عینی بھائی تھا۔ قید تو وہ ہوا مگر کیسی قید جو اس کے حق میں راحت اور آرام کا موجب ہو گئی اور وہ قید باقی بھائیوں کی آزادی سے افضل تھی۔ تقدیر اور تدبیر میں تصادم نہیں۔ تقدیر آئی مگر کیفیت بدل کر۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ

انہوں نے ان کی طرف توجہ کر کے پوچھا تمہاری کیا شے گم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا غلہ کا سرکاری ماپ گم ہو گیا ہے اور جو شخص اس کو

بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي

لائے اس کے لئے ایک بار شتر غلہ اور میں اس کا ضامن ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے کے لئے

الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا

نہیں آئے اور نہ ہم چوری کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی کیا سزا۔ انہوں نے

جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ

کہا اس کی سزا جس کی بوری سے وہ نکلے وہی شخص اس کا بدلہ ہوگا اور ہم چوروں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔ تو اس نے

بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا

اس کے بھائی سے پہلے اور وں کی تلاشی شروع کی اور پھر کٹورہ کو اس کے بھائی کے شلیتے سے نکالا۔ اس طرح سے ہم نے یوسف کیلئے

لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

یہ تدبیر کی۔ بادشاہ کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتا تھا مگر جو اللہ چاہتا۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ

درجے بلند کرتے ہیں اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا موجود ہے۔ انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی تو تعجب نہیں) اس کے بھائی

مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ

نے بھی پہلے چوری کی تھی۔ یوسف نے اپنے دل میں کہا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا کہ تم منزلت کی رو سے بہت برے ہو

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ

اور اللہ بہتر جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ انہوں نے کہا اے عزیز اس کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے۔ اس کی جگہ ہم

اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا

میں سے ایک کو رکھ لو ہم تم کو احسان کرنے والوں میں دیکھتے ہیں۔ اس نے کہا پناہ بخدا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی

مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ ع فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ

اس کے سوا دوسرے کو پکڑ رکھیں۔ اس طرح کریں تو ہم ظالم ٹھیریں گے ف ۲۵۴ جب اس سے ناامید ہو گئے تو مشورہ کرنے

ع ۹ / ۱۱ / ۳

حضرت یوسف بادشاہ کے قانون کا پابند تھا

۲۵۴۔ آیات ۷۰ تا ۷۹۔ بنیامین کی زندگی بھی مصیبت کی زندگی تھی۔ اپنے والد کے ہاں بھی وہ علاتی بھائیوں کی طرف سے ستایا جاتا تھا اور بھائیوں کے ساتھ سفر میں بھی تکلیف اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف سے نکالنے کے لیے اپنی طرف سے ایک سامان کرتا ہے حضرت یوسف اس کی خورجین میں پانی کا گلاس رکھتا ہے کہ واپسی کے وقت سفر میں اس کے کام آوے۔ اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ سرکاری صاع جس کو ٹوپہ کہتے ہیں اور جس سے غلہ ناپا جاتا ہے غلہ ناپنے کے بعد گم ہو جاتا ہے کوئی پولیس افسر ان کی تلاشی لیتا ہے صاع تو برآمد نہیں ہوتا مگر گلاس بن یامین کی خورجین سے نکل آتا ہے جو حضرت یوسف کا مال تھا۔ پولیس افسر نے پوچھ لیا تھا کہ اگر چوری کا مال نکل آوے تو اس کی کیا سزا تم دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ چور صاحب مال کا خادم بنا دیا جاتا ہے تاکہ اس کے مال کے عوض اس کی خدمت کرے۔ اس طرح سے بن یامین کو حضرت یوسف کے سپرد کر دیا جاتا ہے حضرت یوسف شاہی قانون کے بموجب اس کو اپنی قید میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ مگر اس پر ان کا اپنا قانون جاری کیا گیا۔ یہ ایک ایسا اتفاق پیش آیا کہ حضرت یوسف کو بھی پسند آگیا۔ اور یہ جملہ اسباب سازی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے ماتحت ہوئی۔ مفسرین نے سقایہ اور صاع کو ایک چیز سمجھ کر معاملہ کو پیچیدہ کر دیا ہے۔ کہیں غلہ کے ناپنے کے برتن میں بھی بادشاہ پانی پیا کرتے ہیں۔

خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

کے لئے الگ ہو گئے ان میں سے سب سے بڑے نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کی قسم پر پکا قول قرار لیا ہے

مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ

اور پہلے تم یوسف کے معاملہ میں کوتاہی کر چکے ہو تو میں اس ملک کو نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا باپ

لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا

مجھے اجازت نہ دے یا اللہ میرے لئے کوئی حکم دے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر حکم کرنے والا ہے تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ اور جا کر کہو

يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝۸۱

اے ہمارے باپ تمہارے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی شہادت دی جس کا ہمیں علم تھا اور ہم چھپی ہوئی بات کے نگہبان نہیں تھے

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۸۲

اور اس بستی کے رہنے والوں سے دریافت کر لو جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

یعقوب نے کہا (واقعہ ایسا نہیں) بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک منصوبہ بنا لیا ہے سو صبر شکر چاہئے امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۸۳ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ

لے آئے گا بیشک وہ علم والا حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف اور اس کی

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ

آنکھیں غم سے سفید ہو گئی تھیں اور وہ اندر ہی اندر گھٹا کرتا تھا بیٹوں نے کہا بخدا تو یوسف کو یاد کرتا رہے گا

حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝۸۵ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

یہاں تک کہ تحلیل ہو جاوے یا ہلاک ہو جاوے اس نے کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی شکایت

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ

اللہ سے ہی کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے

وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ

بھائی کا پتہ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ کی رحمت سے کافر ہی ناامید ہوا کرتے

الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ

ہیں جب یہ یوسف کے پاس گئے تو جا کر کہا اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ہے

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

اور ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں ہم کو غلہ کا پورا ماپ دیدو اور ہمیں خیرات دو کیونکہ اللہ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝۸۸ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ

جزا دیتا ہے یوسف نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب تم

جٰهِلُوْنَ ۝۸۹ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ

جاہل تھے انھوں نے کہا کیا تم یوسف ہو اس نے کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰

ہم پر احسان کیا ہے کیونکہ جو پرہیزگاری کرتا اور صبر کرتا ہے (تو اس کا اجر ضائع نہیں ہوتا) کیونکہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ
انہوں نے کہا بخدا ضرور اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم گنہگار تھے یوسف نے کہا آج تم پر کچھ الزام

الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ
نہیں اللہ تم کو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ف۲۵۵ میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے آگے

عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ
رکھدو تاکہ (میری زندگی سے) آگاہ ہو جاوے اور سب کنبے کو میرے پاس لے آؤ اور جب قافلہ روانہ ہوا تو ان کے

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا
باپ نے کہا مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ بتاؤ انہوں نے کہا

الربع تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ
بخدا تم اپنے پرانے خبط میں پڑے ہو جب خوشخبری دینے والا آیا تو اس نے کرتہ اس کے سامنے رکھدیا

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا
تو (یعقوب کو) (یوسف کی زندگی سے) آگاہی ہوگئی یعقوب نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے ایسی بات معلوم ہے جو تم نہیں جانتے

يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ
انہوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی معافی مانگ کیونکہ ہم گنہگار تھے اس نے کہا میں اپنے پروردگار سے تمہارے لئے معافی

رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ
مانگوں گا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے پھر جب یہ سب یوسف کے پاس گئے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے

اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ ؕ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى
پاس جگہ دی اور کہا کہ مصر میں داخل ہو جاؤ اللہ نے چاہا تو امن سے رہوگے اور اپنے والدین کو تخت پر

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ
بٹھایا اور سب اس کے آگے سجدہ میں گرے اور کہا اے میرے باپ یہ ہے میرے پہلے خواب کی تعبیر اللہ نے

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ
اس کو سچا کر دکھایا اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید سے نکالا اور بعد اس کے کہ شیطان

مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ
نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈالا تم سب کو دیہات سے لے آیا بیشک میرا پروردگار جو چاہتا ہے

---

۲۵۵ - آیات ۸۸ تا ۹۲ - تیسری دفعہ حضرت یوسف کے بھائی غلہ کے بدل میں کم قیمت اشیا لائے کہ قحط کے سبب ان کی حالت اضطرار تک پہنچ گئی تھی۔ حضرت یوسف پر کھل گیا کہ اب موقع آگیا ہے کہ وہ اپنے کنبہ کو مصر میں بلا لے۔ کنعان کی زندگی جو ان کا وطن تھا ان کو ایسی عزیز تھی کہ جب تک لاچار نہ ہوتے وہاں سے نہ نکلتے۔ اس وقت اپنا یوسف ہونا ان پر ظاہر کر دیا۔ وہ اپنے جرم سے پشیمان ہوئے۔ اور حضرت یوسف نے کریمانہ معافی دی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے مغفرت طلب کی۔ یہ عفو کا ایک عظیم الشان نظاہرہ ہے۔ اپنے دس بھائیوں کو اپنا کرتہ اپنی زندگی کا نشان دے کر واپس کیا۔ کہ اپنے سب کنبہ کو مصر میں لے آئیں۔ سہ

یوسفِ گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور

لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي

اس کو باریک تدبیر سے کرتا ہے وہ جاننے والا حکمت والا ہے اے میرے پروردگار تو نے حکومت سے مجھے حصہ دیا اور مجھے خواب کی

مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ

کچھ تعبیریں سکھائیں اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز

الْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿۱۰۱﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

ہے مجھے دنیا سے اپنا فرمانبردار اٹھا اور مجھے نیکوکاروں سے ملا یہ چند غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھے بتلاتے

إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ

ہیں (رسول سے خطاب ہوتا ہے) جب انہوں (اہل مکہ) نے اپنے کام پر اتفاق کر لیا اور چالیں سوچ رہے تھے تو تم ان کے پاس موجود نہ تھے اور تم کتنا ہی چاہو

حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۴﴾

ع ۱۱

اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اور تم ان سے اس پر کچھ عوض نہیں مانگتے یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۵﴾

اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ گذر جاتے ہیں اور ان کی طرف توجہ نہیں کرتے

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

اور اکثر ان میں سے اللہ کو نہیں مانتے مگر ساتھ ہی وہ شرک بھی کرتے ہیں کیا یہ لوگ اس سے امن میں ہیں کہ ان پر اللہ کا ڈھانکنے والا

مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هَٰذِهِ

عذاب آجاوے یا اچانک وہ گھڑی ان پر آجاوے اور ان کو خبر بھی نہ ہو (۲۵۶) کہدو یہ ہے

---

۲۵۶ - آیت ۱۰۰ تا ۱۰۷ - بعض مفسرین نے غیر اللہ کو سجدہ شرک سمجھ کر لہٗ کی ضمیر اللہ کی طرف راجع کی ہے اور وجہ یہ بتائی کہ خرّ کے مفہوم میں تسبیح تحمید کرنا داخل ہے۔ ترجمہ یہ ہوا۔ کہ وہ تسبیح تحمید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے (بطور شکریہ) سجدہ میں گر گئے۔ اور سجدہ سے یہاں زمین پر سر رکھنا مراد لیا ہے۔ میرے نزدیک حقیقت یہ نہیں ہے۔ لہٗ کی ضمیر یوسف کی طرف راجع ہے اور اس کی دلیل یہ فقرہ ہے جو حضرت یوسف کے مُنہ سے نکلا۔ یا ابت ھٰذا تاویل رءیای من قبل قد جعلھا ربی حقا اس سے صریح اس کے لیے اس کے والدین اور بھائیوں کا سجدہ مراد ہے اور یہی اس نے رویا میں دیکھا تھا۔ یہاں سجدہ سے مراد رکوع کی صورت میں جُھکنا ہے۔ بنی اسرائیل میں اسلامی سجدہ مروج نہیں تھا۔ وہ نماز کی ہر رکعت میں دو رکوع کرتے تھے پس انہوں نے وہی سجدہ کیا جو اُن میں مروج تھا۔ اور خرّ کے مفہوم میں تسبیح تحمید کرنا شامل نہیں۔ دیکھو مواقع ذیل میں۔ من یشرک باللہ فکانما خرّ من السماء (ج) وخرّ علیھم السقف من فوقھم (نحل) وخرّ موسیٰ صعقا (اعراف) خرّ کا معنی ہے گرنا اور گرنا اپنے ارادہ سے نہیں ہوتا بلکہ کوئی خارجی سبب ہوتا ہے جو گراتا ہے پس یہ سجدہ ان کا قسری ہے ارادی نہیں۔ ترجمہ اس کا یہ ہوا کہ حضرت یوسف نے اپنے والدین کو اپنے تخت پر بٹھایا اور باقی فرش یا چوکیوں پر بیٹھے۔ اور سب بے ساختہ یوسف کے آگے جُھکے اور یوسف نے کہا اے میرے ابا یہ ہے میرے خواب کی تاویل جو میں نے دیکھا تھا۔ اللہ نے اس کو سچ کر دکھایا۔ اللہ کی تقدیر انسان سے ایسے کام کراتی ہے کہ اس کو آگاہی بھی نہیں ہوتی کہ میں کیوں کر رہا ہوں۔ یوسف کا وہ کام جو اللہ نے اس سے لینا تھا ختم ہوتا نظر آتا ہے۔ رفیق اعلیٰ کے ملحق ہونے کے لیے دعا مانگتا ہے۔ اس پر قصّہ ختم کر کے اللہ فرماتا ہے کہ اس میں حضرت رسول صلعم کی زندگی کا کچھ نقشہ ہے جو نظر دل سے اس وقت پوشیدہ ہے۔ تیرے بھائی بھی تیرے بر خلاف منصوبے کر رہے ہیں۔ جن پر تیری نظریں پڑتی ہیں اُن میں سے اکثر ایمان سے بے بہرہ رہیں گے۔ حالانکہ قرآن نہ صرف ان کے لیے بلکہ جملہ عالم کے لیے شرافت اور شہرت کا ذریعہ ہے آسمان اور زمین میں بیسیوں نشانات ہیں جن سے لوگ بے توجہ گذر جاتے ہیں اور ایمان لاتے بھی ہیں تو مخلوط بہ شرک (باقی بر صفحہ ۲۵۰)

سَبِيلِيٓ أَدْعُوٓا إِلَى ٱللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا۠ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِى وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ

میرا طریق — میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں — میں اور جو میرے پیرو ہیں روشن طریق پر ہیں — اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں

ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰٓ

شرک کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں — اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں میں رہنے والوں سے مردوں کو ہی (رسول بناکر) بھیجا تھا ان کی طرف ہم وحی نازل کرتے

أَفَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ

تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے — پہلوں کا انجام — کیسا ہوا — اور ان لوگوں کے

ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰۹﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا ٱسْتَيْـَٔسَ ٱلرُّسُلُ وَظَنُّوٓا۟

لئے جو پرہیزگار ہیں — آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے — تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے — منکرین پر عذاب بڑے وقفہ کے بعد آیا تھا — یہاں تک کہ رسول مایوس

أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا۟ جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَن نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ ٱلْقَوْمِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿۱۱۰﴾

ہو گئے — اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان کو جھوٹا وعدہ دیا گیا تو (ایسے وقت) ہماری مدد ان کو پہنچی تو جس کو ہم نے چاہا بچا لیا اور گنہگار قوم سے ہمارا عذاب ٹلا نہیں

لَقَدْ كَانَ فِى قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ

ان کے واقعات میں عقل والوں کے لئے — ضرور عبرت ہے — یہ قرآن ایسی بات نہیں کہ بنائی گئی ہو — بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی

ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱۱﴾ ع

کتابوں کی تصدیق کرتا ہے — اور ہر ایک چیز کی تفصیل ہے — اور مومن لوگوں کیلئے — رہنما اور — رحمت ہے

سُورَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمٓرا ۚ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ۗ وَٱلَّذِىٓ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

یہ قانون فطرت کی کتاب کے احکام ہیں — اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تم پر اترا ہے — حق ہے — مگر اکثر لوگ

ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ

نہیں — مانتے — ف۲۵۷ — اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں کو — بغیر ایسے ستونوں کے اٹھا رکھا ہے — جن کو تم دیکھ سکو پھر وہ

(بقیہ صفحہ ۲۴۹) موجودہ حالت میں تیری قوم کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے امن کی کیا صورت ہے۔ عذاب آوے گا اور بے خبر آوے گا۔ کہہ دے میرا مسلک جس پر میں قائم ہوں خالص توحید ہے۔ اور اس کی طرف پہلے بلانے والے بھی مرد تھے۔ اور انہیں مردوں کی نصرت میں ان منکرین پر عذاب آئے۔ مگر اس قدر توقف کے ساتھ آئے کہ رسل مایوس ہو گئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ ان سے نصرت کا جھوٹا وعدہ کیا گیا تھا۔ ایسی یاس کی حالت میں ہماری نصرت اُن کے شاملِ حال ہوئی۔

سورۃ الرعد مکیۃ

۲۵۷۔ آیت ۱۔ الکتاب سے یہاں نیچر کی کتاب مراد ہے اور الحق سے جو معرف باللام ہے یہ مراد ہے کہ یہ اس حقیقت کے مطابق ہے جو نظامِ عالم کی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آگے نظامِ عالم کی کتاب سے چند حقائق نقل کیے ہیں جن پر الامر یفصل الآیات اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ

تخت پر بیٹھا ۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگایا ۔ ہر ایک مقرر وقت میں چکر لگاتا ہے ۔ وہی دنیا کا نظام چلاتا ہے

الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ

اپنے احکام کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم پروردگار سے جا ملنے کا یقین کرو ۔ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا ہے ۔ اور اس میں پہاڑ بنائے اور دریا

وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي

بہائے ۔ اور ہر قسم کے پھلوں سے اس میں ۔ دو دو جوڑے بنائے ۔ رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے ۔ بیشک

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ

ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں ۔ اور زمین میں ۔ پاس پاس قطعات ہیں ۔ اور انگور کے باغ ہیں

وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

اور کھیتی ۔ اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے نکلے ہوئے ۔ اور الگ الگ جڑوں سے جس کو ایک ہی پانی پلایا جاتا ہے (اس پر) ہم بعض پھلوں

عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَإِن تَعْجَبْ

کو بعض پر ذائقہ میں فوقیت دیتے ہیں ۔ البتہ ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو عقل کو کام میں لاتے ہیں نشانیاں ہیں ۔ اور اگر تم تعجب کرو

فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ

تو تعجب کی بات تو ان لوگوں کا یہ قول ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جاوینگے تو کیا ایک نئی پیدائش میں آئیں گے ۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار

وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَ

کا کفران کیا ۔ اور یہی لوگ ہیں جنکی گردنوں میں طوق ہیں ۔ اور یہی لوگ ۔ دوزخی ہیں اس میں مدتوں رہیں گے ۔ ف ۲۵۸ ۔ اور

---

۲۵۸ ۔ آیات ۲ تا ۵ ۔ سب آسمان اور اُن کے ستارے جن میں زمین بھی شامل ہے بے ستون کھڑے کیے ہیں کشش کہربائی جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے ان کو ان کے مدار پر جکڑے ہوئے ہے ۔ اگر وہ کشش ایک لحظہ اپنا کام چھوڑ دے تو سارا نظام برہم ہو جائے ہر ایک سیارہ اپنے مدار پر ایک معین وقت میں گھوم جاتا ہے ۔ یہ سارا نظام عبث نہیں ۔ یہ انسان کے لیے اس کی حاجات مہیا کرتا ہے ۔ اور انسان بطور خلافت اس میں تصرف کرتا ہے ۔ جس کی پرسش اس دنیا میں نہیں ہوتی دوسری زندگی میں جاکر ہو گی ۔ اس میں انسان کی فکر کی جولانی کے لیے نشانات ہیں ۔ زمین میں ایک دوسرے کے متصل قطعات ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیت ہیں اور کھجور کے درخت ہیں بعض ایک جڑ سے نکلے ہوئے ہیں اور بعض کی جڑیں جُدا جُدا ہیں ۔ ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں ۔ باوجود اس کے ان کے پھل ایک دوسرے سے متفاوت ہیں ۔ اس میں عقل کرنے والوں کے لیے نشانات ہیں ۔ یہ نظام غیر مدرک مادہ نے اپنے خواص سے پیدا نہیں کیا ۔ ایک ہی تخم ہے ایک ہی ہوا ایک زمین اور ایک ہی پانی میں پرورش پاتا ہے اور اس کے ثمرات ذائقہ اور رنگ اور مقدار میں مختلف ہوتے ہیں ۔ کوئی باارادہ ہستی ہے جو اس کا انتظام کر رہی ہے ۔ ذائقوں میں اس قدر اختلاف رکھا ہے کہ ہر ایک مذاق کا آدمی اپنے ذائقہ کے مطابق میوہ حاصل کر سکتا ہے ۔ بعض ذائقے ایسے رکھے ہیں کہ وہ جملہ مذاقوں کے مطابق پڑتے ہیں ۔ اور ان سے استفادہ کرنے والی ہستی انسان ہے یا وہ حیوانات ہیں جو اس کے خادم ہیں ۔ **ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ** آیت ۵ میں ان لوگوں کی حالت پر تعجب کیا ہے جو اس سارے نظام کو دیکھ کر پھر بھی کہتے ہیں کہ آیا ہم مٹی ہو کر کسی جدید پیدائش میں اُٹھائے جائیں گے ۔ اُنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کر دیا ہے جس نے ان کی پرورش کا سارا سامان بنایا ہے ۔ ان کی گردنوں میں اپنی رسوم اور تقلید کے ایسے زنجیر ہیں کہ وہ ان کو اسم نعاء کے نظامِ بدیع میں تعمق کرنے کے لیے نہیں چھوڑتے ۔ اور اُن کی زندگی آگ میں ہے ۔ جس سے یہ نکل نہیں سکتے ۔

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ وَ

یہ لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے آنے کی جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے کی عبرتناک مثالیں گذر چکی ہیں اور

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦

بیشک تمہارا پروردگار لوگوں سے باوجود ان کے ظلم کے درگذر کرنے والا ہے اور بیشک تمہارا پروردگار سخت عذاب دینے والا بھی ہے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ

اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم

قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ

کے لئے رہنما ہوا کرتا ہے اللہ جانتا ہے جو مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے اور رحم جو کچھ گھٹاتے بڑھاتے ہیں

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ

اور اس کے ہاں ہر چیز ایک اندازہ کے ساتھ ہے وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے بہت بڑا بہت بلند تم میں سے

مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ

جو شخص چپکے سے بات کرے یا کوئی شخص پکار کر کہے (اس کے نزدیک) دونوں برابر ہیں اور (اسی طرح) جو شخص رات کے اندھیرے میں چھپا ہو اور جو دن میں

بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ

رستہ پر چل رہا ہو اس کے لئے اس کے آگے اور اس کے پیچھے ایک دوسرے کے بعد آنے والے ہیں جو اس کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں

اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

بیشک اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اس حالت کو نہ بدلیں جو ان کے نفسوں میں پائی جاتی ہے اور جب اللہ کسی قوم کو

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝١١ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ

سزا دینی چاہتا ہے تو اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور اس کے سوا ان کا کوئی حامی نہیں ہوتا وہی ہے جو ڈرانے کے لئے اور امید دلانے کے

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝١٢ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لئے تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور بوجھل بادلوں کو ابھارتا ہے اور بادلوں کی گرج اور فرشتے اس کے ڈر سے اس کی پاکی

مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ

اس کی حمد کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے اور جس پر چاہتا ہے انہیں گرا دیتا ہے اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں

فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

جھگڑتے ہیں اور وہ بڑی قوت والا ہے حق کی پکار اسی کی پکار ہے اور یہ لوگ جن کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ

ان کی دعا کچھ بھی قبول نہیں کر سکتے ان کی پکار ایسی ہے جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝١٤ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

پہنچنے والا نہیں اور کافروں کی دعا تو بھٹک جاتی ہے اور جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ

السجدۃ

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝١٥ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

چار ناچار اللہ کو سجدہ کرتی ہیں اور ان کے سائے بھی صبح اور شام ۲۵۹ ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے جواب دینگے

۲۵۹۔ آیت ۷ تا ۱۵ منکر کہتے ہیں اس پر (نبی پر) کوئی نشان کیوں نہیں اترا۔ جواب منجانب (باقی بر صفحہ ۲۰۳)

قُلِ اللّٰہُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ
کہہ اللہ تو کہو اسی ہے — تو کیا تم نے اس کے سوا اوروں کو کارساز بنا رکھا ہے — جو اپنی ذات کے لئے بھی نفع اور نقصان — کے مالک نہیں ہیں

قُلْ ہَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ اَمْ ہَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ
کہو کیا اندھا — اور سوانکھا — برابر ہو سکتے ہیں — یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتے ہیں — آیا انہوں نے

جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِہٖ فَتَشَابَہَ الْخَلْقُ عَلَیْہِمْ ؕ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ
اس کے ایسے شریک ٹھہرا رکھے ہیں — جنہوں نے کوئی مخلوق پیدا کی ہے جیسے کہ اس نے پیدا کی ہے تو ان کو دونوں کی مخلوق کے بارے میں شبہ واقع ہو

شَیْءٍ وَّہُوَ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَۃٌۢ بِقَدَرِہَا
گیا ہے — تو کہہ سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی ہے اور وہ اکیلا ہی سب پر غالب ہے — اس نے آسمان سے پانی برسایا — پھر نالے اپنی اپنی سمائی کے قدر بہ

فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْہِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَۃٍ
نکلے — پھر اوپر اٹھنے والا جھاگ سیل کی سطح پر آ گیا — اور جن دھاتوں کو — زیور یا سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں ان میں سے

اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُہٗ ؕ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
بھی اسی طرح کا — جھاگ ہوتا ہے — اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے — سو جھاگ تو — رائگاں

فَیَذْہَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ
جاتا ہے — اور جو چیز — لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین — میں ٹھیری رہتی ہے — اور اسی طرح — کی

اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّہِمُ الْحُسْنٰی ؕ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا
مثالیں بیان کرتا ہے — ف ۲۶۰ — جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا حکم مان لیا ہے — ان کے لئے خوبی ہے — اور جنہوں نے — نہیں مانا

(بقیہ صفحہ ۲۵۲) رسول یہ ہے۔ میں نشان اُتارنے والا نہیں ڈرانے والا ہوں۔ اور یہی دستور چلا آتا ہے۔ کہ ہر قوم میں ہادی آتے ہیں عالم کبیر کے اندر واقعات مخفی طور اسی طرح بنتے ہیں جس طرح مونث کے پیٹ میں حمل بنتا ہے۔ جس طرح حمل کی کیفیت جو اندر بنتا ہو انسان نہیں جانتا کہ اس میں کیا گھٹتا ہے اور کیا بڑھتا ہے۔ اسی طرح عالم کبیر کے پیٹ کے اندر جو واقعات بنتے رہتے ہیں اُن کو بھی انسان محسوس نہیں کر سکتا۔ جس طرح مونث کے بطن کا بچہ مکمل ہو کر ایک معین وقت پر بطن سے نکلتا ہے واقعات عالم کبیر بھی اپنا کورس پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے مقدرہ وقت پر عالم اعیان میں ظہور میں آتے ہیں۔ ایک اور لطیف نظام کی طرف بھی رہنمائی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کے بعض نیک کام ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کے عذاب کو جو بدی کا نتیجہ ہوتا ہے پیچھے ڈال دیتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔ اگر کسی بدی کا نتیجہ جلد ظاہر نہ ہو تو اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ اس کی نیکیاں سزا کو پیچھے ڈال دیتی ہیں۔ اللہ کا ارادہ جب کسی قوم کو یا کسی فرد کو سزا دینے کا ہوتا ہے تو یا آنکہ اللہ تعالیٰ کے محافظ ہر انسان کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں وہ اللہ کے ارادہ کو پورا ہونے کے لیے حفاظت ترک کر دیتے ہیں۔ کسی کو کیا طاقت کہ اس کے دفع کا سامان کر سکے۔ اللہ کا غضب اس کی رحمت کے لباس میں آتا ہے اور جب تک آ نہ جائے اس کا کھوج نہیں ملتا۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر کو جن سے ان کو امید اور بیم ہوتی ہے پکارتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے ارادہ سے پکارنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہے کہ میری پیاس بجھا دے۔ پانی میں یہ قدرت نہیں کہ وہ خود اُٹھ کر کسی کے منہ میں جا وے پیاسے کو چاہیے کہ اس سے طریق مقررہ پر استفادہ کرے۔ اسی طرح جملہ مظاہر قدرت سے استفادہ کرنے کے لئے اللہ نے ایک طریق مقرر کیا ہے اور انسان کو اس طریق کا علم دیا ہے آسمانوں اور زمین کی جملہ مخلوق طوعاً یا کرہاً اللہ تعالیٰ کے قانون کی اطاعت ہر وقت اپنے سایوں کی طرح کرتی ہے

---

۲۶۰ — آیت ۱۷۔ دنیا میں حق اور باطل مخلوط رہتا ہے۔ آسمان سے صاف پانی اُترتا ہے وادیاں (باقی بر صفحہ ۲۵۴)

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اگر جو کچھ زمین میں ہے سب ان کے اختیار میں ہو اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تو اس سب کو اپنی رہائی کا عوض دے ڈالیں گے یہ لوگ ہیں

سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ

جن کے ساتھ بری طرح حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہ بری جگہ ہے تو کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو تیری

اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِیْنَ

طرف تیرے پروردگار سے اترا ہے حق ہے اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے نصیحت تو عقل والے ہی پکڑتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں

یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ

جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے جن کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کو جوڑتے

اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَ الَّذِیْنَ صَبَرُوا

ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور بری طرح حساب لئے جانے سے خوف کرتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً

پروردگار کی رضا جوئی کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز خوب پڑھتے ہیں اور جو ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر

وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

خرچ کرتے ہیں اور بدی کا مقابلہ نیکی سے کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے اس گھر کا (نیک) انجام ہے دائمی باغ ہیں جن میں وہ

یَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

داخل ہونگے اور ان کے باپ دادوں اور بیبیوں اور اولاد میں سے جن کے اندر صلاحیت ہوگی (وہ بھی داخل ہونگے) اور ہر دروازے سے

یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾

فرشتے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) (سلام علیکم) تم پر سلامتی ہے اس واسطے کہ تم نے (دنیا میں) صبر کیا سو اس گھر کا انجام کیا اچھا ہوا

وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ

اور جو لوگ اللہ کا عہد اس کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کو توڑتے ہیں اور زمین میں

یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

فساد کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن کے لئے پھٹکار ہے اور ان کے لئے برا انجام ہے

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ وَ فَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ

اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اور یہ اس ادنیٰ زندگی پر خوش ہیں اور یہ ادنیٰ

الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ

زندگی آخرت کے مقابلہ میں تھوڑا سا سامان ہے اور کافر کہتے ہیں اس کے اوپر اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں کوئی نشان نہیں

(بقیہ صفحہ ۲۵۳) بہ نکلتی ہیں زمین کی وادیوں میں آکر اس میں زمینی مواد مل جاتے ہیں اور اس کو گدلا کر دیتی ہیں۔ اور اس میں جھاگ پیدا ہوتی ہے جو پانی کے سر پر ہوتی ہے۔ اسی طرح فلزات (دھاتیں) جن سے زیور یا برتن کی اشیاء بناتے ہیں ان کے اندر بھی جھاگ ہوتی ہے جھاگ تو سوکھ جاتی ہے اور نافع پانی زمین میں رہتا ہے حق اور باطل کی مثال بھی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحی جس میں مخلوق کی زندگی ہے آسمان سے مصفا آتی ہے یہاں اس کے مفہوم میں لوگوں کے خیالات مل جاتے ہیں جن کی جھاگ کی طرح کوئی حیثیت نہیں ہے جیسے انسان اپنے نفع کے لیے پانی کو کدورات سے اور فلزات کو بھی کھوٹ سے الگ کرتا ہے۔ اسی طرح اس کو چاہیئے کہ وحی الٰہی کے صحیح مفہوم کو لوگوں کے خیالات سے جو اس میں مخلوط ہو گئے ہیں الگ کرے۔

مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۷ اَلَّذِيْنَ

اترا کہو بیشک اللہ کی سنت (جو دنیا میں جاری ہے) جسکو چاہے گمراہی میں بھٹکتی ہے اور سیدھا رستہ اسکو سوجھاتی ہے جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے

اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸ اَلَّذِيْنَ

(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے تسلی پاتے ہیں سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے ف۲۶۱ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝۲۹ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں ان کے لئے خوشحالی اور نیک انجام ہے ہم نے تم کو ایک امت میں اسی طرح بھیجا ہے جس

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ

طرح اگلی امتوں میں رسول بھیجے تھے تاکہ تم ان کو وہ وحی پڑھ سناؤ جو ہم نے تیری طرف کی ہے اور وہ (وحی کے انکار رہے) رحمان کا

بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝۳۰ وَلَوْ اَنَّ

انکار کرتے ہیں کہو وہ میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور اس کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر کوئی

قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ

ایسا قرآن ہوتا جس سے پہاڑ چلائے جاتے یا زمین کی مسافت طے کی جاتی یا اس کے ذریعہ مردوں سے کلام کیا جاتا (تو بھی یہ

الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ

لوگ نہ مانتے) بلکہ یہ سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے تو کیا جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کو معلوم نہیں ہوا کہ اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ سب لوگوں کو

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ

سیدھے رستہ پر رکھتا اور جن لوگوں نے حق کا انکار کیا ہے ان کو ان کی کرتوت کے سبب کوئی نہ کوئی کھڑکھڑانے والی مصیبت پہنچ رہے گی یا ان کے

دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۳۱ۧ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

گھروں کے آس پاس اترے گی یہاں تک کہ اللہ کے وعدہ کا وقت آجاوے (یعنی فتح مکہ) بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ف۲۶۲ اور تم سے پہلے

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ

رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی تو میں نے ان لوگوں کو جو منکر تھے مہلت دی پھر میں نے ان کو پکڑا سو میرا عذاب کیسا (سخت)

عِقَابِ ۝۳۲ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ

تھا۔ تو کیا وہ جو ہر شخص کے اعمال پر (نگران) کھڑا ہے (مجرم کی سزا سے غافل ہو سکتا ہے) اور انھوں نے اللہ کے لئے شریک

۲۶۱۔ آیات ۲۶ و ۲۷ و ۲۸۔ رزق کی تقسیم کو صداقت اور بطالت کا معیار نہیں بنانا چاہیے۔ اور نہ یہ سمجھنا چاہیے کہ نشان یا معجزہ ہدایت کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہدایت کا باعث انابت ہے اور انابت سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ یہی غایت مطلوب ہے۔ نہ تو دولت اور نہ کوئی نشان اطمینان قلب پیدا کر سکتا ہے۔

۲۶۲۔ آیت ۳۱۔ اس آیت کی جزا محذوف ہے۔ ما کانوا ان یومنوا یعنی اگر ایسا قرآن دیا جاتا کہ اس سے پہاڑ چلائے جاتے یا زمین کے فاصلے جلدی طے کر لیے جاتے یا مردوں سے کلام کیا جاتا تو یہ لوگ ایمان نہ لے آتے۔ یہ باتیں کوئی ذاتی اثر نہیں رکھتیں جو چیز موثر بالذات ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو جملہ عالم میں نافذ ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے۔ آیا مومنوں کو اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اگر اللہ چاہے تو سب کو ہدایت دیدے۔ منکروں پر ان کے کردار کے سبب کوئی نہ کوئی کھٹکانے والا واقعہ آتا رہے گا۔ یا اُن کے گھروں کے قریب پہنچتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو۔ یعنی مکہ فتح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ

کہو ان کے نام تو لو یا تم اس کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جو زمین میں ان کا علم نہیں رکھتا یا سرسری باتیں بناتے ہو بلکہ

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا

کافروں کو ان کا حیلہ بھلا معلوم ہوتا ہے اور (یوں) سیدھے رستے سے روکے گئے ہیں اور اللہ کا قانون جس کو گمراہ کرے اس

لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا

کے لئے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ان کے لئے اس ادنیٰ زندگی میں بھی دکھ ہے اور آخرت کا عذاب تو زیادہ سخت ہے اور ان کے

لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

لئے اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں مثال اس جنت کی جو پرہیزگاروں کے لئے وعدہ کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ

بہتی ہیں اس کا پھل ابدی ہے اور اس کا سایہ بھی یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ

النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ

ہے اور جن لوگوں کو کتاب (پہلے) دی گئی وہ اس سے جو تیری طرف اتارا گیا ہے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض

مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو

باتوں کا انکار کرتے ہیں کہو مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ ہی کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی

وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم

طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (جس طرح اگلی کتابیں اتاری ہیں) اسی طرح اس کتاب کو جو حکمت ہے عربی میں اتارا ہے اور بعد اس کے کہ تم کو علم آچکا ہے

بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

ان (منکروں) کی خواہشوں کے پیچھے چلے گا تو اللہ کے مقابلہ میں تیرے لئے کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا اور ہم نے تجھ سے پہلے رسول

ع ۶

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ

بھیجے اور ان کو بیبیاں دیں اور اولاد بھی اور کسی رسول کا یہ اختیار نہیں کہ کوئی نشان لاتے

بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ

بغیر حکم اللہ کے ہر ایک میعاد کے لئے نوشتہ ہے ۲۶۳ اور جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور

---

۲۶۳ - آیت ۳۸ - اس آیت میں بعض کا اعتراض رفع کیا ہے کہ تاہل رسالت کے منافی نہیں پہلے پیغمبر بھی عیالدار ہو چکے ہیں۔ بعض مفسرین اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں کہ بے زوجہ یا بے اولاد ہو۔ یہ مسلم تاریخ کے خلاف ہے اور آیت کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل نہیں۔ اس کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ پیغمبر صاحب اولاد اور متاہل ہو چکے ہیں۔ خواہ بعض ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر یہ مراد ہوتی کہ جملہ انبیا زوجہ اور اولاد رکھتے تھے تو عبارت یہ ہوتی ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لکل منهم ازواجا وذریته آیت کے دوسرے فقرہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی رسول اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نشان نہیں لا سکتا نشان لانا رسولوں کے اختیار میں نہیں یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر وقت کے واسطے کون سا نشان یا کون سا حکم مناسب ہے۔ بعض نشان یا حکم محو کر دیے جاتے اور بعض ثابت رکھے جاتے ہیں اور ام الکتاب یا لوح محفوظ جو اللہ کے پاس ہے اس کے اندراج محو نہیں ہوتے عالم اعیان میں ظہور میں آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام عالم مثال میں متشکل ہوتے ہیں۔ یہ اشکال ان اسباب کے تابع ہوتے ہیں جو ان کے ظہور کے لیے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اسباب بدل جاتے ہیں تو ان کی تبدیلی کے ساتھ عالم مثال کی اشکال (باقی بر صفحہ ۲۵۷)

تاہل رسالت کے منافی نہیں

أُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا

سب نوشتوں کی اصل کتاب اسی کے پاس ہے اور اگر ہم بعض وعدے جو ان سے کرتے ہیں تم کو دکھا دیں یا تم کو ان سے پہلے دنیا سے اٹھالیں بہر حال پھر تو

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا

پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمہ حساب لینا ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے

مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ

چلے آتے ہیں اور اللہ کا حکم چلتا ہے کوئی اس کے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے اور ان سے

مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ

پہلے لوگوں نے بھی چالیں کی تھیں اور سب چالیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں وہ جانتا ہے جو ہر شخص کما تا ہے اور کافر عنقریب

الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفٰى

جان لیں گے کہ اس گھر کا (اچھا) انجام کس کے لئے ہے اور کافر کہتے ہیں تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو کہہ دو کہ میرے اور تمہارے

بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

درمیان اللہ گواہ بس ہے اور جس کے پاس خدا کی کتاب کا علم ہے

ع ۶ / ۱۲

سُورَةُ إِبْرٰهِيمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن سب مہربان ہے نہایت رحم والا ... شروع

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۙ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تم پر اتاری ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف لاؤ اس کے

إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَ

رستہ پر جو غالب ہے حمد کے لائق ہے وہ اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور

وَيْلٌ لِّلْكٰفِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

کافروں کے لئے تباہی ہے سخت عذاب سے یہ لوگ ہیں جو آخرت کے مقابلہ میں زندگی دنیا کو

عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولٰئِكَ فِي

پسند رکھتے ہیں اور اللہ کے رستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے ہیں یہ لوگ دور کی

ضَلٰلٍ بَعِيدٍ ﴿۳﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

گمراہی میں ہیں اور ہم نے جو رسول بھیجا سو اس کی اپنی قوم کی زبان میں تاکہ ان کو کھول کر بتائے

(بقیہ صفحہ ۲۵۶) بھی تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ محو و اثبات عالم مثال میں مدام لگا رہتا ہے۔ بعض لوگ عالم مثال کی اشکال دیکھ کر ایک پیشین گوئی کرتے ہیں۔ اور وہ ظہور میں نہیں آتی۔ اس کا باعث یہی ہے کہ اس عالم کی اشکال میں محو و اثبات لگا رہتا ہے۔ اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کی بنا پر اگر کوئی پیشین گوئی ام الکتاب سے کرتا ہے وہ کبھی ٹل جاتی ہے۔ اس کا منبع اللہ تعالیٰ کا علم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا۔

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَلَقَدْ

پھر اللہ کی مشیت کسی کو گمراہی پر رکھتی ہے اور کسی کو ہدایت پر اور یہ کام اس کی عزت اور حکمت کے تقاضے سے ہوتا ہے کیونکہ وہ زبردست اور حکمت والا

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ

۲۶۴ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام کے ساتھ بھیجا کہ تم اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لاؤ اور ان کو اگلے زمانہ

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

کے واقعات یاد دلاؤ کیونکہ ان میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ

اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی ہے یاد کرو کہ جب اس نے تم کو فرعون کے لوگوں سے چھوڑایا کہ وہ تم کو سخت دکھ دیتے تھے اور

سورۃ ابراہیم مکیّہ

۲۶۴ ۔ آیت ۴ ۔ اس آیت سے عیسائیوں نے یہ اخذ کیا ہے کہ رسول صلعم صرف عرب کے لیے مبعوث ہوئے تھے اس لیے وحی ان کی قوم کی زبان میں ہوئی ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضور کی بعثت جملہ اقوام عالم اور قیامت تک کے لیے ہے اور حضور کی وحی صرف عربی زبان میں ہے ۔ اس سے اگر کچھ استنباط ہوتا ہے تو وہ یہ ہے کہ عربی دراصل جملہ اقوام کی زبان ہے ۔ یہ ام الالسنہ ہے اور جملہ زبانیں اس سے نکلی ہیں ۔ اس کے اثبات کے لیے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے ایک رسالہ لکھا ہے جو بطور تمہید ہے ۔ اور آپ کا ارادہ تھا کہ اس کی تکمیل کریں ۔ مگر آپ کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ سب میٹریل جو جماعت کے ذریعہ تیار کرایا گیا تھا بے تکمیل رہ گیا ۔ اس زبان میں ایسی خصوصیات ہیں جو اور کسی زبان میں نہیں ۔ وہ الفاظ جو روزمرہ کے استعمال میں آتے ہیں وہ عربی میں سب زبانوں سے مختصر ہیں اور وہی مختصر الفاظ کسی قدر اضافہ کے ساتھ اور زبانوں میں چلے گئے ہیں ۔ مثلاً م ماں کے لیے ب باپ کے لیے ۔ ہمزہ ان کے ساتھ تلفظ کی آسانی کے لیے ضم کیا جاتا ہے ۔ اور زبانوں میں یہی حروف کچھ اضافہ کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں بچہ کی زبان سے پہلے ال اور باپ کے لیے یہی دو حروف نکلتے ہیں ۔ سب زبانیں مرور زمان سے تبدیل ہوتی جاتی ہیں ۔ مگر حجاز کی زبان تبدیل نہیں ہوتی ۔ قدیم زبانیں مرتی جاتی ہیں ۔ مگر عربی کے لیے مرگ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے لیے جو لسان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ اسماء حسنیٰ کا بڑا ذخیرہ کسی زبان میں سوائے عربی کے نہیں ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے ایک سو صفاتی نام موجود ہیں ۔ اشیاء کے اسماء کئی لاکھ تک پہنچے ہوئے ہیں ۔ اور باوجود اس قدر ترقی کے جو دنیا نے کی کسی زبان میں اسماء کا ذخیرہ عربی تک نہیں پہنچتا ۔ عربی کے اسماء میں وجہ تسمیہ کثرت سے موجود ہے ۔ اور یہ خاصہ کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا ۔ یہ زبان اپنے مضمون کو قلیل الفاظ میں ادا کر دیتی ہے ۔ کسی زبان میں سوائے عربی کے یہ اہلیت نہیں کہ وہ الٰہیات کو صحیح اور سہل طریق سے تعبیر کر سکے ۔ ایک لفظ سے جسکو مصدر کہتے ہیں اس کے کثیر مشتقات بنانے کا ایک غیر متغیر نظام ہے ۔ سینکڑوں الفاظ اس سے استخراج کرتے جاتے ہیں ۔ اگر اقوام موجودہ چاہیں کہ کوئی زبان ایسی منتخب کریں جو بین الاقوامی زبان کا کام دے تو وہ عربی ہی ہو سکتی ہے ۔ دیکھو کیسی سہولت ہے ۔

انگلش	عربی	انگلش	عربی	انگلش	عربی
مائی فادر	ابی	مائی مدر	اُمّی	مائی واٹر	مائی

انگلش	عربی	انگلش	عربی
مائی نیم	اسمی	سٹینڈاپ	قُم

عربی حروف تہجی ان ثقیل حروف سے پاک ہے جو اور زبانوں میں پائے جاتے ہیں ۔ ٹ ۔ چھ ۔ ڈ ۔ ڑ ۔ گ ۔

رسول صلعم عرب و عجم دونوں کے لیے مبعوث ہوئے تھے

الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن
تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے لئے تمہارے

رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ⑥ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ
پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھا اور جب تمہارے پروردگار نے جتا دیا تھا کہ اگر شکر کرو گے تو تم کو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری

إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ⑦ وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ
کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بڑا سخت ہے اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور جتنے اور لوگ زمین پر ہیں ناشکری کریں تو

جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ⑧ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ
(اللہ کو پروا نہیں) کیونکہ اللہ تو بے نیاز حمد والا ہے کیا تم کو تم سے پہلوں کے حالات نہیں پہنچے (یعنی) نوح کی قوم

وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم
اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلے

بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَ
دلائل لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ (ان کو بولنے سے روکنے کے لئے) پیغمبروں کے منہ پر رکھ دئیے اور کہا کہ ہم ان باتوں کو جن کے لئے

إِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ⑨ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ
تم کو بھیجا گیا ہے نہیں مانتے اور جس چیز کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم اس میں سخت شک میں ہیں ان کے رسولوں نے ان سے کہا کیا تم کو اللہ کے بارے میں

فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ
شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تم کو اس لئے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور تم کو ایک مقرر وقت تک (دنیا

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ
میں رہنے کی) مہلت دے وہ انہوں نے کہا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہم کو ان (معبودوں) سے روکو جن کی پوجا ہمارے

يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ⑩ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا
باپ دادے کرتے تھے تو تم ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل لے آؤ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم تو تمہارے جیسے انسان ہیں

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن
ولیکن اللہ اپنے بندوں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ

نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑪ وَمَا لَنَا
تمہارے پاس کوئی نشان لائیں سوا حکم اللہ کے اور مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسا کریں اور ہمارے لئے

أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى
کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ پر بھروسا نہ کریں حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے رستے دکھائے ہیں اور جو تم ہم کو ایذا دے رہے ہو اس پر ضرور صبر کریں گے

اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ⑫ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ
اور توکل کرنے والوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے

أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ⑬ وَ
یا تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ گے تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے اور

لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ
تم کو ان کے بعد اس سرزمین میں ضرور بسا دیں گے یہ (نصرت) اس شخص کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَ

اور میرے عذاب دینے کے دھمکانے سے خوف کیا اور پیغمبروں اور منکروں نے اللہ سے فیصلہ چاہا اور ہر ایک سرکش حق سے عناد رکھنے والا ناکام ہوا اس کے آگے دوزخ

يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ

ہے اور وہاں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اسے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اس کو گلے سے نہ اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت

كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے آگے ایک اور سخت عذاب ہوگا جو لوگ اپنے پروردگار کی ناشکری

بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ

کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال راکھ کی طرح ہے جس کو آندھی کے دن ہوا لے اڑی جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس

مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

میں سے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا یہ پرلے درجہ کی ناکامی ہے کیا تم نے غور نہیں کی کہ اللہ نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا

اور زمین کو مبنی بر حقیقت پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے گا تو تم کو اٹھا لے جائے گا اور نئی خلقت لا بسائے گا اور یہ

ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

اللہ پر دشوار نہیں اور سب لوگ اللہ کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے پھر کمزور لوگ بڑائی رکھنے والوں سے کہیں گے

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا

ہم تو تمہارے پیچھے چلنے والے تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب کو ہم سے کچھ ہٹا سکتے ہو وہ کہیں گے

لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾

اگر اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھاتا تو ہم بھی تم کو دکھاتے (اب تو) بے صبری کریں یا صبر کریں دونوں ہمارے لئے یکساں ہیں ہمارے لئے کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں

ع ۹ ۱۵

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اور جب بات کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا اللہ نے تو تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ

سو میں نے تو وعدہ خلافی کی اور مجھے تم پر کوئی قابو تو تھا نہیں مگر میں نے تم کو (اپنی طرف) بلایا سو تم نے میری بات مان

لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ

لی تو آج تم مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے تئیں الزام دو نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو

اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تم پہلے (دنیا میں) جو مجھے شریک بناتے تھے میں اس سے انکار کرتا ہوں بیشک ظالموں کے لئے درد ناک عذاب ہوگا

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ بہشتوں میں داخل کئے جاویں گے جن کے تلے نہریں بہتی ہوں گی

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً

ان میں اللہ کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے ان کی ملاقات کی تکریم سلام ہوگا کیا تم نے نظر نہیں کی کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی

طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ

ہے کہ وہ مثل طیب درخت کے ہے جس کی جڑ قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان میں ہے وہ ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پھل

حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ

دیتا رہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت پکڑیں اور کلمہ

كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ

خبیثہ کی مثال خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے اور اس کو قرار حاصل

قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي

نہیں ہوتا (۲۶۵) جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کو اللہ (پکی) بات پر زندگی دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے اور

الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

آخرت میں بھی اور ظالموں کو بھٹکا ہوا چھوڑ دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کی طرف

بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

نظر نہیں کی جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدلا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر اتارا (یعنی) دوزخ میں یہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى

اور انہوں نے اللہ کے لئے شریک ٹھیرائے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ کے رستے سے گمراہ کرتے ہیں کہہ دو کہ فائدہ اٹھالو تم کو دوزخ کی طرف تو

النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

جانا ہے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے ہیں کہہ دو کہ وہ نماز پڑھتے رہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے چپکے

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

اور ظاہر خرچ کرتے رہیں پہلے اس سے کہ وہ دن آپہنچے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی اللہ وہ ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی کے ذریعے تمہارے کھانے کے

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ

لئے پھل نکالے اور اس نے کشتیوں کو تمہاری خدمت پر لگایا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور ندیوں کو تمہاری خدمت

الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ

پر لگایا اور سورج اور چاند کو تمہاری خدمت پر لگائے جو ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن تمہارے کام

النَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا

پر لگا رکھے ہیں اور جو کچھ تم کو درکار تھا اس میں سے تم کو دیا اور اگر تم اللہ کی نعمت کو گننے لگو تو تم اس کو

حق و باطل کی مثال

۲۶۵ — آیات ۲۴ تا ۲۶ عقائد حقہ اور باطلہ کی مثال دو درختوں سے دی گئی ہے ایک کی شجرۂ طیبہ اور دوسرے کی شجرۂ خبیثہ سے۔ پہلے کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اور شاخیں بلند اور طیب میوہ ہر سال دیتا ہے اور دوسرے کی جڑ کھوکھلی اور سطح کے نزدیک اور اس کا ثمرہ تلخ ہوتا ہے اور اس کی جڑ جلد اکھڑ جاتی ہے۔ دین حق کا ثمرہ یہ ہے کہ اس میں ہمیشہ بابرکت لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس کا درخت نابود نہیں ہوتا اور دوسرے کا کوئی مفید ثمر نہیں ہوتا۔ اس میں بابرکت ہستیاں کبھی پیدا نہیں ہوتیں۔ اس واسطے حق اور باطل کی شناخت کے لیے کہا جاتا ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ باطل پرست لوگ اس معیار پر پورا اترنے کے لیے اپنے اللہ سے بزرگ خود بنا لیتے ہیں اور اصلی بزرگوں کی طرح اس کی تعظیم کرتے ہیں مسلمانوں میں بھی یہ مرض سرایت کر گیا ہے۔ خدا کے بزرگوں یا اصلی کو تو لوگ نہیں مانتے مگر اپنے منتخب بزرگ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس طرح حق اور باطل لوگوں کے کورانہ عمل سے مشتبہ ہو جاتا ہے۔

ع ۱۷

تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا

گن نہ سکو گے بیشک انسان بڑا ظالم ناشکر گزار ہے ۲۶۶ اور جب ابراہیم نے دعا کی میرے پروردگار اس بستی کو امن

الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ

کی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی بندگی سے بچا اے میرے پروردگار انہوں نے اکثر لوگوں کو

كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ

گمراہ کر دیا ہے تو جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا رحم

رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ

کرنے والا ہے اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھ اولاد ایک وادی میں جہاں کوئی کھیتی نہیں تیرے معزز گھر کے پاس بسائی ہے

الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَ

اے ہمارے پروردگار یہ اس لئے ہے تاکہ یہ نمازیں پڑھیں سو تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور

ارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا

ان کو پھلوں سے روزی دے تاکہ یہ تیرے شکر گزار ہوں اے ہمارے پروردگار جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر

نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ

کرتے ہیں تو سب جانتا ہے اور کوئی چیز اللہ سے چھپی نہیں رہتی نہ زمین میں نہ آسمان میں سب خوبی اس اللہ کے

الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾

لئے ہے جس نے مجھے باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور اسحاق بخشے بیشک میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا

اے پروردگار مجھے توفیق دے کہ نماز پڑھتا رہوں اور کچھ میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول کر اے ہمارے پروردگار

ع ۱۸

اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ

مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومنین کو بخش دے جس دن حساب ہونے لگے اور اللہ کو ظالموں کے اعمال سے

غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾

بے خبر نہ سمجھ وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس میں لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾

اپنے سر اٹھائے بھاگے جا رہے ہونگے ان کی نگاہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئے گی اور ان کے دل ہوا سے خالی ہونگے

۲۶۶- آیت ۳۴- آیت کے پہلے فقرہ سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ تمہاری فطرت نے مانگا وہ سب تم کو دیدیا۔ انسان کی کوئی ضرورت اس عالم میں پیدا نہیں ہوتی جس کے پورا کرنے کا سامان اس عالم میں موجود نہ ہو۔ فقط تلاش کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ اگر انسان کی جملہ حاجات کے روا کرنے کا سامان اس عالم کے اندر نہ رکھا جاتا تو ایجاد کبھی نہ ہو سکتی۔ پہلے فقرہ کے یہ معنی نہ سمجھو کہ تم جو کچھ مانگو مل جاتا ہے دوسرے فقرہ کا مطلب صاف ہے کہ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس قدر نعما پیدا کی ہیں کہ گننے میں نہیں آسکتیں۔ مگر ظالم انسان کی کفران نعمت کی بھی کوئی حد نہیں۔ کسی نفس میں کوئی ایک کمال دیکھ لیتا ہے۔ جو خود اس میں نہیں پایا جاتا تو اس کی پرستش کرنے لگتا ہے۔ اور اللہ کی بے شمار نعمتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔

وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ
اور ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ کہ ان پر عذاب آئے گا تو جو لوگ ظلم کرتے رہے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ایک

أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن
تھوڑے وقت تک مہلت دے تاکہ ہم تیری دعوت کو قبول کریں اور رسولوں کے پیچھے چلیں (جواب یہ ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ

قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَ
تم کو کسی قسم کا زوال نہیں اور تم ان لوگوں کے گھروں میں بسے جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا اور

تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ
تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں اور وہ اپنی چالیں چلتے رہے

وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ
اور ان کی چالیں اس کے قابو میں تھیں اور اگرچہ ان کی چالیں (ایسے غضب کی تھیں) کہ ان سے پہاڑ ٹل جاویں تو تم اللہ کو ایسا خیال نہ کرنا

مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ
کہ وہ رسولوں کے ساتھ اپنے وعدہ کا خلاف کریگا بیشک اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ہے جس روز یہ زمین دوسری زمین سے

الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
بدل دیجاوے گی اور آسمان بھی اور لوگ اللہ واحد غالب کے سامنے نکل کھڑے ہونگے ٢٦٧ اور اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں

مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾
میں جکڑے ہوئے ہوں گے ان کے کرتے تارکول کے ہونگے اور ان کے مونہوں کو آگ نے چھپایا ہوگا (اس روز

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَ
کا آنا اس واسطے ضرور ہے) تاکہ اللہ ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے یہ لوگوں کیلئے ایک نوٹس ہے تاکہ

لِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾
اس کے ذریعے سے ڈرائے جاویں اور تاکہ معلوم کرلیں کہ اللہ ہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ دانشمند نصیحت پکڑیں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا
یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب اور قرآن کے احکام ہیں (ایک وقت آتا ہے کہ) کافر بہتیرا چاہیں گے کہ کاش

لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ
وہ مسلمان ہوتے ان کو چھوڑ دو کہ کھائیں اور فائدہ اٹھائیں اور جھوٹی امیدیں ان کو غفلت میں رکھیں آگے جاکر

---

٢٦٧ ۔ آیت ۴۸ ۔ جب نسل انسانی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور مخلوق برزخ میں ہوگی تو اس عرصہ میں اس زمین اور آسمان پر بڑے تغیرات آویں گے۔ جیساکہ قرآن کریم کے مختلف مقامات سے پایا جاتا ہے اور ساری زمین کو پستی اور بلندی سے صاف کر دیا جائے گا اس میں کہیں پستی اور بلندی نہ ہوگی۔ ایک سطح مستوی ہوگی اور مخلوق کا حشر اسی زمین پر ہوگا۔ اس کے بعد جنت اور دوزخ کے لیے اور زمین اور آسمان ہوگا جس کی کیفیت اللہ ہی جانتا ہے۔

يَعْلَمُونَ ③ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ④ مَا تَسْبِقُ

ان کو معلوم ہو جاوے گا اور ہم نے کوئی بستی تباہ نہیں کی مگر اس کے لئے ایک مقرر میعاد لکھی ہوئی تھی کوئی امت اپنے

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ⑤ وَقَالُوا يَٰٓأَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

وقت سے پہلے ہلاک نہیں ہو سکتی اور نہ اس سے پیچھے رہ سکتی ہے اور کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر یہ ذکر اتارا گیا ہے تو تو

إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ⑥ لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَٰٓئِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ⑦ مَا نُنَزِّلُ

دیوانہ ہے اگر تم سچوں میں سے ہو تو کیوں فرشتوں کو ہمارے سامنے نہیں لاتے ہم فرشتے

الْمَلَٰٓئِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوٓا إِذًا مُّنظَرِينَ ⑧ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا

نہیں اتارا کرتے مگر فیصلہ کے لئے اور پھر تو منکروں کو مہلت بھی نہیں دی جاتی یہ ذکر ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی نگہبانی

لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ⑨ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ⑩ وَمَا يَأْتِيهِم

کرنے والے ہیں اور ہم نے تجھ سے پہلے اگلی امتوں میں بھی رسول بھیجے تھے اور کوئی رسول

مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ⑪ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُۥ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ⑫

ان کے پاس نہیں آیا مگر اس کی ہنسی اڑاتے تھے ہم مجرموں کے دلوں میں ایسی ہی شرارت کی باتیں ڈال دیتے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ

یہ اس پر ایمان نہ لائیں گے اور یہ اگلوں کی سنت ہے جو چلی آتی ہے اور اگر ہم ان لوگوں پر آسمان کا ایک دروازہ

السَّمَآءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ⑭ لَقَالُوٓا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَٰرُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ

کھول دیں اور اس میں یہ چڑھنے بھی لگ جاویں تو یہی کہیں گے ہماری آنکھیں متوالی کر دی گئی ہیں بلکہ ہم ساری قوم پر جادو

مَّسْحُورُونَ ⑮ ع وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّٰهَا لِلنَّٰظِرِينَ ⑯ وَ

کر دیا گیا ہے اور ہم نے آسمان میں ستارے بنائے ہیں اور ان کو دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ہے اور

حَفِظْنَٰهَا مِن كُلِّ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ⑰ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُۥ شِهَابٌ

ہم نے ہی شیطان مردود سے آسمان کی حفاظت کی ہے مگر کسی نے چوری سے بات سن لی تو دہکتا ہوا نمایاں انگارا اس کا

مُّبِينٌ ⑱ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

پیچھا کرتا ہے ف۲۶۸ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور ہم نے اس میں بوجھل پہاڑ گاڑے اور ہم نے اس میں ہر ایک مناسب مقدار کی

ع ۱۰

سورۃ الحجر مکیۃ

۲۶۸- آیات ۱۶ تا ۱۸- شہب ثاقب جو جو میں رات کو روشن ہو کر جلد بجھ جاتے ہیں ان کی پیدائش کے متعلق اور ان کے کام کے متعلق ماہران علوم طبعی باوجود تلاش اب تک کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ جب ان کے متعلق ان کے پاس کوئی یقینی علم نہیں سوائے ظنون کے تو ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اگر قرآن کریم یہ بیان کرے کہ وہ کس کام میں لگے ہوئے ہیں تو اس پر کوئی اعتراض کریں۔ قرآن کریم کا فیصلہ سیاروں کے متعلق بلکہ جملہ کائنات کے متعلق یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملائک بطور محافظ یا مدبر مقرر ہیں۔ ان کل نفس لما علیہا حافظ یعنی ہر ایک نفس کی روحانی حفاظت کے لیے ملائک مقرر ہیں اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر ملائک کو مدبرات امر کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ یعنی امور کی تدبیر بھی کرتے ہیں ان کا تعلق سیاروں سے بطور جسم اور جان ہے۔ سیارے خود ممیز نہیں ان سے کام لینے کے لیے ممیز ہستی کی ضرورت تھی۔ جو کام سیاروں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (باقی بر صفحہ ۲۶۵)

شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

چیز اگائی اور ہم نے تمہارے لیے اس میں گذارہ کے سامان بنائے اور دوسرے جانداروں کیلئے جن کو تم روزی نہیں دیتے

اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا

اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے ہاں ان کے خزانے بھرے پڑے ہیں اور ہم ان کو ایک مقرر اندازہ کے ساتھ اتارتے ہیں اور پانی سے

الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

بھری ہوئی ہواؤں کو بھیجتے ہیں پھر ہم آسمان سے پانی اتارتے ہیں پھر وہ پانی ہم تم کو پلاتے ہیں اور تم کو یہ بات حاصل نہیں کہ اسکو جمع کر رکھتے

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْ

اور ہم ہی جلاتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور سب چیزوں کے وارث ہم ہیں اور ہم ان کو بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں

(بقیہ صفحہ ۲۶۴) وہ بھی درحقیقت ملائک کرتے ہیں جو ان کے محافظ ہیں۔ سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ نے سیاروں کے متعلق فرمایا ہے۔ وجعلنٰھا رجومًا للشیاطین اگرچہ رجم الشیاطین کو اللہ تعالےٰ نے سیاروں کی طرف منسوب کیا ہے مگر رجم کرنے والے ملائکہ ہیں جو شیاطین کو رجم کرنے کا سامان کرتے ہیں۔ اس آیت میں رجم سے کیا مراد ہے اور شیاطین سے کیا سو اس کا تصفیہ اللہ تعالےٰ نے سورہ جن کی اس آیت میں کیا ہے وانا لمسنا السماء فوجدنٰھا ملئت حرسا شدیدا وشھبا وانا کنا نقعد منھا مقاعد للسمع فمن یستمع الآن یجد لہ شھابا رصدًا یعنی ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو سخت چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم امور غیبیہ کے سننے کے لیے آسمان میں گھات میں بیٹھا کرتے تھے اور اب جب کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے گھات میں ایک شعلہ پاتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے ساتھ چوکیدار یا نگہبان رجم کرتے ہیں وہ شعلہ ہے اور جن کو رجم کرتے ہیں وہ جن ہیں اور جس امر کی روک کے لیے رجم کرتے ہیں وہ امور غیبیہ کا استماع ہے۔ سورہ الصافات میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلیٰ ویقذفون من کل جانب دحورا ولھم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب۔ ترجمہ "ہم نے آسمانِ دنیا کو سیاروں سے مزین کیا اور آسمان دنیا کو ہر شیطانِ مارد کے دخل سے محفوظ کیا۔ ملاءِ اعلیٰ تک ان کی شنوائی نہیں۔ ہر طرف سے ان پر شعلے پھینکے جاتے ہیں دھتکارے جاتے ہیں اور ان کے لیے یہ دائمی عذاب ہے۔ ہاں اگر کوئی کلمہ عجلت میں اچک لیتا ہے تو شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے" اس سے بھی پایا گیا کہ اگرچہ ملاء الاعلیٰ تک جنوں کو شنوائی کے لیے رسائی نہیں مگر کائنات الجو میں یہ امور غیبیہ کی دریافت کی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کلمہ ان کے کان پر پڑ جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ امور غیبیہ کے سننے کے لیے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انتظام کائنات جو میں ہمیشہ رہتا ہے۔ البتہ کسی مامور کی بعثت پر جب جنوں کی سعی استراق السمع کے لیے بڑھ جاتی ہے تو نگہبانی بھی بڑھ جاتی ہے اب یہ سوال کہ کائنات جو میں امور غیبیہ کے معلوم ہونے کے کیا سامان ہیں اور جن ان سے استفادہ کس طرح کرتے ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کا علم اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ ہم کو جو علم دیا گیا ہے وہ وہی ہے جو مذکور ہوا۔ اور اس واقعہ کو احادیث نے بھی بیان کیا ہے جو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، اور ابن ماجہ نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ہوا میں گفتگو سے ایک برقی لہر پیدا ہوتی ہے اور ایک آلہ کے ذریعہ اخذ کر لی جاتی ہے۔ اسی طرح ملائک کی بحث سے جو لہر کرۂ ہوائی یا ایتھر میں پیدا ہوتی ہے اس کے اخذ کی ایک قوت جنوں میں رکھی گئی ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ پیدا ہونے والی اشیا کے جو نقشے عالمِ مثال میں بنتے ہیں وہ کبھی ان کے مشاہدہ میں آ جاتے ہوں۔ کیونکہ یہ بھی اسی عالم کے رہنے والے ہیں۔ "العلم عند اللہ۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جنوں کی رسائی الملاء الاسفل تک رہتی ہے۔

مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ
اور ان کو بھی جانتے ہیں جو تم سے پیچھے آنے والے ہیں اور ضرور تمہارا پروردگار سب کو جمع کرے گا بیشک وہ حکمت

عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَانَّ
علم والا ہے اور ہم نے انسان کو کالے سڑے ہوئے کھنکھنانے والے گارے سے پیدا کیا ہے اور ہم نے جان

خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ
کو پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا تھا ف ۲۶۹ اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک

بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٨﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
بشر کھنکھنانے ہوئے کالے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کرنے والا ہوں تو جب میں نے اس کو پورا کیا اور اس میں اپنی روح پھونک دی

فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن
تو اس کے آگے سجدے کرتے ہوئے گر پڑو ف ۲۷۰ تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے

يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ
والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا اللہ نے کہا اے ابلیس کیا وجہ ہے کہ تم سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوئے اُس نے کہا

لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ
میں ایسا نہیں کہ میں اس بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے کھنکھناتے کالے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے اللہ نے کہا تو یہاں سے نکل جا

ع ۱۰ / ۲

انسان اور جن کی ابتدائی پیدائش

۲۶۹ ۔ آیات ۲۶ و ۲۷ ۔ ان آیات میں انسان اور جن کی ابتدائی پیدائش کا ذکر ہے ۔ انسان کی پیدائش کا آغاز صلصال سے ہوا جس کے معنے ہے سوکھی ہوئی مٹی ۔ اس کو دوسری جگہ الفخار کہا ہے ۔ فخار وہ مٹی ہوتی ہے جو آگ سے پک کر نکلتی ہے ۔ زمین کی موجودہ سطح آگ سے پک کر تیار ہوئی ہے ۔ زمین جب آفتاب سے جدا ہوئی تو وہ کرۂ آتشیں تھی ۔ آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہوتی گئی ۔ اور ہزاروں سالوں میں جاکر اس کی موجودہ بالائی سطح تیار ہوئی ۔ صلصالی حالت سے مٹی کو حما مسنون میں تبدیل کیا گیا جس کا معنے ہے گیلی بدبودار مٹی یہی آدم کے جسم کا خمیر تھا ۔ انسان سے ماقبل جن پیدا ہوئے تھے ۔ انسان کے مٹی سے پیدا ہونے اور جن کے نار سموم سے پیدا ہونے سے یہ مراد نہیں کہ اول میں سوائے مٹی کے اور عناصر شامل نہیں اور دوم میں سوائے نار کے اور عناصر کی ترکیب نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اوّل میں مٹی کا عنصر اور دوم میں نار کا عنصر زیادہ ہے ۔ جنوں کے وجود کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے قرآنِ کریم وحدتِ انسانی کا مؤید ہے اور جملہ نسل انسانی کی تولید ایک جوڑے سے ذکر کرتا ہے ۔ بعض سائنس دان اس کے مخالف ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ نسل انسانی کے دماغوں کی ساخت اس قدر مختلف ہے کہ وہ ان کو ایک جوڑے سے مولد نہیں سمجھتے ۔

روح انسانی اور نفس یا جان

۲۷۰ ۔ آیت ۲۹ ۔ اس آیت میں روح سے روح آسمانی مراد ہے جو مادی عالم سے نہیں ہے ۔ اور اس کے ساتھ عقل کا جوہر آتا ہے ۔ اسی روح کے سبب سے انسان اور حیوانات سے ممتاز ہے ۔ نفس روح سے الگ ہستی ہے وہ جسم کے لطیف بخارات سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور روح اور قالب انسانی کے درمیان ارتباط کا ذریعہ ہے ۔ روح بغایت لطیف غیر مادی ہے اور جسم بغایت کثیف مادی ہے ۔ یہ باہم مرتبط نہیں ہو سکتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ارتباط ایک اوسط درجہ کے وجود یعنی نفس سے کیا ۔ جو مادی ہے مگر لطیف اجزا سے بنایا گیا ہے ۔ انسان سے اسی وجود کا تزکیہ مقصود ہے ۔ اس میں ملکیت اور بہیمیت دونوں کے خواص پائے جاتے ہیں جسم کی زندگی بھی اسی نفس پر موقوف ہے ۔ یہ جب جسم سے الگ ہوجاتا ہے تو موت واقع ہوتی ہے ۔ یہ روح کے ساتھ جاتا ہے مع ایک بخارات کے لطیف جسم کے جو جسم کے اندر تیار ہوتا رہتا ہے جس کو نسمہ کہتے ہیں ۔

مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي

کہ تو مردود ہے اور جزا کے دن تک تم پر پھٹکار ہے اس نے کہا اے میرے پروردگار مجھے

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۳۷﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾

اس وقت تک مہلت دے کہ لوگ اٹھا کھڑے کئے جاوینگے اللہ نے کہا کہ تم کو مقرر وقت تک مہلت دی گئی ہے

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾

اس نے کہا اے میرے پروردگار اس وجہ سے کہ تو نے مجھے تکلیف کی راہ پر ڈال دیا ہے میں زمین میں ان کے لئے زندگی دنیا کو آراستہ کر دکھاؤنگا اور ان سب

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ عِبَادِي

کو دکھ کے رستہ پر چلاؤنگا سوا ان کے جو ان میں تیرے مخلص بندے ہونگے اللہ نے فرمایا یہ میرے تک پہنچنے کا سیدھا رستہ ہے بیشک میرے بندے

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ

ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا سوا ان کے جو گمراہوں میں سے تیرے پیچھے ہو لیں گے اور بلاشک دوزخ

لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿۴۴﴾

ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہے اس کے سات دروازے ہیں ان دوزخیوں میں سے ہر ایک دروازہ سے داخل ہونے کیلئے ایک حصہ الگ تقسیم ہو چکا ہے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا

(۲۷) بلاشک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہونگے (ان سے کہا جاوے گا) اس میں سلامتی کے ساتھ با امن داخل ہو جاؤ اور ہم ان کے سینوں

فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا

کچھ کدورت ہوگی تو نکال دیں گے وہ بھائی بھائی ہو کر تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونگے اس میں ان کو نہ تو کوئی تکلیف

نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾

پہنچے گی اور نہ وہ اس میں سے نکالے جاویں گے میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ البتہ میں گناہوں کے بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ

اور ضرور میرا عذاب وہ بھی دردناک عذاب ہے اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کے حال سے آگاہ کر دو جب وہ

دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا

اس کے پاس آئے تو سلام کیا اس نے کہا ہم کو تم سے خوف آتا ہے انہوں نے کہا ڈرو مت ہم

نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾

تم کو ایک علم والے فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں اس نے کہا کیا تم مجھ کو ایسی حالت میں خوشخبری دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے تو کاہے کی خوشخبری سناتے ہو

قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ

انہوں نے کہا ہم نے تم کو سچی خوشخبری سنائی ہے تو ناامیدوں میں سے نہ ہو اس نے کہا گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے جو اپنے

رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۷﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

پروردگار کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے ابراہیم نے کہا اے رسولو تمہارے آنے کی غرض کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی

۲۷۔ آیت ۴۴۔ جہنم کے سات دروازے ذکر کیے گئے ہیں اس سے سات جہنم مراد نہیں بلکہ وہ گناہ مراد ہیں جو مرتکب کو جہنم میں لے جائیں گے۔ وہ سات دروازے انسان کے ان سات اعضا کے گناہوں سے بنتے ہیں (۱) آنکھ کے گناہ (۲) کان کے گناہ، (۳) زبان کے گناہ (۴) ہاتھ کے گناہ (۵) پاؤں کے گناہ (۶) شرمگاہ کے گناہ (۷) دل کے گناہ۔

إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا

طرف بھیجے گئے ہیں سوائے لوط کے خاندان کے کہ ہم ان سب کو بچا لیں گے سوا اس کی عورت کے کہ ہم ٹھیرا چکے

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ

ہیں کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہے ف ۲۷۲ تو جب رسول لوط کے خاندان کے پاس آئے تو اس نے کہا تم تو کوئی

مُّنكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ

اجنبی لوگ ہو انہوں نے کہا (اجنبی لوگ ہم نہیں) بلکہ ہم تو تمہارے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے اور ہم تمہارے پاس

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ

سچا حکم لے کر آئے ہیں اور ہم سچ کہنے والے ہیں تو اپنے کنبہ کے ساتھ کچھ رات رہے نکل جاؤ اور تم خود ان کے پیچھے چلو اور تم سے کوئی پیچھے

مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ

مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں حکم دیا گیا ہے اسی طرف چلے جاؤ اور ہم نے لوط کی طرف اس امر کی قطعی وحی کی کہ اس قوم کی جڑ

هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ

صبح ہوتے کاٹ دی جاوے گی اور شہر کے لوگ (لوط کے پاس) خوشیاں مناتے آئے اس نے کہا

ابراہیم کے پاس آنے والے ضیف

۲۷۲ ۔ آیات ۵۱ تا ۶۰ ۔ بعض مفسرین ان مبشرین اور منذرین کو جو حضرت ابراہیم کے پاس آئے تھے انسان قرار دیتے ہیں اور اس کی وجوہ یہ بیان کرتے ہیں ۔ (۱) ان کو ضیف کہا گیا ہے اور ضیف انسان ہوتا ہے ۔ (۲) ان کی بشارت پر شک کیا گیا ہے اور فرشتہ کی بشارت پر شک نہیں ہو سکتا (۳) حضرت ابراہیم نے ان کو شناخت نہیں کیا اور یہ ناممکن ہے کہ فرشتہ آئے اور نبی اس کو نہ پہچانے ۔ یہ تینوں وجوہ غلط ہیں ۔ (۱) ضیف تو ان کو اس لیے کہا کہ انسانوں کی شکل میں متمثل ہو کر آئے تھے ۔ دینزل کلام اللہ علی وفق عرف الناس اور حضرت ابراہیم نے ان کو بشر سمجھا اور اسی واسطے ان کے لیے طعام مہیا کیا ۔ مگر انہوں نے نہیں کھایا ۔ اور وجہ بھی بتا دی کہ وہ فرشتے ہیں ۔ (۲) فرشتہ کی بشارت پر شک ہو سکتا ہے حضرت زکریا نے فرشتوں کی بشارت پر شک کیا تھا (۳) یہ دعوے کہ فرشتہ آوے اور نبی اس کو شناخت نہ کرے ناممکن ہے یہ ایک دعوے بے دلیل ہے ۔ یہ سنت الٰہی ہے کہ فرشتے انبیاء کے پاس بصورت انسان آیا کرتے ہیں اور یہ لازم نہیں کہ ان کے آتے ہی نبی ان کو شناخت کر لے ۔ حضرت داؤد کے پاس فرشتے بصورت انسان آتے تھے اور اس نے ان کو شناخت نہیں کیا تھا ۔ اس واقعہ میں تو ایسے امور موجود ہیں جو یقین دلاتے ہیں کہ آنے والے فرشتے تھے ۔ اول ایک شخص ہی ہے جو بذریعہ ملائک اللہ تعالے سے ہم کلام ہوتا ہے کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو الہام نہ کرے اور غیر انبیاء کی جماعت کو جدا جدا الہام کر کے ایک مرسل نبی کے پاس وفد بھیجے ۔ اور غیر انبیاء کے الہام تو یقینی بھی نہیں ہوتے لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول (جن) وہ قوم لوط کو عذاب دینے کے لیے بھیجے گئے تھے اور انسانوں میں یہ قوت نہیں کہ وہ کسی قوم پر عذاب نازل کریں ۔ فرشتے امردوں کی شکل میں آئے تھے ۔ اور یہی وجہ تھی کہ قوم ان کو دیکھ کر قضائے وطر کے لیے دوڑے آتے ۔ اگر رجال ہوتے تو ان کے دوڑے آنے کی کوئی وجہ نہ تھی ۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اجنبیوں کو اپنے وطن سے نکالنے کے لیے آئے تھے ۔ کیونکہ لوط ان کی غرض پوری کرنے کے لیے اپنی بیٹیاں پیش کرتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری غرض ان سے پوری نہیں ہوتی کیا اللہ تعالے نے اپنے ایک مرسل ہی کے لیے اور ایک قوم کو عذاب دینے اور اس پر پتھر برسانے کے لیے بچوں کو الہام کر کے بھیجا تھا ۔ ملّاؤ اپنی عندیات پر اللہ تعالیٰ کے کلام کو منطبق کرنے کے لیے تمہاری مت کیوں ماری جاتی ہے ۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ

یہ تو میرے مہمان ہیں سو تم مجھ کو رسوا مت کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے فضیحت نہ کرو انہوں نے کہا کیا ہم نے

نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ

تم کو جہان کے لوگوں (کی حمایت) سے منع نہیں کیا تھا اس نے کہا یہ ہیں میری بیٹیاں (تم ان سے نکاح کر لو) اگر کچھ کرنا ہے تیری جان کی قسم

اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا

کہ وہ اپنی مستی میں دل کے اندھے ہو رہے تھے تو ان کو سورج نکلتے ایک زور کی آواز نے آ لیا تو ہم نے اس کے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اوپر کے حصہ کو نیچے کر دیا اور ہم نے ان پر سخت پتھر برسائے بیشک اس واقعہ میں فراست والوں

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

کے لئے نشانات ہیں اور وہ بستی ایک ہمیشہ کے آمدورفت کے رستہ پر موجود ہے اس بستی کی حالت میں البتہ مومنوں کے لئے ایک نشان ہے

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ

اور ضرور بن کے رہنے والے ظالم تھے سو ان سے بھی ہم نے بدلہ لیا اور ان دونوں کی بستیاں شارع عام

مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا

پر اُجڑی پڑی ہیں اور حجر کے رہنے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو اپنے احکام دیئے تو وہ ان سے

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

روگرداں رہے اور وہ امن میں رہنے کے لئے پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے تو صبح ہوتے ہی

الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا

ان کو زور کی آواز نے آ لیا تو وہ (اپنے امن کے لئے) جو کچھ تدبیریں کرتے تھے ان کے کام نہ آئیں اور ہم نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت کے لئے بنایا ہے اور ضرور وہ ساعت (قیامت) آنے والی ہے پس ان سے

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا

خوبی کے ساتھ درگذر کرو بیشک تیرا پروردگار سب کا پیدا کرنے والا سب کا حال جاننے والا ہے اور ہم نے تم کو سات آیتیں دی ہیں

مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ

جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا ہے ہم نے جو ان کافروں میں سے کئی قسم کے لوگوں کو سامانِ دنیا سے بہرہ مند کر

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ

رکھا ہے اس کی طرف التفات نہ کر اور ان کے حال پر افسوس نہ کر اور مومنوں کے لئے اپنے پروں کو جھکا اور کہو

اِنِّىْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں (ہم ان پر اسی طرح کا عذاب نازل کریں گے) جیسا کہ ہم نے ان تقسیم کرنیوالوں پر نازل کیا تھا ف ۲۷۳ جنہوں نے اللہ کی کتاب کو

---

۲۷۳ ۔ آیات ۸۹ و ۹۰ ۔ منکرین کو عذاب سے ڈرایا ہے کہ ان پر اسی طرح عذاب نازل ہوگا جیسا اُن پانچ آدمیوں پر نازل ہوا ہے جو قرآن کریم کی سورتوں کو تقسیم کر کے ان پر ہنسی اُڑاتے اور تکذیب کرتے تھے ۔ اور وہ پانچ آدمی یہ ہیں ۔ ولید بن مغیرہ ۔ عاص بن وائل ۔ حارث بن قیس ۔ اسود بن عبد یغوث ۔ اسود بن مطلب ۔

وقف لازم

ع ۵ ۱۹

الربع

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا سو تیرے پروردگار کی قسم ہے کہ ہم ان سب سے ان کے عملوں کی بازپرس کریں گے

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾

پس جو تم کو حکم دیا جاتا ہے کھول کر سنا دو اور مشرکین کی پرواہ نہ کرو تم پر ہنسنے والے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ

قرار دیتے ہیں تمہاری طرف سے ہم ان کو کافی ہیں آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا اور ہم جانتے ہیں کہ جو باتیں یہ کہتے

يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾

ہیں ان سے تم تنگ دل ہوتے ہو تو تو اللہ کی تسبیح اس کی حمد و ثنا کے ساتھ کر اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہ

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

اور اپنے پروردگار کی بندگی کرتے رہو یہاں تک کہ تم کو موت پیش آئے

ع ۶

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشْرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ

اللہ کی بادشاہت آگئی سو تم اس کے لئے جلدی مت کرو جن کو یہ شریک بناتے ہیں اللہ ان سے پاک اور بالا تر ہے فرشتوں کو اپنی کلام کی روح کے

بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا

ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو ڈرا دو کہ مجھ سے ہی ڈرو کیونکہ میرے

فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ

سوا کوئی معبود نہیں اس نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے جن کو یہ شریک بناتے ہیں ان سے وہ بہت بلند ہے اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا

انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر وہ ایک دم کھلم کھلا (اللہ کے بارے میں) جھگڑالو ہو جاتا ہے اور اس نے چارپایوں کو پیدا کیا ہے ان میں تمہارے

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ

لئے جڑاول ہے اور کئی فائدے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو اور ان میں تمہارے لئے رونق ہے جب تم ان کو چرا لاتے ہو اور جب تم

سورۂ نحل مکیّہ

۴ ے ۲ ۔ آیات ۱ تا ۳ ۔ وہ اللہ کی بادشاہت جس کی منادی حضرت مسیح کرتے تھے ۔ وہ آتی ہے جلدی مت کرو شرک کی جگہ اللہ تعالیٰ کی پاکی اور بلندی قائم ہو جائے گی ۔ اللہ کی سنت یہی ہے کہ توحید پھیلانے کے لیے اپنے کسی بندہ کو وحی کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے ۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا کسی حقیقت کے لیے ہے عبث نہیں اور وہ انسانی نسل کی وحدت ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کی توحید سے پیدا ہوتی ہے ۔ شرک موجب افتراق ہے ۔

تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ

ان کو چرانے لیجاتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ ایسے شہروں کی طرف لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے

إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ

بیشک تمہارا پروردگار شفقت کرنے والا رحم کرنیوالا ہے اور اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ زینت بھی ہیں

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ

اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے اور اللہ کے ذمہ ہے سیدھے رستہ کا بتا دینا اور ان میں سے ٹیڑھے رستے بھی ہیں اور اگر وہ

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَ

ع ۱

چاہتا تو تم سب کو سیدھے رستہ پر چلاتا ف۲۷۵ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس میں سے کچھ تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور

مِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَ

کچھ ایسا ہے جس سے نباتات پرورش پاتی ہیں جن میں تم مویشیوں کو چراتے ہو تمہارے لئے اس پانی سے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور

الْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَ

انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ایک بڑی نشانی ہے اور

سَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي

اسی نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے کام پر لگے ہوئے ہیں اس میں

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ

ان لوگوں کے لئے جو عقل کو کام میں لاتے ہیں بہتیری نشانیاں ہیں اور جو کچھ اس نے تمہارے لئے زمین میں پھیلا رکھا ہے ان کی رنگتیں مختلف ہیں

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ

اس میں ان لوگوں کے لئے جو واقعات کو ذہن میں مستحضر کرتے ہیں ایک بڑی نشانی ہے اور وہ وہی ہے جس نے سمندر کو کام میں لگا رکھا ہے تاکہ اس میں سے

لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ

تم تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے تم زینت کی چیزیں نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (پانی کو) پھاڑتے ہوئے

وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن

اس میں چلی جاتی ہیں اور (سمندر کو اس واسطے بھی کام پر لگایا ہے) تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور اس نے زمین پر بوجھل پہاڑ گاڑے ہیں تاکہ

تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

زمین تم کو لے کر جھکے اور اس نے ندیاں اور رستے بنائے تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچو اور اور نشانات رکھے اور لوگ ستارے کے ذریعے

---

۲۷۵ - آیات ۴ تا ۹ - انسان جس کو ایک نطفہ سے پیدا کیا ہے اپنی خلقت پر غور نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر جھگڑتا ہے - وہ غور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے چارپائے اس کی خدمت کے لیے پیدا کیے ہیں - ان کے چمڑے بھی بکار آتے ہیں اور بعض کے گوشت بھی اور بعض لادو ہیں اور بعض سواری کے لیے اور ان میں جمال بھی ہے - اور کئی سواریاں پیدا ہوں گی - جو ابھی ان کو معلوم نہیں - اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ قرار دیا ہے کہ ان کو سیدھے رستہ کی ہدایت کرے کیونکہ کج رستے بھی ہیں جو مقصود تک نہیں پہنچاتے - اللہ تعالیٰ اس اختیار میں جو انسان کو دے رکھا ہے دخل نہیں دیتا - اگر اللہ تعالیٰ اس میں دخل دیتا تو سب لوگ ہدایت پر رہتے - مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت جو انسان کی پیدائش میں مدنظر ہے وہ باطل ہو جاتی -

يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تَعُدُّوا
بھی راہ پاتے ہیں — کیا وہ جو پیدا کرتا ہے وہ اس کی طرح ہے جو پیدا نہیں کرتا تو کیا تم ان باتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے — اور اگر تم اللہ کی

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا
نعمت کو گننا چاہو تو گن نہ سکو گے — بیشک اللہ بڑا بخشنے والا — رحم کرنے والا ہے — اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو — اور جو

تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ
ظاہر کرتے ہو — اور جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو — پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے — اور وہ خود

يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ
مخلوق ہیں — مردے ہیں جن میں جان نہیں — اور نہیں جانتے — کب اٹھا کھڑے کیے جاویں گے — تمہارا معبود

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾
یگانہ معبود ہے — تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے — ان کے اپنے دل تو توحید سے بیگانے ہیں اور رسولوں کی پیروی سے — تکبر کرتے ہیں

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾
حق یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں — اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں — بیشک اللہ تکبر کرنے والوں کو — پسند نہیں کرتا

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ
اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے — کہ اللہ نے کیا اتارا ہے — تو جواب دیتے ہیں — اگلوں کے — قصے ہیں — اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت

كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا
کے دن یہ اپنے سارے بوجھ — اور ان لوگوں کے کچھ بوجھ بھی اٹھائیں گے — جن کو یہ اپنی بے علمی سے گمراہ کرتے ہیں — سنو کیا برا بوجھ ہے جو یہ لوگ

يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ
اٹھاتے ہیں — ان سے پہلے لوگوں نے (انبیاء کے برخلاف) منصوبے کیے تھے — اللہ نے ان کی عمارت کی بنیادوں سے آلیا — پھر چھت

---

۲۷۶ آیات ۱ تا ۲۰ اللہ تعالیٰ کی وحی کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔ بارش جو سرسبزی اور جوبن پیدا کرتی ہے وہی چیز وحی انسان کے اندر پیدا کرتی ہے۔ مادہ ایک ہے جو چار عناصر میں تقسیم ہے۔ جب پانی زمین کے مادوں میں داخل ہوتا ہے تو مختلف ترکیبوں سے گوناگوں نباتات اور اشجار اور ثمرات اور غلے پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے انعام کے کام بھی آتے ہیں اور ان کی پیاس بھی بجھاتے ہیں۔ رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب اور آسمان کے تارے سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انسان کی حاجت روائی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اشیاء کو اتنے مختلف رنگ دیتے ہیں کہ ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا۔ سمندر پر غور کرو اور اس کے جانداروں اور جواہرات پر جو ان سے نکلتے ہیں۔ جانداروں سے خوراک اور جواہرات سے زیورات حاصل ہوتے ہیں اور کشتیوں کے ذریعہ ایک ملک کا مال دوسرے ملک میں لے جاتے ہیں اور زمین کی جنبش کم کرنے کے لیے اس پر پہاڑ کھڑے کر دیے ہیں۔ اور کھیتیوں کو سرسبز کرنے کے لیے ندیاں بہا دی ہیں۔ اور آمد و رفت کے لیے رستے بنا دیے ہیں۔ اور رات کی تاریکیوں میں ہیبت ناک سمندر کے اندر ستاروں سے راہ یاب ہوتے ہیں۔ یہ سب اشیاء اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اس کو ان کے ساتھ برابر کرتے ہو۔ جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ تم ان باتوں سے کیوں نصیحت پذیر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں کہ تم ان کو شمار نہیں کر سکتے تم ان کا کفران کرتے رہتے ہو۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت تمہاری حفاظت کرتی ہے۔ تم اپنے معبودوں کے گن گاتے ہو اور اللہ تعالیٰ جو حمد اور ثنا اور شکر گذاری کا مستحق ہے تم اس کے انعامات کو ظاہر نہیں کرتے۔ تمہارے معبود خود مخلوق ہیں کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔

عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ

ان کے اوپر سے ان پر آ گری اور ان پر عذاب ایسی طرف سے آیا کہ ان کو خبر بھی نہ تھی پھر

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ

قیامت کے دن ان کو رسوا کرے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم حق کی مخالفت کرتے تھے

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ

(ان کا حال دیکھ کر) وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے کہیں گے آج کے دن رسوائی اور خرابی کا فروں پر ہے جن کی روحیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ

کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تب وہ اپنی فرمانبرداری پیش کرینگے (اور کہیں گے) ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے (کہا جائیگا)

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

ہاں جو تم کرتے تھے بیشک اللہ جانتا ہے تو جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ جس میں تم رہا کرو گے

فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ

سو متکبروں کے رہنے کی جگہ کیسی بری ہے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے

قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ

کیا اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں بھلائی جو لوگ اس دنیا میں بھلائی کرتے ہیں ان کے لئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور پرہیزگاروں کا گھر کیا عمدہ ہے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

جو چاہیں گے وہاں ان کے لئے موجود ہو گا پرہیزگاروں کو اللہ ایسی ہی جزا دیتا ہے جن کی ارواح فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں

طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

کہ وہ آلائشوں سے پاک ہوتے ہیں فرشتے ان سے کہتے ہیں سلام علیکم ان عملوں کے صلے میں جو تم کرتے تھے بہشت میں داخل ہو جاؤ ان کو کوئی انتظار نہیں

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

سوا اس کے کہ ان کے روح قبض کرنے کو فرشتے آ جائیں یا ان کے بارے میں تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آ جائے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ایسا ہی انہوں نے بھی کیا تھا اور ان پر اللہ نے کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے سو ان کے عملوں کا برا نتیجہ ان کو پہنچا اور جس

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

چیز کی ہنسی اڑاتے تھے اسی نے ان کو آ گھیرا اور جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم

مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

اس کے سوا کسی چیز کی بندگی نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرام ٹھیراتے

شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾

یہی کام (شرک) ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے تھے (اور وہ اسی فعل کے سبب ہلاک کئے گئے) پس رسولوں پر سوا کھول کر پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ

اور ہم نے ہر ایک امت میں رسول بھیجا (یہ ہدایت کرنے کو) کہ اللہ کی بندگی کرو اور شیطان سے بچے رہو تو ان میں سے بعض کو

مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

اللہ نے سیدھے رستہ پر چلایا اور بعض کو ان میں سے گمراہی موافق آئی تو تم زمین پر چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

والوں کا انجام کیسا ہوا (ف ۲۷۷) اگر تم کو ان کے راہ راست پر لانے کی حرص ہو (تو اس کو جانے دو) کیونکہ اللہ اس شخص کو

مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ

راہ راست پر نہیں چلاتا جس کو اس کی سنت گمراہی پر رکھے اور ان لوگوں کیلئے کوئی مدد کرنے والے نہیں اور انہوں نے اللہ کی سخت قسم کھائی کہ جو مر جاتا ہے

اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

اللہ اس کو پھر نہیں اٹھائے گا ہاں اٹھائے گا اس کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے (مُردوں کے اٹھانے

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا

کی ایک غرض یہ بھی ہے) تاکہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اس کی حقیقت ان پر ظاہر کرے اور تاکہ جو لوگ کفر کرتے تھے وہ جان لیں کہ وہ

كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ

جھوٹے تھے ہم جس چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو بس یہ کہدیتے ہیں کہ ہوجا سو وہ ہوجاتی ہے اور جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ

مظلوم ہونے کے بعد اللہ کے لئے اپنے وطن چھوڑے ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی

اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

بڑا ہے کاش یہ لوگ (یعنی کافر) اس حقیقت کو جانتے جو ان لوگوں کے لئے ہے جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں اور تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

ہم نے ان کو کھلے دلائل اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا اور ہم نے تم پر یہ ذکر اتارا ہے تاکہ جو احکام ان کی طرف بھیجے گئے ہیں تم ان کو ان لوگو

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ

کیلئے اچھی طرح بیان کردو اور تاکہ یہ ان میں فکر کریں تو کیا جو لوگ برے منصوبے کرتے ہیں وہ اسبات سے نڈر ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

اور یا ان کو ایسی طرف سے عذاب آجاوے کہ ان کو خبر نہ ہو یا ان کو چلتے پھرتے آپکڑے سو یہ لوگ

---

۲۷۷ - آیات ۳۵ و ۳۶ - کفار اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے عندیہ کے موافق کام سب اللہ کی مشیت سے ہوتے ہیں تو ہمارا شرک اور ہماری تحریم بھی جس سے تم منع کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتے ہیں - اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے - اللہ کی مشیت اللہ کا قانون ہے جو اس عالم میں جاری ہے - اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق یعنی انسان کو اپنے قانون سے آگاہ کرنے کے لیے رسول بھیجتا ہے بعض لوگ اس آگاہی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعض فائدہ نہیں اٹھاتے - جو فائدہ نہیں اٹھاتے اور اس سے بے نیازی ظاہر کرتے ہیں - وہ قانون ہی کے تحت ہلاک کیے جاتے ہیں انسان کی آنکھوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی یہی مشیت چل رہی ہے اور انسان اسی پر خود بھی عمل درآمد کرتا ہے - بُرے کو بُرائی کی سزا دیتے ہیں اور یہ کہکر اس کو معذور نہیں رکھتے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت بُرائی کی ہے - تم اللہ تعالیٰ کی مشیت کا راز سمجھو یا نہ سمجھو مگر اللہ کی تعلیم تو اس سنت الٰہی کے مطابق ہے جو تمہارے درمیان چل رہی ہے - تم اپنے عنصر سے جُدا ہو کر اعتراض کرتے ہو - فللہ الحجۃ البالغۃ

مُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اس کو ہرانے والے نہیں یا ان کو ڈرا ڈرا کر پکڑ لے کیونکہ تمہارا پروردگار بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے ف ۲۷۸ اور کیا انہوں نے

اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

ان چیزوں کی طرف جو اللہ نے پیدا کی ہیں نظر نہیں کی کہ ان کے سائے دائیں بائیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں اور سایہ والی چیزیں باطن میں

دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ

اللہ کے آگے ذلیل رہتی ہیں ف ۲۷۹ اور جو جانور آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور فرشتے اللہ کو سجدہ کرتے

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے اپنے پروردگار سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جس کا حکم ان کو دیا جاتا ہے

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾

اور اللہ نے حکم دیا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ وہ تو اکیلا معبود ہے تو صرف میرا ہی خوف رکھو

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری لازمی ہے تو کیا تم غیر اللہ سے ڈرتے ہو اور جو

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا

نعمت تم کو حاصل ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے بلبلاتے ہو پھر جب

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ

وہ تکلیف دور کر دیتا ہے تو یکدم تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنا لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو

فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

دیا ہے اس کی ناشکری کرتے ہیں سو دنیا کی چیزیں برت لو آگے چل کر (اپنا انجام) جان لوگے اور جو رزق ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں کچھ حصہ ان کے لئے ٹھہراتے ہیں جن کو

حاشیہ: رکوع ۱۲ / ۱۲ (آیات ۵۰)

---

۲۷۸ - آیات ۴۵ تا ۴۷ - کفار کا اعتراض رفع کیا ہے جو کہتے تھے رسول ملک ہونا چاہیے - رسول مرد ہی ہوتے آئے ہیں - اہل کتاب سے پوچھ لو تم جو اللہ تعالیٰ کی وحی کو باطل کرنے کے لیے بُرے چیلے سوچ رہے ہو - تم کو اپنی فکر کرنی چاہیے - امن میں نہ رہو اس سے کہ اللہ تم کو زمین میں دھسا دے - جیسا کہ سراقہ کے ساتھ ہوا - یا ایسی طرف سے عذاب آجائے کہ تم کو آگاہی بھی نہ ہو - جیسا کہ بدر میں ہوا - یا تم کو اِدھر اُدھر آنے جانے میں پکڑ لے جیسا کہ قریش کے کاروانوں کے ساتھ ہوا - ان کا رستہ شام کی طرف مدینہ کے پاس سے ہو کر گذرتا تھا - مسلمانوں کے خوف سے ان کی یہ تجارت بند ہو گئی تھی - یا تم کو آس پاس کی قوموں کی مغلوبیت سے تھوڑا تھوڑا خوف دلاتا رہے - اللہ تعالیٰ یکدفعہ مخالف قوم کا قلع قمع اس واسطے نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے - چاہتا ہے کہ کسی طرح باز آجاویں - اور ان مخالفین میں سے شائد مومنین بھی نکل آویں - چنانچہ انجام ایسا ہی ہوا -

حاشیہ: انسان ہی کی طرف رسول بھیجنے ہی ضرورت ہے

۲۷۹ - آیت ۴۸ - آیت کے آخر میں وھم داخرون سایہ کے متعلق نہیں ہے - اس کے ساتھ ضمیر ھم ذوی العقول کے لیے ہے - سایہ کوئی شے نہیں نور سے محجوب فضا کا نام ظل ہے اور داخرون وہ وجود ہیں جو نور کے مقابل اپنی کثافت کے سبب حجاب بن جاتے ہیں یعنی ظلمت پیدا کرنے والے وجود ہیں - اور یہ ایک ذلت ہے - ظلمت کا وجود نظام عالم کے لیے ضروری ہے جو روشنی کے جلال کو نمایاں کرتا ہے اور تھکے ماندوں کو راحت بخشتا ہے - پس اس کے سجدہ سے یہ مراد ہوئی کہ یہ اللہ ہی کی مشیت کے ماتحت کام پر لگا ہوا ہے اور جسم کی ذلت کو ظاہر کر رہا ہے - وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینهما باطلا -

حاشیہ: ظلمت کا سبب

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا

کچھ علم نہیں اللہ کی قسم ہے جو افترا پردازیاں تم کرتے ہو ان کے بارے میں تم سے ضرور پرسش ہوگی اور اللہ کی بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اسکی ذات پاک ہے اور اپنے لئے وہ

يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾

چاہتے ہیں جو مرغوب ہے اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غم سے بھر جاتا ہے

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى

اس بری خبر کی وجہ سے جو اس کو دی جاتی ہے اپنی قوم سے چھپتا پھرتا ہے (سوچتا ہے) کہ آیا اس کو ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اس کو مٹی

التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ

میں گاڑ دے سنو کیا برا فیصلہ ہے جو اللہ کے بارے میں کرتے ہیں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے بری صفت ہے اور

لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا

بڑے بلند صفات اللہ کیلئے ہیں وہ بڑا غالب ہے حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے پکڑتا تو زمین پر

تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا

کسی جاندار کو نہ چھوڑتا مگر وہ ایک مقرر وقت تک ان کو مہلت دیتا ہے تو جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ

اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے جا سکتے ہیں اور اللہ کے لئے وہ باتیں تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند

اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾

کرتے ہیں اور (ساتھ ہی) ان کی زبانیں یہ جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ ان کے لئے بھلائی ہے حق یہ ہے کہ ان کیلئے دوزخ ہے اور یہ سب سے آگے بھیجے جاوینگے

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ

اللہ کی قسم ہے کہ ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے تو شیطان نے ان کو ان کے اعمال آراستہ کر دکھائے سو وہ آج بھی

وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ

ان کا رفیق ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس واسطے اتاری ہے تاکہ وہ باتیں جن میں یہ اختلاف کرتے

الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ہیں کھول کر بیان کر دو اور یہ مومنوں کے لئے رہنما اور رحمت ہے اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا

مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

ہے اور اس پانی سے اس زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کر دیا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو بات کو سنتے ہیں ایک نشان ہے اور

اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ

البتہ تمہارے لئے چارپایوں میں بھی ایک عبرت کی بات ہے اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے گوبر اور خون کے درمیان سے

دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ

اس سے نشہ لانے والی چیز اور پاکیزہ خوراک حاصل کرتے ہو ضرور اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ایک نشان ہے اور

اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے اندر یہ بات ڈالی ہے کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگ جو اونچی اونچی چھتریاں بناتے ہیں ان میں

يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ

اپنی چھتیں بنا — پھر ہر قسم کے پھلوں سے رس چوس — پھر اپنے پروردگار کے تیار ہوئے طریقوں پر فرمانبرداری سے چل (اس طریق سے)

مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کی رنگتیں گوناگوں ہیں — اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے — البتہ اس میں بھی ان لوگوں

لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ

کیلئے جو فکر کرتے ہیں ایک نشان ہے — اور اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے پھر وہ تمہاری روحیں قبض کرتا ہے — اور بعض تم میں سے بدترین عمر تک

الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ

لوٹایا جاتا ہے — تاکہ جو علم حاصل کیا ہے سب بھول جائے — بیشک اللہ جاننے والا قدرت والا ہے — اور اللہ نے روزی میں تم میں

عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

سے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے — تو جن کو روزی میں فوقیت دی گئی ہے — وہ اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیر دستوں کو نہیں دیدیا کرتے

فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ

تاکہ اس میں برابر ہو جاویں — تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں — اور اللہ نے تم میں سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے

أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

اور تمہارے جوڑوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے بنائے — اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ

تو کیا یہ لوگ بے حقیقت چیزوں کو مانتے ہیں — اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں — اور اللہ کے سوا ایسوں کی پوجا کرتے

اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾

ہیں جو آسمانوں اور زمین سے ان کو رزق دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے — اور نہ ایسا کرنے کی ان میں طاقت ہے

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

تو اللہ کے لئے مثالیں نہ بناؤ — بیشک اللہ جانتا ہے — اور تم نہیں جانتے — اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے

۲۸۰۔ آیات ۶۵ تا ۶۹۔ ان آیات کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی وحی آسمانی پانی کی شکل ہے جس سے زمین زندہ ہوتی ہے اور روئیدگی پیدا کرتی ہے۔ جس سے انسان کی جسمانی ضروریات پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو استعمال کے قابل بنانے کے لیے ان پر انسان کو کچھ عمل کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض وہ ہیں کہ براہِ راست ان سے استفادہ نہیں کر سکتا ہے بعض حیوانات جو اللہ تعالیٰ کی ایک مشین کی طرح ہیں۔ ان کو کھلاتے ہیں اور ان کے اندر سے ہو کر انسان کے لیے دودھ اور شہد جیسی مفید چیزیں نکلتی ہیں۔ انسان اپنی صنعت سے ان اشیا کو ان سبزیوں سے نہیں نکال سکتا۔ وحی الٰہی بھی انسان کے قلب کی زمین میں آ کر عقائد و اعمال اور اخلاق و احوال کے تخموں کی آبیاری کرتی ہے۔ وحی جب تک ایک مقدس انسان کے قلب سے ہو کر نہ آئے انسان اس سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس مقدس انسان کو نبی کہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک روحانی مشین ہے۔ ہر ایک انسان میں ایسی مشین بننے کی قابلیت نہیں ہے۔ پھر انسان عقل یا وحی سے جو علم حاصل کرتا ہے۔ مرورِ زمانہ اس کو غبار آلود کر دیتا ہے۔ انسانی خیالات اس میں مخلوط ہو جاتے ہیں۔ اس کی تصحیح یا تجدید بذریعہ نبی یا مجدد کی جاتی ہے۔ مجدد بھی نبیوں کا سا کام کرتے ہیں۔ مگر علم جدید نہیں دیا جاتا۔ غلط کی تصحیح اور غبار آلود کی تجدید کرتے ہیں۔ زمانہ کا اثر جیسا کہ مادی اشیا پر پڑتا ہے اسی طرح روحانی اشیاء پر بھی پڑتا ہے۔

عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ
ایک غلام دوسرے کی ملک جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک (دوسرا) شخص ہے جس کو ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی دی ہے وہ اس میں سے

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ
چھپکے سے اور کھلا خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں سب خوبی کی باتیں اللہ کے لئے ہیں لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں اور اللہ ایک اور

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا
مثال بیان کرتا ہے دو مرد ہیں ایک ان میں سے گونگا ہے وہ کچھ کام کاج نہیں کر سکتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جہاں اس کو

يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
بھیجتا ہے وہ کچھ بھلا کر کے نہیں آتا کیا وہ غلام اور وہ شخص برابر ہو سکتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود سیدھے رستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ
پر چلتا ہے ف ۲۸۱ اور آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں اللہ کو معلوم ہیں اور اس گھڑی کا معاملہ تو ایسا ہے جیسا کہ آنکھ کا جھپکنا بلکہ

الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ
اس سے بھی نزدیک تر بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ
سے نکالا تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ
شکر کرو ف ۲۸۲ انہوں نے پرندوں کی طرف نظر نہیں کی جو آسمان کی فضا میں رکے گئے ہیں ان کو اللہ کے سوا اور

اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ
کوئی نہیں سنبھالتا اس میں البتہ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں ف ۲۸۳ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا

رسول اللہ اور بت کی مثال

۲۸۱ - آیات ۷۵ و ۷۶ - پہلی مثال کا ماحصل یہ ہے - ایک شخص اللہ کے دیئے ہوئے مال کا مالک ہے - دوسرا شخص دوسرے کا مملوک ہے اور تہیدست ہے - پہلا روز و شب اپنا مال خرچ کر کے نفع رسانی کرتا ہے - دوسرا خود محتاج ہے - یہی مثال رسول اور غیر رسول کی ہے پہلے کو اللہ تعالےٰ نے علم دیا ہے جو لوگوں میں پھیلاتا ہے اور دوسرے کے پاس کوئی علم نہیں وہ خود کسی عالم کا محتاج ہے - دوسری مثال رسول اور بت کی ہے - بت سے کوئی فائدہ نہیں ملتا - خود دوسرے پر بوجھ ہے اور رسول خود صراط پر ہے اور دوسروں کو عدل سکھاتا ہے -

۲۸۲ - آیات ۷۷ و ۷۸ - یہ عالم مثل ایک بطن ہے جس میں واقعاتِ عالم مبطون ہیں - اور نظروں سے مستور ہیں - ناگاہ اپنے وقت پر ظہور پذیر ہو جاتے ہیں - جیسا بچہ اپنے ماں کے بطن سے نکل آتا ہے - انسان پیچھے سے کوئی علم اپنے ساتھ نہیں لاتا - (یہ تناسخ کی تردید ہے) اس عالم کا علم حاصل کرنے کے واسطے اس کو حواس دیئے جاتے ہیں - یہ انسان کے جسم کے گھر کے روشندان ہیں جن کے ذریعہ سے علم دل و دماغ تک پہنچتا ہے - فسبحان اللہ احسن الخالقین -

۲۸۳ - آیت ۷۹ - جہاں پرندوں کے کرّۂ ہوائی میں مسخر رہنے کو مومنین کے لیے نشانات قرار دیا ہے وہاں اللہ تعالےٰ اپنے نعما شمار کر رہا ہے - اور پھر ان ضعیف الایمان لوگوں کو متوجہ کرتا ہے جو روزی کے لیئے حق کے قبول کرنے سے عذر کرتے ہیں - وہ پرندوں پر نظر کریں جو ہوا میں روزی پیدا کر لیتے ہیں - ایک پیسہ کی چڑیا بھی ہوا میں اپنی روزی حاصل کر لیتی ہے - آیا اللہ تعالیٰ ایک مومن کو جو اللہ تعالےٰ کے لیے لوگوں سے قطع کر کے اہل حق کے ساتھ شامل ہوتا ہے روزی سے محروم رکھے گا - یہ قدرتی نظارہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے اوپر بھروسا کرنے کا اشارہ کر رہا ہے -

سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

بنایا ہے اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں کے چمڑوں سے گھر (یعنی خیمے) بنائے ہیں کہ تم ان کو اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھہرنے

اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان چوپایوں کی اون اور روؤں اور بالوں سے ایک وقت تک کے لئے سامان اور کارآمد چیزیں بنائیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ

اور اس نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور اس نے پہاڑوں سے تمہارے لئے چھپ بیٹھنے کی جگہیں

لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

بنائیں اور اس نے تمہارے لئے کرتے بنائے جو تم کو گرمی (سردی) سے بچاتے ہیں اور ایسے کرتے (یعنی زرہیں) جو جنگ میں تم کو (زدی)

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ

بچاتے ہیں اس طرح سے وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے تاکہ اس کی فرمانبرداری کرو ف۲۸۴ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو تم پر کھول کر پہنچا دینا ہے یہ اللہ کی نعمت

نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ

کو پہچانتے ہیں پھر اس سے مکرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں اور جس روز ہم ہر امت سے ایک

اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ

گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو (بولنے کی) اجازت نہیں دی جاوے گی اور نہ ان سے معذرت طلب کی جاوے گی اور جب وہ لوگ

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ

جنہوں نے ظلم کیا ہے عذاب دیکھ لیں گے تو نہ تو وہ ان سے ہلکا کیا جاوے گا اور نہ ان کو مہلت دی جاوے گی اور جب وہ لوگ

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا

جنہوں نے شرک کیا ہے اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہ ہیں ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے

مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ

تو وہ شریک ملامت کی بات کو ان کے اوپر پھینکیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور اس روز اللہ کے آگے سر تسلیم خم کریں گے

ِۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

اور جو بہتان باندھتے تھے وہ ان سے جاتے رہیں گے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ

ہم اس وجہ سے کہ وہ فساد کرتے تھے ان کے حق میں عذاب پر عذاب بڑھائیں گے اور جس دن ہم ہر امت میں سے

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا

انہیں میں سے اس پر ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تم کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾

یہ کتاب اتاری ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور ماننے والوں کے لئے رہنما اور رحمت اور خوشخبری ہے

۲۸۴۔ آیت ۸۱۔ خلق کے ظلال کو بھی اللہ تعالٰے نے نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ خلق کے ساتھ ظلال کا وجود اگرچہ لازمی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ظلال اللہ کی رحمت کا نشان ہیں۔ کیونکہ یہ ہوسکتا تھا کہ اللہ تعالٰی اجسام کو آئینہ کی طرح ایسا لطیف بناتا کہ ان کا سایہ نہ ہوتا اور نور کے لیے حجاب نہ ہوتے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

اللہ انصاف کرنے اور احسان کرنے اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی کے کاموں اور نازیبا

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا

حرکات اور دوسروں پر زیادتی کرنے سے منع کرتا ہے۔ وہ تم کو وعظ کرتا ہے تاکہ تم (ان باتوں کو) یاد رکھو ۲۸۵ اور جب تم قول قرار کرلو تو اللہ کا عہد پورا کرو

تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللّٰهَ

اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن قرار دے چکے ہو۔ بیشک اللہ جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ

جو تم کرتے ہو اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے

أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ

کر دیا تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا سبب بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے سے زبردست ہو جاتا ہے (تم زبردست سے

إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

قسم توڑ کر مل جاتے ہو) اس طریق سے اللہ تمہاری آزمائش کرتا ہے اور (اس آزمائش کا نتیجہ یہ ہوگا) کہ اللہ قیامت کے دن تم کو وہ باتیں بتائیگا جنمیں تم اختلاف کرتے ہو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ

اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک گروہ بناتا لیکن (اللہ کی اٹل سنت جو عالم میں جاری ہے) جس کو چاہتی ہے گمراہی پر رکھتی ہے اور جس کو چاہتی ہے ہدایت

يَشَآءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ

پر رکھتی ہے اور (چونکہ سنت الٰہی اعمال کے مطابق نتائج پیدا کرتی ہے) تم اپنے اعمال سے پوچھے جاؤگے اور اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا سبب نہ بناؤ کہ ایسا

فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

نہ ہو کہ کسی کا قدم اس کے جمنے کے بعد پھسل جاوے اور اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کے رستہ میں روک پیدا کی تم اپنی برائی کا وبال چکھو

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ

اور تم کو سخت عذاب ہو اور اللہ کے عہد کے بدلے دنیا کا تھوڑا عوض نہ لو اگر تم سمجھو تو جو کچھ اللہ کے پاس ہے

خیر اور شر کے سب اقسام کی جامع آیت

۲۸۵ - آیت ۹۰ - اس آیت میں خیر اور شر کی جملہ اقسام کو جمع کر دیا ہے۔ خیر کی اقسام میں عدل۔ احسان۔ ایتاء ذی القربیٰ۔ اور شر کی اقسام میں فحشا، منکر، بغی۔ عدل ایک ادنیٰ درجہ کی نیکی ہے جس میں مبادلہ کا رنگ ہے۔ نیکی کے عوض نیکی کرنا عدل ہے۔ ہر ایک کو اس کا حق دینا عدل ہے۔ اللہ کا حق تشکر ہے۔ احسان وہ نیکی ہے جو ابتداءً بغیر توقع کے عوض کے کی جائے۔ اللہ تعالےٰ کے متعلق احسان یہ ہے کہ اس کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ خیال کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ ایتاء ذی القربیٰ سے مراد یہ ہے کہ ابنائے جنس کے ساتھ ایسے جوش محبت سے نیکی کرے جیسے کہ اپنے اقربا کے ساتھ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے متعلق اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محبت کے جوش سے پوجے۔ صلہ کی خواہش درمیان نہ ہو۔ اقسام شر میں سے عدل کے مقابل فحشا ہے۔ یہ ایسا گناہ مراد ہے جس کا اثر اپنے نفس پر پڑتا ہے۔ گویا یہ اپنے نفس پر ظلم ہے۔ اور منکر وہ گناہ ہے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور یہ احسان کے مقابل ہے۔ اور بغی ایتاء ذی القربیٰ کے مقابل ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جس کا اثر سلطنت اور ملک پر پڑتا ہے اور یہ ابنائے جنس میں نفرت پھیلانے کا آخری درجہ ہے۔ پہلی بدی قوائے شہویہ سے اور دوسری قوت غضبیہ سے اور تیسری قوائے وہمیہ سے پیدا ہوتی ہے۔

هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ

وہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے وہ نبڑ جاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہتا ہے اور جن

الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے عمل کا بہترین صلہ عطا کریں گے جو شخص نیک عمل کرتا ہے مرد ہو

ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ

یا عورت ہو اور وہ ایمان رکھتا ہو تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی بسر کرا دینگے اور اس کے عمل کا بہترین اجر اس کو عطا

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾

کریں گے جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ

کیونکہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں ان پر شیطان کا قابو نہیں اس کا قابو تو ان لوگوں

عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ ع وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ

پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہیں اور جب ہم ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم بدل دیتے ہیں

ع ۱۳ / ۱۹

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ

اور اللہ بہتر جانتا ہے اس کی مصلحت جس کو وہ اتارتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو تو اپنی طرف سے جھوٹ بنا لیتا ہے الاہی بلکہ ان میں سے اکثر مصلحتوں کو نہیں جانتے ہیں

نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

ان سے کہو اس کو روح القدس نے تمہارے پروردگار کی طرف سے ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور

لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي

فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو کوئی انسان سکھاتا ہے جس کی طرف یہ سکھلانا منسوب

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ فصیح عربی زبان ہے جو لوگ اللہ کے حکموں پر ایمان نہیں لاتے

بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ

اللہ ان کو مقصد زندگی تک نہیں پہنچاتا اور ان کی زندگی ان کے لئے دردناک عذاب ہوتی ہے جھوٹ تو وہ لوگ بنایا کرتے ہیں جن کو

لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

اللہ کے احکام پر ایمان نہیں اور وہی لوگ اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کے دین کا انکار کرے

إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ

بہ استثناء اس شخص کے جس کو مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو لیکن مراد وہ شخص ہے جس کا سینہ کفر کے لئے کھل

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا

جاوے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے دنی

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولَٰئِكَ

زندگی کو آخرت کے مقابلہ پر دوست رکھا اور اس وجہ سے بھی کہ اللہ دین حق سے انکار کرنے والے لوگوں کو اپنے قرب کا راستہ نہیں سجھاتا یہی

الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾

لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر سنت اللہ نے مہر لگائی ہے اور یہی لوگ ہیں جو مقصد زندگی سے غافل ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

بلاشک یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں پھر تمہارا پروردگار ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تکلیفیں اٹھا کر

مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾

میں ڈالے جانے کے بعد وطن چھوڑا پھر (اللہ کے رستہ میں) جہاد کیا اور تکلیفوں پر صبر کیا ضرور تمہارا پروردگار ان سب امتحانوں کے بعد بخشنے والا رحم کرنے

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا

والا ہے جس دن ہر ایک شخص اپنی ذات کے لئے جھگڑا کرنے کو آئے گا اور ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جاوے گا اور ان پر ظلم نہیں

يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

کیا جاوے گا اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے وہ امن اور اطمینان کی حالت میں تھی اس کا رزق اس کو ہر طرف سے

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ

با فراغت آتا تھا تو اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفران کیا تو اللہ نے اس کو اس کی کرتوتوں کے بدلے بھوک اور خوف کا اوڑھنا پہنا کر

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

مزہ چکھایا اور انہیں میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا تو عذاب نے ان کو آپکڑا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور وہ ظلم کے مرتکب تھے تو اس میں سے جو اللہ نے تم کو روزی دی ہے حلال طیب کھاؤ اور اگر تم خاص اس کی بندگی کرتے ہو

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ

تو اللہ کی نعمت کا شکر کرو اس نے تم پر مردار حرام کیا ہے اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

جانور جو غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا جاوے پھر جو شخص بھوک سے لاچار ہو اور کھالے کہ نہ خود خواہش کرنیوالا اور نہ حد سے گزرنے والا (تو اس پر گناہ نہیں) اللہ بخشنے والا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى

رحم کرنیوالا ہے اور اپنی زبانوں کے جھوٹے بیان کی بنیاد پر یہ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹ بنانے کے

اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ

مرتکب ہو بلاشک جو لوگ اللہ کے اوپر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہونگے دنیا کا تھوڑا سا فائدہ

وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ

اٹھاتا ہی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو پہلے تم سے بیان کر چکے ہیں

قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پھر تمہارا پروردگار ان لوگوں کے لئے جو

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

جہالت سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر اس کے بعد توبہ کر لیتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں ان امور کے طے کرنے کے بعد تمہارا پروردگار بیشک بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾

رحم کرنے والا ہے بیشک ابراہیم اللہ کا فرمانبردار راست رو پیشوا تھا اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار تھا اللہ نے اس کو چن لیا تھا اور اس کو سیدھے رستہ پر چلا دیا تھا اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی بہتری دی تھی

ع ۱۴ ۱۰

ع ۱۶ ۹ ۲۱

حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۲۲ۭ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

اور وہ آخرت میں بھی ضرور نیک بندوں میں سے ہوں گا پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کی ملت پر

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۳ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ

کے طریق کی پیروی کرو اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا سبت منانا تو ان لوگوں پر لازم کیا گیا تھا جنہوں نے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۲۴

اس میں اختلاف کیا اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں میں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کر دے گا ۲۸۶

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ

اپنے پروردگار کے رستے کی طرف لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحتوں سے بلاؤ اور بحث ایسے طریق سے کرو جو

اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵

پسندیدہ ہو تمہارا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے ان کو جو اس کے رستے سے بھٹکتے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پانیوالے ہیں

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝۱۲۶

اور اگر سختی بھی کرو تو اتنی جتنی تمہارے ساتھ کی گئی ہے اور اگر صبر کرو تو وہ بات صبر کرنے والوں کے حق میں بہت اچھی ہے

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۷

اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی توفیق سے ہے اور ان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو اور نہ ان باتوں سے تنگدل ہو جو یہ تمہارے برخلاف

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝۱۲۸ۧ

منصوبے کرتے ہیں بلاشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ جو نیکوکار ہیں

سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَاۗءِيْلَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن سب ضروریات مہیا کرنے والا سب پر رحم کرنے والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

جس کے گردا گرد ہم نے برکات رکھے ہیں (اس کا مقصد یہ تھا) کہ اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا

الْبَصِيْرُ ۝۱ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا

دیکھنے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کو بھی اسرائیل کے لیے ہدایت ٹھہرایا کہ تم میرے سوا کسی کو

---

۲۸۶ ۔ آیت ۱۲۴ ۔ سبت اصل میں یوم جمعہ تھا ۔ یہودیوں نے اختلاف کر کے شنبہ کو لے لیا اور عیسائیوں نے اتوار کو ۔ دونوں قومیں وجود میں ہم سے مقدم تھیں مگر سبت کے لحاظ سے مؤخر ہو گئیں ۔

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ

۲۸۷ ۔ آیت ۱ ۔ اس میں معراج کے ابتدائی حصہ کا ذکر ہے ۔ مسجد اقصیٰ سے مسجد بیت المقدس مراد ہے (باقی صفحہ ۲۸۴)

مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَقَضَيْنَآ

کارساز نہ بناؤ ۔ اے نسل ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کیا تھا بیشک وہ ایک شکرگزار بندہ تھا اور ہم نے

اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

بنی اسرائیل کی طرف ان کی کتاب میں قطعی وحی کی تھی کہ تم ملک میں دو دفعہ فساد کرو گے اور بڑی سرکشی

كَبِيْرًا ۝۴ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

کرو گے ۔ تو جب دونوں میں سے پہلے وعدہ کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے سر پر اپنے ایسے بندے مسلط کر دئے جو بڑے سخت گیر تھے

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ

تو وہ شہروں کے اندر گھس گئے اور یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا ۔ پھر ہم نے ان پر تمہارے غلبہ کی نوبت ٹھیرا دی اور

اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور ہم نے تمہارا جتھا بڑھا دیا ۔ اگر تم نے اچھے کام کئے تو اپنے ہی فائدہ کیلئے

لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا

اور اگر برے کام کئے تو اپنے لئے ہی کئے ۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے اپنے بندوں کو اٹھا کھڑا کیا) تاکہ وہ تم کو

الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

ذلیل کریں اور تاکہ مسجد میں گھسیں جیسا کہ اس میں پہلی دفعہ گھسے تھے اور جس پر قابو پائیں اس کا ستیاناس کر دیں ۔ وقت قریب آیا ہے کہ تمہارا

يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا

وقف لازم

پروردگار تم پر رحم کرے اور اگر تم وہی کام کرو گے جو پہلے کئے تھے تو ہم بھی وہی کریں گے جو پہلے کیا تھا اور ہم نے کافروں کیلئے دوزخ کو قیدخانہ بنایا ہے ۔ بیشک

الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

یہ قرآن ایسے طریقہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو بہت مضبوط ہے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں خوش خبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا

اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹ ۙ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ ع وَ

اجر ہے ۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے ف ۲۸۸ اور

(بقیہ صفحہ ۲۸۳) جو یروشلم میں ہے ۔ بارکنا حولہ سے مسجد اقصےٰ کا ماحول مراد ہے اور برکت سے دنیوی اور دینی برکات مراد ہیں جو اس زمین میں پائی جاتی ہیں ۔ اپنی انہار اور اشجار اور سرسبزی کے لحاظ سے اور اس لحاظ سے کہ اس زمین میں بہت انبیاء معبوث ہوئے ۔ لیل کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ یہ حصہ بھی رویا میں شامل ہے ۔ اور اسی سورہ کی آیت ۶۰ میں اس کا نام رویا رکھا ہے ۔ عبد کے لفظ سے جنہوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ یہ لفظ صرف جسم مع روح پر دلالت کرتا ہے صحیح نہیں ۔ یہ لفظ ان ہستیوں پر بھی بولا گیا ہے جو اس خاکی جسم میں نہیں ۔ واذکر فی الکتاب ابراھیم واذکر عبدنا ایوب فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ط لنریہ من اٰیٰتنا سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معراج میں اپنی قدرت اور سلطنت اور شوکت اور جلال کے کئی نشانات دکھائے ہیں ۔ جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ۔

---

۲۸۸ ۔ آیات ۴ تا ۱۰ ۔ بنی اسرائیل کو توراۃ میں آگاہی دی گئی تھی کہ وہ زمین عہد میں دو دفعہ فساد کریں گے ۔ سو جب اس وعید کا پہلا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے بابلیوں کو جن کا بادشاہ بخت نصر تھا ان پر مسلط کیا ۔ وہ بنی اسرائیل کی بستیوں میں گھس آئے اور تباہی پھیلائی ۔ یروشلم ویران ہوا اور مسجد اقصیٰ ویران کی گئی ۔ ہزاروں قتل ہوئے اور ہزاروں اسیر کر کے بابل لے جائے گئے ۔ جن میں دو نبی بھی تھے ۔ دانیال اور عزیر ۔ یہ واقعہ حضرت مسیح سے چھ سو سال ماقبل ہوا ۔ بنی اسرائیل نے اپنی رہائی (باقی برصفحہ ۲۸۵)

يَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَ

انسان جس طرح بہتری کی دعا مانگتا ہے اسی طرح اپنے لئے برائی بھی مانگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے اور ہم نے رات اور دن میں

النَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

دو نشانیاں بناتی ہیں تو رات کی نشانی کو تو ہم نے مٹا دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے پروردگار کے فضل کی تلاش کرو اور

وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ

سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلو اور ہر چیز کو ہم نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے ف ۲۸۹ اور ہم نے ہر

(بقیہ صفحہ ۲۸۴) کے لیے لیگ بنائی اور خورس شاہ ایران کو بابل پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ وہ آیا اور اس نے بابل کو فتح کر کے بنی اسرائیل کو رہائی دے کر ان کے وطن میں آباد کیا۔ اور ان کو اپنی ہیکل مکرر تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ جب دوسرے وعید کا وقت آیا تو اللہ تعالےٰ نے رومیوں کو جن کا بادشاہ اس وقت طیطوس تھا مسلط کیا۔ اس دفعہ بھی یروشلم پر تباہی آئی ہیکل بھی ویران ہوئی اور ہزاروں مارے گئے۔ یہ واقعہ حضرت مسیح کے ستر سال بعد ہوا۔ ان واقعات کو ذکر کر کے اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اب محمد رسول اللہ صلعم کے مبعوث ہونے سے تم پر رحم کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر اپنی پہلی سرکشی کا اعادہ کرو گے تو ہم بھی تمہاری سزا کا اعادہ کریں گے۔ قرآن کریم زیادہ قائم اور محکم رستہ کی ہدایت کرتا ہے اور ماننے والوں کو اجر کبیر کی بشارت دیتا ہے اور نہ ماننے والوں کو عذاب الیم کی۔ تم جلدی کر کے شر کا پہلو نہ اختیار کرو۔ بنی اسرائیل کے یہ واقعات اس واسطے بیان کیے گئے ہیں کہ یہی واقعات مسلمانوں پر بھی آنے والے تھے "تتبعن سنن من قبلکم" رسول صلعم نے فرمایا ہے دونوں مرتبہ اگرچہ مسجد الحرام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا مگر خلافت برباد کر دی گئی۔ پہلی دفعہ چنگیز خاں اور اس کی اولاد جن کو مغل کہتے ہیں مسلمانی علاقوں پر مسلط ہوئے۔ اس وقت خلفائے عباسیہ میں سے مستعصم باللہ بغداد کا خلیفہ تھا۔ یہ سیلاب ترکستان اور ایران کو تباہ کرتا ہوا بغداد تک پہنچا۔ خلیفہ اور اس کے امرا اور علماء اور صوفیا ہزاروں قتل ہوئے۔ دجلہ میں خون رواں ہوا۔ کتب خانے دجلہ کی نذر ہوئے اور تباہی انتہا کو پہنچی۔ اللہ تعالےٰ نے پھر مسلمانوں کی امداد کی کہ مغل مسلمان ہو گئے اور ان کے سبب سے پھر مسلمانوں کی بادشاہیاں قائم ہو گئیں۔ دوسری بار یوروپین قوموں کے حملے ممالک اسلام پر شروع ہوئے اور ان کے جملہ علاقوں پر چھا گئے حتے کہ جنگ عظیم میں جو ۱۹۱۴ء میں ہوئی ترکوں کی خلافت بھی تباہ ہو گئی اور ممالک اسلامیہ کے بہت سے حصے یوروپین قوموں کے پاس چلے گئے۔ ان تباہیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا ایک بروز اور حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک مثیل مبعوث کیا تاکہ مسلمانوں کو ان کی ترقی کی راہوں پر ڈال دے۔ مگر مسلمانوں نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو بنی اسرائیل نے حضرت رسول صلعم کے ساتھ کیا تھا۔ اور یہودیوں نے مسیح کے ساتھ۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں کا افتراق جملہ اقوام عالم سے بڑھ گیا ہے۔ ہر ایک فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ہے ان کو ایک کلمہ پر جمع کرنے کی سخت ضرورت تھی۔

---

۲۸۹ — آیت ۱۲ - انسان کی جسمانی تربیت کے سامان کے لیے رات اور دن کا آنا ضروری ہے۔ اس سے مہینوں اور سالوں کا حساب بھی بنتا ہے جو تمدن کے لیے ضروری ہے۔ اسی قیاس پر قوموں پر روحانی رات اور دن بھی آتا ہے۔ بنی اسرائیل پر حضرت رسول صلعم کی بعثت کے وقت رات تھی۔ وہ بالکل تاریکی میں تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لیے دن چڑھا دیا۔ مگر اس کی روشنی سے انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ ضعیف آنکھیں روشنی کی تاب نہیں لاتیں درندہ حیوانات روشنی سے بھاگتے ہیں۔

قوموں پر رات اور دن

اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾
ایک انسان کے عمل کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لئے ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ
(کہا جائے گا) اپنی کتاب پڑھ لے اور آج اپنا حساب لینے کیلئے تو خود ہی کافی ہے جو سیدھے رستہ پر چلتا ہے تو اپنے فائدہ کے

لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا
لئے چلتا ہے اور جو بھٹکتا ہے تو اپنے ہی نقصان کے لئے بھٹکتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا
اور ہم سزا دینے والے نہیں جب تک ایک رسول نہ بھیج لیں ف۲۹۰ اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم وہاں خوش حال

فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
لوگوں کی کثرت کر دیتے ہیں تو وہاں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں تو وہ بستی اسکے عذاب کی سزاوار ہو جاتی ہے تو ہم اس کو تباہ کر دیتے ہیں ف۲۹۱ اور ہم نے

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ
نوح کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کیا ہے اور تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہ جاننے اور دیکھنے کو بس ہے جو شخص

كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ
جلدی آنے والی چیز (یعنی دنیا) چاہتا ہے تو ہم جیسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اس کو سروست دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لئے دوزخ

یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ
مقرر کیا ہے جس میں بدحال اور راندہ ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کو چاہتا ہے اور جیسی چاہئے اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور وہ

فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ
ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی لوگ ہیں جنکی کوشش کی قدردانی کی جائے گی ف۲۹۲ ہم ان کو بھی اور ان کو بھی سب کو تمہارے پروردگار کی عطا سے

عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ
مدد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش رکنے والی نہیں دیکھو تو سہی ہم نے بعضوں کو بعض پر کس طرح فوقیت دی ہے اور البتہ آخرت کے درجے بہت بڑھ کر ہیں

---

۲۹۰ - آیات ۱۴ و ۱۵۔ ہر انسان کے اعمال اس کے اپنے گلے کا ہار ہیں۔ اس وقت وہ ایک کتاب مستور ہے قیامت کو وہ ایک کتاب منشور کی صورت اختیار کرے گی۔ اس کے نقوش تصویری تحریر کی صورت میں ہوں گے۔ جو ہر ایک شخص پڑھ لے گا۔ ہر ایک قول اور فعل کا نقش انسان کے اپنے نفس پر مستقر ہوتا جاتا ہے۔ یہی اس کی کتاب ہے۔ یہ بروز قیامت خارج میں اشجار و انہار یا نار یا زمہریر کے اشکال میں نمودار ہوگی۔ یہاں یہ مسئلہ بھی حل کر دیا ہے کہ کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور فرمایا ہماری شان کے خلاف تھا کہ بنی اسرائیل کو ایک رسول اعظم کی بعثت کے بغیر عذاب دیتے۔ دنیا میں عام عذاب قوموں کے فساد و بدعملی سے آتے ہیں اور رسول کی حیثیت ایک منذر کی ہوتی ہے بعض چاہتے ہیں کہ عذاب ٹل جائے مگر نہیں ٹلتا۔ دیکھو آیت ۱۶۔

۲۹۱ - آیت ۱۶۔ اس آیت سے پایا جاتا ہے کہ بستیوں کی ہلاکت کثرت فسق سے عمل میں آتی ہے۔ اور فسق کی کثرت آسودہ حال لوگوں کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں امرنا مترفیہا کا ترجمہ ہے ہم اس کے آسودہ حالوں کی تعداد بڑھا دیتے ہیں۔

۲۹۲ - آیت ۱۹۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سعی کو مشکور بنانے کے لیے دو شرطیں ہیں اول یہ کہ عمل ثواب آخرت کی نیت سے کیا جاوے یا دوسری عبارت میں یہ کہو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جاوے۔ دوم یہ کہ عمل کرنے والا مومن ہو۔ البتہ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مومن کی تعریف کیا ہے۔ اس کا جواب کئی مواقع پر آ گیا ہے۔

اعمال انسان کے گلے کا ہار ہیں

وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ

اور اس کی فوقیت بھی کہیں بڑھ کر ہے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ ورنہ بدحال اور اکیلا چھوڑا ہوا بیٹھ جاوے گا اور

قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

تیرے پروردگار نے قطعی حکم دیا ہے کہ سوا اس کے اور کسی کی بندگی نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اگر ان میں سے ایک یا دو تو تیرے سامنے

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف بھی نہ کہو اور ان کو نہ جھڑک اور ان کے ساتھ ادب کے ساتھ شائستہ بات

كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

کرو اور رحمت کے ساتھ خاکساری کا بازو ان کے آگے جھکا اور دعا کر کہ اے میرے پروردگار تو ان پر رحم کر جس طرح

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

انھوں نے (رحم کے ساتھ) مجھ کو چھوٹے سے کو پالا ہے تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم نیکوکار رہو گے (تو والدین کے حق میں تمہاری

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا

فروگذاشتوں کو معاف کر دے گا) کیونکہ وہ اس کی طرف رجوع کرنیوالوں کے حق میں بخشنے والا ہے اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اس کا حق دے اور

تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

(مال) بے جا مت اڑا (کیونکہ) بیجا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکرا

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ

ہے اور اگر تو اپنے پروردگار کی رحمت کے آنے کی امید پر ان سے منہ پھیرے تو ان کے سمجھانے کو نرمی سے

قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

بات کر اور نہ تو اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ اور نہ اس کو بالکل کھول دے ورنہ (پہلی صورت

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ

میں) ملامت شدہ (اور دوسری صورت میں) درماندہ ہو کر بیٹھ جائے گا بیشک تیرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور اندازہ سے

كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

بھی دیتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور ان کی حالت کو دیکھنے والا ہے اور اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ان کو

نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ

بھی اور تم کو بھی روزی دیتے ہیں ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس نہ بھٹکو کیونکہ وہ بے حیائی ہے

فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

اور برا طریق ہے اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے بغیر حق کے قتل نہ کرو

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اور جو شخص ظلم سے مارا جاتا ہے تو ہم نے اس کے ولی کو قاتل پر قابو دیا ہے تو اسکو چاہیئے کہ بدلے میں قتل کرنے میں زیادتی نہ کرے کیونکہ

مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ

وہ بھی بدلہ لینے میں اللہ کی طرف سے مدد دی گئی ہے اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریق سے کہ یتیم کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا

کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) عہد کی باز پرس ہوگی اور جب ماپ کرو تو پیمانہ پورا بھر کر دو اور سیدھی

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ

ڈنڈی والے ترازو کے ساتھ تول کر دو یہ کرنا بہت اچھا ہے اور انجام کی رو سے بہتر ہے اور جس بات کا تم کو علم نہیں اس کے

بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا

پیچھے مت ہو لے کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے متعلق باز پرس ہونی ہے اور زمین

تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

میں اکڑ کر نہ چل کیونکہ تو نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکے گا

كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ

یہ سب باتیں ان کی بدی تیرے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے اور یہ ان حکمت کی باتوں میں سے ہیں جو تیرے پروردگار

مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾

نے تیری طرف وحی کی ہیں اور اس کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا ورنہ ملزم بنا کر اور دھتکار کر دوزخ میں ڈالا جائے گا ۲۹۳

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا

کیا تمہارے پروردگار نے تم کو بیٹوں کے لئے مخصوص کر لیا اور خود فرشتے (جن کو تم بیٹیاں سمجھتے ہو) لے لی ہیں بلا شک تم ایک بڑی سخت بات

عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾

کہتے ہو اور ہم نے اس قرآن میں مختلف پیرائے اختیار کئے ہیں تاکہ لوگ (کسی طرح) سمجھیں اور اس سے بھی ان کی نفرت ہی بڑھتی ہے

قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾

ان سے کہو اگر اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو اس صورت میں وہ معبود مالک عرش تک پہنچنے کا کوئی رستہ ڈھونڈ نکالتے

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَ

جو باتیں یہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ ان سے پاک اور بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے

الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ

وہ سب اس کو پاک صفات کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور کوئی شے نہیں مگر وہ اس کی ثنا کے ساتھ اس کو پاک صفات سے یاد کرتی ہے

تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ

لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بلا شک وہ نرمی کرنے والا بخشنے والا ہے ۲۹۴ اور جب تو قرآن پڑھتا ہے تو تیرے اور ان لوگوں کے درمیان

۲۹۳۔ آیات ۲۲ تا ۲۹ - ان آیات میں تورات کے دس احکام سے نو کی تفصیل کر دی گئی ہے سبت کا حکم جو بنی اسرائیل کے لیے خاص تھا وہ چھوڑ دیا ہے۔ اور آیت ۴۰ میں بنی اسرائیل کے بنی عم یعنی اسماعیلیوں کو خطاب شروع کر دیا ہے۔ جنہوں نے توحید کی تعلیم کو جو ان کی آبائی تعلیم تھی فراموش کر کے بت پرستوں کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔

۲۹۴۔ آیت ۴۴ بعض مفسرین تسبیح سے تسبیح حالی مراد لیتے ہیں۔ لیکن مراد تسبیح قالی ہے جس پر لا تفقھون تسبیحھم دلالت کرتا ہے۔ تسبیح حالی کو تو ہم سمجھتے ہیں۔ قالی کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ انسان ان کی زبان نہیں سمجھتے الا من علمہ اللہ۔ آگے جا کر اللہ تعالےٰ آیت ۴۵ و ۴۶ میں فرماتا ہے کہ یہ تو قرآن کو بھی جو انسان کی زبان میں اترا ہے نہیں سمجھتے کیونکہ ان کے دلوں پر ایسے حجاب ہیں جو قرآن کریم کے فہم سے روکتے ہیں اور سمجھیں بھی کیا کانوں میں ثقل ہے ہاں شرارت کی باتوں کے لیے تو ان کے کان کھلے ہوتے ہیں۔ شرارت کے لیے الہامی پاک زبان کے معانی میں بھی تحریف کر لیتے ہیں۔

وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ہم نے اپنی (اٹل سنت نے) ان کے دلوں

أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ
پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ اس کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے اور جب تو قرآن میں اپنے اکیلے پروردگار کا ذکر کرتا ہے

وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَ
تو نفرت سے اپنی پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں ہم کو خوب معلوم ہے جس غرض سے یہ سنتے ہیں جب یہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جب

إِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٧﴾ انظُرْ كَيْفَ
سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو صرف ایک باولے آدمی کی پیروی میں لگے ہوئے ہو دیکھ تیری نسبت کیسی

ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا
عجیب باتیں بیان کرتے ہیں جن سے یہ گمراہ ہوئے پس کوئی رستہ نہیں پا سکتے اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورہ

وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾ أَوْ خَلْقًا
ہو جائیں گے تو کیا ہم کو سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جاوے گا ان سے کہو تم پتھر یا لوہا یا ایسی چیز بن جاؤ

مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ
جو تمہارے خیال میں اس کا زندہ ہونا دشوار ہو تو پوچھیں گے وہ کون ہے جو ہم کو دوبارہ زندگی دے گا (تب بھی زندہ کئے جاؤ گے) ان سے کہو

فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾
وہی جس نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا اس پر تیرے آگے اپنے سر مٹکائیں گے اور پوچھیں گے یہ کب ہوگا کہو شاید وقت قریب آ لگا ہو ۲۹۵

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾ وَقُل لِّعِبَادِي
جس روز وہ تم کو بلائے گا تو تم اس کی ثنا کرتے ہوئے تعمیل کرو گے اور تم خیال کرو گے کہ تم (برزخ) میں تھوڑی مدت رہے ہو اور میرے بندوں سے

يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ
کہو کہ (آپس میں) ایسی گفتگو کریں جو بہتر ہو کیونکہ شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے بلاشک شیطان انسان کا کھلا

عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ
دشمن ہے ۲۹۶ تمہارا پروردگار تم کو خوب جانتا ہے چاہے تو تم پر رحم کرے

أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ
اور چاہے تو تم کو عذاب دے اور تم کو ان پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا اور تیرا پروردگار ان کو خوب جانتا ہے

الربع — ع ۵ ۱۲ ۵

---

۲۹۵ - آیات ۴۹ تا ۵۱ - معلوم ہوتا ہے کہ جسم جو قیامت میں دیا جائے گا اس میں ارضی مادہ ہوگا۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ارضی مادہ جو ایک جسم میں ایک دفعہ آ چکا ہے وہ اور اجسام میں چلا جاتا ہے اور اُن کا جزوِ بدن بن جاتا ہے اس صورت میں وہ ہزاروں اجسام کا مشترک حصہ بن جاتا ہے پس وہ کس طرح ہزاروں اجسام پر تقسیم ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ ہر انسان میں ایک ہڈی ہے جس کو عجب الذنب کہتے ہیں۔ اور وہ چورہ نہیں ہوتی سلامت رہتی ہے وہ انسان کے وجود کے لیے ایک تخم کی طرح ہوگی۔ جن مواد کو وہ اپنی کشش سے اپنے ساتھ ضم کرے گی وہ نہایت لطیف ہوں گے اور مادی خواص کا عطر ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

قیامت کے جسم میں ارضی مادہ ہوگا

۲۹۶ - آیت ۵۳ - انسان کی تہذیب اور شائستگی کا گہوارہ اول اس کی زبان ہے۔ اگر حقیقت پر نظر ڈالی جائے تو زبان کی جراحت ایک بے حقیقت شے ہے۔ مگر اس کے اثرات نہایت عمیق ہیں۔ اس سے انسان کی سوسائٹی برباد ہو جاتی ہے (باقی بر صفحہ ۲۹۰)

بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور البتہ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فوقیت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور

زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ

دی تھی ف۲۹۷ کہو جن کو تم اللہ کے سوا (شریک) سمجھتے ہو ان کو (حاجت پڑی پر) پکارو تو یہ تم سے نہ تو تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ اس کو

وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

بدل سکیں گے یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں ان میں سے جو زیادہ اللہ کے مقرب ہیں وہ بھی اپنے پروردگار تک پہنچنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ

ہیں اسکی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اور (نافرمانوں کی) کوئی

قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ

بستی نہیں مگر ہم اس کو قیامت سے پہلے ہلاک کر دینگے یا اس کو سخت عذاب دینگے یہ بات

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ

اللہ کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور ان فرمائشی نشانیوں کے بھیجنے سے ہم کو اس بات نے روکا ہے کہ پہلوں نے

بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ

ان کو جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی روشن نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم ایسی نشانیاں صرف

اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ

ڈرانے کیلئے بھیجا کرتے ہیں اور جب ہم نے تم کو کہدیا کہ تیرے پروردگار نے ان لوگوں پر احاطہ کیا ہوا ہے اور ہم نے خواب میں تم کو جو کچھ دکھایا

اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا

اس کو ان لوگوں کے لئے آزمائش ٹھیرایا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم ان کو ڈراتے ہیں پر اس سے

(بقیہ صفحہ ۲۸۹) اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق تاکید کی ہے کہ زبان نہایت شائستہ ہونی چاہیے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ھل یکب الناس علی مناخرھم الا حصائد السنتھم لوگوں کو ان کی زبان کے حاصلات ان کو ناک کے بل اوندھا گراتے ہیں۔ اس زرین ہدایت پر مغربی اقوام نے عمل کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔

---

۲۹۷ - آیات ۵۵ تا ۵۸ - لوگ اپنی خواہش کے مطابق جس کو اپنا امام یا لیڈر انتخاب کرتے ہیں اس کی حقیقت تو معلوم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر ہمیشہ اعتراض ہی کرتے ہیں۔ اس کا باعث یہ ہے کہ لوگوں کی نظر ظاہری حالات تک محدود ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر انسان کے باطن پر ہوتی ہے جو لوگوں کی نظر سے مستور ہے۔ رسول صلعم کے متعلق بھی حضور کی یتیمی اور بے سامانی دیکھ کر لوگ ہچکچاتے تھے اور لوگوں کی نظر چند رئیسوں پر پڑتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کام کے لیے خود ہی انتخاب کر سکتا ہے کہ اس کا علم محیط ہے۔ انبیاء کو خود انتخاب کرتا ہے اگرچہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر نظر آویں۔ حضرت داؤد کو اللہ تعالیٰ نے نبوت اور سلطنت کے لیے منتخب کیا بظاہر وہ حقیر نظر آتا تھا۔ اس کی زبور پر نظر ڈالو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کس محبت اور ذوق و شوق سے پکارتا ہے اور اس کے گن گاتا ہے یہ امر اس کے باطن کے تقدس پر دلالت کرتا ہے اس نظیر کو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس واسطے ذکر کیا ہے کہ رسول صلعم کو بھی اللہ تعالیٰ ملک اور حکمت عطا کرے گا۔ تم نے اپنے لیے جو معبود منتخب کیے ہیں ان کے حالات پر تو نظر ڈالو وہ تمہارے درد کی کوئی دوا نہیں کر سکتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے وسائل ڈھونڈتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے اور رحمت کی امید رکھتے ہیں۔

انبیاء کا انتخاب اور لوگوں کا اپنا انتخاب

يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

ان کی بڑی سرکشی اور بڑھ جاتی ہے **ف ۲۹۸** اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے

اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ

(انکار کیا) کہنے لگا کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو تم نے مٹی سے بنایا ہے کہا دیکھ تو یہی ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے اگر تو مجھ کو

عَلَيَّ ۡ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ

قیامت کے دن تک مہلت دے تو اس کی سب نسل کو تھوڑوں کے سوا اپنے قابو میں کر لوں گا اس نے کہا چلا جا

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ

ان میں سے جو شخص تیری پیروی کرے گا تو جہنم تمہاری سزا ہوگی اور یہ پوری سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا قابو چل سکے

مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

اپنی آواز سے گھبراہٹ میں ڈال اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا اور ان کے ساتھ ان کے مالوں اور

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ

اولاد میں اپنا ساجھا لگا اور ان کو وعدے دے اور شیطان ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ دھوکا ہی ہوتے ہیں میرے بندوں پر تیرا کوئی

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي

قابو نہیں ہوگا اور تیرا پروردگار کارساز بس ہے تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے

الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بلاشک وہ تم پر رحم کرنے والا ہے اور جب دریا میں تم کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے

ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

تو جن کو تم پکارا کرتے تھے ان کو بھول جاتے ہو مگر وہی اللہ یاد رہتا ہے تو جب وہ تم کو خشکی پر نکال لاتا ہے تو اس سے تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان

كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ

بڑا ناشکرا ہے کیا تم (خشکی پر آنے سے) نڈر ہو گئے ہو کہ وہ خشکی پر تم کو زمین میں دھنسا دے یا تم پر کنکر پھینکنے والی آندھی چلائے پھر

لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

تم اپنے لئے کسی کو کارساز نہ پاؤ یا اس سے نڈر ہو گئے ہو کہ تم کو دوبارہ سمندر میں لے جاوے اور کشتی توڑنے والی ہوا تم پر چلا کر

۲۹۸- آیات ۵۸ و ۵۹ و ۶۰- دنیا میں اس قدر معبود بنائے گئے ہیں گویا ہر بستی کا معبود جدا ہے۔ باآنکہ سب کا رب واحد ہے۔ دنیا میں بیسیوں بستیاں تباہ ہو رہی ہیں اور ہزاروں مختلف عذابوں میں وقتاً فوقتاً گرفتار پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہی مسطور ہے۔ اگر معبود کچھ کر سکتے تو ان بستیوں کو بچاتے۔ لوگ اپنے اقتراحی نشانات طلب کرتے ہیں۔ مگر سابقہ نظائر پر نظر نہیں ڈالتے کہ اقتراحی نشانات دیے گئے اور لوگوں نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور تکذیب کر کے ہلاک ہوئے۔ اس کی نظیر میں ناقہ ثمود کو پیش کیا ہے۔ آخر میں فرماتا ہے کہ نشانات تو ڈرانے کے لیے آتے ہیں ان کے ذریعہ سے ایمان کم نصیب ہوتا ہے۔ عرب کو حضرت رسول صلعم کے معراج میں نیکیوں کا نمونہ اور شجرۂ زقوم میں بدیوں کا نمونہ دکھایا گیا تاکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر ان کے لیے فتنہ اور استہزا کا سبب بن گیا۔ ان نشانات سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کے انفاس کی برکات سے مومنوں کو اپنی رحمت سے گھیر لیا۔ جب تک بدیوں سے مجتنب رہے عروج برقرار رہا۔

فَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾
تمہارے کفرانِ نعمت کے سبب تم کو غرق کر دے پھر تم اپنے لئے ہمارے برخلاف کوئی پیچھا کرنیوالا نہ پاؤ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَ
اور البتہ ہم نے آدم کو بزرگی دی ہے اور خشکی اور تری میں ان کو سوار کیا ہے اور ان کو عمدہ چیزوں سے روزی دی ہے اور اپنی

فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ
مخلوقات میں سے بہتیروں پر ان کو بزرگی دی ہے جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشوا کے نام پر بلائینگے

فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾
تو جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا تو اپنے اعمالنامہ کو پڑھیں گے اور ان پر رتی برابر بھی ظلم نہ کیا جاوے گا

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِن كَادُوا
اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ (نجات) سے زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا اور بلاشک یہ

لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ
تو نزدیک آگئے تھے کہ تم کو اس سے جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے بچلا دیں تاکہ تو دوسری باتیں ہماری طرف منسوب کرے اور تب یہ لوگ تم کو اپنا

خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا
دوست بنالیں اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کسی قدر جھک جاتے (ایسا ہوتا) تو ہم

لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾
تم کو زندگی میں اور موت کے بعد دوہری دوہری سزا چکھاتے پھر تو ہمارے مقابلہ پر کوئی مددگار نہ پاتا

وَإِن كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ
اور ضرور نزدیک آگئے تھے کہ تم کو اس زمین سے گھبراہٹ میں ڈالکر نکال دیں ایسا ہوتا تو تیرے پیچھے یہ لوگ چند روز سے زیادہ

إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا
نہ رہتے یہ ان رسولوں کی سنت ہے جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے اور تو ہماری سنت میں کچھ رد و بدل نہ

تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ
پائے گا سورج کے ڈھلنے اور زرد پڑنے اور ڈوبنے کے وقت رات کے اندھیرے کو بھی شامل کرکے نماز پڑھا کر اور صبح کی نماز بھی

قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن
کیونکہ صبح کی نماز پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں ف ۲۹۹ اور رات کے کچھ حصہ میں نماز کیلئے جاگ یہ تیرے لئے نفل ہی امید ہے

يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿٧٩﴾ وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي
کہ تیرا پروردگار تم کو مقام محمود پر کھڑا کرے ف ۳۰۰ اور دعا مانگ اے میرے پروردگار مجھ کو جہاں لیجاتا ہے صدق کے ساتھ لیجا اور جہاں

---

۲۹۹ ۔ آیت ۷۸ ۔ دلوک کا لفظ تین حالتوں پر بولا جاتا ہے ۔ زوالِ شمس ۔ زردیٔ شمس ۔ غروبِ شمس ۔ اور الی کا معنے مع ہے ۔ پس آیت کا ترجمہ یہ ہے ۔ کہ ظہر اور عصر اور شام اور عشا اور فجر کو نماز قائم رکھ ۔ اور فجر کے ساتھ بجائے صلوۃ قرآن کا لفظ اس کی قراۃ کے طویل ہونے کے سبب ذکر کیا گیا ہے ۔

۳۰۰ ۔ آیت ۷۹ ۔ اس میں صلوۃ تہجد کا ذکر ہے جو رات کو خواب سے اٹھکر ادا کی جاتی ہے ۔ یہ رسول صلعم پر فرض تھی ۔ اور امت کے لیئے سنت ہے حضور اس کو دو دو رکعت کرکے پڑھتے تھے اور چھ یا آٹھ یا دس رکعت (باقی بر صفحہ ۲۹۳)

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

سے نکالنا ہے صدق کے ساتھ نکال اور مجھ کو اپنی بارگاہ سے قوی حجت دے جو مجھے (باطل کے مقابل) مدد دینے والی ہو اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل

الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ

مٹ گیا اور بلاشک باطل تو مٹنے والا ہی تھا ف۳۰۱ اور ہم قرآن میں وہ باتیں اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى

رحمت ہیں اور وہ ظالموں کا نقصان ہی بڑھاتے ہیں اور جب ہم انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

تو ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے کہو ہر ایک اپنے ڈھب

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ

پر کام کرتا ہے تو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون سب سے زیادہ سیدھے رستہ پر ہے اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے

الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ

ہیں کہو روح میرے پروردگار کا حکم ہے اور تم لوگوں کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے اور اگر ہم

شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا

چاہیں تو جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اس کو اٹھا لیجائیں پھر تم کو اس کے واپس لانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں کوئی حامی بھرنے والا نہ ملے

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ

مگر یہ کہ تیرے پروردگار کی رحمت ہی (کہ ایسا نہیں ہوتا) بلاشک تم پر اس کا بڑا فضل ہے کہو اگر انسان اور جنات سب اس پر جمع ہو جاویں

وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

کہ اس قرآن کی مثل بنا لائے تو اس جیسا نہیں لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی پشتی پر

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى

ہوں ف۳۰۲ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کئے

ع ۹ / ۷

(بقیہ صفحہ ۲۹۲) پوری کر کے آخر ایک رکعت آخری دو رکعتوں کے ساتھ درمیان میں بغیر قعدہ کے ضم کر لیتے تھے۔ یا ایک رکعت جدا کر کے پڑھ لیتے تھے۔ اس صلوٰۃ کا نتیجہ حضور صلعم کے واسطے مقامِ محمود پر مبعوث ہونا بیان کیا گیا ہے جس سے مراد شفاعتِ کبریٰ ہے جو جملہ مخلوق کے لیے ہوگی۔

---

۳۰۱ ۔ آیت ۸۰، ۸۱ ۔ اس میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے اور ہجرت سے ماقبل اس دعا کے پڑھنے کا ارشاد ہے۔ اور آیت ۸۱ میں یہ اشارہ ہے کہ ہجرت فتح اور کامیابی کی چابی ہے۔ حق قائم ہو جائے گا اور باطل مٹ جائے گا فتح مکہ سے یہ کلمات پورے ہوئے اور کعبہ کے ۳۶۰ بت توڑ دیے گئے۔

روحِ انسانی کی حقیقت

۳۰۲ ۔ آیات ۸۵ تا ۸۸ ۔ روح جس کی حقیقت کی متعلق سوال کیا گیا ہے وہ روحِ انسانی ہے۔ یہ روح مادی نہیں۔ یہ آسمانی نور ہے جس کا تعلق بدن کثیف سے بذریعہ روحِ حیوانی ہے۔ یہ دونوں کے درمیان ایک کڑی ہے۔ جب روحِ حیوانی میں اس کے اخذ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے تو آسمان سے یہ نور نازل ہوتا ہے۔ روحِ حیوانی اس کے اندر آنے کی کھڑکی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ آفتاب کی شعاعیں ایسے مادی جسم میں متجلی ہوتی ہیں جو شفاف ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی جس قدر حقیقت سے انسان کو آگاہ کیا ہے وہ اسی قدر ہے جو انسان کے ادراک میں آسکتی ہے۔ ورنہ انسان اس کی (باقی برصفحہ ۲۹۴)

أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ
بغیر نہیں رہتے اور کہتے ہیں ہم ہرگز تیری بات نہیں مانیں گے جب تک زمین سے ہمارے لئے چشمہ نہ بہا

يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا
نکالو یا کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو جس میں تم نہریں جاری کردو

تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
یا جیسا کہ تو خیال کرتا ہے آسمان کے ٹکڑے ہم پر گرا دے یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے

قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
اکٹھا کر دو یا تمہارا سونے کا کوئی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کو نہیں مانیں گے جب تک

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾
ہم پر ایک کتاب نہ اتار لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ کہو میرے پروردگار کی ذات پاک ہے میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا
اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آئے تو ان کو ایمان لانے سے کوئی بات مانع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول

رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم
بنا کر بھیجا ہے کہو اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے

(بقیہ صفحہ ۲۹۳) حقیقت پر محیط نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ ہے کہ روح رب کے امر سے ہے۔ اس کی مثال چاہو تو یہ ہے۔ بادشاہ کے امر سے ایک وزیر مقرر ہوتا ہے وہ بادشاہ کے جملہ ملک پر حکومت کرتا ہے۔ اس کا حکم بادشاہ کی طرح نافذ ہوتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے جو وزیر کے اندر کام کر رہی ہے وہ بادشاہ کا امر ہے۔ جب بادشاہ اپنا امر واپس لے لیتا ہے اور اس کو معزول کر دیتا ہے تو وزیر تو وہی موجود ہے لیکن وہ چیز جو اس کے اندر ہو کر حکومت کر رہی تھی وہ نہیں رہی۔ اس کو اسی طرح تعبیر کرو گے کہ بادشاہ کا امر اس کے اندر اس سے حکومت کرا رہا تھا۔ وہ امر چلا گیا اور وزیر اس سے خالی ہو گیا۔ روح خدا کا امر ہے جو انسان کے اندر کام کر رہا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اپنا امر واپس کر لیتا ہے تو انسان کا جسم کام کرنے سے معطل ہو جاتا ہے اور سڑنے اور گلنے لگتا ہے فتبارك الله احسن الخالقين۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے وحی کا ذکر کیا ہے یہ بھی ایک ملکوتی چیز ہے۔ اس کی حقیقت بھی وہی سمجھتا ہے جو ملکوت سے آتا ہے اور اس وحی کے ذریعہ کئی حقائق وحی کے بطن میں رکھے جاتے ہیں۔ جو ناسوتی آدمی نہیں سمجھتے۔ ان کا علم موردِ وحی تک مخصوص ہوتا ہے اور مورد وحی کے مرفوع ہونے پر وہ علم بھی مرفوع ہو جاتا ہے اور کبھی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے بروزوں کے ذریعہ دنیا میں واپس آتا ہے۔ اور مورد وحی کے ذریعہ سے آتا ہے۔ اس سے پایا گیا کہ قرآن کے بطن میں ایسے کمالات ہیں جن کے سبب سے کوئی انسان یا جن یہ قابلیت نہیں رکھتا کہ ان کو جو اس کے فہم سے بالاتر ہیں اپنے کلام میں جمع کر سکے۔ اس کے بعد آیت ۹۰ سے ۹۹ تک چند نشانات منکرین نے طلب کیے جن کا مختصر جواب دیا گیا ہے کہ میں بشر رسول ہوں یہ باتیں میرے اختیار میں نہیں۔ ان کو بشر کے رسول ہونے میں استبعاد ہے مگر زمین پر اگر فرشتے بستے تو ہم فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے۔ دوسری بات جو ان کو بعید نظر آتی تھی وہ یہ ہے کہ بوسیدہ ہڈیاں کس طرح مبعوث ہوں گی اس کا جواب یہ ہے کہ جس نے آسمان اور زمین بنائے وہی اس پر بھی قادر ہے۔ منکرین کو اللہ اس سے بھی آگاہ کرتا ہے کہ نشانات پر ہدایت مترتب نہیں ہوتی۔ موسیٰ کو نو نشانات دیے گئے تھے پر فرعون نے پھر بھی انکار کیا اور موسیٰ کو جادوگر قرار دیا۔

مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے — کہو میرے اور تمہارے درمیان — اللہ گواہ بس ہے — کیونکہ وہ اپنے

بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ

بندوں کے حالات سے باخبر اور ان کو دیکھنے والا ہے — اور جس کو اللہ ہدایت پر رکھے تو وہی راہ راست پر ہے اور جس کو سنت (اللہ) گمراہی میں

لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّ

چھوڑ دے تو ان کے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پائے گا — اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے اٹھائیں گے

صُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

نصف

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے — جب بجھنے لگے گی — تو ہم اس کو — اور بھڑکا دیں گے — ان کی یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ

کا انکار کیا اور کہا تو یہ کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو جاویں گے تو کیا ہم — ایک نئی پیدائش میں کھڑے کئے جاویں گے — اور کیا انہوں

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

نے نظر نہیں کی کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس بات پر قادر ہے — کہ ان کی مثل پیدا کرے — اور

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ

اس نے انکی (دوبارہ پیدائش) کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کوئی شک نہیں پر ظالم لوگ انکار کئے بغیر نہیں رہتے — کہو اگر تم — میرے

تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے — تو تم ان کو خرچ ہو جانے کے خوف سے بند کر رکھتے — اور انسان — بڑا

قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ

ع ۱۱

تنگ دل ہے — اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلے نشانات دئے تھے — تو بنی اسرائیل سے پوچھ لو — جب وہ ان کے

جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ

پاس آیا — تو فرعون نے اس سے کہا کہ موسیٰ میں تو تم کو — باطل پر خیال کرتا ہوں — موسیٰ نے کہا تم کو خوب معلوم

عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ

ہو گیا ہے کہ یہ نشانات آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا کسی نے نہیں اتارے — جو روشن دلائل ہیں — اور اے فرعون میں تم کو

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

ہلاک شدہ خیال کرتا ہوں — تو فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو اس سرزمین (مصر) سے پریشان کر کے نکال دے تو ہم نے اس کو اور اس کے

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ

سب ساتھیوں کو ڈبو دیا — اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم — زمین شام میں بسو — پھر جب پچھلا وعدہ

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

آ جائے گا تو ہم تم کو اکٹھا کر — لا دیں گے — اور ہم نے یہ قرآن حق کے ساتھ — اتارا ہے اور ضرور حق کے ساتھ اترا ہے اور ہم نے

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَي النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ

وقف لازم

تم کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے — اور ہم نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے — تاکہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر

تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

سناؤ اور ہم نے اس کو رفتہ رفتہ اتارا ہے — کہو کہ تم اس کو مانو یا نہ مانو جو لوگ اس سے پہلے — علم دئے گئے ہیں — جب یہ ان کے — سامنے

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا

پڑھا جاتا ہے تو اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پروردگار کی ذات پاک ہے ہمارے پروردگار

لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہیں اور (استماع قرآن) ان کی عاجزی کو بڑھاتا ہے کہو تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو

الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ

جس نام سے اس کو پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز میں نہ تو چلا کر پڑھو اور نہ چپکے پڑھو اور ان کے درمیان

ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

ایک طریق اختیار کرو اور کہو سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے جس نے نہ تو کوئی اولاد بنائی ہو اور نہ حکومت میں اس کا

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

کوئی شریک ہو اور نہ کمزور ہے کہ اس کو مددگار کی ضرورت ہو اور اسکی بڑائی ایسی بیان کر جیسا کہ بڑائی کا حق ہے

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشَرُ اٰيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا

سب ستائش اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر یہ کتاب اتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رہنے دی حق کو قائم رکھنے والی (اتاری اس واسطے)

شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

تاکہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب آنے سے ڈرائے اور ایمان والوں کو خوش خبری دے جو نیک کام کرتے ہیں کہ ان کے لئے

حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ

اچھا بدلہ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا یا ہے ان کو اس بات کا کوئی

مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَاۗىِٕهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾

علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو تھا بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ کہتے ہیں

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا

شاید تم اپنی جان کو ان کے پیچھے ہلاک کر ڈالو گے افسوس کے مارے کہ اس کلام پر ایمان نہیں لائے جو کچھ زمین پر ہے

عَلَي الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾

ہم نے اس کو زمین کے لئے رونق بنایا ہے تاکہ ہم انکو آزمائیں کہ کون ان میں سے سب سے بہتر عمل کرنے والا ہے اور ہم اس سب کو جو زمین پر ہے چٹیل میدان بنا دیں گے

سورہ کہف مکیّۃ

۳۰۳ ۔ اس سورۃ کی ابتدائی دس آیات میں دجالی تعلیم کی تردید ہے ۔ اسی بنا پر رسول صلعم نے فرمایا کہ من حفظ عشر اٰیات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال (مسلم وغیرہ) جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد رکھے گا اس کو دجال سے بچایا جائے گا ۔ اور ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں جو مسلم وغیرہ نے (باقی برصفحہ ۲۹۷)

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ

کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور رقیم (بستی) والے ہمارے عجائب نشانوں میں سے تھے جب چند جوانوں نے

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

غار میں پناہ لی تو دعا مانگی اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی کا سامان مہیا کر

فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ

تو ہم نے غار میں کئی سالوں تک ان کے کان پر تھپک دی پھر ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ ہم ظاہر کریں کہ دو گروہوں

أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ

میں سے کس نے اس عرصہ کو جو وہ غار میں رہے اچھی طرح یاد رکھا ہم ان کا واقعہ ٹھیک ٹھیک تم سے بیان کرتے ہیں وہ چند جوان تھے جو اپنے

آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا

پروردگار پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا جب وہ کھڑے ہو کر کہنے لگے ہمارا

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے ہم سوائے اس کے اور کسی معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے ایسا کیا تو حق سے بہت بعید بات کی ہوگی

هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ

اس ہماری قوم نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں ان کے لئے کیوں کوئی کھلی دلیل پیش نہیں کرتے تو جو

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا

شخص اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم کون ہے اور جب تم نے ان سے اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کنارہ کشی

اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ

کر لی تو غار میں جا کر پناہ لو تاکہ تمہارا پروردگار اپنی کچھ رحمت تم پر پھیلائے اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت کے

مِرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ

سامان مہیا کرے اور تو سورج کو دیکھے گا کہ جب وہ نکلتا ہے تو ان کی غار سے داہنی طرف جھک جاتا ہے اور جب

إِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَنْ

ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی ایک کشادہ جگہ میں ہیں یہ واقعہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

(بقیہ صفحہ ۲۹۶) روایت کی ہے من قرء عشر الاواخر من سورة الکهف عصم من فتنة الدجال ۔ جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا ۔ اس سورہ کے اول اور آخر دونوں میں عیسائیت کی تعلیم کی تردید ہے ۔ ان احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی اقوام کو جن کے عقائد اور حالات کا ذکر سورۂ کہف کے ابتدا اور انتہا میں بھی ہے ۔ احادیث میں دجال کا نام دیا گیا ہے ۔ دجال دجل سے مبالغہ کا صیغہ ہے اور دجل کا معنے ہے حقیقت پر پردہ ڈال دینا ۔ جھوٹ کہنا ۔ پس دجال کے معنے ہوئے بڑا حق پوش ۔ یہ ایک ایسے گروہ عظیمہ پر بھی بولا جاتا ہے جو تجارت کا مال لیے پھرے ۔ دجال کوئی ایک شخص نہیں ہے ۔ بلکہ ایک قوم کا نام ہے جس کو کیسا موزوں نام دیا گیا ہے ۔ کیونکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اقوام کے ہر ایک قول اور فعل اور مصنوعات میں دجل ہے اگرچہ اس کی ظاہری صورت دلربا ہوتی ہے ۔ دنیا کی یہ حالت ہے کہ ان کی طرف رجوع ناگزیر ہو گیا ہے ۔

ع ۵ / ۱۴

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ⑰ وَتَحْسَبُهُمْ

جس کو اللہ راہ راست پر رکھے وہی سیدھے رستہ پر ہے اور جس کو سنت (الٰہی) گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لئے کوئی مددگار راہ دکھانیوالا نہ پائیگا ۱۲۴

اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

اور تو سمجھتا ہے کہ وہ جاگتے ہیں اور حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم دائیں اور بائیں ان کو پھیراتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ پر اپنے دونو بازو پھیلائے

---

۴۳۰ - آیات ۹ تا ۱۷ - ان آیات سے اصحاب کہف کا قصہ شروع ہوتا ہے - جن کو اصحاب الکھف والرقیم سے موسوم کیا گیا ہے - ان کا سانحہ جس قدر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے - وہ سات عیسائی یونٹرین جوان تھے جو ایک مشرک بادشاہ (جس کا نام دقیانوس بیان کیا جاتا ہے) کے خوف سے بھاگ کر پہاڑ کی کسی غار کے اندر کھلے میدان میں جا چھپے تھے - جہاں کھلی ہوا اور روشنی کے پہنچنے کو کوئی روک نہ تھی - وہاں اللہ تعالے نے ان کو ایسی جگہ سلا دیا جہاں طلوع کے وقت دھوپ ان کے دائیں اور غروب کے وقت بائیں سرک جاتی تھی - اس حالت میں سالہا سال رہے - جب بیدار ہوئے تو میعاد نوم کے متعلق باہم بحث کرنے لگے - ایک کے سوال پر تین نے کہا ایک یوم یا کچھ کم سوئے - تین نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کتنا سوئے - بھوک محسوس کی - ایک کو نقد دے کر شہر بھیجا کہ طیب طعام لا دے مگر اخفیا ط کرے کہ لوگ آگاہ نہ ہوں - ورنہ ان کو اپنے دین کی طرف لوٹائیں گے - مگر وہاں وہ غالباً پرانے سکّہ کے سبب سے پکڑا گیا اور پبلک اس سے آگاہ ہوگئی - وہ ایسا وقت تھا کہ وہاں قیامت کے متعلق دو فریق ہو رہے تھے - اس واقعہ عجیبہ سے مومنان قیامت کا فریق غالب رہا - اور معلوم ہوتا ہے کہ جوانوں نے پبلک زندگی میں واپس آنا منظور نہ کیا اور اپنی غار میں مرے اور مدفون ہوئے اور فریق غالب نے غار کے پاس ان کی یادگار ایک مسجد بنائی قرآن کریم میں قصص اعجوبہ نمائی یا قصہ خوانی کے طور پر نہیں آئے بلکہ ان میں ہمارے لیے کچھ عبرت کے نمونے کچھ وعظ نصیحت کچھ باریک علمی باتیں ہوتی ہیں - چنانچہ میں اس واقعہ میں جو میرے فہم میں آتے ہیں ذیل میں بیان کرتا ہوں -

(۱) بیداری پر نوم کا زمانہ ان کو ایک دن محسوس ہوا - اس سے معلوم ہوا کہ ان کے وجود میں کوئی تغیر نہیں آیا تھا حالانکہ عالم پر تین سو سال شمسی کا زمانہ گذر گیا تھا - یہاں دو صورتوں میں سے ایک ضرور ہے - یا تو عالم پر تین سو سال کا زمانہ گذرا یعنی تین سو سال میں جو تغیرات عالم پر آیا کرتے ہیں وہ سنت الٰہی کے مطابق آئے مگر صرف اصحاب کہف کے وجود پر ایک دن گذرا - دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے - کہ تین سو سال کا زمانہ ان پر بھی گذرا مگر زمانہ نے ان کے وجود پر کوئی اثر نہیں کیا - نہ تو ان کے اجسام تحلیل ہوئے جس کے سبب سے بھوک لگتی ہے نہ ان کے اندر کا بول و براز خارج ہوا - نہ ان پر دھوپ کا اثر ہوا نہ سردی کا - پہلی صورت ایک علم ہے جو ہندیوں میں چلا آتا تھا اور بعض مسلمان صوفیوں میں بھی پایا جاتا ہے - مسلمانوں نے عموماً اس کی طرف توجہ نہیں کی - عالم اعیان اور عالم برزخ میں یہی صورت رہتی ہے - دنیا کے ہزاروں سال وہاں دن معلوم ہوتے ہیں - دنیا کا کوئی حصّہ بھی برزخ بنا لیا جاتا ہے جیسا کہ واقعہ او کالذی مر علی قریۃ الآیہ (بقرۃ ۲۵۹)

(۲) آیت ۱۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جان جوکھوں میں حق پر قائم رہتا ہے اور اللہ تعالے کی رضا کے لیے اپنا مسکن، اپنا وطن، اپنا کنبہ، اپنے احباب، اپنے اموال چھوڑتا ہے اس کو فنا فی اللہ کی زندگی اور جنت کی ظلی زندگی اسی عالم میں میسر آتی ہے -

(۳) کہفی زندگی بظاہر بے کار معلوم ہوتی ہے - مگر اصحاب کہف نے اپنی زندگی سے لاکھوں کے لیے حق کے لیے ایک دلیل پیدا کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ثم بعثناھم لنعلم ای الحزبین احصی لما لبثوا امدًا - یہ بڑا انقلاب تھا جو انہوں نے دنیا میں پیدا کیا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کذلک اعثرنا علیھم لیعلموا ان وعد اللہ حق و ان الساعۃ لا ریب فیھا اذ یتنازعون بینھم امرھم فقالوا ابنوا علیھم بنیانا - یہ بھی معلوم ہوا کہ جو گ شعائر اللہ ہوں (باقی بر صفحہ ۲۹۹)

اصحاب کہف کا قصہ اور عرصہ سالہا نوم

بِالْوَصِيْدِؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ

بیٹھا ہے، اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے تو ان سے الٹے پاؤں بھاگے اور ان سے تم میں دہشت بھر جاوے اور اسی طرح ہم نے

بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا

انکو اٹھا کھڑا کیا تاکہ ایک دوسرے سے سوال کریں ایک نے ان میں سے کہا تم کتنی مدت (یہاں) رہے (بعض نے) کہا ہم ایک دن یا اس کا کچھ حصہ ٹھہرے

(بقیہ صفحہ ۲۹۸) ان کے لیے یادگار بنانا غیر مشروع نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ کو آیات اللہ میں داخل کیا ہے۔

(۴) زمانہ کے اندر جو مؤثرات ہیں وہ سنن الٰہیہ ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ جب چاہے ان کی تاثیر معطل کر دے جیسا کہ اصحابِ کہف کے ساتھ ہوا۔ جو لوگ سنت الٰہی کے عدم تبدیل کا یہ معنی سمجھتے ہیں کہ اس میں سے کوئی صورت مستثنا نہیں ہو سکتی وہ اس کے اوپر غور کریں۔ اور یقین رکھیں کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنی سنتِ عامہ میں سے کسی واقعہ کو مستثنا کر دے تو اس کو یہ نہیں کہتے کہ سنتِ الٰہی تبدیل ہو گئی۔

(۵) نیکوں کی صحبت اکسیر ہے کتّے میں زندگی پیدا کر دیتی ہے کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید ؎

یک دمے از صحبتے با اولیاء بہتر از صد سالہ خدمت بے ریا

(۶) آیت ۱۸ سے مشی فی النوم کا مسئلہ حل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب میں بعض اوقات چلتے بھی تھے لیکن اس مشی سے ان کو کوئی آگاہی نہیں ہوتی تھی۔ اگرچہ دیکھنے والا سمجھتا تھا کہ وہ بیدار ہیں۔ مگر درحقیقت نوم کی حالت میں ہوتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کی نوم کی جگہ کو مہیب بنا دیا تھا تاکہ حیوانات ان کے نزدیک نہ پھٹکیں۔

(۷) روحِ انسانی جب ملکوت میں چلی جاتی ہے تو وہ اور اس کا جسم جس کے ساتھ روحِ حیوانی موجود ہوتی ہے وقت کا احساس نہیں کرتی۔

(۸) جس امر کے متعلق کوئی دینی یا دنیوی فائدہ نہ ہو اس پر مباحثے اور جدال بے سود ہیں اللہ تعالےٰ ایسی باتوں کو مجمل چھوڑ دیتا ہے۔ (آیت ۲۲)

(۹) اپنے عزم پر بھروسا کر کے نہیں کہنا چاہیے کہ میں یہ کام کل کروں گا بغیر اس کے کہ استثنا ساتھ ضم کرے یعنی ان شاء اللہ ساتھ کہے۔ دوسرے معنے کے لحاظ سے یہ کہ بغیر مشیت الٰہی کوئی راز کی بات ظاہر نہیں کرنی چاہیے جیسی یہ بات کہ کل میں ہجرت کروں گا۔

(۱۰) باوجود اس کے کہ اصحابِ کہف اللہ تعالےٰ کی قدرت کے نمونے دیکھ چکے تھے پھر بھی رعایتِ اسباب کا پہلو ترک نہیں کیا (آیت ۱۹ و ۲۰)

(۱۱) سہ صد سالہ خواب کی زندگی بےکار نظر آتی ہے۔ اس سے بظاہر یہ بہتر نظر آتا ہے کہ ان کی زندگی موت کے ساتھ ختم کر دی جاتی۔ لیکن ایسے وقت تک ان کو محفوظ رکھا کہ ایک قوم کے درمیان قیامت کے متعلق اختصام پیدا ہوا اور وہ ان کے واقعہ سے فیصلہ ہوا۔ اور ایک قوم کو قیامت پر ایمان نصیب ہوا۔ اور ان کے اپنے ایمان میں بھی اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام عبث نہیں ہوتا۔ اس سے یہ ایک مسئلہ بھی حل ہوتا ہے کہ اگر کسی فرد یا افراد کو کسی آئندہ زمانہ کی خدمت کے لیے محفوظ رکھے تو ان کو زمین پر محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو آسمان پر لے جا کر محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون (اعراف ۲۵) اس واقعہ سے حضرت رسول صلعم کے غار میں رہنے کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ آیات ۲۳ و ۲۴۔ ہاں اصحابِ کہف کا زمانہ دراز تھا اور حضرت صلعم تین دن رہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اقوام کے تزکیہ اور ترقی کے لیے مبعوث کرتا ہے۔ ان عظیم الشان وجودوں کے اوقاتِ گرامی کو ضائع نہیں کرتا۔ آیت ۲۶ سے معلوم ہوتا ہے (باقی بر صفحہ ۳۰۰)

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى
ہیں (بعض نے) کہا تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے تم اپنے میں سے ایک کو اپنی اس نقدی کے ساتھ شہر کی طرف

الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
بھیجو وہ دیکھے کہ کس کے ہاں زیادہ اچھا کھانا ہے تو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آئے اور چاہیے کہ نرمی کرے

وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے کیونکہ اگر وہ تم پر قابو پالیں گے تو تم کو سنگسار کریں گے یا تم کو اپنے دین میں

فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ
پھرا لیں گے اور ایسا ہوا تو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو گے اور اس طریق سے ہم نے ان کے حال پر (قوم کو) مطلع کر دیا تاکہ وہ جان لیں

اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ڄ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا
کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ اس ساعت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں ایسے وقت میں جب لوگ ساعت کے بارے میں آپس میں جھگڑتے ہیں

ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
پس بعض نے کہا ان کے اوپر ایک عمارت بناؤ ان کا پروردگار ان کا حال بہتر جانتا ہے جن لوگوں کو اپنے عقیدہ کی صداقت پر غلبہ مل گیا انہوں نے

عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
کہا کہ ہم ان کے اوپر مسجد بنائیں گے (بعض) کہتے ہیں کہ تین تھے اور ان کا چوتھا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہتے ہیں پانچ تھے ان کا چھٹا ان کا کتا

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ
تھا ان دیکھے تکے چلاتے ہیں اور (بعض) کہتے ہیں سات تھے اور ان کا آٹھواں ان کا کتا تھا کہو میرا پروردگار ان کی گنتی بہتر جانتا

مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ
ہے ان کی گنتی تھوڑے لوگ جانتے ہیں تو ان کے بارے میں جھگڑا نہ کر مگر سرسری طور پر اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ
نہ پوچھ اور کسی چیز کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں اس کو کل کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾
اور اپنے پروردگار کو یاد کر جب کسی حکم کی تعمیل بھول جاؤ اور کہہ کہ امید ہے کہ میرا پروردگار اس سے بھلائی کا قریب تر رستہ دکھائے گا

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
اور وہ غار میں تین سو سال رہے اور اوپر نو سال کہو اللہ بہتر جانتا ہے جس قدر عرصہ وہ رہے

ع ٣ ٥ ١٥

(بقیہ صفحہ ۲۹۹) کہ اصحاب کہف کی مدت لبث میں جو قرآن میں ذکر کی گئی ہے اختلاف تھا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے کہ غار میں ان کے رہنے کی مدت ایک غیب کی بات ہے اس سے صحیح طور پر آگاہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین کے مخفی حالات صرف وہی جانتا ہے۔ خواہ معقولات کے متعلق ہوں خواہ محسوسات کے اور یہ کرامات اور ما فوق العادات امور جو عیسائیوں کے چند جوانوں (اصحاب کہف) سے متعلق ظاہر ہوئے اس کو حضرت عیسٰے یا کسی غیر اللہ کی طرف منسوب نہیں کر سکتے ان کو جو کچھ حاصل ہوا وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ولایت سے حاصل ہوا۔ اور کوئی شخص خواہ نبی ہو خواہ ولی اور اللہ تعالےٰ کے کیسی ہی قرب کے درجہ پر ہو وہ اللہ تعالےٰ کے حکم میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اس عالم کا ملکوت صرف اللہ تعالےٰ کے بابرکت ہاتھ میں ہے حضرت رسول صلعم کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے پروردگار کی کتاب میں جو کچھ وحی کی گئی ہے اس کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس کے مقابل لوگوں کے اقوال کی طرف کوئی توجہ نہیں کرنی چاہیے۔

لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

آسمان اور زمین کا علم غیب اسی کو ہے وہ عجب دیکھنے والا اور خوب سننے والا ہے ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کوئی کارساز

وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا

نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور جو کچھ تیری طرف تیرے پروردگار کی کتاب سے وحی کی گئی ہے اسکو پڑھ

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڟ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اور تو اس کے سوا کہیں پناہ نہ پائے گا اور اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ

اپنے پروردگار کو صبح اور شام اس کی رضامندی چاہتے ہوئے یاد کرتے ہیں اور تیری نظر عنایت ان سے ہٹنی نہ پائے

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

(کیا) تو زندگی دنیا کی آرایش چاہتا ہے اور اس شخص کا کہا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے

وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ

پیچھے چلتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ جاتا ہے اور کہو یہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے سو جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ

فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

مانے ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو سب طرف سے گھیر لیں گی اور اگر وہ (پانی) کے لئے فریاد

يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے جیسے گرم پانی سے ان کی فریاد رسی کی جاوے گی جو مونہوں کو بھون ڈالے گا کیسا برا پانی ہے اور کیسی بری آرامگاہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ

بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور عمل نیک کئے ہیں (ان کے لئے بڑا اجر ہے) کیونکہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے ہم اس کے اجر کو ضائع نہیں کرتے یہی لوگ

لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

ہیں جن کے لئے دائمی باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جاویں گے اور وہ

وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ

مہین اور دبیز ریشمی سبز کپڑے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے ہونگے) کیا اچھا

نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا

بدلہ اور کیسی اچھی آرامگاہ ہے اور ان کے لئے دو مردوں کی مثال بیان کر ہم نے ان میں سے

جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا

ایک کو انگوروں کے دو باغ دئے تھے اور ان دونوں باغوں کو ہم نے کھجوروں کے درختوں سے گھیرا تھا اور دونوں کے درمیان ہم نے کھیتی لگائی تھی دونوں باغ

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـــــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ

اپنے پھل لاتے اور ان میں سے کچھ نہ گھٹاتے اور ان کے درمیان ہم نے نہر جاری کر رکھی تھی اور اس شخص کے لئے

ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ

اور کتنی مالی پیداوار تھی تو ایک دن باتوں باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے میں بھی زبردست اور

دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَآ

وہ اپنے باغ میں گیا اور (اپنے غرور کی مستی میں) اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا۔ کہنے لگا میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی برباد ہو اور میں

ركوع ۴ ۹ ۱۶

أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿۳۶﴾

گمان نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہو اور اگر میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹایا جاؤنگا تو اس باغ سے بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن

اس کے ساتھی نے اثنائے گفتگو میں اس سے کہا کیا تونے اس پروردگار کی ناشکری کی جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ

پھر تم کو پورا ایک مرد بنا دیا لیکن میں سو میرا پروردگار تو وہی اللہ ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور

لَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ

جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تم نے کیوں نہ کہا جو کچھ اللہ نے چاہا سو ہوا مجھ میں اللہ کی مدد بغیر کوئی طاقت نہیں اگر تو دیکھتا ہے کہ میں

مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

مال اور اولاد میں تم سے کمتر ہوں سو امید ہے کہ میرا پروردگار تیرے باغ سے بھی بہتر مجھکو عطا کرے اور تیرے باغ پر

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَن

آسمان سے کوئی بلا بھیجے تو چٹیل میدان ہوکر رہ جائے یا اس کا پانی نیچے زمین میں اتر جاوے

تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنفَقَ فِيهَا وَ

پھر تم کو اس کے لانے کی توفیق نہ ہو اور اس کی پیداوار آفت کے گھیرے میں آگئی اور وہ اس لاگت پر جو باغ پر لگائی تھی ہاتھ

هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُن

ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور وہ مالک کہتا تھا کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور اس کا کوئی

لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ

جتھا ایسا نہ ہوا کہ اللہ کے سوا اس کی مدد کرتا اور نہ وہ خود ہی اپنی مدد کر سکا ایسے موقع پر سچے اللہ ہی کا سب اختیار ہے

الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ

وہ بدلہ دینے میں بہتر ہے اور اچھا انجام لانے میں بھی بہتر ہے ف۳۰۵ اور ان کے لئے زندگی دنیا کی مثال بیان کر وہ مثل اس پانی کی ہے

ع ۱۴ / ۱۷

حق کی تائید غربا سے شروع ہوتی ہے

۳۰۵ - آیات ۲۸ تا ۴۴ - حق کی تائید ہمیشہ غربا سے شروع ہوتی ہے بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء - متمول لوگوں کے لیے تمول اور تکبر حق کے قبول سے مانع ہوتا ہے - حضرت رسول صلعم کی یہ خواہش ہوگی کہ زیادہ بارسوخ لوگ اسلام میں داخل ہوں تاکہ اسلام وسعت سے پھیلے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عرب کے غربا کے ساتھ صبر کیے رہو جو صبح وشام اپنے پروردگار کو اس کی رضا کے لیے پکارتے ہیں اور دنیا کی زینت کی طرف جو عیسائیوں میں پائی جاتی ہے نظر نہ دوڑا اور جن کے دل میری یاد سے غافل ہیں اور اپنی ہوس کے پیرو ہیں اُن کی بات نہ مان اور ارشاد ہے کہ جو پیغام میں لایا ہوں یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے جو چاہے مانے جو چاہے انکار کرے کسی پہ کوئی جبر نہیں - اس کے بعد دونوں فریق کی جزا بیان کی ہے - اس کے بعد آیت ۳۲ سے ۴۴ تک حضرت خلیل کے ابنا کے دونوں قبیلوں بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کے حالات کو ایک مثال سے واضح کیا ہے - ہر ایک قبیلہ کو ایک ایک رجل سے تعبیر کیا ہے اور ہر ایک کی حالت کو ان کے محاورات سے ظاہر کیا ہے موجودہ حالات میں مسلمانوں کی وہی حالت ہوگئی ہے جو حدیث میں مذکور ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے اور ان وعدوں کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں جو ان کے ساتھ مسیح کے نزول اور مہدی کے ظہور کے ساتھ ضم کیے گئے ہیں مگر وعدوں کے پورے ہونے کی شرائط سے بہت دور پڑے ہوئے ہیں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پرانی قومیں جن میں اسلام اب تک برائے نام چلا آتا ہے (باقی بر صفحہ ۳۰۳)

أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ ٱلرِّيَٰحُ ۗ وَكَانَ

جو ہم نے آسمان سے برسایا تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر چورا ہو کر رہ گئی جس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ

ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ ٱلْمَالُ وَٱلْبَنُونَ زِينَةُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱلْبَٰقِيَٰتُ

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے مال اور بیٹے زندگی دنیا کی رونق ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں

ٱلصَّٰلِحَٰتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ ٱلْجِبَالَ وَتَرَى

تیرے پروردگار کے ہاں عوض کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی بہتر ہے اور جس دن ہم پہاڑوں کو زمین سے اٹھا دیں گے

ٱلْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوا۟ عَلَىٰ رَبِّكَ

اور تو زمین کو کھلا میدان دیکھے گا اور ہم ان لوگوں کو جمع کریں گے اور ہم ان میں سے کسی کو بھی رہنے نہ دیں گے اور تیرے پروردگار کے

صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم

آگے صف بصف پیش کیے جاویں گے (کہا جاوے گا) جیسا تم کو اللہ نے اول بار پیدا کیا تھا تم ہمارے پاس آگئے بلکہ تم سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لئے

مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ

کوئی وعدہ کا وقت نہیں ٹھیرائیں گے اور اعمال نامے رکھے گئے تو گنہگاروں کو دیکھے گا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے اس سے خوف میں ہیں اور کہتے

يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟

ہیں اسے ہماری کم بختی یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ کسی چھوٹے کام کو چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑے کام کو مگر اس کو درج کر لیا ہے اور جو کچھ کر

مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ

چکے تھے سب کو حاضر پایا اور تیرا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا ف ۳۰۶ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے

ع ۶ ۱۸

(بقیہ صفحہ ۳۰۲) وہ ترقی نہیں کر سکتیں۔ ان کی حالت قوم یہود سے مشابہ ہے۔ اگر اسلام برسر اقتدار ہوگا تو کسی ترقی یافتہ قوم کے ذریعہ سے ہوگا جو اسلام میں داخل ہوگی تلک الایام نداولہا بین الناس۔ ایک حدیث میں ہے کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس سے یہی اشارہ پایا جاتا ہے کہ مغرب کی اقوام میں اسلام پھیلے گا۔ اور وہی اس کی اشاعت کے علم بردار ہوں گے۔ ان اقوام نے زمین اور ہوا اور برّ اور بحر اور تحت البحر پر تصرف کر لیا ہے اور حدیث کے اس فقرہ کے مصداق ہیں۔ جو حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے لایدان لاحد لقتالھم کہ کسی کو اُن کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہ ہوگی۔ مسلمان دنیا اور دین دونوں سے غافل اب تک فقہی فروعی مسائل پر جھگڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی تکفیر و تذلیل اور تحقیر کے درپے ہیں ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔ احمدی جو سب کو ایک کلمہ پر جمع کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تھے اسی طوفان میں بہ گئے۔

---

۳۰۶ - آیات ۴۵ تا ۴۹ - جس بے حقیقت دنیا کے غرور پر لوگ قبول حق اور تعلق باللہ سے غافل رہتے ہیں پہلی دو آیات میں اس کی تصویر کھینچی ہے۔ آسمان سے آبِ حیات اُترتا ہے وہ زمین کی نباتات میں جان ڈال دیتا ہے۔ وہ کیسا سرور بخش نظارہ پیش کرتی ہے پر کیسا ہی بے ثبات ہے دیکھتے دیکھتے چورہ ہو جاتی ہے۔ اور ہوائیں اُس کو ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اس چورہ کو جو ہوا میں پراگندہ ہو کر دسترس سے خارج ہو جاتا ہے اپنے موسم میں پھر جمع کر کے اس کی سبز بہار دکھاتا ہے (حشر کی زندگی کی طرف اشارہ ہے) مال اور اولاد جس سے حیاتِ دنیا مزین ہوتی ہے اس کا انجام بھی یہی ہے۔ انسان کے لیے جو چیز باقی رہتی ہے اور اُس کے کام آتی ہے وہ باقیات صالحات ہیں۔ باقی تین آیات میں حشر کا ہیبت ناک نقشہ کھینچا ہے جو دلوں کو پگھلا دیتا ہے۔ اس کو بار بار پڑھو اور اگر اس پر سچا ایمان ہے تو اُس روز کے لیے باقیات صالحات مہیا کرو ورنہ ابلیس کا قصہ سنو جو آگے آتا ہے۔

بے ثباتی دنیا کی مثال

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ

سجدہ کیا سوا ابلیس کے وہ جنات میں سے تھا اس واسطے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی تو کیا تم اس کو اور اس کی نسل کو مجھے

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ

چھوڑ کر اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کا بدلہ کیسا بُرا ہے میں نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور

الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا

خود ان کے پیدا کرنے کے وقت (مدد کے لئے) ان کو حاضر نہیں کیا تھا اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنیوالوں کو اپنا بازو بناتا اور جس دن کہے گا

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ

کہ میرے ان شریکوں کو پکارو جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے تو ان کو پکارینگے تو وہ انکو جواب دینگے اور ہم ان کے مابین ایک ہلاکت گاہ حائل

رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع ۱۹ وَلَقَدْ

کردینگے اور گنہگار آگ کو دیکھیں گے اور یقین کر لیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے گریز کی جگہ نہ پائیں گے ﴿۳۰۷﴾ اور ہم نے اس

---

۳۰۷ - آیات ۵۰ تا ۵۳ - ابلیس ان ملائک ارضی میں سے تھا جن کو سجدہ کا حکم ہوا تھا - کیونکہ اللہ تعالٰے نے اس کو انہیں ملائک سے مستثنٰی کیا ہے - بعض مفسرین جو کہتے ہیں کہ یہاں استثنا منقطع ہے جس میں مستثنٰی مستثنٰی منہ کے اندر شامل نہیں ہوتا اگر ایسا ہو تو وہ حکم میں شامل نہیں ہو سکتا - حالانکہ وہ حکم میں شامل تھا - جیساکہ سورۂ اعراف آیت ۱۲ سے اس کی تائید ہوتی ہے - اور وہ یہ ہے وما منعك ان لا تسجد اذ امرتك - کیا باعث ہوا کہ تم نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تم کو حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کا حکم ابلیس کو بھی شامل تھا - اور حکم میں اس کا شمول نہیں ہو سکتا جب تک اس کو ان ملائک میں شامل نہ کیا جائے جن کو سجدہ کا حکم ملا تھا - ملائک جن کو سجدہ کا حکم ہوا تھا وہ ملائک ہیں جو زمین پر انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں - ان میں ابلیس اور اس کی ذریت بھی شامل ہے - صرف دونوں کے فرائض جُدا جُدا ہیں - جیساکہ اللہ تعالٰے نے ابلیس کی اصل کے متعلق فرماتا ہے - کان من الجن جن کا لفظ دونوں فریقوں پر استعمال ہوتا ہے (آیات ۱۵۸ تا ۱۶۰ الصافات) ان کے فرائض متعلق انسان یہ ہیں - قسم اوّل نیکی کا الہام کرتے ہیں اور قسم دوم بدی کا اور دونوں کی غرض متحد ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کی عملی طاقت کا ظہور ہو - اللہ تعالٰے نے انسان کی ترقی کے لیے جو دستور تجویز کیا ہے اس کے لیے ان دونوں قسم کے ملائک کی ضرورت ہے - پہلے فریق کو ارواح طیبہ اور دوسرے کو ارواح خبیثہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں - ان کے مقابل جسمانیات میں دو طاقتیں کام کر رہی ہیں - مثبت اور منفی اور دونوں کا مقصد بھی متحد ہے - عناصر کو دیکھو جو اس سارے نظام کا تخم ہیں باہم متضاد ہیں مگر متحد ہو کر اور ایک دوسرے کے ممد ہو کر ایک نتیجہ پیدا کرتے ہیں - اے دانشمندو تمہارے لیے عذاب اور ثواب کا مسئلہ اس حقیقت کے سمجھنے سے سد راہ نہ ہو -

ابلیس اور اُس کی ذریت کا اثر دنیا میں دیکھ کر ایک قوم جس کو مجوس کہتے ہیں یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ اللہ تعالٰی کے مقابلہ میں جو خالق خیر ہے ابلیس خالق شر ہے - خالق خیر کا نام یزداں اور خالق شر کا نام اہرمن ہے - گویا وہ ازلی ابدی ہستیوں کے قائل ہیں - اللہ تعالٰے آیت ۵۲ میں اُن کی تردید کرتا ہے - آسمان اور زمین کی پیدائش میں ابلیس اور اُس کی ذریت کا کوئی حصّہ نہیں اللہ تعالٰی اپنی مخلوق کے خلق میں ایسی ہستی کو جو اُس کی مخلوق کے اضلال کا ذریعہ ہو اپنا بازو یعنی معین نہیں بناتا - مادہ کے اندر جس سے آسمان زمین بنائے گئے ہیں شر کی صفت نہیں - شر کسی چیز کے بے جا استعمال سے پیدا ہوتا ہے - حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں - الخیر کلہ فی یدیك والشر لیس الیك -

صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں پھیر پھیر کر بیان کی ہیں اور انسان زیادہ تر جھگڑالو ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اس کے ماننے اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے ان کو سوا اس کے کوئی مانع نہیں ہوا مگر یہ کہ ان کے ساتھ بھی اگلوں کا دستور برتا جائے یا عذاب ان کے سامنے آموجود ہو

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں اور منکر لوگ باطل پر ان سے جھگڑتے ہیں تاکہ باطل کے ساتھ حق کو لڑکھڑا دیں اور انہوں نے میرے احکام کو اور جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی بنا رکھا ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿۵۷﴾

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کے احکام یاد دلائے جاتے ہیں پھر وہ ان سے روگردانی کرتا ہے اور اپنے اعمال کو جو اس نے پہلے کئے ہیں بھول جاتا ہے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ اس کو سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ گے تو وہ اس حال میں کبھی ہدایت نہ پائیں گے

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾

اور تیرا پروردگار بخشنے والا صاحب رحمت ہے اگر وہ ان کو ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو فوراً ان پر عذاب آتا لیکن ان کے لئے ایک میعاد مقرر ہے کہ اس سے اس کے سوا پناہ نہیں پا سکتے

وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع ۸

اور یہ بستیاں جب انہوں نے ظلم کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کی ہلاکت کیلئے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام تک نہ پہنچوں چلتا رہوں گا خواہ سالوں تک چلتا رہوں

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

جب دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے تو اس نے دریا میں اپنا رستہ سرنگ کی طرح بنا لیا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

تو جب آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم کو اپنے اس سفر سے بڑی تکان محسوس ہوئی ہے

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

اس نے کہا کیا آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھ کو بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور اس نے عجب طرح دریا میں اپنا رستہ بنا لیا

قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

موسیٰ نے کہا وہی جگہ ہے جو ہم تلاش کرتے تھے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹ گئے

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت عطا کی تھی اور اپنی طرف سے علم سکھایا تھا

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ إِنَّكَ

موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں تیرے ساتھ چلوں اس امید پر کہ جو تم کو سکھایا گیا ہے اس میں سے بھلائی کی باتیں مجھے سکھاؤ اس نے کہا کہ تم

لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ

میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا اور جو چیز تیرے علم کے احاطہ سے باہر ہے تو اس پر کس طرح صبر کرے گا موسیٰ نے کہا

سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِي فَلَا

اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھ کو صابر پائے گا اور میں تیرے حکم کی نافرمانی نہ کروں گا خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہتے ہو تو جب تک

تَسْـَٔلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا رَكِبَا

میں خود تیرے پاس کسی امر کا ذکر نہ کروں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا پس وہ دونوں مل کر چلے یہاں تک کہ کشتی میں سوار ہوئے

فِي ٱلسَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا إِمْرًا ﴿٧١﴾

جس کو خضر نے پھاڑ دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے اس کو اس لئے پھاڑا ہے کہ اس کے سواروں کو ڈبو دو تم نے ایک خطرناک کام کیا ہے

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا

اس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا موسیٰ نے کہا جو بات میں بھول گیا مجھ کو اس میں گرفت نہ کر

تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا لَقِيَا غُلَٰمًا فَقَتَلَهُۥ قَالَ أَقَتَلْتَ

اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر سخت گیری نہ کر پھر دونوں آگے بڑھ چلے یہاں تک کہ ایک جوان سے ملے جس کو اس نے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا

نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ

کیا تم نے ایک بےگناہ شخص کو بغیر کسی کے خون کے بدلے مار ڈالا تم نے بڑی بیجا حرکت کی اس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا

ہرگز صبر نہیں کر سکو گے اس نے کہا اگر میں اس کے بعد تم سے کچھ پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیو

تُصَٰحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ

تو میری طرف سے عذر کی حد کو پہنچ چکا پھر دونوں آگے چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے

ٱسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا۟ أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ

پاس پہنچے تو اس گاؤں والوں سے کھانا مانگا انہوں نے ان کی مہمانی سے انکار کیا تو انہوں نے گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی

فَأَقَامَهُۥ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

تھی تو خضر نے اسکو کھڑا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اسکے کھڑا کرنے کی مزدوری لے لیتے اس نے کہا یہ میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا ٱلسَّفِينَةُ فَكَانَتْ

جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا میں ان کی حقیقت ابھی تم کو بتاتا ہوں کہ کشتی تو مسکینوں کی تھی جو دریا میں مزدوری

لِمَسَٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي ٱلْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ

پر چلاتے تھے تو میں نے چاہا کہ اس کو ناقص بنا دوں کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو

كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا ٱلْغُلَٰمُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَن يُرْهِقَهُمَا

زبردستی پکڑ لیتا تھا اور جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ ایمان دار تھے تو ہم کو یہ خوف ہوا کہ ان کو سرکشی اور کفر میں

طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

نہ پھنسا دے تو ہم نے یہ چاہا کہ ان کا پروردگار اس کے بدل میں ان کو ایسا فرزند دے جو پاکی میں اس سے بہتر اور رحم میں قریب تر ہو

وَأَمَّا ٱلْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي ٱلْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُۥ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ

اور جو دیوار تھی وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک

اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

نیک آدمی تھا سو تیرے پروردگار نے یہ چاہا کہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں یہ تیرے پروردگار

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع

کی ایک مہربانی تھی اور میں نے یہ کام اپنے اختیار سے نہیں کیا یہ ہے حقیقت اس کی جس پر تو صبر نہیں کر سکا ف ۳۰۸

۳۰۸ - آیات ۶۰ تا ۸۲ - ان آیات میں حضرت موسٰی اور خضر کا قصہ ہے - حضرت موسٰی جب اپنی قوم میں وعظ کر رہا تھا تو ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس وقت زمین پر سب سے اعلم میں نہیں جانتا کون ہے سوا میرے - اس پر اللہ تعالٰی نے اس کو یہ بتانے کے لیے کہ کوئی شخص سوائے اللہ تعالٰی کی ذاتِ مقدس کے اعلم ہونے کا دعوٰے نہیں کر سکتا اس کو خضر کا پتہ دے کر اس کے پاس بھیجا - دنیا میں اللہ تعالٰی کے مقربین کی ایک جماعت ایسی رہتی ہے - جو ملائک ارضی کی طرح مختلف خدمات زیر ہدایت مدبر الامر بجا لاتے ہیں - خضر بھی ان میں سے ایک فرد ہے اور یہ نام اُس کا لقبی نام ہے جملہ زمانوں کے لیے ایک ہی خضر نہیں ہوتا - بلکہ ہر زمانہ کا خضر جدا ہوتا ہے - ایک مر جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا کھڑا کر دیا جاتا ہے - حضرت موسے کو یہ سفر اس وقت پیش آیا ہے - جب وہ مصر میں تھا - اس کو خضر کو پا لینے کے لیے یہ ہدایت ہوئی تھی کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لے اور جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے خضر وہاں ملے گا - اور وہ مجمع البحرین کا موقع تھا - مجمع البحرین سے مراد وہ مقام ہے جہاں دریائے نیل کی دو شاخیں ابیض اور اسود ملتی ہیں - حضرت موسٰی اپنے خادم یوشع کو ساتھ لے کر روانہ ہوا رستہ میں ایک صخرہ پر آرام کیا - جب وہاں سے روانہ ہو کر آگے چلے گئے تو حضرت موسے نے خادم سے یہ کہہ کر کہ اس سفر میں ہمیں بڑی کوفت ہوئی - چاشت کا کھانا طلب کیا - اس پر حضرت یوشع کو مچھلی یاد آئی اور کہا کہ میں آپ کو یاد دلانا بھول گیا - مچھلی تو صخرہ کے مقام پر جہاں ہم نے دم لیا تھا دریا میں چلی گئی تھی - حضرت موسٰے نے فرمایا وہی موقع تو تھا ہم جس کی تلاش میں تھے - چنانچہ اپنے قدموں پر وہاں واپس آئے اور خضر کو جسے اللہ نے علم لدنی عطا کیا ہوا تھا وہاں پایا - حضرت موسے نے اس سے درخواست کی کہ آیا میں تیری پیروی میں رہوں اس امر کے لیے کہ تو مجھے اس رشد میں سے کچھ سکھائے - جو اللہ تعالٰے نے تم کو سکھایا ہے - اس نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتا - اور جس بات پر تیرا علم محیط نہیں تو اس پر کس طرح صبر کر سکتا ہے - حضرت موسٰے نے فرمایا تو مجھے ان شاء اللہ صابر پائے گا - اور میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا - اس نے کہا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے تو کچھ نہ پوچھے گا جب تک میں خود نہ ذکر کروں - چنانچہ ان شرائط پر دونوں کشتی پر سوار ہوئے - اس کے بعد یوشع کا کوئی ذکر نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو رخصت کر دیا گیا تھا - وہ اس درس کا متعلم نہیں سمجھا گیا تھا - خضر نے حضرت موسٰے کے سامنے تین کام کیے اور اُس کے ہر کام پر موسٰے نے اعتراض کیا - اور تیسری بار اُس نے ہر کام کی تاویل بتا کر حضرت موسے کو رخصت کر دیا - رسول صلعم فرماتے ہیں کہ اگر حضرت موسٰے صبر کرتا تو چند اور باتیں بھی ہم تک پہنچتیں - پہلے کشتی توڑی جس پر سوار تھے - اور پھر ایک جوان لڑکے کو مار دیا - اور پھر ایک قریہ میں ایک دیوار کرنے والی تھی وہ بغیر مزدوری لینے کے کھڑی کر دی - پہلی کی تاویل یہ کی کہ آگے ایک بادشاہ کا علاقہ تھا جو کشتیوں کو ضبط کر لیتا تھا کشتی کو ناقص کر دیا تاکہ اس کے کام کی نہ رہے - اور جوان کو مارنے کی تاویل یہ ہے کہ اس میں طغیان اور کفر کے آثار تھے اور احتمال تھا کہ اپنے مومنین والدین کو بھی مصیبت میں ڈالتا - ہمارا ارادہ یہ ہوا کہ اللہ تعالٰی اُن کو نعم البدل دے - اور دیوار کی تاویل یہ بتائی کہ وہ دو یتیم بچوں کی تھی - جس کے نیچے خزانہ تھا اور اُن کا باپ ایک صالح آدمی تھا - سو تیرے پروردگار کا ارادہ یہ ہوا کہ وہ بالغ ہو کر اپنا خزانہ نکال لیں - حضرت موسٰی کو جو شرعی نبی تھا ہر ایک واقعہ خلاف شرع نظر آیا اور اعتراض سے نہ رک سکا - حالانکہ اس کو خود ایسے واقعات پیش آ چکے تھے - اس کی والدہ نے اس کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دیا تھا - تاکہ فرعون کے ہاتھ سے بچ رہے - اس وقت حضرت موسے کی والدہ نے خضر کا کام کیا - اور ایک قبطی کو جو ایک (باقی بر صفحہ ۳۰۹)

حضرت موسےٰ اور خضر کا قصہ

ع ۱۲

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا

اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو ابھی میں اس کا کچھ ذکر تم کو پڑھ سناتا ہوں ہم نے اس کو زمین

لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ

میں تصرف دیا اور ہم نے اس کو ہر قسم کا سامان دیا تو وہ ایک سامان سفر کے پیچھے ہوا یہاں تک کہ جب سورج

مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ

کے ڈوبنے کے مقام پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں ڈوبتا ہے اور دیکھا کہ اس کے پاس ایک قوم (آباد) ہے

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا

ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو ان کو عذاب دے یا ان کے بارے میں حسن سلوک اختیار کر اس نے کہا جو ظلم

مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ

کریگا ہم اس کو سزا دینگے پھر وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹایا جائیگا تو وہ اس کو انوکھا عذاب دیگا اور جو ایمان لائے گا اور

(بقیہ صفحہ ۳۰۷) اسرائیلی کو مار رہا تھا قتل کردیا تاکہ اسرائیلی کو اس کے ہاتھ سے بچاتے۔ یہاں حضرت موسےٰ نے خضر کا کام کیا۔ اور حضرت شعیب کی لڑکیوں کے لیئے ان کے مواشی کو بے اجرت کنوئیں سے پانی کھینچکر پلا دیا۔ یہ بھی خضر کا فعل کیا۔ یہ تو ہوا قصہ۔ اب سوال یہ ہے کہ مسلمان اس سے کیا استفادہ کرسکتے ہیں۔ اوّل یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک باطنی گروہ جو ظلال ملائکہ ہیں اور لوگوں کی نظروں سے محجوب ہیں۔ اقطاب ابدال خضر کے القاب سے لوگوں کی خدمات کے لیئے موجود رہتے ہیں۔ جب کوئی مرتا ہے تو بجائے اس کے اور کھڑا کردیا جاتا ہے۔ یہ اپنے ارادہ سے فنا ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی مشیت کے مضا کے لیئے مثل آلات ہیں ان کے کاموں میں ظاہری اسباب کا شائبہ بہت کم ہوتا ہے۔ ان کی باطنی توجہ بااسباب یا بلا اسباب ظاہری ایجاد کا موجب ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ خضر نے جو کچھ کیا وہ ظاہری اسباب سے نہ تھا۔ ورنہ لوگ اس کو مانع ہوتے یا مؤاخذہ کرتے۔ چونکہ یہ لوگ معروف نہیں ہوتے اس واسطے حضرت موسےٰ کو اس کے ساتھ ملنے کا موقع بتایا گیا۔ ورنہ وہ خود ڈھونڈھتا تو نہ مل سکتا۔ اس قصہ میں پابند شرع کے لیئے سلوک کے منازل طے کرنے کا طریق بتایا گیا ہے۔ ان لوگوں کے کاموں پر جلد بازی سے ساتھ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ معترض علم کی بہت سی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ ان سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جو صبر کے ساتھ ان کا اتباع کرے۔ حضرت موسےٰ کے عدم صبر کا باعث یہ تھا کہ اس نے دیکھا کہ وہ خضر کے علم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ تابع نبی ہے اور اس کا کام ظاہر پر مبنی ہے۔ اس کو اس قدر معلوم ہوگیا کہ دنیا میں مختلف کمالات کے بندگان خدا موجود ہیں۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تعلی کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو صرف اسی غرض کے لیئے بھیجا تھا۔ لوگوں میں عام طور پر یہ عیب پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے مرسلین کے مقابل اپنے علم پر اکتفا کرتے ہیں۔ فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم۔ بعض مفسروں نے غلطی سے خضر کو نبی سمجھا۔ جو کام اس نے کیے وہ نبیوں کی شان کے مناسب نہیں۔ نبی تو وہ کام کرتے ہیں جن کی پیروی اس کی امت کرسکے۔ اس قصہ سے ایک مسئلہ یہ بھی حل ہوتا ہے کہ غیر نبی کو ایک نبی پر جزوی فضیلت ہوسکتی ہے۔ البتہ اختلاف ہے تو اس میں ہے کہ نبی کے کسی امتی کو اپنے متبوع نبی پر جزوی فضیلت ہوسکتی ہے یا نہ۔ وللناس فیما یعشقون مذاہب۔ مفسرین نے اس قصہ میں بعض غیر ضروری تشریحات کی ہیں جن کو ہم نے عمداً ترک کردیا ہے کہ ان سے ہماری کوئی غرض پوری نہیں ہوتی بلکہ شکوک کا موجب ہوتی ہیں۔ البتہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے محجوب بندگان لوگوں کے لیئے کئی کام صرف توجہ سے یا اسباب کے پردہ میں سے کردیتے ہیں جو لظاہر مضر ہوتے ہیں اور درحقیقت نفع رساں۔

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ

نیک عمل کرے گا تو اس کے لئے نیک جزا ہے اور ہم اپنے کام میں اس کو آسان کام کرنے کو کہیں گے پھر وہ ایک اور سامان کے

سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ

پیچھے ہو لیا یہاں تک کہ جب سورج کے نکلنے کی جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہے کہ ان کے لئے ہم نے سورج کے سامنے

مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

کوئی آڑ نہیں رکھی تھی اس وقت ملک کی حالت یہی تھی اور جو سامان ذوالقرنین کے پاس تھا ہم کو اس سب کی پوری آگاہی ہے پھر ایک اور سامان کے

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ

پیچھے لگا یہاں تک کہ جب وہ دو گھاٹیوں کے درمیان پہنچا تو دیکھا کہ ادھر ایک قوم (آباد) ہے جو بات سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتی تھی

قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ

انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج اس ملک میں (آکر) فساد کرتے ہیں آیا ہم

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ

تیرے لئے کچھ خرچ مہیا کر دیں تاکہ تو ہمارے اور ان کے درمیان کچھ روک بنا دے اس نے کہا جو سامان میرے پروردگار

رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ ۙ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ

نے مجھے دے رکھا ہے وہ کافی ہے سو تم مجھ کو اپنی جسمانی قوت کی مدد دو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں مجھے لوہے کی چادریں

حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ

لا دو یہاں تک کہ جب دونوں کناروں کے درمیان (دیوار) برابر کر چکا تو کہا کہ اس کو دھونکو۔ یہاں تک کہ جب دیوار کو انگار بنا دیا تو کہا کہ

اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ ؕ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾

میرے پاس تانبا لاؤ کہ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں پس (یاجوج ماجوج) نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ

ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے تو جب میرے پروردگار کا وعدہ آئے گا تو اس کو ہموار کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ

حَقًّا ﴿۹۸﴾ ؕ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

سچا ہے اور اس دن ہم ان کو چھوڑ دیں گے کہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جاویں گے اور صور پھونکا جاوے گا تو ان کو ایک جگہ جمع

جَمْعًا ﴿۹۹﴾ ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

کر دیں گے ف۳۰۹ اور اس دن ہم کافروں کے آگے جہنم پیش کریں گے جن کی آنکھیں میرے ذکر سے

ذوالقرنین کا قصہ

۳۰۹ - آیات ۸۳ تا ۹۹ - ان آیات میں ذوالقرنین کا ذکر ہے جو جدید تحقیقات کی رو سے سائرس جس کو یہودی خورس اور عرب کیخسرو کہتے ہیں ایران کا بادشاہ تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملہم (بفتح ہ) تھا۔ اس کی شرقی حدود افغانستان کی حدود تک اور مغربی بحیرۂ اسود تک اور شمالی بحیرۂ خضر تک پہنچی ہوئی تھیں۔ ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسوقت کے بادشاہوں کے تاج پر سینگ کی شکل بنائی جاتی تھی۔ اگر دو ملکوں کا بادشاہ ہوتا تھا تو دو سینگ اس کے تاج پر بنائے جاتے تھے۔ مغرب الشمس سے ذوالقرنین کے ملک کی مغربی حد مراد ہے اور عین حمئۃ سے بحیرۂ اسود مراد ہے جس میں اُن کو سورج ڈوبتا نظر آتا تھا۔ اور مطلع الشمس سے اس کے ملک کی شرقی حدود مراد ہیں۔ جہاں معلوم ہوتا ہے خانہ بدوش اقوام رہتی تھیں۔ اور اُن کا علاقہ عمارات اور اشجار سے خالی تھا۔ بین السدین سے مراد آرمینیہ اور آذربائیجان کے دو پہاڑ ہیں جو ذوالقرنین کی مملکت کا شمالی

(باقی بر صفحہ ۳۱۰)

فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

پردہ میں تھیں اور وہ سن بھی نہیں سکتے تھے تو کیا ان لوگوں نے جو کفر اختیار کیا

اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنائیں (تو نفع اٹھائیں) ہم نے تو ان کافروں کی ضیافت کیلئے دوزخ تیار کیا ہے

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

کہو کیا ہم تمکو وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش زندگی دنیا میں ضائع ہوگئی

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھے کام بنا رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے احکام اور اس کے

رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ

پاس حاضر ہونے کو نہیں مانا تو ان کے اعمال اکارت ہوگئے تو قیامت کے دن ہم ان کیلئے ترازو کھڑا نہیں کرینگے یہ ان کی جزا

جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے یعنی دوزخ اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا اور میرے احکام اور رسولوں کی ہنسی اڑائی جو لوگ ایمان لائے اور عمل

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

نیک کئے ان کے لئے ان کی ضیافت فردوس کے باغ ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے جگہ بدلنا

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ

نہ چاہیں گے کہو اگر میرے پروردگار کے کلمات (لکھنے کیلئے) سمندر سیاہی ہو تو بھی پہلے اس سے کہ میرے پروردگار کے کلمات ختم ہوں سمندر ختم

(بقیہ صفحہ ۳۰۹) حصہ تھا دیوار انہیں دو پہاڑوں کے درمیان جو شگاف تھا اسی کو پُر کرنے کے لیے پتھروں سے بنائی گئی تھی اور دروازے آہنی بنائے گئے تھے۔ اس دیوار سے یاجوج اور ماجوج قوموں کو جنوبی اقوام پر جو ایران کی حدود میں تھیں حملہ کرنے سے روکا گیا تھا۔ کہتے ہیں اس کے آثار اب تک پائے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ نے دو قصے ایک دوسرے کے بعد ذکر کیے ہیں۔ ایک روحانی بادشاہت کا جس کا نمائندہ خضر ہے اور دوسرا جسمانی اور سیاسی بادشاہت کا جس کا نمائندہ ذوالقرنین ہے۔ اس دوسرے قصہ میں جو فائدہ کی باتیں ہیں وہ یہ ہیں:۔ بادشاہ کو اپنے ملک کا دورہ کرکے اپنی رعیت سے آگاہی حاصل کرنی چاہیے۔ دورہ میں اپنی ضروریات کے اسباب اپنے ساتھ رکھنے چاہییں تاکہ رعیت پر اُس کا کوئی بوجھ نہ ہو۔ رعیت کو اپنے قوانین سے خصوصًا جو رعیت کے امن اور آسائش کے متعلق ہوں آگاہ رکھنا چاہیے قوانین ایسے مختصر اور قریب الفہم ہونے چاہییں جن کا سمجھنا اور یاد رکھنا رعیت کے لیے آسان ہو۔ ایسے قوانین نہ ہوں کہ اگر کوئی شخص ساری عمر صرف کر دے تو نہ اُن کو پوری طرح سمجھ سکے اور نہ اُن پر حاوی ہو سکے۔ رعیت کے استغاثوں پر کوئی محصول نہیں لگانا چاہیے۔ پبلک کے فائدہ کے لیے جو کام بنائے جاویں۔ ان کا خرچ خزانہ سرکاری یا بیت المال سے دینا چاہیے۔ بادشاہ کے ممالکِ محروسہ میں جتنی زبانیں بولی جاتی ہوں ان کے ترجمان اپنے دربار میں رکھنے چاہئیں۔ اگر بادشاہ عادل اور نیک سیرت ہو تو اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات جو پاک دلوں کے قریب ہے اس کو بھی اپنے الہام سے محروم نہیں رکھتی۔ یاجوج ماجوج کے جسمانی فسادوں سے ایک قوم کو امن دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک ذوالقرنین بھیجا تھا۔ اور موجودہ زمانہ میں یاجوج ماجوج کے روحانی نقصانوں سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کا بروز یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان بھیجا جس نے اُن کے حملوں سے قوم کو بچانے کے لیے لٹریچر کی ایک دیوار بنا دی۔ مگر حصہ کثیر نے اس سے استفادہ کرنے کے بجائے کفرانِ نعمت کیا۔ وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو یہودیوں کی طرح اپنی نعما سے محروم کر دیا ہے

رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ

جاوے گا اگرچہ ویسا اور بھی اس کی مدد کو لائیں کہو میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری طرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ

اکیلا معبود ہے تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی امید ہے اس کو چاہیئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی

بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا سب پر پھل لگانے والا ہے

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

یہ تیرے پروردگار کی رحمت کا مذکور ہے جو اپنے بندے زکریا پر کی تھی جب اس نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارا

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ

کہا اے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے سفید ہو گیا ہے اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے

رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا

مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا اور مجھ کو اپنے پیچھے اپنے بھائی بندوں سے خوف ہے اور میری عورت بانجھ ہے

فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ

سو تو مجھے اپنی بارگاہ سے ایک وارث عطا کر جو میرا اور نسل یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے پروردگار اس کو

رَضِيًّا ﴿٦﴾ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾

اپنا مقبول بنا اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا ہم نے اس نام کا پہلے کوئی نہیں بنایا

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

اس نے کہا میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا اور میری عورت بانجھ ہے اور میں خود بڑھاپے کی نہایت کو پہنچ

---

٣١٠ - آیات ١٠٠ تا ١١٠ - جو قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو اور اس کا کلام ہی نہ سن سکتی ہو وہ جہنم میں ہے۔ اس کو کبھی اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ اللہ کے بندوں کو معبود بنا کر چاہتے ہیں کہ نجات حاصل کریں۔ یہ ان پر بھروسہ کر کے اپنی ساری کوشش اور عمر دنیا کے کاموں پر لگا دیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔ یہ ان کے خسران کا نشان ہے۔ ان اعمال کو قیامت میں کچھ وزن نہ دیا جائے گا۔ یہ حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ سمجھ کر اس کو اللہ تعالیٰ کے تخت پر بٹھلاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی جملہ مخلوق کلمۃ اللہ ہے۔ ہر ایک چیز اللہ کے کلام یعنی کن سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پروردگار کے کلمات یعنی مخلوق کو لکھنے کیلیے سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور جملہ درخت اقلام بن جائیں اور ان سمندروں کے برابر اور سمندر بھی سیاہی مہیا کرنے کے واسطے مدد پر لگا دیے جاویں تو سمندر ختم ہو جاویں گے مگر اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ رسول صلعم کو حکم ہوتا ہے کہ اعلان کر دے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک معبود یگانہ ہے۔ جو اللہ کا قرب چاہتا ہے وہ نیک عمل کرے اور اللہ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ بنا دے۔ یہ ہے صادق مصلح کا شعار۔ اور انسان اپنی ایسی ہی جنس کا اتباع کر سکتا ہے۔ اللہ یا ابن اللہ کا اتباع جو اس کی جنس سے نہیں، نہیں کر سکتا۔

عِتِیًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ

گیا ہوں۔ اس نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ تیرے پروردگار نے کہا کہ یہ بات میرے لئے آسان ہے اور اس سے پہلے میں نے تم کو پیدا کیا

تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ

تھا اور تم کچھ نہ تھے۔ ذکریا نے کہا اے میرے پروردگار میرے لئے ایک نشانی مقرر کر۔ اس نے کہا تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین رات برابر

لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً

لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے ف ٣١١ تو وہ عبادت خانہ سے اپنی قوم کے پاس نکل کر آیا تو ان کو اشارہ سے کہا کہ صبح اور شام نماز

وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ

پڑھتے رہو۔ اے یحییٰ اللہ کی کتاب کو مضبوط پکڑ۔ اور ہم نے لڑکپن میں اس کو اپنی بارگاہ سے حکمت اور رحمدلی اور

لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۗ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَ

پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیزگار تھا اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا اور

سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اس پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاویگا ف ٣١٢ اور اس کتاب میں مریم کا ذکر

ع ١٠

سورۂ مریم مکیّہ

٣١١ ۔ آیت ١ تا ١٠۔ حضرت ذکریا پیرانہ سالی میں ایک نیک ولد کے لیے دعا کرتا ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے اور فرشتہ بشارت دیتا ہے اس پر حضرت ذکریا اپنے الہام کی صداقت کے لیے ایک نشان مانگتا ہے اس کو نشان یہ دیا جاتا ہے کہ باوجود صحت کی حالت میں ہونے کے تین راتیں کلام نہیں کر سکے گا۔ حضرت ذکریا ملہم تھا (یقیناً) ملہمین کے الہام ہمیشہ محفوظ نہیں ہوتے۔ اور گاہ ذوالوجوہ ہونے کے سبب ان کا مفہوم یقینی نہیں ہوتا۔ اس واسطے ذکریا نے اپنا اطمینان کرنا چاہا۔ یہ ملہمین کے لیے ایک ہدایت ہے۔ جب تک ان کے الہام کی تائید اور ذرائع سے نہ ہو اس پر کوئی دعوٰی وغیرہ کی بنیاد نہ رکھیں۔ آج کل غیر معمولی طور پر ملہمین کی کثرت ہے اور ہر ایک ایک ادعا رکھتا ہے اور بعض مشترک ادعا رکھتے ہیں۔ یہ طائفہ مسلمانوں کے لیے ابتلا کا باعث ہے۔ الہام کی قدر و منزلت انہوں نے لوگوں کی نظروں میں گھٹا دیا ہے۔

حضرت ذکریا کی دعا میں قابل نوٹ باتیں یہ ہیں جو ہر ایک داعی کو ملحوظ رکھنی چاہییں۔

(١) دعا تخلیہ میں ہو تا کہ خارج کی کوئی چیز یا آواز داعی کی توجہ اپنی طرف جذب نہ کرے۔ جملہ توجہ کا مرکز ذاتِ الٰہی ہو۔

(٢) مطلوب کی تحصیل کے لیے جو اسباب ہیں اُن کی نفی کرتا ہے کہ ان سے تحصیل مطلوب کی کوئی امید نہیں۔ اسباب پر تکیہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اپنی اور اپنی زوجہ کی عدم قابلیت بیان کرتا ہے۔

(٣) اپنی گذشتہ دعاؤں کی قبولیت کا اقرار کرتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور مسکین نوازی کا اظہار ہو۔

(٤) اپنے مطلوب کی طرف اپنی احتیاج کی ضرورت بیان کرتا ہے کہ میرے وارث نہ ہونے سے میرے بنی عم سے مجھے خطرہ ہے کہ وہ وارث ہوں گے اور آباء سے جو علم اور دین ہم کو پہنچا ہے وہ ضائع نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے اُن کا چلن اچھا نہ تھا۔

٣١٢ ۔ آیت ١٥۔ یہ وہ آیت ہے جو یحییٰ کی زندگی کا نقشہ کھینچنے کے لیے اس کی پیدائش پر کہی گئی تھی۔ بصورتِ دیگر یموت کی جگہ مات کا لفظ چاہیئے تھا۔

مریم اذ انتبذت من اهلها مکانا شرقیا (۱۶) فاتخذت من دونهم

کو وسے جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رخ مکان میں چلی گئی پھر لوگوں کی طرف سے پردہ ڈال لیا

حجابا فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا (۱۷) قالت انی

تو ہم نے اپنا فرشتہ اس کی طرف بھیجا تو وہ اس کے آگے ایک خوبصورت انسان کی شکل میں نمودار ہوا مریم نے کہا اگر تم کو خدا

اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا (۱۸) قال انما انا رسول ربک لاهب

کا خوف ہے تو میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اس نے کہا میں تو تیرے پروردگار کا ایلچی ہوں تاکہ تم کو ایک

لک غلما زکیا (۱۹) قالت انی یکون لی غلم ولم یمسسنی بشر ولم اک

پاک لڑکا بخشوں اس نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے چھوا نہیں اور نہ میں

بغیا (۲۰) قال کذلک قال ربک هو علی هین ولنجعله ایة للناس ورحمة

بدکار ہوں اس نے کہا ایسا ہی ہوگا تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے غرض یہ ہے کہ ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک

منا وکان امرا مقضیا (۲۱) فحملته فانتبذت به مکانا قصیا (۲۲)

نشان بنائیں اور ہمارے رحم کا ذریعہ ہو اور یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے تو مریم کو اس کا حمل رہ گیا تو اس حمل کے ساتھ الگ دور کے کسی مکان میں چلی گئی

فاجاءها المخاض الی جذع النخلة قالت یلیتنی مت قبل هذا

تو درد زہ اس کو ایک کھجور کے درخت کے تنہ کے پاس لے آیا کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی

وکنت نسیا منسیا (۲۳) فنادها من تحتها الا تحزنی قد جعل ربک

بسری ہو جاتی تو فرشتہ نے اس کو نیچے کی طرف سے آواز دی کہ آزردہ نہ ہو تیرے پروردگار نے تیرے نیچے کی

تحتک سریا (۲۴) وهزی الیک بجذع النخلة تسقط علیک رطبا جنیا (۲۵)

طرف ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور درخت کھجور کے تنہ کو اپنی طرف ہلا تاکہ تجھ پر تازہ کھجوریں گرائے

فکلی واشربی وقری عینا فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت

تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر اگر تم کو کوئی آدمی نظر پڑے تو کہنا کہ میں نے رحمن کے لئے روزہ

للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا (۲۶) فاتت به قومها تحمله قالوا

کی منت مانی ہے تو میں آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی تو اس بچہ کو اپنی قوم کے پاس اٹھا لائی انہوں نے کہا

یمریم لقد جئت شیئا فریا (۲۷) یاخت هرون ما کان ابوک امرا سوء

اے مریم تو بڑی عجیب چیز لائی اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور

وما کانت امک بغیا (۲۸) فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی

نہ تیری ماں بدکار تھی تو اس نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کر دیا انہوں نے کہا اس سے کیسے کلام کریں جو

المهد صبیا (۲۹) قال انی عبد الله اتنی الکتب وجعلنی نبیا (۳۰) و

جھولے میں بچہ ہے لڑکے نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے اور

جعلنی مبرکا این ما کنت واوصنی بالصلوة والزکوة ما دمت حیا (۳۱)

جہاں کہیں میں رہوں مجھ کو بابرکت کیا ہے اور مجھ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا تاکیدی حکم دیا ہے

وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا (۳۲) والسلم علی یوم ولدت و

اور اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے والا اور مجھ کو سخت گیر بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر اللہ کی امان ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

يَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي

مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم میں نے سچی بات کہدی ہے جس میں

فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا

یہ جھگڑتے ہیں وقف لازم اللہ کے شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنالے اس کی ذات پاک ہو جب وہ کسی کام کا عزم کر لیتا ہے تو صرف

---

۳۱۳ ۔ آیات ۱۶ تا ۳۴ ۔ ان آیات میں حضرت مسیح کی ولادت کا ذکر ہے ۔ اس سے پہلے حضرت یحییٰ کی ولادت کا ذکر کیا ہے اور پھر حضرت عیسیٰ کی ولادت کا ۔ یہ اس واسطے کہ دونوں کی ولادت غیر طبعی طریق پر عمل میں آئی ہے ۔ چونکہ عیسائی مسیح کی ولادت سے اس کی الوہیت پر استدلال کرتے ہیں اس واسطے مسلمانوں کا ایک قلیل گروہ ان کی تردید کے لیے اس پر زور دیتا ہے کہ مسیح کی ولادت سنت اللہ کے موافق طبعی طریق پر ہوئی ہے ۔ مگر اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر مسیح کی غیر طبعی پیدائش سے اللہ تعالیٰ کی توحید معرض شک میں پڑتی تو اللہ تعالیٰ بین طریق سے اس کی تردید کرتا ۔ انسانوں پر نہ چھوڑتا کہ وہ اس کی تردید کے لیے دلائل پیدا کریں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی توحید کے لیے بڑا غیور ہے ۔

اس مسئلہ کے متعلق چند ایک امور کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے ۔ اوّل یہ کہ مسیح کی ولادت کے متعلق کوئی نص صریح نہیں اس لیے کسی ایک پہلو پر یقین کا مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ البتہ ایک پہلو راجح اور دوسرا مرجوح ہے ۔ دوم یہ کہ یہ مسئلہ اصول دین سے نہیں ۔ کسی ایک پہلو کا عقیدہ رکھنے والے کے ایمان اور اسلام میں کوئی خلل نہیں آ سکتا ۔ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے جن باتوں کا علم دینا عوام کے لیے ضروری نہیں اللہ تعالیٰ ایسی باتوں کو اکثر مجمل رہنے دیتا ہے ۔ سوم یہ کہ مسیح کو بے پدر پیدا ہونے سے اس کی الوہیت پر کوئی استدلال نہیں ہو سکتا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس استدلال کے ابطال کے لیے سورہ آل عمران میں یہی پہلو اختیار کیا ہے جہاں فرمایا ہے کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ۔ اس میں غیر طبعی ولادت کو تسلیم کر لیا ہے مگر یہ تسلیم نہیں کیا کہ اس سے الوہیت ثابت ہوتی ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے الوہیت پر کوئی دلیل ہو سکتی تھی تو ضرور اللہ تعالیٰ صریح الفاظ میں اس کی تردید کرتا ۔ حالانکہ اس عقیدہ کی تردید تو نہیں کی مگر الفاظ ایسے ذو الوجوہ دیئے ہیں جن سے اس عقیدہ کی تائید ہوتی ہے ۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور حکمت سے بہت بعید نظر آتا ہے کہ ایسے عظیم الشان فتنہ پر خاموش رہے اور اس کے برخلاف کوئی فیصلہ نہ دے ۔ اس کی طبعی ولادت کا عقیدہ رکھنے والے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید صریح الفاظ میں اس واسطے نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے سنت پر اکتفا کیا ۔ کہ اس کی سنت موجود ہے اور اس کی سنت تبدیل نہیں ہوتی ۔ ان کے عقیدہ کا مدار بھی سنت الٰہی پر ہے ۔ مگر میرے نزدیک ان کی دلیل غیر تام ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی عام سنت سے کسی واقعہ کو خارج کرنے کا اختیار ہے ۔ سنت اللہ نے اس کا اختیار کو سلب نہیں کیا ۔ اور کسی امر کو نادراً عام سنت اللہ سے مستثنیٰ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم کہیں سنت اللہ تبدیل ہو گئی ۔ سنت اللہ تو وہی قائم رہتی ہے جو پہلے تھی ۔ میں قرآن کریم ہی سے اپنے اس عندیہ کا ثبوت دیتا ہوں ۔ فلما رأوا بأسنا قالوا آمنا باللہ وحدہ وکفرنا بما کنا بہ مشرکین ۔ فلم یک ینفعہم إیمانہم لما رأوا بأسنا سنت اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر ھنالک الکافرون (سورہ مومن ۔ آیات ۸۴ ، ۸۵) اس آیت سے ثابت ہے کہ یہ سنت الٰہی ہے کہ جب کسی قوم یا فرد پر عذاب آ جاتا ہے تو اس وقت کا ایمان قبول نہیں ہوتا ۔ اب اس سنت اللہ کے خلاف ہوتا دیکھو فلولا کانت قریۃ آمنت فنفعہا إیمانہا إلا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناہم إلی حین (سورۂ یونس ۹۸) اس آیت میں یہ ذکر ہے ۔ کسی قریہ پر جب عذاب آیا تو اس وقت کے ایمان نے اس کو فائدہ نہ پہنچایا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب ان پر عذاب آیا تو وہ ایمان لائے اور ان کے ایمان نے ان کو نفع پہنچایا عذاب اٹھا دیا گیا ۔ اور دنیا سے ایک وقت تک بہرہ مند ہوئے ۔ قوم یونس کے لیے عام سنت اللہ پر عمل نہیں کیا گیا ۔ ان کو سنت اللہ سے مستثنیٰ

(باقی صفحہ ۳۱۵)

يَقُولُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

کہدیتا ہے ہوجا تو وہ ہو جاتا ہے اور بلاشک اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے تو اسی کی بندگی کرو یہ سیدھا رستہ ہے تو فرقوں نے آپس میں اختلاف کیا سو خرابی ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کی باتیں اختیار کیں

(بقیہ صفحہ ۳۱۴) رکھا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی غیر طبعی امر کے وقوع سے صرف اس دلیل سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ سنت اللہ کی برخلاف ہے۔ اب میں ان آیات کی تفسیر کرتا ہوں جو عنوان میں دی گئی ہیں۔

مریم بالغہ ہوکر مسجد سے الگ ہوتی ہے۔ کسی شرقی مکان میں جاکر رہتی ہے حیض سے پاک ہوکر غسل کے لیے محجوب ہوتی ہے (یہ وہ حالت ہے کہ عورت کو نہایت درجہ مرد کی طرف میلان ہوتا ہے) وہاں فرشتہ ایک خوبصورت مرد کی شکل میں متمثل ہوکر سامنے آتا ہے وہ اس کو مرد سمجھ کر اس کے شر سے رحمٰن کی پناہ ڈھونڈتی ہے۔ مگر وہ ایک فرزند کی بشارت دیتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ایک نوجوان لڑکی کو بشارت دینے کا وقت وہ تجویز کیا تھا جب وہ برہنہ غسل کررہی ہے۔ ففکروا یا اولی الالباب اور مبشر فرشتہ خود کو ایک خوبصورت رجل کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ درحقیقت (یہ ایک نقشہ ہے کہ جس سے انزال عمل میں آتا ہے) وہ مبشر کے آگے سنت اللہ پیش کرتی ہے کہ مرد سے اس کی صحبت نہیں ہوئی۔ فرشتہ کہتا ہے یہ بات صحیح ہے مگر اللہ کہتا ہے بغیر صحبت مرد بچہ پیدا کرنا میرے لیے آسان ہے (یہاں طبعی پیدائش ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ تیرا نکاح کرا دینا میرے لیے آسان ہے۔ اگرچہ کسی عورت کا نکاح کرادینا تو مشکل امور میں سے نہیں ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ محررہ کا نکاح کرنا خلاف دستور تھا۔ حالانکہ یہ بات بھی غلط ہے جب مریم پیدا ہوئی تھی تو اس کی ماں نے یہ دعا کی تھی۔ انی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطٰن الرجیم۔ (آل عمران ۳۵) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محررہ کا نکاح نہ کرنا کوئی دستور نہ تھا۔ یہ اول لڑکی تھی جو محررہ ہوئی اور آئندہ اس سے لڑکیاں محررہ ہونے لگیں۔) (یہ تو ثابت ہوگیا کہ یہاں جس بات کو آسان کہا گیا ہے وہ نکاح کرانا نہیں بلکہ بغیر صحبت مرد بچہ پیدا کرنا مراد ہے)

آگے اللہ فرماتا ہے کہ ہم اُس کو الناس کے لیے نشان بنائیں گے (الناس سے مراد قوم یہود ہے اور اس کے نشان ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ یہود سے انقطاع نبوت کا ایک نشان ہوگا) آگے فرماتا ہے یہ امر فیصلہ ہوچکا ہے۔ (اس سے پایا جاتا ہے کہ مریم گھبراتی ہے کہ بے شوہر پیدائش اُس کے لیے بدنامی کا باعث ہوگی اس واسطے کہہ دیا گیا کہ یہ بات ٹل نہیں سکتی اس سے ظاہر ہے کہ خود مریم نے یہی سمجھا تھا کہ بچہ بے شوہر پیدا ہوگا ورنہ گھبرانے کی کوئی بات نہ تھی۔ اگر یہاں اتنا فقرہ اور ہوتا کہ اُس کا نکاح ہوگیا تو بات صاف ہوجاتی لیکن فا تعقیب کے فعل پر لگا کر کہا جاتا ہے کہ فحملتہ یعنی پس فرزند مذکور کو حمل میں لے لیا) دردِ زہ کے وقت شرم کے مارے جنگل میں چلی جاتی ہے حالانکہ ابتدائے وضع حمل کے وقت دائی کی امداد ضروری ہوتی ہے۔ وضع کے وقت بھی کہتی ہے کہ کاش میں مرجاتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔ (ہوسکتا ہے کہ یہ تمنا درد کے سبب سے ہو جیسا کہ طبعی تولد ماننے والے کہتے ہیں۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ شرم کے مارے یہ کہتی ہے) بچہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے پیدا ہوا۔ جنگل ہے کوئی کھانے پینے کا سامان نہیں۔ الہام ہوتا ہے کہ غم نہ کھا تیرے پروردگار نے تیرے پاس کے نشیب میں چشمہ جاری کر رکھا ہے اور کھجور کے تنہ کو ہلا تازہ کھجوریں تجھ پر گریں گی کھا اور پی اور مطمئن ہو۔ یہودیوں میں یہ مشہور تھا کہ ان کو رومیوں سے نجات دلانے کے لیے بنی اسرائیل میں ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا۔ اس پر رومی گورنر نے فرعون کی طرح یہ حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مارے جایا کریں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ مریم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی بشر تیرے سامنے آئے تو تُو اس سے (اشارہ سے) کہدے کہ میں نے آج الرحمٰن کے لیے خاموشی کا روزہ رکھا ہے۔ میں کسی انسان سے کلام نہیں کروں گی۔ یہ احتیاط اللہ تعالیٰ نے اس واسطے سکھائی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ انسان جو اتفاق سے وہاں آنکلا ہے کوئی سرکاری مخبر ہو اور جنگل میں ایک اکیلی عورت کو مع بچہ دیکھ کر یہ گمان کرے کہ یہ کوئی اسرائیلی عورت ہے کہ اپنے بچہ کو بچانے کے لیے یہاں آئی ہے۔ آخر بچہ کو قوم کے پاس اٹھا لائی (معلوم نہیں کتنی مدت کے بعد) قوم ان الفاظ سے اُس کو مخاطب کرتی ہے۔ اے مریم! تو نہایت (باقی صفحہ ۳۱۶)

مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ

اس بڑے دن کو اللہ کے حضور میں حاضر ہونے سے جس دن ہمارے آگے حاضر ہونگے تو کیسے سنتے اور دیکھتے ہونگے لیکن آج یہ ظالم کھلی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

گمراہی میں ہیں اور ان لوگوں کو اس حسرت کے دن سے ڈرا جب کام کا فیصلہ کر دیا جاوے گا اور یہ لوگ غفلت میں ہیں

وقف لازم

(بقیہ صفحہ ۳۱۵) عجیب شے لے آئی ہے ۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں زانیہ تھی۔ وہ مسیح کی طرف اشارہ کردیتی ہے ۔ آگے مسیح کا بیان ہے ۔ اس نے کہا میں عبداللہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی اور مجھے اس نے نبی بنایا اور مجھ بابرکت بنایا جہاں ہوں اور مجھے تاکید کی کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں اور اپنی ماں سے نیک سلوک کروں اس نے مجھے جبار شقی نہیں بنایا مجھ پر سلام ہے جب پیدا ہوا جب مروں گا جب زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ۔ یہ ہے عیسی ابن مریم جن باتوں میں جھگڑتے ہیں ان میں سچا قول یہی ہے ۔ آیت ۲۷ سے آخر ۳۴ تک کی تشریح کے لیے ایک تمہید کی ضرورت ہے ۔ مریم اور یوسف کو یہ خوف پیدا ہوگیا تھا کہ بچہ مارا نہ جاوے ۔ کیونکہ اس کی شہرت ہوگئی تھی ۔ وہ اس کو لے کر مصر چلے گئے ۔ وہاں کے حالات تاریکی میں ہیں جب پہلا حاکم مرگیا اور اس کی جگہ دوسرا جانشین ہوا تو وہ حضرت مسیح کو لے کر اپنے وطن میں واپس آئی مسیح اس وقت ۳۰ سالہ تھا ۔ میں پہلے ان لوگوں کی مختصر تفسیر بیان کرتا ہوں جو اس کی طبعی ولادت کے قائل ہیں ۔ وہ آیت ۲۷ کے بعد کے واقعہ کو مصر کی واپسی کے بعد سے متعلق کرتے ہیں ۔ تحملہ کا ترجمہ کرتے ہیں مریم اس کو سوار کر کے لے آئی اور لفظ فری سے مراد لیتے ہیں کہ یہ بچہ بزرگوں کو برا کہتا ہے اور خدائی کا دعوی کرتا ہے ۔ اس نے مسیح کی طرف اشارہ اس واسطے کیا کہ وہ خود جواب دے ۔ چنانچہ اس نے جو جواب دیا وہ اس کی نبوت کے بعد کا ہے ۔ یہ ایک مہد کے بچہ کا بیان نہیں ہوسکتا ۔ یہ تاویلات اگرچہ اس سے ماقبل کے واقعہ سے مخالف پڑتی ہیں ۔ تاہم گنجائش رکھتی ہیں ۔ جو لوگ اس کی ولادت غیر طبعی سمجھتے ہیں وہ واقعات کی تاویل یوں کرتے ہیں تحملہ کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ اس کو گود میں اٹھا لائی ۔ اس کو سوار کر کے لائی بر خلاف عادت پڑتا ہے کہ ۳۰ برس کے جوان کو سوار کر کے خود پیادہ اس کے ساتھ آئی ۔ علاوہ بریں مصر سے واپس تانہ آیا تھا ۔ اس کے متعلق یہ اعتراض کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ الوہیت کا مدعی ہے یا بزرگوں کو کوستا ہے ۔ قوم نے اعتراض تو مریم پر کیا تھا مگر وہ خاموش رہی اور مسیح کی طرف اشارہ کیا وہ خاموش اس واسطے رہی کہ وہ کسی طرح قوم کے ظن کی تردید نہیں کرسکتی تھی ۔ وہ اگر کہتی تو یہ کہتی کہ بے شوہر پیدا ہوا ہے ۔ تو اس کو کون مانتا ۔ مسیح نے جو بیان دیا ہے اس سے ضرور اس امر کی تردید ہوسکتی ہے کہ وہ زنا کا بچہ ہے ۔ اور سوا اس بیان کے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالے کا مقرب بیان کرے اور کوئی تاویل اس کی مقدس ولادت کے متعلق نہیں ہوسکتی ۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ ایک مہد کے بچہ نے یہ کلام کس طرح کیا اور اس حالت میں اس نے یہ کس طرح کہا کہ اللہ تعالے نے اس کو نبی بنایا ہے اور کتاب دی ہے اور احکام دیے ہیں ۔ سو مہد میں کلام کرنا تو قرآن کریم سے ثابت ہے اور مہد میں کلام کرنے کا ذکر قرآن کریم نے اس واسطے کیا ہے کہ یہ ایک غیر معمولی کلام تھا ۔ جو مسیح نے بطور بائبل کے کیا تھا ۔ ورنہ مہد میں بچے گفتگو کیا ہی کرتے ہیں اس کے ذکر کی ضرورت ہی کیا تھی مسیح کے کلام میں یہ الفاظ بھی ہیں برا بوالدتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان سے نکلوائے ۔ اور یہ ایسے الفاظ ہیں کہ طبعی ولادت ماننے والے اس کی کوئی تاویل نہیں کرسکتے ۔ اگر اس کا کوئی والد بھی ہوتا تو بچگی کی حالت میں جو کلام اللہ تعالیٰ نے اس سے کہلوایا ۔ اس میں یہ الفاظ ہوتے برا بوالدی یتی ۔ آخری آیت ۳۴ اس امر میں نص ہے کہ اللہ تعالے نے ان امور کا فیصلہ کر دیا ہے جن میں جھگڑا تھا ۔ اور بڑا جھگڑا تو مسیح کی ولادت کا تھا ۔ اور اسی کو الوہیت کی دلیل وفد نجران نے بنایا تھا ۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا کیا فیصلہ کیا سوا اس کے کہ یہ کہا کہ یہ ولادت الوہیت کی دلیل نہیں ہوسکتی ۔ جیسا کہ سورہ آل عمران میں ذکر ہوچکا ۔ آیت ۵۹ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر طبعی پیدائش تسلیم کر لی گئی ہے ۔

وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے — ہم ہی اس زمین کے وارث ہونگے — اور ان سب کے جو زمین پر ہیں اور ہماری طرف سب لوٹائے جاویں گے

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر — وہ بڑا سچا نبی تھا (۳۱۴) — جب اس نے اپنے باپ کو کہا اے میرے ابا

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ

تو اس کی بندگی کیوں کرتا ہے — جو نہ سنتا ہے — اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے کچھ کام آتا ہے — اے میرے ابا مجھ کو کچھ علم حاصل ہوا ہے

مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ

جو تم کو حاصل نہیں — تو تو میرے پیچھے چل — تاکہ میں تم کو — سیدھا رستہ دکھاؤں — اے میرے ابا شیطان کی بندگی

الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ

نہ کر — کیونکہ شیطان — رحمان کا نافرمان ہے — اے میرے ابا — میں ڈرتا ہوں کہ

يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ

رحمان کی طرف سے تم کو عذاب آ پہنچے — تو تو شیطان کا ساتھی ہو جاوے — اس نے کہا اے ابراہیم کیا تو

عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ

میرے معبودوں سے — پھرا ہوا ہے — اگر تو باز نہیں آئے گا تو میں تم کو سنگسار کر دوں گا اور بہت مدت مجھ سے الگ ہو جا — ابراہیم نے کہا

عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

سلامت رہو — میں تیرے لئے اپنے پروردگار سے تیرے گناہوں کی بخشش مانگوں گا وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے — اور میں تم سے اور ان سے جن کو تم اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا

سوا پکارتے ہو الگ ہوتا ہوں — اور اپنے پروردگار کو پکارا کروں گا — اور امید ہے کہ اپنے پروردگار سے دعا کر کے میں محروم نہ رہوں گا — تو جب وہ

اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا

ان سے اور ان سے جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے الگ ہو گیا — تو ہم نے اس کو اسحق اور یعقوب عطا کئے — اور سب کو ہم نے نبی

جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

بنایا — اور ہم نے ان کو اپنی رحمت — عطا کی — اور ہم نے ان کے لئے اعلیٰ درجہ کا — ذکر خیر جاری رکھا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ

اور اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر — وہ بڑا نفسانیت سے پاک — اور رسول نبی تھا — اور ہم نے اس کو طور کی

---

۳۱۴ ۔ آیت ۴۱ ۔ اس آیت میں حضرت ابراہیم کو صدیقًا نبیًا کے الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ ہر ایک نبی صدیق ہوتا ہے یہاں خصوصیت سے اس کو صدیق کے لفظ سے یاد کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض لوگ اس کی طرف تین کذب منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کی ہے ایک حدیث میں جو روایت کی رو سے صحیح ہے ان کذبات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اس زمانہ میں میرا یا میرے سے اوپر کسی فاضل انسان کا یہ مرتبہ نہیں کہ وہ حدیث کو روایت کی رو سے غلط قرار دے ۔ یہ محدثین کا کام تھا درایتًا ہر ایک عالم اس کی تنقید کر سکتا ہے میرے نزدیک حدیث کی تاویل یہ ہے کہ حضرت رسول صلعم بعض اوقات ایسی بات کا ذکر کر دیتے تھے جو لوگوں میں مشہور ہوتی تھی نہ اس لئے کہ وہ صحیح ہے ۔ بلکہ اس لئے کہ لوگوں کو علم دیا جائے کہ لوگ انبیاء کے متعلق ایسی باتیں بھی کہہ دیتے ہیں ۔ ان باتوں کو جو حضرت خلیل کے متعلق کہی گئی ہیں تنقید کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان میں سے کسی ایک میں بھی جھوٹ کا شائبہ نہیں اپنے موقع پر اس کا ذکر کر دوں گا ۔

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ

داہنی طرف سے پکارا اور اس کو اپنا راز دار بنانے کیلئے اپنے قریب بلایا اور ہم نے اپنے رحم سے اس کو اس کا بھائی ہارون بھی

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ

عنایت کیا اور اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدہ کا سچا اور رسول نبی تھا

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ

ف ۳۱۵ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے پروردگار کے

رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ

ہاں پسندیدہ تھا اور اس کتاب میں ادریس کا ذکر کر وہ بڑا سچا نبی تھا ف ۳۱۶ اور ہم نے

مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ

اس کو بلند مکان پر اٹھایا یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے اپنا فضل کیا یہ آدم کی نسل میں اور ان لوگوں کی نسل ہیں جن کو ہم نے نوح کے

اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا

ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی نسل سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے سیدھے رستہ پر چلایا

وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْ

اور ان کو برگزیدہ کیا جب ان کو رحمٰن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے تھے اور روتے تھے پھر ان کے بعد

السجدۃ

بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے سو یہ اپنی ہلاکت سے جا ملیں گے

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کی کچھ حق تلفی نہ کی

شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

جاوے گی وہ دوامی باغ ہیں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے بندوں سے ایسی حالت میں کیا ہے کہ وہ بہشت ابھی نظر والے پوشیدہ ہے البتہ اس کا

مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾

وعدہ پیش آنیوالا ہے اس میں کوئی بیہودہ بات کان میں نہ پڑیگی ہوگا تو سلام سلام ہوگا اور ان کا رزق اس میں صبح اور شام ملتا رہے گا

رسول اور نبی کا فرق

۳۱۵- آیت ۵۱ آیت ۵۴ میں حضرت موسٰی اور حضرت اسمٰعیل کے متعلق رسولاً نبیاً کے الفاظ آئے ہیں۔ شرعاً یہ مترادف نہیں ہیں۔ کیونکہ سورہ الحج ۲۲ آیت ۵۲ میں یہ الفاظ آئے ہیں وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطٰن فی امنیتہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اور نبی کے مفہوم میں فرق ہے اور ان میں عموم خصوص من وجہ ہے۔ ہر نبی رسول ہوتا ہے اور ہر رسول نبی نہیں ہوتا۔ رسول کا لفظ محدثین (رسول والی) ہر مجددی یا پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو مبعوث ہوتے ہیں مگر نبی نہیں ہوتے۔

۳۱۶- آیت ۵۶ اس آیت میں حضرت ادریس کی نسبت بھی صدیق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کا زمانہ حضرت نوح سے ماقبل ہے۔ کتاب پیدائش میں (۱۵ - ۲۴) اس کو حنوک کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے اور اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور غائب ہوگیا۔ خدا نے اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب پیدائش کے الفاظ کے مقابل یہ الفاظ رکھے ہیں ورفعنٰہ مکانا علیا۔ اس سے بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حنوک یعنی ادریس کو بطور معراج آسمان کی سیر کرائی گئی تھی۔ صدیق کی صفت جو اس کی نبوت کے ساتھ ضم کی گئی ہے اس سے اس قدر پایا جاتا ہے کہ اس کی نسبت بھی کذب کے الزام تھے۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ

یہ وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم ان بندوں سے اس کو بنائیں گے جو پرہیزگار رہو گا (فرشتوں کی زبانی رسول کو سنایا جاتا ہے) اور ہم اپنے پروردگار

رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

کے حکم کے سوا نہیں اترتے اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور تیرا پروردگار بھول جانے والا نہیں

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ

٢١٧ وہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور ان چیزوں کا بھی جو ان کے درمیان ہیں تو اسی کی بندگی کر اور اسی کی بندگی کیلئے تکلیفوں کی برداشت

لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ

کر کیا اس جیسا کوئی اور تم کو معلوم ہے اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو زندہ کرکے نکالا جاؤں گا اور کیا انسان یاد نہیں

الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ

کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے پیدا کیا اور وہ کچھ بھی نہ تھا تو تیرے پروردگار کی قسم ہے کہ ہم ان کو اور شیطانوں کو

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ

اکٹھا کریں گے پھر ان کو دوزخ کے گرد دوزانو بیٹھے ہوئے حاضر کرینگے پھر ہم ہر ایک گروہ میں سے ان لوگوں کو الگ نکالیں گے جو رحمان کے

عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِنْ مِنْكُمْ

مقابلہ میں سرکشی میں زیادہ سخت تھے پھر ہم کو وہ لوگ خوب معلوم ہیں جو اس میں داخل ہونے کے زیادہ سزاوار ہیں اور تم میں سے کوئی

إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ

ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گذرے یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو تیرے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کرلی ہے پھر ان لوگوں کو نجات دیں گے جنہوں نے

الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ

پرہیزگاری کی اور ظالموں کو اس میں دوزانو بیٹھے ہوئے چھوڑ دینگے اور جب ہمارے کھلے احکام ان کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو جن لوگوں نے انکار کیا ہے ان لوگوں

آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ

سے جو ایمان لائے ہیں یہ کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں سے حیثیت کس کی زیادہ اچھی اور مجلس کس کی زیادہ بارونق ہے اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی نسلیں

قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا

ہلاک کردی ہیں جو ساز و سامان اور نمائش میں زیادہ اچھی تھیں ان سے کہو جو شخص گمراہی میں پڑا ہے رحمان کی رحمت چاہتی ہے کہ اس کی ڈھیل بڑھاتا

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

جائے (باوجود اس قدر مہلت کے اور وہ اپنے حال سے اس وقت تک غافل رہتا ہے) کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں جس کا وعدہ دیا جاتا ہے خواہ عذاب خواہ وہ گھڑی

شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ

تو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اپنی حیثیت میں کون بدتر اور جتھے میں کون زیادہ کمزور ہے اور جو لوگ راہ راست پر ہیں اللہ ان کی ہدایت (کے سامان)

الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا

بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے پروردگار کے ہاں جزا کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں تو کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جسے ہمارے احکام

---

٢١٧ - آیت ٦٤ - اس آیت میں متکلم مع الغیر کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں یہ ظاہر ہے کہ یہ کسی اور جماعت کی طرف سے نقل کیے گئے ہیں اور وہ فرشتے ہیں انبیاء نہیں۔ جیسا کہ بعض نے کہا۔ اگر انبیاء کی طرف سے ہوتے تو بامر ربک کی جگہ بامرنا چاہیے تھا اور ما کان ربک کی جگہ ما کان ربنا ہوتا۔ یہ آیت ملائک کے نزول کے متعلق سنت الٰہی بیان کرتی ہے۔

وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾
انکار کیا اور یہ کہا کہ (قیامت ہوگی تو بھی) مجھ کو مال اور اولاد دیجاویگی کیا اس کو اس مخفی بات کی خبر مل گئی ہے یا اس نے رحمٰن سے اقرار لے لیا ہے

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَ
ہرگز ایسا نہیں جو کچھ یہ کہتا ہے ہم لکھ لیں گے اور اس کے عذاب کو بڑھائیں گے اور جس کے بارے میں کہتا ہے (مال و اولاد) اس

يَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ
کے وارث ہم ہونگے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں تاکہ ان کے لئے قوت کا باعث ہوں ہرگز نہیں

سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ
ہوسکتا وہ تو ان کی عبادت کا انکار کر دینگے اور ان کے دشمن ہوجاویں گے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو چھوڑ

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ
رکھا ہے کہ وہ کافروں کو برانگیختہ کرتے رہتے ہیں تو ان کی (سزا کے) لئے جلدی نہ کر ہم ان کی (عمر کے) دن گن رہے ہیں جس دن ہم

نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا
پرہیزگاروں کو رحمان کے حضور میں مہمانوں کی طرح جمع کرینگے اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسوں کی طرح ہانکیں گے وہ

يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ م وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ
سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے سوا ان کے جنہوں نے رحمان سے کوئی عہد لیا ہے اور کہتے ہیں رحمان نے بیٹا بنا رکھا

وَلَدًا ﴿٨٨﴾ ط لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
ہے تم بڑی خطرناک بات بنا لائے ہو قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجاوے

الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ ع وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ
اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑیں اس واسطے کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا منسوب کیا ف۳۱۸ حالانکہ رحمان کے شایاں

أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ ط إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ
نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے سب مخلوقات جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں رحمان کے حضور میں بندہ بن کر حاضر

عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ ط وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾
ہونگے وہ سب اللہ کے علم و قدرت کے احاطہ میں ہیں اور ان سب کو گن رکھا ہے وہ سب اس کے حضور میں قیامت کے دن اکیلے حاضر ہونگے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ
جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے رحمان ان کے دلوں میں باہم محبت پیدا کر دے گا ہم نے اس قرآن کو تیری زبان

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ
میں آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تو پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور اس کے ذریعہ جھگڑالو قوم کو ڈرا دے اور ہم نے ان سے پہلے کئی

قَرْنٍ ۖ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع
انہیں ہلاک کر دیں گے کیا تم ان میں سے کسی کو یہاں پاتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو

---

۳۱۸ - آیات ۹۰ - ۹۱ - اللہ تعالیٰ کی نسبت اتخاذ ولد کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے منافی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میں رحمت کا وصف یعنی رحم بلا بدل نہ ہوتا تو اس صورت میں اس عالم کا وجود باقی نہیں رہ سکتا تھا۔ زمین پھٹ جاتی اور پہاڑ چورہ چورہ ہوجاتے۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسکے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

طٰهٰ ① مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ② اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ③

اے مرد کامل ہم نے قرآن تم پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت اٹھائے مگر اس غرض سے اتارا ہے کہ یہ ایک نصیحت ہو اس کے واسطے جو

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ④ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ

(اللہ سے) ڈرتا ہے یہ اس اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ف۳۱۹ رحمٰن عرش پر براجا (یعنی اسکی رحمانیت عرش پر سے اپنی

اسْتَوٰى ⑤ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑥

مخلوقات کی ضروریات کا انتظام کرتی ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو دونوں کے بیچ میں ہے اور جو گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ⑦ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ

ہے اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو وہ اس کا محتاج نہیں) کیونکہ بھید کو اور اس سے بھی پوشیدہ بات کو جانتا ہے اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں سب اچھے نام

الْحُسْنٰى ⑧ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑨ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

اسی کے ہیں اور کیا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا تم ٹھہر جاؤ مجھ کو

وقف لازم

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّآ اَتٰىهَا

آگ دکھائی دی ہے شاید میں تمہارے پاس اس میں سے ایک چنگاری لے آؤں یا آگ پر رستہ پاؤں تو جب اس کے پاس

نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ⑪ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑫

آیا تو آواز آئی اے موسیٰ بلا شک میں جو ہوں تو میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار ڈال کیونکہ تم طویٰ نام مقدس وادی میں ہو

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ⑬ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ

اور میں نے تم کو منتخب کیا ہے تو سن جو کچھ وحی کی جاتی ہے بیشک میں جو ہوں میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ⑭ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا

میری یاد کیلئے نماز پڑھا کر وہ گھڑی ضرور آنے والی ہے میں اس کے وقت کو (لوگوں سے) مخفی رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اسکی

تَسْعٰى ⑮ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑯ وَمَا تِلْكَ

کوشش کا بدلہ دیا جاوے تو وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے وہ تم کو اس گھڑی پر ایمان لانے سے نہ روک دے پھر تو ہلاک ہو جاوے

سورۂ طٰہٰ مکیّۃ

۳۱۹ ۔ آیات ۲ تا ۸ حضرت رسول صلعم اپنی بیکسی کی حالت اور قوم کی سرکشی کی حالت دیکھ کر ابتدائے زمانہ میں بڑی مشقت اٹھاتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ انزال کتاب مشقت میں ڈالنے کے لیے نہیں ہے ڈرنے والوں کے لیے تذکرہ ہے ۔ یہ اس فرات کا کلام ہے جس نے زمین اور بلند آسمان پیدا کیے ہیں ۔ اس کا عرش رحمانیت کا مظہر ہے ۔ عرش سے لیکر بطنِ زمین تک سب پر اُس کا تصرف ہے ۔ اور مخفی اسرار کو جاننے والا ۔ اس کی صفاتِ حسنہ سورج کی کرنوں کی طرح فضا میں کام کر رہی ہیں ۔ یہ کتاب مسلم قوم کو اسی طرح بلند کرے گی اور فرعون صفت لوگوں سے اُن کو آزاد کرے گی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی قوم کو فرعون کے تصرف سے چھوڑا کر اوج پر رفع کیا گیا تھا ۔

بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَ

اور اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے

لِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ﴿۱۹﴾ فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾

جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اس میں اور حاجات بھی ہیں اللہ نے کہا اے موسیٰ اس کو پھینکدے سو اس نے لاٹھی پھینک دی تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک سانپ ہے

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ

جو دوڑتا ہے اللہ نے کہا اس کو پکڑ لے اور ڈر مت ہم اس کو ابھی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ف ۳۲۰ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا کر نکال لے تاکہ

تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ

وہ بلا کسی روگ کے سفید ہو کر نکلے یہ دوسرا نشان ہے (یہ نشان تم کو اسلئے دکھائے ہیں) تاکہ تم کو ہم اپنی بہت بڑے نشانات دکھائیں (جیسے سلسلہ

إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿۲۶﴾ وَ

بطور نشانات ہیں) تو فرعون کی طرف جا کہ وہ ظلم میں حد سے بڑھ گیا ہے موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور

ع ۲۴
۱۰

احْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ﴿۲۹﴾

میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھیں اور میرے کنبہ سے ہارون میرے بھائی کو میرا بوجھ بٹانیوالا بنا کر

هٰرُونَ أَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿۳۱﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿۳۳﴾

اس سے میری قوت مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں

وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿۳۴﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ﴿۳۶﴾

اور کثرت سے تیری یاد کریں بلاشک تو ہمارے حال کو دیکھنے والا ہے اللہ نے کہا اے موسیٰ تیری حاجت روا کر دی گئی ہے

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰى ﴿۳۷﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلٰى أُمِّكَ مَا يُوحٰى ﴿۳۸﴾ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي

اور ہم نے تم پر ایک بار اور احسان کیا تھا جب ہم نے تیری ماں کو وہ وحی کی جو اب تیری طرف وحی کی جاتی ہے کہ اس کو صندوق میں ڈال دے

التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ

پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دے دریا کو چاہئے کہ اس کو کنارے پر ڈال دے تاکہ اس کو میرا دشمن اور اس کا دشمن لے لے

لَهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي ﴿۳۹﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ

اور میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تاکہ تو میری نگرانی میں پرورش پائے جب تیری بہن جاتی ہے

فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ

اور جا کر کہتی ہے کہ کیا میں ایسی (دایہ) بتاؤں جو اس کو پالنے کی ذمہ داری لے تو (اس طرح سے) ہم نے تم کو تیری ماں کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ

ٹھنڈی ہو اور رنج نہ کرے اور تو نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تم کو تکلیفات میں مبتلا کیا تو مدین کے لوگوں میں

۳۲۰۔ آیت ۲۱۔ اس آیت میں حیۃ کے متعلق یہ الفاظ ہیں۔ سنعیدھا سیرتھا الاولی جس کا مفہوم یہ ہے کہ سانپ کا اعادہ پہلی سیرت پر کر دیا جاوے گا۔ یہ نہیں کہا کہ پہلی صورت پر لوٹا دیا جائے گا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تبدیل صورت کے ساتھ عصا کی سیرت بھی بدل گئی تھی یعنی عصا کے اندر ڈسنے کی سیرت بھی پیدا ہو گئی تھی۔ اگر ضرورت ہوتی تو اس سے یہ کام بھی لیا جا سکتا تھا۔ یہ نہیں کہ صرف تخویف تھی اور کوئی حقیقت اس کے اندر نہ تھی۔

مَدْيَنَ ۵ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝۴۰ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۝۴۱ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ

کئی سال رہا پھر تو اے موسیٰ (اللہ کے مقرر کردہ اندازہ پر) واپس آگیا اور میں نے تم کو اپنے کار خاص کے لئے تیار کیا تو اور تیرا بھائی ہماری نشانیاں

بِاٰيٰتِىْ وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۝۴۲ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا

لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرو فرعون کے پاس جاؤ کہ اس نے ظلم میں حد سے تجاوز کیا ہے تو اس سے نرمی سے بات کرو

لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ

شاید وہ نصیحت پکڑے یا اللہ سے ڈرے موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ ظلم

يَّطْغٰى ۝۴۵ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝۴۶ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا

نہ کرنے لگے اس نے کہا ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں تو دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو ہم دونوں تیرے

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان کو دکھ نہ پہنچا ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کا نشان لے کر آئے

وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝۴۷ اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ

ہیں اور سلامتی اسی کے لئے ہے جو سیدھے راہ پر چلتا ہے ہم پر یہ وحی اتاری گئی ہے کہ عذاب اس شخص پر آئے گا جو حق کو جھٹلائے اور اس پر

وَتَوَلّٰى ۝۴۸ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝۴۹ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ

نہ چلے اس نے کہا اے موسیٰ تمہارا پروردگار کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خاص بناوٹ عطا کی

ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ

پھر اسکی حاجات کی طرف رہنمائی کی فرعون نے کہا تو اگلے زمانہ کی مخلوقات کا کیا حال موسیٰ نے کہا اس کا علم میرے پروردگار کے ہاں کتاب میں درج ہے

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى ۝۵۲ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے ف۳۲۱ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور تمہارے لئے اس میں رستے نکالے

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝۵۳ كُلُوْا وَارْعَوْا

اور اس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے پانی کے ذریعے گوناگوں مختلف روئیدگیاں نکالیں خود بھی کھاؤ اور اپنے

اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝۵۴ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ

چارپایوں کو بھی چراؤ بلاشک ان باتوں میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور

مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝۵۶ قَالَ

اسی میں سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا اس نے کہا

اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝۵۷ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

اے موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس واسطے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے ملک سے اپنے جادو کے ساتھ نکالے تو ہم بھی ویسا ہی جادو تیرے سامنے لائیں گے تو ہمارے

۳۲۱۔ آیات ۵۱ و ۵۲۔ فرعون دہریہ منش تھا۔ وہ زندگی بعد الموت کا قائل نہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ قومیں آتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے درست جواب دیا ہے کہ ان کا ریکارڈ اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہے۔ اللہ کو نہ غلطی لگتی ہے نہ نسیان ہوتا ہے۔ اس کے بعد کی دو آیات ۵۳ و ۵۴۔ زندگی بعد الموت کے اثبات کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑھائی گئی ہیں۔ یہ حضرت موسیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ آگے بھی اسی کی تشریح ہے اور فرعون نے جو آیت ۵۷ میں سحر کا لفظ استعمال کیا ہے یہ عصا اور ید بیضا کے متعلق ہے۔ حضرت موسیٰ کے بیان کے متعلق نہیں۔

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ

اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو ایک کھلا میدان ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ کا وقت

يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾

جشن کا دن اور لوگ دن چڑھے جمع کئے جاویں تو فرعون لوٹ گیا اور اپنا مقابلے کا سامان جمع کیا پھر آموجود ہوا

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ

موسیٰ نے ان سے کہا تمہاری شامت آئی ہے اللہ کے اوپر جھوٹا بہتان نہ باندھو ورنہ تم کو عذاب کے ساتھ فنا کردے گا اور جس نے افترا کیا

مَنِ افْتَرَىٰ ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ﴿٦٢﴾ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ

وہ نامراد ہوا تو اس پر وہ اپنے معاملہ میں جھگڑا کرنے لگے اور پوشیدہ سرگوشی کی (آخر) انہوں نے کہا یہ دونو جادوگر ہیں

لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ

یہ چاہتے ہیں کہ تمکو اپنے جادو کے ساتھ تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے عمدہ طریق کو تم سے چھڑا دیں

الْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾ قَالُوا

تو تم اپنا سامان (مقابلہ) جمع کرلو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور آج جو غالب ہوا وہی کامیاب ہوا جادوگروں

يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا

نے کہا اے موسیٰ یا تو تو اپنی لاٹھی ڈال یا یہ کہ ہم پہلے ڈالنے والے ہوں موسیٰ نے کہا بلکہ تم ڈالو (انہوں نے ڈالا) تو موسیٰ

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ

کیا دیکھتا ہے کہ اس کے خیال میں ان کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ کو اپنے جی میں ڈر معلوم ہوا

خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ

ہم نے (اس سے) کہا ڈرو مت تو ہی غالب رہے گا اور جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو پھینک دے

مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ

تاکہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اس کو نگل جائے جو کچھ انہوں نے بنایا وہ تو جادو کا کرتب ہے اور جادوگر جہاں جاوے کامیاب نہیں ہوتا تو جادوگر سجدہ میں

سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ

گر گئے کہنے لگے ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے فرعون نے کہا کہ پہلے اس سے کہ میں تم کو اجازت دوں تم نے موسیٰ کا کہا

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ

مان لیا ضرور یہ تمہارا استاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹوں گا اور تم کو کھجور کے تنوں پر سولی

فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا

چڑھاؤں گا اور تب تم کو معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کس کی مار سخت اور دیرپا ہے جادوگروں نے کہا کہ ہم ان کھلی نشانیوں پر

جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ

جو ہمارے سامنے آئیں اور اس پر جس نے ہم کو پیدا کیا ہے تم کو ہرگز ترجیح نہ دیں گے تو جو کچھ تو کرنے والا ہے کر گزر تو صرف اس ادنیٰ زندگی میں

الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ

حکم چلا سکتا ہے ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہ معاف کرے اور اس جادو کے گناہ کو بھی جس پر تونے ہم کو مجبور کیا اور

خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا

اللہ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ دیرپا ہی بات یہ ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے ہاں مجرم ہو کر آئے گا تو اس کے لئے دوزخ ہے نہ تو اس میں مریگا اور نہ

يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾

جیے گا اور جو شخص اس کے ہاں مومن ہو کر آئے گا درحالیکہ عمل بھی اچھے کئے ہونگے تو ان لوگوں کے لئے بڑے درجے ہیں

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

ہمیشہ کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو شخص اپنے تئیں پاک کرتا ہے یہ اس کا صلہ ہے

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو رات کے وقت نکال لے جا پھر سمندر میں انکو خشک رستہ پر لے چل تو تم کو پیچھے سے

تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

پکڑا جانے کا خوف ہوگا اور نہ ڈوبنے کا خطرہ ہوگا تو فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر نے ان کو ڈھانک لیا جس طرح کہ ڈھانک لیا

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور سیدھا رستہ نہ بتایا اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے چھوڑایا اور طور کی داہنی طرف

وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ

آنے کا وعدہ لیا اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا (اور کہا) ان خوشگوار

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ

چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اس میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا

فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ

تو وہ پستی میں گرا اور میں اس شخص کے حق میں بڑا بخشن ہار ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر ہدایت پر قائم رہے اور اے

اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَاۗءِ عَلٰٓي اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ

موسیٰ کیا بات تم کو اپنی قوم سے آگے جلدی لے آئی اس نے کہا وہ میرے پیچھے چلے آرہے ہیں اور اے میرے پروردگار میں نے تیری طرف

لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ

آنے میں اسواسطے جلدی کی تاکہ تو راضی ہوجائے اس نے کہا ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو فتنہ میں ڈالا ہے اور سامری نے انکو گمراہ کیا ہے تو موسیٰ اپنی

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ڬ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ڛ

قوم کی طرف غصہ سے بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا واپس آیا آکر کہا اے میری قوم کیا تمہارے پروردگار نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

کیا تم پر اس عہد کی میعاد لمبی ہوگئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو تو اس وجہ سے تم نے میرے وعدہ کا خلاف

مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ

کیا انہوں نے کہا ہم نے اپنے اختیار کے ساتھ تیرے وعدہ کا خلاف نہیں کیا لیکن قبطی قوم کے زیورات کا بوجھ ہم پر لادا

الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

گیا تھا سو ہم نے اس کو پھینک دیا تو اسی طرح سامری نے پھینک دیا ۳۲۲ تو سامری نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا

۳۲۲۔ آیت ۸۷۔ اس آیت میں زینت القوم سے وہ زیورات اور ظروف مراد ہیں جو بنی اسرائیل نے قبطیوں سے عاریتاً لیے تھے۔ جب وہ اپنی عید منانے کیلیے میدان میں نکلے تھے (خروج ۱۲۔۳۵) انہیں سے عجل بنایا گیا تھا۔ مفسرین کو اس کی تاویل میں مشکلات پیش آئی ہیں۔ اور بعض لوگ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ بیگانہ مال بنی اسرائیل عاریتاً لے آئے اور واپس (باقی برصفحہ ۳۲۶)

خُوَارٌ فَقَالُوا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ
ایک جسم جس کی آواز بچھڑے کی سی تھی تو بعض نے کہا یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے وہ بھول کر چلا گیا کیا وہ نہیں دیکھتے کہ نہ تو وہ ان کی بات کا جواب دیتا ہے

قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ
اور ان کے لئے نہ کسی نقصان کا اور نہ نفع کا مالک ہے اور ہارون نے ان سے پہلے کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم

ع ۱۴

اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ
اس بچھڑے سے تمہاری آزمائش کی جاتی ہے اور شک نہیں کہ تمہارا پروردگار تو رحمٰن ہے تو تم میرے پیچھے چلو اور میرا کہا مانو انہوں نے کہا جب تک

نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ
موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آتے ہم اسی کی پوجا پر لگے رہیں گے موسیٰ نے کہا اے ہارون جب تم نے دیکھا تھا کہ یہ گمراہ ہوگئے ہیں تو

ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا
تم کو کس بات نے روکا کہ تم نے میری پیروی نہ کی تو کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہارون نے کہا اے میری ماں جائے نہ میری ڈاڑھی پکڑ اور نہ میرا

بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾
سر میں اس بات سے ڈرا کہ تم آ کر کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ
موسیٰ نے کہا اے سامری تیری غرض کیا تھی اس نے کہا مجھے وہ بات سوجھی جو ان لوگوں کو نہیں سوجھی تھی تو میں نے رسول

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ
کے قدم سے ایک مٹھی بھر لی سو وہ میں نے پھینک دی (یعنی بچھڑے کے اندر) اور میرے نفس نے مجھ کو یہ کام سہل کر دکھایا موسیٰ نے کہا جا (دور ہو)

فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ
تیرے لئے زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو کہتا پھرے گا مجھے نہ چھونا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جس کے خلاف نہیں ہوگا اور

انْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ
اپنے معبود کو دیکھ جس کی پوجا پر تو جما رہا ہم اس کو سوہان کریں گے پھر اس کے ذرات کو دریا میں بکھیر

نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ
دیں گے ف ۳۲۲ تمہارا معبود تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے اسی طرح ہم

(بقیہ صفحہ ۳۲۵) نہیں کیا۔ سو اس کی توجیہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کا غیر منقولہ مال قبطیوں کے قبضہ میں رہ گیا تھا۔ اور یہ مال اس کے مقابلہ میں بہت قلیل تھا۔ اس کے عوض میں بنی اسرائیل کے لیے اس مال کا رکھ لینا جائز تھا۔ اگر دشمن قوم کے پاس کوئی مال رہ جائے جو قابل وصول نہ ہو تو اس قوم کا کچھ مال کسی اور صورت سے ہاتھ لگے تو اس کو مجرا میں لے لینا جائز ہے اس کو برمتہ کہتے ہیں۔ اس کا ذکر سورۂ ممتحنہ کی آیات ۱۰، ۱۱ میں ہے۔ آگے جا کر اس مال کو حضرت موسیٰ نے تلف کر دیا اور قوم کو اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھانے دیا۔ اس کا باعث یہ ہے کہ جو مال اللہ تعالیٰ کے رستہ سے روکے اس کا تلف کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے خاصہ کے گھوڑے اسی وجہ سے تلف کیے تھے۔

۳۲۲۔ آیات ۹۵ تا ۹۷۔ ان آیات میں گوسالہ سامری کا ذکر ہے۔ سامری کا نام بظلی ایل ہے۔ اس کے متعلق تورات فصل ۳۱ خروج میں یہ ذکر ہے۔ "پھر خداوند نے موسیٰ سے ہمکلام ہو کر کہا۔ دیکھ میں نے بظلی ایل بن اوری بن حور کو یہوداہ کے فرقے میں سے نام لیکر بلایا اور میں نے اس کو حکمت اور فہمید اور علم اور ہر طرح کی ہنرمندی میں روح اللہ سے بھر دیا۔ تاکہ استادی کاموں (باقی بر صفحہ ۳۲۷)

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ
بعض گذشتہ واقعات تیرے آگے بیان کرتے ہیں — اور ہم نے اپنی بارگاہ سے تم کو یہ یاد رکھنے کی — چیز دی ہے — جو شخص اس

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ
سے منہ پھیرے گا تو وہ — قیامت کے دن — ایک بوجھ اٹھائے گا — اس حالت میں مدتوں رہیں گے — اور قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ
ان کے لئے یہ بڑا بوجھ ہوگا — جس دن صور پھونکا جاوے گا — اور اس دن ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے ایسی حالت میں کہ آنکھیں نیلی ہونگی آپس

بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ
میں چپکے چپکے کہیں گے — تم دنیا میں صرف دس دن ٹھہرے ہوگے — ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب ان میں سے سب سے زیادہ قیاس دوڑانے

(بقیہ صفحہ ٣٢٦) کو ایجاد کرے۔ اور سونے اور روپے اور پیتل کے کام کرے اور جواہر کو کندہ کرے تاکہ انہیں جڑے اور لکڑی کو تراشے کہ جس سے سب طرح کی کاریگری کا کام ہووے۔ اور دیکھ میں نے اہلیاب کو جو اقیسمک کا بیٹا اور دان کے فرقے میں سے ہے اس کا ساتھی کر دیا الخ"

یہ شخص ہے جس نے گوسالہ مصریوں کو مستعار زیورات سے بنایا تھا اور اسرائیلیوں میں سے بعض نے یہ کہہ کر کہ یہ ہی تمہارا اور موسیٰ کا معبود اس کی پوجا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ جب طور سے واپس آیا تو سامری سے مخاطب ہو کر کہا سامری اس فعل سے تمہاری غرض کیا ہے۔ اُس نے وہ جواب دیا جو آیت ۹۶ میں مذکور ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ مجھے وہ کچھ نظر آیا جو اوروں کو نظر نہیں آیا۔ پس میں نے رسول کے قدم سے ایک مٹھی بھر لی۔ پھر میں نے اُس کو (گوسالہ میں) ڈالدیا میرے نفس نے مجھے یہ کام آراستہ کر دکھایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سامری نے مکاشفہ میں ایسا کچھ دیکھا جو اوروں کی نظر سے پوشیدہ تھا۔ قدیم مفسرین نے اس روایت سے یہ مراد لی ہے کہ اس کو جبرئیل نظر آیا جو اسرائیلیوں کا قائد تھا یہ کوئی مافوق الطبیعت بات نہیں ہے کہ اس کے تسلیم کرنے میں کوئی تامل ہو۔ البتہ اس قدر بات ہے کہ اس کا ماخذ مفسروں نے بیان نہیں کیا۔ اور جب تک اس کی بجائے کوئی زیادہ مستند امر معلوم نہ ہو ہمارے لیے انکار کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ ایسے مواقع کے لیے اصولی بات یہ ہے کہ جب تک ہمارے پاس کوئی یقینی بات نہ ہو جمہور سے اپنے قیاس کی بنا پر الگ نہیں ہونا چاہیے۔ آگے الرسول کا لفظ ہے اس سے حضرت موسیٰ مراد نہیں لیے جا سکتے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اس کا مخاطب ہے۔ اگر حضرت موسیٰ مراد ہوتے تو عبارت یوں ہوتی فقبضت قبضۃ من اثرک اور حضرت موسیٰ کی طرف سے سوال یہ تھا کہ اس سے تمہاری غرض کیا ہے۔ اس کا جواب سامری نے آیت سے آخری فقرہ میں دیا ہے۔ کہ میرے نفس نے قوم کو دکھانے کے لیے یہ کرشمہ تجویز کیا۔ اس سے سامری کا یہ عذر ہے کہ قوم کو تماشا دکھانے کے لیے میرے نفس نے مجھے یہ کام کرایا مگر قوم نے جس کے دلوں میں پہلے سے گائے کی تعظیم ذہن نشین تھی اس کو معبود بنا لیا۔ معلوم ہوتا ہے اس نے خود گوسالہ سازی پرستش کی نیت سے نہیں کی تھی۔ وہ ایک روحانی اور خدا شناس آدمی تھا جیسا کہ اوپر توراۃ کے بیان سے پایا گیا۔ مگر عوام کے ہجوم میں آخر خود بھی شریک ہو گیا اور یہی سبب تھا کہ اس کو قتل نہیں کیا گیا جیسا اور لوگوں کو جنہوں نے گوسالہ پرستی کی تھی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کی سزا صرف لامساس تجویز کی گئی تھی یعنی قوم سے اس کا ملاپ بند کر دیا گیا تھا۔

میں یہاں وہ تفسیر بھی بیان کر دیتا ہوں جو امام راغب معتزلی سے لی گئی ہے۔ میں نے وہ جانا جو اوروں نے نہیں جانا۔ پس میں نے موسیٰ کی پیروی سے ایک مٹھی لے لی۔ اور پھر اُس کو پھینک دیا۔ میرے نفس نے یہ کام مجھے اچھا کر دکھایا۔ اس میں اول فقرہ بے معنی رہ جاتا ہے اور الرسول سے حضرت موسیٰ مراد نہیں ہو سکتے کہ وہ مخاطب ہیں۔ اس صورت میں من اثرک چاہیئے تھا۔ اور دوسرے فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے موسیٰ کا دین ترک کر دیا۔ اور گوسالہ بنایا اور اُس کو معبود بنایا۔ ایسا ہوتا تو توراۃ کے بموجب اس کو قتل کیا جاتا۔ حالانکہ اس کو قوم سے بھی خارج نہیں کیا گیا۔

ع ۱۵ / ۱۴

طَرِيقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْــَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ

تم تو صرف ایک دن رہے ہو اور تم سے پہاڑوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ میرا پروردگار اس کو چورا کر کے اڑا دے گا

نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ

بکھیر دے گا پھر اس کو صاف ہموار میدان کر دے گا جس میں نہ تو تو کوئی موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ نیچ اس دن بغیر اس کے کہ

يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾

ادھر ادھر مڑیں سیدھے بلانے والے کے پیچھے چل پڑیں گے اور رحمان کے آگے آوازیں پست ہو جاویں گی تو گھسر پھسر کے سوا

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا

اور کچھ نہ سنے گا اس دن سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کے حق میں رحمان اجازت دے اور جس کے قول کو اس نے پسند کیا ہو جو کچھ لوگوں کے

بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ

سامنے ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے وہ سب جانتا ہے اور لوگوں کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا اور زندہ اور قائم بالذات اللہ کے سامنے

الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا

سب منہ جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ نامراد ہوا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جو شخص مومن ہو کر اچھے کام کرتا ہے تو اس کو یہ خوف نہ ہوگا کہ اسکو بڑھ کر

يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ

سزا دی جاوے یا اس کے حق سے کچھ گھٹایا جاوے اور اسی طرح سے ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے اور اس میں بار بار ڈراوے بیان کئے ہیں

الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا

تاکہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا ان کے اندر اگلوں کی کچھ یاد پیدا کرے پس اللہ بڑا عالیشان حقیقی بادشاہ ہوا اور پہلے اس سے

تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۖ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

کہ وحی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے ختم ہو جاوے تو قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کر اور دعا مانگ کہ میرے پروردگار میرا علم بڑھا

ع ۱۱ / ۱۵

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تھا تو وہ (عہد) بھول گیا اور ہم نے اس میں استقلال نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوٓا اِلَّآ اِبْلِيسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ

کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا تو ہم نے کہا اے آدم یہ ابلیس تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے

وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا

ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو اس باغ سے نکال دے تو تو تکلیف میں پڑ جاوے یہاں تیرے لئے یہ ہے کہ نہ تو بھوکا رہے گا اور نہ

تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ

ننگا رہے گا اور یہ کہ نہ تو اس میں پیاسا رہیگا اور نہ دھوپ کھاوے گا تو شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اس سے کہا

يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا

اے آدم کیا میں تم کو ہمیشگی کے درخت کا پتہ بتا دوں اور ایسی بادشاہی کا جو پرانی نہ ہو پس (میاں بی بی) دونوں نے اس درخت سے کھایا

سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ

تو ان کے ستر کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور باغ کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی

فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا

تو اپنی عیش برباد کر دی پھر اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کی اور اس کو سیدھا رستہ بتایا ان سے کہا تم سب اس باغ سے نکل جاؤ

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

تم ایک دوسرے کے دشمن ہو ۔ تو میری طرف سے تمہارے پاس ۔ اگر کوئی ہدایت آوے ۔ تو جو میری ہدایت پر چلے گا تو وہ نہ بھٹکے گا

وَلَا يَشْقَىٰ ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ

اور نہ مشقت میں پڑے گا ۔ اور جو شخص میری یاد سے روگردان ہوگا ۔ تو اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی ۔ اور قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ

ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے ۔ وہ کہیگا میرے پروردگار تو نے مجھ کو کیوں اندھا اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا ۔ اللہ کہے گا

كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿۱۲۶﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

اسی طرح میرے احکام تیرے پاس آئے تو نے ان کو متروک رکھا ۔ اور آج اسی طرح تم کو متروک رکھا جاوے گا ۔ اور جو شخص حد اعتدال سے تجاوز

مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۲۷﴾ أَفَلَمْ

کرتا ہے اور پروردگار کے احکام پر ایمان نہیں لاتا ہم اس کو اسی طرح کا بدلہ دیا کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ سخت اور زیادہ پائدار ہے کیا ان لوگوں کو

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کہ بات سے کوئی ہدایت نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے کئی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کی آبادیوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں ۔ بیشک ان واقعات میں تو

لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ اور اگر تیرے پروردگار نے پہلے ایک بات نہ کہی ہوتی اور ایک میعاد مقرر نہ کی ہوتی تو ان کو بھی (فی الفور)

مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

عذاب کا آنا لازم تھا ۔ تو جو باتیں یہ کہتے ہیں ان پر صبر کر ۔ اور سورج کے نکلنے سے پہلے ۔ اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار

وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿۱۳۰﴾

کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر ۔ اور رات کے کچھ وقتوں میں تسبیح کر ۔ اور دن کی دونوں طرفوں میں بھی ۔ تاکہ تو راضی ہو جاوے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اور ہم نے جو ان میں سے لوگوں کو مختلف قسم کے زندگی دنیا کی رونق کے سامان برتنے کے لئے دے رکھے ہیں تاکہ ہم اس میں ان کو آزمائیں تو ان پر اپنی نظر

لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۱﴾ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَ

نہ دوڑا ۔ اور تیرے پروردگار کا دیا ہوا رزق بہتر اور زیادہ پائدار ہے ۔ اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے

اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿۱۳۲﴾

اور خود بھی اس کی پابندی رکھ ۔ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے ۔ ہم تم کو روزی دیتے ہیں ۔ اور (اچھا) انجام پرہیزگاری کے لئے ہے

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿۱۳۳﴾

اور کہتے ہیں (یہ رسول) اپنے پروردگار کی طرف سے ہم کو کیوں کوئی نشانی نہیں لا دیتا ۔ تو کیا اگلے صحیفوں کا کوئی کھلا نشان ان کے پاس نہیں آیا

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا

اور اگر ہم اس سے پہلے ان کو کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ پہلے اس کے

فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا

کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے ۔ ان سے کہو سب انتظار میں لگے ہوئے ہیں سو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿۱۳۵﴾ ع

عنقریب جان لوگے کہ سیدھے رستہ پر چلنے والے کون ہیں اور کون ہدایت پر ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب پر فرو بات نہایت رحم کرنے والا

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

لوگوں سے حساب لینے کا وقت قریب آ لگا ہے اور وہ (پھر بھی) غفلت میں (اللہ کی آیتوں سے) منہ موڑنے والے ہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ②

کوئی نیا حکم ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس نہیں آتا مگر اس کو وہ ہنسی اور کھیل بنا کر سنتے ہیں

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ

اور ان کے دل اس سے غافل ہوتے ہیں اور جو ظالم لوگ ہیں وہ چھپ کر سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک بشر

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ

ہے کیا تم دیدہ و دانستہ جادو میں پھنستے ہو (ان کی سرگوشی وحی سے معلوم کر کے) رسول نے کہا میرا پروردگار آسمان اور زمین کی سب باتوں کو جانتا

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ

ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے بلکہ (اس سے بڑھ کر انہوں نے) یہ بھی کہا کہ اس کی باتیں پریشان خواب ہیں بلکہ اس نے خود بنالی ہیں

فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ

بلکہ یہ شاعر ہے (اگر سچا ہے) تو کوئی نشان ہم کو لادے جیسا کہ اگلے رسول نشانوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے ان سے پہلے کوئی بستی (نشان دیکھ کر بھی) ایمان نہ لائی

اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ

(نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے انکو ہلاک کر دیا کیا یہ لوگ (نشان دیکھ کر) مان لیں گے اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے ان کی طرف وحی کیا کرتے تھے

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

اگر تم کو معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو اور ہم نے ان کا جسم ایسا نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں

وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

اور نہ وہ (یہاں) ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے اپنا وعدہ ان سے سچ کر دکھایا تو ہم نے ان رسولوں کو اور جن کو ہم چاہتے تھے بچا لیا اور

الْمُسْرِفِيْنَ ⑨ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ⑩ وَكَمْ

اعتدال سے تجاوز کرنیوالوں کو ہم نے ہلاک کر دیا البتہ ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمہاری شہرت و شرافت ہے تو کیا تم (اپنی فائدہ ہی کو) سمجھتے نہیں کتنی

قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ⑪ فَلَمَّآ

بستیاں جو ظالم تھیں ہم نے ہلاک کر دیں اور ان کے بعد دوسری قومیں اٹھا کھڑی کیں جب انہوں نے

اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ⑫ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ

ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو بے تحاشا وہاں سے بھاگنے لگے (فرشتوں نے ندا کی) بھاگو مت اور اس سازوسامان کی طرف لوٹ جاؤ جس میں تم عیش مناتے

فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ⑬ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑭ فَمَا

تھے اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ جاؤ) شاید تم سے (وہاں) کچھ پوچھا جاوے انہوں نے (عذاب دیکھ کر) کہا ہائے ہماری کم بختی ہم ہی ظالم تھے یہی ان کی

زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ⑮ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ

پکار رہی یہاں تک ہم نے ان کو کٹا ہوا اور بجھا ہوا بنا دیا اور ہم نے آسمان اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ

اور جو کچھ ان میں ہے کھیل کے لئے پیدا نہیں کیا اگر ہم چاہتے کہ کسی کو بیٹا بناتے تو ہم اس کو اپنے پاس سے (بغیر وسیلہ مال کے)

لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا

بنا لیتے ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ ہم حق کو (یعنی اپنے نور کی تجلی کو) باطل پر (یعنی کسی بشر کی انسانی صفات پر)

هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

ڈال دیتے ہیں تو وہ نور کی تجلی باطل کو جو بشر کے اندر ہوتا ہے فنا کر دیتی ہے تو باطل اس کے اندر سے زائل ہو جاتا ہے تو یہ تمہاری کم بختی ہے کہ ایسے شخص کی طرف خدائی

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ

صفات منسوب کرتے ہو اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو ہستیاں اس کی مقرب ہیں وہ اس کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے اور نہ وہ (اس کی بندگی سے) تھکتے ہیں رات

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے کیا انہوں نے زمین کی موجودات سے ایسے معبود بنائے ہیں جو وہ چیزوں کو عدم سے وجود میں لاتے

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہیں اگر زمین آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان برباد ہو جاتے تو عرش کا مالک ان صفات سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں

لَا يُسْـَٔـلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔـلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ

جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوتی اور لوگوں سے ان کے کئے کی باز پرس ہوتی ہے کیا انہوں نے ایسے معبود بنائے ہیں جو اللہ سے نیچے ہیں (یعنی اس کے ما

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

ان سے کہو اپنی دلیل لاؤ یہ توحید الٰہی میری امت اور مجھ سے پہلوں کی تعلیم ہے مگر ان لوگوں میں سے اکثر حق کو جانتے نہیں تو اس سے

الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ

منہ پھیر لیتے ہیں ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف ہم یہی وحی بھیجتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبود

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ

نہیں تو میری ہی بندگی کرو اور یہ کہتے ہیں کہ رحمان نے بیٹا بنا پایا ہے (حالانکہ رحمانیت ولدیت کے عقیدہ کے مخالف پڑتی ہے)

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ

اس کی ذات اس عیب سے پاک ہے (جسکو یہ ولد قرار دیتے ہیں) وہ تو اللہ کے مکرم بندے ہیں اس کے سامنے بات کرنے میں سبقت نہیں کر سکتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں وہ جانتا

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو ان سے پہلے ہو چکا ہے اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے مگر اس شخص کے حق میں جس کو وہ پسند کرے اور وہ اس کے

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو شخص ان میں سے یہ دعویٰ کرے کہ میں بھی اس کے نیچے معبود ہوں تو اس کو ہم دوزخ کی

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ

سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۳۲۴ کیا جو لوگ (اللہ کی نعمت یعنی وحی کا) انکار کرتے ہیں انہوں نے نہیں دیکھا

ع ۲ / ۱۹ / ۲

سورۃ الانبیاء مکیۃ

۳۲۴ ـ آیات ۱ تا ۲۹ ـ ان ابتدائی آیات میں منکرین کے اس اعتراض کی تردید کی گئی ہے کہ انسان (باقی بر صفحہ ۳۳۲)

وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا

کہ آسمان اور زمین بند تھے ہم نے دونو کو کھولا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی تو کیا یہ

يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا

لوگ اسکو مانتے نہیں اور ہم نے زمین پر بوجھل پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان کو کسی طرف لے نہ جھکے اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے

فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّ

تاکہ اپنی منزل مقصود کا رستہ پائیں اور ہم نے آسمان کو آفات سے محفوظ چھت بنایا اور یہ لوگ

هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

اسکی نشانیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور وہ وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج

(بقیہ صفحہ ۳۳۱) اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں ہوسکتا۔ اس خیال کو دل میں رکھ کر رسول کی نصیحت کی باتوں کو لہو ولعب کے طور پر سنتے ہیں اور اس کے تاثرات کو سحر کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کبھی ان کو اضغاث احلام کبھی افترا اور کبھی شعر کہہ دیا اور کہتے ہیں کہ سابقہ مرسلین کی طرح اس کے ساتھ کوئی نشان کیوں نہیں۔ ان نشانوں کو اگلی قوموں نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔ پہلے بھی تو مرد رسول ہوکر آتے رہے۔ اہلِ کتاب سے پوچھ لو اگر تمہیں معلوم نہیں۔ اور وہ ایسے ممتاز بشر بھی نہ تھے کہ طعام سے مستغنی ہوں اور نہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ فنا سے مستثنا تھے۔ اور پھر یہ کہ انہیں انسانوں کے ساتھ ان کی قوم کی ہلاکت کے جو وعید کیے گئے تھے وہ پورے ہوئے اور منکر قوم ہلاک کر دی گئی۔

ان منکرین کا حال تعجب انگیز ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور تقدس کا خیال یہاں تک ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا رسول نہیں ہوسکتا۔ دوسری طرف تنزل کا یہ حال ہے کہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور معبود بنا رکھا ہے حالانکہ اس کی حقیقت اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور اس کے اندر آکر اس کی سفلی زندگی کو جو تاریک ہے مٹا دیتا ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور نے اس کو روشن کردیا ہے۔ اس کو خدائی کا مرتبہ دے دیتے ہیں۔ لوہے میں جب آگ داخل ہوتی ہے تو اس کو آگ کی طرح بنا دیتی ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے لوہا آگ ہوگیا (البتہ یہ کہہ سکتے ہیں) کہ لوہے کے اندر آگ آگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ میں ولد بنانے کا ارادہ کرتا تو محمد صلعم کو (جو سب سے اعلیٰ انسان ہے) ولد بناتا۔ لیکن یہ میری شان کے خلاف ہے۔ میں صرف یہ کرتا ہوں کہ انسان کے اندر جو سفلی صفات ہوتی ہیں۔ جن کو باطل سے تعبیر کیا ہے ان کو اپنی نوری تجلی سے جس کو حق سے تعبیر کیا ہے مٹا دیتا ہوں۔ اور جب تم دیکھتے ہو کہ اس میں بعض ایسی صفات جلوہ گر ہوگئی ہیں تو تم اس کو اللہ کا بیٹا یا معبود بنا لیتے ہو۔ تم یہ نہیں دیکھتے کہ وہی وجود جس کو تم پوجتے ہو اور وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے۔ اور نہ اس کی بندگی سے تکان محسوس کرتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ آیا یہ کافی دلیل نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں خدا نہیں۔ اور پھر یہ کہ آیا ان ارضی مخلوق میں کوئی تخلیق کی صفت پیدا ہو جاتی ہے جس کے سبب سے تم اُن کو معبود قرار دے لیتے ہو۔ اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالےٰ کے سوا اور معبود ہوتے تو آسمان اور زمین کا انتظام درہم برہم ہو جاتا۔ تم رب العرش کی طرف جو صفات منسوب کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُن سے پاک ہے۔ اللہ تعالےٰ سے اپنے کاموں کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا۔ مخلوق سے پوچھا جاتا ہے۔ غیر اللہ کے معبود ہونے پر کوئی بُرہان نہیں۔ میری اور میرے سابقین کی یہی تعلیم ہے۔ یعنی توحید۔ سب انبیا لاالٰہ الا اللہ کی تعلیم لائے نہ ابنیت کی۔ جن کو ولد بتاتے ہو وہ تو اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ کے سامنے کسی امر میں سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ

اور چاند پیدا کئے سب اپنے اپنے مدار پر تیرتے پھرتے ہیں ف ۳۲۵ اور ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی

اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ

اگر تو مر گیا تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے ہر جاندار موت کو چکھنے والا ہے اور ہم تم لوگوں کو بری

بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ

اور بھلی حالتوں میں رکھ کر آزماتے ہیں اور تم (آخر) ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے اور جب منکر لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو تیری ہنسی

يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَھٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اڑاتے ہیں کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو کوستا ہے اور وہ خود رحمٰن کا ذکر آجاتا ہے تو اس

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

انکار کرتے ہیں انسان کی جبلت میں جلدی رکھی گئی ہے میں عنقریب اپنی نشانیاں تم کو دکھلاؤں گا سو تم مجھ سے جلدی نہ کرو

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا کاش یہ لوگ جو کافر ہیں اس وقت کو جانتے جب یہ اپنے

حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

مونہوں سے آگ کو نہیں ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ انکو (کہیں سے) مدد دی جاوے گی

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

بلکہ وہ گھڑی ان پر اچانک آئے گی اور ان کو ہکا بکا کر دے گی تو نہ تو اس کو ہٹا سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جاوے گی

اللہ تعالیٰ کا جاہ و جلال اور شوکت نظامِ عالم سے ظاہر ہے

۳۲۵ - آیات ۳۰ تا ۳۳ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی عظمت اور جلال کے اظہار کے لیے اپنی مخلوق کو پیش کرتا ہے۔ کیونکہ گذر چکا ہے کہ معبودانِ غیر اللہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نہ نفع اور ضرر کے مالک ہیں۔ مشرکین کی توجہ نظامِ عالم کی طرف پھیری گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق اور ترزیقِ موجودات کا انتظام کس خوبی سے کیا ہے۔ نہ آسمان برستا تھا نہ زمین اُگاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس بندش کو کس طرح دور کیا۔ ایک بڑا رہٹ لگا دیا جو سارے عالم کو مایۂ حیات یعنی پانی پہنچاتا ہے۔ زمین کے پانیوں سے بخارات بنتے ہیں اور اوپر چڑھ کر ٹھنڈے ہو کر پھر زمین پر جہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے ہواؤں کے ذریعہ سے اُتر کر آبپاشی کرتے ہیں۔ اور سارے موجودات کا رزق مہیا کرتے ہیں۔ وہ بڑا عظیم الشان نجم جسکو شمس کہتے ہیں ایک آتشین کُرہ تھا۔ اس سے زمین اور باقی کواکب جو اس کے گرد گھوم رہے ہیں جُدا ہوئے اور ایک ایسے مقام پر جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ریاضی کے اصول کے موافق مقرر کر رکھے تھے اور جس کو اب مدار کہتے ہیں پہنچ کر اس کشش ثقل کی رسیوں سے بندھے جا کر آفتاب کے گرد گردش کرنے لگے ہیں۔ لاکھوں برسوں سے یہ چل رہے ہیں نہ ان میں کوئی فتور آتا ہے نہ یہ کبھی ایک لحظہ کے لیے معطل ہوتے ہیں۔ نہ ان پر کوئی زمانہ کا اثر ہوتا ہے۔ ہر ایک جس خدمت کے لیے مقرر ہے بغیر کسی فروگذاشت کے بجا لا رہا ہے۔ اور دور تک تو انسان کا تجربہ نہیں پہنچتا زمین کو دیکھو اس کے اندر جو رزق اور حاجات انسانی کے ذخیرے ہیں وہ ختم ہونے میں نہیں آتے وہ اس مخلوق کو جو اس پر بستی ہے ان کے رزق اور مایحتاج دیدیتی ہے اور پھر واپس لے کر ان کی تجدید کر دیتی ہے اور یہ سلسلہ لاکھوں برسوں سے لگا ہوا ہے اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ آسمان کے سقف کے نیچے اور زمین کے فرش پر اور لیل و نہار کے اندر ہم اپنی قلیل زندگی بسر کر کے چلے جاتے ہیں اور ہماری جگہ اور لوگ آ جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک سرائے اعظم ہے جس میں ہم مثل مسافروں کے بسر کرتے اور اس کی اشیا کو برتتے ہیں۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ

اور تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی . جو لوگ ان میں سے ہنسی کیا کرتے تھے ان کو اسی چیز نے (آخر) آ گھیرا جس کی ہنسی

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَنْ

اڑاتے تھے پوچھو کہ رات اور دن میں رحمان کی پکڑ سے کون تمہاری پاسبانی کرتا ہے بلکہ یہ لوگ اپنے

ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ

پروردگار کے ذکر سے مونہہ پھیرنے والے ہیں کیا ہمارے سوا ان کے کوئی معبود ہیں جو ان کو ہمارے (عذاب) سے بچاتے ہیں وہ نہ تو اپنی مدد

نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ

کر سکتے ہیں اور نہ وہ ہماری حفاظت حاصل کر سکتے ہیں بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دنیا کے سامانوں سے بہرہ مند

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

کیا یہاں تک کہ ان پر عمریں گذر گئیں تو کیا اب یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا

تو کیا یہ لوگ غالب ہیں (یا ہم) ان سے کہو بات صرف یہ ہے کہ میں تم کو وحی کے ذریعہ ڈراتا ہوں اور بہروں کو ڈرایا جاوے تو پکار

مَا يُنْذَرُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا

نہیں سنتے اور اگر ان کو تیرے پروردگار کے عذاب کی ایک پھونک بھی لگ جاوے تو پکار اٹھیں گے ہائے ہماری کم بختی ہم ہی

إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ

ظلم کرنے والے تھے اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو لگائیں گے تو کسی شخص پر کچھ ظلم

نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا

نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو بھی موجود کریں گے اور حساب لینے کے

حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا

لئے ہم بس ہیں ف ۳۲۶ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب دی اور ان پرہیزگاروں

لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾

کے لئے نور اور نصیحت جو اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ اس گھڑی کے آنے سے بھی خوف میں ہیں

وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ

اور یہ کتاب ایک بابرکت نصیحت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے تو کیا تم اس کتاب کا انکار کرتے ہو اور ہم نے ابراہیم کو پہلے سے ذہن رسا

ع ۴ ۱۲ ۳ — الربع ع ۹

---

۳۲۶ - آیات ۴۲ تا ۴۷ - ان آیات میں پھر اللہ تعالیٰ نے منکروں کے بعض اعتراضوں کی طرف توجہ کی ہے . یہ رسول بھی تمہاری طرح اس سرائے عظیم کا مسافر ہے سب اس سرائے کو چھوڑ جانے والے ہیں اور دنیا کے خیر و شر کے امتحانوں میں پڑ کر آخر اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں سو رسول سو اس پر استہزا کرتے ہیں کہ ان کے معبودوں کو برائی سے یاد کرتا ہے - حالانکہ خود اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا انکار کرتے ہیں جس کا فیض ایک آن میں ان سے جدا نہیں ہوتا . نشانات جو آنے والے ہیں ان کو جلد طلب کرتے ہیں - حالانکہ وہ نشان ان کے لیے کوئی خوشگوار نہیں ہیں . اللہ کی رحمانیت کے سایہ میں جو زندگی آرام سے گذار رہے ہیں اس کو اپنے معبودوں کی طرف سے سمجھتے ہیں حالانکہ وہ معبود خود اپنا بچاؤ نہیں کر سکتے - کیا غور نہیں کرتے کہ کفر کی زمین پر اسلام پھیلتا جاتا ہے (رسول کی زبانی) ہیں جو تم کو ڈراتا ہوں اس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے - سو عذاب کی ایک لپیٹ آنے والی ہے جس میں اپنے ظلم کا اقرار کر لو گے -

رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ
دیا تھا اور ہم اس کے حال سے خوب واقف تھے جب اس نے اپنی باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں

التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾
جن کو پوجا میں تم لگے ہوئے ہو انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ان کی پوجا کرتے پایا

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ
ابراہیم نے کہا بیشک تم اور تمہارے بزرگ صریح گمراہی میں تھے انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس سچی بات لایا ہے

اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ
یا دل لگی کرتا ہے اس نے کہا (دل لگی نہیں ہے) بلکہ تمہارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے ان کو

فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ
پیدا کیا ہے اور میں تمہارے لئے اس امر پر گواہی دینے والوں میں ہوں اور بخدا میں تمہارے پیٹھ پھیر کے پیچھے تمہارے بتوں کے خلاف کچھ

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾
منصوبہ کروں گا تو ابراہیم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے انکے بڑے بت کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
انہوں نے کہا جس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کیا ہے وہ یقیناً ظالموں میں سے ہے بعضوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو جسے ابراہیم

يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾
سے پکارا جاتا ہے ان بتوں کو کوستے سنا ہے انہوں نے کہا تو اس کو ان لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ یہ لوگ اس کے برخلاف گواہی دیں

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ
انہوں نے پوچھا کہ ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ حرکت کی ہے اس نے کہا (میں کیا کر سکتا ہوں) بلکہ ان کے اس بڑے نے یہ

---

۳۲۷ - آیات ۶۲ و ۶۳ - ایک موقع یہ ہے جس میں حضرت ابراہیم کی طرف ایک جھوٹ منسوب کیا گیا ہے۔ اس زمانہ کے بعض مفسرین نے حضرت خلیل کو اس قباحت سے بچانے کے لیے جو تاویل کی ہے وہ تسلی بخش نہیں فعلہ پر وقف ؔ قرار دیتے ہیں۔ یہ قول قیل کا مخفف ہے اور نہایت ضعیف ہے۔ دوم یہ وقف ان قرآن کریم کے نسخوں میں نہیں پایا جاتا جو حضرت عثمان کے نسخوں کی نقل ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ وقف کسی نے پیچھے تجویز کیا ہے۔ دوم فعلہ میں فعل کا فاعل من فعل مقدر قرار دیتے ہیں اور یہ غیر متعارف ہے۔ اور پھر کبیرھم ھذا کا کوئی محل نہیں رہتا۔ میرے نزدیک قریب الفہم تاویل یہ معلوم ہوتی ہے کہ فعلہ کے فعل کا فاعل کبیرھم ھذا ہے۔ یہ بڑا بت قوم نے اللہ تعالیٰ کے تصور کے لیے بنایا ہوا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا نمائندہ تھا۔ اور باقی چھوٹے بت غیر اللہ کے تصور کے لیے تھے۔ اب ترجمہ یوں ہوگا۔ اُنہوں نے کہا اے ابراہیم ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ فعل تم نے کیا ہے اُس نے کہا (نہیں تو) یہ فعل ان کے اس بڑے نے کیا ہے سو ان سے پوچھو اگر بولتے ہیں۔ اور آیت ۵۸ میں الیہ کی ضمیر کبیرا لھم کی طرف راجع ہے اور فاسئلوھم کی ضمیر توڑے ہوئے بتوں کی طرف راجع ہے۔ میں آیت ۵۸ کا تفسیری ترجمہ بھی ان آیات کے ساتھ ملا کر دیتا ہوں۔ کہ مطلب واضح ہو جائے پس ان بتوں کو توڑ دیا سوائے ان کے بڑے بت کے تاکہ اس بڑے بت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں یعنی بتوں کے توڑنے کا مدعا بھی یہی تھا کہ حقیقت کو سمجھ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ پھر جب حضرت ابراہیم سے پوچھا گیا کہ یہ فعل تم نے کیا ہے تو اُس نے کہا (نہیں تو) سب کے بڑے یعنی اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اگر یہ بولتے ہیں تو انہیں سے پوچھ لو پس حضرت ابراہیم کے جواب میں کوئی کذب نہیں اس نے یہ فعل جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا تھا اُسی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

حضرت ابراہیم کا قول کہ بت شکنی بتوں کے بڑے نے کی ہے۔

هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ

یہ حرکت کی ہے اگر یہ بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھ لو ٣٢٧ف پھر لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے اور کہنے لگے تم خود

اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

ظالم ہو پھر اپنے سروں کے بل اوندھے گرائے گئے (ابراہیم سے کہا) تو تو جانتا ہے کہ یہ بت بولتے نہیں

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ

ابراہیم نے کہا تو کیا تم اللہ کے سوا ایسے کی پرستش کرتے ہو جو تم کو نہ تو کچھ فائدہ پہنچاتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے تف ہے

لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

تم پر اور ان پر جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تو کیا تم سمجھتے نہیں انہوں نے کہا اگر تم کو کچھ کرنا ہے

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ

اور انہوں نے اس کو نقصان پہنچانا چاہا تو ہم نے ان کو بڑا نقصان اٹھانے والے بنایا ٣٢٨ف اور ہم نے ابراہیم اور لوط کو نجات دیکر اس

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَ

سرزمین میں پہنچایا جس کے اندر ہم نے اہل جہان کیلیے برکتیں رکھی ہوئی ہیں اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق عنایت کیا اور یعقوب پوتا بھی اور

كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ

ہم نے سب کو نیک بنایا اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور ہم نے انکی

اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا

طرف نیکی کے کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی اور یہ لوگ ہماری بندگی کرنے

عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ

والے تھے اور لوط کو بھی ہم نے حکم اور علم دیا اور ہم نے اس کو اس بستی سے جہاں لوگ ناپاک فعل کرتے تھے

كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَـبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ

نجات دی بیشک وہ برے لوگ اور بدکار تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت

---

٣٢٨ - آیات ٦٨ تا ٧٠ - منکرین نے حضرت ابراہیم کو آگ میں جلانے کی تجویز کی - اللہ نے فرمایا - اے آگ ابراہیم کے حق میں سرد اور سلامتی ہو جا - انہوں نے ابراہیم کے خلاف تجویز بنائی مگر ناکام رہے - جو تاویلات اس امر کے لیے کی جاتی ہیں کہ ابراہیم کو آگ میں نہیں ڈالا گیا تھا - صرف اس واسطے کہ فوق الطبیعت امر کے اعتراض سے بچیں - یہاں صرف یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر ابراہیم کو آگ میں ڈالنے کے بغیر بچا لیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ کا نار کو مخاطب کر کے کہنا کہ کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم بے معنی ٹھہرتا ہے - اور سورۂ عنکبوت کی آیت ٢٤ میں یہ الفاظ ہیں فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اقتلوہ او حرقوہ فانجٰہ اللہ من النار - دو تجویزیں حضرت ابراہیم کے خلاف کی گئی ہیں - قتل یا تحریق - فانجٰہ اللہ من النار کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ میں جلانے کی تجویز پاس ہوئی تھی - اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ سے بچایا - اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا تھا کہ خلیل کے حق میں برد اور سلام بن جائے - یہ صفات اس سے تب ہی ظہور میں آ سکتی ہیں کہ خلیل کا وجود اس میں داخل ہو -

حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا

ع ۵ / ۵

رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۷۵﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ

میں داخل کیا وہ بلاشک نیکوکاروں میں سے تھا اور نوح کا ذکر کر جب ان واقعات سے پہلے اس نے (ہم کو) پکارا تو ہم نے اس کی

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ

دعا قبول کی اور اس کو اور اس کے کنبہ کو بڑی مصیبت سے نجات دی اور ہم نے اس کی اس قوم کے مقابلہ میں مدد کی جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوُودَ وَ

ہمارے احکام کو جھٹلایا تھا بیشک وہ بُرے لوگ تھے تو ان سب کو ہم نے غرق کر دیا اور داؤد اور سلیمان کا

سُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

ذکر کر جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ دیتے ہیں جب اس کو لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں اور ہم انکے فیصلہ پر حاضر

شَاهِدِينَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ

تھے تو ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے سب کو حکم اور علم دیا تھا اور ہم نے پہاڑی لوگوں کو داؤد کا

دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ

تابع کر دیا تھا جو اللہ کی تسبیح کرتے تھے اور قوم طیر کو بھی اور یہ کام ہم (اب بھی) کرنے والے ہیں ف۳۲۹ اور ہم نے اس کو تمہارے لئے

لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ

زرہ کا بنانا سکھایا تاکہ تم کو جنگ کے ضرر سے بچائے تو کیا تم شکر گذاری کرنے والے ہو اور ہم نے زور سے چلنے والی ہوا کو

عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

سلیمان کے کام پر لگا دیا تھا جو اس کے حکم سے اس سرزمین کے رُخ چلتی تھی جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں (ہندوستان) اور ہم ان سب چیزوں کو جو

عَالِمِينَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ

جانتے ہیں (جو آئندہ ہونیوالی ہیں) ف۳۳۰ اور غیر قوموں سے بعض ایسے تھے جو سلیمان کے لئے دریا میں غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی

وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ﴿۸۲﴾ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ

کرتے تھے اور ہم نے ان کو تھاما ہوا تھا ف۳۳۱ اور ایوب کو یاد کر جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ کو بیماری لگ گئی ہے (تو رحم

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ

کر) اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے تو ہم نے اس کی فریاد رسی کی اور جو دکھ اس کو پہنچا تھا دور کر دیا اور ہم نے اس کو اس کا عیال

۳۲۹۔ آیت ۷۹۔ اس آیت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں وکنا فاعلین اس سے یہ مراد ہے کہ (اے نبی) ہم تیرے لیے یہ باتیں کرنے والے ہیں۔ یعنی جو حکم اور علم داؤد کو دیا تھا تم کو بھی دینگے۔ الجبال سے پہاڑی پیادہ لوگ اور طیر سے گھڑ چڑھی فوجیں یعنی پلٹن اور رسالہ مراد ہیں۔ یا طیر سے ایسے تیز ہرکارے جو اس زمانے میں ڈاک رسانی کا کام کرتے تھے۔

۳۳۰۔ آیت ۸۱ کے آخر میں یہ فقرہ ہے **وکنا بکل شیء علمین** ہم اُن چیزوں کو جو آئندہ ہونے والی ہیں جانتے ہیں یعنی تمام حربیہ آلات اور سامانوں اور مشینری کی طرف اشارہ ہے جو آج تک ایجاد ہو رہی ہیں اور آئندہ ہوں گی۔

۳۳۱۔ آیت ۸۲۔ اس آیت میں جن شیاطین کا ذکر ہے اس سے وہ غیر قوم کے کاریگر اور صناع مراد ہیں جو صور کے بادشاہ نے حضرت سلیمان کی خدمت میں بھیجے تھے۔ انہیں لوگوں کی وہ خفیہ سوسائٹی یا لیگ تھی جو اپنی قوم کے فوائد کے لیے حضرت سلیمان کے برخلاف تدابیر کرتے تھے۔ جن کو اب فری میسن کہتے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان کی شر سے حفاظت کا ذکر کیا ہے۔

فری میسن

وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ﴿٨٤﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَ

عطا کیا اور ان کے ساتھ اتنا اور بھی یہ ہماری رحمت تھی جو اپنے ہاں سے کی اور یہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کے لئے یادگار رہے اور اسمٰعیل اور

إِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُم

ادریس اور ذوالکفل کو یاد کر یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے اور ہم نے انکو اپنی رحمت میں داخل کیا تھا کیونکہ وہ

مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

نیکو کاروں میں سے تھے اور ذوالنون (یونس) کا ذکر کر جب وہ خفا ہو کر چلا گیا اور یہ خیال کیا کہ ہم اس کو گرفت نہ کرینگے

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو اس نے (مصیبت میں پھنس کر) اندھیروں میں سے پکارا کہ کوئی معبود سوا تیرے نہیں تیری ذات پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ

تو ہم نے اس کی فریاد سنی اور اس کو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں اور ذکریا کو یاد کر جب

رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ

اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کو

يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا

یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بی بی کو اس کے لئے اچھا کر دیا یہ لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو امید اور خوف کے

وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن

ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے اور اس کو یاد کر جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی

رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩١﴾ إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

روح پھونک دی اور ہم نے اس کو اور اس کے بیٹے کو اہل جہاں کیلئے ایک نشان بنایا ف ۳۳۲ یہ تمہاری جماعت کے لوگ ہیں سب ایک ہی جماعت

وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ﴿٩٣﴾

اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی بندگی کرو اور لوگوں نے اپنے دین کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سب ہماری طرف لوٹ کر آنیوالے ہیں

ع ۶ / ۱۸

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿٩٤﴾

تو جو اچھے کام کرتا ہے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو اس کی کوشش کی بے قدری نہ ہوگی اور ہم اس کو لکھتے جاتے ہیں

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ان پر واجب ہے، کہ وہ (اس دنیا میں) لوٹ کر نہیں آئیں گے یہانتک کہ جب یاجوج اور ماجوج کو بھی

---

۳۳۲ ۔ آیت ۹۱ ۔ مریم میں جس نفخ روح کا ذکر ہے وہ وہ روح ہے جو سفلی زندگی کے مر جانے کے بعد انسان میں بصورت ایک نور نفخ ہوتی ہے ۔ یہ لقاء اللہ کے نام سے مشہور ہے اور یہی روح ہے جس کا ذکر سورہ مجادلہ کے آخر میں صحابہ کے متعلق بدیں الفاظ آیا ہے ۔ وایدھم بروح منہ ۔

۳۳۳ ۔ آیت ۹۵ ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ہلاک کر دیے جاتے ہیں وہ دنیا میں واپس نہیں ہوتے ۔ ان کا نہ آنا بطور وجوب ہے بعض اس کے مفہوم میں غلطی کرتے ہیں ۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جس پر حقیقی موت واقع ہو جائے ۔ وہ عملی قالب میں دنیا میں عمل کرنے کے واسطے واپس نہیں آ سکتا یوں تو ارواح عالم برزخ کی لطیف قالب میں دنیا میں آتے رہتے ہیں ۔ بلکہ اکثر ارواح وفات کے بعد مرفوع نہیں ہوتے وہ جنوں کے ساتھ کائنات جو میں رہتے ہیں ۔ اب تو ارواح کا اس عالم میں بلانا ایک سائنس ہوتا جاتا ہے ۔

وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ

کھول دی جاویں گی اور وہ ہر بلندی سے پھیل جائیں گی اور وہ سچا وعدہ نزدیک آپہنچے گا تو یکدم کافروں

شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا

کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاویں گی (کہیں گے ہائے ہماری خرابی ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظلم

ظَالِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾

کرنے والے تھے بیشک تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں تم اس میں داخل ہونے والے ہو

لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَ

اگر یہ معبود ہوتے تو وہ دوزخ میں نہ جاتے اور یہ سب اس میں مدتوں رہنے والے ہیں وہ اس میں چلائیں گے اور (شور و غل کی

هُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا

وجہ سے) وہاں انہیں کچھ سنائی نہ دیگا بیشک جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی لکھی جا چکی ہے وہ اس دوزخ سے دور

مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

رکھے جاویں گے وہ اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾

ان کو وہ بڑی گھبراہٹ کی حالت غمگین نہ کرے گی اور فرشتے آکر ان سے ملیں گے (کہیں گے) یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا

جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح تحریروں کا طومار لپیٹ لیا جاتا ہے جس طرح ہم نے پہلے پیدائش شروع کی تھی ہم اس کو دہرائیں گے

عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ

یہ ایک وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ہم پر لازم ہے ہم اس کو ضرور کرنے والے ہیں اور ہم نے زبور میں موسیٰ کی کتاب کے بعد یہ لکھا تھا کہ ملک کے وارث میرے وہ بندے

يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

ہونگے جنہیں ملک داری کی اہلیت ہوگی بیشک اس میں عبادت کرنے والی قوم کے لئے ایک پیغام ہے ۳۳۵ اور ہم نے تم کو تمام جہان

---

۳۳۴ - آیات ۹۶ تا ۱۰۰ - یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہوگئی ہے کہ یاجوج ماجوج یورپ کی ترقی یافتہ اقوام ہیں پہلی آیت میں لفظ حتیٰ ابتدائے کلام کے لیے ہے - یہ قومیں محدب زمین کی ہر بلندی سے پھیل پڑیں گی - اور اللہ کے مواعید کا وقت آجائے گا یہ ایک بڑے ابتلا اور مصائب کا وقت ہوگا جو غیر معمولی طور پر محیط ہوں گی - اور لوگوں کو اپنی غفلت اور ظلم پر افسوس ہوگا - گو مصائب تلخ نہیں - لوگ مع اپنی ان ہستیوں کے جن کی پرستش ہوتی ہے مصائب کے جہنم میں ہوں گے - اور آیت ۹۹ سے قیامت کا جہنم مراد ہے اور دنیا کے جہنم سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر یہ لوگ معبود ہوتے جن کی پرستش ہوتی ہے تو مصائب کے دوزخ سے امان میں رہتے -

۳۳۵ - آیت ۱۰۵ و ۱۰۶ - زبور میں یہ الفاظ ہیں جن کی طرف اشارہ ہے صادق زمین کے وارث ہوں گے - زمین سے ارض مقدس زمین کی حکومت مراد ہے اور صادقین سے اس زمین کی وراثت موعود ہے وہ لوگ ہیں جن کا ذکر آیت ۱۰۶ میں ہے یعنی یہ بشارت گویا پیغام عابدین کے لیے ہے پس اس کا مفہوم یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان اس کے وارث ہوں گے - ہاں جب تک مسلمانوں میں صدق اور عبودیت پائی جاتی رہے گی اس وعدہ کے مستحق ہوں گے - یہ صفات جب ان میں نہ رہیں گی تو وعدہ کے مصداق نہ رہیں گے - آیت ۱۰۷ میں کیا ہی لطیف اشارہ کیا ہے - رسول صلعم رحمۃ للعالمین ہیں حضور کی تعلیم سے جملہ اقوام فائدہ اٹھائیں گی - اگرچہ ان مسلمانوں کے ساتھ شامل نہ ہوں جو تمدن کے ادنیٰ درجہ پر اس وقت ہوں گے - اسلامی صفات کی مظہر اس وقت ترقی یافتہ قومیں ہیں (باقی بر صفحہ ۳۴۰)

یاجوج ماجوج

إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ

سب کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ان سے کہو میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم اس کے

أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۰۸﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ

فرمانبردار بنتے ہو (یا نہ) پس اگر یہ پھر جائیں تو کہدو کہ میں نے تم کو یکساں طور پر خبر کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا وعدہ تم

أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿۱۰۹﴾ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿۱۱۰﴾

سے کیا جاتا ہے آیا نزدیک ہے یا دور ہے بیشک وہ جانتا ہے جو بات پکار کر کہی جائے اور اس کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو

وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ

اور میں نہیں جانتا کہ عذاب کو دور ڈالنا شاید تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک وقت تک دنیا کا فائدہ اٹھانے کے لئے ہو دعا مانگی اے میرے پروردگار حق سے

وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿۱۱۲﴾

فیصلہ کر اور ہمارا پروردگار رحمان ہے جس سے ان باتوں کے مقابلہ میں جو تم بیان کرتے ہو ہم مدد مانگتے ہیں

نصف ۱۹ ع

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا رحیم ہے کسب پر پھل لگانے والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو بیشک اس گھڑی کا ہولناک واقعہ بڑی شے ہے جس دن تم اس کو

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور لوگوں کو

النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ

تو متوالا دیکھے گا حالانکہ وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے جس کے ڈر سے (ایسے ہونگے) ۳۳۷ اور بعض لوگ ایسے

مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ

ہیں جو بے علم ہو کر اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس کی نسبت یہ لکھا جا چکا ہے

(بقیہ صفحہ ۳۴۶) مسلمان تو اس آیت کے مورد ہیں سوائے ذکر و ابہ۔ اسلام جن صفات کا کفیل ہے وہ غیر مسلم قوموں نے اختیار کر لی ہیں حدیث میں ہے ان اللہ ینظر الی قلوبکم لا الی صورکم۔

سورۃ الحج مدنیۃ

۳۳۶۔ آیت ۱ و ۲۔ ان آیات میں زلزلۃ الساعۃ سے وہ زلازل مراد ہیں جن کا ذکر آیات ۹۶ و ۹۷ میں ہے۔ یہ زلازل اسی دنیا کے متعلق ہیں۔ اور ان مواعید کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس کی انتہا اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کہ کہاں تک پہنچے گی۔ ابھی تک اور بھی خطرات کے ایام باقی ہیں۔ کیونکہ ابھی دنیا کی اقوام متنبہ نہیں ہوئیں اور انہوں نے اپنی طبائع میں کوئی تغیر پیدا نہیں کیا خصوصاً مسلمانوں نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ فسادوں میں ترقی کر رہے ہیں اللھم اصلح بال المسلمین واصلح شانھم کلہ۔ اکثر مفسرین اس سے زلزلۂ قیامت مراد لیتے ہیں مگر یہ الفاظ ان کی تائید نہیں کرتے تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا۔

مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ④ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

کہ جو شخص اس کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ اس کو گمراہ کرے گا اور اس کو دوزخ کے رستہ کی طرف چلائے گا اے لوگو اگر

إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ

تم کو جی اٹھنے میں کچھ شک ہے تو (فکر دوڑاؤ) کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي

خون کے لوتھڑے سے پھر پوری اور ادھوری بوٹی سے تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت ظاہر کریں اور ہم جس نطفہ کو

الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ

چاہتے ہیں رحموں میں ایک مقرر وقت تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر ہم تم کو (دنیا میں

وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ

رکھتے ہیں) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو اور بعض تم میں سے (عمر طبعی سے پہلے) مر جاتے ہیں اور بعض تم میں سے نکمی عمر تک پہنچائے جاتے ہیں تاکہ علم حاصل

عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

ہونے کے بعد اس میں کچھ سمجھ بوجھ نہ رہے اور تو دیکھتا ہے کہ زمین بے حرکت پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہاتی اور ابھرتی

وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ⑤ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ

ہے اور ہر قسم کی خوشنما روئیدگی اگاتی ہے یہ قانون ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کی ذات حق ہے اور یہ کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے

وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑥ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ

اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ وہ (قیامت کی) گھڑی کچھ شک نہیں کہ آنے والی ہے اور یہ کہ اللہ ان کو

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا

جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں جلا اٹھائے گا ف۳۳۷ اور جس کے پاس نہ کوئی علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ

هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا

روشن کتاب ہے پھر اللہ کے بارے میں اینٹھا ہوا جھگڑتا ہے ف۳۳۸ تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے رستہ سے گمراہ کرے اس کے لئے دنیا میں بھی رسوائی

خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ⑨ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ

ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو دوزخ کا عذاب چکھائیں گے (اس سے کہا جائے گا) یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے

---

۳۳۷ ۔ آیات ۵ تا ۷ ۔ ان آیات میں اول انسان کی ابتدائی پیدائش کی تشریح کی ہے ۔ مٹی سے پیدائش شروع ہوتی ہے اور ایک کامل صاحب لذّہ اور صاحبِ علم انسان پر ختم ہوتی ہے ۔ اور درمیان میں مختلف منازل طے کرنی پڑتی ہیں ۔ مخلقۃ سے مراد تام الخلقۃ ہے اور غیر مخلقۃ وہ ہے جو حمل کی میعاد پورا ہونے سے پہلے گر جاتا ہے ۔ پھر خشک زمین کا نباتاتی نظارہ پیش کیا ہے ۔ کہ آسمان سے بارش اترتی ہے زمین حرکت میں آتی اور ابھرتی ہے اور گوناگوں خوشنما سبزی اگاتی ہے ۔ ان مشاہدات کو بعثت ثانی پر گواہ ٹھہرایا ہے اور اس بات پر بھی کہ اس سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی ہستی ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ اشیا کو زندگی بخشتا ہے ۔ اور یہ بھی کہ وہ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے ۔ پس بے شک قیامت آنے والی ہے اور قبروں سے مردے اٹھائے جائیں گے ۔

۳۳۸ ۔ آیت ۸ ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے علم کے تین ذرائع بیان کیے ہیں ۔ علم جو انسان کو حواس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے علم جو انسان کو الہام کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے ۔ علم جو انسان کو کسی الہامی کتاب کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے ۔ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ان ذرائع سے کوئی علم حاصل نہیں ہوتا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کے معاملات میں جھگڑے کرتے ہیں ۔ یہ سچ ہے کان الانسان اکثر شیء جدلا (کہف ۵۴)

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ

بھیجا اور بلاشک اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور لوگوں میں ایسا بھی ہے جو کنارہ پر کھڑا ہو کر اللہ کی بندگی کرتا ہے

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ

اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس پر مطمئن ہو گیا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچی تو جدھر سے آیا ادھر ہی پھر گیا اس نے

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دنیا اور آخرت کھو دی یہی ہے جو صریح گھاٹا ہے وہ اللہ کے سوا ایسے کو پکارتا ہے جو نہ

مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ

اس کو نقصان پہنچاتا ہے اور نہ اس کو نفع پہنچاتا ہے یہی تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے وہ ایسے کو پکارتا ہے جس کا نقصان

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

اس کے نفع سے زیادہ نزدیک ہے بلاشک برا دوست ہے اور برا رفیق جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

اچھے عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کو بلاشک ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی بیشک اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى

جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں ہرگز اس کی مدد نہیں کرے گا تو اس کو چاہئے کہ (اوپر چڑھنے کے لئے) ایک

السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

رسی تانے پھر اس کو کاٹ دے پھر دیکھے کہ کیا اس کی اس تدبیر نے اس کے غصہ کے سبب کو رفع کر دیا ہے یا نہ ۳۳۹ اور ہم نے اس قرآن میں

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

اسی طرح کھلے دلائل اتارے ہیں اور بات یہ ہے کہ بیشک سنت اللہ تو جس کو چاہتی ہے راہ راست پر لاتی ہے البتہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں (مسلمان)

وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ڰ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ اور مجوس اور جو لوگ شرک کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي

اللہ ہر ایک چیز پر حاضر ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ

زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور

الدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ

زمین پر چلنے والے اور بہت سے انسان بھی اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے انسان ایسے ہیں جن پر عذاب لازم ہو چکا ہے اور (قانون) الٰہی

---

۳۳۹ - آیت ۱۱ تا ۱۵ - بعض کنارہ پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو پوجتے ہیں۔ کوئی دنیا کی خیر مل گئی تو اس پر مطمئن ہو گئے اور کوئی فتنہ آگیا تو پھر گئے۔ یہ ایک خسران مبین ہے۔ نہ دنیا کا رہا نہ دین کا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو اس کا یہ حال ہے مگر غیر اللہ کے پوجنے میں جس سے نفع ہے نہ نقصان ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ نقصان نفع سے اقرب ہوتا ہے۔ آیت ۱۵ میں اس شخص کا نقشہ کھینچا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے متعلق دنیا و آخرت میں مایوس ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے اوپر چڑھنے کے لیے اس نے ایک رسی لٹکائی ہوئی تھی چڑھنے میں تکلیف محسوس کر کے غصہ میں آکر اس کو کاٹ دیتا ہے اسی طرح اللہ کی طرف جانے کی کوئی رہی سہی آس جو تھی وہ بھی کٹ گئی۔

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ⑱ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ

جس کو ذلت پر رکھے اس کے لئے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ وہی کرتا ہے جو اس کی مشیت (قانون) کے مطابق ہوتا ہے یہ دو مخالف فریق ہیں

رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ

جو اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں تو جو لوگ منکر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا

الْحَمِيْمُ ⑲ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ⑳ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ㉑

پانی انڈیلا جاوے گا جس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کے چمڑے گل جائیں گے اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ㉒

جب اس سے غم کے مارے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیے جاویں گے اور (کہا جاوے گا) جلنے کا عذاب چکھتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اللہ ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاتی ہونگی

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ㉓ وَهُدُوْٓا

اس میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جاویں گے اور اس میں ان کا لباس ریشمی ہوگا ف۴۳ اور ان لوگوں

اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ㉔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

کو پاک عقیدہ کی ہدایت کی گئی ہے اور ان کو اس ذات کا رستہ دکھایا گیا ہے جو سزاوار حمد ہے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ

اور وہ اللہ کے رستہ سے روکتے رہتے ہیں اور اس مسجد حرام سے بھی جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں رکھا ہے خواہ

ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ㉕

اسی میں رہنے والا ہو خواہ باہر سے آنے والا اور جو اس (مسجد) میں ظلم کے ساتھ کفر کو رواج دینا چاہتے ہیں ہم ان کو دردناک عذاب چکھائیں گے

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ

اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کا موقع مقرر کر دیا (اور کہا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے اس گھر کو طواف

لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ㉖ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

کرنے والوں اور قیام اور رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے ستھرا رکھ اور لوگوں میں حج کے لئے اعلان کر دے کہ وہ تیری طرف

رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ㉗ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ

چلے آئیں پیادہ اور ہر طرح کی دبلی سواریوں پر جو ہر دور دراز رستہ سے آئیں گے تاکہ اپنے فائدوں کے لئے حاضر ہوں اور ان

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

دنوں میں جو معلوم ہیں ان مویشی چارپایوں پر جو اللہ نے ان کو دئے ہیں اللہ کا نام (قربانی کے وقت) یاد کریں تو

فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ㉘ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا

(لوگو) تم اس میں سے (خود بھی) کھاؤ اور بدحال فقیر کو بھی کھلاؤ پھر وہ اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں

ف۴۳ - آیت ۲۳ - سونے کے کڑے اور موتی اور حریر۔ یہ دنیا کی مرفہ الحال زندگی کا نقشہ ہے۔ آخرت کی زندگی کے لیے یہ بطور ایک مثال ہے وہاں کے سونے اور موتی اور حریر کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام جنت سے متعلق فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرة اعین (سجدہ ۱۷) اور رسول صلعم نے فرمایا۔ ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی بال بشر۔

نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق ﴿٢٩﴾ ذٰلك ومن يعظم حرمٰت الله
اور اس پرانے گھر کا طواف کریں ۔ یہ تو اس گھر کے متعلق ہوا ۔ اور جو شخص اللہ کی مقرر کردہ قابل ادب

فهو خير له عند ربه ۭ واحلت لكم الانعام الا ما يتلٰى عليكم فاجتنبوا
چیزوں کی حرمت نگاہ رکھتا ہے تو یہ اس کے پروردگار کے ہاں اس کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے سب چارپائے حلال ہیں سوائے ان کے جو تم کو پڑھ کر سنائے

الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ﴿٣٠﴾ حنفاء لله غير مشركين
گئے ہیں تو بتوں کی گندگی سے بچتے رہو اور جھوٹی بات کہنے سے بچو ۔ اللہ کے لئے یکسو ہو کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے

به ۭ ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوي
ہوئے ۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو وہ گویا آسمان سے گر پڑا پھر اس کو پرندے اچک لیجائیں گے یا اس کو ہوا کسی

به الريح في مكان سحيق ﴿٣١﴾ ذٰلك ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى
دور جگہ لیجاکر ڈال دے گی (ف ۱۴۳) یہ تو مشرک کا حال ہوا اور جو شخص ان چیزوں کا ادب کرتا ہے جو اللہ نے نامزد کی گئی

القلوب ﴿٣٢﴾ لكم فيها منافع الى اجل مسمى ثم محلها الى البيت العتيق ﴿٣٣﴾ ع ۴
ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے ۔ ان چارپایوں میں تمہارے لئے ایک وقت مقرر تک نفعے ہیں پھر قدیم گھر (کعبہ) کے پاس ان کا حلال ہونا ہے

ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة
اور ہر ایک امت کے لئے ہم نے قربانی مقرر کی ہے تاکہ اللہ نے جو ان کو مویشی چارپائے عطا کر رکھے ہیں ان پر (ذبح کرنے کے وقت) اللہ کا

الانعام ۭ فالٰهكم اله واحد فله اسلموا ۭ وبشر المخبتين ﴿٣٤﴾ الذين اذا
نام یاد کریں ۔ سنو تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو تم اسی کی فرمانبرداری کرو ۔ اور ان عاجزی کرنے والے بندوں کو خوشخبری سنا دو کہ جب اللہ کا نام

ذكر الله وجلت قلوبهم والصٰبرين على ما اصابهم والمقيمي الصلوٰة
(ان کے سامنے) یاد کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جو ان پر مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز کے قائم کرنے والے

ومما رزقنٰهم ينفقون ﴿٣٥﴾ والبدن جعلنٰها لكم من شعائر الله لكم
ہیں اور جو ہم نے انکو روزی دی ہے اس میں سے (اللہ کے رستہ میں) خرچ کرتے ہیں ۔ اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے اللہ کا شعور دلانے والی چیزوں سے بنایا ہے ان میں

فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف ۚ فاذا وجبت جنوبها فكلوا منها
تمہارے لئے فائدے ہیں تو تم ان پر کھڑا کر کے اللہ کا نام یاد کرو ۔ تو جب وہ پہلو پر گر پڑیں تو ان میں سے (خود بھی) کھاؤ

واطعموا القانع والمعتر ۭ كذٰلك سخرنٰها لكم لعلكم تشكرون ﴿٣٦﴾ لن
اور قناعت کرنے والے اور سوال کرنے والے کو بھی کھلاؤ ۔ ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ۔ اللہ تک

ينال الله لحومها ولا دماؤها ولٰكن يناله التقوٰى منكم ۭ كذٰلك سخرها
نہ تو ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کا خون پہنچتا ہے ولیکن تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے ۔ ان چارپایوں کو اسی طرح تمہارے

لكم لتكبروا الله على ما هدٰىكم ۭ وبشر المحسنين ﴿٣٧﴾ ان الله يدٰفع عن
تابع کر دیا ہے تاکہ تم ہدایت پر اللہ کو بڑائی کے ساتھ یاد کرو کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو ۔ ایمان رکھنے والوں سے اللہ (دشمنوں کو)

---

۱۴۳ ۔ آیت ۳۱ مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آسمان سے گر پڑے ۔ پھر اس کی دو صورتیں بیان کی ہیں ۔ رستہ میں گرنے والے کو پرندے اچک لیں یا ہوا اس کو کسی دور مکان میں پھینک دے ۔ پہلی صورت سے یہ مراد ہے کہ وہ زمین سے بلند رہنے والوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے ۔ اس سے تقلیدی زندگی مراد ہے اور دوسری صورت سے یہ مراد ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی میں گرفتار ہو جاتا ہے ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ

ہٹاتا رہتا ہے بیشک اللہ ہر دغا باز ناشکر کو پسند نہیں کرتا جن مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے ان کو بھی

ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ نِ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ

(لڑنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ہیں صرف اتنی

حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

بات پر کہ یہ کہتے ہیں ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر لوگوں کو اللہ ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا رہتا تو راہبوں کے مسکن

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ

اور عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے سب برباد کر دیے جاتے۔

مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا

اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کے (دین کی) مدد کرتا ہے بیشک اللہ بڑا زبردست سب پر غالب ہے ف ٣٤٢ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کو تصرف دیں تو

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

نمازیں قائم کریں گے اور زکوٰۃ دینگے اور اچھے کام کرنے کو کہیں گے اور بُرے کاموں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ

الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾

کے اختیار میں ہے اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں (تو کوئی انوکھی بات نہیں) ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین کے رہنے والے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ کو جھٹلایا گیا تو

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے ان کو پکڑا تو (دیکھو) میرے انکار کا انجام کیا ہوا سو کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا

وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾

اور وہ ظالم تھیں تو وہ اپنے چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں ہیں جو بیکار پڑے ہیں اور کتنے پختہ محل ہیں

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ

تو کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (اگر پھرتے) تو ان کے دل ایسے ہوتے کہ ان سے سمجھتے اور ایسے کان ہوتے جن سے سنتے (تو ضرور عبرت

بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَ

اٹھاتے) کیونکہ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

یہ لوگ تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اللہ تو اپنے وعدے کا خلاف ہرگز نہیں کرے گا اور تیرے پروردگار کے ہاں ایک دن تمہاری

---

٣٤٢ - آیات ٣٩ و ٤٠ - مخالفین سے جنگ کی اجازت دینے کی وجوہ بیان کی ہیں - اوّل یہ کہ مسلمانوں پر ظلم کیا گیا - اور اللہ تعالیٰ مظلوموں کا ناصر ہے - دوسرے ان کو اپنے گھروں سے ناحق خارج کیا گیا - ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے امن قائم کرنا ضروری تھا - امن قائم کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جملہ اقوام کی عبادت گاہیں بربادی سے بچائی جائیں - اس سے پایا جاتا ہے کہ اسلام مذاہب کو دنیا سے مٹانا نہیں چاہتا - اور نہ عبادت گاہوں کو بلکہ سب کا محافظ ہے - اس کی جنگیں دفاعی ہیں اور اس کی تبلیغ اور اشاعت اصلاحی اور تہذیبی -

كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ
گنتی کے مطابق ہزار برس کا ہوتا ہے اور کتنی بستیاں ہیں جن کو ہم نے مہلت دی تھی اور وہ ظالم تھیں پھر

أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِينَ
ہم نے ان کو پکڑا اور سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے ان سے کہو لوگو! میں تو تم کو بس کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں تو جو لوگ ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي
لائے اور اچھے عمل کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جن لوگوں نے یہ کوشش کی کہ ہمارے

آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ
احکام کو رواج پذیر نہ ہونے دیں وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں اور ہم نے تم سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور

وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي
نہ کوئی نبی مگر جب وہ کوئی تمنا کرتے تو شیطان اسکی تمنا میں القا کر دیتا ہے تو اللہ شیطان کے القا کو مٹا دیتا ہے

الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
پھر اپنے احکام کو مضبوط رکھتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے ف ٣٤٣ غرض یہ ہوتی ہے کہ شیطان کے القا کو ان

فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي
لوگوں کے لئے آزمائش بنائے جن کے دلوں میں کچھ روگ ہے اور ان کے لئے جن کے دل سخت ہیں اور شک نہیں کہ ظالم پرلے درجہ

شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا
کی مخالفت میں ہیں اور یہ غرض بھی ہوتی ہے کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ وہ حکم جو خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ

بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾
تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں پھر انکے دل اللہ کے آگے گرما گرما ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں شک نہیں کہ اللہ انکو سیدھے رستہ کی رہنمائی کرتا رہتا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ
اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو اللہ کی آیات کے بارے میں شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک وہ گھڑی آ موجود ہو یا

يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ
ان کو منحوس دن کا عذاب آپکڑے بادشاہت اُس دن خدا کی ہوگی وہ انکے درمیان فیصلہ کرے گا تو جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ نعمتوں کے باغوں میں ہونگے اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہمارے احکام کو جھٹلایا تو

---

٣٤٣ - آیت ٥٢ - رسول اور نبی کا فرق سورۂ مریم کے نوٹ ٣١٥ میں بیان ہو چکا ہے۔ اس آیت میں یہ سمجھانا مقصود ہے کہ رسول کی تمنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا مفہوم یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ موافق ہوں۔ ایسا ہوتا ہے کہ رسول ایک تمنا کرتا ہے کہ واقعہ ایک خاص صورت اختیار کرے اور شیطان اپنے وسواس سے اس کی تمنا کو زیادہ قوت دیدیتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں وہ تمنا مراد نہیں ہوتی جب رسول کی تمنا میں ناکامی ہوتی ہے تو یہ منافقین اور کمزور ایمان والوں کے لیے فتنہ کا موجب ہو جاتا ہے۔ اللہ کی آیات میں جو اللہ کی مراد ہوتی ہے وہ تو ہو کر رہتی ہے۔ وہ نہیں ٹلتی۔ یہ دوسری چیز تو ازدیادِ ایمان مومنین کا باعث ہوتی ہے اور پہلی چیز منافقین وغیرہ کے فتنہ کا باعث ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ رسول کی تمناؤں اور اللہ تعالیٰ کی مراد میں فرق کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی مراد کے پورے ہونے میں صبر اور استقلال اور نیک ظنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ضعیف الایمان لوگوں میں پائی نہیں جاتی۔

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

وہی لوگ ہیں جن کو رسوا کرنے والا عذاب ہوگا اور جن لوگوں نے اللہ کے رستہ میں وطن چھوڑا پھر وہ

ع ٩ / ١٤

قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٨﴾

مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ان کو ضرور عمدہ روزی دے گا اور بیشک اللہ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿٥٩﴾ ذَٰلِكَ ۖ وَمَنْ

ضرور ان کو ایسی جگہوں میں داخل کرے گا کہ وہ اس سے خوش ہو جائیں گے اور شک نہیں کہ اللہ جاننے والا ہی بردبار ہے (یہی ہوگا) اور جس نے (دشمن کو)

عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ

اسی قدر ستایا جس قدر اس کو ستایا گیا تھا پھر (دشمن کی طرف سے) اس پر زیادتی کی گئی تو ضرور اللہ اسکی مدد کرے گا بیشک اللہ معاف کرنے

غَفُورٌ ﴿٦٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ

والا بخشنے والا ہے یہ تداول ایام اس سنت اللہ کے موافق ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور

اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ

یہ کہ اللہ سب کی باتیں سننے والا اور سب کے حال کو دیکھنے والا ہے اور اللہ کی نصرت اپنے پرستاروں کے ساتھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور اس کے

الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

سوا جن کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور بیشک اللہ ہی بہت بلند اور بہت بڑا ہے ف۳۴۴ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے

فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٦٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ باریک تدبیریں کرنے والا اندرونی حالات سے باخبر ہے ف۳۴۵ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو

فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي

زمین میں ہے اور بیشک اللہ وہی بے نیاز اور سزاوار حمد ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے ان سب چیزوں کو جو

ع ٨ / ١٥

الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ

زمین میں ہیں تمہارے بس میں کر دیا ہے اور کشتی کو بھی جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گرے مگر

---

۳۴۴ ـ ۶۰ تا ۶۲ ـ آیت کے صدر میں ذلک کا لفظ آیا ہے جس پر وقف ہے ـ اس سے مراد یہ ہے کہ آیات ۵۸ ۵۹ میں جن لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے اور وہ کامیابی اور دشمن سے بدلہ لیا جانے کا دن نہیں دیکھ سکے ـ وہ ان انعامات سے سرفراز ہو چکے ہیں جو آیات مذکورہ میں مذکور ہیں ـ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو نعم البدل دیدیا ہے اور جن لوگوں کو بدلہ لینے کا موقع مل گیا مگر دشمن پامال نہیں ہوا اور دشمن کو پھر حملہ کرنے کا موقع مل گیا ہے تو مومنین مطمئن رہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نصرت نازل ہوگی ـ دشمنوں کی پامالی بھی آہستہ آہستہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا عفو اور غفران انکے حق میں بھی کام کرتا ہے ـ دنیا کے لیل و نہار میں بھی یہی نظام ہے ـ کبھی لیل کا حصہ ہے کہ نہار میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور کبھی نہار کا حصہ لیل میں بڑھا دیا جاتا ہے ـ اسی تغیر سے موسم بدلتے ہیں اور موجودات کا رزق پیدا ہوتا ہے فسبحان اللہ رب العلمین ـ یہ توافق جو دنیا کے نظام میں پایا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذات واحد کے تصرف پر اور غیر اللہ کی معبودیت کے بطلان پر دلالت کرتا ہے ـ

۳۴۵ ـ آیت ۶۳ ـ گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نصرت کا وعدہ کیا ہے چونکہ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایک خشک بنجر زمین کی طرح تھی ـ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک نظارہ سامنے رکھا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے تو بارش آتی ہے اور بنجر زمینوں کو بھی سرسبز کر دیتی ہے ـ آسمان برسائے گا اور زمین اگائے گی ـ بہار آئے گی اور مردہ قوم زندہ ہوگی ـ اگلی آیت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے ـ

إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ
اس کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر مہربان رحم کرنے والا ہے اور وہ وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا پھر

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
تم کو مارتا ہے پھر تم کو زندہ کرے گا بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے ہم نے ہر امت کے لئے عبادت کے طریقے مقرر کئے

هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلٰى رَبِّكَ ۗ إِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى
جن پر وہ چلتے ہیں تو وہ اس امر میں تم سے جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے پروردگار کی طرف بلا شک نہیں کہ تو سیدھے رستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَإِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ
پر ہے اور اگر (اس پر بھی) تم سے جھگڑا کریں تو ان سے کہدو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے بخوبی جانتا ہے

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
جن باتوں میں تم باہم اختلاف کرتے ہو اللہ تم میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین

مَا فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾
میں ہے اللہ اسے بخوبی جانتا ہے جو کچھ ظہور میں آتا ہے وہ اللہ کی (دفتر کی) کتاب میں لکھا ہوا ہے بیشک یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ
اور یہ لوگ اللہ کے سوا ان (معبودوں) کی عبادت کرتے ہیں جن کے لئے اللہ نے نہ تو کوئی سند اتاری ہے اور نہ ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی علم

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ
ہے اور شرک کرنے والوں کے لئے کوئی مددگار نہیں ف ۳۴۶ اور جب ان کو ہمارے کھلے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو تو کافروں کے

وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۗ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ
چہروں میں ناخوشی کا اثر دیکھتا ہے قریب ہوتا ہے کہ ان لوگوں پر جو ان کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں حملہ کردیں

اٰيٰتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ ۗ اَلنَّارُ ۗ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ
ان سے کہو کیا میں تم کو ایسی بات بتا دوں جو (تمہارے نزدیک) اس سے بھی بدتر ہو وہ آگ ہے جس کا وعدہ اللہ نے کافروں کے لئے دیا ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۗ إِنَّ الَّذِيْنَ
اور وہ برا ٹھکانا ہے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو سنو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۗ وَإِنْ يَّسْلُبْهُمُ
ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکیں گے اگرچہ سب اس کے بنانے کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لیجائے

---

۳۴۶ ۔ آیات ۶۰ تا ۷۱ ۔ اقوام میں عبادت کے طریق مختلف پائے جاتے ہیں ۔ اسلام ان پر نزاع کرنے سے منع کرتا ہے اسلام کا مقصد یہ ہے کہ خالص اللہ کی عبادت کی جائے ۔ عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے یہی سیدھا رستہ ہے ۔ پھر بھی اگر اس پر لوگ جھگڑا کریں تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو کہ وہی ان باتوں کا فیصلہ قیامت کو کرے گا ۔ آسمانوں اور زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ سب خدا کی لوح محفوظ میں درج ہے غیر اللہ کی عبادت پر نہ تو کوئی دلیل ہے اور نہ ان کو کوئی علم ہے کہ ان کے عابد کیا کر رہے ہیں اور اس تعامل میں جو اس وقت موجود ہے مشرکوں کو کہیں سے کوئی نصرت حاصل نہ ہوگی ۔ فقہی اور فروعی مسائل میں مسلمانوں میں تفرق پیدا کرنے والو! ان آیات پر غور کرو اور تفرق اور اختلاف سے باز آؤ تم تو اپنی صلوٰۃ کے مسنونہ اجزا پر جھگڑتے ہو ۔ اور تفریق اور تکذیب بلکہ تکفیر کے مرتکب ہوتے ہو ۔

عبادت کے (طریق) نزاع میں جھگڑنا نہ چاہیے

الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا

تو اس سے چھڑا نہیں سکیں گے طالب (عابد) اور مطلوب (معبود) دونوں کمزور ہیں ان لوگوں

قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ

نے اللہ کی قدر دانی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی بیشک اللہ بڑا زبردست سب پر غالب ہے اللہ فرشتوں سے اپنی رسالت کے لئے انتخاب

رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا

کرتا ہے اور آدمیوں میں سے بھی اللہ تو سب کی باتیں سننے والا سب کا حال دیکھنے والا ہے جو کچھ ان لوگوں کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے

خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

سب جانتا ہے اور سب کام اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں مومنو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور

وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ

اپنے پروردگار کی بندگی کرو اور نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو اور اللہ کے رستے میں کوشش کرو جیسا کہ

سجدة

جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ

کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تم کو انتخاب کیا ہے اور اس دین میں تم پر کوئی سختی نہیں کی تم کو تمہارے باپ ابراہیم

أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ

کا دین دیا اس نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس قرآن میں بھی (تمہارا انتخاب اس لئے کیا) تاکہ

الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

رسول تمہارے لئے پیشوا ہو اور تم اور لوگوں کے پیشوا بنو تو نماز قائم رکھو اور

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

زکوٰۃ دو اور اللہ پر بھروسا کرو وہی تمہارا کارساز ہے تو کیا ہی اچھا کارساز اور کیا ہی اچھا مددگار ہے

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾

وہ مومن ضرور مراد پا گئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ﴿٤﴾ وَ

اور وہ جو بیہودہ باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور

الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں سے

فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾

کیونکہ اس سے ان پر کوئی الزام نہیں اور جو شخص ان کے سوا اوروں کا طالب ہو تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ

اور جو لوگ اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی رکھتے

بِحَافِظُونَ ﴿۹﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا

ہیں وہی لوگ تو وارث ہیں جو بہشت کے وارث ہونگے وہ اس میں

خَالِدُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ

ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا ہے پھر ہم نے اس کو نطفہ

نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

بنا کر حفاظت کی جگہ میں رکھا پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو ہم نے بوٹی بنایا

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ

پھر بوٹی میں ہم نے ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر ہم نے گوشت مڑھا پھر ہم نے اس کو ایک دوسری پیدائش میں اٹھا کر کھڑا کیا سو اللہ بابرکت ہے

سورۃ المومنون مکیۃ

انسان کے جسمانی اور روحانی ارتقاء کی چھ منازل

۳۴۷ - آیات ۱ تا ۱۲ - ان آیات میں انسان کی روحانی ترقی کی چھ منازل بیان کی ہیں۔ (۱) نماز جس کے ساتھ خشوع ہو۔ خشوع کا نقشہ یہ ہے کہ ایک مسکین محتاج اور بیکس بندہ مالک خالق رازق رب کے سامنے جو عظمت اور شوکت اور جلال کا مالک ہے مناجات کر رہا ہے۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اور کسی چیز کی طرف اس کا خیال نہیں جاتا۔ یہ نماز اور صرف یہی نماز ہے جس پر انسان کے اندر الٰہی انوار کی تجلی ہوتی ہے۔ اور انسان کو اخلاقِ ذمیمہ سے پاک کرتی ہے۔ (۲) لغو کلام اور لغو کام سے اعراض۔ لغو سے عبث کام مراد ہے۔ جس سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا اور اس پر انسان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ مخلوق کا کثیر حصہ اس بلا میں مبتلا ہے لغو اشغال کی بیسیوں باتیں پیسہ کمانے کی غرض سے ایجاد ہو گئی ہیں۔ مسلمانوں کا وقت اور پیسہ انہیں پر صرف ہوتا ہے۔ ان کا وقت اکثر اول اللیل ہوتا ہے۔ فطرت کے عالم حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے۔ ایاکم وملغاۃ اول اللیل یعنی رات کے اول حصہ میں لغو کاموں سے بچتے رہو (۳) زکوٰۃ سے مراد ہے اپنے حلال کے مکسوبہ مال کو زکوٰۃ اور صدقات پر خرچ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مال کی تقسیم اس طرح کی ہے۔ کہ بعض کو اس قدر دیا ہے کہ سنبھال نہیں سکتے اور بعض نانِ شبینہ کے محتاج ہیں۔ اور یہ ایک ایسا نقشہ ہے کہ جملہ اقوام کو اس نے پریشان کر رکھا ہے۔ اس کے علاج کے لیے سوشل ازم پیدا ہوا پھر بالشوزم پیدا ہوا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اسلام نے دولتمندوں پر ایک سالانہ ٹیکس مقرر کر دیا ہے جو ان سے لے کر غربا پر تقسیم کیا جائے اور یہی ایک ایسا انتظام ہے جس سے غربا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال کی تقسیم کے غیر مساوی رکھنے میں یہ حکمت بیان کی ہے کہ ایک دوسرے سے خدمت کا کام لے سکیں اور نظام قائم رہے ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات ليتخذ بعضهم بعضا سخريا (الزخرف) (۴) حفاظتِ فروج۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اپنی شرمگاہ کی ہوس کو بے محل پورا کرنے سے نگاہ رکھے۔ اپنے کانوں کو ناگوار آوازوں سے اور اپنی آنکھوں کو لغو نظاروں سے اور اپنے پیٹ کے دروازہ کو حرام خوری سے بچا دے (۵) امانت اور عہد کی رعایت۔ امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مال کی امانت ہے تو تقاضا پر اس کے مالک کو ادا کرے اور اگر کسی قول کی امانت ہے تو کسی پر ظاہر نہ کرے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اگر کوئی عہد کیا ہے تو اس کو پورا کرے (۶) حفاظتِ صلوٰۃ سے ارکان کی تکمیل مراد ہے اور یہ بھی کہ کوئی ایسا منکر و فحشا کام نہ کرے جو نماز کے نتیجہ کو برباد کر دے۔

الْخَالِقِينَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿۱۶﴾

جو سب بنانے والوں سے بہتر بنانے والا ہے ۔ پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو ۔ پھر تم قیامت کے دن اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿۱۷﴾ وَأَنْزَلْنَا

اور ہم نے تمہارے اوپر کی طرف سات رستے بنائے اور ہم اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں ہیں اور ہم نے اتارا

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿۱۸﴾

آسمان سے پانی برسایا اندازہ کے ساتھ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا رکھا اور ہم اس کے اٹھا لے جانے پر قادر ہیں

فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا

پھر اس پانی کے ذریعے ہم نے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگائے تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان

تَأْكُلُونَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ

میں سے تم کھاتے ہو اور ایک درخت بنایا جو طور سینا (پہاڑ) سے نکلتا ہے کھانے والوں کے لئے روغن اور سالن لئے ہوئے

لِلْآكِلِينَ ﴿۲۰﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ

اگتا ہے اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت ہے ہم اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے تم کو (دودھ) پلاتے ہیں اور تمہارے لئے

فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ

ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو اور تم ان پر اور کشتیوں پر چڑھے پھرتے ہو اور ہم نے

ع ۱ / ۲۲

أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا

نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم کو اس

تَتَّقُونَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

سے خوف نہیں لگتا تو اس کی قوم کے سرکردوں نے جو منکر تھے آپس میں کہا یہ تو تمہارے جیسا ایک بشر ہے یہ چاہتا ہے کہ تم پر بڑائی

يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا

حاصل کر لے اور اللہ اگر چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو ایسی بات اپنے پہلے باپ دادوں سے

فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿۲۴﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۲۵﴾

نہیں سنی یہ تو ایک مرد ہے جس کو جنون ہے سو ایک وقت تک اس کا انتظار کرو

---

۴۳۸ - آیات ۱۳ تا ۱۵ - جیساکہ روحانی کمال چھ منازل طے کر کے حاصل ہوتا ہے اسی طرح انسان کی جسمانی تکمیل بھی چھ مدارج طے کر کے حاصل ہوتی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ دونوں نظام باہم موافق اور ایک منتظم کے ماتحت چل رہے ہیں ۔ اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز کو اپنی تکمیل کے لیے چھ منازل طے کرنی پڑتی ہیں اور ساتواں درجہ اس کے سکون کا ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسی تدریجی نظام کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب ۔ اور توراۃ کتاب پیدایش باب ۲ میں ہے اور صبح چھٹواں دن ہوا سو آسمان اور زمین اور ان کی ساری آبادی تیار ہوئی اور خدا نے ساتویں دن اپنے کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی اور خدا نے ساتویں دن کو مبارک کیا اور اُسے مقدس ٹھہرایا ۔ جسم انسان کے چھ مدارج یہ ہیں ۔ (۱) گیلی مٹی کا خلاصہ (۲) نطفہ (۳) علقہ (۴) مضغہ (۵) عظام ولحم (۶) خلقا اٰخر یعنی خالص انسانی صورت ۔ اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ دنیا کی زندگی موت پر ختم ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن دنیا کے محاسبہ کے لیے انسان کی بعثت ہوگی ۔ اس کے بعد ایک دلیل کا ذکر کیا ہے کہ دنیا کی زندگی جس کے لیے زمین بنائی اور اس میں گوناگوں نباتات اور بوقلموں انعام پیدا کیے جن سے انسان منافع حاصل کرتا ہے ۔ اتنا عظیم الشان کارخانہ عبث اور بے نتیجہ نہیں ہو سکتا ۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا

نوح نے کہا اے میرے پروردگار میری مدد کر کیونکہ انہوں نے تو مجھے جھٹلایا ہے تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے زیر نظر اور ہماری وحی سے

وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

کشتی بنا جب ہمارا حکم آ دے اور پانی زمین سے ابلنے لگے تو کشتی میں ہر ایک جانور کے دو دو جوڑے اٹھا لے اور اپنے کنبہ کو بھی

وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ

سوا ان کے جن کے لئے ان میں سے پہلے حکم ہو چکا ہے اور ظالموں کے بارے میں مجھے مخاطب نہ کر کیونکہ

إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

وہ غرق کئے جاویں گے تو جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہو سب ستائش اس اللہ کے

لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا

لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے چھڑایا اور دعا کر اے میرے پروردگار مجھ کو کسی مبارک جگہ پر

وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ

اتار اور تو سب اتارنے والوں سے بہتر اتارنے والا ہے ان واقعات میں ضرور نشانیاں ہیں اور ہم ان لوگوں کو بھی (جو تیرے مقابل میں ہیں) آزمانے

أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ

والے ہیں پھر ہم نے قوم نوح کے بعد ایک اور قوم کھڑی کی تو ان میں ہم نے ان میں سے ایک رسول بھیجا (اس نے کہا) کہ تم

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ

ع ۱۲ / ۲

اللہ کی بندگی کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اس سے ڈرتے نہیں اور اس کی قوم کے سردار و رئیس جو منکر تھے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا

اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا تھا اور زندگی دنیا میں ہم نے ان کو آسودہ حال بنایا تھا یہ کہا کہ یہ کچھ نہیں

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾

مگر تمہارے جیسا ایک آدمی ہے جو تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو یہ بھی پیتا ہے

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ

اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی فرمانبرداری کی تب تو تم نقصان اٹھانے والے ہوگے کیا یہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے

وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾

اور تم مٹی اور ہڈیاں رہ جاؤ گے تو تم زندہ کر کے نکالے جاؤ گے بہت بعید بہت دور ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا

ہماری زندگی دنیا کے سوا اور کچھ نہیں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم پھر جی اٹھنے والے نہیں اور کچھ نہیں سوا اس کے کہ یہ

رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي

ایسا مرد ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے اور ہم اس کی بات کو ماننے والے نہیں اس نے دعا کی اے پروردگار میری مدد کر

بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ

کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے اللہ نے کہا عنقریب یہ لوگ نادم ہو جاویں گے تو ان کو سخت آواز نے سچا طور پر آ پکڑا تو ہم نے

فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا

ان کو خس و خاشاک کی طرح کر دیا پس ظالم قوم کے لئے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے پھر ان کے بعد ہم نے اور امتیں پیدا کیں

آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا

کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے آسکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے پھر ہم نے لگاتار رسول

رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَ

بھیجے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو اس کو انہوں نے جھٹلایا تو ہم بھی ان کو ایک کے پیچھے ایک ہلاک کرتے

جَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ

گئے اور ہم نے ان کے افسانے بنا دیے پس اس قوم کے لئے (اللہ کی رحمت سے) دوری جو ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون

هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٤٥﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَ

کو اپنی نشانیوں اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے امرا کے پاس بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

كَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾

وہ ایک سرکش قوم تھی انہوں نے کہا کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں کا کہا مانیں حالانکہ انکی قوم ہمارے خدمتگار ہیں

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ

تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا سو وہ بھی ہلاک شدہ قوموں میں جا ملے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ (بنی اسرائیل)

يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ

ہدایت پائیں اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور انکو ایک اونچی زمین پر جو ہموار اور شاداب تھی

قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ ع يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي

پناہ دی اے رسولو ستھری چیزوں سے کھاؤ اور عمل نیک کرو جو تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾

میں ان کو جانتا ہوں اور یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں سو مجھ سے ڈرو

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ

تو انہوں نے اپنے دین کو تو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے تو انکو ان کی جہالت میں

ع ۳ / ۴

---

۳۴۹ - آیت ۵۰ اس آیت میں جس بلند قطعہ زمین پر حضرت مسیح اور اُس کی والدہ کو ٹھکانا دینے کا ذکر ہے وہ کشمیر کی زمین معلوم ہوتی ہے۔ مفسرین سابقہ نے مصر کی زمین قرار دی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ متقدمین حضرت مسیح کے صرف ایک سفر کا ذکر کرتے ہیں جو بچپن میں ہوا۔ کہ اس کی والدہ اور پیدا اندر اس کو مصر لے گئے تھے۔ کیونکہ رومی گورنر نے اسرائیلی بچوں کو مار دینے کا حکم دے رکھا تھا اور مسیح کی نسبت خوف پیدا ہو گیا تھا۔ جب پہلا گورنر مر گیا اور دوسرا شام کا حاکم ہوا تو ۳۰ سال کے بعد اپنے وطن میں واپس آئے۔ مسیح کا ایک دوسرا سفر بھی ہے جو صلیب سے زندہ اتارے جانے اور صحت کے بعد اس نے مشرق کی طرف کیا۔ کیونکہ شام میں اس وقت اسرائیلیوں کے صرف دو قبیلے رہتے تھے۔ اور باقی قبائل سے دس قبائل عدم پتہ تھے۔ ان کو بابلیوں نے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا تھا اور افغانستان اور کشمیر میں آباد ہو گئے تھے۔ مشرق کی طرف سفر کرنے کی دو اغراض تھیں اوّل شام کے یہودیوں سے حفاظت دوم دس قبائل گم شدہ کی تلاش۔ پرانے مفسرین اس دوسرے سفر کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ آیت ۵۰ اسی سفر کے متعلق ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سری نگر میں ایک قبر ہے جو وہاں مشہور ہے کہ یوزاسف نبی کی قبر ہے جو دوسرے ملک سے آیا تھا۔ یسوع سے بگڑ کر یوزاسف ہو گیا ہو گا۔ حضرت رسول صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا۔ سو یہ اگر نبی ہے تو اسرائیلی ہے اور اس کا زمانہ بھی حضرت مسیح کے زمانے سے توافق رکھتا ہے۔ میں نے خود قبر دیکھی ہے اس کے ساتھ ایک اور قبر بھی ہے احتمال ہے کہ اس کی والدہ کی قبر ہے۔ کیونکہ آیت میں ذکر ہے کہ اس سفر میں اس کی والدہ اس کے ساتھ تھی۔

فِي غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

ایک وقت تک چھوڑ دے کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کو جو ہم مال اور اولاد سے مدد کرتے ہیں

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ

یہ ان کو فائدہ مند چیزوں کے دینے میں جلدی کر رہے ہیں (ایسا نہیں) بلکہ انکو اصل حقیقت کا شعور نہیں جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ

ڈرتے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ

لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ

کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل ہراساں ہوتے ہیں کہ ان کو ان کے پروردگار کے پاس

رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ

لوٹ کر جانا ہے وہ لوگ ہیں جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان نیکیوں کے لئے اوروں سے آگے بڑھ جانے والے ہیں اور ہم کسی شخص کو

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

اسکی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو ٹھیک ٹھیک حال بتاتی ہے اور انپر ظلم نہیں کیا جائیگا (منکرین میں یہ اعمال نہیں

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَآ

پائے جاتے) بلکہ ان کے دل تو اس سے غفلت میں ہیں اور ان اعمال حسنہ کے سوا اور اعمال ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں (یہی کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ جب

اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــــَٔــرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْــــَٔــرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا

ہم ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے تو فوراً چلا اٹھیں گے آج تم مت چلاؤ تم کو ہمارے ہاں سے کوئی

تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

مدد نہیں دی جاوے گی (کیونکہ) میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اس سے تکبر کرتے ہوئے قصے کرتے ہوئے

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَاۗءَهُمْ مَّا لَمْ

بکواس کرتے ہوئے الٹے پاؤں بھاگتے تھے کیا تو انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی بات آئی ہے جو

يَاْتِ اٰبَاۗءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا تو (ان وجوہ کے لحاظ) اس کا انکار کرتے ہیں

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ

یا یہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے (جنون نہیں) بلکہ ان کے پاس حق بات لایا ہے اور ان میں سے اکثر حق کو برا مانتے ہیں اور اگر حق ان کی

الْحَقُّ اَهْوَاۗءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

خواہشوں کے مطابق ہوتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتے (اس حق میں نقصان کی کوئی بات نہیں) بلکہ ہم نے تو انکو انکی شہرت

بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ خَرْجًا فَخَــرَاجُ رَبِّكَ

و شرافت کا سامان دیا ہے سو یہ لوگ اپنی شرافت و شہرت سے منہ موڑنے والے ہیں آیا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہے تو تیرا پروردگار جو صلہ دیتا ہے

الربع

خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ

سب سے بہتر ہے اور سب روزی دینے والوں سے بہتر رزق دینے والا ہے اور تو تو ان کو سیدھے رستہ کی طرف بلاتا ہے اور

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھے رستہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور

كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ
ان کی تکلیف کو دور کردیں تو بھی اپنی سرکشی پر اصرار کرکے دل کے اندھے رہیں اور ہم نے تو ان کو مبتلا

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
عذاب کیا تھا تو بھی اپنے پروردگار کے آگے نہ دبکے اور نہ عاجزی تو کرتے ہی نہیں (اسی حالت پر رہیں گے) یہاں تک کہ جب ہم ان پر

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع ۴ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ
سخت عذاب کا ایک دروازہ کھول دیں گے تو فوراً اس میں مایوس ہو کر رہ جاویں گے اور وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
آنکھیں اور دل پیدا کئے تم بہت کم شکر کرتے ہو اور وہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ
اور اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا بدلنا اسی کا کام ہے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَ
کیا تم سمجھتے نہیں (سمجھنا تو کیا) بلکہ وہی بات کہتے ہیں جو اگلوں نے کہی تھی کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور

كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ
مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو بھی پہلے یہ وعدہ دیا گیا

قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَاۤ اِنْ
تھا یہ صرف اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ان سے کہو اگر تم کو کچھ علم ہے تو بتاؤ یہ زمین اور جو کچھ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ
اس میں ہے یہ کس کا ہے یہ کہدینگے کہ اللہ کا ہے تو ان سے کہو تو کیا تم اتنی باتوں کو یاد نہیں رکھتے پوچھو سات آسمانوں اور عرش

السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ
عظیم کا مالک کون ہے کہدیں گے اللہ کا ہے کہو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں پوچھو

مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾
اگر تم علم رکھتے ہو تو بتاؤ ہر ایک چیز کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دی جا سکتی

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾
تو کہدینگے کہ اللہ کے لئے ہے کہو تم پر کہاں سے جادو کر دیا جاتا ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ہم تو ان کے پاس حق بات لائے ہیں اور یہ جھوٹی باتیں

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ
ملتے ہیں ۳۵۰ اللہ نے تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی مخلوقات کو الگ کر

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
لیجاتا اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا اللہ کی جو اوصاف یہ بیان کرتے ہیں اللہ ان سے پاک ہے وہ غائب اور حاضر باتوں کے جاننے والا ہے

---

۳۵۰ - آیت ۸۴ تا ۹۰ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے کہ مشرک اللہ تعالیٰ کے متعلق تین باتوں کا اقرار کرتے ہیں - (۱) زمین اور اس کی مخلوق اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے (۲) اللہ تعالیٰ آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے (۳) جملہ اشیاء کی حکومت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ بچاتا ہے اس کے ہاتھ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر غیر اللہ کی پرستش میں تم کیوں مسحور ہو گئے ہو۔

فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ

تو وہ لوگوں کے شرک سے بالا تر ہے دعا کر کہ اے میرے پروردگار اگر تو مجھ کو وہ عذاب دکھائے جس کا وعدہ (کافروں) کو دیا جاتا ہے تو میرے پروردگار

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ

مجھ کو ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو وعدہ ان کافروں سے کرتے ہیں تم کو (تیری زندگی میں) دکھا دیں ف۳۵۱ بدی کو

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ

ایسی بات کے ساتھ روک، جو بہت اچھی ہو ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں (تیری نسبت) یہ بیان کرتے ہیں اور دعا کر کہ میرے پروردگار

بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا

میں شیطانوں کے وسوسے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے پروردگار میں شیطانوں کے حضور سے تیری پناہ مانگتا ہوں ف۳۵۲ (یہ لوگ زندگی میں تو غافل

جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

رہتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے میرے پروردگار مجھ کو واپس بھیج تاکہ میں جس کو چھوڑ آیا ہوں اس میں نیک عمل کروں یہ

كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا

ہو نہیں سکتا یہ ایک بات ہے جو وہ کہتا رہے گا حالانکہ ان کے آگے ایک عالم برزخ ہے جس میں اس وقت تک رہینگے کہ (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے جائیں

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ

ف۳۵۳ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن نہ رشتہ داریاں رہینگی اور نہ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے تو جس کے (نیک عمل) بھاری

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

ہونگے تو وہی ہیں جو کامیاب ہونگے اور جن کے (نیک عمل) ہلکے ہونگے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا

کو گھاٹے میں ڈالا وہ دوزخ میں رہنے والے ہونگے ان کے چہرے کو آگ جھلس دیگی اور وہ اس میں ترش رو

كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

ہوں گے (ان سے پوچھا جاویگا) کیا میرے احکام تم کو پڑھ کر نہیں سنائے جاتے تھے تو تم ان کو جھٹلاتے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا

پروردگار ہم پر ہماری کم بختی غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال تو اگر ہم نے دوبارہ

فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَـُٔـوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ

ایسا کیا تو ہم ظالم ہونگے اللہ نے کہا دور ہو اسی میں رہو اور مجھ سے بات نہ کرو کیونکہ میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو

---

۳۵۱ - آیات ۹۴ تا ۹۵ - اس دعا سے جو آیات ۹۳/۹۴ میں مذکور ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منکرین پر عذاب ہجرت کے بعد آویگا اور یہ کہ عذاب حضور صلعم کی زندگی میں آوے گا۔

۳۵۲ - آیات ۹۶ تا ۹۸ - یہ وہ ہدایت ہے جو رسول صلعم کو دی گئی ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ دشمن کو مغلوب کرے تو ان کی بدی کا بدلہ نیکی سے دے۔ اور شیطان کے وسواس سے پناہ مانگے۔ چنانچہ جب مکہ فتح ہوا اور موذی دشمن گرفتار ہو کر آئے تو حضور نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

۳۵۳ - آیات ۹۹ تا ۱۰۰ - اس امر میں نص صریح ہے کہ کوئی مردہ دنیا میں مکرر عمل شروع کرنے کے لیے نہیں بھیجا جا سکتا۔

يَقُولُونَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
کہتے تھے اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے ہیں تو ہمارے گناہ بخشدے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہو تو تم نے

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ
ان کی ہنسی اڑائی یہانتک کہ اسی ہنسی کے شغل نے تم کو میری یاد بھلا دی اور تم ان سے مخول کرتے رہتے تھے آج میں نے انکو ان کے صبر کا بدلہ

بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾
دیا یہی لوگ ہیں جو مراد کو پہنچنے والے ہیں اسد پوچھے گا تم زمین پر کتنے برس رہے

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا
وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں تو گنتی رکھنے والوں سے پوچھ لیجئے اسد کہیگا تم تھوڑی مدت ہی رہے ہو

قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا
کاش تم یہ بات (اپنی زندگی میں) جانتے تو کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾
ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے تو اسد بہت بلند سچا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اس عرش کا مالک ہے جہاں سے اسد کا کرم

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ
اترتا ہے اور جو شخص اسد کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو بس اس کا حساب اس کے پروردگار کے ہاں

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾
ہوتا ہے شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہونگے اور دعا مانگ کہ اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

ع ۶ / ۲۶ / ۶

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اسد کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾
یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے اور اسکو لازم ٹھہرایا ہے اور اس میں کھلے احکام اتارے ہیں تاکہ تم ان کو یاد رکھو

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا
زنا کرنے والی اور زنا کرنے والا ہر ایک کو ان میں سے سو درے مارو اور اگر تم اسد اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسد کے دین کے

رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا
بارے میں تم کو ان پر کچھ ترس نہ آوے اور ان کو سزا دینے کے وقت

طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ
مومنوں کی ایک جماعت موجود ہو بدکار مرد بدکار عورت یا مشرک عورت سے ہی نکاح کرتا ہے اور بدکار عورت

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
کو بدکار مرد یا مشرک مرد ہی نکاح میں لاتا ہے اور مومنوں پر یہ نکاح حرام کیا گیا ہے اور جو لوگ پاکدامن

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا
عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور ان کی گواہی

تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ

کبھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ خود بدکار ہیں مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور

بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

اپنی اصلاح کر لی تو ان کی گواہی قبول کر لی جائے) کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے اور جو لوگ اپنی ہی بیوی کو زنا کا عیب لگائیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ

اور ان کے لئے گواہ نہ ہو سوا ان کی اپنی ذات کے تو ان میں سے ہر ایک کی شہادت اس طرح ہوگی کہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی

اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ

دے کہ وہ سچ کہنے والوں میں سے ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو تو اس پر اللہ کی

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

لعنت ہو اور اس عورت سے سزا یوں ٹل سکتی ہے کہ وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ مرد جھوٹ کہنے والوں میں

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾

سے ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر وہ مرد سچ کہنے والوں میں سے ہو تو اللہ کا غضب اس عورت پر پڑے

ع ۷

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے (تو تم تباہ کر دئے جاتے) وہ لوگ جن لوگوں نے بہتان

سورۃ النور مکیّۃ

۳۵۴ - آیات ۲ تا ۱۰ - زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان کی سزا سو کوڑے ہے - کوڑے بغیر ننگا کرنے اور کرتہ اُتارنے کے مارے جاویں جن کا اثر صرف چمڑے تک پہنچے - حکم شرع کے مقابل رحم سدّ راہ نہیں ہونا چاہیے - سزا دینے کے وقت مومنین کی ایک جماعت جو تین نفر سے کم نہ ہو حاضر ہونی چاہیے تاکہ اوروں کو عبرت ہو - اور یہ امر حضرت رسول صلعم سے لیکر اس وقت تک بتواتر ثابت ہے کہ رسول صلعم اور خلفائے راشدین اور ان کے بعد کے خلفا اور سلاطین نے کوڑوں کی سزا غیر شادی شدہ انسانوں کو دی اور شادی شدہ انسانوں کو رجم کی سزا دی - موجودہ زمانہ میں چونکہ اعتزال کے مذہب کو زیادہ قبولیت حاصل ہوگئی ہے - اس واسطے رجم کی سزا سے اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ قرآن میں یہ سزا مذکور نہیں - کتخدا اور ناکتخدا دونوں کے لیے سو کوڑوں کی سزا تسلیم کی جاتی ہے - اس میں دو سخت مشکلات پیش آتی ہیں - اوّل تواتر سے انکار کرنا پڑتا ہے دوم اس امر کا مجوز ہونا پڑتا ہے کہ رسول صلعم اور خلفائے راشدین اور صحابہ اور جملہ امت آج تک قرآن کریم کے خلاف کرتے رہے - اور معتزلہ کو بھی کبھی یہ قدرت حاصل نہ ہوئی کہ وہ اس رجم کی سزا کو جوان کے عقدیات کے برخلاف تھی موقوف کرا دیتے - رجم کے انکار سے جو دو سخت اعتراضات پیدا ہوتے ہیں میری عقل ان کا کوئی تسلی بخش جواب تجویز نہیں کر سکتی - اس لیے میں رجم سے انکار نہیں کر سکتا - اور اپنی تحقیقات کا نتیجہ ذیل میں درج کرتا ہوں - اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے - کہ عرب میں زنا کا ارتکاب فخریہ کیا جاتا تھا اور وہ اس عیب سے پاک نہیں ہو سکتے تھے جب تک ان کے لیے سخت سزا تجویز نہ کی جاتی یہودیوں میں اس جرم کا ارتکاب کثرت کے ساتھ مدت سے پایا جاتا تھا - حضرت موسےٰ کی شریعت نے ان سے یہ فعل قبیح چھڑانے کے لیے رجم کی سزا کتخدا اور ناکتخدا دونوں کے لیے تجویز کی تھی - پچھلی نسل اس سختی کو برداشت نہ کر سکی اور انھوں نے یہ سزا تبدیل کر لی تھی اور عرب کے رنگ سے رنگین ہو گئے - اس جرم کا ایک کیس حضرت رسول صلعم کے بھی پیش کیا تھا - اور اس امید پہ پیش کیا تھا کہ شائد جدید شریعت نے یہ حکم تبدیل کر دیا ہو - مگر حضور نے مجرم جوڑے کو رجم کا حکم دیا - قرآن کریم نے اس واقعہ کا ذکر سورۂ مائدہ کی آیات ۲۴ و ۴۳ (باقی بر صفحہ ۳۵۹)

باکرہ زانی اور زانیہ کے لئے کوڑوں کی سزا اور محصن کو رجم کی سزا شرع

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ

گھڑ لیا ہے وہ تم میں سے ایک گروہ ہے تم اس بہتان کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے ہر ایک شخص نے ان میں سے

مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ

جس قدر گناہ کمایا (اس کی سزا بھگتے گا) اور جس نے ان میں سے بڑا بوجھ اٹھایا اس کے لئے بڑا عذاب ہوگا جب تم نے

(بقیہ صفحہ ۳۵۸) میں کیا ہے۔ اور رجم کے متعلق قرآن کریم میں یہ الفاظ ہیں۔ وکیف یحکمونک وعندھم التورٰىۃ فیھا حکم اللہ۔ یہاں فیہا حکم اللہ سے مراد رجم ہے۔ مفسرین نے یہ اصول تسلیم کیا ہے۔ کہ قرآن کریم اگر تورات کے کسی حکم کا حوالہ دے اور اس کو منسوخ نہ کر دیا ہو تو وہ مسلمان کے لیے بھی معمول بہ ہے۔ اس اصول کے ماتحت رجم مسلمان کے لیے بھی معمول بہ ہے۔ اس اصول کی نظیر اسی سورہ کی آیت ۴۵ میں موجود ہے کہ جن سزاؤں کا حوالہ دیا ہے وہ مسلمانوں کے لیے بھی معمول بہا ہیں۔ صرف اس قدر تخفیف کی ہے جو توراۃ میں نہیں تھی کہ فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ اگر مضروب بدلا لینے کو معاف کر دے تو یہ ملزم کے لیے کفارہ ہے۔ ملزم سزا دینے سے بری ہو جاتا ہے۔ چونکہ زانیہ اور زانی کے حق میں سزا کا ایک حکم بغیر تفریق کتخدا اور ناکتخدا بجملا نازل ہو چکا تھا۔ رسول صلعم نے وحی غیر متلو کی ہدایت اور اس حدیث کے ماتحت کہ اوتیت القراٰن ومثلہ معہ دونوں سزاؤں کا محل جدا جدا تجویز کر دیا۔ کتخدا کے لیے رجم اور ناکتخدا کے لیے مائۃ جلدۃ تورات کی شریعت میں اس قدر ترمیم کر دی گئی اور عقل اس ترمیم کی تحسین کرتی ہے کیونکہ کتخدا اور ناکتخدا کے جرم کی کیفیت میں بڑا فرق ہے۔ اس سے قرآن کے احکام کے پرحکمت ہونے پر ایک روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی قرآن کا کمال ہے کہ اس سخت سزا کا ذکر صریح الفاظ میں نہیں کیا۔ اور حوالہ پر کفایت کی ہے۔ اولوالامر کو اختیار ہوتا ہے کہ زمانہ کی تبدیلی اور وجوہ کی تبدیلی پر کسی حکم کو نافذ نہ کرے اور مخفف حکم پر عمل کرے اس کی نظائر احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ ایک جوان نے خود آکر رسول صلعم کے حضور زنا کا ارتکاب تسلیم کر کے سزا چاہی حضور نے رجم کا حکم دیا وہ رجم کرنے کے وقت بھاگا لوگوں نے تعاقب کر کے اس کا رجم مکمل کیا۔ حضور صلعم کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دینا چاہیے تھا۔

معتزلہ نے رجم کے انکار کی تین وجوہ بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر نہیں۔ اس کا جواب میں دے چکا ہوں۔ دوم یہ کہ رسول صلعم نے آیت سورۃ النور کے نزول سے ماقبل کے مجرموں کو رجم کیا۔ اس کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں اور پھر اس کا کوئی جواب نہیں کہ ایسا ہوتا تو صحابہ کو تو اس کا علم ہونا چاہیے تھا جو رسول صلعم کے بعد بھی رجم کرتے رہے۔ جو بات صحابہ کو تو معلوم نہ ہو مگر معتزلہ کو جو بہت پیچھے آئے یا اس وقت کے بعض مفسرین کو جو تیرہ سو سال کے بعد آئے معلوم ہو گئی حالانکہ ان کے پاس اپنے اس خیال کے لیے کوئی سند نہیں سوم یہ کہ وہ آیت ۲۵ سورۃ النساء سے جس میں کتخدا لونڈی کی سزا المحصنات سے نصف بیان کی ہے۔ یہ استدلال کرتے ہیں کہ اصیل کتخدا کی سزا سو کوڑے ہو تو اس کا نصف پچاس کوڑے ہو سکتے ہیں رجم کا نصف نہیں ہو سکتا۔ اس آیت میں المحصنٰت کا معنے اصیل یا کرہ عورتیں ہیں۔ المحصنات دو معانی کے لیے قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے ایک مما ملکت ایمانکم یعنی لونڈیوں کے مقابل اصیل عورتوں کے لیے کتخدا ہوں یا ناکتخدا۔ دوم باکرہ کے مقابل کتخدا کے لیے۔ یہاں المحصنٰت کا لفظ کتخدا لونڈی کے مقابل واقع ہوا ہے۔ اس واسطے اس مقام پر اس لفظ کا معنی ہوگا ناکتخدا اصیل۔ لونڈی کے مقابل تو اصیل ہونا چاہیے اور اس کے کتخدا ہونے کے مقابل ناکتخدا ہونا ضروری ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

آیت ۳ میں مضارع کے صیغے بجائے امر استعمال کیے گئے ہیں۔ پاک دامن عورتوں کو زانی یا مشرک مرد کے نکاح میں نہیں دینا چاہیے۔ اور پاک دامن مرد کو زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہیے۔ مومنین کی سوسائٹی کو ایسے لوگوں کے اختلاط سے پاک رکھنا چاہیے۔ زنا کے جرم کو مشرک کے ساتھ برابر رکھا گیا ہے۔ چونکہ مشرکہ عورتوں کے ساتھ مومن کا نکاح اور مشرک مرد کے ساتھ مومنہ کا نکاح حرام ہے۔ اس آیت میں مشرک سے وہ مشرک مراد ہے جو اس آیت کی رو سے ہے وما یؤمن (باقی بر صفحہ ۳۶۰)

لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَآ

یہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنوں کے حق میں کیوں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو

إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿۱۲﴾ لَّوْلَا جَآءُو عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَآءِ

صریح بہتان ہے (بہتان باندھنے والے) کیوں اپنے بہتان کے اثبات کے لئے چار گواہ نہ لائے جب وہ چار گواہ نہ لائے تو اللہ کے

فَأُولَٰٓئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَٰذِبُونَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِى

نزدیک وہی لوگ جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت دنیا اور آخرت میں

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِى مَآ أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۴﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ

تم پر نہ ہوتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا جب تم بہتان کو اپنی

بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُۥ هَيِّنًا

زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہتے تھے جس کا کوئی علم تمکو نہیں تھا اور تم اس کو ہلکا سمجھتے تھے

وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ

اور اللہ کے نزدیک وہ بڑی بات تھی جب تم نے اس کو سنا تو تم نے کیوں نہ کہدیا کہ ہمارے شایاں نہیں کہ ایسی بات مونہہ سے

بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا

نکالیں اللہ تیری ذات پاک ہے یہ تو بھاری بہتان ہے اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ایسا

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَٰتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۸﴾ إِنَّ

کام پھر کبھی نہ کرنا اور اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے جو لوگ

الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَٰحِشَةُ فِى الَّذِينَ ءَامَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى

یہ چاہتے ہیں کہ مومنوں کے اندر بیحیائی کی باتوں کے چرچے ہوں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے،

(بقیہ صفحہ ۳۵۹) اکثرهم باللہ الا وهم مشرکون (یوسف ۱۰۶) یہ مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائے اور الزام چار گواہوں سے ثابت نہ کر سکے تو اس کو اسّی کوڑے لگائے جاویں۔ اور اس کی شہادت کبھی قبول نہ کی جائے۔ مگر توبہ کرکے اس فساد کی جو پھیلایا ہے اصلاح کرے تو اس کی شہادت آئندہ قبول کی جائے۔ مومنین کی جماعت میں ایسے الزام کی اشاعت سخت جرم ہے۔ اگر کوئی شخص تین گواہ بھی رکھتا ہو تب بھی تہمت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے ورنہ پھر بھی وہ سزا سے نہیں بچ سکتا۔ اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ کس قدر سخت جرم ہے۔ یہاں صرف پاک دامن عورتوں کا ذکر کیا ہے کیونکہ عورتوں پر ایسا الزام سخت قبیح ہے۔ مردوں کو بھی اسی پہ قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اگر عورت کو الزام لگانے والا اس کا شوہر ہے تو اس صورت میں وہ پانچ دفعہ ان الفاظ سے حلف کرے جو آیت میں مذکور ہیں۔ اگر وہ اس طرح حلف کرلے تو سزا سے بری ہو جاتا ہے لیکن عورت کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر سے زنا کی سزا ہٹانے کے لیے پانچ دفعہ ان الفاظ سے قسم کھائے جو آیت میں مذکور ہیں۔ اگر ایسا کرلے تو زنا کی سزا اس کو نہیں دی جاسکتی۔ مگر اس کاروائی کے بعد جس کو ملاعنہ کہتے ہیں بسنت کے ماتحت زوجین میں جدائی لازمی ہے اور پھر ان کا نکاح باہم کبھی نہیں ہو سکتا۔

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور

رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

یہ کہ اللہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے (تو تم پر بھی عذاب نازل ہوتا) مومنو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو

الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

اور جو شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور برے کام کرنے کو کہتا ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا لیکن اللہ جسے چاہتا

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا ہے جاننے والا اور جو تم میں سے بزرگ اور صاحب مقدور ہیں وہ

السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ

اس امر کی قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ

اور ان کو چاہیئے کہ ان کو معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ گناہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ

الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَ

پاکدامن بے خبر مومنہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے محروم کر دیئے گئے

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا

ہیں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا جس دن ان کے برخلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

کہ وہ (دنیا میں) کیا عمل کرتے تھے اس دن اللہ ان کو ان کا پورا واجبی بدلہ دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا ہے اور

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ

سچ کو سچ کر دکھانے والا ہے ۳۵۵ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں

---

۳۵۵ ۔ آیت ١١ تا ٢٥ ۔ ان آیات میں ایک واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ایک معصوم عورت اور معصوم کی بی بی پر تہمت زنا کا چرچا کیا گیا ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے افک یعنی بہتان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بے بنیاد چرچا کرنے والوں پر اپنے غضب کا اظہار کیا ہے ۔ اور اس کے ضمن میں مومنین کو چند نصیحتیں کی ہیں ، اور چرچا کرنے والوں کو کوڑوں کی سزا کا مورد ٹھہرایا ۔ سنیۃ اور فرمایا ہے کہ اللہ کا فضل اور رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو سب لوگوں پر جنہوں نے چرچا میں خوض کیا عذاب الٰہی آتا نصائح یہ ہیں (١) ایسی باتیں اگر مومن سنیں پائیں تو اسے اک بہتان مبین سمجھیں اور اپنی جماعت پر نیک ظن رکھیں (٢) ایسی باتیں سن کر مومنین کو کہنا چاہیئے کہ مومن کی شان نہیں کہ ایسا قبیح کلام زبان پر لاوے ۔ اے اللہ تیری ذات اس سے پاک ہے کہ تیرے معصوم بندے ایسے عیوب کے مرتکب ہوں (٣) آئندہ ایسے ناپاک چرچوں سے بچتے رہیں ۔ (٤) جو لوگ مومنوں کی سوسائٹی میں ایسے ناپاک کاموں کی اشاعت کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب دیا جائے گا (٥) شیطان کے قدموں پر قدم مت رکھو جو بے حیائی اور بنکر کام کرنا چاہتا ہے ۔ (٦) اس واقعہ سے مسلمانوں کو یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے سوا کسی متنفس کا تزکیہ نہیں ہو سکتا ۔ (٧) وہ اہل فضل (باقی بر صفحہ ۳٦٢)

لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ أُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

پاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے جن پر بہتان باندھا گیا ہے وہ اس سے بری ہیں جو بہتان باندھنے والے کہتے ہیں

رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا

ان کے لئے اللہ کی مغفرت اور عزت کی روزی ہے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان پر سلام کئے

وَتُسَلِّمُوا عَلٰٓى أَهْلِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

بغیر نہ جایا کرو یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے تم سے یہ امید ہے کہ اس کو یاد رکھوگے پھر اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ

فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا

تو جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے تم اس میں مت جاؤ اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جاوے تو لوٹ جاؤ یہ

هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا

تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا

بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل

اسباب ہے داخل ہو اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے مومنوں

لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے

خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

بیشک جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہدو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں

فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار کو ظاہر نہ کریں سوا اس کے جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سینوں

جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ اٰبَآئِهِنَّ أَوْ اٰبَآءِ بُعُولَتِهِنَّ

پر بکل مارے رہیں اور اپنے سنگار کسی پر ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپوں پر یا اپنے خاوندوں کے باپوں پر یا اپنے

أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيٓ إِخْوَانِهِنَّ

بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی عورتوں

أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التّٰبِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

پر یا اپنے ہاتھوں کے مال (یعنی لونڈی غلاموں پر) یا ایسے خدمتگاروں پر جو عورتوں کی حاجت نہیں رکھتے یا ایسے لڑکوں پر جو

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ

عورتوں کے پردہ کی باتوں سے آگاہ نہیں اور عورتیں اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں کہ انکی مخفی

مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾

سنگار کی چیزوں کا پتہ لگے اور مومنو! اللہ کے آگے (اپنے قصوروں کی) توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

ع ۳ ۹

(بقیہ صفحہ ۳۶۱) وسعت جن کا تعلق ان کے ساتھ ہے۔ جس پر الزام لگا وہ الزام لگانے والوں کا نان نفقہ بند نہ کریں ان کے گناہ سے درگذر کر کے معاف کریں۔ تخلقوا باخلاق اللہ کیونکہ تم بھی تو اللہ سے اپنے قصوروں کی نسبت مغفرت کی امید رکھتے ہو۔ آخری تین آیتوں میں عام طور پر پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں کے لیے سخت وعید بیان کی ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا

اور اپنی رانڈوں سے نکاح کرادو اور اپنے ان غلاموں اور لونڈیوں کے جن میں صلاحیت ہو اگر وہ محتاج ہونگے تو

فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ

اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا اور اللہ گنجائش والا علم والا ہے اور جن کو نکاح نہیں ملتا وہ اپنا دامن

لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ

پاک رکھیں یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے اور تمہارے غلاموں سے جو اپنی آزادی کا اقرار نامہ

مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ

چاہتے ہیں تو اگر تم ان میں بھلائی پاتے ہو ان کو اقرار نامہ لکھ دو اور اللہ کے اس مال سے جو اللہ نے تم کو

اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا

دے رکھا ہے ان کو (ان کی آزادی کی قیمت پورا کرنے کے لئے بطور امداد) دو اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں تو زندگی

لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ

دنیا کی فائدہ کی غرض سے ان کو حرامکاری پر مجبور نہ کرو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو اللہ انکی مجبوری کئے جانے کے بعد بخشنے

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا

والا رحم کرنے والا ہے اور ہم نے تمہاری طرف کھلے احکام اتارے ہیں اور کچھ ان لوگوں کے کارنامے جو تم سے

مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ ع اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ

پہلے گذرے ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت کی باتیں ف۳۵۱ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی

كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

ہے جیسا کہ ایک طاق میں ایک چراغ چراغ ایک شیشہ میں وہ شیشہ ایسا شفاف گویا کہ وہ چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے

ع ۱۰

منزلی اور تمدنی اصلاح کے احکام

۳۵۶ - آیات ۲۷ تا ۳۴ - ان آیات میں مومنین کی منزلی اور تمدنی اصلاح کے لیے اور ان کو اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی بنانے کے لیے نافع احکام نازل فرمائے ہیں (۱) بیگانے گھروں پر بغیر سلام و اجازت داخل مت ہو۔ (۲) اگر اندر کوئی آدمی نہ پایا جاتا ہو تو اندر نہ جاؤ۔ جب تک اذن نہ ہو۔ اور اگر صاحب خانہ اس وقت نہ مل سکتا ہو تو واپس چلے آؤ (۳) اگر مکان سکنی نہ ہو بلکہ تمہارا اسباب اس میں پڑا ہو تو وہاں جانے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں (۴) باہر پھرنے کے وقت مومن غض بصر کریں یعنی نظریں زمین کی طرف رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں مومن عورتیں بھی ایسا کریں اور اپنی زینت یعنی زیور یا لباس ظاہر نہ کریں مگر جس قدر حصہ ظاہر کرنا پڑتا ہو (وہ چہرہ اور ہتھیلی ہے) اور اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سر اور گردن اور سینہ کو ڈھانک لیں۔ اور اپنی زینت کو جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کسی پر نہ کھولیں سوا ان اشخاص کے۔ شوہر، اپنے آبا، اپنے شوہر کے آبا، اپنے ابنا، اپنے شوہر کے ابنا یعنی دوسرے بطن سے۔ اپنے بھائی اپنے بھتیجے۔ اپنے بھانجے مسلمان عورتیں غلام اور کنیز یا ایسے خادم مرد جن کو نکاح کی اشتہا نہیں اور نابالغ لڑکے جو عورتوں کی شرمگاہوں سے واقف نہیں (۵) رنڈوے اور رانڈوں کا نکاح کرادو اور غلاموں اور لونڈیوں کا بھی ان کی مفلسی نکاحوں سے مانع نہیں ہونی چاہیے (۶) جن کو نکاح میسر ہوتا ہو وہ پاک دامن رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے نکاح کی سبیل پیدا کرے (۷) اگر بعض غلام چاہیں کہ کچھ معاوضہ دے کر مالک سے آزاد ہوں تو اگر ان میں کسب کی صلاحیت پائی جاتی ہو تو مالک ان کو اقرار لکھ دے کہ وہ اگر مقررہ عوض ادا کر دے تو آزاد ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی مدد بطور چندہ سب مسلمانوں کو کرنی چاہیے۔ اور وہ خود بھی کمائی کر کے رقم پوری کرے۔ ایسے غلاموں کو مکاتب کہتے ہیں (۸) لونڈیوں کو کمائی کے لیے زنا کے پیشہ پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ جابر گنہگار ہوگا نہ مجبور مگر وہ خود اس پر رضا ظاہر کریں تو گناہ میں شریک ہوں گی۔ متعہ بھی ممنوع ہے جو اسی مد میں ہے۔

يُّوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ

وہ چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ پورب کے رُخ ہے نہ پچھم کے اس کا تیل (اس قدر صاف) کہ اس کو آگ نہ

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ

بھی چھوئے تو قریب ہوتا ہے کہ جل اٹھے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں

اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (وہ نور ان گھروں میں ملتا ہے) کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند کئے

وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ

جاویں اور ان میں اس کا نام یاد کیا جاوے ان میں صبح اور شام ایسے مردان خدا اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں جنکی سوداگری اور خرید و فروخت

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا

ان کو اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کرتے وہ اس دن سے ڈرتے

تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ

ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی (وہ اللہ کی تسبیح اس واسطے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے اور اپنے

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ

فضل سے اور زیادہ بھی دے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے ف ۳۵۷ اور جو کافر ہیں ان کے اعمال

---

۳۵۷ - آیات ۳۵ تا ۳۸ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جملہ عالم کی حیات اور قیام ذات واجب الوجود حی قیوم سے وابستہ ہے۔ وہ زمین اور آسمان کا نور ہے۔ ہر ایک ذرہ میں اُس کے نور کا ظہور ہے۔ کامل انسان کے اندر جن میں سب سے اعلیٰ اور افضل حضرت محمد صلعم ہیں اپنے نور کی تجلی کی ایک مثال بیان کی ہے۔ اس کے نور کی مثال فرد کامل میں یہ ہے۔ جیسے ایک طاق (طاق سے فرد کامل کا سینہ مراد ہے) اور طاق میں ایک چراغ (وحی الٰہی) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفےٰ ہے (اس سے مراد فرد کامل کا دل ہے جو ہر ایک کدورت سے منزہ ہے اور تعلق ماسوی اللہ سے بکلی آزاد ہے) شیشہ ایسا صاف ہو گویا وہ چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے۔ (یہ فرد کامل کے دل کی کیفیت ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرہ مبارکہ کے روغن سے روشن کیا گیا ہے (شجرۂ مبارکہ سے فرد کامل کا وجود مبارک مراد ہے جو جامع البرکات ہے) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنی افراط اور تفریط سے پاک ہے اور تمام جہات سے اس کی فیض رسانی کا تعلق یکساں ہے اور روغن سے مراد فرد کامل کا عقل ہے) اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا نور ایک کامل اور قابل استعداد پر نازل ہوتا ہے۔ وحی کی روشنی اور کمالات اور تاثیرات کا ظہور قابل کی استعداد کے پیمانے کے موافق ہوتا ہے حضرت موسیٰ کے مزاج میں شدت اور جلال غالب تھا اس پر جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ کے مزاج میں حلم تھا انجیل کی تعلیم میں حلم کا ظہور ہے حضرت صلعم کی طبیعت میں غایت اعتدال تھا حضور پر معتدل شریعت نازل ہوئی جو جامع شدت اور رحمت ہے۔ اور روغن ایسا صاف ہے کہ آگ چھونے سے پہلے روشن ہونے کو تیار (یعنی اس فرد کامل کا عقل اور اخلاق فاضلہ ایسی لطافت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ وحی سے پہلے خود بخود روشن ہونے پر تیار ہوتے ہیں) نور علیٰ نور فرد کامل میں انوار جمع تھے ان کے اوپر اللہ تعالیٰ کا نور اترا یعنی وحی۔ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فیض اگرچہ کسی سے دریغ نہیں۔ مگر وہ استعداد پر اترتا ہے۔ جہاں قابلیت نہیں وہاں افاضہ نہیں۔ اس مثال کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے یعنی یہ نور جو فرد کامل کے ذریعہ دنیا کے لیے دیا جاتا ہے ہر فرد کو نہیں دیا جا سکتا اس کے لیے قابلیت شرط ہے اور اس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اور اس نور سے فائدہ بھی وہی اٹھا سکتے ہیں جو اپنے اندر استفادہ کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت ۳۶ و ۳۷ میں اس (باقی بر صفحہ ۳۶۵)

انسان کامل اور اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَ

جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس آتا ہے تو کچھ نہیں پاتا اور

وَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ

(تڑپ کر مرگیا) تو وہاں (بجائے پانی کے) اللہ کو موجود پایا جس نے اس کا حساب پورا چکا دیا اور اللہ جلدی حساب کر لینے والا ہے ف ۳۵۸ یا ان کے

فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

(اعمال کی مثال) گہرے دریا کے اندر اندھیروں کی طرح ہے جس کو ایک لہر ڈھانک لیتی ہے اس کے اوپر ایک اور لہر آجاتی ہے اور اس کے اوپر بادل ہے

إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ﴿٤٠﴾

اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک ایسے اندھیروں کے اندر کوئی آدمی جب اپنا ہاتھ نکالے تو امید نہیں کہ اس کو دیکھ سکے اور جسکو اللہ نور نہ دے تو اسکے لئے کوئی روشنی نہیں ف ۳۵۹

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ

کیا تم نے نظر نہیں کی کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پر کھول کر اڑنے والے پرندے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ہر ایک کو

عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں وہ اللہ کو معلوم ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ

اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم نے نظر نہیں کی کہ اللہ بادل کو ہانکتا ہے پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم ملاتا ہے

بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ

پھر اس کو تہ بہ تہ بناتا ہے پھر تو بارش کو اس کے درمیان سے برستے دیکھتا ہے اور وہ آسمان سے اولوں کے پہاڑوں سے

مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ

اولے برساتا ہے پھر جس کو چاہتا ہے اولے پہنچاتا ہے اور جس سے چاہتا ہے

يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ

ہٹا دیتا ہے قریب ہوتا ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کا نور اچک لے جائے وہ رات اور دن کو پھراتا رہتا ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ

ان واقعات میں بصیرت والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور اللہ نے سب جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہے

(بقیہ صفحہ ۳۶۴) نور سے استفادہ کرنے کا طریق ذکر کیا ہے۔ خدا کے بندے ہیں جو ان گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کے نام پر تعمیر کیے جاتے ہیں صبح و شام اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح کرتے ہیں اور تجارت اور خرید و فروخت ان کو نماز کی اقامت اور زکوٰۃ کے ادا سے غافل نہیں کرتی اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دلوں اور آنکھوں پر انقلاب آجاوے گا۔

۳۵۸۔ آیت ۳۹۔ کافر کے اعمال سراب کی طرح بے حقیقت ہیں۔ پیاسے کو سراب دور سے دریا نظر آتا ہے لیکن نزدیک جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو مہلک ریگستان ہے۔ وہاں جا کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر کو امید ہوتی ہے کہ اس کے اعمال مثمر ہونگے۔ پر جب نتیجہ خیز موقع پر پہنچتا ہے تو وہاں اپنے اعمال کو سراب کی طرح پاتا ہے اور وہاں اللہ کو موجود پاتا ہے۔ جو اس کو اس کے اعمال کا بدلہ پورا دیتا ہے اس جگہ اعمال سے اس کے بُرے اعمال مراد ہیں۔

۳۵۹۔ آیت ۴۰۔ کافر کے اعمال کو گھپ تاریکی سے تعبیر کیا ہے۔ بجائے اس کے کہ عامل کو کچھ فائدہ پہنچائیں ان کے لیئے ایسے ظلمات بن جائیں گے جس کا ذکر آیت میں ہے۔

فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي

ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار

عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۵﴾ لَّقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ

پاؤں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے بنا لیتا ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے ہم نے کھلی نشانیاں اتاری

مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا

ہیں اور (یا ایں) اللہ سیدھے رستہ کی طرف اس کو رہنمائی کرتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے (یعنی جو اس کی مشیت کے مطابق چلتا ہے) اور بعض

بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ

لوگ) کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے ان کا حکم مانا ہے پھر اس کے بعد ایک فریق ان میں سے روگردانی کرتا ہے اور

بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم

وہ (درحقیقت) مومن نہیں ہوتے اور جب ان کو بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے مابین فیصلہ کریں تو فی الفور ایک گروہ ان میں

مُّعْرِضُونَ ﴿۴۸﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿۴۹﴾ أَفِي قُلُوبِهِم

سے منہ پھیر لیتا ہے اور اگر حق ان کی جانب ہو تو اس کی طرف فرمانبرداری کرتے ہوئے چلے آتے ہیں کیا ان کے دلوں میں روگ

مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ

ہے یا شک میں پڑے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی کریں گے (اللہ اور اس کا رسول ظلم نہیں کرتے) بلکہ

هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۵۰﴾ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

وہی لوگ خود ظالم ہیں مومن جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کی بات تو یہ ہوتی

بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵۱﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ

ہے کہ کہہ دیتے ہیں ہم نے سنا اور مانا اور وہی لوگ تو ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے

وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۵۲﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ

رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہے تو وہی لوگ ہیں جو مراد کو پہنچنے والے ہیں اور یہ لوگ اللہ کی

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ

پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو ان کو حکم دے تو (گھربار چھوڑ کر) نکل پڑیں گے ان سے کہو قسمیں مت کھاؤ دستور کے موافق فرمانبرداری ہونی چاہئے

اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ

(کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تو اس سے باخبر ہے ان سے کہو اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس رسول کی فرمانبرداری کرو تو تم اگر روگردانی کروگے تو جو بوجھ

مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ

اس پر ڈالا گیا ہے وہ اس کا ذمہ وار ہے اور جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے تم اس کے ذمہ دار ہو اور اگر تم اس کا حکم مانو گے تو سیدھے رستہ پر رہوگے اور (سمجھو)

الْمُبِينُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي

رسول کے ذمہ تو کھلا پہنچا دینا ہی (ہے) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو اس

الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ

ملک کی خلافت دے گا جیسی کہ ان کو خلافت دی تھی جو ان سے پہلے تھے اور اس دین کو جو ان کے لئے پسند کیا ہے جما دے گا

لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ

اور ان کے خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا میری بندگی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

اور جو شخص ان (انعامات) کے بعد ناشکری کرے گا تو وہی لوگ ہیں جو نافرمان ہیں ف ۳۶۰ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا

الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کرو اور اس رسول کے حکم پر چلو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے تم ہرگز خیال نہ کرو کہ جو لوگ منکر ہوئے ہیں وہ

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اس سرزمین میں ہم کو ہرا دینگے اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے مومنو! تمہارے

اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ

لونڈی غلام اور جو تم سے بلوغ کو نہیں پہنچے (تمہارے پاس اندر آنے کے لیے) تین وقتوں میں اجازت

ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ

لیا کریں نماز صبح سے پہلے اور دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور عشاء کی نماز

ع ۷ / ۱۳

مسلمانوں کے ساتھ وعدہ خلافت

۳۶۰ - آیت ۵۵ - اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ جب تک قوم کے اندر ایمان اور عمل صالح رہے گا زمین پران کی خلافت قائم رہے گی - ویسی ہی خلافت رہے گی جیسے بنی اسرائیل میں رہی - اس کا ثمرہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو استحکام حاصل ہو جائے گا - خوف امن سے بدل جائے گا - اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کریں گے بلا شرکت غیرے ایسے حالات کے حاصل ہو جانے کے بعد اگر کسی نے کفران نعمت کرکے بغاوت کی تو وہ فاسق ہوں گے - پس مسلمانوں کو چاہیے کہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں اور رسول کی اطاعت کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالےٰ اُن پر رحم کرے اور اپنے مواعید کا ایفا کرے - اللہ کا یہ وعدہ مشروط ہے قوم کے ایمان اور عمل صالح پر بصورت دیگر خلافت خواہ عرب کی ہو یا کسی اور ملک کی مسلمانوں میں نہ رہے گی - حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سیاسی خلافت کا وعدہ ہے وہ تیس سال رہے گی اور اس کے بعد ملوکیت ہو جاوے گی - بنی اسرائیل میں خلافت دو طریق سے تھی سیاسی اور روحانی - ان میں بادشاہ بھی ہوئے اور انبیاء بھی تمثیلیت یہ چاہتی ہے کہ دونوں خلافتیں مسلمانوں میں بھی جاری ہیں مگر رسول صلعم خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا - اس واسطے بجائے انبیاء ان میں ملہم لفتہا جن کو محدث بفتح و تشدید دال سے تعبیر کرتے ہیں خلیفہ یا مجدد کے لقب سے آتے رہے - اور یہ خلافت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی پر ختم ہوئی - اور آئندہ کوئی آوے گا تو بطور مجدد آوے گا - یا بطور مصلح آخری خلیفہ کو مسیح کا نام دے کر احادیث میں خاص اہمیت دی گئی ہے اور اس کے زمانہ کو اسلام کے مکرر عروج کا زمانہ بتایا گیا ہے - مگر اب تک تو مسلمان تنزل کی طرف جا رہے ہیں ہاں کسی امید افزا کام پر اگر نظر پڑتی ہے تو وہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ قوموں میں اسلام پھیلتا جاتا ہے - یہ اس امر کے لیے ایک نشان ہے کہ پرانی مسلم قومیں جن میں ترقی کی کوئی صفت نہیں رہی دنیا سے مٹ جاویں گی - یا ذلیل ہو کر رہیں گی - اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر -

سلسلہ موسویہ اور محمدیہ میں مماثلت

سلسلتین کی مماثلت میں ایک اہم مماثلت بھی پائی جاتی ہے موسوی سلسلہ کی ابتدا اور انتہا میں دو دو مامور تھے اوّل میں حضرت موسےٰ و ہارون اور آخر میں حضرت یحییٰ و مسیح - اسی طرح محمدی سلسلہ میں بھی دو دو مامور ہیں اول میں حضرت محمد صلعم اور حضرت علی اور آخر میں مسیح اور مہدی - حضور نے حضرت علی کے حق میں فرمایا ہے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ اور آخر کے متعلق کئی احادیث ہیں کہ حضرت مسیح کے ساتھ ایک مہدی ہوگا جو امام صلوۃ ہوگا - حضرت مرزا صاحب نے جو مہدی بھی تھے کیونکہ ہر مامور مہدی ہوتا ہے اپنے اجتہاد سے یہ قرار دیا تھا کہ وہ مہدی جو میرے ساتھ موعود تھا وہ میرے ہی وجود میں مدغم ہے مگر یہ اجتہاد صحیح نہیں معلوم ہوتا اوّل تو اوپر کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی ایک جدا وجود ہے جس حدیث سے حضرت کا مسیح ابن مریم کے نام پر آنا ثابت کیا گیا ہے اسی حدیث سے مہدی کا وجود جدا ثابت ہوتا ہے اور مماثلت سلسلتین بھی یہی چاہتی ہے - واللہ اعلم بالصواب -

ومن بعد صلوة العشاء ثلث عورت لكم ليس عليكم ولا عليهم جناح

کے بعد۔ یہ تین تمہارے پردہ کے وقت ہیں ان اوقات کے بعد نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ انپر (بے اذن آنے

بعدهن طوافون عليكم بعضكم على بعض كذلك يبين الله لكم الايت

میں) کیونکہ تم (ضروریات کے لئے) ایک دوسرے کے پاس آنے جانے والے ہو اسی طرح اللہ تمہارے فائدہ کے لئے احکام بیان کرتا ہے

والله عليم حكيم ﴿۵۸﴾ واذا بلغ الاطفال منكم الحلم فليستاذنوا كما

اور اللہ سب باتوں کا علم رکھنے والا حکمت سے کام کرنیوالا ہے ف ۳۶۱ اور جب تمہارے لڑکے بلوغ کو پہنچ جاویں تو وہ بھی ہر وقت اندر آنے کی اجازت لیا

استاذن الذين من قبلهم كذلك يبين الله لكم ايته والله عليم

کریں جیسے ان سے اگلے (بڑی عمر والے) اجازت لیا کرتے تھے اسی طرح اللہ تمہارے بھلے کو اپنے احکام بیان کرتا ہے اور اللہ سب چیزوں کا

حكيم ﴿۵۹﴾ والقواعد من النساء التي لا يرجون نكاحا فليس عليهن جناح

علم رکھنے والا حکمت سے کام کرنے والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کرنے کی امید نہیں رہی اگر وہ اپنے باہر جانے کے کپڑے اتار دیں تو ان پر

ان يضعن ثيابهن غير متبرجت بزينة وان يستعففن خير لهن والله

کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اپنے سنگار کی نمائش کرنے والی نہ ہوں اور اگر اس کپڑے اتارنے سے بچتی رہیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سب باتیں

سميع عليم ﴿۶۰﴾ ليس على الاعمى حرج ولا على الاعرج حرج ولا على

کو سننے اور سب باتیں جاننے والا ہے نہ تو اندھے کے لئے کوئی مضایقہ ہے اور نہ لنگڑے کے لئے کوئی مضایقہ ہے اور نہ بیمار کے لئے

المريض حرج ولا على انفسكم ان تاكلوا من بيوتكم او بيوت ابائكم او

کوئی مضایقہ ہے اور نہ خود تمہارے لئے کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی

بيوت امهتكم او بيوت اخوانكم او بيوت اخوتكم او بيوت اعممكم او

ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا

---

۳۶۱ - آیت ۵۸ سے آخر سورہ تک منزلی اصلاحی احکام کا بقیہ اور آخر میں تمدنی احکام کا بقیہ ذکر کیا ہے۔ احکام یہ ہیں (۱) تمہارے غلام اور لونڈیاں اور نابالغ بچے تین اوقات میں بغیر اجازت کے تمہارے کمرہ میں نہ آیا کریں (ا) صلوۃ الفجر سے اوّل (ب) دوپہر کے استراحت کے وقت (ج) عشا کی نماز کے بعد (۲) نابالغ بچے جب بالغ ہو جائیں تو ہر وقت اسی طرح اجازت سے داخل ہوں جس طرح ان سے پہلے بالغ داخل ہوتے تھے۔ (۳) اندھے لنگڑے بیمار کو اپنے ساتھ ملا کر کھانا کھلانے میں کوئی ہرج نہیں۔ مفصلہ ذیل گھروں کا کھانا کھا لینے میں کوئی ہرج نہیں۔ یا دوسرے کو کھلانے میں

اپنا گھر۔ آبا کا گھر۔ اُمہات کا گھر۔ بھائیوں کا گھر۔ بہنوں کا گھر۔ چچوں کا گھر۔ پھوپھیوں کا گھر۔ ماموؤں کا گھر۔ ماسیوں کا گھر۔ ان کا گھر جن کا اختیار تم کو دیا گیا ہے۔ اور دوستوں کا گھر۔ یہ ساری تفصیل اس لیے دینی پڑی کہ متقی لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ غیروں کے گھر جا کر کھانا کھانا اس آیت کے ذیل میں داخل نہ ہو (لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل - (۵) جب تم گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ مبارک اور پاکیزہ طریق ہے۔ (۶) مومن وہ ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی جامع امر کے لیے رسول صلعم کے حضور اکٹھے ہوتے ہیں تو بغیر اجازت کے وہاں سے الگ نہیں ہوتے۔ رسول یا نائب رسول کے لیے یہ حکم ہے کہ کوئی اجازت مانگے تو چاہیے تو اجازت دیدے اور اس فروگذاشت کے لیے کہ وہ اپنے کام کو مقدم کر کے قومی کام کو چھوڑ جاتا ہے اس کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرے (۷) رسول صلعم کو بلانے کو ایسا معمولی نہ سمجھو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

منزلی اور تمدنی اصلاحات کا بقیہ [partly illegible]

بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ

اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنی ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جنکی چابیاں تمہارے

اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ تو جب گھروں میں جاؤ

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

تو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کرو یہ ایک دعا ہے خدا کی طرف سے (سکھائی گئی ہے) جو برکت والی ہے خوش لگنے والی اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اللہ تمہارے فائدہ کیلئے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ پیدا کرو مومن تو صرف وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں

وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور جب کسی قومی کام کے لئے اس کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اجازت نہ لیں وہاں سے نہیں جاتے جو لوگ تم سے

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ

اجازت لے کر جاتے ہیں وہی لوگ ہیں جو (درحقیقت) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں تو جب یہ لوگ تم سے اپنے

لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کسی کام کے لئے اجازت مانگیں تو ان میں سے جس کو تو چاہے اجازت دیدیا کر اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگ بیشک اللہ بخشنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

والا رحم کرنے والا ہے رسول کا بلانا تم آپس میں ایک دوسرے کے بلانے کی طرح نہ سمجھو

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ

جو لوگ تم سے آنکھ بچا کر (مجلس سے) سٹک جاتے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے جو لوگ رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں

اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى

ان کو ڈرنا چاہیے کہ ان کو کوئی دکھ نہ پہنچے یا دردناک عذاب نہ آ پہنچے سنو بیشک اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ

اور زمین میں ہے جس حالت میں تم ہوتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور جس روز اس کے پاس لوٹائے جاویں گے تو اللہ ان کو

بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے اللہ سب چیزوں کو جانتا ہے

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴿۱﴾ ۙ الَّذِىْ

بابرکت ہے وہ جس نے اپنے بندے پر حق سے باطل کو جدا کرنے والی چیز اتاری تاکہ وہ تمام جہان کے لئے ڈرانے والا ہو وہی ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ

کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

اور اس نے ہر ایک چیز پیدا کی پھر ہر ایک چیز کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا اور لوگوں نے اس کے سوا معبود بنائے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرتے

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا

اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں اور وہ اپنی ذات کے لئے بھی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ مرنے

وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ

اور نہ جینے اور نہ پھر جی اٹھنے کے مالک ہیں اور کافر کہتے ہیں یہ اور کچھ نہیں صرف ایک جھوٹ ہے جو اس نے خود بنا لیا ہے اور اس کے بنانے

عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

میں اور لوگوں نے اس کی مدد کی ہے یہ انہوں نے بیجا اور جھوٹی بات کہی ہے اور کہتے ہیں یہ اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

لکھوا لی ہیں تو وہی صبح اور شام اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان سے کہو یہ تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

چھپی باتیں جانتا ہے (وہ جلد مواخذہ اس لئے نہیں کرتا) کہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا یہ کیسا رسول ہے کہ کھاتا پیتا ہے

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾

اور بازاروں میں پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہ بھیجا گیا کہ اس کے ساتھ ہو کر ڈراتا

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

یا اس کو کوئی خزانہ دیا جاتا یا اس کے پاس ایک باغ ہوتا کہ اس سے کھاتا اور ان ظالموں نے یہ بھی کہہ دیا کہ تم تو ایک ایسے

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آدمی کے پیچھے چل پڑے ہو جس پر جادو کا اثر ہے دیکھ تو تیری نسبت کیسی عجیب باتیں بناتے ہیں تو ان کو اصلی بات کا پتہ کچھ نہ لگا تو یہ کوئی رستہ

سَبِيْلًا ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

نہیں پا سکتے بابرکت ہے وہ (ذات) اگر چاہے گا تو تیرے لئے اس سے بہتر کئی باغ بنائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

ہوں گی اور تیرے لئے محل بنا دے گا (صرف تم کو نہیں جھٹلاتے) بلکہ انہوں نے قیامت کو بھی جھٹلایا ہے اور جو قیامت کو جھٹلاتا

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾

ہے ہم نے اس کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جب وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ دور سے اس کا جوش و خروش سنیں گے

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ

اور جب زنجیروں میں جکڑ کر اس میں سے تنگ مکان میں ڈالے جاویں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے (ان سے کہا جاوے گا) آج ایک

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

موت کو نہ پکارو اور بہت سی موتوں کو پکارو ان سے کہو آیا یہ (دوزخ) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا بہشت جس کا وعدہ

الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ

پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے یہ ان کا صلہ اور ٹھکانہ ہوگا اس میں ان کے لئے وہ سب چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اس میں ہمیشہ

عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

رہیں گے یہ وعدہ تیرے پروردگار پر لازم کیا گیا جس کی طلب کرنی چاہئے اور جس دن ان لوگوں کو اور جن کو یہ اس کے سوا پوجتے ہیں اکٹھا کرے گا پھر کہے گا

منع

ع ۹/۱۶

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا

کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود رستہ سے بھٹک گئے وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے

كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ

ہمارے شایاں نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کارساز بناتے بلکہ تو نے ان کو اور ان کے بڑوں کو آسائش کا سامان دیا

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ

یہاں تک کہ اللہ کی یاد بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے ان (معبودوں) نے تو تم کو ان باتوں میں جو تم کہتے ہیں جھٹلا دیا تو تم

صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

(عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ مدد لے سکتے ہو اور جو شخص تم میں سے شرک کریگا تو ہم اس کو سخت عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جو رسول

مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا

بھیجے تھے وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور ہم نے تم

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ﴿۲۰﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ

میں سے ایک کو دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے کیا تم صبر کروگے یا نہ اور تیرا پروردگار (سب حالات) دیکھ رہا ہے جو لوگ ہم سے ملنے کی

لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا

امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے یا ہم اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھتے انہوں نے اپنی

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِیْرًا ﴿۲۱﴾ یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ لَا بُشْرٰى یَوْمَىِٕذٍ

حیثیت بہت بڑھا رکھی ہے اور بڑی سرکشی کا ارتکاب کیا ہے جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن گنہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی

لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَ یَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

بات نہ ہوگی اور کہیں گے (ان کے اور فرشتوں کے درمیان) کوئی روک حائل ہو اور یہ لوگ جو عمل کر گئے ہیں ہم ان کی طرف متوجہ ہونگے اور ہم انکو

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یَوْمَىِٕذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِیْلًا ﴿۲۴﴾

بکھری ہوئی دھول بنا دینگے اس دن بہشتیوں کے لئے بہت اچھا ٹھکانہ اور بہت عمدہ دوپہر کی آرام گاہ ہوگی

وَ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ تَنْزِیْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ یَوْمَىِٕذِ

اور جس دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے اس دن حقیقی بادشاہی

ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ یَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ﴿۲۶﴾ وَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ

رحمٰن کے لئے ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا

عَلٰى یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾ یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ

کہے گا کاش میں نے رسول کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا ہائے میری کم بختی

لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَ كَانَ

کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اس نے مجھ کو میرے پاس نصیحت کے آجانے کے بعد بہکا دیا اور شیطان

الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا

(مصیبت کے وقت) انسان کو اکیلا چھوڑ دیتا ہے اور رسول نے (لوگوں کے انکار سے تنگ آکر) کہا کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس

الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ كَفٰى

قرآن کو متروک بنا دیا ہے اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے گنہگاروں میں سے دشمن بنائے تھے اور تیرا

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ

پروردگار ہدایت کرنے کو اور مدد دینے کو کافی ہے اور کافر کہتے ہیں اس پر سارا قرآن ایک دفعہ کیوں نہیں

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛ كَذَٰلِكَ ۛ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ

اتارا گیا اسی طرح چاہئے تھا تاکہ ہم تیرے دل کو اس کے ذریعہ ثابت رکھیں اور ہم نے اسکو (اسی وجہ سے) ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے اور یہ لوگ

بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿۳۳﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ

تیرے پاس کوئی انوکھی بات (بطور اعتراض) نہیں لاتے مگر ہم حق بات اور بہترین تفسیر تم کو بتا دیتے ہیں جو لوگ منہ کے بل دوزخ کی طرف

إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

ہانکے جاویں گے وہی لوگ ہیں جو جگہ کے لحاظ سے بدتر اور رستہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ گمراہ ہونگے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ

وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اس کے بھائی ہارون کو مددگار بنایا تو ہم نے کہا اس قوم کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے

فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ

(انہوں نے نہ مانا) تو ہم نے ان کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور قوم نوح نے بھی جب ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انکو غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے

لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُودَا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَ

لئے نشان بنایا اور ہم نے ان ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا اور عاد اور ثمود اور اصحاب الرس اور

قُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿۳۹﴾

ان کی درمیانی بہت سی امتوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور ہم نے سب کے لئے اوروں کی نظیریں بیان کیں (پر تکذیب سے باز نہ آئے) اور ہم نے سب کا

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ

ستیاناس کر دیا اور یہ لوگ اس بستی پر ہو کر گذرے ہیں جس پر برا مینہ برسایا تھا تو کیا انہوں نے اس کو دیکھا نہیں (دیکھا تو ہی)

كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿۴۰﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي

پر ان لوگوں کو جی اٹھنے کی امید نہیں اور جب یہ لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو تیری ہنسی اڑاتے ہیں کیا یہی وہ شخص ہے جسکو

بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿۴۱﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَ

اس نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر ثابت قدم نہ رہتے تو قریب تھا کہ یہ ہم کو اپنے معبودوں سے برگشتہ کر دیتا اور

سَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۴۲﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

جب یہ لوگ عذاب دیکھ لیں گے تو جان لیں گے کہ (فریقین میں سے) کون سیدھے رستہ سے بہت دور ہے کیا تم نے اس شخص کو دیکھا

إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ۚ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿۴۳﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم (انکو گمراہی سے بچانے کے لئے) اس کے وکیل ہو سکتے ہو یا تم خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر

أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۴۴﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ

(بات کو) سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو صرف چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں ف۳۶۲ کیا تو نے اپنے پروردگار کے کام

سورۃ الفرقان مکیّہ

۳۶۲ - آیات ا تا ۴۴ - یہ بابرکت فرقان جملہ عالمین کے لیئے نذیر ہے اہم انذار یہ ہے کہ اللہ (باقی بر صفحہ ۳۷۳)

كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ
کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے کس طرح سایہ پھیلا رکھا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک ہی حال پر ٹھہرا رکھتا پھر ہم نے سورج کو اس کے وجود پر

دَلِيلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
دلیل ٹھہرایا ہے پھر ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیا ہے ف ۳۶۳ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ پوش

لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ
اور نیند کو باعث آرام بنایا ہے اور دن کو اس نے چلنے پھرنے کیلئے بنایا ہے اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت (باران)

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿۴۸﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ
کے آگے باران کی خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی برسایا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعے

بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ
مردہ دھرتی کو زندہ کریں اور اپنی مخلوق بہت سی چارپایوں اور انسانوں کو سیراب کریں اور ہم نے وہ پانی ان میں

بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ
نوبت بہ نوبت پھرایا ہے تاکہ یہ اللہ کی نعمت کو یاد رکھیں مگر اکثر لوگ ناشکری کے سوا کسی اور بات کو نہیں مانتا اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں

قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ
ایک نذیر کھڑا کرتے تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن کی (تبلیغ) میں ان کے ساتھ بڑے زور کی کوشش کر ف ۳۶۴ اور وہ وہی

(بقیہ صفحہ ۳۷۲) جو جملہ عالم کا خالق ہے۔ اس کا کوئی ولد اور شریک نہیں۔ شرکاء خود مخلوق ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے اور نہ اپنے نفس کے لیے نفع اور ضرر کے مالک ہیں۔ موت و حیات اور بازپرس ان کے اختیار میں نہیں۔ اس کتاب پر اعتراض کرتے ہیں کہ انسان کی بناوٹ ہے اوروں کی مدد سے تالیف کی گئی ہے۔ سابقہ لوگوں کے قصے ہیں۔ یہ انسانی بناوٹ نہیں یہ تو غیب کی باتوں پر مشتمل ہے۔ اللہ معترضین کے ظلم اور جھوٹ کی سزا جلد نہیں دیتا۔ کیونکہ غفور و رحیم ہے۔ رسول پر یہ اعتراض ہے کہ کھاتا پیتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے۔ کوئی فرشتہ اس کے ساتھ نہیں اور نہ کوئی خزانہ اور نہ کوئی باغ میوہ کھانے کے لیے۔ اس میں جادو کا اثر ہے۔ جواب میں اللہ فرماتا ہے۔ اللہ چاہے گا تو تم کو دنیا کے بہترین باغ اور ایوان عطا کرے گا۔ اور یہ جن باتوں کی تکذیب کرتے ہیں ان کو دکھا دے گا۔ اور ان کے شرکاء ان سے بیزار ہو جائیں گے۔ گذشتہ رسول بھی کھاتے پیتے اور بازاروں میں پھرتے تھے۔ دنیا کی حالتیں صبر کا امتحان ہیں۔ قیامت کے منکر کہتے ہیں ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے۔ یا ہم کو کیوں رب نظر نہیں آتا کتنی بڑی شوخی ہے قیامت کا نقشہ دنیا میں مانگتے ہیں سو وہ دن ان کیلئے حسرت کا دن ہوگا۔ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ قرآن سارا کیوں یکجا نہیں اترا۔ یہ اس واسطے تھوڑا تھوڑا موقع پر اترتا ہے تاکہ ہر اعتراض کا جواب موقع پر دیا جاوے۔ اور رسول کو ہر موقع پر مضبوط رکھا جائے۔ ان لوگوں میں چارپایوں کی صفات ہیں اور انہیں کی ہیئت پر حشر کیے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تخویف کے لیے ہلاک شدہ اقوام کا ذکر کر دیا ہے جو غرق کے حوالے میں ہلاک ہوئیں۔

۳۶۳ - آیات ۴۵ و ۴۶۔ دنیا پر ایک وقت آتا ہے کہ کفر کی ظلمت رات کی طرح چھا جاتی ہے۔ اور جیسا کہ رات کی تاریکی کو مٹانے کے لیے سورج چڑھتا ہے اور ظلمت کو آہستہ آہستہ ہٹاتا ہے اسی طرح دنیا میں ظلمتِ کفر کے مٹانے کیلیے نبی آتا ہے اور اس کے آنے پر ظلمتِ کفر آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔

۳۶۴ - آیات ۴۷ تا ۵۲۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی چیز عبث نہیں۔ ہر ایک شے نظامِ عالم کے کسی حصہ کو پورا کر رہی ہے۔ رات بھی کام پر لگی ہوئی ہے۔ اور دن بھی۔ اسی طرح کفر بھی اور اسلام بھی۔ زمین خشک ہو کر مردہ کی طرح (باقی بر صفحہ ۳۷۴)

الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا

ہے جس نے دو سمندروں کو آپس میں ملا دیا ہے یہ تو میٹھا خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے اور دونوں کے درمیان ایک

بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَ

روک اور آڑ بنا دی ہے جو حائل رہتی ہے اور وہ وہی ہے جس نے پانی سے انسان بنایا ہے پھر اس کے سسرال اور غسرال

صِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا

بنائے ہیں اور تیرا پروردگار قدرت رکھنے والا ہے اور یہ لوگ (بت پرست) اللہ کے سوا ایسوں کی بندگی کرتے ہیں جو نہ تو ان کو نفع

يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿۵۵﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَ

پہنچاتے اور نہ انکو نقصان پہنچاتے ہیں اور کافر اپنے پروردگار کے خلاف (اوروں کو) اپنا پشت پناہ بناتا ہے اور ہم نے تم کو صرف خوش خبری سنانیوالا

نَذِيرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ

اور ڈرانیوالا بھیجا ہے ان سے کہدو کہ اس کام پر میں تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا (میرا کچھ صلہ ہے تو یہ ہی) کہ جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے

سَبِيلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ

کا رستہ اختیار کرے اور تو اس زندہ خدا پر بھروسا کر جو مرتا نہیں اور اس کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کر اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں

عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

سے باخبر ہونا کافی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿۵۹﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا

ہے پھر وہ عرش پر براجا وہ رحمان ہے تو اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ

لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿۶۰﴾ تَبَارَكَ الَّذِي

کرو تو کہتے ہیں اور رحمان کیا چیز ہے کیا ہم اسکو سجدہ کریں جس کو سجدہ کرنے کا تو حکم دیتا ہے اور یہ حکم ان میں اور نفرت بڑھاتا ہے بابرکت ہے

مع السجدۃ — ع ۵

(بقیہ صفحہ ۳۷۳) ہو جاتی ہے تو اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ مژدہ رساں ہوائیں بادلوں کو اُبھارتی ہیں۔ مردہ زمین پر پاک کرنے والا پانی برساتی ہیں۔ مردہ زمین جی اُٹھتی ہے۔ سبزیاں لہلہانے لگتی ہیں۔ انسان اور چار پائے اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ ہوا کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ بادلوں کو تمام ملکوں پر لہراتا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی اسی طرح سب قوموں کو سیراب کرتی رہی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہوا ہے کہ جملہ اقوام کو ایک ہی وحی سے جو عالم گیر بارش کی طرح ہے سیراب کرے۔ اس وحی کو اسلام کے نذیر ہر ایک قریہ میں پہنچائیں گے۔ کوشش کرو کہ اس کی تبلیغ اور منادی جملہ اقوام میں ہو جائے۔ مینہ پہاڑوں پر برستا ہے اور وادیوں میں اُتر کر ندیوں کی شکل میں دور کے ملکوں کو جا کر سیراب کرتا ہے کفر اور اسلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے دو سمندر ملا رکھے ہیں۔ ایک شیریں جو لطیفہ ہوا میں ہے اور دوسرا کھاری جو سطح زمین پر ہے۔ ان دونوں کے درمیان ہوا حائل ہے۔ ایک دوسرے پر بغاوت نہیں کرتے۔ شیریں پیاس بجھاتا ہے اور تسکین دیتا ہے اور کھاری پیاس بڑھاتا اور مضطرب کرتا ہے۔ میٹھے پانی سے روحانی زندگی اور کھارے پانی سے دنیوی زندگی کی مثال ملتی ہے۔ آیت ۵۴ میں یہ اشارہ ہے کہ نطفہ جو مرد کی ہیئت اور صفات اپنے اندر جمع رکھتا ہے مادہ کے رحم میں اُتر کر تربیت پاتا ہے اور اسی جنس کی نسل پیدا کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نشان ہے اسی طرح اللہ کی وحی جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کی تجلی ہوتی ہے رسول کے قلب میں اُتر کر اور اُس کی کیفیات بھی اپنے اندر لے کر روحانی نسل پیدا کرتی ہے۔ اور جیسے کہ جسمانی نسل رجولیت اور انوثیت دونوں کے تاثرات اپنے اندر لیتی ہے اسی طرح روحانی نسل بھی ملکوتی اور ناسوتی تاثرات کی جامع ہے۔

جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِیهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِی جَعَلَ

وہ (ذات) جس نے آسمان میں ستارے بنائے اور ان میں سورج اور روشن چاند بنایا اور وہ وہی ہے جس نے

الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ

رات اور دن ایک دوسرے کے بعد آنے والے بنائے اس شخص کے لئے جو چاہتا ہے کہ اللہ کی سنت کو جو عالم میں جاری ہے یاد رکھے یا چاہتا ہے کہ (نعمت کی)

الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا

شکر گزاری کرے ٣٦٥ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر وقار کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے باتیں کرتے ہیں تو ان کو

سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ

سلام کرکے (الگ ہو جاتے ہیں) اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کرکے اور کھڑے ہو کر رات گزار دیتے ہیں اور جو اس سے دعا مانگتے ہیں کہ

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ

اے ہمارے پروردگار ہم سے دوزخ کا عذاب ٹال دے کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والی چیز ہے وہ دوزخ کچھ دیر ٹھہرنے کے

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ

لئے اور ہمیشہ ٹھہرنے کیلئے (دونوں لحاظ سے) بری جگہ ہے اور جو خرچ کرنے کے وقت نہ تو فضول خرچ کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور

بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ

ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان معتدل ہوتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور کسی شخص کو ناحق قتل نہیں

النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ

کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ (شرک یا قتل یا زنا) کرے گا وہ اس گناہ

اَثَامًا ﴿٦٨﴾ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا

کی سزا پائے گا قیامت کے دن اس کا عذاب دگنا کیا جاوے گا اور اس میں ذلیل ہو کر ہمیشہ رہے گا مگر جس نے

رحمان کے بندوں کے اخلاق

٣٦٥ - آیات ٦٠ تا ٦٢ - پہلی آیت میں رحمٰن کو سجدہ کرنے سے کفار نے انکار کیا ہے۔ گویا وہ نہیں جانتے کہ رحمٰن کون ہے اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت نے جو کام ان کے لئے کیے ہیں ان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آسمان کے ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اور لیل و نہار یہ سب اس کا ظہور ہے آیات ٦٣ سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے رحمٰن کے بندوں کی صفات بیان کی ہیں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ جو لوگ رحمٰن کے آگے سجدے کرتے ہیں ان میں ایسے اعمال اور اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرضی صفات بیان نہیں کرتا جب تک ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جملہ صفات جو ان آیات میں بیان کی گئی ہیں وہ صحابہ کے حصہ کثیر میں پائی جاتی تھیں۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی کا نقشہ ہے (١) رحمٰن کے بندے زمین پر خاکساری سے چلتے ہیں (٢) جاہلوں کے مخاطبہ کا ایسا جواب دیتے ہیں جس میں سلامتی ہو (٣) راتیں اپنے پروردگار کے آگے سجدے اور قیام کرتے ہوئے گذارتے ہیں (٤) اپنے پروردگار سے دعا مانگتے ہیں کہ دوزخ کا عذاب ان سے ٹال دے (٥) خرچ میں نہ بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ بخل دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں (٦) اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے (٧) کسی نفس کو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے قتل نہیں کرتے سوائے اس کے جس کا قتل شرع نے روا رکھا ہو (٨) زنا نہیں کرتے (٩) اگر کسی سے ایام جاہلیت کی زندگی میں کوئی جرم ہو گیا ہو جس کی سزا جہنم ہے تو توبہ کرکے اور ایمان اور عمل صالح سے اس کا ازالہ کرتے ہیں۔ اور سچی اور موثر توبہ وہی ہے جس کے بعد عمل صالح ہو۔ (١٠) جھوٹی گواہی نہیں دیتے (١١) لغو باتوں سے کریمانہ گذر جاتے ہیں یعنی ان کی طرف التفات نہیں کرتے (١٢) اللہ تعالیٰ کے احکام ان کو یاد دلائے جاتے ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے یعنی ان پر عمل کرنا شروع کرتے ہیں (١٣) اپنے پروردگار سے نیک ازدواج اور نیک اولاد طلب کرتے ہیں اور یہ کہ وہ متقی جماعت کے امام ہوں۔

مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

توبہ کرلی — اور ایمان لایا — اور عمل نیک کئے — تو ایسے لوگوں کی بدیوں کو — اللہ اس کی جگہ نیکیوں کی توفیق دیدیتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ

اور اللہ برائیوں کو بخشنے والا اور نیکیوں کی توفیق دینے والا ہے — اور جس شخص نے توبہ کی اور عمل نیک کئے — تو وہی شخص ہے جو — درحقیقت اللہ کی طرف

مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

پورے طور پر رجوع کرتا ہے — اور جو — جھوٹی گواہی نہیں دیتے — اور جب بیہودہ شغلوں پر سے گذرتے ہیں تو شریفانہ طور پر گذر جاتے ہیں

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ

اور وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو ان کے پروردگار کے احکام یاد دلائے جاتے ہیں — تو ان پر بہرے اور اندھے ہوکر نہیں گرتے — اور جو دعا

يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا

مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار — ہماری بیبیوں — اور ہماری اولاد کی طرف سے ہم کو آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر — اور ہم کو پرہیزگاروں

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا

کا پیشوا — بنا — وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے اونچے مکان دیئے جاویں گے — اور دعا اور سلام کے ساتھ فرشتے

تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا

ان سے ملاقات کریں گے — اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور کچھ دیر ٹھہرنے کے لئے اور ہمیشہ ٹھہرنے کیلئے کیسی اچھی جگہ ہے — ان سے کہو کہ

يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ۶ / ۱۷ — الربع

کہ اگر اللہ کو نہ پکارو تو میرا پروردگار تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا — سو تم نے (حق کو) جھٹلا دیا تو اسکی سزا — تمہارے لازم حال — ہوگی

سُورَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَإِحْدَى عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے — سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

طٰسٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا

طسم — یہ اللہ کی کھلی کتاب کے احکام ہیں — شاید تو اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ — ایمان

مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا

نہیں لاتے — اگر ہم چاہیں گے تو آسمان سے ایسا نشان اتاریں گے — کہ انکی گردنیں اسکے آگے — جھک

خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ

جائیں گی — ف ۳۶۶ — اور رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت ان کے پاس نہیں آتی — مگر یہ اس سے — منہ پھیرنے والے

سورۃ الشعراء مکیۃ

ف ۳۶۶ ۔ آیات ۲ و ۳ و ۴ ۔ کتاب مبین سے موسیٰ کی کتاب مراد ہے۔ رسول صلعم کی ذہنی کیفیت کا ذکر کیا ہے جو لوگوں کے عدم ایمان سے پیدا ہوتی تھی۔ اور یہ تسلی دی ہے کہ آخر منکرین ایسے نشان دیکھ لیں گے جن سے ان کی گردنیں جھک جائیں گی۔

مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ

ہوتے ہیں سو انہوں نے جھٹلا تو دیا تو عنقریب ان خبروں کی حقیقت ان پر کھل جاوے گی جن پر ہنسی اڑاتے ہیں اور کیا

يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

انہوں نے زمین کی طرف نظر غور نہیں کی کہ کئی قسم کی مفید چیزیں ہم نے اس میں کثرت سے اگائی ہیں بیشک اس میں ضرور ایک نشان ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَإِذْ نَادَىٰ

اور اکثر ان میں سے ایمان لانے والے نہیں ہیں اور بے شک تیرا پروردگار اللہ وہی زبردست ہے رحم کرنیوالا ۳۷۶ اور جب تیرے

رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ

پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم قوم کے پاس جا (یعنی) قوم فرعون کے پاس کیا وہ ڈرتے نہیں موسیٰ نے کہا

إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ

اے میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو جھٹلائیں گے اور میرا دم رکتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو ہارون کی طرف پیغام

إِلَىٰ هَارُونَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا

بھیج (کہ وہ میرے ساتھ ہولے) اور ان کا ایک جرم میرے ذمہ ہے تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دینگے اللہ نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوگا تم دونو

بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿١٥﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ

ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہو کر سنتے رہیں گے تو فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے بھیجے

الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٧﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا

ہوئے ہیں غرض یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے فرعون نے کہا کیا ہم نے تم کو اپنے ہاں

وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَ

بچہ سا نہیں پالا اور تو اپنی عمر میں سے برسوں ہمارے ہاں رہا اور تو نے ایک (برا) کام کیا جو کیا اور تو

أَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ

ناشکر گزاروں میں سے ہے موسیٰ نے کہا میں نے اس وقت وہ کام کیا تو تھا اور میں جاہلوں میں سے تھا جب مجھ کو تم سے ڈر لگا تو

لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

میں تم سے بھاگ گیا تو میرے پروردگار نے مجھ کو حکمت عطا کی اور مجھ کو رسولوں میں سے بنایا اور یہ بھی کوئی احسان ہے

تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٣﴾

جس کی منت مجھ پر رکھتے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے فرعون نے پوچھا اور جہانوں کا پروردگار کون ہے

قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

موسیٰ نے کہا وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان کا پروردگار ہے اگر تم کو یقین ہو فرعون نے اپنے گرد بیٹھنے والوں سے

---

۳۷۶ - آیات ۶ تا ۹ - منکرین مٹھی بھر مسلمانوں کی کامیابی کی بشارت پر استہزا کرتے تھے - اللہ فرماتا ہے ان کا ظہور جلد ہوجائیگا جیسے کہ خشک زمین پر باران کے نزول سے گوناگوں سرسبز نباتات اگ آتی ہیں پہلا نشان یہ ہوگا کہ وحی کی برکت سے ان بے سامانوں کی مخفی استعدادیں ظہور کریں گی اور یہ بنجر زمین اپنی بہار دکھائے گی - یہ سب کچھ اللہ کی صفات عزیز (غالب) رحیم (رحم کرنے والا) کے تقاضا سے ہوگا - اس کے بعد حضرت موسیٰ کا قصہ شروع کیا ہے - یہ بے سامانوں کی کامیابی کیلئے مقابل ایک قوی اور پرشوکت بادشاہ کا ایک نمونہ ہے کس کے ذہن میں آسکتا تھا کہ بنی اسرائیل کی خستہ اور بے سامان قوم فرعون کے مقابلہ میں کامیاب ہوگی -

أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ

کیا تم اس کی باتیں سنتے نہیں ۔ موسیٰ نے کہا وہ تمہارا پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے ۔ فرعون نے کہا تمہارا رسول جو تمہاری طرف

الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا

بھیجا گیا ہے باولا ہے ۔ موسیٰ نے کہا وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾

اگر تم عقل رکھتے ہو ۔ ۳۶۸ فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تم کو قیدیوں میں داخل کر دوں گا

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾

موسیٰ نے کہا اگرچہ میں تم کو کھلی چیز (البرهان) دکھلا دوں ۔ فرعون نے کہا اگر تو سچا ہے تو لا دکھلا

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿٣٣﴾

تو اس نے اپنی لاٹھی پھینکی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کھلا اژدہا ہے ۔ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظر میں چمکتا ہے

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ

فرعون نے اپنے امرا سے جو اس کے گرد تھے کہا کہ یہ کوئی ماہر جادوگر ہے ۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دے ۔ تو تم

فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ

کیا صلاح دیتے ہو ۔ انہوں نے کہا اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں نقیب بھیج دیجیے ۔ کہ تمام بڑے بڑے

بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٣٨﴾ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ

ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آویں ۔ تو مقررہ دن کے وقت کے لئے جادوگر جمع کئے گئے ۔ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم بھی جمع

أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ

ہوگے یا نہ ۔ شاید ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہ غالب آجائیں ۔ تو جب جادوگر

السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَ

آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب رہے تو کیا ہم کو کچھ صلہ ملے گا ۔ فرعون نے کہا ہاں اور

إِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا

تم اس صورت میں ضرور مقربین میں سے ہوگے ۔ موسیٰ نے ان سے کہا ڈالو جو تم ڈالنا چاہتے ہو ۔ تو انہوں نے اپنی

حضرت موسیٰ اور فرعون کا مناظرہ

۳۶۸ - آیات ۲۴ تا ۲۸ - فرعون اور اُس کی قوم ارباب النوع کے قائل تھے جیسے ہندو ۔ فرعون نے موسیٰ سے اس کے رب کا نام رب العلمین سُن کر پوچھا ۔ رب العلمین کیا ہے ۔ اُس نے کہا وہ ذات ہے جو کسی ایک نوع کی نہیں بلکہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی جملہ مخلوق کی ربوبیت کرتا ہے ۔ چونکہ وہ عالم کو قدیم سمجھتا تھا ۔ اس لیے قوم سے کہتا ہے سُن کیا یہ کیسی غیر معقول بات کرتا ہے ۔ اس پر موسیٰ نے کہا کہ وہ جملہ جنس انسانی سابق ولاحق کا رب ہے کسی ایک زمانہ کی نسل کا نہیں ۔ یہ فقرہ اس واسطے کہا کہ فرعون نہیں کہہ سکتا تھا کہ انسان بھی قدیم ہے کیونکہ یہ معرض حوادث ہے ۔ چونکہ عالم کی قدامت کے قائل حوادث کو حرکاتِ فلکیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اس لیے فرعون قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تمہارا رسول مجنون ہے عقل کے خلاف بات کرتا ہے ۔ اس پر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ جس حرکت کی طرف نظامِ عالم کو منسوب کرتے ہو وہ آفتاب کی حرکت ہے اور پھر اس حرکت کا باعث تم فلک کی حرکت قرار دیتے ہو اگر تم عقل سے کام لو تو حرکت حادث ہے اس لیے حرکت قبول کرنے والی شے کسی طرح قدیم نہیں ہو سکتی اس کے لیے ابتدا کا ہونا ضروری ہے پس متحرک شے ازلی نہیں ہو سکتی اس پر فرعون جھنجھلا کر دھمکی دینے پر آگیا ۔

حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى

رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہا فرعون کے اقبال سے ہم ہی ضرور غالب رہیں گے تو موسیٰ نے بھی اپنا عصا

عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

ڈالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جادوگروں کے شعبدوں کو نگلتا جاتا ہے تو جادوگر سجدہ میں گر گئے اور کہا کہ ہم جہانوں کے پروردگار

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ

پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے فرعون نے کہا پہلے اس سے کہ میں تم کو اجازت دوں تم نے موسیٰ

اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ

کی بات مان لی ضرور وہی تمہارا استاد ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو تم (اس کا انجام) جان لوگے میں تمہارے ہاتھ اور الٹے کاٹوں گا

اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اور تم سب کو سولی دوں گا انہوں نے کہا کچھ حرج نہیں ہم اپنے پروردگار کے

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

پاس لوٹ کر جائیں گے ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمارے قصور بخش دے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکل کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جاوے گا تو فرعون نے شہروں میں نقیب

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾

بھیجے کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہم کو سخت غصہ دلایا ہے

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾

اور ہم ساری جماعت احتیاط عمل میں لانے والے ہیں سو (اس طریق سے) ہم نے ان کو ان کے باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کے مقام سے نکالا

كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ

یہی تیرے مخالفوں کے ساتھ ہوگا اور ہم نے ایسی چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنایا ف۳۶۹ تو فرعونیوں نے دن چڑھے ان کا تعاقب کیا جب دونو جماعتیں آمنے

قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ

سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے اصحاب نے کہا ہم تو دشمن نے پیچھے سے آلیا موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے نجات کی راہ بتائیگا تو ہم نے

ع

---

۳۶۹ ۔ آیت ۵۹ ۔ اس آیت کے آغاز میں لفظ کذٰلک اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ جیسے فرعونی اپنے باغوں اور چشموں اور خزانوں اور خوبصورت ایوانوں کو پیچھے چھوڑ کر بنی اسرائیل کے تعاقب میں ان کو تباہ کرنے کے لیے نکلے تھے ۔ ایسا ہی ہوگا کہ کفار مکہ مومنین مدینہ کو تباہ کرنے کے لیے اپنے مساکن اور مراغم سے نکلیں گے ۔ اور جیسا کہ فرعون بحر میں غرق ہوا تھا یہ ریگستان میں تباہ ہوں گے ۔ اس ایک لفظ میں جنگِ بدر کا نقشہ کھینچ دیا ہے ۔ لفظ اورثنٰہا کی ضمیر ہا جنات وعیون وغیرہا کی طرف راجع ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عین وہی اشیا بنی اسرائیل کو مل گئی تھیں ۔ کیونکہ فرعون کی تباہی کے بعد بنی اسرائیل پھر مصر میں نہیں گئے اس واسطے اس سے یہ مراد ہے کہ ایسی ہی چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیلوں کو ارض موعود یعنی ملکِ شام میں دیدیں ۔ ضمیر کے مرجع سے کبھی اس مرجع کا مثیل مراد ہوتا ہے ۔ سورۂ بنی اسرائیل میں آیت ۷ میں لیسوٓءا وجوھکم میں لیسوٓءا کا مرجع دیکھو عبادًا لنا ہے جو آیت ۵ میں ہے ۔ اور اس سے وہی عباد یعنی بابلی مراد نہیں بلکہ اور عباد ان کے مثیل مراد ہیں یعنی رومی ۔ ضمیر کی ایسی رجعت اصطلاح میں استخدام کے نام سے موسوم ہے ۔

إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾

موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مار (سو اس نے ماری) تو سمندر پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا اونچے پہاڑ کی طرح ہو گیا

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

اور ہم دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو نزدیک لے آئے اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا پھر دوسروں کو ہم نے غرق

الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

کر دیا ضرور اس واقعہ میں البتہ ایک بڑا نشان ہے اور ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بیشک تیرا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ

البتہ وہی زبردست ہے رحم کرنے والا ہے اور ان کو ابراہیم کا حال پڑھ سنا جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم

مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ

کس کو پوجتے ہو انہوں نے کہا ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر تو ہم ان کی سیوا کے لئے آگے بیٹھے رہتے ہیں ابراہیم نے کہا جب تم ان کو

إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ

پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں یا وہ تم کو فائدہ یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا (یہ تو نہیں) مگر ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا

يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾

ہی کرتے پایا ابراہیم نے کہا تو کیا تم نے کچھ غور کی جن کو تم اور تمہارے اگلے باپ دادے پوجتے رہے وہ سب میرے لئے نقصان پہنچانے والے ہیں

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي

سوائے جہانوں کے پروردگار کے جس نے مجھ کو پیدا کیا سو وہی مجھ کو سیدھا رستہ بتاتا ہے اور وہی ہے جو

هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ

مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور وہی مجھ کو مارے گا پھر

يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي

مجھ کو جلائے گا اور اسی سے میں امید رکھتا ہوں کہ میری خطائیں قیامت کے دن معاف کرے گا اے پروردگار مجھ کو حکمت

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾

عطا کر اور مجھ کو نیکوکاروں کے ساتھ شامل کر اور پیچھے آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ

وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾

اور مجھ کو نعمتوں کے باغ کے وارثوں میں سے بنا اور میرے باپ کو بخشدے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ

اور مجھ کو اس دن رسوا نہ کر جب لوگ اٹھا کھڑے کئے جاوینگے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر (کچھ کام آئے گا تو یہ کہ) کوئی شخص لے روگ

سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ

دل لے کر آوے گا اور بہشت پرہیزگاروں کے لئے نزدیک کر دی جاوے گی اور دوزخ گمراہوں کے لئے سامنے لائی جائے گی اور ان سے کہا

لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾

جائے گا کہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنے لئے مدد لے سکتے ہیں

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا

تو وہ معبود اور (ان کو پوجنے والے) گمراہ اور ابلیس کے سارے لشکر دوزخ میں منہ کے بل گرائے جاوینگے اور آپس میں جھگڑتے ہوئے اپنے

يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾

معبودوں سے انکو پوجنے والے کہیں گے خدا کی قسم ہم صریح گمراہی میں تھے جب ہم تم کو جہانوں کے پروردگار کے ساتھ برابر کرتے تھے

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾

اور ہم کو صرف گناہگاروں نے گمراہ کیا تو کوئی ہماری سفارش کرنے والے نہیں اور نہ کوئی دل سوز دوست ہے

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

تو کاش اگر ہمارے لئے ایک دفعہ پھر جانا ہو تو ہم ایمان داروں میں سے ہو جائیں بیشک اس واقعہ میں البتہ ایک نشان (عبرت) ہے اور ان

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ

لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بیشک تیرا پروردگار زبردست ہے رحم کرنے والا ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں

نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

کو جھٹلایا جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم کو (اللہ کا) خوف نہیں میں تمہارے لئے امن دینے والا

أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

رسول ہوں تو تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو اور میں اس (خدمت) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو صرف

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ

جہانوں کے پروردگار پر ہے پس اللہ سے خوف کرو اور میرا کہا مانو انہوں نے کہا کیا ہم تیرا کہا مانیں حالانکہ کمینے لوگ

الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ

تیرے پیچھے ہو لئے ہیں نوح نے کہا (تم کو علم ہوگا) اور مجھ کو تو کوئی علم نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کے اعمال کا حساب لینا تو میرے پروردگار کا

رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾

کام ہے کاش تم کو کچھ شعور ہوتا اور میں ایمان لانے والوں کو (اپنے پاس سے) ہانکنے والا نہیں ہوں میں تو ایک صریح ڈرانے والا ہوں

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي

منکرین نے کہا اے نوح اگر تم باز نہیں آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے نوح نے کہا اے میرے پروردگار میری قوم

كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾

نے تو مجھ کو جھٹلا دیا تو (اب) میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کر دے (ان کو ہلاک کر) اور مجھ کو اور مومنوں کو جو میرے ساتھ ہیں بچا لے

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾

تو ہم نے اس کو اور جو بھری ہوئی کشتی میں اس کے ساتھ تھے ان کو بچا لیا پھر اس کے بعد باقیوں کو ہم نے ڈبو دیا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

بیشک اس واقعہ میں البتہ ایک نشان (عبرت) ہے اور ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بیشک تیرا پروردگار وہی زبردست ہے

الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا

رحم کرنے والا عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے

تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

ڈرتے نہیں میں تمہارے لئے امن دینے والا رسول ہوں (اور وہ اس طرح حاصل ہوتا ہے) کہ اللہ کا خوف کرو اور میرا کہا مانو اور میں اس خدمت پر تم

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً

سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو صرف جہانوں کے پروردگار پر ہے کیا تم ہر بلند جگہ پر عبث یادگار بناتے

ع ۶ — ۹ ; نصف ; ع ۶ — ۱۸ — ۱۰

تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ

ہو اور عالی درجہ کے مکانات بناتے ہو شاید تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے ف ۳۷ اور جب تم کسی پر حملہ کرتے ہو تو ظالمانہ

جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾

حملہ کرتے ہو تو اس سے بچنے کے لئے) اللہ کا خوف کرو اور میرا کہا مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد ان چیزوں سے کی جو تم جانتے ہو

أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

چارپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے اس نے تمہاری مدد کی مجھ کو تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کے آنے کا

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ

اندیشہ ہے انہوں نے کہا تم ہم کو نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے سب برابر ہے یہ تو

هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ

اگلے لوگوں کے بنائے ہوئے جھوٹ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیے جائیں گے تو انہوں نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے انکو ہلاک

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

کر دیا بیشک اس (قصہ) میں یقیناً ایک نشان (عبرت) ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں اور بیشک تیرا پروردگار وہی زبردست ہے

الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا

رحم کرنے والا ہے ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ کا خوف

تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

نہیں کرتے میں تمہارے لئے امین و بینے والا رسول ہوں تو (اس امین کے لئے) اللہ کا خوف کرو اور میرا کہا مانو اور میں اس خدمت پر

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا

تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو جہانوں کے پروردگار پر ہے کیا تم یہاں کی چیزوں میں امن کے ساتھ چھوڑ

آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ

دیے جاؤ گے باغوں اور چشموں میں اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کا گابھا پتہ پتہ ہے اور خوش ہو ہو کر

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ

پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو تو اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا کہا

الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ

نہ مانو جو زمین میں فساد ڈالتے ہیں اور اصلاح کی کوئی بات نہیں کرتے انہوں نے کہا تم پر تو

مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾

کسی نے جادو کر دیا ہے تم تو ہم جیسے ایک آدمی ہو اگر تم سچے ہو تو کوئی نشان لاؤ

ف ۳۷ - آیات ۱۲۸ و ۱۲۹ - بلندیوں پر یادگاریں بنانا اور عمارات کی تزئین میں افراط کرنا یہ عبث کام ہیں ان پر پبلک یا پرائیویٹ روپیہ خرچ کرنا اللہ تعالے کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ رسول صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ عمارتوں کی تزئین اور تشئید میں روپیہ ضائع نہ کرو۔ بادشاہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جو غریب رعیت کی جد کی کمائی کا روپیہ اپنی زندونش عمارات یا اپنی شان و شوکت اور نمود پر صرف کرتے ہیں وہ اللہ تعالٰی کو کیا جواب دیں گے۔ خلفائے راشدین کے نمونہ کا کسی قوم نے اتباع نہیں کیا۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

صالح نے کہا کہ یہ ایک اونٹنی ہے اس کے لئے پانی پینے کی ایک باری ہے اور تمہارے لئے بھی ایک مقرر وقت پر پانی پینے کی باری ہے اور تم اس کو کوئی

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ

نقصان نہ پہنچاؤ ورنہ تم کو ایک سخت دن کا عذاب آ لے گا تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر پشیمان ہو گئے تو ان کو عذاب نے آ

الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

لیا اس واقعہ میں البتہ ایک نشان (عبرت) ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بیشک تیرا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

وہی زبردست ہے رحم کرنے والا ہے لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط

اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾

نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) خوف نہیں کرتے ہو میں تمہارے لئے امن دینے والا رسول ہوں تو (امن حاصل کرنے کیلئے) تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ

اور میں تم سے اس (خدمت) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو جہانوں کے پروردگار پر ہے کیا تم جہان کے لوگوں

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ

میں سے لڑکوں پر رغبت کرتے ہو اور تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے جو جوڑے پیدا کئے ہیں ان سے کنارہ کرتے ہو (صرف یہی

اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾

نہیں) بلکہ تم تو (ہر کام میں) حد سے گزر جانے والی قوم ہو انہوں نے کہا اے لوط اگر تو باز نہ آئے گا تو تم کو ضرور دیس نکالا دیا جاوے گا

قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ ۭ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ

اس نے کہا میں تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو اس کام کے (وبال) سے نجات دے جو یہ کرتے ہیں

وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ

تو ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو بچا لیا سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی پھر اوروں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور

اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا

ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو ان لوگوں کا پتھراؤ کیا ہی برا تھا جو ڈرائے گئے تھے بیشک اس واقعہ میں البتہ ایک نشان (عبرت) ہے

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ

اور ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بیشک تیرا پروردگار وہی زبردست ہے رحم کرنے والا ہے بن کے رہنے والوں نے

لْــــَٔــيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ ښ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ۚ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) خوف نہیں کرتے ہو میں تمہارے لئے امن دینے والا رسول

اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ ۚ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ

ہوں تو (امن کے حاصل کرنے کیلئے) اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (خدمت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ ۭ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ ۚ

تو جہانوں کے پروردگار پر ہے پیمانہ پورا کر کے دیا کرو اور گھٹا کر دینے والوں میں سے نہ بنو

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

اور ٹھیک ترازو کے ساتھ تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا

پھیلاتے پھرو اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا انہوں نے

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ

کہا تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے اور تو تو ہمارے جیسا ایک آدمی ہے اور ہم تو تم کو جھوٹا ہی خیال

الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾

کرتے ہیں تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا اگر تو سچا ہے

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ

اس نے کہا میرا پروردگار خوب جانتا ہے جو کام تم کرتے ہو تو انہوں نے اس کو جھٹلایا تو ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آ لیا بیشک وہ

كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾

بڑے سخت دن کا عذاب تھا بیشک اس واقعہ میں البتہ ایک (عبرت کا) نشان ہے اور ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ

اور بیشک تیرا پروردگار وہی زبردست ہے رحم کرنے والا ہے اور بیشک یہ (قرآن) جہانوں کے پروردگار کا اتارا ہوا ہے اس کو

بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

روح الامین نے تیرے دل پر سلیس عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تو بھی ڈرانے والوں میں سے

مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا بَنِيْٓ

ہو اور ضرور یہ پہلوں کے صحیفوں میں (موجود) ہے کیا ان کے لئے یہ ایک نشان نہیں کہ اس کو آتا علماء بنی اسرائیل

اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا

جانتے ہیں اور اگر ہم اس کو کسی عجمی پر اتارتے اور اُن کو پڑھ سناتا تو بھی اس پر یہ لوگ

بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

ایمان نہ لاتے ہم نے (یعنی ہمارے قانون نے) اسی طرح اس سے گناہگاروں کے دلوں میں انکار رچا رکھا ہے یہ لوگ جب تک دردناک

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا

عذاب نہ دیکھیں گے اس پر ایمان نہیں لائیں گے تو وہ عذاب ان پر یکایک آجائے گا اور ان کو اس کے آنے کی خبر نہ ہوگی تو کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ

کیا ہم کو کچھ مہلت دی جاوے گی کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے آنے کی جلدی کرتے ہیں دیکھ تو سہی اگر ہم ان کو سالوں تک دنیوی

سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاۗءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

فائدے اٹھانے دیں پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا وعدہ ان کو دیا جاتا ہے تو جو سامان وہ برتتے رہے ہیں ان کے کچھ کام نہیں آئے گا

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ۾ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا

اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا کہ ڈر سنانے والے اس کے پاس یاد دلانے کیلئے نہ آئے ہوں اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ۭ اِنَّهُمْ عَنِ

(قرآن) کو شیطان نے نہیں اتارا اور یہ کام ان کی حالت کے مناسب نہیں اور نہ وہ اس کو کر سکتے ہیں وہ لوگ اس کے سننے سے

السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ۭ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾

دور رکھے گئے ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار ورنہ تو ان میں سے ہوگا جن کو عذاب دیا جاتا ہے

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا اور مومن جو تیرے پیچھے چلتے ہیں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آ

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾

پس اگر یہ لوگ تیرا کہا نہ مانیں تو ان سے کہدے کہ میں تمہارے عملوں سے بری ہوں اور زبردست رحم کرنے والے (خدا پر) بھروسا کر

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾

جو تجھ کو دیکھتا ہے جب تو (نماز کیلئے رات کو) کھڑا ہوتا ہے اور تیری حرکات سکنات کو بھی جب نمازیوں میں ہوتا ہے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾

کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترا کرتے ہیں

يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ

سنی ہوئی بات لگا دیتے ہیں اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے نہیں

أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ

دیکھا کہ یہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں مگر جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَ

اور عمل نیک کئے اور اللہ کو بہت یاد کیا اور ان پر ظلم کیا گیا تو اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا (یہ ان شاعروں میں نہیں) اور

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾

جو ظلم کرتے ہیں وہ عنقریب جان لیں گے وہ کس جگہ پر لوٹ کر جائیں گے

ع ۱۱ / ۱۵

سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُونَ آيَةً وَّسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٠﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

طس ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾

یہ قرآن اور کھلی کتاب کے احکام ہیں ایمان والوں کے لئے رہنما اور خوشخبری ہے والا

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ

جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں جو لوگ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال انکو آراستہ کر دکھائے ہیں اسی لئے وہ دل کے اندھے ہیں وہی لوگ

الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنَّكَ

ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں اور تم کو یہ قرآن

سورۃ النمل مکیۃ

۱۷۳۔ آیت ۱۔ کتاب مبین سے موسیٰ کی کتاب مراد ہے۔

رکوع ۱

لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ عَلِیْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ

حکمت والے علم والے (خدا) کی طرف سے دیا جاتا ہے جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھ کو آگ نظر آئی ہے

نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾

میں وہاں سے تمہارے لئے کچھ خبر لاؤں گا یا سلگتا ہوا انگارا لاؤں گا تاکہ تم تاپو

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

توجب اس کے پاس آیا تو آواز آئی کہ جو آگ میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ہیں انکو برکت دی گئی ہے اور اللہ جہانوں کے پروردگار

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾ یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ

کی ذات پاک ہے اے موسیٰ میں اللہ زبردست حکمت والا ہوں اور اپنی لاٹھی ڈال دے ف ۳۷۲

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫

توجب اس نے دیکھا کہ وہ ہلتی ہے گویا کہ وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اے موسیٰ ڈر نہیں

اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ

میرے حضور میں پیغمبر ڈرتے نہیں مگر جس نے کوئی ظلم کیا ہو پھر اس بدی کے بعد اس نے اسکو نیکی سے بدل دیا

سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ

ہو تو میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں ف ۳۷۳ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں رکھ تو بے روگ سفید ہو کر نکلے گا

مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

یہ فرعون اور اسکی قوم کی طرف نو نشانیوں میں سے ہیں کیونکہ وہ بدکردار لوگ

فٰسِقِیْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ وَ

ہیں توجب ان کے پاس ہماری نشانیاں آنکھ کھول دینے والی آئیں تو انہوں نے کہا یہ تو صریح جادو ہے اور

جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَیْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

باوجودیکہ ان کے دل ان کا یقین کر چکے تھے انہوں نے بیجا طور پر اور سرکشی سے انکا انکار کر دیا تو دیکھ فساد کرنے والوں کا

الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

انجام کیسا ہوا اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا اور انہوں نے کہا ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے

ع ۱۴

---

۳۷۲ ۔ آیت ۸ ۔ من فی النار سے اللہ تعالیٰ مراد نہیں ہو سکتا۔ جو ہے سو مخلوق ہے۔ کیونکہ اس کی نسبت یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بورك من فی النار یعنی جو چیز نار میں ہے وہ برکت دی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو برکت کسی اور نے دی ہے۔ یہ اس کی ذاتی وصف نہیں۔ اور نہ اس سے حضرت موسیٰ مراد ہے جیسا کہ بعض نے کہا کیونکہ یہ ایسا موقع نہیں کہ موسیٰ کی تعریف کی جائے بلکہ یہ موقع ہے کہ من فی النار کی حقیقت بتائی جائے جو موسیٰ کے لیے مجہول ہے۔

۳۷۳ ۔ آیت ۱۱ ۔ اس آیت میں الا من ظلم یہ استثنا منقطع نہیں اور نہ اس موقع پر استثنا منقطع کی کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ اپنے فعل قتل کو ایک گناہ سمجھتا تھا۔ اور اپنی پاک طبیعت کے سبب سے اس فعل کے مواخذہ سے دل میں خوف رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خوف کو اس سے زائل کیا ہے۔ کہ کسی نے ظلم ہی کیا ہو تو اس کے بعد کا حسن عمل غفران اور رحمت کا موجب ہوتا ہے یہ سادہ الفاظ اور سادہ معاملات کے لیے مشاق معانی کی تلاش کی ضرورت نہیں۔

فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے ۔ ۲۷ ۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا

حضرت سلیمان کا لشکر

۴۷۳ ۔آیت ۱۵ وغیرہ داؤد اور سلیمان کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ حضرت موسےٰ کے بعد بنی اسرائیل کے لیے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا زمانہ ایک اوج کا زمانہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو مفید علوم سکھائے اور غیر قوموں پر بھی ان کا رعب بٹھایا۔ حضرت سلیمان کی افواج میں غیر قومیں بھی دخیل تھیں جن کو جن اور شیاطین کے لفظ سے تعبیر کرتے تھے ۔ یہ دونوں نبی بھی تھے اور سلطان بھی غیر قوموں کے دخیل ہونے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کے بعد بنی اسرائیل میں ضعف آگیا اور غیر قوموں کے بادشاہوں نے ان پر حملہ کرکے اُن کو تتر بتر کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان واقعات کا ذکر یہاں اس واسطے کیا ہے کہ یہ واقعات مسلمانوں پر آنے والے تھے۔ ان کے ذکر میں بعض بحث طلب مواقع کی ہیں توضیح کر دیتا ہوں ۔ **ورث سلیمان داؤد** اس سے نبوت اور سلطنت کی وراثت مراد ہے نہ مال دولت کی **منطق الطیر** سے طیر قوم کی زبان مراد ہے جو سلیمان کے لیے بیگانہ قوم کی زبان تھی ۔ جن سے غیر قوم کے لوگ اور **انس** سے بنی اسرائیل اور **طیر** سے یا تو تیز گام ہرکارے یا سوار مراد ہیں۔ **وادالنمل** سے نملہ قوم کی جو شام میں رہتے تھے وادی مراد ہے **تفقد الطیر** طیر جو حضرت سلیمان کی فوج کا ایک حصّہ تھے ۔ ان کا جائزہ لیا ۔ پہلے زمانہ میں ایک خاص قوم تھی جن سے ہرکاروں کی خدمت لی جاتی تھی ۔ یہ قوم تیز گام تھی یا یہ کہ اس کی فوج کا رسالہ قوم طیر سے بنایا گیا تھا۔ جن کو تیزی کے سبب طیر کہتے تھے۔ **ھدھد** قوم طیر کے افسر کا نام ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے اجازت جاسوسی کے لیے گیا تھا۔ حضرت سلیمان نے ملکہ کا ملک لینے یا اُس کو باج گذار بنانے کے لیے ہُدہُد کو خط دے کر نہیں بھیجا تھا بلکہ اس لیے کہ ملکہ سبا سے شمس پرستی چھڑا کر اُس کو موحد بنائے ۔ جیسا کہ بعد کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے ۔ ملکہ خط کا مضمون اپنے اُمراء کو سُنا کر اُن سے رائے طلب کرتی ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت کا کچھ خاکہ ہزاروں سالوں سے چلا آتا ہے ۔ ملکہ نے اپنی رائے جو امراء کے سامنے بیان کی وہ کیسی صائب معلوم ہوتی ہے ۔ وفد کے ذریعہ ہدیہ بھیجتی ہے ۔ سلیمان ہدیہ پر مطمئن نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اس نے مال کی طمع کے لیے ملکہ کو نہیں بلایا تھا ۔ وفد کو معہ تحائف واپس کر دیتا ہے اور جواب دیتا ہے کہ وہ معہ افواج چڑھ کر جاوے گا ۔ اور اُن کو ذلیل کر کے نکال دے گا ۔ اس پر ملکہ حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری کرتی ہے ۔ وہ سفر میں تھی کہ اس کا تخت اپنے ایک امیر کے ذریعہ اپنے دربار میں منگوا لیتا ہے ۔ یہ تخت اس علم کے ذریعہ منگوایا گیا تھا جس کے ذریعہ ایک شخص یا ایک چیز ایک وقت میں دو یا دو سے زائد جگہ حاضر کی جا سکتی ہے یا ہو سکتی ہے اسکو ڈبل پریزنس انگریزی میں اور مشہود عدیدہ عربی میں کہہ سکتے ہیں ۔ اس کا رواج آب کثرت سے ہوتا جاتا ہے ۔ یہ علم کسی وقت مسلمان صوفیوں میں تھا ۔ اس وقت معلوم نہیں ان میں اس کا کوئی عالم ہے یا نہ ۔ قرآن کریم میں کئی علوم ہیں جن کی طرف مسلمانوں نے کوئی توجہ نہیں کی ۔ سلیمان اس تخت کے متعلق حکم دیتا ہے کہ اس کی ہیئت کچھ بدل دو ۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ اس کے ذریعہ ہدایت پا سکتی ہے یا نہ (ایمان بالغیب کو ملحوظ رکھ لیا گیا ہے) جب وہ دربار میں آئی تو اُس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تمہارا تخت بھی اسی طرح ہے وہ کہتی ہے یہ تو گویا وہی ہے مگر اس کو دیکھ کر بھی اپنا مذہب ترک نہیں کرتی ۔ حضرت سلیمان اس کے سمجھانے کا ایک اور طریق استعمال کرتا ہے ۔ اس کو اپنے قصر میں بُلاتا ہے جس کا فرش آئینہ بندی سے تھا ۔ اور آئینہ بندی کے نیچے ندی بہتی تھی ۔ جب ملکہ فرش پر پہنچتی ہے تو اس کو پانی نظر آتا ہے اور شیشہ نظر نہیں آتا ۔ پانی سے گذرنے کے لیے اپنے پائنچے اُٹھاتی ہے ۔ حضرت سلیمان آواز دیتا ہے کہ یہ تو آئینہ کا فرش ہے اس پر وہ راز کو سمجھ جاتی ہے اور کہہ دیتی ہے **رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین** ۔ شمس پرستی چھوڑ کر رب العالمین کی فرمانبردار بنتی اور حضرت سلیمان کا مشرب اختیار کرتی ہے ۔ راز جو ملکہ نے سمجھا وہ یہ تھا کہ شیشہ کے نیچے درحقیقت پانی کام کر رہا ہے اور شیشہ تو اس کے وجود کا مظہر ہے اس طرح آفتاب ایک شیشہ کی طرح ہے جس کی تہ میں ایک اور ہستی جو رب العلمین ہے کام کر رہی ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ

لے لوگو! ہم کو منطق الطیر سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر ایک ضرورت کی چیز دی گئی ہے بیشک یہ اس کا

الْمُبِيْنُ ⑯ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ

صریح فضل ہے اور سلیمان کے ملاحظہ کے لئے اس کے لشکر غیر قوموں اور اپنی قوم اور گھڑ چڑھیوں سے جمع کیے گئے پھر وہ گروہوں

يُوْزَعُوْنَ ⑰ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا

میں تقسیم کیے گئے یہاں تک کہ جب وادی نمل (نملہ قوم کا علاقہ ہے) میں پہنچے تو قوم نملہ کی ایک عورت نے کہا اے قوم نملہ اپنے گھروں میں گھس

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑱ فَتَبَسَّمَ

جاؤ ایسا نہ ہو سلیمان اور اس کے لشکر تم کو کچل دیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو تو اس کی بات

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ

سنکر خوش ہوا اور کہا اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر

عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ

کی ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں

عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ⑲ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ڮ اَمْ

شامل کر اور اپنے رسالہ کا جائزہ لیا تو کہا کیا وجہ ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا (یہ ان کا سردار تھا) یا وہ

كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ ⑳ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

غیر حاضروں میں ہے میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو مار ڈالوں گا یا یہ کہ (اپنی غیر حاضری کی)

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ㉑ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ

کوئی کھلی دلیل پیش کرے تو بہت دیر نہ ٹھیرا کہ (ہدہد حاضر ہوگیا) تو آکر کہا کہ مجھ کو ایسی بات معلوم ہوئی ہے جس کا علم تم کو نہیں اور میں سبا سے

مِنْ سَبَاٍۢ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ㉒ اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ

ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت کو پایا جو ان پر حکومت کرتی ہے اور اس کو ہر قسم کا ضروری سامان دیا گیا

شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ㉓ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ

ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے میں نے اس کو اور اس کی قوم کو دیکھا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا

کرتے ہیں اور شیطان نے ان کو ان کے اعمال آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو سیدھے رستہ سے روک دیا ہے سو ان کو یہ راہ

يَهْتَدُوْنَ ㉔ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

نہیں سوجھتی کہ وہ اس اللہ کو کیوں سجدہ نہ کریں جو آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو

السجدة يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ㉕ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ㉖

تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو ان کو جانتا ہے اللہ (وہ ہے) جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے تخت کا مالک ہے

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ㉗ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا

سلیمان نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تم نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے یہ میرا خط لے جا اور ان کے حوالہ

فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ㉘ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ

کردے پھر ان سے الگ ہو جا پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں ملکہ نے کہا کہ مجھ کو ایک گرامی نامہ

أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ إِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

دیا گیا ہے وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے

أَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُوْنِيْ فِيْٓ أَمْرِيْ

(مضمون یہ ہے) کہ میرے برخلاف سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آؤ ملکہ نے کہا اے سردارو مجھ کو میرے معاملہ میں مشورہ دو

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ أُولُوْا قُوَّةٍ وَّأُولُوْا بَأْسٍ

میں کوئی امر فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم حاضر نہ ہو انہوں نے کہا ہم بڑے طاقت ور ہیں اور بڑے لڑاکے ہیں

شَدِيْدٍ ۙ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوْكَ إِذَا

اور اختیار تیرے ہاتھ میں ہے تو غور کر لے کہ تو کیا حکم دیتی ہے اس نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل

دَخَلُوْا قَرْيَةً أَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا أَعِزَّةَ أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہوتے ہیں تو اس کو ویران کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ بھی اسی طرح کریں گے

وَإِنِّيْ مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور میں ان کی طرف تحفے بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لاتے ہیں تو جب ایلچی سلیمان

سُلَيْمٰنَ قَالَ أَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم مال سے میری مدد کرنی چاہتے ہو سو جو کچھ اللہ نے مجھ کو دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دیا ہے (میں اس تحفہ سے غنی

بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا

ہوں) بلکہ تم اپنے تحفہ پر فخر کرتے رہو ان کے پاس لوٹ جا ہم ایسے لشکر لیکر ان پر چڑھائی کریں گے جن کا مقابلہ ان سے نہ ہو سکے گا اور ہم

وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ أَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ

ان کو ذلیل کر کے وہاں سے نکالیں گے اور وہ رعیت ہو کر رہیں گے سلیمان نے کہا اے سردارو تم میں سے کوئی ہے کہ اس کا

يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَّأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ

تخت میرے پاس لا حاضر کرے پہلے اس سے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آویں غیر قوموں میں سے ایک قوی ہیکل نے کہا کہ پہلے اس

أَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَإِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

سے کہ تو اپنے مقام (دربار) سے اٹھے میں اس کو لا حاضر کروں گا اور میں اس کے لانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ أَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْكَ

ایک شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہا کہ میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے تیرے پاس اس کو لے آتا

طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْ

ہوں تو جب اس کو اپنے پاس موجود پایا تو کہا یہ میرے اللہ کا فضل ہے تاکہ مجھ کو

ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيْ

آزمائے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے بھلے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے)

غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِيْٓ أَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

کیونکہ میرا پروردگار تو بے نیاز ہے کریم ہے سلیمان نے کہا اس کے تخت کی شکل بدل دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ سیدھا رستہ اختیار کرتی ہے یا ان لوگوں میں

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ

رہتی ہے جو سیدھے رستہ پر نہیں ہے تو جب ملکہ آئی اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے اس نے کہا گویا کہ وہی ہے اور

أُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن

ہم کو تو اس سے پہلے معلوم ہو گیا تھا اور ہم فرماں بردار ہو گئے تھے اور اللہ کے سوا جس کی پوجا کرتی تھی اس نے اس کو (ایمان

دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا

لانے سے) روک رکھا تھا کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو تو جب اس نے محل کو دیکھا تو

رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن

اس کو گہرا پانی سمجھی اور اپنے پائنچے اٹھائے سلیمان نے کہا یہ تو شیش محل ہے جس کے فرش میں

قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ

شیشے جڑے ہیں ملکہ نے کہا اے میرے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں سلیمان کے ساتھ جہانوں کے پروردگار کی فرمانبردار

الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا

ع ٣ ١٣ ١٨

ہوتی ہوں اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم لوگ اللہ کی بندگی کرو تو اُس کے

هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ

آتے ہی دو فریق بن کر جھگڑنے لگے صالح نے کہا اے میری قوم کیوں نیکی اختیار کرنے سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کیلئے جلدی کرتے ہو

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ

کیوں اللہ سے بخشش نہیں مانگتے شاید کہ تم پر رحم کیا جاوے انہوں نے کہا ہم نے تم کو اور جو تیرے ساتھ ہیں ان کو منحوس

قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ

پایا ہے اس نے کہا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہو (یہ ہماری طرف سے نہیں) بلکہ تم ایسی لوگ ہو کہ تم کو آزمائش میں ڈالا جا رہا ہے اور اس شہر میں نو آدمی تھے

رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ

جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور

وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَ

اس کے گھر والوں پر رات کو جا پڑینگے پھر اس کے وارث سے کہدینگے ہم اس کے گھر والوں کے مارے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم ضرور سچ کہتے ہیں اور

مَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

انہوں نے ایک منصوبہ بنایا اور ہم نے بھی ایک منصوبہ بنایا اور وہ ہمارے منصوبہ سے بیخبر تھے تو دیکھ ان کے منصوبے کا انجام کیسا ہوا

مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا

ہم نے ان نو آدمیوں کو اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا وہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کے سبب سے خالی پڑے

ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

ہوئے ہیں اس واقعہ میں البتہ (عبرت کا) ایک نشان ہے ایسی لوگوں کے لئے جو تاریخ کا علم رکھتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے تھے اور پرہیزگاری

كَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾

کرتے تھے ہم نے ان کو بچا لیا اور ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بیحیائی کا کام دیکھ بھال کر کرتے ہو

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر چھوکروں پر شہوت رانی کے لئے گرتے ہو (صرف یہی بدی تم میں نہیں) بلکہ تم ایسی لوگ ہو کہ اور بھی جہالت کے کام کرتے ہو

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ

تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا لوط کے کنبہ کو اپنی بستی سے نکال دو کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاک

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

رہنا چاہتے ہیں تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کے لوگوں کو بچالیا مگر اسکی بی بی جس کو ہم نے پیچھے رہنے والوں میں مقدر کر رکھا تھا اور

اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ

ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا تو کیا برا پتھراؤ ان پر ہوا جنکو ڈرایا گیا تھا کہہ سب ستائش اسکے لئے ہے اور اس کے ان بندوں

الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

پر سلام ہے جن کو اس نے برگزیدہ کیا ہے کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنکو یہ شریک ٹھہراتے ہیں بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور

الْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا

تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا پھر پانی کے ذریعہ خوشنما باغ اگائے تمہارے

كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ

بس میں نہیں ہے کہ تم ان کے درخت اگاؤ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (نہیں ہی) مگر یہ لوگ حق سے انحراف کرتے ہیں بھلا کس نے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ

زمین کو ٹھکانا بنایا اور اسکے اندر ندیاں بنائیں اور اس کے لئے پہاڑ نصب کئے اور دو سمندروں (آسمانی اور زمینی)

حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

کے درمیان (ہوا کو) حائل بنا دیا کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہے تو نہیں) مگر ان میں سے اکثر لوگ علم نہیں رکھتے بھلا کون ہے جو بیقرار کی فریاد

وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

کو پہنچتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اسکی مصیبت ٹال دیتا ہے اور (کون ہے) جو تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ

(نہیں ہے) مگر تم لوگ وہ اقعات کو حافظہ میں کم محفوظ رکھتے ہو بھلا کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمکو راہ دکھاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) کے آگے خوشخبری

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے اسکی شان بہت بلند ہے ان سے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں بھلا کون ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر اسی کو جنم

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

دیتا رہتا ہے اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے کہہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ف۴۷۵

---

۴۷۵ - آیات ۴۵ تا ۶۴ - اللہ تعالیٰ حضرت صالح اور اس کی قوم ثمود کا واقعہ بیان کرتا ہے - اس واقعہ میں حضرت رسول صلعم کے ابتدائی غربت کے زمانہ کا نمونہ ہے - ثمود بجائے اس کے کہ توحید کی تعلیم سے فائدہ اٹھائیں عذاب جلدی مانگتے ہیں جس سے اُن کو ڈرایا گیا تھا - دکھ آتے ہیں تو ان کو صالح اور مومنین کی نحوست کی طرف منسوب کرتے ہیں - وہ کہتا ہے کہ یہ مصائب اللہ کی طرف سے تمہارے امتحان کے لیے آتے ہیں - آخر قوم میں سے نو مفسد آدمیوں نے صالح پر رات کے وقت حملہ کرنے کی تجویز کی - اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کی قوم کو تباہ کر دیا اور اُن کے گھر خالی پڑے رہ گئے - اللہ تعالیٰ آخر میں فرماتا ہے - اس میں تاریخ کا علم رکھنے والوں کے لیے نشان ہیں حضرت رسول صلعم کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ رات کے وقت تو آدمیوں نے کیا تھا - اس کے ساتھ لوط کا قصہ بھی بیان کر دیا ہے - جو اپنی قوم میں بے کسی کی حالت میں تھا اس کی بدکار قوم لوط اور اس کی آل کی طہارت اور پاکدامنی سے نفرت کرتی تھی - اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا اور آخر فرمایا سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو زمین کو بدکاروں سے خالی کرتا ہے اور اپنے برگزیدہ بندوں کو سلامت رکھتا ہے - کہو آیا یہ اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں - اسی مضمون کو آیت ۶۴ تک جاری رکھا -

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

کہہ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے کوئی غیب کی بات اللہ کے سوا نہیں جانتا اور (اتنا بھی) نہیں جانتے کہ کب

اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا

اٹھا کھڑے کئے جاویں گے بلکہ ان کا علم اس کے ادراک سے عاجز آگیا ہے بلکہ (باوجود اس کی طرف توجہ دینے کے) اس سے شک میں ہیں

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا

ہیں بلکہ اس سے آنکھیں موند لیتے ہیں اور کافر لوگ کہتے ہیں کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے مٹی ہو جاویں گے تو کیا ہم ضرور

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

نکالے جاوینگے پہلے سے ہمارے ساتھ اور ہمارے باپ دادوں کے ساتھ یہ وعدہ چلا آتا ہے یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

ان سے کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

اور ان پر افسوس نہ کر اور نہ ان کے منصوبوں سے جو کر رہے ہیں تنگ دل ہو اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ)

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

یہ وعدہ کب پورا ہوگا ان سے کہہ دو جس کے بارے میں تم جلدی کرتے ہو شاید اس کا کچھ حصہ تمہارے

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

نزدیک آپہنچا ہو اور بے شک تیرا پروردگار لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں

يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

کرتے اور بے شک تیرا پروردگار جانتا ہے جو یہ لوگ اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا مِنْ غَاۗىِٕبَةٍ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

اور آسمان اور زمین میں کوئی مخفی بات نہیں جو اللہ کی کھلی کتاب میں درج نہ ہو (تقدیر کی کتاب) بیشک یہ قرآن

يَقُصُّ عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ

بنی اسرائیل کے لئے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور بے شک

لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے بیشک تیرا پروردگار اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ غالب

الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَي الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ

علم والا ہے تو اللہ پر بھروسا کر بیشک تو صریح حق پر ہے بیشک تو مُردوں کو نہیں

لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ

سنا سکتا اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاویں اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے پھیر کر راہ پر لا سکتا ہے

ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ

تو تو صرف ان کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور جب اللہ کی بات ان کے

عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَاۗبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا

حق میں پوری ہو جاوے گی تو ہم زمین سے ان کے لئے ایک زمینی انسان مسلط کرینگے جو ان سے باتیں کرے گا کہ یہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین

يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

نہیں رکھتے تھے ۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کرینگے جو ہمارے احکام کو جھٹلاتے تھے پھر ان کی تقسیم

يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا

کی جاوے گی ۔ یہاں تک کہ جب وہ (اللہ کے پاس) آئیں گے تو ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے احکام کو جھٹلایا حالانکہ تمہارے علم نے ان کا

ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمْ

احاطہ نہیں کیا تھا اگر یہ بات نہ تھی تو اور کونسی بات تھی جس سے تم تکذیب کرتے تھے اور ان کے ظلم کے سبب سے اللہ کی بات ان پر پوری ہوئی تو وہ بات نہیں کر سکیں گے کیا

يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی ہے کہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

جو ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا

میں ہے گھبرا جائیں گے مگر جن کو خدا چاہے اور سب کے سب اس کے حضور میں عاجز ہو کر آئیں گے اور تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے

جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

کہ جمے ہوئے ہیں اور وہ بادل کی طرح اڑتے پھریں گے یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر ایک چیز کو مضبوط بنایا ہے بیشک جو کچھ

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ

تم کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے جو شخص نیک عمل لائے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر بدلہ ہوگا اور وہ اس روز گھبراہٹ سے امن میں آ

---

٣٧٦ ۔ آیت ٨٢ ۔ یہ ایک پیشین گوئی قیامتِ وسطیٰ کے نشانات میں سے ہے۔ پیشین گوئیاں ایسی مجمل ہوتی ہیں کہ ان کے ظہور سے ماقبل ان کا صحیح مفہوم قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ بلکہ بعض واقعہ ہو جاتی ہیں اور ان کے وقوع کا پتہ نہیں لگتا ۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں جس واقعہ کا بیان ہے وہ ہو چکا ہے ۔ وقع علیھم القول میں ضمیر قوم عرب کی طرف راجع ہے جن کے حق میں تمکین فی الارض کے مواعید تھے ۔ اور اس فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری ہو جاوے گی اخرجنا لھم دابۃ من الارض میں دابہ سے مراد ایک زمینی انسان ہے اور فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ قوم عرب اور اس کی لاحقہ ریاستوں کی سزا دینے کے لیے ایک دنیوی شوکت کا انسان مسلط کریں گے ۔ اس سے مراد منگولین نسل کا قوی بادشاہ چنگیز خاں ہے اور اسی نسل کے لوگوں کا نام یاجوج ماجوج سے مشہور ہے ۔ اور تکلمھم ان الناس بایاتنا لا یوقنون ۔ اس فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے حملہ سے پہلے الناس کو یعنی ان کو جو برسرِ حکومت ہوں گے آگاہ کرے گا ۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایقان نہیں ہے ۔ اس واقعہ کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ خوارزم کے سلطان الپ ارسلان نے منگولیا کے سوداگروں کو جو اس کے علاقہ میں آئے تھے لوٹ لیا اور چنگیز خاں کے سفیر کو جو چارہ جوئی کے لیے آیا تھا قتل کر دیا تو چنگیز خاں نے سلطان کو آگاہ کیا کہ تمہارے رسول نے تم کو نصیحت کی تھی کہ ترکوں کو مت چھیڑنا جب تک وہ تم کو نہ چھیڑیں ۔ مگر تم نے رسول کی نافرمانی کی وہ آیا اور خوارزم کو فتح کر کے آگے نہ بڑھا ۔ مگر تھوڑے عرصہ بعد اس کا پوتا ہلاکو خاں آیا اور اس نے تمام اسلامی حکومتوں کو جو ایشیا کے مغرب تک تھیں تہ و بالا کر کے فتح کر لیا اور بغداد میں اس قدر خونریزی اور تاراج کی جس کی نظیر سوائے جنگِ عظیم کے نہیں ملتی ۔ خلیفہ مستعصم عباسی مارا گیا اور عرب کی حکومت مشرق میں ختم ہو گئی ۔ یہ واقعہ ساتویں صدی ہجری میں ہوا ۔

يَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ
جائیں گے اور جو بدی لائے گا تو اوندھے منہ آگ میں گرائے جاویں گے (ان سے کہا جاویگا)

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
تم کو اسی کا بدلہ دیا جاتا ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے مجھ کو تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جس نے

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ
اس کو حرم بنایا ہے اور سب چیزیں اسی کی ہیں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ اس کے فرمانبرداروں میں رہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ
میں قرآن (عمل کے لئے) پڑھوں تو جس نے سیدھا رستہ لیا سو اس نے اپنے ہی بھلے کے لئے سیدھا رستہ لیا اور جو گمراہ ہوا (سو

اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ
اپنے لئے) تو کہدے کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں ہوں اور کہ سب خوبی کی صفتیں اللہ کے لئے ہیں وہ عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انکو

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع
پہچانو گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بیخبر نہیں ہے

ع ۷

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ
یہ موضح کتاب مبین کی آیتیں ہیں ف۷۷ ہم موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات صحیح صحیح تم کو مومن لوگوں

سورة القصص مكية

۷۷۷ - اس سورۃ میں ابتدائی ۵ رکوعوں میں حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے - ابتدا میں تلک آیت الکتب المبین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ یہ قصہ موسیٰ کی کتاب میں ہے - اس کا تکرار مجملاً و مفصلاً کئی دفعہ کیا گیا ہے - اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول صلعم کے حالات کو حضرت موسیٰ کے حالات سے مماثلت ہے - اس میں کوئی بات قابل نوٹ ہے تو میں اُس کو ذکر کر دیتا ہوں - آیت ۱۵ میں ہے کہ حضرت موسیٰ کے ایک مُکّا سے ایک قبطی مر گیا - آیت ۱۶ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے کہ اُس کو حکومت کی داروگیر سے بچائے اللہ نے اس کو بچایا - اس پر اللہ تعالیٰ کے انعام کے شکریہ میں کہتا ہے کہ میں آئندہ مجرمین کا حامی نہ ہونگا - یہاں اپنے نفس پر بھروسہ کرکے بڑا دعوے کر بیٹھتا ہے - جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں - اس لیے دوسرے دن امتحان میں ڈالا جاتا ہے جس کا ذکر آیت ۱۸ میں ہے - اس امتحان میں وہ فیل ہو جاتا ہے - اپنے وعدہ کا ایفا نہیں کر سکتا - اس کا نتیجہ فرار ہوتا ہے - یہ فرار اللہ کی مشیت تھی جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے تقریبات پیدا کیں (یہ ہے تقدیر) اس فرار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اہل بیت فرعون کی تربیت سے نکل کر ایک پیغمبر حضرت شعیب کی صحبت میں پہنچتا ہے - جہاں وہ دیشی ہے مصر سے مدین تک کوئی سڑک نہیں تھی - ایک بیابان بے آب میں سے گذرتا ہے اور نہیں جانتا کہ کہاں جاؤں - اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سیدھے راستہ پر ڈال دے - اول ایک کنوئیں پر پہنچتا ہے جہاں حضرت شعیب کی دو لڑکیاں (معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی) اپنے مویشیوں کو پانی پلانے (باقی بر صفحہ ۳۹۵)

حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ

فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ

کی (تسلی کے لئے) پڑھ کر سناتے ہیں فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں سرکشی اختیار کر

اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ

رکھی تھی اور وہاں کے رہنے والوں کے گروہ بنا رکھے تھے ایک گروہ کو ان میں سے کمزور کر رکھا تھا ان کے بیٹوں کو مار دیتا

نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ

تھا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا اور ہمارا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ان لوگوں پر جن کو اس ملک میں

اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ

کمزور کیا جاتا ہے احسان کریں اور ان کو (دین کام) پیشوا بنائیں اور ملک کا وارث بنائیں اور ان کو (شام

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

کی) زمین میں تصرف دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ان کی طرف سے وہ چیزیں دکھائیں جس سے وہ خطرے میں

يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ

رہتے تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاتی رہ جب تم کو اس کی نسبت خطرہ ہو تو اس کو

فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ

دریا میں ڈال دے اور نہ اس کے ڈوبنے کا خوف کر اور نہ اس کی جدائی کا غم کھا ہم اس کو تیرے پاس واپس لائیں گے اور اس کو رسولوں میں سے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ

بنائیں گے تو فرعون کے گھر والوں نے اس کو (دریا سے) نکال لیا تاکہ ان کے لئے (آخر کار) دشمن اور غم لانے والا ہو بے شک

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر (موسیٰ کے پالنے میں) غلطی کرنے والے تھے اور فرعون کی عورت نے (اس سے) کہا یہ میری

قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ

اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو مارو نہیں شاید ہم کو نفع پہنچائے یا اس کو ہم اپنا بیٹا بنا لیں اور ان کو انجام کی

(بقیہ صفحہ ۳۹۴) لائی ہیں۔ مگر اور چرواہوں سے الگ کھڑی ہیں کنوئیں سے پانی کھینچ کر ان کے مواشی کو پلا دیا۔ اس پر حضرت شعیب تک رسائی ہوئی۔ یہاں بھی اپنی بے کسی کو محسوس کر کے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے۔ دعا قبول ہوتی ہے دو لڑکیوں میں سے ایک آتی ہے اور اس کو اپنے باپ کے پاس بلا کر لے جاتی ہے اور وہ اس کو تسلّی دیتا ہے اور اپنی ایک لڑکی کا نکاح اس سے اس شرط پر کر دیتا ہے کہ وہ آٹھ یا دس سال اس کی نوکری کرے۔ یہاں تک حضرت موسیٰ نے تین دعائیں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قبول کی ہیں۔ فرعون کی دار و گیر سے بچنے کی دعا۔ فرار کے وقت کسی منزل پر پہنچنے کی دعا۔ مدین میں پہنچ کر اپنی محتاجی سے نکلنے کی دعا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس متنفس سے کوئی خدمت لینا چاہتا ہے اس کی طینت پہلے سے پاک رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے۔ شعیب کی خدمت میں آٹھ یا دس سال گذر جانے پر وہ موقع پیدا ہوتا ہے کہ رسالت کی خدمت اس کے سپرد کی جائے۔ یہ میعاد پوری کر کے مصر کو اپنی قوم میں واپس آتا ہے اور راستہ میں رسالت کی خدمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ (۴۰ سال کی عمر تھی) ۴۰ سال مصر میں رہ کر اپنی قوم کو بیابان سینا میں لے آتا ہے۔ فرعون جو ان کے تعاقب میں آیا تھا بحیرہ احمر میں غرق ہو جاتا ہے۔ پہلی شرائع ملیا میٹ ہو گئی تھیں۔ موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لیے جدید شریعت ملتی ہے۔

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ

خبر نہ تھی اور موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا اگر ہم اس کو اس میں رکھنے کیلئے اس کے دل کو مضبوط نہ

لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ

رکھتے تو قریب تھا کہ وہ اس کے حال کو ظاہر کر دیتیں اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا تھا کہ اس

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

(صندوق موسیٰ) کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اس کو دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے گھر والوں کو خبر نہ ہوئی اور ہم نے پہلے سے اناؤں کا دودھ اس پر

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

بند کر رکھا تھا تو موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا کیا میں تم کو ایسے گھر والوں کا پتہ دوں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کریں گے اور اس کی خیر خواہی کریں گے

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

تو ہم نے اس کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کھائے اور تاکہ یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے ولیکن

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچا اور بھرپور ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور

ع ۱۳

وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ

علم دیا اور احسان کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور ایسے وقت شہر میں آئے کہ وہاں کے رہنے والے غفلت میں تھے

مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

تو دو مرد دیکھے کہ آپس میں لڑ رہے ہیں ایک اس کے اپنے گروہ کا ہے اور ایک اس کے دشمن کا

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى

تو جو شخص اس کے اپنے گروہ کا تھا اس نے اس کے مقابلہ میں جو اس کے دشمن کا تھا موسیٰ سے مدد مانگی تو موسیٰ نے اس دشمن کو مکا مارا

عَلَيْهِ ؗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ

اور اس کا کام تمام کر دیا کہا یہ تو ایک شیطانی حرکت ہے بیشک شیطان دشمن صریح گمراہ کرنے والا ہے موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ

میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو میری پردہ پوشی کر تو اس نے ان کی پردہ پوشی کی کیونکہ وہ عیبوں کو ڈھانکنے والا رحم کرنے والا ہے موسیٰ نے کہا

بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھ پر احسان کیا ہے تو میں آئندہ گنہگاروں کا مددگار ہرگز نہ ہوں گا تو اگلے دن ڈرتے ڈرتے شہر میں گئے

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ

اور انتظار میں کہ کیا گزرتی ہے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی ان کو مدد کے لئے پکار رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا تو تو صریح

لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ

گمراہ آدمی ہے تو موسیٰ نے جب چاہا کہ اس پر حملہ کرے جو دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی نے کہا

يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا ۢ بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ

اے موسیٰ تو چاہتا ہے کہ جیسا کل تم نے ایک آدمی کو مار ڈالا اسی طرح مجھ کو بھی مار ڈالے تو یہی چاہتا ہے کہ ملک میں

تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ

زبردستی کرتا پھرے اور تو نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو (اس واقعہ نے پہلے واقعہ کو جو مخفی تھا شہرت دیدی) اور شہر کے

مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ

پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا (آ کر) کہا اے موسیٰ سردار تیرے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر دیں تو شہر سے نکل جا

فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ

کہ میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں تو موسیٰ وہاں سے نکل گیا ڈرتا انتظار کرتا کہ کیا ہوتا ہے دعا کی کہ اے پروردگار

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ

مجھ کو ظالم لوگوں سے بچا اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہا کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھ کو سیدھا

اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً

رستہ دکھائے گا اور جب مدین کے کنوئیں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ (اپنے جانوروں

مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا

کو) پانی پلاتے ہیں اور ان سے الگ دو عورتوں کو دیکھا کہ (اپنے جانوروں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے پوچھا

خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى

تمہارا کیا مقصد ہے انہوں نے کہا جب تک چرواہے اپنے جانور ہٹا نہ لے جائیں ہم اپنے جانوروں کو نہیں پلا سکتیں اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے تو

لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف آ رہا تو دعا کی اے میرے پروردگار جو نعمت تو میری طرف بھیجے میں اس کا حاجتمند ہوں

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ

تو ایک ان دو عورتوں میں سے شرماتی ہوئی اس کی طرف آئی اس نے آ کر کہا میرا باپ تم کو بلاتا ہے تاکہ تم نے جو ہمارے جانوروں

مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ڣ نَجَوْتَ مِنَ

کو پانی پلایا ہے اس کی مزدوری دے تو جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اس سے اپنا حال بیان کیا تو اس نے کہا کچھ خوف نہ کر تم ظالم

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ

لوگوں سے بچ نکلے ہو ان دو عورتوں میں سے ایک نے کہا ابا جان اس کو نوکر رکھ لے کیونکہ سب سے بہتر آدمی جو تم نوکر

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ

رکھو مضبوط اور امانتدار ہو اس نے موسیٰ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے نکاح

هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ

میں دوں بشرطیکہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو پھر اگر تو نے دس برس پورے کئے تو یہ تیرا احسان ہوگا اور میں

اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ

نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں ان شاء اللہ تم مجھ کو نیکوکاروں سے پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ بات

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا

میرے اور تیرے درمیان ہو چکی دونوں مدتوں میں سے جو بھی پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا اور جو کچھ ہم کہتے ہیں

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ

اللہ اس پر گواہ ہے پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کی اور اپنی بی بی کو لے کر چلا تو طور کی طرف سے آگ

الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

دکھائی دی اپنے گھر والوں سے کہا تم ٹھہرو مجھ کو آگ نظر آئی ہے شاید تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر لاؤں

أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ

یا آگ کی چنگاری لاؤں تاکہ تم تاپو تو جب اس کے پاس آیا تو مبارک جگہ میں وادی کے داہنے

الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ

کنارے سے درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہی ہوں اللہ سارے جہانوں کا

الْعَالَمِينَ ﴿٣٠﴾ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَ

پروردگار اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دے (اس نے ڈال دی) تو جب اسے دیکھا کہ ہلتی جلتی ہے گویا کہ وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر

لَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اسْلُكْ يَدَكَ فِي

مڑا اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا (آواز آئی) اے موسیٰ آگے آ اور خوف نہ کر تو امن میں آنے والوں میں سے ہے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال

جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

تاکہ بغیر کسی روگ کے سفید ہو کر نکلے اور خوف کو دور کرنے کے لئے اپنے بازوں کو اپنی طرف سکیڑ لے

فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾

یہ تیرے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف دو دلیلیں ہیں کیونکہ وہ نافرمان لوگ ہیں

قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ﴿٣٣﴾ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ

موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار میں نے ان کا ایک آدمی مار ڈالا ہے تو مجھ کو خوف ہے کہ مجھ کو مار ڈالیں گے اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے

أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَن

زیادہ فصیح اللسان ہے تو اس کو میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرے میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ

يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا

مجھ کو جھٹلائیں گے اللہ نے کہا ہم تیرا بازو تیرے بھائی کے ساتھ قوی کریں گے اور تم کو ایسا غلبہ دیں گے کہ وہ تم تک نہیں پہنچ

يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم

سکیں گے ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ تم اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب رہیں گے تو جب موسیٰ ان کے پاس

ع

مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي

کھلی نشانات لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ کچھ نہیں مگر ایک خود ساختہ جادو ہے اور ہم نے یہ تعلیم اپنے اگلے باپ

آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ

دادوں میں نہیں سنی اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا

عِندِهِ وَمَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ہے اور جس کے لئے اس گھر کا اچھا انجام ہے شک نہیں کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے اور فرعون نے کہا اے

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ

سردارو مجھ کو اپنے سوا تمہارے لئے کوئی معبود معلوم نہیں تو اے ہامان میرے لئے اینٹیں پکوا

فَاجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣٨﴾

تو میرے لئے ایک محل بنا شاید میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو اس کو جھوٹوں سے خیال کرتا ہوں

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا

اور اس نے اور اس کے لشکر والوں نے ملک میں ناحق تکبر اختیار کیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں

يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

آئیں گے — تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑا — اور انکو سمندر — میں پھینک دیا — تو دیکھ — ظالموں کا

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا

انجام — کیسا ہوا — اور ہم نے ان کو — پیشوا بنایا تھا — جو آگ کی طرف بلاتے تھے — اور قیامت کے دن انکی

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾

کچھ مدد نہیں دی جاوے گی — اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے پھٹکار لگائی — اور قیامت کے دن — وہ بدحالوں سے ہونگے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ

اور اگلی امتوں کے — ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو کتاب دی — جو لوگوں کے لئے بصیرت دینے والی باتیں — اور ہدایت

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ

اور رحمت تھی — تاکہ لوگ اس کو — یاد رکھیں — ع ۳۷۸ — اور تو مغرب کی طرف موجود — نہ تھا

(حاشیہ: ربع — رسول صلعم کی موسیٰ سے مماثلت)

۳۷۸ ـ آیات ۴۳ تا آخر سورہ ـ اللہ تعالیٰ موسےٰ کے واقعات بیان کر کے حضرت رسول صلعم کی قوم و یہود کی طرف توجہ کرتا ہے۔ حضرت موسےٰ نے جو رسول صلعم کی پیشین گوئی کی۔ یا حضرت رسول صلعم نے جو اس کی کتاب کی تصدیق کی۔ باآنکہ ان واقعات پر ہزاروں برس گذر گئے تھے آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیری مماثلت اس کے واقعات کے ساتھ یہ ایسے واقعات ہیں کہ بناوٹ سے وہ شخص کر سکتا ہے جو موقع پر موجود ہو حالانکہ تیرا وجود اس وقت نہیں تھا۔ تو یہ توا فوق الٰہی فعل ہے اور نہ تو مدین میں وہاں کے یہودیوں کے پاس کبھی اس غرض کے لیے رہ چکا ہے کہ تو نے وہاں توراۃ کی تعلیم حاصل کر لی مدین کا ذکر یہاں خصوصًا اس واسطے کیا ہے کہ یروشلم کی بربادی کے بعد جو بخت نصر بابلی نے کی توراۃ کے نسخے گم ہو گئے اور صرف مدین میں نسخہ موجود تھا۔ تم کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے تقاضا سے ایسی قوم کے انذار کے لیے بھیجا ہے جن کے پاس تم سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اگر تمہارے ارسال کے بغیر ان پر ان کے کردار کے سبب مصیبت آتی تو یہ کہتے کہ یا رب تو نے کیوں کوئی رسول نہ بھیجا تاکہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور مومنین میں سے ہوتے مگر ہماری طرف سے ان کو حق پہنچایا گیا۔ تو کہنے لگے کہ موسےٰ کی طرح کیوں اس کو معجزات نہیں دیے گئے آیا انہوں نے پہلے موسےٰ کا انکار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا دونوں کتابیں جادو (باطل) ہیں اور ایک دوسرے کی پشتی کرتی ہیں۔ اور ہم کو دونوں سے انکار ہے۔ ان سے کہو کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں یعنی کتاب موسیٰ اور قرآن سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو تاکہ میں اس کی تابع ہو جاؤں۔ اگر اس کا جواب نہ دیں۔ تو سمجھو کہ یہ لوگ اپنی ہوا کی تابعداری کرتے ہیں۔ ہم نے قرآن کی تعلیم کو تورات کی تعلیم کے ساتھ وصل کیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ پہلے نبی کی امت کسی دوسرے نبی کو مان کر دوہرے اجر کی مستحق ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو بہت مشکلات سے گذرنا اور صبر کرنا پڑتا ہے اور پہلی جماعت کی لغو باتوں سے اعراض کرنا پڑتا ہے۔ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ نبی کسی اپنے محبوب کو چاہے کہ ہدایت کرے تو نہیں کر سکتا۔ دنیا میں نہ رات ہمیشہ رہتی ہے نہ دن ہمیشہ رہتا ہے۔ جیسے یہ بدلتے رہتے ہیں اسی طرح روشنی اور ظلمت کبھی ایک قوم کے حصے میں آتے ہیں اور کبھی دوسری قوم کے۔ قارون کو اللہ تعالےٰ نے نظیر میں پیش کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کی قوم سے ایک بڑا مالدار شخص تھا۔ جس کے متعلق قوم کی خواہش تھی کہ وہ مہتدی ہو کر اپنی قوم کے لیے مفید ہو مگر ہدایت نہ پا سکا اور مع اپنے سازو سامان کے ہلاک ہو گیا۔ آیات ۸۶ تا ۸۸ میں تین دفعہ رسول صلعم کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کی یہ تاویل درست نہیں۔ کہ اس میں صرف امت مخاطب ہوتی ہے۔ رسول بھی مخاطب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے کسی گناہ کا صدور ناممکن نہیں ہے اگر ناممکن ہوتا تو اس کو اس کے اعمال پر ملائک کی طرح کوئی جزا نہ مل سکتی۔ جس کے اندر نیکی سے منع کرنے والی (باقی بر صفحہ ۴۰۰)

اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا

جب ہم نے موسیٰ کو شریعت دی اور نہ تو اس وقت کے حاضرین میں سے تھا ولیکن ہم نے کئی امتیں

قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

پیدا کیں پھر اُن پر لمبا زمانہ گذر گیا اور نہ تو مدین کے لوگوں میں رہا ہے کہ اب ان لوگوں کو تو اس وقت کے حالات

اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ

پڑھ کر سنا تا ہو ولیکن ہم نے ان میں تم کو رسول بھیجا ہے اور نہ تو طور کی طرف موجود تھا جب ہم نے موسیٰ کو پکارا

لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

ولیکن تیرے پروردگار نے اپنی رحمت سے تم کو مبعوث کیا ہے تاکہ اس قوم کو ڈرا دے جن کے پاس تم سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

تاکہ یہ لوگ بھولی ہوئی باتوں کو اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیں اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان کو ان کے اعمال کے سبب جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں کوئی مصیبت پہنچے

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

تو کہنے لگیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ہم ایمان داروں میں سے ہوتے

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ

پھر جب ہماری طرف سے حق ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے جو (نشانات) موسیٰ کو دئے گئے تھے ویسے اسکو کیوں نہیں دئے گئے اور کیا جو موسیٰ

اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

کو پہلے دیا گیا تھا اس سے انہوں نے انکار نہیں کیا انہوں نے تو کہا کہ دو تو جادو ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ہم سب کے انکاری ہیں

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ

ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو کہ میں اس کی پیروی

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَ

کروں پھر اگر تمہارا مطالبہ پورا نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں اور اس

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی ہدایت موجود نہیں اور وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے بیشک (سنت) اللہ ظالم

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

لوگوں کو سیدھے رستہ پر نہیں چلاتی اور ہم نے لوگوں کے لئے اپنی کلام (کہ تورات) کے ساتھ وصل کیا ہے تاکہ یہ اس سے فائدہ حاصل کریں

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے

(بقیہ صفحہ ۳۹۹) قوت نہیں اس کی نیکی طبعی ہے۔ انبیا میں بھی بدی کی استعداد یا یوں کہو بہیمیت موجود ہوتی ہے۔ انبیاء کو بھی اپنی بہیمیت رام کرنی پڑتی ہے۔ اسی بنا پر حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ میرا جن مسلمان ہو گیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے ساتھ لگانے کے وقت مسلمان تھا۔

قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۳﴾ أُولَٰئِكَ

تو کہتے ہیں ہم اسپر ایمان لائے بیشک یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے حق ہے ہم اس کے آنے سے پہلے اس کو مانتے تھے وہی لوگ ہیں

يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا

جن کو ان کے صبر کی وجہ سے ان کا اجر دوہرا دیا جائے گا اور وہ بدی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں اور جو ہم نے انکو دیا ہے اس میں

رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۴﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

سے خرچ کرتے ہیں اور جب لغو بات سنتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہمارے اعمال ہم کو اور تمہارے

أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۵﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ

اعمال تم کو سلامت رہو ہم جاہلوں کی تلاش میں نہیں تو اس کو سیدھے رستہ پر نہیں چلا سکتا جس کو تو چاہے لیکن

اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ

اللہ جسے چاہتا ہے (مطابق مشیت) سیدھے رستہ پر چلاتا ہے اور وہ ہدایت پانیوالوں کو خوب جانتا ہے اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ اس ہدایت

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ

پر چلیں تو ہم اپنے وطن سے اچک لئے جاویں گے اور کیا ہم نے انکو حرم میں جو امن کی جگہ ہے ٹھکانا نہیں دیا کہ اس کی طرف ہر قسم کے پھل کھنچے

كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ

چلے آتے ہیں یہ ایک روزی ہے جو ہمارے ہاں سے پہنچتی ہے ولیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے اور ہم نے کئی بستیاں ہلاک کر دیں جو اپنی

بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا

معاش کے سامانوں پر اتراتی تھیں تو وہ ان کے گھروں کے نشان ہیں ان کے بعد ان میں کوئی نہیں بسا مگر تھوڑا اور ہم سب

نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا

سامانوں کے وارث ہیں اور تیرے پروردگار کی شان نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کرے جب تک اس کے مرکز میں کوئی رسول مبعوث نہ کرے

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾ وَمَا أُوتِيتُم

جو ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر (اس وقت) کہ ان کے رہنے والے ظالم ہوں اور جو کچھ تم کو دیا

مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ أَفَلَا

گیا ہے وہ ادنی زندگی کے برتنے کا سامان ہے اور اسی کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے

تَعْقِلُونَ ﴿۶۰﴾ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ

تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے تو کیا وہ شخص جس کے ساتھ ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اس وعدہ کو پانے والا ہے اس شخص کی طرح ہے جس کو ہم نے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

اس ادنی زندگی کا سامان دیا ہے پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوگا جنکو باز پرس کیلئے حاضر کیا جاوے گا اور جس دن انکو پکار کر پوچھیگا

أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

جن کو تم میرا شریک گمان کرتے تھے وہ کہاں ہیں جن پر اللہ کی بات ثابت ہو جاویگی وہ کہیں گے اے ہمارے

هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا

پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جنکو ہم نے بہکایا جس طرح ہم خود بہکے تھے ہم نے ان کو بہکایا ہم تیرے آگے ان سے بیزاری کرتے ہیں یہ لوگ

إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿۶۳﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَ

ہم کو نہیں پوجتے تھے اور کہا جاوے گا کہ اپنے شریکوں کو (مدد کے لئے) بلاؤ چنانچہ وہ بلائیں گے تو وہ انکو جواب نہ دینگے اور

وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ

عذاب دیکھ لیں گے کاش وہ ہدایت پر ہوتے اور جس دن ان کو پکار کر پوچھے گا تم نے پیغمبروں

اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

کو کیا جواب دیا تو اس دن ان کو باتیں کچھ نہ سوجھیں گی سو وہ ایک دوسرے سے سوال بھی نہ کریں گے

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾

سو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو امید ہے کہ وہ شخص کامیابوں میں سے ہوگا

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى

اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے یہ بات ان لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ

اللہ اس سے پاک اور بہت بلند ہے اور ان کے سینے جو باتیں مخفی رکھتے ہیں اور جو باتیں ظاہر کرتے ہیں تیرا پروردگار ان کو جانتا ہے اور وہ اللہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں سب ستائش اسی کے لئے ہے اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ

ان سے کہو بھلا دیکھو تو سہی اگر قیامت کے دن تک اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے رات رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تم کو

اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ

اجالا لادے تو کیا تم سنتے نہیں کہو بھلا دیکھو تو سہی اگر قیامت کے دن تک اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے دن

سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا

رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تم کو رات لادے جس میں تم آرام پاؤ تو کیا تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

دیکھتے نہیں اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے ہیں تاکہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں اس کا فضل

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ

(یعنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور جس دن وہ ان کو پکار کر پوچھے گا کہ جن کو تم میرا شریک خیال کرتے تھے وہ

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

کہاں ہیں اور ہر ایک امت میں سے ہم ایک گواہ الگ کرلیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی (حقیقت کی) دلیل پیش کرو

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ

تو ان کو معلوم ہوگا کہ حق اللہ کی جانب سے ہے اور جو کچھ وہ باتیں بناتے تھے وہ ان سے جاتی رہیں گی قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا

ع ۱۵

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ

پھر اس نے اپنی قوم پر ظلم کیا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ اس کی کنجیاں زور آور آدمیوں کی

بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

جماعت بمشکل اٹھا سکتی جب اس کی قوم نے اس سے کہا اترا مت کہ اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ

اور جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کی جستجو کر اور دنیا سے جو تیرا نصیب ہے اس کو نہ بھلا اور

أَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

(اوروں کے ساتھ) احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں

الْمُفْسِدِينَ ﴿۷۷﴾ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ

کو پسند نہیں کرتا اس نے کہا جو کچھ مجھ کو ملا ہے میرے اپنے ہنر سے مجھ کو ملا ہے اور کیا اس کو معلوم نہ تھا کہ اللہ نے اس سے پہلے

أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ

کئی امتیں ہلاک کر دیں جو قوت میں اس سے زیادہ سخت تھیں اور پونجی میں بھی اس سے زیادہ تھیں اور ہلاک ہونے کے وقت

عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ

گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تو قارون (ایک دن) اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹھ سے نکلا جو لوگ ادنیٰ زندگی کے طالب تھے

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۷۹﴾ وَ

(انہوں نے اس کو دیکھ کر) کہا کاش جو سامان قارون کو دیا گیا ہے وہ ہمارے پاس بھی ہوتا شک نہیں کہ وہ بڑا صاحب نصیب ہے اور

قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا

جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا تمہاری کم بختی جو لوگ ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں اللہ سے جو ان کو ثواب ملے گا وہ بہت بہتر ہے اور

يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ

یہ ثواب سوا صبر کرنے والوں کے اور کسی کو نہیں ملتا تو ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے لئے کوئی جماعت نہیں تھی

يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴿۸۱﴾ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا

کہ اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ خود اپنے تئیں بچا سکا اور جو لوگ کل اس کی جگہ کی تمنا

مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

کرتے تھے وہ آج کہنے لگے ہائے غضب اللہ ہی اپنے بندوں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے

وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَا أَن مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۸۲﴾

اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اگر اللہ کا کرم ہم پر نہ ہوتا تو ہم کو بھی دھنسا دیتا ہائے غضب ضرور ناشکرے کامیاب نہیں ہوتے

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ

وہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے بنا رکھا ہے جو زمین میں نہ سرکشی اور نہ فساد چاہتے ہیں

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۸۳﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَاءَ

اور انجام (نیک) تو پرہیزگاروں کے لئے ہے جو شخص نیکی لائے گا اس کو اس سے بہتر ملے گا اور جو شخص بدی لائے گا تو

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾ إِنَّ

جن لوگوں نے برے عمل کئے ہیں ان کو ویسا ہی بدلہ دیا جاوے گا جیسا کہ وہ (دنیا میں) کرتے رہے جس نے تم

الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ

پر قرآن فرض کیا ہے وہ تم کو معاد (مکہ) کی طرف واپس لائے گا کہو کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے

بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ

کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون ہے جو صریح گمراہی میں پڑا ہے اور تم کو تو امید نہ تھی کہ تیری طرف کتاب بھیجی جائے گی

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ

مگر تیرے پروردگار کی رحمت سے (ایسا ہوا) تو تو کافروں کا مددگار نہ ہو اور یہ لوگ اللہ کے احکام کی تعمیل سے بعد

ع ۸

اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

اس کے کہ تجھ پر نازل ہو چکی تم کو نہ روکیں اور اپنے پروردگار کی طرف بلا اور مشرکوں میں سے نہ ہو

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۚ لَهُ الْحُكْمُ

اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس کی ذات کے سوا سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں اسی کی حکومت ہے اور

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

ع ۹ ۸ ۱۲

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ

کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ اتنے پر چھوڑ دیے جاویں گے کہ کہدیں ہم ایمان لائے اور انکو امتحان میں نہیں ڈالا جائے گا اور ہم نے

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾

ان لوگوں کو بھی امتحان میں ڈالا تھا جو ان سے پہلے تھے تو اللہ ضرور ان کو بھی جان لے گا جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی جان لے گا

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

کیا جو لوگ برے عمل کرتے ہیں انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمارے قابو سے آگے نکل جائیں گے کیا برا فیصلہ کرتے ہیں

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾ وَ

جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے (اس کو گھبرانا نہیں چاہیئے) کیونکہ اللہ کا مقرر وقت ضرور آنیوالا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِيْنَ

جو شخص (خدا کے لئے) محنت اٹھاتا ہے وہ تو اپنے بھلے کے لئے محنت اٹھاتا ہے کیونکہ اللہ تو البتہ سارے جہانوں سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ

لائے ہیں اور عمل نیک کئے ہیں ان سے ان کی بدیاں اتار دینگے اور ان کو ان کے اعمال کا بہترین

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۚ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ

بدلہ دیں گے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تو میرے

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تم کو کچھ علم نہیں تو ان کی بات نہ مان تم کو ہماری طرف لوٹ آنا ہے تو میں تمکو بتاؤں گا جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

(دنیا میں) عمل کرتے رہے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کو ہم نیک بندوں میں داخل کریں گے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

اور بعض لوگ ہیں جو کہدیتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں پھر جب اللہ کے رستہ میں انکو تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو

كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ

اللہ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے کچھ مدد آپہنچتی ہے تو ضرور کہنے لگتے ہیں ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے اور کیا جو جان

بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ﴿۱۱﴾

کے لوگوں کے سینوں میں (مخفی ہے) اسے بخوبی نہیں جانتا اور اللہ ضرور ان لوگوں کو معلوم کر لے گا جو ایمان لائے ہیں اور منافقوں کو بھی ضرور جان لے گا

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَمَا هُمْ

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ان سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ ہمارے طریقہ کی پیروی کرو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ یہ لوگ

بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا

ذرہ بھی ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والے نہیں یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں اور یہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور

مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَلَیُسْئَلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جو جھوٹی باتیں یہ بناتے ہیں قیامت کے دن ان کے بارے میں پوچھے جاویں گے ف ۳۷۹ اور ہم نے نوح کو اسکی

ع ۱۳

سورۃ العنکبوت مکیّۃ

اہم مسائل کا بیان

۳۷۹ - اس سورہ کے رکوع اوّل میں اللہ تعالےٰ نے اہم مسائل بیان کیے ہیں ۔

(۱) جس ایمان کا کوئی اثر انسان کے قوائے عملیہ پر نہ ہو وہ سراب ہے ۔ ایمان مثل ایک تخم کے ہے جو دوسری چیز کو جو اس کے اندر مندرج ہے بروز میں لاتا ہے ۔ مومن بہا وہ رکھے گئے ہیں جو قوائے عملیہ کو حرکت میں لانے کا باعث ہوتے ہیں ۔ کسی شخص کو اس پر کفایت نہیں کرنا چاہیے کہ وہ کسی ناجی جماعت میں داخل ہے ۔ اللہ تعالےٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ ایمان کے مدعیوں کو امتحان میں ڈالتا رہتا ہے تاکہ صادق اور کاذب کا امتیاز ہو جائے ۔

(۲) بدی کرنے والوں کو اس خیال پر نہیں رہنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ جائیں گے ۔

(۳) اللہ تعالےٰ کے لقاء کے امیدوار بندوں کو دنیا کی تکالیف کو اپنے اوپر اس خیال کے ساتھ آسان کرنا چاہیے کہ دنیا سے رخصت ہونے کا وقت جلد آنے والا ہے ۔

(۴) اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والے کو یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں اپنے نفس کے فائدہ کے لیے کر رہا ہوں ۔

(۵) مومن کا عمل نیک اس کی بدیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ۔ نیکیوں کا ثمرہ نیکیوں سے شیریں تر ہوتا ہے ۔

(۶) والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تاکیدی حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے مگر اللہ کے کسی حکم کے برخلاف کرانا چاہیں تو ان کا حکم نہیں ماننا چاہیے ۔ ایسا فعل شرک ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق - وان اطعتموھم انکم لمشرکون ۔

(۷) صالحین کو قیامت کے دن صالحین کی معیت نصیب ہوگی اگرچہ عمل میں کچھ کمی ہو ۔

(۸) بعض لوگوں کا ایمان اللہ پر خارجی اسباب پر منحصر ہوتا ہے اگر اس ایمان کے سبب سے لوگ ایذا دینے لگے تو ایمان ترک کر دیا ۔ یہ خیال نہ کیا کہ لوگوں کی ایذا سے اللہ تعالیٰ کا عذاب اشد ہے اور اگر اللہ کی نصرت دیکھی تو مومنین میں جا ملے ۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے سینہ کے اسرار کو بھی جانتا ہے ۔ وہ دنیا میں ایسی تقریبات پیدا کر دے گا کہ دونوں ممتاز ہو جائیں گے ۔

(۹) کفار کو اپنے باطل پر اس قدر وثوق ہوتا ہے کہ وہ مومنین سے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے سبیل پر چلو ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ ان کا یہ کہنا غلط ہے ۔ وہ اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور ان لوگوں کا بھی جن کو انھوں نے گمراہ کیا ۔ باطل پرستوں کو بھی اپنے عقیدات کے ساتھ بڑا انس ہوتا ہے ۔

نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ

قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے تو انکو طوفان نے آپکڑا اور وہ ظلم

وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾ وَ

کرنے والے تھے ۳۸۰ تو ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو اہل جہاں کے لئے ایک نشان بنا دیا اور

إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ

ہم نے ابراہیم کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی بندگی کرو اور اسی سے ڈرو اگر تم کو علم ہو تو یہ کام تمہارے لئے

تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ

بہتر ہے تم تو اللہ کے سوا صرف بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹی باتیں بناتے ہو اس کے سوا جن کی

الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ

بندگی تم کرتے ہو وہ تمہارے لئے روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے تو اللہ کی جناب سے روزی مانگو

وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن

اور اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر کرو تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو (عجب بات نہیں) تم سے پہلی امتیں بھی جھٹلا

قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ

چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو بس صاف پہنچا دینا ہے اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا اللہ خلقت کی ابتدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

پھر اسی جنس کو بار بار دہراتا ہے یہ کام اللہ پر آسان ہے کہہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اللہ نے

كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

مخلوق کی ابتدا کس طرح کی پھر اللہ پچھلی پیدائش کو بھی ظہور میں لائے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر

قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا

ہے جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور تم اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے اور تم

أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ

نہ زمین میں اور نہ آسمان میں (خدا کو) ہرانے والے ہو اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے

وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ ع وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي

اور نہ مددگار اور جو لوگ اللہ کے احکام اور اس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہیں مانتے وہ لوگ میری رحمت سے

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ

ناامید ہیں اور وہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے تو اس کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا

إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي

بغیر اس کے کہ انہوں نے کہا کہ اس کو مار ڈالو یا اس کو جلا دو تو اللہ نے اس کو آگ سے بچالیا اس واقعہ میں

۲۶ ع ۹ ۱۴

---

۳۸۰ - آیت ۱۴ - حضرت نوح اور اس کے ما بعد اور ما قبل کی مدات عمر کا عقدہ حل نہیں ہوا۔ بعض کہہ دیتے ہیں کہ اس کے اور حضرت ابراہیم کے درمیان تقریباً ہزار سال کا عرصہ ہے۔ چونکہ نوح کی شریعت ہزار سال تک رہی یہی اس کی عمر محسوب کی گئی۔ مگر اس میں یہ احتمال ہے کہ ما قبل اور مابعد کی عمریں اس طریق پر محسوب نہیں ہوئیں ان میں معمولی طریق پر حساب لگایا گیا ہے۔

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا

مومن لوگوں کے لئے البتہ نشانات ہیں ۳۸۱ اور ابراہیم نے کہا تم نے جو اللہ کے سوا بتوں کو معبود بنا رکھا ہے یہ تو صرف اس

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ

زندگی دنیا کے باہم محبت کے لحاظ سے ہے پھر قیامت کے دن تو تم میں سے ایک دوسرے کا انکار کریں گے

وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ

اور تم میں سے ایک دوسرے کو لعنت کریں گے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہوگا اور تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے تو لوط نے

لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ

اس کی بات مان لی اور ابراہیم نے کہا میں اپنے پروردگار کی طرف اپنا وطن چھوڑ کر جاتا ہوں بیشک وہی غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ

اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور ہم نے نبوت اور کتاب اسکی نسل میں رکھی اور ہم نے اس کا اجر اس کو دنیا

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ

میں دیا اور آخرت میں بھی وہ ضرور نیک بندوں میں ہوگا اور ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا

لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ

تم ایسی بےحیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے جہان کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا کیا تم لڑکوں

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا

پر شہوت رانی کرتے ہو اور رستہ مارتے ہو اور اپنی مجلس میں ناشایستہ حرکات کرتے ہو تو اس کی

كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

قوم کا کوئی جواب نہ تھا سوا اس کے کہ انہوں نے کہا اگر تم سچے ہو تو اللہ کا عذاب ہم پر لے آؤ

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

لوط نے کہا میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر اور جب ہمارے رسول ابراہیم کے پاس خوشخبری لائے

بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا

تو انہوں نے کہا ہم اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ اس کے رہنے والے

ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ

ظالم ہیں ابراہیم نے کہا اس میں تو لوط بھی ہے انہوں نے کہا جو کوئی اس میں ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں ہم اس کو اور اس کے

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ

گھر والوں کو سوائے اس کی بی بی کے بچا لیں گے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے تو ان کا آنا اس پر ناگوار

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا

گذرا اور انکے بچانے سے اپنا ہاتھ تنگ پایا اور رسولوں نے کہا نہ خوف کر اور نہ غم کھا ہم تمکو اور تیرے گھر والوں کو بچا لیں گے مگر

۳۸۱ - آیت ۲۴ - معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے خلاف دو تجویزیں پیش کی گئی تھیں قتل اور تحریق - آخر تحریق پر اتفاق ہوا - یہ ضرور ہے کہ آگ روشن کی گئی ہو - آگ میں اس کا ڈالا جانا زیادہ قرین قیاس ہے بہ نسبت اس کے کہ آگ میں ڈالے جانے سے بچایا گیا - دونوں صورتوں میں کہہ سکتے ہیں - کہ انجاہ اللہ من النار - باقی حصہ نوٹ نمبر ۳۲۸ میں دیکھو -

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

تیری بی بی وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ ہم اس بستی کے رہنے والوں پر ان کی بدکاری کی وجہ سے

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اور ہم نے اس کا ایک کھلا نشان ان لوگوں کے لئے چھوڑا ہوا ہے

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا

جو عقل سے کام لیتے ہیں اور ہم نے مدین کی طرف ان کا بھائی شعیب بھیجا اس نے جا کر کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور

الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

پچھلے دن کا خوف رکھو اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انہوں نے اس کو جھٹلایا تو ان کو بھونچال نے

فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ

آلیا تو اپنے گھروں میں (مردہ) پڑے رہ گئے اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کیا اور یہ بات تم کو ان کے (اجڑے ہوئے)

مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا

گھروں سے معلوم ہو گئی ہے اور شیطان نے انکو ان کے اعمال آراستہ کر دکھائے تو ان کو سیدھے رستہ سے روک دیا حالانکہ

مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ تھے اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو ہلاک کیا اور موسیٰ ان کے پاس کھلے نشانات

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ

لایا تو انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی قائم رکھنی چاہی اور وہ ہم سے آگے نکل جانے والے نہ تھے سو ہم نے سب کو ان کے گناہوں

فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کے سبب سے پکڑا تو ان میں سے بعضوں پر ہم نے پتھراؤ کیا اور بعض کو ان میں سے سخت آواز نے آلیا اور بعض کو ان میں

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ان میں سے ہم نے ڈبو دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ اپنے

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

اوپر آپ ظلم کرتے تھے جنہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ

کی سی ہے کہ اس نے گھر بنایا اور شک نہیں کہ گھروں میں سے سب سے بودا گھر مکڑی کا گھر ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ

کاش یہ لوگ جانتے جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں یقیناً اللہ ان کو جانتا ہے اور وہ سب پر

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا

غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم لوگوں کے لئے یہ مثالیں بیان کرتے ہیں اور علم والوں کے سوا ان کو کوئی

الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

نہیں سمجھتا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے ایمان والوں کے واسطے اس میں البتہ

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ اُتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

ایک بڑا نشان ہے جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھ اور نماز قائم رکھ بیشک نماز

إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا بندہ کو یاد کرنا بہت بڑی چیز ہے اور جس خوبی سے تم کام

تَصْنَعُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ

کرتے ہو اللہ جانتا ہے اور اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریق سے کہ وہ بہت اچھا ہو بجز ان لوگوں کے

ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ

جو ان میں سے ظلم کرتے ہوں اور کہو ہم اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور تمہاری طرف اتارا گیا ایمان لائے ہیں اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے

وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

اور ہم اسی معبود کے فرمانبردار ہیں ف۳۸۲ اور اسی طرح (جیسا اگلوں پر کتابیں اتاری تھیں) تم پر کتاب اتاری سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنتَ

وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور بعض ان مشرکین سے بھی اس پر ایمان لائے ہیں اور ناشکر لوگ ہی ہماری آیتوں سے جا کر انکار کرتے ہیں اور پہلے

تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٤٨﴾

اس سے تو نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتا تھا ایسا ہوتا تو یہ حق کو باطل کرنے والے شبہ کرتے

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا

(اس میں کوئی شبہ کی بات نہیں) بلکہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں یہ کھلی آیتیں ہیں اور ہماری آیتوں سے سوائے ظالموں کے کوئی

الظَّالِمُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ

انکار نہیں کرتا اور کہتے ہیں اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے نشانیاں کیوں نہ اتاری گئیں کہہ نشانیاں تو صرف اللہ ہی کے

اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ

پاس ہیں اور میں تو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہے جو انکو پڑھکر

عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي

سنائی جاتی ہے ضرور اس میں البتہ ایمان لانے والے لوگوں کے لئے رحمت اور شہرت و شرافت ہے کہو اللہ میرے اور تمہارے درمیان

وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ

گواہ بس ہے وہ جانتا ہی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے ہیں اور

وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا

اللہ سے انکار کیا ہے وہی لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں اور یہ تم سے عذاب کیلئے جلدی کرتے ہیں اور اگر عذاب

أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾

کا ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آجاتا اور ضرور وہ ان پر دفعۃً آئے گا اور ان کو خبر ہی نہ ہوگی

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ

تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں حالانکہ دوزخ نے تو ان کو گھیرا ہوا ہے جس دن عذاب انکو ان کے

---

۳۸۲ ۔ آیت ۴۶ ۔ اہل کتاب سے مجادلہ کا طریق بتایا ہے مگر ظالموں کے ساتھ مجادلہ کا طریق استثنا کیا ہے ۔ ظالموں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ مجادلہ میں سختی اور درشتی کرتے ہیں ۔ اس صورت میں مسلمانوں کے لیے بھی درشتی جائز ہے مسلمان اہل کتاب سے تو کیا مسلمانوں سے بھی مجادلہ درشتی سے کرتے ہیں ۔

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾
سر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانک لے گا اور اللہ ان سے کہے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو اس کا مزہ چکھو ف ۳۸۳

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ
اے میرے بندو جو ایمان لائے میری زمین فراخ ہے (جہاں میسر ہو) میری بندگی کرو ہر ایک جاندار

ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے ہم انکو بہشت کے

مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾
بالاخانوں میں ٹھکانا دینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے عمل کرنے والوں کا اجر کیسا اچھا ہے

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا
جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے رہے اور کئی جاندار ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے

اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
اسد ہی انکو روزی دیتا ہی اور تم کو بھی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ
پیدا کیا اور کس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے تو ضرور کہدینگے اسد نے تو یہ کہاں پھرائے جاتے ہیں اسد اپنے بندوں

الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ
میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے بیشک اسد ہر چیز کو جاننے والا ہے اور اگر تو ان

سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ
پوچھے کہ کون آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کے مرے پیچھے جلاتا ہے تو ضرور جواب دینگے

اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا
کہ اسد کہو سب ستائش اسد کے لئے ہے مگر ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے اور یہ ادنیٰ زندگی تو صرف بھلاوا اور کھیل

ع ۱۲ ۲

لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا
ہے اور آخرت کا گھر وہی اصل زندگی ہے کاش یہ لوگ جانتے ف ۳۸۴ پھر جب

---

۳۸۳ - آیات ۵۰ تا ۵۵ منکرین کوئی نشان مانگتے ہیں۔ رسول صلعم کی طرف سے یہ جواب ہے کہ نشان اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں میں تو نذیر ہوں۔ رحمت اور پند کا نشان یعنی شریعت کی کتاب تو تم کو دی گئی ہے اس پر کفایت نہیں کرتے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ گواہ ہے جو آسمان اور زمین کا علم رکھتا ہے۔ دیکھ لینا باطل پرست نقصان اٹھائیں گے۔ یہ لوگ جلدی کرتے ہیں۔ نشان کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ نشان تو آوے گا اور ناگاہ آوے گا۔ عذاب جلدی چاہتے ہیں حالانکہ جہنم تو اب بھی اُن کو ہر طرف سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۳۸۴ - آیت ۵۶ تا ۶۴ - ہجرت کی تمہید ہے۔ اس کی ترغیب کے لیے امور ذیل پیش کیے ہیں۔ (۱) اللہ کی زمین وسیع ہے (۲) موت آنے والی ہے پھر اللہ کے پاس جاؤ گے (۳) وہاں بلند عمارت اور باغ اور نہریں ہیں عاملین کے لیے اچھا صلہ ہے جو صبر اور اللہ پر توکل کرتے ہیں (۴) کئی جاندار ہیں جو روزی اپنے ساتھ نہیں اُٹھائے پھرتے اللہ ان کو روزی دیتا ہے (۵) روزی کا سامان آسمانوں اور زمین اور آفتاب اور مہتاب کے خالق کے پاس ہے۔ روزی کے وسائل انہیں کے اندر ہیں (۶) اور پھر رزق کا بسط اور قبض اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اپنے علم کے مطابق تقسیم کرتا ہے (۷) بارش جو رزق کا ذریعہ ہے اللہ برساتا ہے اور زمین سے سبزی اور رزق نکالتا ہے (۸) حیاتِ دنیا (باقی بر صفحہ ۴۱۱)

رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ
یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو بندگی کو اسی (خدا) کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کو پکارتے ہیں پھر جب ان کو بچا کر خشکی پر لاتا ہے تو یکدم

يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ
شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انکو دی ہے اس کی ناشکری کریں اور تاکہ (چند روز) برت لیں تو آگے چلکر اپنا انجام معلوم کر لیں گے

يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ
اور کیا انہوں نے تطر غور نہیں کی ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا ہے اور اس کے آس پاس سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ بے حقیقت چیز کو

وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ
تو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتا ہے یا جب حق بات

بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا
اس کو پہنچتی ہے تو اس کو جھٹلاتا ہے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے اور جو لوگ ہمارے کام کے اندر کوشش

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾
کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں پر چلائیں گے اور بے شک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾
رومی اس ملک میں جو عرب سے بہت قریب ہے، مغلوب ہو گئے ہیں اور وہ اپنے مغلوب ہوئے پیچھے چند سالوں میں غالب ہو جائیں گے

فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾
آگے اور پیچھے حکومت اللہ ہی کی ہے اور اس روز مومن اللہ کی مدد سے خوش ہو جائیں گے

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ
اور وہ جس کی مدد چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ سب پر غالب ہے رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کا وعدہ ہے وہ اپنے وعدہ کا خلاف

وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے یہ لوگ اس ادنیٰ زندگی کے ظاہری حالات کو جانتے ہیں اور

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ﴿٧﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
وہ پیچھے آنے والی زندگی سے بالکل بے خبر ہیں ۳۸۵ اور کیا انہوں نے اپنے اندر غور نہیں کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین

(بقیہ صفحہ ۴۱۰) بے حقیقت شغل اور کھیل ہے - اصل زندگی بعد الموت کی زندگی ہے -

---

سورۃ الروم مکیّۃ

۳۸۵ - آیات ۲ تا ۷ - اس سورۃ کا آغاز دو پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے - ایرانیوں اور رومیوں میں سنہ ۶۱۳ء میں جنگ شروع ہو کر سنہ ۶۱۵ء تک رہی - اس عرصہ میں ایرانیوں نے ایشیائی روم کا علاقہ تقریباً فتح کر لیا - ایرانیوں کی فتح پر جو بُت پرست (باقی بر صفحہ ۴۱۲)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

اوران چیزوں کو جوان کے درمیان ہے ایک حقیقت کو مدنظر رکھکر اور ایک مقرر وقت کے لئے پیدا کیا ہے اور بہتیرے آدمی

النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ (۸) اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

اپنے پروردگار سے ملنے سے انکار کرنے والے ہیں اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں پس یہ دیکھیں کہ ان لوگوں کا انجام

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَ

کیسا ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ ان سے قوت میں زیادہ سخت تھے اور انہوں نے زمینیں جوتیں اور زمین

عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

کو جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے ان سے زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا اور ان کے پاس ان کے رسول کھلے نشانات لیکر آئے تھے تو اللہ تو

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۹) ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے مگر وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے پھر جن لوگوں نے برا کیا تھا ان کا انجام برا ہوا کیونکہ انہوں نے

السُّوْۗآٰي اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ (۱۰) اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ

اللہ کے احکام کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے اللہ خلقت کی ابتدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۱۱) وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ (۱۲)

پھر اسی جنس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار ناامید ہو جائیں گے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ (۱۳) وَيَوْمَ

اور ان کے شریکوں میں سے ان کی کوئی سفارش کرنے والے نہ ہونگے اور یہ اپنے شریکوں سے انکار کر دیں گے اور جس دن

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ (۱۴) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ

قیامت برپا ہوگی اس دن مومن اور کافر الگ ہو جاویں گے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے تو وہ

فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ (۱۵) وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ

باغ میں ہونگے اور ان کی دلجوئیاں ہونگی اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہمارے احکام کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا

فَاُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (۱۶) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ

تو وہی لوگ عذاب میں رکھنے کے لئے پکڑے ہوئے آئیں گے ف۳۸۹ پس تم پر جس وقت شام ہو اور جس وقت صبح ہو اللہ کی

(بقیہ صفحہ ۴۱۱) سمجھے جاتے تھے عرب کے مشرک اس واسطے خوش ہوئے کہ ان کے ہم مشربوں کو رومیوں پر جو اہل کتاب عیسائی تھے فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس پر یہ آیات اتریں اور یہ بشارت دی گئی کہ بضع سنین یعنی ۹ سال کے اندر رومی ایرانیوں پر غالب آجائیں گے اور وہ ایسا وقت ہوگا کہ مسلمانوں کو بھی مشرکوں پہ اللہ کی نصرت سے فتح ہوگی اور وہ خوش ہوں گے۔ چنانچہ ۶۲۴ء میں رومیوں نے اپنے کھوئے ہوئے سارے علاقے فتح کر لیے۔ اور ایران کے اندر داخل ہو کر ان کا آتشکدہ برباد کر دیا۔ اسی سال میں بدر کی جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کے ۳۱۳ نفر کی بے سامان جمعیت مشرکین کے ایک ہزار مسلح پیادوں اور سواروں پر غالب آئی جس میں کفار کے ستر سرکردہ سردار مارے گئے اور ستر نفر گرفتار ہوئے۔ اور باقی فرار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آیت ۶ میں فرماتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ لوگوں کا علم دنیا کی ظاہری زندگی تک محدود ہے اور آخرت سے غافل ہیں۔

ف۳۸۹۔ آیات ۸ تا ۱۶۔ اللہ تعالیٰ آغاز سورۃ میں دو پیشین گوئیاں کرکے مابعد موت کی زندگی کا ثبوت (باقی بر صفحہ ۴۱۳)

تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾

تسبیح کرو اور اسی کی ستائش ہے آسمانوں اور زمین میں اور دن کے پچھلے پہر اور جب تم پر دوپہر ہو

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ

وہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے اور زمین کو اسکی موت پیچھے زندہ کرتا ہے اور

كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ

اسی طرح تم بھی زندہ کئے جاؤ گے ف ۳۸۷ اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یک دم انسان بنکر پھیل

تَنْتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا

پڑتے ہو اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے ہیں تاکہ تم کو ان سے

إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

راحت ملے اور تمہارے درمیان پیار اور رحم پیدا کیا ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ضرور نشانات ہیں

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي

اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا بیشک

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

اسباب میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور اسی کے نشانات میں سے ہے تمہارا رات کو اور دن کو سونا اور اس کے فضل (یعنی

مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ

روزی) کا تلاش کرنا بیشک اسباب میں اس قوم کے لئے جو سنتے ہیں نشانیاں ہیں اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ وہ

الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

تم کو خوف اور امید کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس پانی سے زمین کو اس کی موت پیچھے زندہ کرتا ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَ

اس میں البتہ اس قوم کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں نشانیاں ہیں اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے

(بقیہ صفحہ ۴۱۲) کرتا ہے۔ آسمان اور زمین کسی حق اور حقیقت کے لیے پیدا کیے گئے۔ اور ازلی ابدی نہیں ہیں۔ گذشتہ قوموں کے حالات پر نظر کریں کہ ان کا انجام کیا ہوا۔ وہ عرب سے زیادہ قوی اور زمینوں کی کاشت کرنے اور اُن پر عمارات بنانے میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھے پیغمبر ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ لوگ اپنے اوپر خود ظلم کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو جھٹلایا اور اُن سے استہزا کیا سو اس بدی کا انجام بُرا ہوا۔ پیدائش کی ابتدا ہی اللہ تعالیٰ نے کی۔ اور اس کے اعادہ کا سلسلہ چلا جا رہا ہے۔ لوگ مرتے اور اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں۔ جس دن موعود ساعت آوے گی منکرین سخت مایوس ہوں گے۔ اور جن کو شریک بنا رکھا ہے ان میں سے کوئی ان کا شفیع نہیں ہوگا۔ اور اپنے شرکا سے منکر ہو جاویں گے۔ اور اس دن نیک و بد الگ کر دیے جاویں گے۔ نیک مومنوں کی آؤ بھگت سرسبز باغوں میں کی جاوے گی۔ اور کافر اور اللہ کے احکام اور لقائے آخرت کے مکذب عذاب کے مقام میں رکھے جاویں گے۔

۳۸۷۔ آیات ۱۷ تا ۱۹۔ آسمان کے فرشتے اور زمین کے صالحین مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید میں لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ مردوں اور زندوں کی تفریق کی جاوے۔ اور مردہ زمین زندہ کی جاوے۔ اب تمہاری قوم زندہ کی جاوے گی۔

الْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾

قائم ہیں پھر جب تم کو ایک آواز دیکر زمین سے بلائے گا تو تم یکدم نکل پڑو گے

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ

اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے ہیں اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں ۳۸۸ اور وہی ہے جو مخلوق کو ابتدا میں پیدا کرتا

ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ

ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ اس کے لئے بہت آسان ہے اور اسی کی شان آسمانوں اور زمین میں بہت بلند ہے اور وہ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَلْ لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ

سب پر غالب ہے حکمت والا ہے اللہ نے تمہارے لئے تم میں کی ایک مثال بیان کی ہے کیا وہ لوگ جن کے تم مالک ہو وہ اس روزی

ع ۳

أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ

میں جو ہم نے تم کو دی ہے اس طرح شریک ہوں کہ اس روزی میں برابر کا حق رکھتے ہوں اور تم ان کی ویسے ہی پرواہ کرتے ہو جیسا

أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اپنی پرواہ کرتے ہو ہم اسی طرح ان لوگوں کے لئے جو عقل کو کام میں لاتے ہیں اپنے احکام کھول کر بیان کرتے ہیں مگر جو لوگ ظالم ہیں وہ

أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾

بغیر کچھ علم رکھنے کے اپنے نفس کی پیروی کرتے ہیں پس اس کو کون راہ راست پر لاوے جس کو اللہ کی سنت گمراہ ٹھہرائے اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ

نہیں پس تو یکسو ہو کر اپنی توجہ اس دین کی طرف قائم رکھ یہ اللہ کی سرشت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی سرشت میں

لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ

کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اسی کی طرف

إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ

رجوع کئے رہو اور اسی سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور شرک کرنے والوں سے نہ بنو جنہوں نے اپنے دین کو

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے ہر فرقہ اسی دین پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جب انکو اپنی رحمت اچکھاتا ہے تو یکدم ایک فریق انہیں سے اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے ۳۸۹

---

۳۸۸ - آیات ۲۰ تا ۲۶ - ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور قدرت کا اثبات کیا ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ جب انسانی نسل ختم ہو کر زمین میں مدفون ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی ایک پکار پر سب زمین سے نکل پڑیں گی۔ آسمان اور زمین کی جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہیں۔

۳۸۹ - آیات ۳۰ تا ۳۳ - اس میں یہ حکم ہے کہ یکسو ہو کر اپنی توجہ اس دین پر قائم رکھ جو اللہ تعالیٰ کی فطرت کا دین ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی فطرت کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔ دین قیم یہی ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ منیبی ہو اور نماز قائم رکھو اور مشرک نہ ہو کر شرک کے سبب سے لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ آیت ۳۳ میں اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ دین فطرت توحید ہے۔ کیونکہ تکلیف کے وقت انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اپنے بنائے ہوئے شریک دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب امن میں آجاتے ہیں تو شرک عود کر آتا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ
تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں تو چندروزہ فائدہ اٹھالو آگے چلکر اپنا انجام جان لوگے کیا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری

سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا
ہے جو اس کے حق میں بولتی ہے جس کو یہ اللہ کا شریک بناتے ہیں اور جب ہم لوگوں کو رحمت چکھاتے ہیں تو اس سے

بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾ أَوَلَمْ
خوش ہوجاتے ہیں اور اگر ان کو اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے کما کر آگے بھیجا ہے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً ناامید ہو بیٹھتے ہیں اور کیا انہوں

يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
نے غور نہیں کیا کہ اللہ جسکی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جسکی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے

يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ
جو ایمان لاتے ہیں تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ کام ان کے حق میں

لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۸﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن
بہت اچھا ہے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں اور وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور جو مال تم سود پر دیتے ہو کہ وہ

رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ
لوگوں کے مال میں جاکر بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضاجوئی کے ارادہ سے زکوٰۃ

تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿۳۹﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ
دیتے ہو تو وہی لوگ ہیں جو اپنے مال کو بڑھانے والے ہیں اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر اس نے

رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم
تم کو روزی دی پھر وہ تمکو مارے گا پھر تم کو جلائے گا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو تمہارے لئے ان کاموں سے کچھ بھی کرسکتا

مِّن شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا ع
ہو اس کی ذات پاک اور بلند ہے ان سے جن کو یہ شریک بناتے ہیں خشکی اور تری میں لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے

كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾
فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ ان کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھاوے شاید وہ ان عملوں سے باز آئیں

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ كَانَ
کہو زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو پہلے گذرے ہیں ان میں سے اکثر

أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ
مشرک تھے تو استوار دین کی طرف اپنی توجہ قائم رکھ پہلے اس سے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آوے جو ٹل

لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾ مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ
نہیں سکتا اس دن لوگ ایک دوسرے سے جدا ہوجاوینگے جس نے کفر کیا اس کا وبال اسی پر ہے اور جس نے

صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن
نیک عمل کیا تو یہ لوگ اپنے ہی فائدہ کے لئے سامان تیار کر رہے ہیں (اور وہ دن اس واسطے آوے گا) تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ
ان کو اللہ اپنے فضل سے جزا دے (باقی رہے کافر، سو اللہ) کافروں کو پسند نہیں کرتا اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بارش کی خوشخبری لیکر

وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَ

بھیجتا ہے تاکہ اللہ تم کو اپنی رحمت (کا مزہ) چکھا دے اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی معاش) تلاش کرو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم

اور تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے تم سے پہلے پیغمبر ان کی قوموں کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس کھلے دلائل لائے (پر انہوں

بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

نے جھٹلایا) تو ہم نے گنہگاروں کو سزا دی اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَ

اللہ وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کو تہ بہ تہ

يَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ

کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ مینہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے برساتا

مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم

ہے تو وہ یکدم خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ مینہ اس کے برسانے سے پہلے وہ بالکل

مِّن قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ

مایوس تھے تو اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف نظر کر وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے پیچھے

مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا

زندہ کرتا ہے وہی تو مُردوں کو جلانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے

رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا

کھیتی کو پیلا دیکھیں تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں تم تو مُردوں کو سنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ

اپنی آواز سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاویں اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) سیدھے رستے پر لا سکتے ہو

إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ ع اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن

تو تم ان کو سنا سکتے ہو جو ہمارے احکام کو مانتے ہیں پھر وہ ان پر عمل کرتے ہیں اللہ وہ ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا

ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَ

پھر کمزوری کے بعد توانائی دی پھر توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا

شَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

(دیا) وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ علم والا قدرت والا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار قسم

الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا

کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں ٹھہرے اسی طرح (یہ لوگ) حقیقت سے بہکے رہتے تھے اور جن کو علم اور ایمان دیا گیا تھا

الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

وہ کہیں گے کہ تم تو اللہ کے نوشتے کے مطابق جی اٹھنے کے دن تک رہتے ہو اور یہ جی اٹھنے کا دن ہے

وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ

لیکن تم اس کو نہیں جانتے تھے تو اس دن ظالموں کو ان کی عذر خواہی کوئی نفع نہ دے گی

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

اور نہ ان کو اللہ کو راضی کرنے کا موقع دیا جاوے گا — اور ہم نے لوگوں کے لئے اسی قرآن میں ہر قسم کی — مثالیں بیان کی ہیں

وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ

اور اگر تو ان کو — کوئی نشان لادے گا — تو کافر ضرور یہ کہیں گے کہ تم تو حق کو باطل کرنے والے ہو ۳۹۰ — جو لوگ

يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا

علم نہیں رکھتے اللہ (کا قانون) ان کے دلوں پر اسی طرح — مہر لگا دیتا ہے — تو صبر کر بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے

يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٠﴾ ع

وہ تم کو — چھچھورا — نہ بنا — دیں

سُورَةُ لُقْمَانَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے — سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿٣﴾ الَّذِينَ

وہ پُر حکمت کتاب — کے احکام ہیں — احسان کرنے والوں کے لئے — ہدایت اور رحمت ہیں — جو نماز کو قائم

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ

رکھتے ہیں — اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں — اور وہ آخرت پر — یقین رکھتے ہیں — وہ لوگ اپنے

عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي

پروردگار کی — ہدایت پر ہیں — اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں — اور لوگوں میں سے ایک ایسا شخص بھی ہے جو

لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ

غافل کرنے والی کہانیاں مول لیتا ہے — تاکہ لوگوں کو اللہ کے رستہ سے بے سمجھی سے گمراہ کرے — اور اللہ کے رستہ کو ہنسی بنائے — اُن لوگوں

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٦﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ

کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا — ۳۹۱ اور جب اس کو — ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں — تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے — گویا کہ ان کو

يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کان بھاری سنتے ہیں — سو اس کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو — جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

---

۳۹۰ - آیت ۵۰ - قرآن کریم میں ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اور اگر مکی زندگی میں نشان بتایا جاوے جو ہجرت کے بعد ہونے والا ہے تو ضرور کفار یہ کہیں گے تم خدا کے نوشتوں کو باطل کرنے والے ہو۔

سورہ لقمان مکیہ

۳۹۱ - آیت ۶ - لہو الحدیث سے ہر ایسے بے نتیجہ اشغال مراد ہیں جو نیکی کی طرف جانے سے روکیں۔ غنا بھی اس میں داخل ہے۔ مگر جس غنا میں فحش یا جھوٹی باتیں نہ ہوں اُس کے استماع میں کوئی محذور نہیں۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ

ان کے لئے نعمتوں کے باغ ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے سچا وعدہ کیا ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

غالب ہے حکمت والا ہے اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے پیدا کیا ہے جنکو تم دیکھ سکتے اور اس نے زمین پر

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا

(پہاڑوں کے) لنگر ڈالے ہیں تاکہ زمین تم کو لے کر جھکنے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ

ہم نے ہر قسم کی نفع پہنچانے والی چیزیں اگائی ہیں یہ تو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں تو تم مجھے دکھاؤ کہ جو (معبود) اس کے سوا ہیں انہوں نے

دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ

کیا پیدا کیا ہے (پیدا تو کچھ نہیں کیا) بلکہ مشرک لوگ ظاہر گمراہی میں پڑے ہیں اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اس غرض سے) کہ اللہ

اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

کا شکر ادا کرے اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے بھلے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور (بہر حال) حمد کے لائق ہے

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کیونکہ شرک بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ

ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں تاکیدی حکم دیا ہے اس کی ماں نے شدت پر شدت اٹھا کر پیٹ میں رکھا اور اس کا

فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ

دودھ چھڑانا دو سال میں ہوا (وہ حکم یہ ہے) کہ تو میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی ہماری طرف لوٹ آنا ہے اور اگر ماں باپ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے

تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّ

ساتھ کسی کو شریک کرے جس کا تم کو کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے گذارہ کر اس شخص

اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

کے رستہ پر چل جو میری طرف رجوع کرتا ہے پھر تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے تو میں تم کو بتاؤں گا جو کچھ کہ تم کرتے رہے ۳۹۲

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْــرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ

میرے بیٹے بات یہ ہے کہ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی سخت پتھر میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں

اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

ہو اللہ اس کو لا حاضر کرے گا کیونکہ اللہ باریک بین ہے با خبر ہے میرے بیٹے نماز قائم رکھ اور اچھا کام

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

کرنے کی نصیحت کر اور برے کام سے منع کر اور جو تکلیف تم کو پہنچے اس پر صبر کر بیشک یہ بڑی ہمت کے کام

الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ہیں اور لوگوں سے بے توجہی نہ کر اور زمین پر اکڑ کر نہ چل کیونکہ اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے

۳۹۲۔ آیت ۱۴ و ۱۵۔ لقمان کے وعظ کی نقل نہیں ہے یہ اللہ کا کلام درمیان میں آگیا ہے۔ یہ لقمان کے متعلق ہے اس واسطے جو اس نے خود چھوڑ دیا تھا۔ اللہ نے یہ کمی لقمان کے لیے پوری کر دی۔

يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ

والے کو پسند نہیں کرتا اور چلنے میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز دھیمی رکھ کیونکہ

أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ ع أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ

بہت ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہے ۳۹۳ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن

زمین میں ہے اللہ نے ان کو تمہارے کام پر لگا رکھا ہے اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کو تم پر کامل کر دیا ہے اور بعض

يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا

لوگ جن کے پاس نہ تو کوئی علم کی بات ہوتی ہے اور نہ خدا کی طرف سے کوئی ہدایت ہوتی ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہوتی ہے وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور جب

مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں (یہ ہم نہیں کرتے) بلکہ ہم تو اسی طریق پر چلتے ہیں جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا

يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ

اور کیا ایسے کرینگے اگرچہ شیطان انکو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو اور جو شخص اپنے نفس کو اللہ کی فرمانبرداری پر لگاتا ہے اور وہ احسان کرنے والا بھی

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ

ہوتا ہے تو اسی نے مضبوط رسی کو پکڑا اور سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے تو تم کو اس کا انکار

كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

غمگین نہ کرے انکو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے جو کچھ انہوں نے کیا ان کو ہم بتائیں گے کیونکہ اللہ ان کے سینوں کی بات کو بھی جاننے والا ہے

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ

ہم ان کو تھوڑا سا دنیوی فائدہ پہنچائیں گے پھر ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ

اور زمین کو پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے اللہ نے کہو الحمد للہ (مگر اس اقرار سے جو الزام اُن پر قائم ہوتا ہے) ان میں اکثر نہیں سمجھتے جو کچھ

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ

آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے بیشک اللہ وہ بے نیاز ہے اور ہر حال میں حمد کا سزاوار اور اگر زمین میں جو درخت ہیں

نصائح لقمان اپنے بیٹے کو

۳۹۳۔ آیات ۱۳ تا ۱۹۔ لقمان کی نصیحتیں اپنے بیٹے کو اللہ تعالے نے نقل کی ہیں تاکہ ہر مسلمان اپنی اولاد کو پند و نصائح جو اس کے لیے ضروری ہوں کرتا رہے۔

(۱) شرک نہ کرو۔ (۲) نیکی یا بدی رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر میں یا آسمان میں یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو حاضر کرے گا۔ (۳) بیٹے نماز قائم رکھ۔ (۴) لوگوں کو نیکی کرنے کی نصیحت کر اور بدی سے منع کر۔ (۵) تکلیف پہنچے تو صبر کر۔ یہ بڑے عزم کا کام ہے۔ (۶) تکبر نہ کر (۷) زمین پر اکڑ کر مت چل اللہ کسی خود پسند فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا (۸) اپنی چال میں میانہ روی کر (۹) اپنی آواز دھیمی کر گدھوں کی آواز سب آوازوں سے مکروہ ہے۔ ان نصائح کے درمیان اللہ تعالیٰ نے وہ نصیحت جو لقمان نے اپنے حق میں ہونے کے باعث ترک کر دی تھی ذکر کر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں (حسن سلوک) کی وصیت کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف برداشت کر کے اس کو اٹھائے رکھا۔ اور دو سال اس کو دودھ پلایا۔

مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

قلمیں ہوں اور سمندر اس کی سیاہی ہوں اس کے بعد سات سمندر (اور اسکی مدد کریں) اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ

بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور اٹھا کھڑا کرنا ایسا ہے جیسا کہ ایک شخص کا پیدا کرنا بیشک

اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ

اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چکر لگاتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ تمہارے عملوں سے باخبر

خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ

ہے یہ نظام اسباب کی دلیل ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور جس کو اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہے اور یہ بات

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ

کی بھی کہ اللہ ہی بہت بلند بڑی شان والا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کشتی سمندر میں اللہ کی نعمت کو لے کر چلتی ہے تاکہ اللہ اپنی (قدرت)

ع ۳ ۱۱ ۱۲

مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ

کے نشانات تم کو دکھائے بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کیلئے نشانات (قدرت) ہیں اور جب موج ان پر سائبانوں کی طرح

كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ

چھا جاتی ہے تو فرمانبرداری کو اللہ کے لئے خالص کرکے اسکو پکارتے ہیں پھر جب انکو خشکی پر بچا لاتا ہے تو بعض ان میں سے میانہ رو

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا

رہتے ہیں اور ہماری نشانات سے بدعہد اور ناشکرے انکار کرتے ہیں لوگو! اپنے پروردگار کا خوف کرو اور اس دن سے ڈرو کہ کوئی

يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ

باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا اور نہ کوئی فرزند اپنے باپ کے کام آسکے گا ضرور اللہ کا

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾

وعدہ سچا ہے تو یہ دنیا کی زندگی تمکو دھوکا نہ دے اور نہ اللہ کے بارے میں شیطان تم کو دھوکا دے

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ

بیشک اللہ ہی کے پاس ۳۹۴ گھڑی کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور مادہ کے رحموں میں جو کچھ ہے وہی جانتا ہے اور

نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ ہی جاننے والا باخبر ہے ۳۹۴ع

ع ۴ ۱۳

---

۳۹۴ - آیت ۳۴ - اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کے علم کی نفی انسانوں سے کی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی واقعہ کے ظہور میں آنے سے پہلے اس کے ظہور کا وقت معلوم نہ ہونے سے انسان کے کاروبار میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر وقوع سے پہلے اس کو بعض اشیا کا علم دیدیا جائے تو اس کے حق میں نقصان ہے۔ جن دو چیزوں کے علم کی نفی انسان سے کی ہے ان کا علم بھی اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ مگر اس کو اس عبارت سے تعبیر کیا ہے کہ انسان کو ان کا علم نہیں ہوتا۔ چھوٹے چھوٹے روزمرہ کے واقعات میں جو انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ان کے علم سے بھی حکمتِ شخصی کے ماتحت انسان کو محروم رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو امر انسان کے (باقی بر صفحہ ۴۲۱)

انسان کو زمانہ آئندہ کے وقت کا علم نہیں دیا گیا

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الٓمّٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب پروردگار عالم کی طرف سے اُتری ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے خود

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

بنالی ہے (یہ نہیں) بلکہ وہ تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈراوے کہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا

لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ③ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

شاید وہ راہ راست پر آجاویں اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۗ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۗ اَفَلَا

پیدا کیا پھر وہ عرش پر بیٹھا تمہارے لئے اس کے سوا نہ تو کوئی کارساز ہے اور نہ سفارشی تو کیا تم

تَتَذَكَّرُوْنَ ④ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

ان باتوں کو یاد نہیں رکھتے اللہ اسلام کو اوپر سے نیچے تک منظم کرے گا پھر وہ نظام ایک دن میں جسکی مقدار تمہاری گنتی سے

كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

مطابق ایک ہزار سال ہے اللہ کے ہاں چلا جاوے گا وہی تو ہے جو چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا ہے

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ ⑥ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ

غالب ہے رحم کرنے والا ہے جس نے ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی خوب بنایا ہے اور انسان کی پیدائش مٹی سے

مِنْ طِيْنٍ ۚ ⑦ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ ⑧ ثُمَّ سَوّٰىهُ

شروع کی پھر اسکی نسل نچوڑ سے جو حقیر پانی ہے چلائی پھر اس کو ٹھیک ٹھاک

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۗ قَلِيْلًا مَّا

کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت تھوڑا شکر

تَشْكُرُوْنَ ⑨ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ بَلْ

کرتے ہو ف ۳۹۵ اور کہتے ہیں جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم نئے جنم لیں گے (فقط یہی نہیں) بلکہ یہ تو

(بقیہ صفحہ ۴۲۰) ذہن نشین کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے روزمرہ کے شخصی واقعات سے آگاہ نہیں ہو سکتا تو ایسے عظیم واقعات سے جو جملہ عالم کے نظام سے تعلق رکھتے ہیں اس کو کس طرح آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ انسان کے اس سوال کا جواب ہے کہ وہ بار بار سوال کرتا ہے کہ الساعۃ کب ہو گی۔

سورۃ السجدہ مکیۃ

۳۹۵۔ آیات ۲ تا ۹۔ یہ کتاب رب العلمین کی طرف سے اُتری ہے جو سارے عالم کی جسمانی اور روحانی تربیت کرتی ہے۔ جن لوگوں کی تربیت و ہدایت کے لئے یہ کتاب اُتری ہے وہ اس کے سخت محتاج تھے کیونکہ ان کے پاس اس سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا تھا جبکا زمانہ حضرت اسمٰعیل سے لے کر حضرت رسول صلعم تک تین ہزار سال کا تھا۔ باوجود اس (باقی بر صفحہ ۴۲۲)

هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ
اپنے پروردگار سے جاملنے کے منکر ہیں کہو وہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے تمہاری روحیں قبض کرتا ہے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاتے ہو ۳۹۶ اور کاش تو دیکھتا جب گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے اپنے سر جھکائے کھڑے ہونگے

رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا
یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا ہم کو واپس بھیجدے تاکہ ہم نیک عمل کریں اب ہم یقین کرنے والے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو

لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ
ہر شخص کو اس کے سیدھے رستہ پر چلاتے لیکن میری بات پوری ہوئی کہ میں سب جنوں اور انسانوں سے دوزخ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ
کو بھر دوں گا تو تم اس وجہ سے کہ تم نے آج کے دن کے پیش آنے کو بھلا دیا تھا اس کا مزہ چکھو ہم نے تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیا

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
اور اپنے کئے کے بدلے مدتوں رہنے والا عذاب چکھو ہماری آیتوں پر تو صرف وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو وہ یاد دلائے جاتے ہیں

بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ
تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں

عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا
امید و بیم سے اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی شخص

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ اَفَمَنْ
نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے مخفی رکھی گئی ہے تو کیا جو مومن

كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ہے وہ فاسق جیسا ہوگا دونوں برابر نہیں جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے

(بقیہ صفحہ ۴۲۱) رحمانیت کے سامان کے قوم اس کو انتہا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جو حکمت آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں مدنظر رکھی گئی ہے وہ اس کے جملہ تدبیر الامور میں بھی مدنظر ہوتی ہے۔ ایک امر کی تکمیل چھ مدارج طے کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ اسلام کا عروج تین سو سال تک رہے گا۔ جیساکہ حدیث سے ظاہر ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ قرن ایک سو سال کا ہوتا ہے۔ یہ تین سو سال ہوئے۔ ثم یفشو الکذب اس کا زمانہ قرآن کریم میں ایک ہزار سال قرار دیا ہے۔ یہ عروج کا زمانہ آسمان پر چلا جاوے گا۔ اس میعاد کی تعیین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد پھر اسلام کے عروج کا زمانہ شروع ہوگا۔ یہ چودھویں صدی اور مسیح کے نزول کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس کی تکمیل کب ہوگی۔ اور پھر زوال کب شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عروج اور نزول کے زمانوں کو اپنے عالم الغیب والشہادہ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور بات اس کے مطابق واقع ہو چکی ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ حواس کی نعمت عطا کرنے کا ذکر کرتا ہے۔ اور شکر طلب کرتا ہے شکر یہ ہے کہ ان کا صحیح استعمال کرے۔

۳۹۶ ۔ آیات ۱۰ و ۱۱ ۔ یہ لوگ انبیا کی تعلیم سے اس قدر دور جا پڑے تھے کہ زندگی بعد الموت کے قائل نہ تھے حشر اجساد کو ممتنع سمجھتے تھے۔ یہ تو ان کا ایک عذر ہے وہ تو لقاء رب کے منکر ہیں یعنی اپنے اعمال کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔ مرنا مانتے ہیں جینا نہیں مانتے۔

ع ۱۱/۱۴ السجدۃ

اسلام کے عروج و زوال کا زمانہ

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ

توان کے لئے رہنے کے باغ ہیں یہ انکے عملوں کا بدلہ ایک مہمانی ہے اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے توان کا ٹھکانا

النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ

آگ ہے جب اُس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹائیے جاویں گے اور ان سے کہا جاویگا کہ آگ کا عذاب چکھو جس کو

النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

تم جھٹلاتے تھے اور بڑے عذاب سے پہلے ہم ان کو چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

تاکہ یہ (حق کی طرف) رجوع کریں ف ۳۹۷ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کے احکام یاد

اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

دلائے جاویں پھر وہ آن سے مونہہ پھیرے ہم گنہگاروں کو ضرور سزا دینے والے ہیں اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو تو کتاب کے

فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا

ملنے سے شک میں نہ رہ اور ہم نے موسیٰ کی کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا اور ان میں سے

مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ

ہم نے امام بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے (یہ امامت اسوقت ملی) جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہمارے احکام پر یقین رکھتے تھے

رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ

جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں ضرور اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کریگا ف ۳۹۸ اور کیا ان لوگوں کو

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ

اسبات سے ہدایت نہیں ہوئی کہ ان سے پہلے ہم نے کئی امتیں ہلاک کردیں جن کے گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں اس میں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ

توالبتہ (عبرت کی) نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم پانی کو خشک افتادہ زمین کی طرف ہانک لے

الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

جاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ ہم کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چارپائے اور وہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا یہ دیکھتے نہیں

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

اور کہتے ہیں اگر سچے ہو تو (بتاؤ) یہ فیصلہ کب ہوگا ان سے کہدو جو لوگ منکر ہیں فیصلے کے دن اُن کا

---

۳۹۷ ۔ آیات ۱۵ تا ۲۱ ۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین اور منکرین کے اعمال اور اخلاق کا مقابلہ کیا ہے الاشیاء تعرف باضدادھا اور توجہ دلائی ہے کہ ان دونو میں سے کس جماعت میں شامل ہونا مفید ہے ۔ اور آخر آیت میں ذکر کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے عذابوں سے منکرین کو تنبیہہ کی جاوے گی ۔

۳۹۸ ۔ آیات ۲۳ تا ۲۵ ۔ آیت ۲۳ میں لقائہ کی ضمیر کتاب کی طرف راجع ہے ۔ ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ موسیٰ کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے کتاب دی گئی تھی ۔ اسی طرح بنی اسمٰعیل ان کے بنی عم کے لیے کتاب دی گئی ہے ۔ بنی اسمٰعیل تنزیل کتاب کے اصلی اشیانہ ہیں ۔ اللہ نے بنی اسرائیل میں سے امام بنائے یہ ان کے صبر اور ایقان کا نتیجہ تھا ۔ لقائہ کی ضمیر جس کتاب کی طرف راجع ہے وہ کتاب موسیٰ ہے ۔ مگر رسول صلعم کو جو کتاب ملی وہ قرآن کریم ہے ۔ یعنی کتاب موسیٰ کی مثیل ہے ایسی ضمیر متعارف ہے (باقی بر صفحہ ۴۲۴)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ

ایمان ان کو فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی تو ان سے توجہ پھیر لے اور انتظار کر یہ بھی

اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

انتظار کرنے والے ہیں

ع ۳ ۱۲

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۰﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مان بیشک اللہ علم والا حکمت والا

حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾

اور تیرے پروردگار کی طرف سے جو تیری طرف وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کر بے شک اللہ تمہارے عمل سے باخبر ہے

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ

اور اللہ پر بھروسا کر اور اللہ کارساز بس ہے اللہ نے کسی مرد کے اندر دو دل نہیں بنائے

جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

اور نہ تمہاری جوروں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو

اَبْنَآءَكُمْ ۗ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

تمہارے بیٹے بنایا ہے یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہ سیدھا رستہ دکھاتا ہے

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

لے پالکوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے اگر تم کو ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی

فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۗ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ

بھائی اور دوست ہیں اور اگر اس میں تم سے خطا ہو جاوے تو تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن گناہ اس میں ہے

قُلُوْبُكُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

کہ دل سے ارادہ کر کے عمداً ایسا کرو اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے نبی مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے اور

وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ

اس کی بی بیاں اُن کی مائیں ہیں اور رشتہ دار اللہ کی کتاب کی رُو سے مومن اور مہاجرین سے ایک دوسرے

(بقیہ صفحہ ۴۲۳) اس کو استخدام کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں کئی جگہ اس کا استعمال ہوا ہے۔

۳۹۹۔ آیات ۲۶ تا ۳۰۔ یہ لوگ گذشتہ لوگوں کے واقعات سن کر عبرت حاصل نہیں کرتے جن کی آبادیوں میں یہ بستے ہیں اور اپنے پیش نظر واقعات کا مشاہدہ نہیں کرتے کہ بنجر زمینوں پر آکر مینہ برستا ہے اور انسانوں اور حیوانوں کی خوراک پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ قوم وحی کے پانی سے زندہ کی جاوے گی۔ یہ اس عجیب انقلاب کا وقت پوچھتے ہیں۔ اس وقت کفار کو ان کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا۔ اور نہ تو مہلت دی جائے گی۔

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا ۚ
کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرو

كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ⑥ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ
خدا کی کتاب میں یہ حکم لکھا ہوا ہے اور جب ہم نے نبیوں سے اُن کا اقرار لیا

وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا
اور تم سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ ابن مریم سے اور ہم نے

مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ⑦ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ
اُن سے پختہ عہد لیا تاکہ راستبازوں سے اُن کی راست بازی کے بارے میں پوچھے اور اُس نے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ⑧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ
کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے مومنو! اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد

عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ
کرو جب تم پر لشکر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور ایسے لشکر جو تم کو نظر نہ آئے

ع ۱

سورۃ الاحزاب مدنیہ

اہم فقہی مسائل

۴۰۰ ۔ اس سورۃ کے پہلے رکوع میں چند اہم مسائل بیان کیے ہیں ۔

(۱) نبی اللہ تعالیٰ علیم حکیم کے احکام کے مقابل اللہ سے تقویٰ کرکے کفار اور منافقین کی اطاعت نہ کرے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرے ۔ (۲) کاموں کے سرانجام میں اللہ پر توکل کرے ۔ اللہ تعالیٰ کارساز کافی ہے ۔ (۳) اللہ تعالےٰ نے کسی مرد کے اندر دو دل نہیں بنائے یعنے یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالےٰ کی بھی اطاعت کرے اور مخلوق کی بھی (۴) جو لوگ اپنی جوروؤں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں، وہ اُن کی مائیں نہیں ہوسکتیں اور نہ جن کو بیٹا بنا لیتے ہیں وہ اُن کے بیٹے ہوسکتے ہیں (متبنیٰ کی رسم ہٹائی ہے) ان کو ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارو ۔ اور اگر باپ معلوم نہ ہو تو دین کے لحاظ سے وہ تمہارے بھائی اور دوست ہیں ۔ (۵) خطا سے کسی حکم کا خلاف کر بیٹھو تو مواخذہ نہیں ۔ اللہ غفور اور رحیم ہے ۔ (۶) مومن کے لیے نبی اُس کے اپنے نفس سے بھی اقرب ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں اپنے نفس کا (ذاتی) نفع یا عذر متصادم ہو جائیں تو نبی کا لحاظ مقدم ہوگا ۔ (۷) نبی کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گو وہ بیوہ ہو جائیں یا مطلقہ تو کوئی مومن ان کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا ۔ پردہ کے لحاظ سے مومن کی حیثیت ایک غیر محرم کی ہوگی ۔ (۸) وراثت کے لحاظ سے رشتہ دار غیر رشتہ دار مومنین اور مہاجرین پر مقدم ہیں ۔ یہ اللہ کی کتاب کا دوامی حکم ہے ۔ البتہ جن کے ساتھ اخوت کا تعلق پہلے قرار دیا جا چکا ہے اُن کو اپنے مال سے کچھ دلانا مضائقہ نہیں ۔

آیات ۷، ۸ کے سمجھنے میں بعض مفسرین کو غلطی لگی ہے ۔ اس میثاق کو اور آیت ۸۱ آل عمران کے میثاق کو ایک ہی امر کے متعلق سمجھا ہے ۔ حالانکہ یہ دونوں جدا جدا امور کے متعلق ہیں ۔ یہ میثاق جو آیات ۷، ۸ میں ہے تبلیغ رسالت سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ آیت ۸ سے ظاہر ہوتا ہے اور آیت ۸۱ آل عمران حضرت رسول صلعم خاتم النبیین پر ایمان لانے کے متعلق ہے ۔ آیات ۷، ۸ میں جن سے میثاق لیا گیا ان میں حضرت خاتم النبیین بھی شامل ہیں اور آیت ۸۱ آل عمران میں شامل نہیں ہیں ۔ کیونکہ میثاق حضور ہی پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کے متعلق لیا گیا ہے ۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ⑨ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ

اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا۔ جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور نیچے کی طرف

مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے اور اللہ کی نسبت تم کئی گمان

الظُّنُوْنَا ⑩ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪ وَاِذْ

کرنے لگے وہاں مومنوں کی آزمائش کی گئی اور سخت جھڑ جھڑائے گئے اور جب

يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا۔ کہنے لگے کہ اللہ اور رسول نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ

اِلَّا غُرُوْرًا ⑫ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ

صرف دھوکا تھا۔ اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا مدینے والو تمہارے لیے ٹھیرنے کا موقع نہیں

فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ

لوٹ چلو اور ایک فریق اُن میں سے نبی سے یہ کہہ کر اجازت مانگتا ہے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ⑬ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ

اور حالانکہ غیر محفوظ نہ تھے۔ اُن کا ارادہ صرف بھاگنے کا تھا۔ اور اگر یہ لشکر مدینے کی اطراف سے اُن پر

اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ⑭ وَلَقَدْ

آتے پھر ان سے مسلمانوں پر چڑھ جانے کو کہتے تو اس کے لیے آجاتے اور وہاں گھروں میں بہت کم توقف کرتے اور یہ

كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ⑮

لوگ تو پہلے اللہ کے ساتھ عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیا جاتا ہے اُس کی بازپرس ہوگی

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ

اُن سے کہو کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے تو یہ بھاگنا تم کو ہرگز فائدہ نہ دے گا اس صورت میں تم دنیا سے

اِلَّا قَلِيْلًا ⑯ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ

تھوڑا ہی فائدہ اٹھاؤ گے ان سے کہو اگر اللہ تم کو تکلیف پہنچانا چاہے یا تم پر رحم کرنا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابل اُس

اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ⑰

کو روک سکے اور یہ لوگ اللہ کے سوا نہ کسی کو اپنا دوست اور نہ مددگار پائیں گے

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا

اللہ تم میں سے (لڑائی میں شمول سے) روکنے والوں کو جانتا ہے اور اپنے بھائیوں سے کہنے والوں کو کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور

۱۰ مع عند المتقدمین ۱۲

جنگ احزاب کا ذکر

۱۰۴۔ آیت ۹۔ اس آیت سے جنگ احزاب کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ جنگ احد کے بعد کفارِ مکہ کو کچھ جرأت پیدا ہو گئی انھوں نے ہجرت کے پانچویں سال قبائلِ عرب اور یہودیوں کو ساتھ ملا کر دس ہزار سے لے کر پندرہ ہزار تک کا لشکر جمع کیا اور مدینہ پر چڑھ آئے اس تعداد کے مقابل مسلمانوں کی قلت تھی اس لیے مدینہ کو اس بڑے ہجوم کے حملوں سے بچانے کے لیے حضرت رسول صلعم نے مدینہ کے گرد خندق کھدوا دی اور حضور خود بھی اس میں بطور مزدور یا سپاہی کے کام کرتے تھے۔ تقریباً ایک ماہ مدینہ کا محاصرہ رہا۔ ایک رات ایسی زور کی آندھی چلی کہ دشمن کے لشکر کے خیمے اکھڑ گئے اور آگ بجھ گئی اور ہانڈیاں اُلٹ گئیں۔ مٹی اور کنکر اُن کے منہ پر پڑنے لگے۔ وہ راتوں رات بدحواس ہو کر بے نیل مرام بھاگ گئے۔

يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۸﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ

تمہارے ساتھ بخل رکھنے کے سبب سے وہ جنگ میں کم حاضر ہوتے ہیں ۔ توجب خوف کا موقع آجاتا ہے توان کو دیکھتا ہے کہ

يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا

وہ تیری طرف دیکھتے ہیں ان کی آنکھیں گھومتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو ۔ پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ

خوف دور ہو جاتا ہے تو مال کے لالچ سے تم پر تیز زبانوں کے ساتھ طعنے ملتے ہیں وہ لوگ ایمان

يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ

لائے نہیں اللہ نے ان کے اعمال اکارت کردئے اور اللہ پر ایسا کرنا آسان ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ اتحادیوں

لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ

کے لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر اتحادیوں کے لشکر آجائیں تو آرزو کرتے ہیں کہ کاش وہ دیہاتیوں میں جاکر رہیں

يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ

تمہاری خبروں پوچھتے رہیں اور اگر (اتفاقاً) تم میں رہنا پڑے تو لڑتے نہیں مگر بہت کم تمہارے لئے (خاص)

لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ

ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں رسول اللہ کے اندر ایک

اللَّهَ كَثِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

عمدہ نمونہ ہے اور مومنوں نے جب اتحادیوں کے لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ وہ موقع ہے جس کا وعدہ اللہ اور رسول نے ہم سے کیا تھا

---

۴۰۲ ۔ آیات ۱۲ تا ۲۰ ۔ ان آیات میں منافقین اور کمزور ایمان والوں کے اقوال و افعال کا ذکر ہے جو انھوں نے ایام جنگ میں ظاہر کیے ۔

(۱) دشمن کے لشکر کی کثرت دیکھ کر گھبرا کر کہنے لگے ۔ اللہ اور رسول نے جو فتح کے وعدے دیے تھے وہ دھوکا تھا ۔ (۲) ایک گروہ نے ان میں سے اہل مدینہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہارے لئے یہاں ٹھہرنے کی جگہ نہیں واپس جاؤ ۔ (۳) ایک فریق حضرت نبی صلعم سے اس عذر پر واپس جانے کی اجازت طلب کرتا تھا کہ ان کے گھروں کا کوئی سامان حفاظت نہیں ۔ یہ عذر غلط تھا ۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کو فساد میں شریک ہونے کے لیے بلایا جائے تو شمول میں تامل نہیں کرتے ۔ (۴) انھوں نے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے ۔ یہ عہد پوچھا جاوے گا ۔ (۵) بعض اپنے بھائیوں کو جنگ میں شمول سے روکتے ہیں ۔ اور خود بھی شامل نہیں ہوتے (۶) جو حق کا وقت آجاوے تو ان پر موت آجاتی ہے اور خوف ہٹ جاوے تو مال لینے کے لالچ سے تیز زبانوں سے تم پر آوازے کستے ہیں ۔ (۷) احزاب کے چلے جانے کے بعد بھی اسی خیال میں ہیں کہ وہ چلے نہیں گئے اور اگر وہ پھر آویں تو تمنا کریں گے کہ بادیہ نشینوں میں رہ کر تمہاری خبریں پوچھا کریں ۔ اور اگر تمہارے اندر رہ جاویں تو جنگ نہ کریں ۔

ان کی ان حرکات کی نقل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت سے امید رکھنے والوں کے لیے رسول صلعم میں ایک نیک نمونہ ہے ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ مومنوں کے اقوال و افعال کا ذکر کرتا ہے ۔ انہوں نے احزاب کو میدان میں دیکھ کر کہا کہ یہ وہی موقع ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ۔ اور اللہ اور رسول نے سچ کہا تھا ۔ وعدہ کو پورے ہوتے دیکھ کر ان کا ایمان بڑھ گیا ۔ مومنوں نے جنگ میں ثباتِ قدم کا جو عہد کیا تھا وہ پورا کر دیا تھا ۔ بعضوں نے جان دیدی اور بعض ابھی جان قربان کرنے کا انتظار کر رہے ہیں ۔ جس وعدہ کا حوالہ دیا تھا وہ یہ ہے (جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب (ص))

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور سچا اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس سے انکا ایمان اور فرمانبرداری اور بڑھ گئی مومنوں میں سے بعض

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ

مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کی اور بعض

يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ

ان میں سے وہ ہیں جو (اپنی شہادت کی) انتظار میں ہیں اور انہوں نے (اپنے عہد) میں کوئی تبدیلی نہیں کی (یہ واقعہ آزمائش تھی) تاکہ اللہ سچوں کو

الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ

ان کے صدق کا بدلہ دے اور چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور اللہ نے کافروں

اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَ

کو ایسی حالت میں کہ غصہ بھرے ہوئے تھے ہٹا دیا انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور اس لڑائی میں مومنوں کے لئے اللہ کافی ہو گیا اور

كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

اللہ زبردست ہے غالب ہے اور اہل کتاب جن لوگوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کی گڑھیوں سے اتار دیا

صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ

اور ان کے دلوں میں دھاک بٹھا دی ایک فریق تمہارے ہاتھ سے قتل ہوتا ہے اور ایک فریق

فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ

قید ہوتا ہے ﴿۲۶﴾ اور اللہ نے تم کو ان کی زمین اور گھر اور مالوں کا وارث بنا دیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے اب تک قدم

اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

نہیں رکھا تھا اور اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم اس دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

تو آؤ میں تم کو کچھ سامان دے دوں اور تم کو خوبی سے رخصت کر دوں

ع ۱۹

---

۴۰۳ - آیت ۲۶ - اس آیت میں یہود میں سے بنی قریظہ کا ذکر ہے۔ مدینہ میں یہودیوں کی تین قومیں آباد تھیں بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ۔ آغاز ہجرت میں رسول صلعم کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا تھا کہ اگر کوئی بیرونی دشمن مدینہ پر حملہ آور ہوگا تو وہ سب مدافعت کریں گے۔ مگر ان میں سے کسی فریق نے معاہدہ پر عمل نہیں کیا۔ سب سے اول بنو قینقاع نے جھگڑا اٹھایا اور قلعہ بند ہو گئے۔ پندرہ روز محاصرہ کے بعد حضرت رسول صلعم کے فیصلہ پر راضی ہو گئے۔ حضور نے فیصلہ کیا کہ مدینہ چھوڑ دیں چنانچہ وہ شام میں جا رہے۔ بنو نضیر شروع سے ہی قریش کی سازشوں میں شریک رہے اور ایک دفعہ حضور کے قتل کی تجویز کی۔ حضور نے چاہا کہ تجدید معاہدہ کر لیں مگر انہوں نے انکار کیا۔ جنگ شروع ہوئی وہ بھی محصور ہو گئے۔ تصفیہ یہ ہوا کہ وہ بھی مدینہ چھوڑ جائیں اور مال جس قدر لے جا سکتے ہیں لے جائیں۔ ان کا ایک حصہ خیبر میں جا رہا۔ انہوں نے جنگ احزاب کے لیے قریش اور قبائل کو برانگیختہ کرنے میں بڑا کام کیا اور بنو قریظہ کو بھی جو اپنے عہد پر اس وقت تک قائم تھے اکسایا۔ چنانچہ وہ بھی قریش سے مل گئے۔ جب کفار کا لشکر پراگندہ ہو گیا تو حضرت رسول صلعم نے بنو قریظہ کو سزا دینے کے لیے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جو ایک گڑھی میں قلعہ بند تھے۔ ۲۵ روز کے محاصرہ کے بعد انہوں نے یہ درخواست کی کہ سعد ابن معاذ جو ان کے حلفاء میں سے تھے جو فیصلہ کریں وہ ان کو منظور ہوگا۔ اس نے فیصلہ دیا کہ مرد قابل جنگ قتل کیے جاویں اور عورتیں اور بچے قید ہوں۔ یہ فیصلہ ان کی شریعت کے مطابق تھا جو توراۃ میں ہے۔ اور ان کے اپنے ثالث کا فیصلہ تھا۔ حضرت صلعم نے اس فیصلہ پر بغیر کسی ترمیم کے عمل کیا۔

غزوہ بنو قریظہ

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکو کاروں کے لئے بڑا اجر

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

تیار کیا ہے نبی کی بی بیو تم میں سے جو کسی کھلی قبیح حرکت کی مرتکب ہوگی تو

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَمَنْ

اس کا عذاب دُہرا بڑھایا جاوے گا اور اللہ پر ایسا کرنا آسان ہے اور جو تم میں سے اللہ

يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا

اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور عمل نیک کرے گی ہم اس کو دُہرا اجر دینگے اور ہم نے اس کے

لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

لئے عزت کی روزی تیار کی ہے نبی کی بی بیو! اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری کرو تو تم دبی آواز

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

کے ساتھ بات نہ کیا کرو ورنہ جس کے دل میں روگ ہے وہ طمع کرنے لگے گا اور بات دستور کے موافق کہو

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ

اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا سنگار نہ دکھاتی پھرو اور نماز قائم رکھو

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تمہاری آلائشیں دُور

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

کرے اے اہل بیت اور تمہیں اچھی طرح پاک صاف بنا دے اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

اور دانش کی باتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں انکو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بین باخبر ہے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ

اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں

وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ

اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنے ستر کی نگاہداشت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور اللہ کو

اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ

بہت یاد کرنیوالے مرد اور یاد کرنیوالی عورتیں اللہ نے انکے لئے (گناہوں کی) بخشش اور (نیک کاموں کے لئے) بڑا اجر تیار کیا ہوا ہے اور کسی مومن

(ازواج مطہرات کا ذکر)

۴۰۴ - آیات ۲۸ تا ۳۵ - ان آیات میں ازواج مطہرات کا ذکر ہے - ان کے گھروں میں علاوہ اس کے کہ زیورات تھے نہ نفیس لباس روزمرّہ کے نان و نفقہ کی عسرت عام مومنین کی نسبت زیادہ تھی جب فتوح سے غنائم آنے لگیں تو ان کو بھی خواہش ہوئی کہ اپنے لیے یُسر کا مطالبہ کریں - اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلعم کی طرف سے اُن کو جو جواب دیے ہیں (باقی بر صفحہ ۴۳۰)

لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

مرد اور مومن عورت کے لئے یہ شایاں نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسول نے کسی کام کا فیصلہ کر دیا ہو تو ان کے معاملہ میں ان کے لئے بھی کچھ

مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ

اختیار (باقی) ہو اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہ ہوا اور جب تو

تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

اس شخص سے کہتا ہے جس پر اللہ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا کہ اپنی بی بی کو اپنے پاس رہنے دے

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ

اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپاتا ہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے اور اللہ زیادہ حقدار

اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

ہے کہ تو اس سے ڈرے تو جب زید اس سے اپنا تعلق قطع کر چکا تو ہم نے وہ تیرے نکاح میں دیدی تاکہ مومنوں کو اپنے لے پالکوں کی عورتوں کے نکاح کرنے

حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا

میں کچھ مضایقہ نہ رہے جب وہ اپنا تعلق ان سے قطع کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے نبی کے

كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

لئے اللہ نے جو بات ٹھہرا دی ہے اس کے کرنے میں اس کو کچھ مضایقہ نہیں ہوتا ان لوگوں میں سے جو پہلے گذر چکے ہیں اللہ کی

قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

یہی سنت چلی آتی ہے اور اللہ کے کام کا اندازہ پہلے سے مقرر ہو چکا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے پیغام پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں

وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ

اور سوا اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے اور حساب لینے کے لئے اللہ بس ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع

ف ۴۰۵

لیکن اللہ کا رسول اور نبیوں کا ختم کرنے والا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

(بقیہ صفحہ ۴۹۹) وہ یہ ہیں (۱) اگر تم دنیا کی آسائش چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ سامان دے کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ (۲) اگر اللہ اور رسول اور دار الآخرۃ چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے محسنات کے لیے اجر عظیم تیار کیا ہے۔ (۳) اگر تم میں سے کوئی کسی فاحشہ کام کا ارتکاب کرے گی تو اس کو اوروں کی نسبت دوچند عذاب دیا جائے گا (یہ اس لیے کہ بڑے آدمیوں کی بدی اوروں کے لیے زیادہ فتنہ کا باعث ہوتی ہے) (۴) تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے فرمانبردار رہیں گے ان کا اجر بھی دوگنا ہوگا۔ اور عزت کی روزی (۵) اے نبی کی ازواج تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم متقی رہو۔ تم کسی اجنبی سے دھیمی آواز سے گفتگو نہ کرو مریض دل اس سے برا نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ عام دستور کے موافق اپنا لہجہ رکھو (۶) اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے سنگار نہ دکھاتی پھرو (۷) نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مطیع رہو۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے اندر اگر کوئی عیب کی باتیں پائی جاتی ہوں تو ان کو دور کر کے تم کو بالکل پاک صاف کر دے (۸) اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔

۴۰۵۔ آیات ۳۶ تا ۴۰۔ زید اور زینب کا قصہ ہے۔ زید ایک آزاد کردہ غلام تھا اور زینب بنت جحش حضرت رسول صلعم کی عم زادہ تھی۔ اسلام کے زرین مسئلہ مساواتِ انسانی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضور نے تجویز کی کہ زید کا نکاح زینب سے ہو۔ زینب اور اس کے بھائی عبداللہ نے اپنی اور زید کی حیثیت کا لحاظ درمیان میں رکھ کر انکار کیا۔ اس پر آیت ۳۶ نازل ہوئی اور دونوں راضی ہوگئے (باقی بر صفحہ ۴۳۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾
مومنو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وہ وہی ہے جو تم پر رحمت خاص بھیجتا ہے اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں تاکہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالے

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا
اور وہ مومنوں پر رحم کرنے والا ہے جس دن اس سے ملیں گے ان کا ہدیہ سلام ہوگا اور اس نے ان کے لیے عزت کا اجر تیار

كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَ
کیا ہے اے نبی ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور

دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ
اس کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا سورج اور مومنوں کو خوش خبری سنا دے کہ اللہ کا ان پر

اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ
بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان اور ان کے ایذا کو جانے دے اور اس پر

عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ
بھروسا کر اور اللہ کارساز بس ہے مومنو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق

(بقیہ صفحہ ۴۳۰) زوجین میں موافقت پیدا نہ ہوئی زید نے تطلیق کا ارادہ کیا حضرت صلعم نے منع کیا پر طلاق ناگزیر واقع ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ایک دوسرے مسئلہ کو اس ذریعہ سے عملی جامہ پہنانا چاہا اور وہ یہ ہے کہ اسلام نے متبنیٰ کے رواج کو موقوف کرنا چاہا جس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ متبنیٰ کو حقیقی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور چونکہ آیت ۴ میں یہ نازل ہوچکا تھا کہ ما جعل ادعیاءکم ابناءکم اب کسی کو نمونہ بنایا جائے کہ یہ بات اذہان سے مٹائی جائے کہ متبنیٰ حقیقی پسر کی حیثیت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت صلعم سے زینب مطلقہ کا نکاح ہو تاکہ لوگوں کے لیے متبنیٰ کے زوج سے نکاح کرنا کسی عار کا باعث نہ رہے۔ حضرت صلعم کو یہ خوف ہوا کہ یہ امر مسلمانوں کے لیے فتنہ کا باعث ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو عملی جامہ پہنا دیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ رواجی نکاح نہیں ہوا تھا۔ اللہ نے زوّجنا کہا اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آسمان پر نکاح ہوا تھا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا۔ اس نکاح کو تشہیر کرنے کی زیادہ ضرورت تھی اس واسطے اس پر صحابہ جمع کیے گئے اور ولیمہ بھی کیا گیا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس شخص کی نرینہ اولاد نہ ہوتی تھی اس کو ابتر سمجھا جاتا تھا۔ اس قباحت سے بچنے کے لیے متبنیٰ کی رسم نکلی تھی۔ یہودیوں نے اس کی یہ صورت اختیار کی کہ اپنے بے پسر بھائی کی بیوہ کو نکاح کر لیتے تھے اور اس سے جو پسر ہوتا تھا وہ متوفی بھائی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ ہندوؤں نے اس کے لیے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک زندہ مرد جس کی نرینہ اولاد نہ ہوتی تھی اپنی زوجہ کو کسی نرینہ اولاد پیدا کرنے والے مرد کے پاس بھیج کر اپنے نام پر اولاد پیدا کرتا تھا اس کو نیوگ کہتے تھے۔ اس میں یہ خوبی سمجھی گئی تھی کہ بیگانے بطن کے پسر کو متبنیٰ بنانے سے اپنی زوجہ کے بطن کا پسر اقرب و انسب ہوسکتا ہے۔ عرب میں اپنے کسی رشتہ دار کے پسر کو متبنیٰ بنا لیتے تھے۔ ان قباحتوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بنیاد کو کاٹ دیا۔ خود رسول صلعم کی نرینہ اولاد نہ ہوئی تاکہ ابتر کا لقب بھی مسلمانوں میں سے زائل ہو جائے اور جو لوگ رسول صلعم کو ابتر کہتے تھے ان کو وہ جواب دیا جو آیت ۴۰ میں مذکور ہے کہ محمد صلعم تم میں سے کسی مرد کا باپ تو نہیں جس کے سبب سے تم اس کو ابتر کا لقب دیتے ہو مگر اللہ کا رسول ہے یعنی اپنی امت کا روحانی باپ ہے اور خاتم النبیین ہے یعنی اس کے بعد کوئی نبی نہیں جس سے مراد یہ ہے کہ قیامت تک کے مسلمان اس کی اولاد ہوں گے۔ نرینہ اولاد سے غرض یہ ہوتی ہے کہ یادگار قائم رہے سو اس رسول کی یادگار اس کی روحانی اولاد سے قیامت تک قائم رہے گی۔

طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

دے دو پہلے اس سے کہ ان کو ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان پر عدت میں بیٹھنا نہیں جس کو تم شمار کرو

فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ

تو ان کو کچھ سامان دیدو اور خوبی سے رخصت کر دو ف ۴۰۶ اے نبی! ہم نے تیرے لئے تیری وہ بی بیاں حلال قرار

أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ

دیدی ہیں جن کے مہر تو دے چکا ہے اور تیری لونڈیاں جو اللہ نے تم کو غنیمت میں سے دلائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں

وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ

اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ وطن چھوڑا

مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا

ہے اور وہ مومنہ عورت جس نے اپنے نفس کا اختیار نبی کو دیدیا ہے بشرطیکہ نبی اس کو نکاح کرنا چاہے یہ (رعایات)

خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ

اور مومنوں کو چھوڑ کر خالص تیرے لئے ہیں (مومنوں کی) بیبیوں کے بارے میں اور ان کی لونڈیوں کے بارے میں ہم نے جو مومنوں پر ٹھہرا

وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٠﴾

رکھا ہم کو معلوم ہے تیرے لئے یہ رعایت اس لئے ہے تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

اپنی بی بیوں میں سے جسے تو چاہے الگ رکھے اور جسے چاہے اپنے پاس رکھے اور جسکو الگ کیا تھا ان میں سے جسے چاہو (پھر بلالے) تو تم پر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا

کچھ گناہ نہیں یہ انتظام اسباب کے قریب تر ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ نہ ہوں اور جو کچھ تم ان سب کو

آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا

دے دو اس پر راضی رہیں اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جاننے والا ہے بردبار ہے اس کے

يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

بعد اور عورتیں تم پر حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے دوسری بیبیاں کر لو اگرچہ ان کا حسن تم کو پسند ہو سوائے

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا

لونڈیوں کے اور اللہ ہر چیز پر نگران حال ہے ف ۴۰۷ مومنو!

طلاق قبل از صحبت / وفات قبل از صحبت

۴۰۶ - آیت ۴۹ - ایک منکوحہ عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دی جائے تو مطلقہ عدت کی پابند نہیں دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے ایسی مطلقہ کو کچھ سامان دے کر خوبی کے ساتھ رخصت کرنا چاہیے۔ اگر کوئی مرد منکوحہ عورت سے صحبت کرنے سے ما قبل فوت ہو جائے تو ایسی بیوہ کے لیے عدت ضروری ہے اس کا قیاس مطلقہ پر نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منکوحہ شوہر کے گھر چلی گئی پر صحبت نہ ہوئی اور احتمال ہوتا ہے کہ صحبت ہو چکی ہو اور مطلقہ میں یہ نہیں ہوتا۔

۴۰۷ - آیت ۵۰ تا ۵۲ - سورۃ النساء کی وہ آیت جس میں ازواج کو چار تک محدود کیا ہے وہ ان آیات سے پہلے نازل شدہ معلوم ہوتی ہے۔ آیت ۵۰ سے یہ مراد ہے کہ آیت تحدید کا اثر رسول صلعم کے ان ازواج پر جو پہلے سے زوجیت میں آچکی ہیں نہیں ہے رسول صلعم کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر چار سے زائد کو طلاق دی جائے تو ان کے لیے کسی اور سے نکاح (باقی بر صفحہ ۴۴۳)

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ
نبی کے گھروں کے اندر نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ کھانے کے لئے تم کو (اندر جانے کی) اجازت دی جائے

نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا
نہ ایسے وقت کہ اس کی تیاری کا انتظار کرنا پڑے مگر جب تم کو بلایا جاوے تو اندر چلے جاؤ پھر جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ اور نہ

مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ
اس طرح کہ وہاں جاکر باتوں میں لگ جاؤ یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی پر وہ تم سے حیا کرتا ہے اور اللہ

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
حق بات کے کہنے سے حیا نہیں کرتا اور جب تم (پیغمبر کی بیبیوں سے کچھ چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے کھڑے ہو کر مانگو

ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا
یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاک رکھنے والی ہے اور تم کو شایاں نہیں کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ

أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾
یہ شایاں ہے کہ اسکی بی بیوں کو اسکے بعد کبھی نکاح میں لاؤ تمہارے حق میں یہ بات اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ
اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو (دونوں اسکے نزدیک مساوی ہیں) کیونکہ اللہ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے نبی کی بی بیوں پر کوئی

فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ
گناہ نہیں اپنے باپوں کے سامنے ہونے میں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے

أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈی غلاموں کے اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر

(بقیہ صفحہ ۴۳۲) جائز نہیں اس واسطے وہ رسول صلعم کے نکاح میں بدستور رہیں گی۔ ان کا نکاح خواہ بیوہ ہوں خواہ مطلقہ کسی اور سے جائز نہیں رکھا گیا۔ رسول صلعم کی حرمت کے سبب اور نیز اس سبب سے بھی کہ رسول صلعم کے علم کی حامل ہیں اس میں کسی اور کے خیالات مخلوط نہ ہو جاویں۔ ان کی زیادہ تعداد بھی دو اغراض کے لیے رکھی گئی تھی۔ ایک اس واسطے کہ وہ اس علم کی مبلغہ ہوں جو عورتوں کے متعلق ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ بیوہ تھیں جن کے شوہر اسلام کی خدمت میں مارے گئے تھے۔ ان کے لیے ایک بہتر قیم کی ضرورت تھی۔ رسول صلعم کو جیسا کہ موجودہ ازواج میں سے کسی کو طلاق دینے سے روکا گیا اسی طرح کسی اور عورت سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا ہے۔ مگر یہ کہ لونڈی کی حیثیت سے آویں۔

۴۰۸۔ آیت ۵۳ و ۵۴۔ صحابہ حضرت رسول صلعم کی صحبت کے لیے اجازت لے کر حرم میں چلے جاتے تھے اس سے حضور کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس طریق کو منع کر دیا۔ ہاں ایسی حالت میں کہ طعام خوری کی تقریب پر بلائے جاویں۔ اگر دعوت زنانہ مکان میں ہو تو جب کھانا سجایا جا چکے اندر جانا چاہیے اور جب کھا یا جا چکے تو گھر سے چلے جانا چاہیے۔ باتوں کے لیے اور شغل کے لیے اندر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ اس وقت کے تمدن کے لیے یہ حکم ضروری تھا۔ کیونکہ سوائے زنانہ تنگ مکانوں کے اور مکان لوگوں کی وسعت سے خارج تھے۔ دوسرا حکم اس کے ساتھ یہ دیا کہ اگر زنانہ کمرہ میں سے کسی متاع کو لینے کی ضرورت پڑے تو حجاب میں کھڑا ہو کر متاع مانگنی چاہیے تاکہ چہرہ پردہ میں رہے۔ یہ حکم اس بات میں صریح ہے کہ چہرہ اجنبی سے چھپانا چاہیے۔ تیسرا حکم یہ دیا ہے کہ رسول صلعم کے بعد حضور کی بیوگان سے نکاح نہیں کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ بیان ہو چکی ہے۔ آیت ۵۴ میں ان اشخاص کا ذکر کیا ہے جن کے سامنے چہرہ چھپانے کی ضرورت نہیں۔

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

حاضر ہوتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی اس پر درود

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ

اور سلام بھیجو جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا اور آخرت

اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

میں ان کو پھٹکارا ہے اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں

وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ یٰٓاَیُّهَا

کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو ایذا دیتے ہیں انہوں نے صریح بہتان اور گناہ (کا بوجھ) اپنے اوپر اٹھایا ۴۰۹ اے نبی

النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ

اپنی بیبیوں اور بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہدو کہ (باہر نکلنے کے وقت) وہ بڑی چادریں اپنے اوپر لپیٹ لیا

جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾ ۴۱۰

کریں اس سے ان کا پہچان لینا زیادہ قرین قیاس ہے پھر انکو ایذا نہ دیا جاوے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ

اگر منافق اور وہ لوگ جنکے دلوں میں روگ ہے اور وہ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں

لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا

اپنی حرکات سے باز نہ آوینگے تو ہم تم کو ان کے اوپر مسلط کر دینگے پھر وہ تیرے پڑوس میں اس شہر میں ٹھہرنے نہیں پاوینگے مگر تھوڑا عرصہ پھٹکارے جاوینگے جہاں

اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ

ملینگے پکڑے جاوینگے اور قتل کر دیے جاویں گے اگلے لوگوں میں جو گزر چکے ہیں اللہ کی سنت یہی رہی ہے اور تو اللہ کی

لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾ یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا لوگ تجھ سے اس گھڑی کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدے اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور

الربع

اللّٰهِ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَ

تجھے کیا معلوم کہ شاید وہ قریب آ گئی ہو بیشک اللہ نے کافروں کو پھٹکارا ہے

اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۶۵﴾ یَوْمَ

اور ان کے لئے شعلہ مارتی آگ تیار کی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ تو کوئی دوست پائیں گے اور نہ مددگار جس دن ان کے

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ

منہ آگ میں الٹ پلٹ کئے جاوینگے کہیں گے کاش ہم اللہ کا کہا مانتے اور اس کے رسول کا کہا مانتے اور

۴۰۹۔ آیات ۵۷ و ۵۸ کو ملا کر پڑھنے سے حضرت صلعم کی عصمت ثابت ہوتی۔ آیت ۵۸ میں لفظ بغیر ما اکتسبوا پر غور کرو۔

۴۱۰۔ آیت ۵۹۔ اس آیت میں یہ حکم ہے کہ ازواج مطہرات اور بنات مطہرات اور مومنین کی ازواج باہر نکلیں تو جلباب ایک وسیع چادر اوڑھ لیا کریں۔ سورہ نور آیت ۳۱ میں حکم دیا گیا تھا کہ خمار یعنی اوڑھنی اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں یعنی اپنی اوڑھنی سے جس سے سر ڈھانکا جاتا ہے اپنی گردن اور سینہ چھپا لیا کریں۔ یہ دونوں آیات مترادف نہیں ہیں۔ جلباب باہر جانے کے لیے تجویز کی گئی ہے اور خمار گھریلو زندگی کے لیے۔

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ

اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو سیدھے رستے سے گمراہ کیا اے ہمارے پروردگار

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿۶۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

ان کو دہرا عذاب دے اور ان کو بڑی پھٹکار دے مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿۶۹﴾

موسیٰ کو ایذا دی تھی تو جو تہمت وہ لگاتے تھے اللہ نے اس کو اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو دار تھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿۷۰﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ

مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کہو تاکہ اللہ تمہارے عملوں کی اصلاح کرے اور تمہارے

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۷۱﴾ إِنَّا عَرَضْنَا

گناہ بخش دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اس نے بڑی مراد پائی ﴿۴۱۱﴾ ہم نے امانت

الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ

کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے

مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَ

اور انسان نے اس کو اٹھا لیا کیونکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل تھا ﴿۴۱۲﴾ (انجام یہ ہوگا) کہ اللہ منافق مردوں اور منافق

الْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے گا

---

۴۱۱ ۔ آیات ۶۹ تا ۷۱ ۔ ان میں یہ حکم ہے کہ رسول صلعم پر عیب مت لگاؤ جس طرح موسٰی پر لگائے گئے تھے ۔ اور اللہ نے ان کی بریت ثابت کر دی تھی ۔ اور یہ کہ اللہ سے یعنی اس کے قانون سے اپنا بچاؤ کرنا چاہیے ۔ بات سیدھی کرنی چاہیے تب پیچدار ۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال کو نقص سے محفوظ رکھتا ہے اور گناہوں کی مغفرت کرتا ہے ۔ بھاری کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے ۔ رسول کے بعض کام جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور کسی حکمت کے ماتحت ہوتے ہیں لوگ اکثر ان کی حکمت سے آگاہ نہیں ہوتے اور زبان درازی کرنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ کثرتِ ازدواج اور متبنّیٰ کی مطلقہ سے نکاح پر کرتے ہیں ۔

۴۱۲ ۔ آیت ۷۲ ۔ اس آیت میں امانت سے مراد یہ ہے کہ اپنے اختیار کو ان شرعی قوانین کے ماتحت رکھیں گے جن کی اطاعت اور معصیت سے ثواب اور عذاب پیدا ہوتا ہے ۔ اور عرض سے یہ مراد ہے کہ امانت ان کی استعدادوں کے سامنے پیش کی گئی ۔ اور اِبا سے مراد ہے کہ ان کی طبیعت نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا جو ان کی لیاقت اور استعداد کے موافق نہ تھی ۔ اور انسان کے اٹھانے سے یہ مراد ہے کہ اس کے اندر اس امانت کے اٹھانے کی قابلیت رکھی گئی تھی ۔ اور ظلوماً جہولاً اس امانت کے اٹھا لینے کی تعلیل ہے کہ انسان ظلوم اور جہول تھا اس واسطے اس بار کے اٹھانے کے قابل تھا ۔ ظلوم اس کو کہا جا سکتا ہے جو عدل کر سکتا ہو مگر عدل نہ کرے اور جہول وہ ہے جو علم حاصل کر سکتا ہے مگر عالم نہ ہو ۔ انسان کے بغیر باقی مخلوقات یا تو عالم و عادل ہیں یا ظلم اور جہل کا ارتکاب نہیں کر سکتے ۔ جیسا ملائک یا نہ عالم ہیں نہ عادل اور نہ ان میں یہ لیاقت ہے کہ علم اور عدل کسب کر سکیں جیسے کہ بہائم ۔ تکلیف کی استعداد اسی ہستی میں ہو سکتی ہے کہ جس کا کمال بالقوہ ہو نہ بالفعل ۔ اگلی آیت ۷۳ میں لام لیعذب لام العاقبۃ ہے یعنی حمل امانت کا انجام یہ ہوگا کہ مطیعوں کے لیے تنعیم اور عصاۃ کے لیے تعذیب ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قوتیں رکھی ہیں ملکیہ اور بہیمیہ اور ان دونوں میں تجاذب اور تزاحم رہتا ہے ۔ کبھی ایک کبھی دوسری غالب آتی ہے ۔ پہلی علو کی طرف اور دوسری سفل کی طرف کھینچتی ہے ۔ اور ان کا توازن قائم کرنے کے لیے عقل دی گئی ہے ۔

امور مفوضہ کا عرض امانت پر انسان

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٧٣

اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمت سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ

سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی ستائش ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝١ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

اور وہ حکمت والا ہے باخبر ہے وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے

مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ کر جاتا ہے اور وہ رحم کرنے والا ہے بخشنے والا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ وہ گھڑی

لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

ہمیں نہیں آئے گی کہو ہاں مجھ کو اپنے پروردگار کی قسم ہے جو غیبوں کے جاننے والا ہے تم پر ضرور آئے گی ایک ذرہ بھر چیز بھی نہ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ

آسمانوں میں اور نہ زمین میں اس سے پوشیدہ ہے اور نہ اس سے بھی چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز ہے جو ایک کھلی کتاب میں

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٣ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

نہ ہو (وہ گھڑی اس واسطے آئے گی) تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزا دے وہی لوگ ہیں جن کے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

لئے گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ ہمارے احکام کو نہ چلنے دینے کی کوشش کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

لئے دردناک عذاب کی سزا ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ تیرے پروردگار کی طرف سے تیری طرف اتارا

مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ

گیا ہے وہ حق ہے اور وہ غالب سب خوبیاں اپنے اندر جمع رکھنے والے خدا کے رستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور کافر کہتے ہیں کیا

كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ

تم کو ایسا مرد بتائیں جو تمکو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور

سورۃ السبا مکیۃ

۴۱۳ - آیت ۳ - اس آیت کے آخر میں کتاب مبین سے لوح محفوظ یا نیچر کی کتاب مراد ہے اور آیت ۴ کے آغاز میں لیجزی الذین لفظ لتاتینکم کے متعلق ہے۔ یعنی وہ ساعت تم پر اس واسطے آئے گی کہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں جزا دے اور ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو ناکام کرنے کی سعی کرتے ہیں سزا دے۔

لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۷﴾ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا

نئے جنم میں آ و گے ۔ یا تو اس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اس کو جنون ہے (یہ دونوں باتیں نہیں) بلکہ

يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ﴿۸﴾ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ پرلے درجے کے گمراہ ہیں ۔ تو کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ

جو ان کے آگے اور پیچھے ہیں نظر نہیں کی ۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں

أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿۹﴾

یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں ۔ ضرور اس میں ہر ایک رجوع کرنے والے بندے کے لئے ایک نشان ہے

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی دی ۔ اے پہاڑوں کے رہنے والو اس کے ساتھ تم بھی اللہ کی طرف رجوع کرو اور قوم طیر کو بھی یہی حکم دیا

الْحَدِيدَ ﴿۱۰﴾ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا

اور ہم نے لوہا اس کے لئے نرم کر دیا ۔ کہ اس سے پوری کھلی زرہیں بنا ۔ اور کڑیوں کے جوڑنے میں اندازہ نگاہ رکھ اور عمل نیک کرو ۔ میں تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَ

کاموں کو دیکھتا ہوں ۔ اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا اس کے کام میں لگائی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی ہوتی اور شام کی

أَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ

منزل ایک مہینہ کی ۔ اور ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا ۔ اور غیر قوم کا ایک معمار تھا جو اپنے بادشاہ کی اجازت سے اس کے آگے کام کرتا تھا

وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا

اور جو ہمارے حکم سے پھرتا ہم اسکو آگ کا عذاب چکھاتے ۔ معمار اس کے لئے جو وہ

يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا

چاہتا بناتے ۔ عبادت گاہیں اور مورتیں اور لگن جیسے تالاب اور چولہوں پر جمی ہوئی دیگیں ۔ اے داؤد کا کنبہ

آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ

شکر بجا لاؤ ۔ اور میرے بندوں میں سے شکر گزار تھوڑے ہیں ۔ تو جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم دیا

الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ

تو لوگوں کو اسکی موت ایک زمینی انسان نے بتائی جو اس کے عصا یعنے سلطنت کو کھا تا رہا ۔ جب اسکی سلطنت کا عصا

تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱۴﴾

گر گیا تب غیر قوموں پر اس کے ضعف کی حقیقت کھلی کہ اگر وہ اس مخفی بات کو جانتے تو رسوا کرنے والے عذاب میں (یعنی سلیمان کی ماتحتی میں) نہ رہتے

---

۴۱۴ ۔ آیات ۱۲ و ۱۳ ۔ آیت ۱۲ سے یہ مراد ہے کہ حضرت سلیمان کے جہاز سمندر میں تجارت کے لیے چلتے تھے ۔ تواریخ ۲ باب ۹ اور اس کے علاقہ میں پگھلے ہوئے تانبہ کا چشمہ تھا ۔ اور جن سے مراد غیر قوم کے آدمی ہیں اور یہاں جنوں میں سے جس کا ذکر ہے ایک کاریگر حورام آبی نام تھا جس کو صور کے بادشاہ نے سلیمان کی عمارت بنانے کے لیے بھیجا تھا ۔ اور وہ اپنے بادشاہ حورام کی اجازت سے سلیمان کے لیے پیتل کے برتن وغیرہ بناتا تھا اور اس کام میں وہ بڑا کمال رکھتا تھا ۔ (تواریخ ۲ باب ۲)

۴۱۵ ۔ آیت ۱۴ ۔ جب سلیمان پر اللہ تعالے نے موت وارد کی تو اس کی موت کے آثار ایک دابۃ الارض (باقی بر صفحہ ۴۳۸)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ كُلُوْا مِنْ
سبا کے لوگوں کے لئے ان کے اپنے گھروں میں ایک نشان تھا دائیں اور بائیں دو باغ تھے (یہ حالت پکار کر کہہ رہی تھی کہ) اپنے پروردگار

رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ⑮ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا
کی روزی میں سے کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ فرحت بخش شہر ہے اور گناہ بخش پروردگار ہے تو انہوں نے شکر گذاری سے منہ پھیر

عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ
لیا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا (جس کا بند ٹوٹ گیا تھا) اور ہم نے ان کو ان کے دو باغوں کے بدلے دو اور باغ دیئے جن کے میوے

اَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ⑯ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ
تلخ تھے اور ان میں جھاؤ اور تھوڑی سی بیری کے درخت تھے یہ سزا ہم نے ان کو کفران نعمت کی وجہ سے دی تھی اور ہم ناشکروں کے

اِلَّا الْكَفُوْرَ ⑰ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً
سوا کسی کو سزا نہیں دیتے اور ہم نے ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی کئی نمایاں بستیاں آباد کر رکھی

وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ⑱ فَقَالُوْا رَبَّنَا
تھیں اور ہم نے ان میں سفر کرنا آسان کر رکھا تھا (حالت پکار کر کہتی تھی کہ) ان بستیوں میں رات اور دن امن سے سفر کرو تو انکی حالت اپنے

بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ
پروردگار سے یہ تقاضا کرتی تھی کہ ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے اور انہوں نے (ناشکری سے) اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہم نے ان کے افسانے بنا

مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
دیے اور انکو ریزہ ریزہ کرکے بکھیر دیا ان واقعات میں ہر ایک صبر کرنے والے شکر کرنے والے کیلئے البتہ نشانات ہیں ۴۱۹ اور شیطان نے ان پر اپنا

اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑳ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ
گمان سچ کر دکھایا مومنوں کی ایک جماعت کے سوا باقی اس کے پیچھے ہو لئے اور شیطان کو ان پر کوئی قابو نہ تھا

(بقیہ صفحہ ۴۳۷) (ایک سفلی آدمی یعنی اس کے بیٹے سے ظاہر ہوئے جو اس کے عصائے سلطنت کو کھا گیا۔ جب اس کی سلطنت پر اس کے نالائق بیٹے رجعام کے سبب سے ضعف آگیا تو غیر قوموں کے لوگ جو مختلف کاموں پہ لگے ہوئے تھے اُن کو افسوس ہوا کہ سلیمان کی سلطنت کا ضعف اُن کو اس سے پہلے معلوم ہوتا جو ان کی نظروں سے پوشیدہ رہا تو مزدوروں کی طرح مشکل کاموں میں آج تک پھنسے نہ رہتے۔

---

۴۱۹ ۔ آیات ۱۵ تا ۱۹ ۔ سبا علاقہ یمن میں ہے۔ اہلِ سبا نے پہاڑیوں کے پانیوں کو بند ڈالکر ایک جھیل کی صورت میں جمع کیا ہوا تھا جس سے وہ اپنے باغات کو جو دائیں بائیں تھے سیراب کرتے تھے۔ ان کے کفرانِ نعمت کے سبب بند ٹوٹ گیا اور جھیل کے پانی نے سیلاب بن کر باغوں کو برباد کیا اور جیسا کہ سیلابوں کی وادیوں میں دستور ہے وہاں پیلو اور جھاؤ اور بیری کے درخت اُگ آئے۔ ایک دوسرے واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سبا اور شام کے درمیان اہلِ یمن کے سفر کی سہولت کے لیے رستہ سے نظر آنے والی بستیاں موجود تھیں اور اہلِ سبا کی تجارت بڑی رونق پر تھی۔ اور لوگ آسودہ حال تھے۔ اس کا بھی اہلِ سبا نے کفران کیا اور اپنے بدرویہ سے ظاہر کیا کہ ان سے یہ نعمت سلب کی جائے۔ چنانچہ وہ بستیاں اُجڑ گئیں اور سفر دشوار ہو گیا۔ آیت ۱۹ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان واقعات میں ہر صابر شاکر کے لیے نشانات ہیں۔ شاکر کے لیے تو یہ نشان ہے کہ اس سے نعمت سلب نہیں کی جاتی بلکہ مزید نعماء سے سرفراز کیا جاتا ہے اور صابر کے لیے یہ نشان ہے کہ اگر اس کو ایسے نعماء سے متمتع نہیں کیا گیا تو اس کو یہ خیال کر کے صبر پر استقامت چاہیے کہ کئی خداوندانِ نعمت اللہ تعالیٰ کے نعماء کے شکر یہ سے عہدہ برآنہ ہو کر صفحہ ہستی سے مٹا دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا ہے کہ ایسے لوگوں میں اُن کو شامل نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ معرضِ خطر میں ہیں۔

اہل سبا کا کفران نعمت اور اس کی سزا

سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ
(لیکن اس کے وسوسہ انداز مقرر کرنے سے) غرض یہ ہے کہ ہم معلوم کرلیں کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور ان میں سے کون ہے جو اس سے شک میں رہتا ہے اور

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ
تیرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے کہو جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو ان کو پکار دیکھو وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں ہیں

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا
نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان دونوں چیزوں میں ان کی کچھ شراکت ہے اور نہ

لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى
ان میں سے اللہ کا کوئی مددگار ہے اور سفارش اس کے ہاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتی مگر اس کو جس کے لئے وہ اجازت دے یہاں تک

اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾
کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ (جو کلام خدا کی ہیبت سے پیدا ہوتی ہے) دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار (بلاواسطہ خدا کا حکم حاصل کرتی ہیں ان کا حال یہ ہے)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
نے کیا کہا تو بعض وہ حق بات جو کبھی گوگو بھی کہدیتے ہیں (ان ہیبت کی وجہ یہ ہے) کہ اللہ کی ذات بہت بلند اور بہت کبریائی رکھنے والی ہے ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین سے تم کو کون روزی

اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾
دیتا ہے (خود کہدو) اللہ ہی دیتا ہے اور ہم یا تم سیدھے رستہ پر ہیں یا ظاہر گمراہی میں ہیں کہو تم ہمارے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھے جاؤ گے اور ہم تمہارے عملوں کی نسبت پوچھے

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ
جاوینگے کہو ہمارا پروردگار ہم کو ایک جگہ جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کا فیصلہ کر دے گا اور وہ ٹھیک فیصلہ کرنیوالا اور جاننے والا ہے کہو جو شریک تم نے اللہ

الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ
کے ساتھ ملا رکھے ہیں وہ مجھ کو بھی دکھلاؤ ہرگز کوئی نہیں بلکہ وہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے اور ہم نے تو تم کو سب لوگوں کے

اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور کہتے ہیں تم سچے

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ
ہو تو بتاؤ وہ وعدہ کب پورا ہوگا کہو تمہارے لئے اس کے پورا ہونے کی میعاد ایک دن ہے تم اس سے نہ تو

عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
ایک گھڑی پیچھے رہو گے اور نہ اس سے آگے بڑھ سکو گے ف ۴۱۸ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے ایمان

ع ۲ / ۱۲ / ۸

ع ۳ / ۹ / ۱۰ (النصف)

---

۴۱۷ ۔ آیت ۲۳ ۔ اکثر لوگ شفاعت کی امید پر غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ۔ مگر شفاعت بغیر رضائے الٰہی نہیں ہو سکتی اور رضائے الٰہی بغیر اذنِ الٰہی معلوم نہیں ہو سکتی اور اذنِ الٰہی اللہ تعالےٰ کے الہام پر موقوف ہے اور یقینی الہام سے انبیا اور ملائکہ مخصوص ہیں اور ان کی بھی یہ حالت ہوتی ہے کہ الہام کے وقت ان پر غشی طاری ہوتی ہے اور جب ان کو افاقہ ہوتا ہے تو اپنے قلب سے کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار نے کیا کہا تو قلب ان کو حق بات سنا دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے علو اور کبریائی کی ہیبت کا نتیجہ ہے ۔ جب انبیا کا یہ حال ہو تو اوروں کی کیا کیفیت جن سے مشرک شفاعت کی توقع رکھتے ہیں ۔

۴۱۸ ۔ آیت ۳۰ ۔ اس میں ایک دن سے مراد ایک سال ہے ۔ پیشین گوئیوں میں ایک سال کو ایک دن حساب کیا جاتا ہے ۔ بدر کی جنگ جس میں کفار کو ہزیمت ہوئی ہجرت کے ایک سال بعد ہوئی تھی ۔

وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ

لائیں گے اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم اپنے پروردگار کے آگے کھڑے کئے جاویں گے

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

ایک دوسرے کی بات کو رد کرینگے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم

جب ہدایت تمہارے پاس آ گئی تو کیا اس (کے قبول کرنے) سے ہم نے تم کو روکا تھا (ایسا تو نہیں) بلکہ تم خود

مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ

مجرم تھے اور کمزور بڑوں سے کہیں گے (یہ بات تو نہیں) بلکہ تمہارے رات دن کے

وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ

حیلے تھے جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے ساتھ شریک ٹھیرائیں اور جب عذاب دیکھ لیں گے تو

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ

اظہار ندامت کریں گے اور جو لوگ کفر کرتے رہے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے ان کو بدلا نہیں دیا

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا

جاویگا مگر مطابق اسکے جو وہ کرتے رہے اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اس کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ

إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ

جس چیز کے ساتھ تم کو بھیجا گیا ہے ہم اسکو نہیں مانتے اور یہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہمکو

بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

عذاب نہیں دیا جاوے گا کہو میرا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا

لوگ (اسکی مصلحت کو) نہیں جانتے اور تمہارے مال اور اولاد ایسی چیز نہیں ہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں

ع ٤

زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا

مگر جو لوگ ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جنکو ان کے عمل کی جزا دہری دی جاوے گی اور

وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ

اور وہ بالاخانوں میں امن سے رہیں گے جو لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے احکام کو نہ چلنے دیں وہ لوگ عذاب میں

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

حاضر کئے جاویں گے کہو میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور

وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ

جس کے لئے چاہتا تنگ کرتا ہے اور جو چیز تم خرچ کر دیتے ہو تو وہ اس کا بدلا دے آتا ہے اور وہ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے اور جس دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾ قَالُوا

ہم سب کو جمع کرینگے پھر فرشتوں سے کہیں گے کیا یہ لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے

سُبحٰنَكَ اَنتَ وَلِیُّنَا مِن دُونِهِم بَل كَانُوا یَعبُدُونَ الجِنَّ اَكثَرُهُم

تیری ذات پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے نہ یہ بلکہ یہ تو شیطانوں کی پوجا کرتے تھے اکثر ان میں سے ان کو

بِهِم مُّؤمِنُونَ ﴿۴۱﴾ فَالیَومَ لَا یَملِكُ بَعضُكُم لِبَعضٍ نَّفعًا وَّلَا ضَرًّا وَنَقُولُ

مانتے ہیں آج تم ایک دوسرے کے نفع اور نقصان کے اختیار وار نہیں ہونگے اور ہم ظالموں سے

لِلَّذِینَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِی كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتلٰی

کہیں گے اس آگ کا عذاب چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے اور جب ان کو ہماری

عَلَیهِم اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوا مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیدُ اَن یَّصُدَّكُم عَمَّا كَانَ یَعبُدُ

کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک مرد ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو ان (معبودوں) سے روک دے

اٰبَاؤُكُم وَقَالُوا مَا هٰذَا اِلَّا اِفكٌ مُّفتَرًی وَقَالَ الَّذِینَ كَفَرُوا لِلحَقِّ لَمَّا

جن کی بندگی تمہارے باپ دادے کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ صرف ایک بنایا ہوا جھوٹ ہے اور کافروں نے حق کے بارے میں جب ان کے

جَآءَهُم اِن هٰذَا اِلَّا سِحرٌ مُّبِینٌ ﴿۴۳﴾ وَمَا اٰتَینٰهُم مِّن كُتُبٍ یَّدرُسُونَهَا وَمَا

پاس آیا تو یہ کہا کہ یہ تو صرف صریح باطل ہے اور ہم نے انکو کوئی کتابیں نہیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہوں اور نہ

اَرسَلنَا اِلَیهِم قَبلَكَ مِن نَّذِیرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِینَ مِن قَبلِهِم وَمَا بَلَغُوا

تم سے پہلے ہم نے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے اور ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا تھا اور جو کچھ ہم نے

مِعشَارَ مَا اٰتَینٰهُم فَكَذَّبُوا رُسُلِی فَكَیفَ كَانَ نَكِیرِ ﴿۴۵﴾ قُل اِنَّمَا اَعِظُكُم

انکو دیا تھا اس کے دسویں حصہ کو بھی یہ لوگ نہیں پہنچے تو انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میری ناخوشی کا انجام کیسا ہوا کہو میں تم کو صرف

ع ۹ ۱۱

بِوَاحِدَةٍ اَن تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن

ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر فکر دوڑاؤ تمہارے رفیق کو کوئی جنون

جِنَّةٍ اِن هُوَ اِلَّا نَذِیرٌ لَّكُم بَینَ یَدَی عَذَابٍ شَدِیدٍ ﴿۴۶﴾ قُل مَا سَاَلتُكُم

نہیں یہ تو تم کو ایک سخت عذاب کے آنے سے ڈراتا ہے جو آگے آنے والا ہے کہو اگر میں نے تم سے کچھ

مِّن اَجرٍ فَهُوَ لَكُم اِن اَجرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیءٍ شَهِیدٌ ﴿۴۷﴾ قُل

اجر مانگا ہو وہ تو تمہارے ہی بھلے کی بات ہے (باقی) میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز کا شاہد حال ہے کہو

اِنَّ رَبِّی یَقذِفُ بِالحَقِّ عَلَّامُ الغُیُوبِ ﴿۴۸﴾ قُل جَآءَ الحَقُّ وَمَا یُبدِئُ البَاطِلُ

میرا پروردگار (دلوں میں) حق بات ڈال دیتا ہے وہ غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے کہو حق آگیا ہے اور باطل سے نہ پہلے کچھ بنا نہ آئندہ

وَمَا یُعِیدُ ﴿۴۹﴾ قُل اِن ضَلَلتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰی نَفسِی وَاِنِ اهتَدَیتُ فَبِمَا

کچھ بنے گا ۴۱۶ کہو اگر میں غلطی پر ہوں تو میری غلطی کا وبال مجھ پر ہے اور اگر میں راہ راست پر ہوں تو اس وحی کی وجہ سے ہے

یُوحِی اِلَیَّ رَبِّی اِنَّهُ سَمِیعٌ قَرِیبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَو تَرٰی اِذ فَزِعُوا فَلَا فَوتَ وَاُخِذُوا

جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا اور نزدیک ہے اور کاش تم دیکھتا جب یہ گھبرا جائیں گے تو بچ نہ سکیں گے

مِن مَّكَانٍ قَرِیبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوا اٰمَنَّا بِهِ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِیدٍ ﴿۵۲﴾

اور نزدیک جگہ سے پکڑے جاویں گے اور کہیں گے کہ ہم رسول پر ایمان لائے اور دور جگہ سے ایمان تک ان کا ہاتھ کس طرح پہنچ سکتا ہے

۴۱۶۔ آیات ۴۸ و ۴۹۔ علام الغیوب پروردگار اسے حق بھیجتا ہے۔ کہدو کہ حق جو آنے والا تھا وہ آگیا اور آئندہ عرب کی سرزمین میں نہ کوئی نئی بت پرستی شروع ہوگی اور نہ سابقہ بت پرستی عود کرے گی۔

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَ

حالانکہ وہ (دنیا میں) پہلے اس کا انکار کرتے رہے اور دور جگہ سے بے دیکھے نشانہ مارتے رہے اور ان کے درمیان اور

بَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

ان کی خواہشوں کے درمیان روک ڈال دی جاوے گی جیسا کہ انکے ہم جنسوں کے ساتھ پہلے کیا گیا یہ لوگ (دنیا میں) ہلاکت میں ڈالنے والے شک میں رہے

سُورَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ

سب ستائش اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو تین

مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

تین چار چار پر ہیں اپنی مخلوق میں جو چیز چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۴۲۱

مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ

اپنی جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور جو چیز روک لے تو اس کے سوا اس کو

لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ

کوئی بھیجنے والا نہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں یاد کرو

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ

کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں سے

تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

(باطل کی طرف) پھرائے جاتے ہو اور اگر یہ تم کو جھٹلائیں (تو پرواہ نہ کر) تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور اللہ کی طرف سب کام لوٹائے

الْأُمُورُ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا

جاتے ہیں لوگو! ضرور اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ ادنیٰ زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکا

يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا

دینے والا (شیطان) تم کو اللہ کے بارے میں دھوکا دے شک نہیں شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اس کو دشمن سمجھو وہ اپنے

۴۲۰۔ آیت ۵۴۔ موت انسان اور اس کی محبوبہ خواہشوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ اور عالم برزخ کا دوزخ یہی ہے جس میں قیامت تک رہتا ہے۔

سورۂ فاطر مکیۃ

۴۲۱۔ آیت ۱۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین مادہ سے پیدا کیے اور ان کے نظام کے لیے ملائک بے مادہ پیدا کیے اور پھر ایک میں ایک سے زیادہ قوی حسب ضرورت رکھے ہیں جن کو جناح یعنی پروں سے تعبیر کیا ہے کیونکہ جو میں حرکت کرنے والی ہستیاں ہماری نظروں میں پردار ہوتی ہیں۔

يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝٦ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ
گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں شامل ہوں جنہوں نے انکار کر دیا ہے ان کے لیے

شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝٧ أَفَمَن
سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے ان کے لیے گناہوں کی بخشش ہے اور نیکیوں کیلئے بڑا اجر ہے تو کیا جس

ع ۷ / ۱۳

زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ
شخص کو اس کا برا عمل آراستہ دکھایا گیا ہے پھر وہ اسکو اچھا سمجھتا ہے (تو اس سے نیکی کی امید ہو سکتی ہے) تو شک نہیں کہ اللہ (یعنی اسکی سنت) جسے چاہتی ہے گمراہی

عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝٨ وَاللّٰهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ
میں رکھتی ہے اور جسے چاہتی ہے ہدایت پر رکھتی ہے تو تیری جان ان پر افسوس کرکے چلی نہ جائے ضرور اللہ کو معلوم ہے جو کام یہ بناتے ہیں اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے تو وہ بادل

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ إِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ
کو ابھار دیتے ہیں پھر ہم اسکو مردہ زمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتے ہیں لوگوں کا جی اٹھنا

النُّشُورُ ۝٩ مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ
اسی طرح ہوگا ۴۲۲ جو شخص عزت چاہتا ہے تو عزت ساری اللہ ہی کی ہے پاک روحیں اللہ کی طرف چڑھتی ہیں اور نیک عمل ان کو

وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَ
اوپر چڑھاتا ہے اور جو لوگ برے منصوبے کرتے رہتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان

مَكْرُ أُولٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝١٠ وَاللّٰهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
لوگوں کے منصوبے بھی ملیامیٹ ہو جاوینگے ۴۲۳ اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑے بنایا

أَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا
اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم سے اور نہ کسی عمر والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ اسکی عمر گھٹائی

يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتٰبٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝١١ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ
جاتی ہے مگر وہ اللہ کی (نیچر کی) کتاب میں موجود ہے یہ امر اللہ کے اوپر آسان ہے اور دو سمندر ایک طرح کے

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا
نہیں ایک میٹھا خوش ذائقہ اس کا پینا خوشگوار ہے اور ایک کھاری کڑوا ہے اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے

طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن
ہو اور زیور نکالتے ہو جسکو تم پہنتے ہو اور تو کشتی کو دیکھتا ہے کہ دریا کو پھاڑتے چلی جاتی ہے تاکہ تم اللہ کا

فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝١٢ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ
فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے

---

۴۲۲ — آیت ۹ — قرآن کریم کا انداز یہ ہے کہ قیامت کے جسمانی حشر اور دنیا کے روحانی حشر کے لیے ایک نظارہ پیش کرتا ہے جو مدام ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر زمین کے ایک قطعہ کی طرف لے جاتی ہیں مینھہ برستا ہے اور زمین جو خشک مردہ کی طرح پڑی تھی خوشنما نباتات سے سبز ہو جاتی ہے۔

۴۲۳ — آیت ۱۰ — عزت کے طالب یاد رکھیں کہ عزت کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے پاس عزت اسی کو ملتی ہے جو ایمان اور عمل صالح رکھتا ہو۔ ایمان جس کو کلمہ طیبہ سے تعبیر کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف مرفوع ہوتا ہے اور اس کا رفع بقدر عمل صالح کے ہوتا ہے۔

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ
سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے کہ ہر ایک اپنے مقررہ وقت کا چکر لگا رہا ہے یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے سلطنت اسی کی ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا
اور جنکو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں

دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا
سنتے اور اگر سنیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کرینگے اور خدائے

يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ
باخبر کی طرح کوئی شخص تم کو حقیقت بتانے کا نہیں ۴۴۵ لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ وہ بے نیاز ہے تمام خوبیاں اپنے اندر

الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
جمع رکھنے والا ہے اگر وہ چاہے تو تم کو اٹھا لیجائے اور نئی خلقت لا بسائے اور ایسا کرنا اللہ پر دشوار

بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ
نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھل بوجھ اٹھانے کے لئے کسی کو پکارے تو اس کا بوجھ نہیں

شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا
بٹایا جاوے گا اگرچہ جسکو پکارتا ہے وہ اس کا رشتہ دار کیوں نہ ہو تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں

الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي
اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص سدھرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے سدھرتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اندھا اور

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا
سوجاکھا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرے اور روشنی اور نہ چھاؤں اور دھوپ اور نہ

يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن
زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنا تا ہے اور تو ان لوگوں کو جو قبروں میں پڑے

فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن
ہیں نہیں سنا سکتا تو صرف ڈرانے والا ہے ہم نے تم کو حق دیکر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور

مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
کوئی امت نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو اور اگر یہ تم کو جھٹلائیں (تو پروا نہ کر) جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا

نظام عالم میں حکمت اور قدرت

۴۴۴ — آیات ۱۱ تا ۱۴ — نظام عالم کے کچھ حصّہ کا نقشہ کھینچا ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت اور حکمت پر دلالت کرتا ہے۔ سب اشیا کا مادہ ایک ہے۔ پھر اسی سے نر یا مادہ بن جاتا ہے حمل اور وضع حمل۔ یہ تغیرات اللہ تعالیٰ کے علم کے ماتحت ہوتے ہیں نہ اپنے طبعی خواص کے ماتحت۔ بعض کی عمریں بڑھائی جاتی ہیں بعض کی گھٹائی جاتی ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی محفوظ کتاب کے اندراجات ہیں۔ اسی کے مطابق واقعات بنتے ہیں۔ بحر دو ہیں میٹھا اور کھاری دونوں انسان کے لیے مفید ہیں۔ اسی طرح روشنی اور تاریکی یعنی نہار اور لیل اور شمس و قمر جو ایک نہار کو روشن کرنے والا اور دوسرا رات کو روشن کرنے والا ہے۔ ہر ایک معین وقت پر اپنے اپنے مدار پر چلتا ہے۔ اس نظام کا مالک تمہارا رب ہے۔ بادشاہی اسی کے ہاتھ میں ہے جن کو اس کے سوا تم پکارتے ہو وہ ذرہ بھر بھی قبضہ نہیں رکھتے۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ

ان کے پاس پیغمبر کھلے نشانوں اور صحیفوں اور روشن کتابوں کے ساتھ آئے تھے پھر جنہوں نے انکار کیا تھا میں نے

كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا

انکو پکڑا تو میری ناخوشی کا انجام کیسا ہوا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی

ع ۳/۱۲ ۱۵

بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا

کے ذریعہ مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور (اسی طرح) پہاڑوں میں مختلف رنگتوں کے خطے ہیں سفید اور سرخ اور

وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ

کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کی رنگتیں مختلف ہیں اللہ سے

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ

اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں بیشک اللہ غالب بخشنے والا ہے جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت

كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ

کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور کھلے طور پر خرچ کرتے ہیں انکو اپنے

تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

بیوپار سے امید ہے کہ تباہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ انکو ان کے اجر پورے دے گا اور اپنے فضل سے انکو زیادہ بھی دے گا کیونکہ وہ گناہوں کا

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

بخشنے والا نیکی کی قدردانی کرنے والا ہے اور ہم نے خدا کی کتاب میں سے جو چیز تیری طرف وحی کی ہے وہی حق ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی

يَدَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا

تصدیق کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں (کی حالت سے جو اس زمانہ میں ہی) باخبر ہے اسکو دیکھ رہا ہے (اگلی امتوں کے بعد) ہم نے خدا کی کتاب کا وارث

مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ

ان لوگوں کو بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں سے انتخاب کر لیا ہے سو کوئی ان میں سے اپنے نفس پر ستم کرنے والا ہے اور کوئی ان میں سے درمیانی چال

بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

چلنے والا ہے اور کوئی ان میں سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں اوروں سے آگے بڑھنے والا ہے یہ کتاب کا وارث بنانا بڑا فضل ہے ۴۲۵ (ان کے لئے) ہمیشہ رہنے

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ

کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہونگے اور ان میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جاویں گے اور ان میں ان کا لباس ریشمی ہوگا اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ

کہیں گے سب ستائش اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے غم اتارا بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا ہے قدردان ہے جس نے ہم کو اپنے

---

۴۲۵ - آیت ۳۲ - اقوام میں روحانی انتظام اس طرح چلا آتا تھا کہ ہر قوم کو جدا کتاب اور شریعت اور جدا نبی دیا جاتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے الہامی کتاب کا وارث جو جملہ اقوام کے لیے دی گئی ہے اپنے برگزیدہ بندوں کو بنایا۔ ان برگزیدہ بندوں میں اپنی نفسوں پر ظلم کرنے والے بھی ہیں اور میانہ رو بھی ہیں۔ اور اللہ کے اذن سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے بھی ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کو دیا ہے۔ یہ آیت بڑی امید دلانے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہگاروں کو بھی اپنے برگزیدہ بندوں میں داخل کیا ہے۔

اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾
فضل سے سکونت کے گھر میں اتارا جس میں نہ تو ہم کو کوئی مشقت پہنچتی ہے اور نہ ہم کو تکان لاحق ہوتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ
اور جو لوگ منکر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو انکی قضا آتی ہے کہ مر جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا

عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ
کیا جاتا ہے ہم ہر ناشکرے کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں اور وہ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو یہاں سے نکال

صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ
تاکہ ہم نیک عمل کریں نہ ویسے جو پہلے کرتے رہے ہیں (اللہ کہا جاویگا) اور کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس کو سوچنا ہوتا وہ اس میں سوچ لیتا اور

النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ
تمہارے پاس ہمارا ڈرانے والا بھی آیا تو عذاب چکھو ظالم لوگوں کے لئے کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جاننے

ع ۱۱ ۱۶

الْاَرْضِ اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ
والا ہے بیشک وہ سینوں کے مخفی رازوں کو بھی جانتا ہے وہی ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا تو

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا وَلَا
جو شخص ناشکری کریگا تو اسکی ناشکری کا وبال اسی پر ہوگا اور کافروں کو ان کا کفران کے پروردگار کے ہاں ناراضی بڑھاتا ہے اور

يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ
کافروں کو ان کا کفر نقصان بڑھاتا ہے کہو کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي
ہو مجھ کو دکھاؤ انہوں نے کچھ زمین بنائی ہے یا آسمانوں میں ان کی کچھ شراکت ہے

السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُونَ
یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی کوئی کھلی سند رکھتے ہیں (ان میں کوئی بات بھی نہیں) بلکہ یہ ظالم جو ایک دوسرے کو

بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا
وعدہ دیتے ہیں صرف دھوکا ہے بیشک اللہ نے آسمانوں اور زمین کو تھاما ہوا ہے کہ اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں

وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَ
اور اگر ٹل جاویں تو اس کے سوا کوئی نہیں کہ ان کو تھام سکے بیشک اللہ بردبار ہے بخشنے والا ہے اور

اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
یہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر انکے پاس کوئی ڈرانیوالا آئے گا تو وہ امتوں میں سے ہر ایک سے بڑھ کر ہدایت پانے والے

الْاُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ
ہونگے پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا آگیا تو اس کے آنے سے ان کی نفرت کو ترقی ہوئی ملک میں سرکشی کرنے لگے اور برے

مَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِينَ فَلَنْ
مشورے اور برا منصوبہ کرنے والے پر الٹ کر پڑتا ہے تو کیا لوگ اگلوں کی سنت کا انتظار کرتے ہیں سو تو اللہ کی سنت

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوا
میں ہرگز تبدیلی نہ پائیگا اور نہ اللہ کی سنت اپنے محل سے سرک کر پوری ہوگی اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں پس دیکھتے کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ ان سے قوت میں زیادہ سخت تھے اور اللہ ایسا نہیں ہے

لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۴۴ وَلَوْ

کہ آسمان اور زمین میں کوئی شے اس کو عاجز کر سکے بیشک وہ جاننے والا قدرت والا ہے اور اگر اللہ

يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

لوگوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی سطح پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا ولیکن ایک مقرر وقت تک انکو مہلت

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝۴۵

دیتا ہے (تو ہر ایک کو اس کے کسب کی جزا دے گا) کیونکہ اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رہا ہے

ع ۵

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰسٓ ۝۱ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ عَلٰي صِرَاطٍ

پُرحکمت قرآن کی قسم ہے کہ بے شک تو پیغمبروں میں سے ہی سیدھے رستے پر

مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۵ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ

ہے یعنی وہ قرآن جو غالب رحم کرنے والے کی طرف سے اتارا گیا ہے تاکہ تو ایسی قوم کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے

غٰفِلُوْنَ ۝۶ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓي اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ

جس کے سبب سے وہ بےخبر ہیں ۴۲۶ ان میں سے اکثر پر اللہ کا قول پورا ہوا جس کے سبب وہ مانتے نہیں ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈالے ہیں

اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

تو وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں جس کے سبب سے ان کے سر نیچے نہیں ہو سکتے اور ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ

اور ایک دیوار انکے پیچھے بنادی ہے پھر اوپر سے انکو ڈھانک دیا ہے جس کے سبب سے وہ دیکھ نہیں سکتے اور ان کے لئے یکساں ہے کہ

سورۂ یٰسٓ مکیّہ

۴۲۶ — آیات ۱ تا ۶ - آیت ۲ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کی قسم کھائی - قرآنِ کریم میں بدیہیات کو نظریات کے اثبات کے لیے بطور گواہ پیش کیا گیا - جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایسی سنت کو جو نمایاں ہے ایک نظریہ پر جس کی حقیقت حواس سے مخفی ہے بطور گواہ پیش کیا ہے - قسم درحقیقت کسی امر کے لیے بطور ایک گواہ کے ہوتی ہے - قرآنِ کریم جو حکمت علمی اور حکمت عملی پر مشتمل ہے جو کسی امی کے ادراک سے بعید ہے یہ خود گواہی دے رہا ہے کہ جس پر یہ اُترا ہے وہ اس ہستی کا رسول ہے جس نے ایسی اعلیٰ تعلیم دی ہے اور اسے صراطِ مستقیم سکھایا ہے - امر خاص اس بات پر توجہ کرنا چاہیے کہ یہ غالب رحم کرنے والی ذات کی طرف سے اُترا ہے جس سے اس طرف اشارہ ہے کہ منکرین کے ساتھ غلبہ اور مومنین کے ساتھ رحم کا سلوک کیا جائے گا - اس کا اوّل مقصود یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اس قوم کو ڈرایا جاوے اور تیار کیا جائے جس کے پاس اس سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ عرب ہیں -

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ

توان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے وہ نہیں مانیں گے تو صرف ان کو ڈراوے گا جو نصیحت پر چلے اور

خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى

بے دیکھے رحمٰن سے خوف کرے تو ان کو گناہوں کی بخشش اور نیکی کے عوض عزت کے صلہ کی خوشخبری سنا دو ہم ضرور ان مُردوں کو جلائیں گے

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ

اور جو کچھ یہ پہلے کر جاویں گے اور جو کچھ پیچھے چھوڑ جاویں گے ہم لکھ لیں گے اور ہر ایک چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں ثبت کیا ہوا ہے ف ۴۲۷ اور ان

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

کے لئے بستی کے رہنے والوں کا حال بیان کر (یہ لوگ غیر بنی اسرائیل تھے) جب ان کے پاس فرستادے آئے جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہم نے ایک تیسرے کے ساتھ ان کو قوت دی تو تینوں نے ان سے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں انہوں نے کہا تم تو

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا

ہمارے جیسے انسان ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری تم تو جھوٹ بولتے ہو انہوں نے کہا

رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا

ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم ضرور تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہم پر تو سوائے صریح پہنچانے کے اور کچھ نہیں انہوں نے کہا

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا

ہم نے تم کو منحوس پایا ہے اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور ہماری طرف سے تم کو سخت دکھ پہنچے گا انہوں نے کہا

طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا

تمہاری شامت اعمال تمہارے اپنے ساتھ ہے کیا تم (اس لئے ہم کو برا سمجھتے ہو) کہ تم کو تمہارے بھلے کی نصیحت کی گئی (نحوست ہم میں نہیں) بلکہ تم حد سے گذرنے

الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا

والی قوم ہو اور شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا آیا آ کر کہا اے میری قوم ان رسولوں کے پیچھے چلو ایسے لوگوں کے پیچھے چلو جو تم

يَسْــَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

سے کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں اور میرے لئے کیا وجہ کہ میں اسکی بندگی نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا

تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اس کے سوا اور معبود بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھ کو تکلیف پہنچانی چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ

تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ

کام نہ آئے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں میں نے ایسا کیا تو صریح گمراہی میں پڑوں گا میں تو

اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں تو تم میری بات سنو اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا اس نے کہا کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ

---

۴۲۷ - آیت ۱۲ - اس آیت میں رسول صلعم کے لیے تسلی ہے کہ اس قوم کو جس کا آیت ۹ میں ذکر ہے زندہ کیا جائے گا۔ ان کے اعمال اور آثار جو پیچھے چھوڑ جاویں گے وہ سب لکھ لیے جاویں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھے گئے ویسے ہی پیچھے آنے والی نسلوں کے لیے دنیا میں لکھے گئے ہیں بلکہ توراۃ میں بھی جس کو امام مبین سے تعبیر کیا ہے ان کے کارنامے درج ہیں۔

بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝٢٧ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ
میرے پروردگار نے مجھ کو بخشدیا اور مجھ کو معزز لوگوں میں شامل کیا اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر آسمان سے

مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝٢٨ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
نہ اتارا تھا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی وہ تو بس ایک سخت آواز تھی اور وہ یک دم

فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝٢٩ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا
بجھ کر رہ گئے بندوں کے حال پر افسوس ہے کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا جس کی ہنسی

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝٣٠ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ
نہ اڑاتے ہوں ف۴۲۸ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کئی امتیں ہلاک کر دیں کہ وہ انکی طرف

لَا يَرْجِعُونَ ۝٣١ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝٣٢ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ ع ۲
لوٹ کر نہیں آتے سب کے سب یکجا ہمارے پاس حاضر کئے جاویں گے ف۴۲۹ اور ان کے لئے مردہ زمین ایک

حواریان کی تکذیب پر قوم ہلاک

۴۲۸ ۔ آیت ۱۳ تا ۳۰ ۔ اس میں حضرت عیسیٰ کے حواریوں کا ذکر ہے جو غیر قوم کے ایک فرقہ کی طرف بھیجے گئے تھے اُنہوں نے ان کی تکذیب کی اور انہیں میں سے ایک نفر نے ان کی تائید کی اور وہ مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس شہید کو جنت میں جگہ دی وہ جنت میں تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کی قوم جانتی کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی مغفرت کی اور اس کو مکرم بنایا۔ اس کی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے آسمان سے لشکر بھیجنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ آسمان سے لشکر آیا کرتے ہیں۔ آسمان کی ایک آواز سے ساری قوم بجھ کر رہ گئی بندوں پر افسوس ہے کہ خدا کے رسولوں پر استہزا کرتے رہتے ہیں۔

تناسخ کی تردید

۴۲۹ ۔ آیات ۳۱ و ۳۲ ۔ ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ جو نسلیں ہلاک ہو جاتی ہیں وہ دنیا میں واپس نہیں آتیں سب نسل انسانی اوّل سے آخر تک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر کی جاوے گی۔ یہ نظریہ بطور ایک دعوے کے ہے جو تناسخ کے مقابلہ میں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس سورہ کے آخر تک تناسخ کی تردید کے لیے دلائل بیان کیے ہیں نباتات اور حیوانات جن میں انسان کی ہستی کا سامان ہے یہ سب انسان کے وجود سے ماقبل پیدا ہوئے تھے اور اجرام فلکی جن کے تاثرات کے ماتحت ان کا بقا ہے انسان کے اعمال نے نہیں بنائے ۔ بھی ان کے وجود سے ماقبل موجود تھے ۔ اگر دنیا کے کسی قالب میں اعمال کی جزا کافی مل سکتی ہے تو اس کو سزا کے لیے دوسرے قالب میں منتقل کرنے کی ضرورت نہیں دنیا میں محتاج اور بیمار اور ضعفا بھی ہیں اگر وہ کسی سزا بھگتنے کے لیے اس قالب میں آئے ہیں تو ان کی امداد رضائے الٰہی کے تحت نہیں چاہیے۔ جیسا کہ آیت ۴۷ میں تناسخ والوں نے خود بھی کہہ دیا ہے۔ انسانی قالب میں جب ایک شخص معمر ہو جاتا ہے تو اس کو اپنا کسب جو سابقہ قالب میں کیا ہے یاد نہیں رہتا تو دوسرے قالب میں جا کر کہاں یاد رہ سکتا ہے ۔ اور جب جدید قالب میں آتا ہی تو اپنے سابقہ قالب کے کسب سے کوئی چیز ساتھ لے کر نہیں آتا ۔ (اخرجکم من بطون امھٰتکم لا تعلمون شیئا) اس صورت میں وہ اپنی سزا سے کیا عبرت حاصل کر سکتا ہی جس کو یہ علم نہیں کہ یہ سزا کس جرم کے متعلق مل رہی ہے ۔ علاوہ اس کے اللہ تعالےٰ نے انسان کو محفوظ کرنے کے لیے دنیا میں کثرت سے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ہر ایک تکلیف جو پیش آتی ہے اس کے لیے درماں ہے ۔ مثلاً مہیب سمندر سے بچانے کے لیے اس کے واسطے کشتی بنائی ہے اور پھر اس کی روحانی حفاظت کے لیے بھی اسی کشتی کی طرح ایک روحانی کشتی یعنی اس کے لیے دستور العمل بذریعہ انبیاء ارسال کیا ہے ۔ یہ سامان دلالت کرتے ہیں کہ اسی قالب میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کا سامان رکھ دیا ہے ۔ یہ نہیں کہ ایک قالب عمل کے لیے ہی اور دوسرا سزا کے لیے۔ آگے جا کر اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہی کہ انسانی نسل کا انقطاع ایک ہی دفعہ اور ان کا حشر بھی ایک دفعہ ہوگا ۔ اور پھر اس فقرہ کو دہرایا ہے کہ فاذا ھم جمیع لدینا محضرون اس سے اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے کہ جزا سزا کی تکمیل اور ظالم مظلوم میں انصاف کرنے کے لیے اولین اور آخرین کا ایک جگہ اور ایک وقت میں اللہ کے حضور حاضر ہونا ضروری ہے۔ دنیا میں نیک و بد کے لیے ایک ہی قسم کے اسباب ہیں جن سے دونوں یکساں فائدہ اُٹھا (باقی بر صفحہ ۴۵۰)

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ

نشان ہے ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس سے ہم نے اناج نکالا کہ اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں

مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿۳۴﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا

اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس میں چشمے بہائے تاکہ اللہ کے اس فضل کا پھل کھائیں اور وہ

عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۵﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا

پھل ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے پاک ہے وہ ذات جس نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں زمین کی

تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ

روئیدگی سے اور ان کی اپنی جنس سے اور ان چیزوں سے جن کو یہ نہیں جانتے اور ان کے لئے رات بھی ایک نشان

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ

ہے ہم اس سے دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں تو یہ یک دم اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور سورج اپنے مدار پر چکر لگا رہا ہے (دوسرا ترجمہ۔ اور آفتاب اپنے قرارگاہ کی طرف چلا

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ

جا رہا ہے) یہ سورج کی رفتار غالب علم والے کا اندازہ لگایا ہوا ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں ٹھیرا دی ہیں یہاں تک کہ گھٹتے گھٹتے ٹیڑھی پتلی پرانی ٹہنی

الْقَدِيمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ

کی طرح ہو جاتا ہے نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا لے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے

النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۴۰﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ

اور ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں اور یہ بھی ان کے لئے ایک نشان ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی

الْمَشْحُونِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿۴۲﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

کشتی میں بٹھایا ہے اور ہم نے انکے لئے اس جیسی ایک چیز بنائی ہے جس پر یہ سوار ہوتے ہیں (شریعت کی کشتی) اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں

صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿۴۳﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿۴۴﴾ وَ

پھر نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہم نے اپنی رحمت سے (ان کو نجات کی کشتی دی ہے) اور ان کو ایک وقت تک بہرہ مند ہونے دیا ہے۔ اور

(بقیہ صفحہ ۴۴۹) سکتے ہیں قیامت میں ممتاز ہوں گے وامتازوا الیوم ایہا المجرمون دنیا کے جسام پر انسان کے اعمال کے نقوش عموماً نمایاں نہیں ہوتے الا نادراً۔ قیامت کے روز اس کے جسم پر اس کے اعمال کے نقوش نمایاں ہوں گے۔ انسان کو اس کے اعمال کی سزا دینے کے لیے جماد، نباتات اور حیوانات کی جونوں میں سے جانے کی ضرورت نہیں جو سزا بھگتنے کی جون تجویز کی گئی ہیں۔ انسان جب اپنی ذمہ داری سے غافل ہو جاتا ہے اور غیر ذمہ دارانہ طریق اختیار کرتا ہے۔ تو اسی قالب میں اس عزت کی چیز سے محروم ہو جاتا ہے جو اس کو دی گئی ہے اور وہ عقل اور ادراک ہے۔ پھر وہ ایک حیوان کی طرح ہو جاتا ہے اور کامیابی کا رستہ نہیں پا سکتا۔ یا عقل تو سلب نہیں ہوتا مگر عمل کی توفیق اس سے سلب ہو جاتی ہے اور اپنے علمی قویٰ سے کام نہیں لے سکتا جیسا کہ بہت بوڑھے پر یہ حالت وارد ہوتی ہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ وہ خود بھی محسوس کرتا ہے اور دوسرے آدمی بھی اس کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اگر انسانی قالب ایک علمی قالب ہے تو اس میں عقل اور عمل دونوں کیوں سلب کر لیے جاتے ہیں اس قالب میں تو سزا نہیں ہونی چاہیے ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق یہ شاعرانہ تخیلات نہیں ہیں بلکہ حقائق ہیں۔ تناسخ ماننے والے غور نہیں کرتے کہ انعام جن کو یہ سزائی جون سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں انسان کے عمل نے یہ نہیں بنائے یہ ان کے محکوم ہیں ان سے سواری اور غذا حاصل کرتے ہیں اور کئی منافع ہیں اور عجیب تر یہ ہے کہ مشرک سزائی جونوں کو پوجتے ہیں حالانکہ یہ عصیبت کی جون میں آئے ہوئے ہیں ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں وہ تو ان کے مزدور ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے اپنا بچاؤ کرلو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے (تو منہ پھیر لیتے ہیں) اور ان کے پروردگار

مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا

کے نشانوں سے کوئی نشان ان کے پاس نہیں آتا جس سے یہ منہ نہ موڑتے ہوں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق اللہ نے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ

تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کیا ہم ایسے شخص کو کھلائیں جسکو اللہ چاہتا تو خود کھلاتا تم تو

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

صریح گمراہی میں ہو اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو بتاؤ وہ وعدہ کب پورا ہوگا

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

یہ صرف ایک آواز کا انتظار کرتے ہیں جو ان کو آپکڑے گی ایسے حال میں کہ وہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے پھر نہ تو یہ کوئی وصیت کرسکیں گے

تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ

اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آویں گے اور صور پھونکا جاویگا تو یکدم وہ قبروں سے اپنے پروردگار کی

إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ

طرف نکل پڑیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہم کو ہماری خواب گاہ سے جگایا کہا جاوے گا یہی تو ہے جس کا وعدہ

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ

رحمٰن نے کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا وہ تو صرف ایک زور کی آواز ہوگی پھر وہ سب یکدم ہمارے پاس حاضر

لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ

کئے جاویں گے تو اس دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تم کو تمہارے کئے کا بدلہ دیا

تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

جاوے گا بیشک جنتی لوگ اس دن ایک مشغلہ میں دل بہلاتے ہونگے وہ اور ان کے جوڑے سایوں

فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾

میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے بہشت میں ان کے لئے میوے ہونگے اور ان کے لئے وہ سب کچھ جو وہ طلب کرینگے

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ

رحم کرنیوالے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام کہا جاوے گا (اور حکم دیا جاویگا) گنہگارو! آج تم الگ ہو جاؤ اے بنی آدم کیا میں نے

إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ

تم کو تاکیدی حکم نہیں دیا تھا کہ تم شیطان کی بندگی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ تم

اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ

وقف غفران

میری بندگی کرنا یہی سیدھا رستہ ہے اور اس نے تم میں سے اکثر مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم

تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا

عقل نہیں رکھتے تھے یہ ہے وہ دوزخ جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا آج تم اس میں اپنے کفر کی وجہ سے

كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ

داخل ہو جاؤ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے

أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دینگے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں میٹ دیتے پھر رستہ کی طرف

الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

دوڑتے تو کس طرح دیکھ پاتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کو ان کی جگہ پر مسخ کر دیتے تو وہ نہ تو آگے جا سکتے

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا

اور نہ پیچھے لوٹ سکتے اور جس کو ہم عمر دیتے ہیں اس کے اعضا کی قوت گھٹاتے جاتے ہیں تو کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے اور

ع ۴/۴

عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن

ہم نے اس پیغمبر کو شعر نہیں سکھایا اور نہ اس کے حال کے شایاں ہے جو کچھ وہ کہتا ہے وہ تو نصیحت ہے اور کھول کر بیان کرنے والا قرآن ہے تاکہ وہ

كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ

ان کو ڈرا دے جن میں زندگی ہے اور منکروں پر حجت پوری ہو اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے ان چیزوں سے

أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا

جو ہمارے ہاتھوں نے بنائی ہیں چوپائے پیدا کئے ہیں تو یہ ان کے مالک ہیں اور ہم نے ان کو ان کا خادم بنا دیا ہے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کو

يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِن

کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں (اور) فائدے بھی ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا یہ شکر نہیں کرتے اور انہوں نے اس کے سوا

دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ

معبود بنا رکھے ہیں تاکہ ان سے ان کو مدد ملے وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے اور یہ اصنام جنکی پوجا کرتے ہیں

مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ

ان کا لشکر ہیں جو انکی خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں تو ان کی بات تم کو آزردہ نہ کرے ہم جانتے ہیں جو یہ چھپاتے ہیں اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں اور کیا

يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا

انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسکو ایک نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر یکدم وہ جھگڑالو بن کھڑا ہوا اور ہماری نسبت ایک عجب بات

مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا

بیان کی اور اپنی پیدائش بھول گیا کہا کون ہڈیوں کو جب وہ چورہ چورہ ہو گئی زندہ کرے گا کہو وہی ان کو زندہ کرے گا

الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم

جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے وہی ہے جس نے سبز درخت سے تمہارے

مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

لئے آگ بنائی تو تم اس سے یکدم سلگا لیتے ہو ف۴۳ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین

---

۴۳ ۔ آیت ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ ۔ اعتراض کفار یہ ہے کہ چورہ چورہ ہڈیاں کس طرح زندہ ہوں گی۔ جواب یہ ہے کہ ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے ہڈیوں کو مٹی سے بنایا وہ ہر قسم کی پیدائش کو جانتا ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی ہے۔ کہ اس درخت سے تم آگ سلگاتے ہو۔ سبز درخت آفتاب کی شعائیں اپنے اندر جذب کرتا رہتا ہے اور اپنے اندر اُن کا ایک ذخیرہ جمع کر لیتا ہے اس واسطے درخت کو حرارت کی تویل کہتے ہیں۔ اس کی لکڑی کو جب سلگاتے ہیں تو وہی آفتابی شعاعیں اُس میں سے آگ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ دیکھو ایک سبز درخت ہیں جس کے اندر پانی بھرا ہوا ہے اُسی کے اندر آگ بھی بھر دیتا ہے جو ایک دوسرے (باقی بر صفحہ ۵۲۴)

انسان کے پراگندہ اجزا کے زندہ ہونے کی دلیل

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۛ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾
پیدا کئے وہ قادر نہیں کہ ان جیسی مخلوق پیدا کرے ہاں قادر ہے اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا جاننے والا ہے

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ
اس کا حکم تو ایسا ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پھر وہ ہو جاتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ وَّاثْنَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾
قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی پھر زور سے ڈانٹنے والوں کی پھر خدا کے کلام کو پڑھنے والوں کی (یہ ملائکہ ہیں) بیشک تمہارا معبود ایک ہی ہے

(بقیہ صفحہ ۴۵۲) کی اضداد ہیں۔ آگے فرمایا ہر کہ کیا جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم الشان ہستیاں پیدا کیں وہ انسان جیسا انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ ہاں کر سکتا ہے۔ وہ خلاق اور علیم ہے اُس کے حکم کن سے اشیا بن جاتی ہیں وہ پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں سب اشیا کی حکومت ہے۔

سورۃ الصافات مکیہ

توحید کی دلیل

۱۳۱۴ - آیات ا تا ۴ - تین پہلی آیات قسم بطور گواہ ہیں۔ اور چوتھی آیت جواب قسم ہے جس کو تین قسموں سے ثابت کیا گیا ہے جن تین صفات سے قسم کھائی گئی ہے۔ ان کے موصوف ملائکہ ہیں۔ سلف سے یہی معانی مروی ہیں قسم مرئی یا بدیہی اشیا کی ہو سکتی ہے جو مشاہدہ میں آ سکیں چونکہ فرشتے خود غیر مرئی اور ان کا وجود خود اثبات کا محتاج ہے تو وہ ایک دوسری چیز کے لیے کس طرح مثبت ہو سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جا سکتا ہے کہ جس چیز کا وجود مخاطبین کے نزدیک مسلم ہو اس کی قسم بطور شہادت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے وجود میں جواب قسم پر گواہ ہونے کی قابلیت پائی جاتی ہو۔ اب میں ظاہر کرتا ہوں۔ کہ جواب قسم ان الٰھکم لواحد ملائکہ کی ان صفات کے ساتھ جو یہاں بیان کی گئی ہیں کیا ربط رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ملائک تنظیم عالم اور تدبیر امور کے لیے صف باندھ کر تیار کھڑے رہتے ہیں نظام کے اندر خلل انداز اشیا کو ہٹاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم ہوتا ہے اُس کی تعمیل کرتے ہیں یہ ایک مسلم امر ہے کہ انسان عالم صغیر ہے اور جملہ نظام شمسی عالم کبیر ہے عالم صغیر کا نظام بالکل عالم کبیر کے نمونہ پر رکھا گیا ہے۔ انسان کے حواس اور اعضا دل کے حکم ماننے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور انسان سے اُس کے نظام میں خلل ڈالنے والی چیزوں کو ہٹاتے ہیں۔ اور دل جو حکم دیتا ہے فوراً اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور سب ایک دوسرے کے ممد ہیں۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ خلق اللہ الانسان علی صورتہٖ اور اللہ فرماتا ہے کہ فی انفسکم افلا تبصرون یعنی اللہ کی توحید کا نمونہ تو تمہارے اپنے اندر موجود ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انسان کے اندر حکومت کرنے والے ایک سے زائد دل ہیں ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہٖ یعنی اللہ نے تو انسان کے اندر دو دل نہیں رکھے پس انسان کی بناوٹ اور اس کے حواس اور اعضا گواہ ہیں کہ ان کے اندر ایک دل ہے جو حکومت کر رہا ہے۔ اسی طرح ملائکہ گواہ ہیں کہ نظام عالم میں ایک ہی ذات ہے جو عالم پر حکومت کر رہی ہے۔ ان الٰھکم لواحد - آیات ۱۶۴ تا ۱۶۶ سے جو سورہ کے آخری رکوع میں ہیں صاف پایا جاتا ہے کہ آیات ا تا ۴ میں جس کا ذکر ہے وہ ملائکہ ہیں۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ

(جواب قسم میں) ۴۳۱ آسمانوں اور زمین کا اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں انکا پروردگار ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقاموں کا بھی پروردگار ہے ہم نے

الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِالْكَوَاكِبِ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ

ورلے آسمان کو ایک ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے اور اسکو ہر سرکش شیطان سے محفوظ کیا ہے وہ اگلی گروہ یعنی فرشتوں

اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

کی باتیں نہیں سُن سکتے اور ان کو دھتکارنے کیلئے ہر طرف سے ان پر (شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور ان کے لئے (یہ) ہمیشہ کا عذاب ہے

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ

مگر کوئی کچھ بات اچک لیتا ہے تو دھکتا ہوا انگارا اُس کا پیچھا کرتا ہے ۴۳۲ تو ان سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا مشکل ہے یا

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲

ان کا جن کو ہم نے بنایا ہے ہم نے ان کو لیسدار مٹی سے پیدا کیا ہے بلکہ تم تو (انکے انکار سے) تعجب کرتے ہو اور یہ ہنسی کرتے ہیں

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا

ہیں اور جب انکو نصیحت کیجاتی ہے تو قبول نہیں کرتے اور جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو بس

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶ اَوَاٰبَاۗؤُنَا

کھلا جادو ہے کیا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں رہ گئے تو کیا ہم اٹھا کھڑے کئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ

باپ دادے بھی کہو ہاں اور تم (دنیا میں) ذلیل ہوگے وہ تو صرف ایک للکار ہوگی پھر وہ یکدم

يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی یہ تو جزا سزا کا دن ہے یہ اس فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ

تھے (حکم دیا جاویگا) جن لوگوں نے شرک کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ان کو جمع کرو پھر

ع ۴

دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝۲۴ مَا

ان کو دوزخ کے رستہ پے چلو اور ذرہ ان کو ٹھہراؤ اُن سے کچھ پوچھنا ہے کیا وجہ

لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (مدد کیا کرینگے) بلکہ وہ تو اس دن گردن نہادہ ہونگے اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر

بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝۲۷ قَالُوْا بَلْ لَّمْ

پوچھیں گے ایک فریق دوسرے سے کہیں گے تم ہی دین کے رستہ سے ہماری طرف آتے تھے (یعنی گمراہ کرتے تھے) وہ کہیں گے بلکہ تم خود

تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۲۸ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۝۲۹ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا

ایمان لانے والے نہیں تھے اور ہمارا کوئی تسلط تمہارے اوپر نہ تھا بلکہ تم سرکش قوم

طٰغِيْنَ ۝۳۰ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ڰ اِنَّا لَذَاۗىِٕقُوْنَ ۝۳۱ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝۳۲

تھے سو ہمارے پروردگار کا قول ہم پر صادق آیا ہم کو عذاب چکھنا ہوگا ہم نے تم کو گمراہ کیا کیونکہ ہم خود گمراہ تھے

---

۴۳۲ – آیات ۷ تا ۱۰ – ان آیات کی تفسیر کے متعلق دیکھو میرا نوٹ ۲۶۷ سورۃ الحجر آیت ۱۶ –

فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۳﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۴﴾

پس وہ سب اس روز عذاب میں شریک ہونگے ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا

یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہم

لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۷﴾

باؤلے شاعر کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں (یہ کوئی باؤلا شاعر نہیں) بلکہ حق لیکر آیا ہے اور پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا

تم ضرور دردناک عذاب چکھوگے اور تم کو تمہارے عملوں کے مطابق جزا دی جاوے گی مگر

عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿۴۲﴾

اللہ کے خالص بندے کہ ان کے لئے تو مقرر روزی ہوگی میوے ہونگے اور نعمتوں کے باغوں میں

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۴۳﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ﴿۴۵﴾

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کرعزت سے جاویں گے ان میں صاف سفید شراب کے جام کا دور ہوگا

بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگا نہ تو اس سے سر چکرائے گا اور نہ اس سے مستی ہوگی اور ان کے پاس نیچی

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿۴۸﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ ﴿۴۹﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ

نگاہ رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی گویا کہ وہ پردہ میں رکھے ہوئے انڈے ہیں ۴۳۳ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿۵۱﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ

پوچھیں گے ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا میرا ایک ساتھی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی بات کی تصدیق کرنے والوں

لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿۵۲﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

میں ہو کہ جب ہم مرجاویں گے اور مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم جزا دئے جاویں گے کہا کیا تم

هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللَّهِ إِنْ

اس کو جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو تو اس نے خود جھانک کر دیکھا تو اس کو دوزخ کے درمیان دیکھا اس سے کہا اللہ کی قسم تم تو

كِدْتَ لَتُرْدِينِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۵۷﴾ أَفَمَا نَحْنُ

قریب تھے کہ مجھکو تباہ کرتے اور اگر میرے پروردگار کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی ان میں ہوتا جو عذاب میں رکھے گئے ہیں کیا ہم وہ نہیں

بِمَيِّتِينَ ﴿۵۸﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ

جنکو پہلی موت کے سوا اور کوئی موت نہیں اور ہم کو عذاب نہ دیا جاوے گا بیشک یہ بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿۶۱﴾ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ

مراد ہے ایسی ہی جزا حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں کیا یہ ضیافت بہتر ہے یا تھوہر کا درخت

---

۴۳۳ - آیات ۴۰ تا ۴۹ - ان آیات میں عباد اللہ المخلصین کی جزا کا ذکر ہے۔ اور عباد اللہ المخلصین میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں پس جزا جو بیان کی گئی ہے وہ دونوں کے لیے ہے نہ کسی ایک کے لیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت رجولیت اور انوثیت دونوں سے منفک ہوگی۔ ان کے حالات ایسے ہوں گے جیسے کہ ملائک جو عباد اللہ ہیں اور ان دونوں حیثیتوں سے آزاد ہیں۔

الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾

ہم نے ظالموں کو آلائشوں سے صاف کرنے کیلئے یہ خوراک بنائی ہے یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں اُگتا ہے

طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا

اس کا گابھا جیسے سانپوں کے پھن دوزخی اس میں سے کھائیں گے اور اپنے پیٹ اس سے

الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى

بھر لیں گے پھر ان کے لئے اس کے اوپر کھولتے ہوئے پانی کی ملونی ہوگی پھر ان کو دوزخ کی طرف لایا

الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾

جاوے گا ف۴۳۴ کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا (پھر بھی) وہ ان کے قدموں پر دوڑے چلے جا رہے ہیں

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾

اور ان سے پہلے اگلوں میں سے بہت لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور ہم نے ان میں سے ڈرانے والے بھیجے تھے

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ

ع ۳

تو دیکھ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا مگر اللہ کے مخلص بندے (محفوظ رہے) اور نوح

نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾

نے ہم کو پکارا تھا سو ہم کیسے اچھے فریاد رس ہیں اور ہم نے اس کو اور اس کے گھر کے لوگوں کو بڑی سختی سے بچا لیا

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ

اور ہم نے اسکی نسل کو ہی باقی رہنے دیا اور پچھلی نسلوں میں ہم نے اس پر (یہ) چھوڑا کہ سارا جہان کہتا

نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا

ہے کہ نوح پر سلام ہو ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ

وقف لازم

سے تھا پھر اوروں کو ہم نے ڈبو دیا اور ابراہیم اسی کے گروہ میں سے تھا جب

جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٥﴾ أَئِفْكًا

اپنے پروردگار کے پاس آلائشوں سے پاک دل لے کر آیا جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس کی بندگی کرتے ہو کیا اللہ کے سوا

آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي

جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو تو جہانوں کے پروردگار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے پس ستاروں کی طرف ایک نظر

النُّجُومِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ

بھر کر دیکھ کر کہا میں پریشان حال ہوں ف۴۳۵ تو وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے تو ان کے بتوں میں جا گھسا

---

۴۳۴ ۔ آیات ۶۲ تا ۶۸ ۔ ان آیات میں ظالموں کی سزا بیان کی ہے ۔ اور آیات ۶۹ و ۷۰ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ اپنے گمراہ آباء کے قدموں پر چلتے ہیں ۔ اللہ نے کورانہ تقلید کی سخت مذمت کی ہے ۔ اور اس کی ایسی سخت سزا بیان کی ہے جس کا ذکر ان آیات میں ہوا ۔ اس سے مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر عقل کا چراغ اس واسطے رکھا ہے کہ وہ ہر امر میں دینی ہو یا دنیوی اپنی عقل سے کام لے اور صرف دوسرے کی تقلید پر اوندھا نہ گرے جس کا نتیجہ آخر میں بہت برا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے نور سے اقتباس نہ کیا ۔

۴۳۵ ۔ آیات ۸۸ و ۸۹ ۔ آیت ۸۹ میں جو حضرت ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں اس سے بعض حضرات (باقی بر صفحہ ۴۵۷)

فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾
اور کہا کیا تم کھاتے نہیں کیا وجہ ہے تم بولتے نہیں پھر ان کو زور سے مارنے لگا تو وہ

فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿٩٤﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿٩٥﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا
دوڑتے ہوئے اسکی طرف آئے ان سے کہا کیا تم ایسی چیز پوجتے ہو جس کو خود تراشتے ہو اور اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے

تَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٧﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا
اور جنکو تم بناتے ہو انہوں نے کہا اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اس کو آگ میں ڈال دو انہوں نے اس کے برخلاف ایک منصوبہ

فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ
گھڑا کیا تو ہم نے انکو نیچا دکھایا اور ابراہیم نے کہا میں اپنے پروردگار کی (رضا کے مقام کی) طرف جاتا ہوں وہ مجھے راہ بتا دیگا (دعا

لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ
کی) اے میرے پروردگار مجھکو نیک فرزند عطا کر تو ہم نے اسکو ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی تو جب اس کے ساتھ چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچا تو اس سے کہا بیٹا

إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہے اس نے کہا ابا کر جو کچھ تم کو حکم دیا جاتا ہے انشاء اللہ تو

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَ
مجھکو صبر کرنے والوں سے پائے گا تو جب دونوں نے قبول کر لیا اور اس کو ماتھے کے بل پچھاڑا اور

نَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾
ہم نے اس کو پکارا کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
بیشک یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس کے فدیہ میں دی (۴۳۶) اور پیچھے آنے والوں میں ہم نے ابراہیم

الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ
یہ چھوڑا کہ ابراہیم پر سلام ہو ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ ہمارے

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ
ایماندار بندوں میں سے تھا اور ہم نے اس کو اسحٰق کی خوشخبری دی جو نیکوکاروں میں سے نبی تھا اور ہم نے اس کو اور

(بقیہ صفحہ ۴۵۶) ابراہیم کا جھوٹ ثابت کرتے ہیں وہ بیمار نہ تھا۔ دونوں آیات کا مفہوم تو صرف اس قدر ہے کہ رات کا وقت تھا حضرت ابراہیم نے ستاروں کو دیکھ کر یہ کہا کہ میری طبیعت ناساز ہے۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس میں کوئی جھوٹ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ کسی نے اس کے معائنہ کے لیے ڈاکٹر بھیجکر معلوم کیا تھا کہ وہ اس وقت بیمار نہیں تھا۔ البتہ بیماری سخت بھی ہوتی ہے اور خفیف بھی۔ اور خفیف بیماری میں آدمی کچھ کام بھی کر سکتا ہے جن لوگوں نے اس کی عدم مرض کا استنباط کیا ہے وہ آیت ۹۳ ہے جس میں یہ فقرہ ہے فراغ علیھم ضربا بالیمین اندر گھسکر ان کو (بتوں کو) زور سے مارنے لگا۔ اگر بیمار ہوتا تو اتنا کام نہ کر سکتا۔ یہ استنباط صحیح نہیں خفیف بیماری میں انسان یہ کام کر سکتا ہے خصوصاً دل میں جب کسی کام کے کرنے کا جذبہ ہو۔

۴۳۶ - آیت ۱۰۷۔ اس آیت میں اللہ تعالے نے مینڈھے کو جو بجائے حضرت اسمٰعیل ذبح کیا گیا ذبح عظیم سے تعبیر کیا ہے۔ اس لفظ سے اس کو اس واسطے تعبیر نہیں کیا گیا کہ اس سے قربانی کی یادگار رہ گئی کیونکہ قربانی تو سب قوموں میں پہلے سے جاری چلی آتی تھی بلکہ ذبح عظیم وہ اس واسطے قرار پایا کہ اس کے سبب سے انسان کی قربانی حضرت خلیل کی نسل سے مٹ گئی وللہ الحمد والشکر۔

وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى

اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کی نسل میں سے بعض تو محسن ہیں اور بعض اپنے نفس پر کھلے ظالم ہیں اور ہم نے موسٰی اور ہارون

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا

پر احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی سختی سے بچایا اور ہم نے ان کو مدد دی تو

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

وہی غالب رہے اور ہم نے دونوں کو واضح کتاب دی اور ہم نے دونوں کو سیدھا رستہ دکھایا

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى

اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ چھوڑا کہ موسٰی اور ہارون پر سلام ہو ہم نیکوں کو اسی طرح کا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

بدلہ دیتے ہیں وہ دونو ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے اور البتہ الیاس بھی ہمارے پیغمبروں میں سے تھا

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑتے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ

اس اللہ کو جو تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے تو انہوں نے اس کو جھٹلایا سو وہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جاوینگے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

مگر اللہ کے خالص بندے (بچائے جاوینگے) اور بعد میں آنے والوں میں اس پر یہ چھوڑا کہ الیاسین پر سلام ہو ہم اسی طرح

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا اور البتہ لوط بھی پیغمبروں میں سے تھا

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

جب ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہگئی پھر ہم نے اوروں کو تباہ کر دیا اور

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ

تم صبح کو اور رات کو ان پر ہو کر گذرتے ہو تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اور بیشک یونس بھی پیغمبروں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

سے تھا جب وہ بھاگ کر بھری کشتی کی طرف گیا تو قرعہ ڈالا تو ہار گیا

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِىْ

تو مچھلی نے اس کو لقمہ بنایا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا اگر وہ اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے اندر مبعوث ہونے

بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ

کے دن تک رہتا (یعنی اس کا جسم مچھلی کے جسم کا جزو بنجاتا) ف۴۳۷ پھر ہم نے اس کو ایک کھلے میدان میں ڈالا اور وہ نڈھال تھا اور ہم نے اس کے اوپر ایک

---

۴۳۷ - آیات ۱۴۳ و ۱۴۴ - ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ اگر حضرت یونس اللہ تعالٰی کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو اس دن تک کہ لوگ مبعوث ہوں وہ مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ اس کی دور از عقل تاویلیں کی گئی ہیں جن کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اگر حقیقت سے آگاہی ہو جاتی۔ حضرت یونس اللہ تعالٰی کو یاد کرنے والا بندہ تھا۔ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے بچالیا گیا۔ ورنہ وہ بعثت کے دن تک (باقی بر صفحہ ۴۵۹)

شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

بیلدار درخت اُگا یا اور ہم نے اس کو ایک لاکھ نفوس کی طرف بھیجا بلکہ وہ بڑھتے جاتے تھے ف۴۳۸ تو وہ ایمان لائے

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

توہم نے ان کو ایک وقت تک آرام سے رہنے دیا تو ان سے پوچھ کیا تیرے پروردگار کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے ہیں یا ہم نے فرشتوں کو

الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ

مؤنث پیدا کیا تھا اور وہ حاضر تھے سنو۔ یہ اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ

ضرور یہ لوگ جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دی تم کو کیا ہو گیا تم کیسا

تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ

فیصلہ کرتے ہو تو کیا تم سوچتے نہیں یا تمہارے پاس کوئی کھلی دلیل ہے تو اگر تم سچے ہو تو اپنی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ

کتاب پیش کرو اور انھوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ ٹھیرایا ہے اور جن جانتے ہیں کہ وہ

الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

ضرور روز اب کے لئے حاضر کئے جاوینگے اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں مگر اللہ کے خالص بندے (عذاب سے بچائے جاوینگے)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے مقابلے میں تم کسی کو فتنہ میں نہیں ڈال سکتے سوا اس شخص کے جس کو جہنم میں جانا ہے

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لئے کوئی مقام مقرر نہ ہو اور ہم تو صف باندھ کر کھڑے رہتے ہیں اور ہم اس کی ہر وقت تسبیح کرنے والے ہیں ف۴۳۹

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ

اور یہ تو کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی کتاب ہوتی تو ہم اس کے مخلص بندے

(بقیہ صفحہ ۴۵۸) مچھلی کے اندر رہتا یعنی اس کا جسم مچھلی کے جسم کا جزو بن جاتا اور بعثت کے وقت جب حضرت یونس کو جسم دینے کی ضرورت ہوتی تو یونس کے جسم کے اجزا مچھلی کے جسم کے اجزاء سے جُدا کیے جاتے۔ قیامت کے جسم میں ایک جزو دنیوی جسم کا ہوگا۔

---

۴۳۸ — آیت ۱۴۷۔ اس آیت میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف بھیجا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو صحیح تعداد معلوم نہ تھی۔ یہاں شک کی کوئی بات نہیں۔ جہاں ایک لاکھ کی آبادی ہو وہاں ہر آن میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایک معین تعداد کسی کی تبلیغ کے لیے مقرر کر دینا نا ممکن تھا۔ یہ آیت جس لطیف امر کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ شہر نینوا جس کی طرف حضرت یونس مبعوث ہوا تھا اس کی آبادی بڑھتی جاتی تھی۔ پیدائش کی تعداد موت سے زیادہ تھی جب حکم اس کو پہنچا تو مبعوث الیہم کی تعداد بڑھ چکی تھی۔

۴۳۹ — آیات ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶۔ ملائکہ جن کو کفار اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دیتے تھے اُن کی زبان سے یہ کلمات اللہ تعالیٰ نے نکلوائے ہیں جو ان آیات میں مذکور ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں ہر ایک کے لیے ایک خاص مقام ہے جس سے وہ آگے تجاوز نہیں کر سکتے۔ اور صف باندھ کر کھڑے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ سورہ کے ابتدا میں ملائک کا ذکر ہے۔

الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا

میں سے ہوتے (تو جب کتاب آگئی) تو اس کے منکر ہو گئے تو آگے چل کر (اس کا نتیجہ) جان لیں گے اور ہماری بات ہمارے مرسل بندوں کے بارے

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ

میں پہلے ہو چکی ہے کہ وہ ضرور مدد دیے جاویں گے اور ہمارے لشکر ضرور وہی غالب رہیں گے تو ایک وقت

عَنْهُمْ حَتَّى حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾

تک ان سے توجہ پھیر لے اور انکو دیکھتا رہ یہ آگے انجام دیکھ لیں گے تو کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّى حِينٍ ﴿۱۷۸﴾

تو جب عذاب انکی انگنائی میں جا اترے گا تو ڈرائے ہوؤں کی صبح کیسی بُری ہوگی اور ایک وقت میں ان سے منہ پھیر لے

وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾ وَ

اور دیکھ یہ بھی (انجام) دیکھ لیں گے تیرا پروردگار عزت کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۸۲﴾

رسولوں پر سلام ہے اور سب ستائش اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ

ص قرآن کی قسم ہے جو ان کو انکی فطری سوریا دلاتا ہے کہ اس کے لانے والا صادق ہے لیکن جو لوگ انکار کرتے ہیں وہ شیخی اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں اس سے

أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوا

پہلے ہم نے کتنی امتیں ہلاک کر دیں (نزول عذاب کے وقت) وہ چلائے پر رہائی کا وقت نہیں رہا تھا وقف اور ان کو تعجب یہ

سورۂ ص مکیہ

۴۴۰ ۔ آیات ۲ و ۳ ۔ قرآن کریم کی قسم کھائی ہے جس میں لوگوں کے لیے شرافت؛ وبند کا سامان ہے اور جواب قسم محذوف ہے اس پر آئندہ کی آیات دلالت کرتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کو بندگی حاصل ہوگی ۔ اور کفار کے لیے لات حین مناص یعنی نجات کی جگہ نہ ہوگی ۔ ابتدائی آیات ایک واقعہ کے متعلق ہیں ۔ جب ابوطالب حضور صلعم کا چچا بیمار ہوا تو اعزۂ قریش کے چند افراس کے پاس حاضر ہوئے کہ اپنے بھتیجے کو جو ہمارے معبودوں کو بُرا کہتا ہے اس کام سے روکدو ۔ اس نے حضور صلعم سے کہا کہ آپ کی قوم یہ شکایت کرتی ہے آپ نے فرمایا میں تو ان سے صرف ایک بات چاہتا ہوں اگر مان لیں تو عرب و عجم کے مالک ہو جائیں اور وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے ۔ یہ اُن کو موت نظر آئی اور سب اُٹھ کر چلے گئے ۔ اور کہتے گئے جس کا ذکر آیت ۸ تک چلا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آیت ۱۱ میں ان سب باتوں کا ایک جواب دے دیا ہے ۔ جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب ان قوموں کا لشکر وہاں جاکر (مدینہ کی طرف اشارہ ہے) شکست کھائے گا ۔ اس کے بعد آیت ۱۲ سے لے کر ۱۴ تک اقوام کے نظائر بیان کیے ہیں ۔ اور آیت ۱۵ میں فرمایا ہے کہ یہ بھی ایک کڑاک کے منتظر ہیں ۔

أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ

ہے کہ ان میں سے ایک شخص ان کے پاس منذر ہو کر آیا اور کافروں نے کہہ دیا کہ یہ جھوٹا جادوگر ہے کیا اس نے سب معبودوں کا

إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَ

ایک معبود بنا دیا یہ تو ایک بڑی عجیب بات ہے اور ان میں سے سردار لوگ چل کھڑے ہوئے یہ کہہ کر

اصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿٦﴾ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ

کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو ضرور یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں کوئی غرض ہے یہ بات ہم نے پچھلے مذہب میں نہیں سنی

إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾ أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

ضرور یہ ایک من گھڑت ہے کیا ہم میں سے اسی پر یہ کلام اتارا گیا ہے (صرف یہی بات نہیں) بلکہ ان کو تو ہمارا کلام ہونے

مِّن ذِكْرِي ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿٨﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ

میں شک ہے بلکہ بات یہ ہے کہ انہوں نے ابھی میرا مزہ عذاب نہیں چکھا کیا ان کے پاس تیرے اس پروردگار کی رحمت کے خزانے

الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا

ہیں جو بڑا زبردست اور بڑا داتا ہے یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ان کی حکومت انہی کی ہے (اگر یوں ہے) تو اپنے غلبہ کے

فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ذرائع حاصل کرنے میں ترقی کریں کچھ لشکر وہاں احزاب کے جمع ہوں گے جو شکست کھا جاویں گے ان سے پہلے نوح کی قوم

قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ

اور عاد اور قوت والے فرعون نے اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا

أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنظُرُ

یہی (اگلے) گروہ ہیں ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ان پر میرا عذاب ثابت ہوا اور یہ لوگ صرف

ع ۱۰ / ۱۲

هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا

ایک سخت آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو بیچ میں دم نہیں لے گی اور یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری

قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ

برات روز حساب سے پہلے ہم کو دے دے یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر تو صبر کر اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر

ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾

جو قوت رکھتا تھا (ہم پر بھروسہ رکھنے اور جانے پر صبر کرتا تھا) کیونکہ وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنیوالا تھا ہم نے پہاڑی لوگ اس کے مطیع کر رکھے تھے جو شام اور صبح اس کے ساتھ

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ

ملکر اس کی تسبیح کرتے تھے اور سبک سیر لوگوں کو بھی جو اس کے ہاں جمع کئے جاتے تھے وہ سب اللہ کی طرف رجوع کرنیوالے تھے اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا تھا اور ہم نے اس کو

الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ

وقف لازم

حکمت اور مقدمات کے فیصلہ کرنے کا سلیقہ دیا تھا اور کیا جھگڑنے والوں کی خبر تم تک پہنچی ہے جب وہ اس کی عبادت گاہ میں دیوار پھاند کر آئے جب وہ داؤد کے پاس آئے

دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا

تو ان سے ڈر گیا انہوں نے کہا ڈرو مت ہم دو جھگڑنے والے ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو ہمارے درمیان حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ

فیصلہ کر اور بے انصافی نہ کر اور ہم کو سیدھے رستہ پر لگا دے یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے

نِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِیَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكۡفِلۡنِيۡهَا وَعَزَّنِيۡ فِي الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾

دنبیاں ہیں اور میرے ہاں ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے یہ بھی مجھے دیدے اور جھگڑے میں مجھ کو دبا لیتا ہے

قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَيَبۡغِيۡ

داؤد نے کہا یہ جو تیری دنبی تم سے مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملاتا ہے تو بیشک تم پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر

بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ وَظَنَّ

ظلم کرتے ہیں سوا ان لوگوں کے جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں اور داؤد

دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ

نے سمجھ لیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی ہے تو اپنے پروردگار سے معافی مانگی اور عاجزی کرتا ہوا (سجدے میں) گر اور اللہ کی طرف رجوع کیا تو ہم نے اس کا

السجدة

وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِي

وہ قصور معاف کر دیا اور ہمارے ہاں ان کو تقرب اور اچھی منزلت تھی اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے

الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ

تو لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کر اور اپنی نفسانی خواہش پر نہ چل ورنہ تم کو اللہ کے رستے سے بھٹکا دیگی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ

کیونکہ جو لوگ اللہ کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا کیونکہ انہوں نے حساب کا دن

الۡحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ

بھلا دیا اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہیں بنایا یہ ان لوگوں کا خیال ہے

ع ۱۲

حضرت داؤد اور دو فریق

۴۴۱ - آیات ۲۱ تا ۲۶ - ان آیات میں حضرت داؤد کے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ قدیم اور جدید مفسرین میں اس قصہ کی تاویل میں اختلاف ہے۔ جدید اس کی تاویل کسی قدر تکلف کے ساتھ کرتے ہیں کہ حضرت داؤد پر وہ الزام نہ آوے جو اس قصہ کے سبب سے اس پر لگایا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ چند نفر ایک مقدمہ کے دو فریق بن کر حضرت داؤد کی عبادت گاہ یعنی خلوت میں دیوار پھاند کر داخل ہوئے۔ وہ گھبرا گیا۔ انہوں نے کہا ڈر مت ہم دو فریق مقدمہ ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ہمارے درمیان حق پر فیصلہ کر دور نہ ڈال اور ہم کو سیدھا رستہ بتا۔ (مدعی کہتا ہے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ۹۹ بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک یہ کہتا ہے یہ ایک بھی میرے سپرد کر دے اور مجھے جھگڑا کر کے دبا لیا ہے۔ حضرت داؤد نے (مدعی کی طرف مخاطب ہو کر کہا) کہ اس نے تیری بھیڑ اپنی بھیڑوں کے ساتھ ملانے میں تم پر ظلم کیا ہے اور اکثر شرکا ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ بغیر ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور عمل نیک کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ (اس قصہ کے ختم پر) حضرت داؤد کو یہ بات سوجھ گئی کہ اللہ نے اس کو امتحان میں ڈالا ہے اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگی اور جھک کر رکوع کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا قصور معاف کر دیا۔ اس کو ہمارا قرب حاصل تھا۔ اور ہمارے ہاں اس کی بازگشت نیک تھی۔

(۱) اس واقعہ کے متعلق ماؤل جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ مقدمہ والے انسان تھے کیونکہ دیوار پھاند کر آئے تھے۔ ملائکہ ہوتے تو دیوار پھاندنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ (۲) اگر ملائکہ ہوتے تو جھوٹ کا ارتکاب نہ کرتے (۳) اس واقعہ کے سیاق سباق میں حضرت داؤد کے بلند پایہ ہونے کا ذکر ہے اور یہ اس جرم کے منافی ہے جو اس قصہ سے پیدا ہوتا ہے (۴) وہ داؤد پر حملہ کرنے کے لیے آئے تھے۔ مگر اس کو بیدار پا کر ایک فرضی مقدمہ پیش کر دیا۔ میں ان تاویلوں پر تبصرہ کرتا ہوں (۱) معلوم ہوتا ہے رات کا وقت تھا۔ حضرت داؤد اپنی عبادت گاہ میں تھا جس کے دروازے بند تھے۔ ملائکہ انسان کے لباس میں آئے تھے اور ان کے اندر آنے کی یہی سبیل تھی (باقی بر صفحہ ۴۶۳)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جو اللہ سے منکر ہیں سو کافروں کے حال پر آگ کے عذاب کی وجہ سے افسوس ہے کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک

الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

عمل کرتے ہیں ان لوگوں کی طرح رکھیں گے جو زمین فساد پھیلانے والے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا رکھیں گے یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم

(بقیہ صفحہ ۴۶۴) کہ دیوار پھاندنے کی صورت بناتے اگر ہوا میں سے اُترتے تو حضرت داؤد سمجھ جاتا کہ وہ فرشتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ حضرت داؤد نے یہی سمجھا کہ وہ انسان ہیں۔ کیونکہ وہ گھبرا گیا پر اُس کی تسلی کے لیے جو کچھ اُنہوں نے کہا داؤد نے مان لیا۔ ورنہ اُن کے خلاف کوئی کارروائی کرتا (۲) کسی واقعہ کو ایک مقدمہ کی شکل دے کر پیش کرنا تاکہ اس پر فتویٰ یا فیصلہ حاصل کیا جائے جھوٹ نہیں کہلاتا (۳) اس واقعہ کے سیاق میں حضرت داؤد کی شاہی حشمت اور اللہ کے ساتھ اس کے تعلق کا ذکر ہے۔ اور سیاق میں اس کو خلیفہ بنانے اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کرنے کا ذکر ہے۔ اور عدل کرنے کا حکم ہے۔ اس سے جو کچھ سمجھا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤد نیک بندہ تھا۔ اللہ نے اُس کو بادشاہی دی اور اس کے بعد واقعہ زیر بحث بیان کیا۔ اور اس کے بعد یہ کہا کہ میں نے تم کو بادشاہ بنایا ہے لوگوں میں انصاف کر اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کر۔ اس سے بھی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس سے کوئی فروگذاشت ہوئی تھی (۴) وہ لوگ داؤد پر حملہ کرنے آئے تھے مگر اُس کو بیدار پا کر رک گئے۔

یہ نہایت عجیب ہے کہ حضرت داؤد تو اس بات کو آخر تک نہ سمجھے کہ وہ نیت بد سے آئے تھے۔ مگر آج ہزاروں سالوں کے بعد ایک مفسر پر یہ بات کھلتی ہے کہ وہ حملہ کرنے آئے تھے۔ ایسا ہوتا تو حضرت داؤد اُن کو پولیس کے حوالہ کرتا اور وہ تین آدمی یا اس سے بھی زیادہ تھے۔ اور اگر نیت بد کے ساتھ آئے تھے تو اپنا اسلحہ بھی ساتھ لائے ہوں گے۔ اگر حضرت داؤد بیدار بھی تھا تو وہ اُس کو مار سکتے تھے۔ میں اب بحیثیت مجموعی اس پر نظر ڈالتا ہوں۔ اگر مقدمہ والے انسان تھے تو اُن کو رات کے وقت ایک بھیڑ کے مقدمہ کے لیے جس کی قیمت دو تین روپیہ ہوگی۔ بادشاہ کے خلوت خانہ میں جا گھسنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایسے مقدمات تو قضاۃ فیصلہ کیا کرتے ہیں۔ نہ کہ بادشاہ۔ اگر ان کو آدمی سمجھیں اور مقدمہ کو حقیقت پر محمول کریں تو یہ کوئی دیوانوں کا گروہ تھا۔ اور اگر یہ پہلو لیں کہ مقدمہ فیصلہ کرانے نہیں گئے تھے بلکہ حضرت داؤد کو قتل کرنے گئے تھے۔ تو اس صورت میں حضرت داؤد کی عقل اور فہم پر حملہ ہے۔ حالانکہ بڑا زیرک بادشاہ تھا۔ وہ ضرور اسلحہ ساتھ لے گئے ہوں گے۔ اور وہ تین یا تین سے زیادہ کی جماعت تھی اور باوجود بیداری کے بھی حضرت داؤد کو مار سکتے تھے۔ اور مارنے کے لیے اس سے زیادہ موزون موقع اور کیا ہو سکتا ہے۔ حضرت داؤد نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا۔ اور اتنا نہ سمجھے کہ وہ اس کو مارنے آئے ہیں۔ اگر وہ ایسا سمجھتا تو ضرور اُن کے خلاف کارروائی کرتا۔ اُن کے چلے جانے کے بعد سمجھ گیا کہ یہ ایک خدا کا امتحان تھا۔ اور یہ بات بطور ایک اتفاق کے نہیں ہو سکتی کہ ان لوگوں نے فی البدیہہ ایک ایسا مقدمہ فرضی بنا لیا۔ جو حضرت داؤد کے ایک مشہور واقعہ پر منطبق ہوتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ انبیاء کے پاس ملائکہ کو انسان کی صورت میں بھیجا کرتا ہے۔ اور اُن کی فروگذاشتوں پر اُن کو تنبیہہ بھی کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لطف اپنے نیک بندوں پر ہے۔ اس واقعہ سے جو حضرت داؤد پر گذرا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کی جو اوریا کی جورو کے متعلق مشہور ہے اس کی کچھ اصل ہے۔ لیکن لوگوں نے اس پر اس قدر حاشیے چڑھائے ہیں کہ سننے والوں کو اس کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ زوائد کو حذف کر دیا جائے تو باقی واقعہ ایک خفیف سا معاملہ رہ جاتا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد کو تنبیہہ کی حضرت داؤد کی ازواج میں زوجہ اوریا کوئی نہیں ایسا پایا جاتا ہے کہ حضرت داؤد نے باوجود اس کے کہ وہ شوہر دار تھی یہ ارادہ کیا تھا کہ اس کے شوہر کی طلاق کے بعد اس سے نکاح کرے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرشتے بھیج کر اس کو تنبیہہ کر دی اور وہ اس خیال سے باز آ گیا۔

إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا

تیری طرف اتاری ہے تاکہ اسکی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان

لِدَاوُۥدَ سُلَيْمَٰنَ ۚ نِعْمَ ٱلْعَبْدُ ۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِٱلْعَشِىِّ ٱلصَّٰفِنَٰتُ

(بیٹا) عنایت کیا کیا ہی اچھا بندہ تھا کہ وہ اسکی طرف رجوع کرنے والا تھا جب دن کے پچھلے وقت اس کے سامنے خاصہ کی تیز رو

ٱلْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ إِنِّىٓ أَحْبَبْتُ حُبَّ ٱلْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّى حَتَّىٰ تَوَارَتْ

گھوڑے پیش کئے گئے تو کہا میں نے مال کی محبت کو اپنے پروردگار کی یاد پر ترجیح دی یہاں تک کہ (آفتاب)

بِٱلْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوهَا عَلَىَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِٱلسُّوقِ وَٱلْأَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

غروب ہوگیا ان کو میرے پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو کاٹنے لگا اور ہم نے سلیمان کو

سُلَيْمَٰنَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِۦ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَ

آزمایا اور اس کے تخت پر ایک نالائق انسان کو جگہ دی پھر اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرا قصور معاف

هَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا

کر اور یہ سلطنت جو میرے بعد کسی کے لئے شایاں نہیں میرے لئے بحال رکھ بیشک تو بڑا داتا ہے تو ہم نے ہوا کو اسکے کام پر

---

۲۴۴ - آیات ۳۰ تا ۳۳ - اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے حضرت سلیمان کو یاد کیا ہے کہ داؤد کو اللہ نے سلیمان (جیسا بیٹا) بخش کیا اچھا بندہ تھا - وہ اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والا تھا - اور اس کے بعد اس کے آگے اصیل تیز رو اس کے خاصہ سواری کے گھوڑوں کے پیش ہونے کا ذکر ہے - اور اس واقعہ کو حضرت سلیمان کے نعم العبد اور اوّاب ہونے کے ثبوت میں پیش کیا ہے - دن کے پچھلے حصہ میں گھوڑے اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں ان کا ملاحظہ ہوتا ہے آفتاب غروب ہو جاتا ہے گھوڑوں کو جو چلے گئے تھے واپس بلا کر کہتا ہے کہ اس مال کی حُب کے سبب سے اپنے پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا ہوں ان کو کاٹ دیتا ہے - جید گھوڑوں کو اس طرح ضائع کر دینا تاویل کرنے والوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اور واقعہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے ان کو پیار کیا اور کہا کہ میں خدا کے لیے ان سے محبت کرتا ہوں کہ جہاد میں کام آتے ہیں - اس معمولی واقعہ میں کونسا غیر معمولی کام حضرت سلیمان سے ہوا جس کے سبب سے اس کی تعریف ہوئی اور پھر ایسے معمولی واقعہ کو یہاں ذکر کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی - حقیقت تو اس کی یہ ہے کہ جس نے اس کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کیا اس کو حضرت سلیمان نے ضائع کر دیا اور اللہ تعالےٰ سے غافل کرنے والی اشیا کو ضائع کرنا انبیا اور صلحا کا شعار ہے اور اس سارے واقعہ میں جو بات قابل نوٹ ہے وہ یہی ہے - تورات میں جابجا کثرت سے ذکر ہے کہ غنائم جو دشمن سے ہاتھ آتے تھے جاندار ہوں یا بے جان سب ضائع کر دیے جاتے تھے - اور اس واسطے ضائع کر دیے جاتے تھے - کہ بنی اسرائیل کے لیے موجب فتنہ نہ ہوں اور اللہ سے غافل نہ ہو جاویں - حضرت موسےٰ نے گوسالہ کے سونا چاندی کو ضائع کر دیا کہ وہ قوم کو گمراہ کرنے کا باعث ہوا تھا - سوختنی قربانیاں جانوروں کو ذبح کر کے جلا دی جاتی تھیں - اور کسی مصرف میں نہیں آتی تھیں اپنی ہوا کی پیروی میں تاویل کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ انبیا کا تبریہ کرتے ہیں - حالانکہ تحریف کلام اللہ کی حد تک پہنچ جاتے ہیں - فرّ من المطر ووقع تحت المیزاب -

جن مفسرین کو یہ بات قبیح معلوم ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان نے بے گناہ گھوڑوں کو اس واسطے مار دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کا باعث ہوئے تو ان کو اس فعل پر جو حضرت خضر نے ایک معصوم لڑکے کو اس خوف سے مار دیا کہ وہ اپنے والدین کے حق میں کفر کا موجب ہوگا غور کرنا چاہیے - دونوں صورتوں میں وجہ تقریبًا یکساں ہے - پہلی صورت میں گھوڑے مارے گئے ہیں اور دوسری صورت میں انسان و شتان بینہما ایک حکمت اور معرفت کے فعل کو اپنے نزدیک قبیح قرار دے کر اس کے برخلاف ایک ایسی تاویل کرنا جو کلام الٰہی کے شایاں نہ ہو افتح ہے -

حضرت سلیمان اور خاصہ کے گھوڑے

لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَ

لگا دیا جو اللہ کے حکم سے جہاں پہنچنا چاہتے اس طرف نرمی سے چلتی اور غیر قوم کے شریروں کو بھی جو سب معمار اور

غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ

غوطہ خور تھے اور (علاوہ) دوسروں کو بھی جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے (ہم نے کہا) یہ ہماری بیحساب عطا ہے تم اس سے

أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ

لوگوں پر احسان کرو یا اس کو اپنے پاس رہنے دو اور بیشک سلیمان کو ہماری بارگاہ میں قرب اور اچھی منزلت ہے ف۴۳ اور ہمارے

عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ارْكُضْ

بندے ایوب کو یاد کر جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ کو شیطان نے تکلیف اور دکھ پہنچایا ہے (ہم نے کہا) اپنے

بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ

پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دے یہ نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے اور ہم نے اس کو اس کے گھر کے لوگ اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور دیئے

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا

یہ ہماری طرف سے مہربانی تھی اور عقل والوں کیلئے یادگار تھی اور ہم نے کہا سینکوں کا مٹھا ہاتھ میں لے اور اس سے مار اور قسم نہ

تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ

توڑ بے شک ہم نے اس کو صابر پایا کیا اچھا بندہ تھا بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا تھا ف۴۴ اور ہمارے بندوں ابراہیم

وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ

اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر جو قوت جسمانی رکھنے والے اور بصیرت والے تھے ہم نے ان کو ایک خاص بات یعنی یاد آخرت کے لئے

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ

چن لیا تھا اور بے شک وہ سب ہمارے ہاں برگزیدہ نیکوکاروں میں سے ہیں اور اسماعیل اور

ع ۳ / ۱۴ — وقف لازم

حضرت سلیمانؑ کا حال اور اس کا جانشین

۴۴۳ ۔ آیات ۳۴ تا ۴۰۔ حضرت سلیمان کا جانشین یاربجام ایک نالائق تھا۔ حضرت سلیمان کو معلوم ہوا کہ اس کی سلطنت پر اس کے بعد زوال آوے گا۔ وہ اللہ تعالٰے کے حضور زاری کرتا ہے کہ یا رب میرے قصور معاف کر اور جو میرا ملک میرے بعد کسی اور کو نہیں مل سکتا۔ وہ میری زندگی میں میرے لیے سلامت رکھ کر میرے وقت میں اس پر زوال نہ آئے تو بڑا داتا ہے۔ سو اللہ تعالٰے نے اُس کی دعا قبول کی اور اُس کے لیے ہوا مسخر کر دی۔ جہاں جانا چاہتا تھا اللہ کے حکم کے ماتحت ہوا موافق اُس کی کشتیوں کو وہاں پہنچاتی تھی۔ اور غیر قوموں کے غواص اور معمار اُس کے ماتحت کام کرتے تھے۔ اور جو سرکشی کرتے تھے اُن کو قید کر لیتا تھا۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ اللہ تعالٰے اپنی عطا کا کوئی حساب تیرے ساتھ نہیں کرے گا کسی کو دے کر احسان کر یا نہ دے تجھے اختیار ہے اللہ کے ہاں اس کے لیے قرب اور نیک بازگشت تھی۔

حضرت ایوب کی بیماری

۴۴۴ ۔ آیات ۴۱ تا ۴۴۔ حضرت ایوب بنی اسرائیل میں سے ایک مالدار اور صاحب اولاد نبی تھے۔ بیماری سے امتحان کیے گئے اور اموال کے ضائع ہونے سے۔ آخر اللہ تعالٰے سے اپنی حالتِ زار کی شکایت کی۔ اللہ تعالٰی نے ایک چشمہ سے پینے اور نہانے کی ہدایت کی وہ شفا پا گیا۔ اور اللہ تعالٰی نے اس کی بچھڑی ہوئی اولاد اس سے ملا دی اور اتنی اولاد اور بھی پیدا ہوئی۔ اور بیماری میں اپنی عورت کو کوڑے مارنے کی قسم کھا بیٹھا تھا۔ اللہ تعالٰی نے حانث ہونے سے بچنے کے لیے اُس کو یہ سکھایا کہ اتنی شاخوں کا ایک دستہ جھاڑو کی طرح بنائے اور اپنی عورت کو ایک دفعہ مار دے۔ چونکہ اس میں ایک حیلہ کی شکل ہے اور فقہا نے اس کی بنیاد پر حیلے جائز رکھے ہیں اور فقہ کی کتابوں میں اس کے لیے ایک باب الحیل بھی رکھ دیا ہے اس لیے بعض مفسرین جن کو حیل ناگوار گذرے ہیں اس کی ایسی تاویل کرتے ہیں جو مآلاً یرضی به قائله کی حد تک پہنچتی ہیں۔ اگر کسی حلف کی بنیاد پر بے گناہ سزا پاتا ہے تو حلف کو حنث سے اور بے گناہ کو سزا کے دکھ سے بچانے کے لیے حیلہ جائز ہے علی رغم مؤل۔

وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ (۴۸) هَٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ
الیسع اور ذوالکفل کو یاد کر اور وہ سب نیکوں میں سے ہیں یہ ایک یادداشت ہے اور ضرور پرہیزگاروں کے لئے بہت

مَآبٍ (۴۹) جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ (۵۰) مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا
اچھا ٹھکانا ہے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہونگے ان میں تکیہ لگائے بیٹھیں گے بہت سے میوے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ (۵۱) وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ (۵۲) هَٰذَا مَا
اور شراب منگوائیں گے اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والیاں ہم عمر ہوں گی یہ وہ چیزیں ہیں

الثلثة

تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ (۵۳) إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ (۵۴) هَٰذَا وَإِنَّ
جو تم سے حساب کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جو ختم نہ ہوگی یہ تو (پرہیزگاروں کیلئے ہوا)

لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ (۵۵) جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ (۵۶) هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ
اور بے شک سرکشوں کیلئے بُرا ٹھکانا ہے (یعنی) دوزخ جس میں داخل ہونگے سو وہ بُری جگہ ہے یہ چیزیں ہیں تم اس کا مزہ چکھو

حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ (۵۷) وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ (۵۸) هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ
کھولتا ہوا اور حد سے زیادہ ٹھنڈا پانی اور اسی طرح کی اور کئی قسم کی چیزیں پیشواؤں سے کہا جاویگا یہ ایک فوج ہے تمہارے ساتھ اندھا دھند چلنے

إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ (۵۹) قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ (۶۰)
والی ان کیلئے کوئی آسائش نہیں کیونکہ یہ بھی آگ میں داخل ہونے والے ہیں تابعین کہیں گے ہمارے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے کوئی آسائش نہیں تم ہی ہمارے آگے یہ

قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ (۶۱) وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ
لائے سو کیسی بُری رہنے کی جگہ ہے تابعین کہیں گے اے ہمارے پروردگار جو شخص ہمارے لئے یہ پیش لایا ہو اس کو دوزخ میں دُہرا عذاب دے اور کہیں گے کیا وجہ ہے کہ

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ (۶۲) أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ (۶۳)
ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم شریروں میں گنا کرتے تھے کیا ہم نے ان کی (ناحق) ہنسی اڑائی تھی یا ہماری نظریں ان پر نہیں جمتیں

ع ۲۴ / ۱۳

إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ (۶۴) قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ
دوزخیوں کا آپس میں یہ جھگڑا حق ہے کہو میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور ایک اللہ کے سوا جو سب پر غالب ہے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۶۵) رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ (۶۶) قُلْ هُوَ
کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں مالک ہے وہ بڑا زبردست بخشنے والا ہے کہو وہ

نَبَأٌ عَظِيمٌ (۶۷) أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ (۶۸) مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ
یعنی قیامت کا آنا بڑی خبر ہے تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو عالم بالا کے رہنے والے یعنی فرشتے جب آپس میں بحث کرتے ہیں تو مجھے

يَخْتَصِمُونَ (۶۹) إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (۷۰) إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ
اس کا کوئی علم نہیں ہوتا میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ میں صرف کھلے طور ڈرانے والا ہوں ف۴۵۴ جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے

---

۴۵۴ - آیات ۶۷ تا ۷۰ - آیت ۶۷ میں ھو نبأ عظیم کے ضمیر آیت ۶۶ کی طرف راجع ہے - یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید اور یہ کہ تم اس توحید سے روگرداں ہو - ملاء الاعلیٰ کے اختصام سے جو علم قوم جن حاصل کرتے ہیں میرے علم کا ذریعہ وہ نہیں ہے میرے علم کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے - اور میری وحی کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نذیر مبین ہوں - اور تم میری طاعت سے ابا کرتے ہو - جیسا کہ ابلیس نے میرے مورث اعلیٰ حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے استکبار کیا تھا - اور مردود لعنت بنا تھا -

إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا

کہ میں گیلی مٹی سے انسان بناتا ہوں تو جب میں اس کو پورا کر لوں اور اپنی روح اس میں پھونک دوں تو تم اس کے آگے

لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَ

سجدے میں گر جاؤ تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور

كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

کافروں میں شامل ہو گیا اللہ نے کہا اے ابلیس جس کو میں نے اپنے دو ہاتھوں سے پیدا کیا ہے اس کے آگے سجدہ کرنے سے

أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَ

تم کو کس چیز نے روکا کیا تم نے تکبر کیا یا تم (درحقیقت) بلند پایہ ہستیوں میں سے ہو اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں مجھ کو تم نے آگ سے بنایا ہے اور

خَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي

اس کو تو نے مٹی سے بنایا ہے اللہ نے کہا تو یہاں سے نکل جا کہ تو راندہ ہے اور تم پر جزا کے دن تک لعنت

إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ

ہے اس نے کہا اے پروردگار مجھ کو دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے اللہ نے کہا تم کو

الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

مہلت دی گئی معلوم وقت تک اس نے کہا تیری عزت کی قسم ہے کہ میں ان سب کو گمراہ کروں گا

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

سوائے تیرے ان بندوں کے جو ان میں سے خالص کئے گئے ہیں اللہ نے کہا یہ حق ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں میں ضرور تم سے جو ان میں

مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا

تیری پیروی کریں گے ان سب سے دوزخ کو پُر کروں گا کہو میں اس بات کے پہنچانے میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور میں

مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

تکلف کرنے والوں میں سے نہیں یہ تو تمام جہان کے لوگوں کے لئے شرافت کا باعث ہے اور تم کو کچھ وقت کے بعد اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانِيَةُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

یہ کتاب اللہ بڑے زبردست اور حکمت والے کی طرف سے اتری ہے ہم نے یہ کتاب تیری طرف ضرورت کے وقت اتاری ہے تو

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا

فرمانبرداری خالص اسی اللہ کی کر کے اس کی بندگی کر آگاہ رہو کہ فرمانبرداری خالص اللہ ہی کے لئے ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا

مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ وقف لازم

کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم ان کی بندگی اس واسطے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ سے نزدیک کر دیں اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ

بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾

کرے گا جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں درحقیقت سنت اللہ ان لوگوں کو جو جھوٹے اور ناشکرے ہیں سیدھا رستہ نہیں سوجھاتی

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو بیٹا بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا اس کی ذات پاک ہے وہ اللہ واحد سب پر غالب

الْقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

خدا ہے اس نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر مصلحت پیدا کیا ہے وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ

لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے سب ایک مقرر وقت تک چل رہے ہیں یاد رکھو

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ

وہ بڑا زبردست ہی بڑا بخشنے والا ہے اس نے تم کو ایک جو د سے بنایا ہے پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور آٹھ قسم کے چوپایے

لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ

اس نے پیدا کئے وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں درجہ بدرجہ تین اندھیروں

خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

میں بناتا ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے حکومت صرف اسی کی ہے کوئی معبود اس کے سوا نہیں تو تم کدھر سے

تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ

الٹائے جاتے ہو اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اور اگر تم شکر کرو تو وہ تمہارے لئے اس کو پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم کو تمہارے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

پروردگار کے پاس لوٹ جانا ہے تو وہ تم کو بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے بیشک وہ سینے کی باتوں کو بھی جاننے والا ہے اور جب انسان کو کوئی تکلیف

ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ

پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف جھک کر اس کو پکارتا ہے پھر جب وہ اپنی طرف سے اس کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو جس مطلب کے لئے اسکو

مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ

پکارتا تھا اس کو بھلا دیتا ہے اور اللہ کے لئے شریک بنا لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے رستہ سے لوگوں کو گمراہ کریں کہو اپنے کفر

اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے کیونکہ تو دوزخیوں میں سے ہے کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرکے کھڑا ہو کر اللہ کی فرمانبرداری کرنے والا ہے

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا

اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے (نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے) کہو کیا وہ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے

يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

برابر ہو سکتے ہیں خالص عقل والے ہی نصیحت پذیر ہوتے ہیں ف ۴۹۶ کہو اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے پروردگار سے

ع ۱ ۹ ۱۵

سورۃ الزمر مکیہ

۴۴۶ — ع ۱ - یہ کتاب عزت اور حکمت کے چشمہ سے نکلی ہے۔ اس کی تعلیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی (باقی بر صفحہ ۴۶۹)

رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ
ڈرو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین فراخ ہے

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ
صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ضرور بےحساب دیا جاوے گا کہو مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی خالص

اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿۱۱﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۲﴾ قُلْ
فرمانبرداری کرکے اسکی بندگی کروں اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بنوں کہو

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا
اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھ کو بڑے دن کے عذاب سے خوف لگتا ہے کہو میں اللہ کی خالص حکمبرداری کرکے

لَهُ دِينِي ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا
اسکی بندگی کرتا ہوں تم جس کو چاہو اس کے سوا پوجا کرو کہو البتہ گھاٹے میں ہیں وہ لوگ جنہوں نے قیامت کے

أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ
دن اپنا اور اپنے گھر والوں کا نقصان کیا سنو یہی صریح گھاٹا ہے اُن کا اوڑھنا

مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ
آگ کا ہوگا اور بچھونا آگ کا یہ چیز ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے

عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا
اے میرے بندو مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف

وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ
رجوع کیا ان کے لئے خوشخبری ہے تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا جو بات کو سن لیتے ہیں پھر اس میں سے

(بقیہ صفحہ ۴۶۸) خالص بندگی بلا شرکت غیرے کی جائے۔ اور اُس کے قرب کے لیے کسی غیر کی عبادت کو ذریعہ نہ بنایا جائے۔ کہ کسی غیر اللہ کو عبادت کا حق دینا کذب ہے اور اس کی عبادت کرنا کفرانِ نعمت ہے۔ اور کذب اور کفرانِ نعمت اللہ تک نہیں پہنچا سکتے۔ لوگوں نے اپنی اس خواہش کے پورا کرنے کے لیے کہ ان کے معبود کے اندر اللہ تعالیٰ کا کامل ظہور ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے ولد تجویز کیے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی ذات پاک اس سے بہت بلند ہے۔ ولد کا مفہوم تو صرف اس قدر ہے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کو وہ چاہے برگزیدہ کرلے نہ کہ ولد بنالے آسمان زمین لیل و نہار آفتاب مہتاب، انسان اور انعام سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کرکے انسان کے کام میں لگائے ہیں وہی رب وہی مالک ہے پس غیر اللہ کے لیے عبادت کا حق کہاں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان سے عبادت اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لیے نہیں چاہتا وہ غنی اور ان باتوں سے بےنیاز ہے وہ اللہ کی عبادت انسان کے فائدہ کے لیے چاہتا ہے اور کفران سے راضی نہیں ہوتا اس واسطے کہ اس سے انسان کو ضرر پہنچتا ہے۔ کسی غیر اللہ پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندہ کے ساتھ خود حساب کرے گا اس کو کسی غیر کی کیا ضرورت ہے انہ علیم بذات الصدور۔ رب کی طرف میلان انسان کی فطرت میں ڈالا گیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ تکلیف کے وقت اُسی کو پکارتا ہے۔ جب تکلیف رفع ہو جاتی ہے تو اس نعمت کو باطل معبودوں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور اس طرح اوروں کی گمراہی کا باعث ہوتا ہے۔

۷۴۴۔ آیت ۱۰۔ اگر کسی قطعۂ زمین میں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت میں موانع پیدا ہو گئے ہوں تو اس جگہ سے ہجرت کرنی چاہیے۔ اس میں ہجرت حبشہ کی طرف اشارہ ہے جو صحابہ میں سے ۸۰ نفر نے کفار کی ایذا سے تنگ ہو کر کی تھی۔

فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُوا

اچھی بات پر چلتے ہیں وہی لوگ ہیں جنکو اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہی لوگ ہیں جو صاحبان عقل

الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾

ہیں ۴۸ کیا وہ شخص جس پر عذاب کا وعید ٹھیک آگیا تو کیا تو اس کو جو دوزخی ہے چھڑا لے گا

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لئے بالا خانے ہیں ان کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی

الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی

مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ

برسایا پھر زمین میں اس کے چشمے بہا دیئے پھر اس پانی سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالی پھر وہ

يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي

اپنے کمال کو پہنچتی ہے پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی ہے پھر اسکو چورا چورا کر دیتا ہے بیشک اس واقعہ میں عقلمندوں کیلئے

الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ

ایک عبرت ہے ۴۹ تو کیا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا پھر وہ اپنے پروردگار کی روشنی میں ہو اس کے برابر ہو

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ

سکتا ہے جو کفر کی تاریکی میں ہے تو افسوس ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد سے سخت غافل ہیں وہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے

نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ

بہترین کلام اتارا ہے ایک کتاب ہے جس کی باتیں باہم ملتی ہیں بار بار دہرائی گئی ہیں اس سے ان کے بدن کانپتے ہیں جو

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم ہوتے ہیں

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعہ جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے اور جس کو اللہ (کی سنت) گمراہ کرتی ہے تو اس کے لئے

---

۴۸ - آیات ۱۷ و ۱۸ - غیر اللہ کی عبادت سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کو ہر ایک بات سن لینی چاہیے اور جو بات احسن معلوم ہو اُس کی اتباع کرنی چاہیے - غیر اللہ کی پرستش کورانہ تقلید سے پیدا ہوتی ہے - مُلا اور پیر جو یہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُن کی تقلید پر جمے رہیں یہی تلقین کرتے ہیں کہ غیروں کی باتیں نہ سنو اُن کی کتب کا مطالعہ نہ کرو - اللہ تو چاہتا ہے کہ انسان کو ظلمات سے نکالے اور لوگ چاہتے ہیں کہ ان کو جہالت کی ظلمات میں رکھ کر اُن سے فائدہ اُٹھائیں - زریں اُصول جو اللہ تعالےٰ نے بتائے ہیں لوگ اُن کی طرف توجہ نہیں کرتے -

انسان کو ہر ایک بات سننی چاہیئے اور احسن پر عمل کرنا چاہیئے

۴۹ - آیات ۲۱ و ۲۲ - بارش جو آسمان سے اُترتی ہے اس سے وہی زمین فائدہ اُٹھاتی ہے - جو پانی کو اپنے اندر جذب کرتی ہے - پھر اس سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں - اسی طرح اللہ تعالیٰ کی باتیں جو لوگ سنتے ہیں وہی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور سرسبز ہوتے ہیں - مگر یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سرسبزیاں زرد پڑ کر چورہ ہو جاتی ہیں - اور اس کا ثمرہ قائم رہتا ہے -

مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ
کوئی راہ دکھانے والا نہیں ف۴۵۰ تو کیا جو شخص اپنے منہ کو بدترین عذاب کا سپر قیامت کے دن بناتا ہے (مثل جنتی کے ہو سکتا ہے) اور ظالموں سے

لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ
کہا جاوے گا کہ اپنے کئے کا مزہ چکھو ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو ان پر عذاب ایسی طرف سے

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ
آیا کہ ان کو خبر بھی نہ تھی تو اللہ نے ان کو اس ادنیٰ زندگی میں رسوائی کا عذاب

الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ
چکھایا اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہوگا کاش یہ لوگ جانتے اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ
کی مثال بیان کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کو یاد رکھیں یہ قرآن فصیح زبان میں ہے جس میں

ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ
کوئی کجی نہیں تاکہ لوگ تقویٰ حاصل کریں اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک مرد ہے جس میں کئی جھگڑالو شریک ہیں

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ
اور ایک مرد ہے جو سارا ایک آدمی کا (غلام) ہے کیا دونوں کی حالت یکساں ہے سب ستائش اللہ کے لئے ہے مگر اکثر لوگ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
نہیں جانتے بیشک تم بھی مرنے والے ہو اور یہ بھی مرنے والے ہیں اور تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے

عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ
روبرو جھگڑو گے تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے اور اس سے بھی

وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ
جو سچی بات کو جب اس کو پہنچے تو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں اور جو سچی

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ
بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ جانا وہ لوگ ہی پرہیزگار ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس وہ

رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ
سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں اور احسان کرنے والوں کا بدلہ یہی ہے تاکہ ان سے برے سے برے کاموں کو جو انہوں نے کئے اللہ دبا دے اور

يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
ان کے نیک کاموں کا جو انہوں نے کئے بہتر سے بہتر بدلہ دے کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ
اور تم کو ان معبودوں سے جو خدا کے سوا ہیں ڈراتے ہیں اور جس کو اللہ (اپنی سنت) گمراہ کرے تو اس کے لئے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور جس کو

---

۴۵۰ ـ آیت ۲۳ ـ اس آیت میں قرآن کریم کی تاثیر بیان کی ہے ـ کہ اس کے پڑھنے یا سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ـ اور ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف مائل ہوتے ہیں ـ اس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی ہدایت کا نشان قرار دیا ہے ـ

يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

اللہ (کی سنت) ہدایت کرے تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ زبردست و سزا دینے والا نہیں اور اگر تو

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اُن سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے تو ان سے کہو بھلا دیکھو تو جنکو تم اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ

سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دُور کر سکیں گے یا اگر مجھ پر کچھ فضل

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ

کرنا چاہے تو وہ اس کے فضل کو روک سکیں گے کہو مجھ کو تو اللہ بس ہے سب بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسا رکھتے ہیں ف ۴۵۱ کہو

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

اے میری قوم تم اپنی جگہ پر عمل کرتے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں تو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ کس پر ایسا عذاب آوے گا

يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ

جو اس کو رسوا کر دے اور اس پر دائمی عذاب اترے گا ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی بھلائی کے لئے سچی باتوں کے ساتھ

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

اتاری ہے تو جو ہدایت پا گیا سو اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جو بھٹکا تو اس کا وبال اسی پر ہے اور تو ان کا ذمہ دار

بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

نہیں اللہ موت کے وقت لوگوں کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرا نہیں اس کی روح اُس کے سوتے وقت قبض کر لیتا ہے

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ

پھر جس پر موت کا حکم کیا ہو اس روح کو روک رکھتا ہے اور باقیوں کو وقت مقرر تک (دنیا میں) بھیج دیتا ہے اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ

میں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں البتہ نشانات ہیں ف ۴۵۲ کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا سفارشی ٹھیرا رکھے ہیں

ع ۱۰ / ۱

---

۴۵۱ - آیت ۳۸ - کفار یہ مانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔ سو ان سے کہو آیا تم نے غور کیا اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے یا مجھ پر رحم کرنا چاہے تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ مصیبت کو دور کر سکتے یا رحمت کو روک سکتے ہیں یعنی نہ کھول سکتے ہیں نہ روک سکتے ہیں۔

۴۵۲ - آیت ۴۲ - انسانی جسم کے اندر دو روحیں کام کرتی ہیں۔ روحِ حیوانی، روحِ انسانی۔ روحِ انسانی موت کے وقت بھی قبض ہوتی ہے اور نوم کے وقت بھی۔ پہلی صورت میں جب تک روحِ حیوانی کام کرنا چھوڑ نہ دے موت واقعہ نہیں ہوتی اور اس کا کام یہ ہے کہ وہ جسم کے اندر ایک لطیف بخار بناتی ہے جس کو نسمہ کہتے ہیں۔ اور یہ نسمہ موت کے بعد روحِ حیوانی کے جسم کا کام دیتا ہے۔ جب روحِ حیوانی ایسی ضعیف ہو جاتی ہے کہ بخار بنانے کی طاقت اس میں نہیں رہتی تو اس کا تعلق جسمِ خاکی کے ساتھ قطع ہو جاتا ہے اور وہ اپنے نسمہ کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے یہی موت ہے۔ دوسری صورت میں یعنی جب روحِ انسانی نوم کی حالت میں قبض ہوتی ہے تو روحِ حیوانی جسم کے اندر بدستور کام کرتی رہتی ہے۔ اس بیان کے مطابق میں آیت کا تفسیری ترجمہ کر دیتا ہوں۔ "اللہ انسانی روحوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے (اور موت اس وقت واقع ہوتی ہے کہ روحِ حیوانی بھی قبض کر لی جائے) اور جن کی موت نہیں آئی ہوتی اُن کی روحِ انسانی اُن کی نوم کی حالت میں قبض کر لی جاتی ہے۔ اگر نوم کی حالت میں کسی پر موت کا حکم صادر ہو جاتا ہے تو اُس کی روح (باقی بر صفحہ ۴۷۳)

انسانی روحوں کا قبض موت اور نوم میں

قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ

کہو اگرچہ یہ لوگ نہ تو کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ عقل دوڑاتے ہوں کہو سفارش تو سب اللہ کے اختیار میں ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ

آسمانوں اور زمین پر اسی کی حکومت ہے پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو

اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ

لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ لوگ

اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ

بے تحاشا خوش ہو جاتے ہیں کہو یا خدایا آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپی اور کھلی باتوں کے

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ

جاننے والے تو ہی ان بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اور اگر

اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ

ان لوگوں کے پاس جو شرک کرتے ہیں وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تو قیامت کے

سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

دن سخت عذاب کے بدلہ اس کو دے ڈالیں اور اللہ کی طرف سے ان پر وہ معاملات ظاہر ہوں گے جن کا ان کو گمان بھی نہ تھا

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا

اور جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کیا اس کی بدیاں ان پر کھل جاویں گی اور جن باتوں کی ہنسی اڑاتے تھے وہی ان کو آ گھیریں گی جب

مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ

انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو میری لیاقت

عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ

کی وجہ سے ملی ہے (ایسا نہیں) بلکہ یہ اسباب ذریعہ آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ان سے اگلے لوگوں نے بھی یہی کہا تھا

قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ

تو جو کچھ وہ کماتے رہے تھے ان کے کچھ کام نہ آیا ان کو ان کے کسب کے بُرے نتیجے پہنچے

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

اور جو لوگ ان میں سے ظلم کر رہے ہیں ان کو بھی ان کے کسب کے بُرے نتیجے پہنچیں گے اور یہ اللہ کو ہرانے والے نہیں

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے بیشک اس میں البتہ نشانیاں ہیں

(بقیہ صفحہ ۴۷۲)

اپنے جسم میں واپس جانے سے روک لی جاتی ہے (اللہ نوم کی حالت میں روح حیوانی کو بھی قبض کر لینے سے اس پر موت واقع ہو جاتی ہے) ورنہ وہ اس کو اپنے جسم کے اندر واپس کر دیا جاتا ہے“ اس سے ظاہر ہے کہ اس آیت کے اندر مردہ کے زندہ نہ ہو سکنے کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کہو اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَ

ناامید نہ ہو بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے ﴿۵۳﴾ اور

اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اسی کی فرمانبرداری کرو پہلے اس سے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمکو کوئی مدد نہ دیجاوے

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

اور ان بہترین باتوں پر چلو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہیں پہلے اس سے کہ تم پر یکدم عذاب نازل ہو اور

بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ

تم کو خبر بھی نہ ہو (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کی اور

جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ

میں تو ہنسی کرنے والوں میں ہی رہا یا کہے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت کرتا تو میں پرہیزگاروں

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

میں سے ہوتا یا جب عذاب دیکھے تو یہ کہے کہ اگر میں (دنیا میں) لوٹ جاتا تو میں نیکوں کے زمرہ

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ

میں رہتا (اللہ کہے گا) ہاں میرے احکام تم کو پہنچے تو تم نے ان کو جھٹلایا اور تو نے تکبر کیا اور تو انکار

وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ

کرنے والوں میں رہا اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تو ان کے مونہوں کو قیامت کے دن کالا

وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ

دیکھے گا کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں اور جن لوگوں نے پرہیزگاری

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

کی اللہ ان کو ان کی کامیابی کے ساتھ نجات دیگا ان کو کوئی دکھ نہ پہنچے گا اور نہ وہ آزردہ ہونگے اللہ سب

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا خبرگیر ہے آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے

وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ

ہیں اور جو لوگ اللہ کے احکام کا انکار کرتے ہیں وہی گھاٹے میں ہونگے کہو اے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْۗنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى

جاہلو کیا تم مجھکو یہ صلاح دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں اور بیشک تیری طرف وحی کی گئی ہے اور ان کی طرف

---

۵۳ - آیت ۵۳ - گنہگاروں کے لیے یہ آیت اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کی امید دلاتی ہے - اس میں گذشتہ گناہوں کی معافی اور آئندہ زندگی کے لیے ہدایت ہے - کہ اللہ کی طرف رجوع کر کے اس کی فرماں برداری کرو - اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ احسن باتوں پر عمل کرو - یہ آیت وحشی حضرت حمزہ کے قاتل کے حق میں نازل ہوئی تھی -

الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾

بھی جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے اور تو نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

(اور کسی کی بندگی نہ کر) بلکہ اللہ ہی کی کر اور شکر گزاروں میں رہو اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر جیسی کرنی چاہئے ویسی نہیں کی

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ

اور قیامت کے دن زمین اسکی مٹھی میں ہوگی اور آسمان بھی اس کے دہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

وہ ان سے پاک اور بہت بلند ہے جن کو لوگ اس کا شریک ٹھیراتے ہیں ف۴۵۴ اور صور پھونکا جاوے گا تو جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں

وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ

سب مر جائیں گے سوا ان کے جن کو خدا چاہے (کہ زندہ رہیں) پھر دوبارہ صور پھونکا جاوے گا تو ایک دم کھڑے ہو کر

يَنظُرُونَ ﴿٦٨﴾ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ

دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہوگی اور اعمال نامہ رکھا جاوے گا اور پیغمبر اور

بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَ

گواہ لائے جاویں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٧٠﴾ ع وَسِيقَ الَّذِينَ

ہر شخص کو اس کے عمل کی جزا پوری دی جاوے گی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں اور جو لوگ کفر کرتے رہے

كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

وہ ٹولیاں بنا کر دوزخ کی طرف ہانکے جاویں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جاویں گے اور اس کے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ

نگہبان ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے پروردگار کی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو آج کے دن

يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

کے پیش آنے سے ڈراتے تھے کہیں گے ہاں (آئے تھے) لیکن عذاب کا وعدہ کافروں کے حق میں پورا ہوا

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾

کہا جاوے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو اسی میں رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیسا برا ہے

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ

اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے رہے ہیں وہ بہشت کی طرف ٹولیاں بنا کر لے جائے جاویں گے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے

---

۴۵۴ ۔ آیت ۶۴ تا ۶۷ ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے جلال اور عظمت ۔ اور علو کا اظہار کیا ہے ۔ رسول جاہل کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی پرستش کروں ۔ مجھ سے پہلوں کو وحی ہوئی ۔ اور مجھے بھی کہ اگر شرک کا مرتکب ہوگا تو تیرے اعمال حبط کر دیئے جائیں گے اور خاسرین میں سے ہوگا ۔ اللہ ہی کی عبادت کرو ۔ اور اس کا شکر بجالاؤ کہ اس نے یہ ہدایت کی ۔ مشرکوں نے اللہ کی قدر نہیں سمجھی قیامت کو زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی ۔ اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے ۔ اس کی ذات سب عیوب سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان ان شریکوں سے بہت بلند ہے ۔ جو لوگ تجویز کرتے ہیں ۔

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

کھلے ہوئے ہونگے اور اس کے نگہبان ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم پاک ہو تو اس میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ

وہ کہیں گے سب ستائش اس اللہ کیلئے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھلایا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنایا ہم اس بہشت میں جہاں

الربع

حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ

چاہیں رہیں تو نیک عمل کرنے والوں کا اجر کیا اچھا ہے اور تو فرشتوں کو دیکھے گا کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے کھڑے

الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہیں اپنے پروردگار کی تسبیح اس کی ستائش کے ساتھ کرتے ہیں اور لوگوں کے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیا جاوے گا اور کہا جاویگا کہ سب

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

ستائش اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے

ع ۸

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ ع تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ

یہ نوشتہ اللہ زبردست اور علم والے کی طرف سے اترا ہے گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنیوالا

التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا

سخت عذاب دینے والا بڑا قوت والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۴۵۵ اللہ کی

يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾

آیتوں میں صرف وہی جھگڑتے ہیں جو اللہ کی نعمت کی بے قدری کرتے ہیں تو ان کا شہروں میں (اس سے) پھرنا تم کو دھوکہ میں نہ ڈالے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور ان کے بعد اور امتوں نے بھی جھٹلایا اور ہر امت نے ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو گرفتار

بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ

کریں اور جھوٹی باتوں پر جھگڑا کیا تاکہ حق کو اس کے ذریعے زائل کر دیں تو میں نے ان کو پکڑا

سورۃ المومن مکیہ

۴۵۵ - آیات ۲ و ۳ - یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتری ہے جس میں یہ صفات ہیں - عزیز - علیم - غافر الذنب - قابل التوب - شدید العقاب - ذی الطول - لا الٰہ الا ھو - جو لوگ اس کتاب کے مخاطب ہیں ان میں ان صفاتِ سبعہ کا ظہور ان کی قابلیت کے مقدار کے موافق ہوگا - اس کی اشاعت میں روک پیدا کرنے والے مغلوب ہوں گے - اس کی تلاوت کرنے والوں کو علم دیا جائے گا - گناہگاروں کے گناہ بخشے جاویں گے اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہوگی - انکار کرنے والوں کو سخت عذاب دیا جائے گا - اور مومنوں پر فضل کیا جائے گا اور اللہ کی توحید مظاہر پرستی کی جگہ لے گی قیامت کا کچھ نمونہ دکھایا جائے گا -

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوٓا

تو (دیکھو) میری سزا کیسی تھی ۔ اور اسی طرح ان کافروں پر بھی تیرے پروردگار کا وعدہ پورا ہو چکا ہے کہ یہ

أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ

دوزخی ہیں ۔ ف۴۵۶ جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے پروردگار

رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ

کی تسبیح اس کی ستائش کے ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں مغفرت کی دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار

شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے تو ان لوگوں کو بخش دے جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے رستہ پر چلتے ہیں اور ان کو دوزخ کے عذاب سے

الْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

بچا ۔ اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر جو تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیبیوں

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوٰجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٨ وَ

اور اولاد میں سے بھی جو نیک ہوں ۔ بیشک تو زبردست ہے حکمت والا ہے ۔ اور

قِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذٰلِكَ هُوَ

ان کو برائیوں سے بچا ۔ اور آج جس کو تو نے برائیوں سے بچا لیا تو تو نے اس پر رحم کیا ۔ اور یہی تو بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ أَكْبَرُ مِنْ

کامیابی ہے ۔ ف۴۵۷ جو لوگ انکار کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان سے پکار کر کہا جاوے گا کہ جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے

مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝١٠ قَالُوا رَبَّنَآ

تھے اور تم نہیں مانتے تھے تو اس وقت تم سے اللہ کی بیزاری بہت بڑھ کر تھی اس بیزاری سے جو تم آج اپنی جان سے کر رہے ہو ۔ وہ کہیں گے

أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلٰى خُرُوجٍ

اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دو موتیں دیں اور دو دفعہ زندہ کیا تو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو اب یہاں سے نکلنے

مِّنْ سَبِيلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرَكْ

کی بھی کوئی صورت ہے ۔ (اللہ کہیگا) یہ سزا تمہاری اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھیرائے

بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝١٢ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ اٰيٰتِهِ وَيُنَزِّلُ

جاتے تھے تو تم مان لیتے تھے تو (آج) اللہ کی حکومت ہے جو بہت بلند اور بہت بڑا ہے ۔ وہی ہے جو تم کو اپنی نشانات دکھاتا ہے اور آسمان سے

---

۴۵۶ ۔ آیات ۴ تا ۶ ۔ کفار کا عافیت کے ساتھ آبادیوں میں پھرنا تم کو غلطی میں نہ ڈالے ۔ مواخذہ ہوگا ۔ پر مہلت دے کر ہوگا ۔ گذشتہ قوموں نوح عاد ثمود وغیرہم کے حالات پر غور کرنا چاہیے ۔ ہر ایک امت نے اپنے رسول کو قید کرنا چاہا اور اپنے باطل کے ساتھ حق کو زائل کرنا چاہا ۔ آخر اللہ نے اُن کو مواخذہ کیا اور کیسا عذاب دیا ۔ یہی حال ان لوگوں کا ہوگا ۔

حاملین عرش اور ملائکہ کی دعا مومنین کے لیے

۴۵۷ ۔ آیات ۷ تا ۹ ۔ حاملین عرش اور اُس کے حوالی سے وہ ملائکہ اور مقربین انسان مراد ہیں جو موت کے بعد ملائکہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور اُن کا حاملین عرش ہونے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا انتظام انہیں کے ذریعہ سے ہوتا ہے ۔ یہ مومنین کے لیے اور اُن کے آباء اور ازواج اور ذریات کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے ہیں جیسا کہ ان آیات میں مذکور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کی مغفرت اور رحمت کے لیے کس قدر وسیع سامان تیار رکھا ہے ۔ بدبخت ہیں وہ لوگ جو اس سے استفادہ نہیں کرتے ۔ اور اس عظمت اور جلال کو ان کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں ۔

لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

تمہارے لئے روزی اتارتا ہے اور ان باتوں کو وہی یاد رکھتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو تم خالص اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے

لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي

اس کو پکارو اگرچہ کافروں کو برا لگے عالی مرتبہ ہے عرش کا مالک ہے اپنے بندوں سے

الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾

جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈراوے

يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ

جس دن لوگ نکل کھڑے ہونگے ان کی کوئی بات اللہ سے چھپی نہیں رہے گی (کہا جاویگا) آج حکومت کس کی ہے (جواب ہوگا)

لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ

اکیلے زبردست اللہ کی ہے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے گا آج کوئی ظلم نہ ہوگا

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى

بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور قریب آنے والے دن سے ان کو ڈرا جب کہ دل غم کے مارے گلوں

الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ

تک آجاوینگے ظالموں کے لئے نہ تو کوئی دلسوز ہوگا اور نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے وہ آنکھوں کی

خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ

خیانت کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جن کو اللہ کے

يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ ع

سوا پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ نہیں کرسکتے بیشک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے ۴۵۹

ع ۱۱ / ۷

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے

كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ

وہ ان سے قوت کے اعتبار سے اور نشانات کے اعتبار سے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے بہت بڑھ کر تھے تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں پر

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم

پکڑا اور ان کے لئے اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیوں کے ساتھ آتے

بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

تھے پس انہوں نے نہ مانا تو اللہ نے ان کو پکڑا بیشک وہ بڑا زور آور ہے سخت عذاب دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو

---

۴۵۸ - آیات ۱۳ تا ۲۰ - ہر ایک شخص کو ایمان کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ اللہ کی رحمت سے فائدہ اٹھائے۔ پر انکار کرکے اللہ تعالیٰ کی بیزاری حاصل کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ نجات کی کوئی سبیل پیدا ہو۔ اس سے کہا جاوے گا یہ اس امر کا نتیجہ ہے کہ تم کو اللہ کی توحید کی طرف بلایا جاتا تھا۔ تو تم انکار کرتے تھے۔ اور شرک پر ایمان لاتے تھے۔ آج اللہ علی کبیر کا حکم نافذ ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنے نشانات دکھاتا رہتا ہے۔ اور وحی کے ذریعہ ہی آگاہ کرتا رہتا ہے تاکہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرایا جائے۔ آگے قیامت کے بعض واقعات کا ذکر کیا ہے۔

اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَ

اپنے نشانات اور کھلی دلیلوں کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا یہ جادوگر اور بڑا جھوٹا

قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

ہے جب وہ ہماری طرف سے ان کے پاس حق لے کر آئے تو انہوں نے کہا

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَھُمْ ؕ وَمَا کَیْدُ الْکٰفِرِیْنَ

کہ جو لوگ اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھو اور کافروں کی چالیں خطا

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ

جاتی ہیں اور فرعون نے کہا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو بلائے میں

اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ

ڈرتا ہوں کہ تمہارا دین نہ بدل دے اور زمین میں فساد نہ کھڑا کر دے اور موسیٰ نے کہا کہ

مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ

میں ہر متکبر سے جو روز حساب کو نہیں مانتا اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ

الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ

لیتا ہوں اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن مرد نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہا کیا تم

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ ؕ

ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلے دلائل لایا ہے

وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْهِ کَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ

اور اگر یہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر سچا ہوگا تو جن باتوں کا وعدہ دیتا ہے بعض ان سے تم کو

یَعِدُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ یٰقَوْمِ لَکُمُ الْمُلْکُ

پہنچیں گے بیشک اللہ (کی سنت) اس شخص کو راہ نہیں سوجھاتی جو حد سے گزرنے والا بڑا جھوٹا ہو ۴٥٩ اے میری قوم آج حکومت

الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

تمہاری ہے تم اس ملک میں غالب ہو اگر اللہ کا عذاب ہم پر آ گیا تو ہماری مدد کون کرے گا

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْکُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾

فرعون نے کہا میں تم کو وہی سمجھاتا ہوں جو خود سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جو بھلائی کی ہے

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣١﴾ مِثْلَ

اور جو شخص ایمان لایا تھا اس نے کہا اے میری قوم میں تم پر اور امتوں کی طرح مصیبت کے آنے سے ڈرتا ہوں جیسا کہ قوم نوح

---

۴٥٩ - آیت ٢٨ - ایک شخص اگر مومن ہو مگر ایمان کا اظہار نہ کر سکتا ہو۔ تو اللہ کے نزدیک وہ مومن ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص اگر اللہ کی طرف سے کسی منصب کا مدعی ہو کر کھڑا ہوا ہے تو اس کی تکذیب اور تخریب میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر صادق ہو تو اس کو نصرت ہوگی اور غلطی پر ہے تو اس کا نتیجہ اس کی ناکامی ہوگی۔ اس کو چھوڑ دینا چاہیے کہ اپنا کام کرے۔ صادق ہوگا تو اس کی بعض باتیں جو وہ کہتا ہے تمہاری نظروں کے سامنے پوری ہو جاویں گی۔

مومن اگر خوف سے ایمان کا اظہار نہ کر سکتا ہو تو اللہ کے نزدیک وہ مومن ہے

دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ

اور عاد اور ثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا

ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ

نہیں چاہتا اور اے میری قوم مجھ کو تمہاری نسبت ایک دوسرے کو پکارنے کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ

بھاگو گے اور تمہارے لئے اللہ سے کوئی چھڑانے والا نہ ہوگا اور اللہ (کی سنت) جس کو گمراہی میں رکھے تو اس کے لئے کوئی

هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ

راہ دکھانیوالا نہیں اور اس سے پہلے یوسف کھلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آیا تو تم ان باتوں میں جو وہ لے کر آیا ہمیشہ

مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ

شک کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہوگیا تو تم کہنے لگے اس کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي

جو شخص حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہوتا ہے اللہ (کی سنت) اس کو اسی طرح گمراہی میں رکھتی ہے ف۴۶۰ جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کو ملی ہو

آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ

اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک یہ بڑی بیزاری کی بات ہے

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ

ہر متکبر اور سرکش کے دل پر اللہ (کی سنت) اسی طرح مہر لگا دیتی ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک

ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ

محل بنوا تاکہ میں ان اسباب تک پہنچوں یعنی آسمانوں کے رستے پھر میں موسیٰ کے

إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ

معبود کو جھانک کر دیکھوں کیونکہ میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور فرعون کو اس کا برا عمل اسی طرح آراستہ دکھایا گیا

وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ﴿٣٨﴾ وَقَالَ الَّذِي

اور سیدھے رستے سے روکا گیا اور فرعون کی چال تو تباہی لانے والی تھی ف۴۶۱ اور جو ایمان لایا تھا اس نے کہا

ع ۹

آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٣٩﴾ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ

اے میری قوم میرے پیچھے چلو تاکہ میں تم کو بھلائی کا رستہ دکھاؤں اے میری قوم یہ ادنیٰ زندگی تو صرف چند روزہ

خاتم النبیین کے خلاف ایک باطل پرست قوم کا استدلال

۴۶۰ - آیت ۳۴ - اس آیت سے ایک باطل پرست قوم یہ استدلال کرتی ہے کہ کسی نبی کے بعد دوسرے نبی کے نہ آنے کا عقیدہ آلِ فرعون کا عقیدہ ہے - گویا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین ماننا آلِ فرعون کی تقلید ہے - فقد جاؤا ظلما وزورًا - مسلمانوں کے عقیدہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کلام ہے - اور قبطیوں کے عقیدہ کی بنیاد جنہوں نے خود حضرت یوسف کو نبی نہیں مانا تھا - اپنے خیال پر مبنی ہے - وشتان بینہما -

۴۶۱ - آیت ۳۷ - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے - کہ حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے یہی پیش کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے - اس کا بلند قصر بنوانا یا تو بطور استہزار ہے - یا بطور رصدگاہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ستاروں کی حرکات سے پتہ لگا وے کہ آیا وہاں کسی ایسی ہستی کا وجود پایا جاتا ہے جو موسیٰ بیان کرتا ہے -

الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۖ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ
سامان ہے اور آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو برا کام کرتا ہے تو اسکو ویسا ہی

إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ
بدلہ دیا جاوے گا اور جو نیک کام کرتا ہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو وہ لوگ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ
بہشت میں داخل ہونگے دئے جاویں گے اس میں بےحساب روزی اور اے میری قوم کیا وجہ ہے کہ میں تو تم کو

إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ
نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو تم مجھ کو اس لئے بلاتے ہو تاکہ میں اللہ کی ناشکری کروں اور اس کے ساتھ

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا
شریک ٹھیراؤں جس کی کوئی دلیل میرے پاس نہیں اور میں تم کو اس کی طرف بلاتا ہوں جو زبردست بڑا بخشنے والا ہے شک نہیں کہ جس کی طرف

تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا
تم مجھ کو بلاتے ہو اس کی کوئی دعوت نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اور ہمارا لوٹ کر جانا

إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ
اللہ کی طرف ہے اور شک نہیں کہ حد سے گذرنے والے وہی دوزخی ہیں تم عنقریب میری بات کو جو تم سے کہتا ہوں یاد

لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ
کروگے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ اپنے بندوں کا نگران حال ہے تو اللہ نے اس کو ان کی بری

مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
چالوں سے بچالیا اور فرعون کے لوگوں کو برے عذاب نے آگھیرا صبح شام ان کو آگ کے سامنے

غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ
پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی (تو حکم ہوگا) کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں

الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
داخل کرو ۴۶۲ اور جب دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ
تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصہ ہٹا سکتے ہو بڑے لوگ کہیں گے

اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
ہم سب اس میں ٹھیرے ہیں اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرچکا ہے اور وہ لوگ جو دوزخ

فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾
میں ہونگے دوزخ کے نگہبانوں سے کہیں گے کہ تم اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہمارا عذاب ہلکا کردیا کرے

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا
وہ کہیں گے کیا تمہارے رسول تمہارے پاس کھلی دلیلوں کے ساتھ نہیں آتے تھے وہ کہیں گے ہاں آئے تھے وہ کہیں گے تم خود دعا کرو اور

---

۴۶۲ - آیت ۴۶ - اس آیت سے قبر یا عالم برزخ کا عذاب ثابت ہوتا ہے - اور صبح اور شام سے مراد ہر وقت ہے کہ عالم برزخ میں صبح اور شام کے اوقات نہیں ہیں۔

دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝٥٠ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
کافروں کی دُعا رائگاں ہوگی ہم اس ادنیٰ زندگی میں اپنے رسولوں اور ان کی جو ایمان لاتے ہیں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝٥١ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ
مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی (مدد کریں گے) جب گواہ کھڑے ہونگے ۴۶۳ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دیگی

وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝٥٢ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ
اور ان پر پھٹکار ہوگی اور ان کے رہنے کیلئے بہت برا گھر ہوگا اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا

اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝٥٣ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝٥٤ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ
وارث بنایا جس میں عقلمندوں کے لئے ہدایت اور یاد رکھنے کی باتیں ہیں پس صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝٥٥ اِنَّ
سچا ہے اور اپنے گناہ کی استعدادوں کو دبانے کے لئے مدد مانگ اور صبح اور شام اپنے پروردگار کی تسبیح اس کی ستائش کے ساتھ کر جو لوگ

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا
اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کو پہنچی ہو جھگڑتے ہیں ان کے سینوں میں بڑائی کی ہوس ہے اور وہ

كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝٥٦ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ
اس تک پہنچنے والے نہیں سو تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے البتہ آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٧ وَمَا يَسْتَوِي
کا پیدا کرنا لوگوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے بہت بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور اندھا اور

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا
سوانکھا برابر نہیں ہوسکتا اور جو لوگ ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں اور بدکار برابر نہیں ہوسکتے تم بہت کم غور

تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٥٨ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
کرتے ہو ضرور وہ گھڑی آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٩ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
نہیں لاتے اور تمہارے پروردگار نے کہدیا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں

عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝٦٠ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
وہ عنقریب ذلیل ہوکر دوزخ میں داخل ہونگے اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا بیشک لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے لیکن اکثر لوگ

---

۴۶۳ - آیت ۵۱ - اس آیت میں رسلنا سے حضرت رسول صلعم مراد ہیں۔ جو جامع جملہ کمالات انبیا ہیں اور مومنین سے آپ کے صحابہ مراد ہیں۔ چنانچہ آیت ۵۵ میں اس کی تائید میں فرماتا ہے کہ فاصبر ان وعد اللہ حق دا لدیہ کہ رفع درجات اور نصرت کے جذب کے لیے صبح شام اللہ کی تسبیح حمد کے ساتھ کرو۔ استغفر لذنبک۔ سے مراد گذشتہ گناہ نہیں ہیں۔ ان سے رسول پاک ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ذنب کی استعدادیں دبی رہیں۔ اور کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔ ایسا استغفار مقربین کے لیے بھی ضروری ہے۔ یہ لوگ اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی اعانت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی نکتۂ معرفت کو ظاہر کرتا ہے۔

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وقف لازم

شکر نہیں کرتے — وہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے — سب چیزوں کا پیدا کرنے والا — اس کے سوا کوئی معبود

فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ﴿۶۳﴾ اللّٰهُ

نہیں تو تم کہاں سے حق سے پھرائے جاتے ہو — جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں وہ اسی طرح باطل کی طرف پھرائے جاتے ہیں — اللہ وہ

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ

ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھیرنے کی جگہ — اور آسمان کو چھت بنایا ہے — اور تمہاری صورتیں بنائیں — اور تمہاری صورتوں کو

الطَّيِّبَاتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ

بہت اچھا بنایا — اور عمدہ چیزوں سے تم کو روزی دی — وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو بابرکت ہے وہ اللہ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے — وہی زندہ ہے اس کے

إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۶۵﴾ قُلْ إِنِّي

سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کی خالص فرمانبرداری کر کے عبادت کر — سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے — کہدو کہ مجھے

نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي

اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ — جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو — تو مجھ کو ان کی بندگی سے روکا گیا ہے — جب میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے کھلے دلائل آ گئے ہیں

وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ

اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوں — وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے — پیدا کیا — پھر

مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا

نطفہ سے — پھر علقہ سے — پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتا ہے — پھر تم کو (بڑھاتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تم کو

شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ

گھٹاتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ — اور بعض تم میں سے (ان مراحل کے طے کرنے سے) پہلے مر جاتے ہیں اور بعض کو (مہلت دی جاتی ہے) تاکہ تم وقت مقرر

تَعْقِلُونَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ

تک پہنچو اور (یہ تغیرات اس لئے لائے جاتے ہیں) تاکہ تم سمجھو — وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے — پھر جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا سو

فَيَكُونُ ﴿۶۸﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ أَنّٰى يُصْرَفُونَ ﴿۶۹﴾

وہ ہو جاتا ہے — کیا تو نے ان کی طرف نظر نہیں کی — جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں — وہ کہاں سے پھرائے جاتے ہیں

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۷۰﴾ إِذِ

(یعنی) وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کو — جھٹلاتے ہیں — اور ان باتوں کو جن کے ساتھ پیغمبر بھیجے ہیں — آگے چل کر ان کو علم آ جاوے گا — جب کہ

الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿۷۲﴾

طوق ان کی گردنوں میں ہونگے — اور زنجیریں بھی — کھولتے ہوئے پانی میں ان کو گھسیٹ لیجائیں گے — پھر وہ آگ میں جھونکے جاویں گے

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا

پھر ان سے کہا جاوے گا وہ کہاں ہیں جنکو اللہ کے سوا تم شریک ٹھیراتے تھے — وہ کہیں گے — وہ ہم سے گم ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے

بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكَافِرِينَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ

کسی چیز کی پرستش ہی — نہیں کرتے تھے — (سنت) اللہ اسی طرح کافروں کو — گمراہ کر دیتی ہے — ان سے کہا جاویگا

بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوا

یہ سزا اس لئے ہے کہ تم زمین پر — ناحق باتوں پر خوش ہوتے تھے — اور یہ اس سبب سے ہے — کہ تم ناحق اترایا کرتے تھے — تم دوزخ کے

ع ۸ / ۱۲ — مع

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ

دروازوں میں داخل ہو اسی میں رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیا برا ہے تو صبر کر

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

ضرور اللہ کا وعدہ سچا ہے اگر ہم تم کو بعض وہ باتیں جن کا ان کو وعدہ دیتے ہیں دکھا دیں یا تم کو پہلے وفات دیدیں تو (بہر حال) یہ لوگ

يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

ہماری طرف لوٹائے جائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے تھے ان میں سے بعض کے حالات تم کو سنائے ہیں اور بعض کے حالات

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ

نہیں سنائے اور کسی رسول کے لئے یہ نہیں ہو سکا کہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی نشان لا دکھائے

اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ

پھر جب خدا کا حکم آوے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاوے گا اور باطل پرست وہاں گھاٹے میں رہیں گے اللہ وہ

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے ہیں تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو ان میں سے خوراک بناؤ اور تمہارے واسطے ان

مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

میں اور فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر (چڑھ کر) اپنے دلی مقصد کو پہنچو اور تم ان چوپایوں اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے تو کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں اور انہیں دیکھا کہ ان

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي

لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان کے پہلے ہو گذرے ہیں وہ ان سے (شمار میں) زیادہ تھے اور قوت اور نشانات کے اعتبار سے جو وہ اپنے

الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

پیچھے چھوڑ گئے بڑھ کر تھے تو ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی سو جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

تو وہ اس علم پر جو ان کے پاس تھا نازاں ہوئے اور جس چیز کی ہنسی اڑاتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی تو جب انہوں نے ہمارا عذاب

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا

دیکھا تو انہوں نے کہا ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جس کو ہم شریک ٹھیراتے تھے ہم نے ان کا انکار کر دیا تو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت

رَاَوْا بَاْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

ان کو ان کا ایمان سود مند نہ ہوا یہ اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں جاری رہی ہے اور اس موقع پر انکار کرنے والے گھاٹے میں رہے ۶۶۴

۶۶۴۔ آیات ۸۳ تا ۸۵۔ اللہ کے رسول جب نشانات کے ساتھ آتے ہیں تو لوگ اس علم کو جو ان کے پاس ہوتا ہے صحیح سمجھ کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں اگر وہ علم جو ان کے پاس ہے صحیح اور کافی ہوتا تو رسول کے آنے کی ضرورت نہ ہوتی جب ان پر عذاب آ جاتا ہے تو توحید پر ایمان اور شرک سے انکار ظاہر کرتے ہیں مگر اس وقت کا ایمان سود مند نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت چلی آتی ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت میں سے کسی واقعہ کو مستثنیٰ کرنے کا اختیار رکھتا ہے جیسا کہ حضرت یونس کی قوم کو اس سنت سے مستثنیٰ رکھا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی سنت میں کوئی استثنا کر دے تو اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت تبدیل ہو گئی۔ تبدیلِ سنت کے یہ معنے ہیں کہ کوئی سنت جو چلی آتی ہے وہ اٹھا کر ایک اور سنت جاری کر دی جائے۔

اللہ کی سنت اور اس میں استثنا

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

حٰمٓ ۞ (۱) تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۲) كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

(یہ کتاب) رحمٰن رحیم کی طرف سے اتاری گئی ہے یہ ایسی کتاب ہے جس کے احکام کی تفصیل کر دی گئی ہے فصیح زبان

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (۳) بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (۴)

کا قرآن ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں خوشخبری سنانے والا ڈرانے والا ہے تو ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا وہ تو سنتے ہی نہیں

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا

اور کہتے ہیں جس بات کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے ہمارے دل اس سے پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہمارے اور تمہارے

وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ (۵) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ — الثلثۃ

درمیان پردہ حائل ہے تو بھی کام کئے جا ہم بھی کام کر رہے ہیں کہو میں تو صرف تمہارے جیسا ایک انسان ہوں میری طرف وحی

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ (۶)

آتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو اسی کی طرف توجہ کر کے جمے رہو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور ان شرک کرنیوالو

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (۷) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے لئے افسوس ہے جو مال کو مخلوق کے فائدہ کیلئے خرچ نہیں کرتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (۸) ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ — ع ۱۵

انہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو ختم نہیں ہوگا کہو کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن

خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۚ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۹) وَجَعَلَ

میں پیدا کیا اور اس کے لئے ہمسر بناتے ہو وہی تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس نے

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً

زمین میں اس کے اوپر پہاڑ گاڑ دیے ہیں اور اس میں برکت رکھی اور اس میں اس پر رہنے والوں کے لئے مناسب اندازہ سے خوراک

لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ (۱۰) ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا

رکھی چار دنوں میں حاجتمندوں کے لئے یہ سب برابر ہو گیا (پھر تم غور کرو) پھر آسمان کی طرف توجہ کی اور وہ دھواں کی طرح تھا تو اس سے اور زمین سے کہا تم کام پر

اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ (۱۱) فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ

لگ جاؤ خوشی سے کرو تو یا ناخوشی سے کرو تو انہوں نے کہا ہم خوشی سے حکم بجا لائیں گے تو انکے سات آسمان دو دن میں بنائے (یہ وہی دو دن ہیں جنمیں زمین بنی) اور ہر آسمان

كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (۱۲)

میں اس کا انتظام بذریعہ وحی بتایا اور پہلے آسمان کو قندیلوں سے سجایا اور اسکی نگہبانی کا انتظام کیا (یہ چار دن ہیں ہوا، وہ چار دن جن میں زمین کی تکمیل ہوئی) وہ سب اللہ زبردست علم والے

سورہ حٰم السجدہ مکیہ

۴۶۵ - آیات ۹ تا ۱۲ - ان آیات میں یہ ذکر ہے کہ آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے چھ یوم میں پیدا (باقی بر صفحہ ۴۸۶)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿١٣﴾ اِذْ

تو اگر یہ لوگ منہ موڑلیں تو کہو کہ میں تم کو ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جو کڑک عاد اور ثمود پر ہوئی تھی جب

جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ قَالُوْا

ان کے پاس رسول ان کے آگے اور پیچھے سے آئے (یہ ہدایت کرتے ہوئے) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو انہوں نے کہا اگر

لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا عَادٌ

ہمارا پروردگار کسی کو بھیجنا چاہتا تو فرشتے اتارتا جن باتوں کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم ان کو مانتے نہیں سو عاد انہوں نے تو

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اَوَلَمْ يَرَوْا

زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ کہا کہ قوت میں ہم سے بڑھ کر کون ہے اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾

وہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بڑھ چڑھ کر ہے اور وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

تو ہم نے نحوست کے دنوں میں ان پر سخت آندھی چلائی تاکہ ہم ان کو اس ادنی زندگی میں ذلت کا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

عذاب چکھائیں اور البتہ آخرت کا عذاب زیادہ ذلیل کرنے والا ہے اور ان کو کوئی مدد نہیں دی جائے گی اور ثمود سو ان کو ہم نے

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ

رستہ دکھایا مگر انہوں نے سیدھے رستہ پر اندھا پن کو دوست رکھا تو ان کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے ان کی بدکاریوں کے سبب

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ ع وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ

آلیا اور جو لوگ ایمان لائے اور تقوی کرتے تھے انکو ہم نے بچالیا اور جس دن اللہ کے احکام پر نہ

ع ٢ ١٦

(بقیہ صفحہ ٤٨٥) ہوئے مگر اس میں اختلاف ہے کہ آسمان پہلے پیدا ہوئے کہ زمین۔ اور یہ اختلاف قرآن کریم کی آیات سے پیدا ہوا ہے۔ اور وہ آیات یہ ہیں (١) ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسوّٰھن سبع سمٰوٰت (بقرہ ٢٩) (٢) والارض بعد ذٰلک دحٰھا (النازعات ٣٠) (٣) یہی آیات ہیں جن کی تفسیر ہو رہی ہے۔ اوّل اور سوم سے بظاہر یہی سمجھا جاتا ہے کہ زمین پہلے بنی اور آیت دوم سے یہ پایا جاتا ہے کہ زمین پیچھے بنی۔ مفسرین کا عموماً یہ خیال ہے کہ زمین پہلے بنی اور آیت (٢) میں بعد ذٰلک کا لفظ تراخی رتبی کے لیے ہے نہ زمانی کے لیے۔ آیات (٣) سے پایا گیا کہ زمین دو یوم میں بنی اور تخلیق جبال اور تبریک اور تقدیر اقوات چار یوم میں اس صورت میں صرف زمین پر چھ یوم لگے۔ اس واسطے چار یوم کی یہ تاویل کی گئی ہے۔ کہ اصل میں ان پر دو یوم لگے ہیں۔ مگر دو یوم کے ساتھ خلق ارض کے دو یوم شامل کرکے چار یوم تخلیق زمین مع لوازم کے میعاد بتائی گئی ہے۔ اور سات آسمانوں کی تخلیق دو یوم میں ذکر کی گئی ہے اور اوحٰی فی کل سماءٍ امرھا وزینا السماء الدنیا بمصابیح وحفظًا کی کوئی میعاد ذکر نہیں کی گئی۔ ان کو تخلیق السما کے دو یوم میں شامل سمجھا گیا ہے۔ اگرچہ اس سے الگ ذکر کیے گئے ہیں میرے نزدیک تقدیم تاخیر کی مشکلات سے نکلنے کے لیے ان آیات کی تفسیر جن پر یہ نوٹ لکھا جا رہا ہے یہ ہے زمین اور آسمان دونوں دو یوم میں بنائے گئے اور زمین کی تکمیل تخلیق جبال و تبریک و تقدیر اقوات کے ساتھ اور آسمان کی تکمیل ایجاد و تزئین و حفظ کے ساتھ یہ دونوں کام چار یوم میں تکمیل پذیر ہوئے۔ زمین اور آسمان دونوں کی تکمیل چھ یوم میں ہوئی۔ اس میں جملہ اشکال رفع ہو گئے۔ زمین اور آسمان کی تخلیق اور دونوں کی تکمیل ایک ہی زمانہ میں ہوتی رہی ہے۔ ہم فلاسفر کی طرح یہ نہیں کہتے کہ واحد سے واحد ہی صادر ہو سکتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایک ہی وقت میں جتنے کام چاہے کر سکتا ہے۔ اس کی جملہ صفات ایک ہی وقت میں اپنے اپنے کام میں لگی رہتی ہیں۔ ایک کام اس کو اور کاموں سے نہیں روکتا۔

آسمان اور زمین کا چھ یوم میں پیدا ہونا

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

چلنے والے دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے پھر ان کی تفریق کی جاوے گی یہاں تک کہ جب دوزخ پر پہنچیں گے تو ان کے برخلاف ان کے کان

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا

اور آنکھیں اور چمڑے ان کے عملوں پر گواہی دیں گے اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں

قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

گواہی دی وہ جواب دینگے جس نے ہر چیز کو گویائی دی اسی نے ہم کو گویا کیا اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ

اور تم (گناہ کے وقت) اس واسطے پردہ داری نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف گواہی

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ

دیں گے بلکہ تم خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے عملوں سے باخبر نہیں ف ۴۶۶ اور تمہارے اس گمان نے جو تم نے اپنے پروردگار

ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى

کے بارے میں رکھا ہوا تھا تم کو ہلاک کیا سو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے پس اگر یہ صبر کریں تو یہی آگ ان کا ٹھکانا ہے

لَّهُمْ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا

اور اگر اللہ کا عتاب اپنے سے ہٹانا چاہیں تو انکو موقع نہ دیا جاوے گا اور ہم نے ان پر ہمنشین مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے

لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

ان کے اگلے پچھلے کام ان کو آراستہ کر دکھائے ہیں اور اللہ کی بات ان کے حق میں پوری ہوئی کہ وہ جنوں اور انسانوں کے اس زمرہ میں شامل ہوئے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ

جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ لوگ نقصان اٹھانے والے تھے اور جو لوگ منکر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ

ہیں وہ کہتے ہیں اس قرآن کو مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت غل مچاؤ تاکہ تم غالب رہو تو جو لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ

انکار کریں گے ہم ان کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کے بدترین اعمال کا ضرور بدلہ دینگے یہ دوزخ اللہ کے

اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

احکام کے خلاف کرنے والوں کا بدلہ ہے اس دوزخ میں ان کے لئے رہنے کا گھر ہے یہ اس امر کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ

جو لوگ منکر ہیں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ شیطان اور انسان دکھادے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انکو اپنے پیروں کے

---

۴۶۶ - آیات ۲۱ و ۲۲ - شہادت تو آنکھوں کان جلود سبھی نے دی۔ مگر مجرم صرف جلود کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ تم نے ہم پر کیوں شہادت دی۔ اس کا باعث یہ ہو کہ دکھ اور درد کا احساس قوت حاسہ کو ہی ہوتا ہو جو جلد سے تعلق رکھتی ہے۔ آیت ۲۲ میں یہ ذکر ہو کہ تم جو جرم چھپ کر کرتے تھے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ تمہارا یہ ظن تھا کہ تمہارے اپنے اجزا تم پر شہادت دیں گے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمہارا یہ گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اکثر اعمال سے بے خبر ہے اور یہی گمان تھا جس نے تم کو نقصان میں ڈالا۔ بعض فلاسفرز کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ اگر یہی لوگ مراد ہوں تو یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ ورنہ اس سے یہ مراد ہوگی کہ تمہارا کردار اس پر دلالت کرتا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علم کو محیط نہیں سمجھتے تھے۔

اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

تلے روندیں تاکہ وہ سب سے نیچے رہنے والوں میں ہوں بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ اسی پر جمے رہے

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ

ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشی مناؤ جس کا وعدہ تم کو دیا

تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا

جاتا ہے ہم اس ادنیٰ زندگی میں تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے آخرت میں وہ سب کچھ

تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ

ہوگا جو تمہارے نفس خواہش کریں گے اور جو کچھ طلب کروگے تمہارے لئے حاضر ہوگا بخشنے والے رحم کرنے والے کی طرف سے ضیافت ہوگی اور اس سے

اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

بہتر کس کی بات ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں اللہ کے فرمانبرداروں میں ہوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتے برائی کو ایسے طریق سے دفعہ کرو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے)

بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ

دیکھو گے کہ وہ شخص کہ تیرے اور اس کے درمیان عداوت ہے وہ ایسا ہوگا گویا وہ تیرا دل سوز دوست ہے اور یہ بات صرف انہیں کو دیجاتی ہے جو

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

صبر کرتے ہیں اور صرف انکو میسر آتی ہے جو بڑے نصیبے والے ہیں اور اگر تم کو شیطانی وسوسہ گدگدائے تو اللہ سے پناہ مانگ

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ

بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ف۴۶۷ اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی ہستی کی نشانیوں میں سے ہیں

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اسی کی

تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ

عبادت کرنی ہے پس اگر یہ لوگ اللہ کی عبادت کو اپنی بڑائی کے خلاف سمجھیں (تو اللہ کی کبریائی میں کیا فرق پڑتا ہے) جو ہستیاں اللہ کی بارگاہ

النَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔـمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ

میں مقرب ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں اور یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبکی پڑی ہے پھر جب

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي

ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو ہلتی اور پھولتی ہے جس نے اس زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے بیشک

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ

وہ ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں ہیں کیا جو شخص آگ میں

ع ۷ ۱۸

السجدة

---

۴۶۷ - آیات ۳۰ تا ۳۶ - توحید پر قولاً و عملاً قائم رہنے والوں کو ملائکہ کی طرف سے بشارت اسی دنیا میں ملتی ہے - اور اس کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ انسان خود بھی عمل صالح کرے اور اوروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور بدی کا مقابلہ نیکی سے کرے - یہ خوبیاں صابرین اور بڑے نصیب والوں کو ملتی ہیں - اور کسی موقع پر غصہ آجائے تو استعاذہ کرے -

يُلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن میں آئے گا تم جو چاہو سو کرو ضرور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا

بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ
ہے جن لوگوں نے اس یاد رکھنے کی کتاب کا جب ان کے پاس پہنچی انکار کر دیا (وہ کیسے ہی بدبخت ہیں) اور یہ تو بڑے پایہ کی کتاب ہے کہ باطل نہ

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ
اس کے سامنے سے اور نہ اسکے پیچھے سے اس میں دخل ہو سکتا ہے (کیونکہ) یہ اس اللہ کی طرف سے آتاری گئی ہے جو حکمت والا اور سزاوار حمد ہے ۴۶۸ تم کو

لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ
وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے پیغمبروں سے کہی گئی تھیں بیشک تیرا پروردگار گناہوں کا بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب دینے والا

اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ
بھی اور اگر ہم اس کتاب کو غیر عربی زبان کا قرآن بناتے تو یہ ضرور کہتے کہ اس کی آیتوں کی تفصیل کیوں نہ کی گئی کیا زبان تو غیر عربی اور مخاطب قوم عربی

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ
کہو یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے اور وہ ان کے حق میں

عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
نابینائی ہے وہ لوگ بڑی دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی

ع ۱۲ / ۱۹

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ
سو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے اس کے بارے میں بات نہ ہو چکی ہوتی (یعنی عقاید پر دنیا میں عذاب نہیں آتا) تو ان کے درمیان

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ
(دنیا میں) فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اس قرآن کے بارے میں سخت شک میں ہیں جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو اپنے بھلے کے لئے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے تو اس کا

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ
وبال اسی پر ہے اور تیرا پروردگار بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں اس گھڑی کا علم اللہ کے پاس ہے کوئی پھل اپنے گابھوں سے نہیں نکلتا

۲۵ / ۱۴ / ۴

ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
اور نہ کوئی حمل مادہ کے پیٹ میں رہتا ہے اور نہ مادہ جنتی ہے مگر اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے اور جب وہ لوگوں کو پکارے گا کہ

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
میرے شریک کہاں ہیں وہ جواب دیں گے کہ ہم تیرے آگے اعلان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی گواہی دینے والا نہیں ۴۶۹ اور پہلے جن کو پکارا کرتے تھے وہ

---

۴۶۸ ۔ آیات ۳۷ تا ۴۲ ۔ لیل و نہار و شمس و قمر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور قدرت کے نشانات ہیں ۔ یہ قابل پرستش نہیں ان کا خالق قابل پرستش ہے جیسا کہ آسمان کے پانی سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح اللہ کی عبادت سے جو آسمان پر مرفوع ہوتی ہے اور وہاں سے فیوض اور انعام کی شکل میں اترتی ہے ۔ مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے نشانات کی پرستش یہ الحاد اور موجب نار ہے ۔

۴۶۹ ۔ آیت ۴۷ ۔ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۔ قیامت کیا ہے اس عالم دنیا کے کھیت کو پھل لگنے کا وقت ہے درختوں کو جو پھل لگتے ہیں ۔ اور مادہ جو حاملہ ہوتی اور جنتی ہے یہ کام انسان کی نظروں کے سامنے ہوتا ہے پھر بھی انسان کو اس کے وقت کا صحیح علم نہیں ہوتا ہاں اس کو آثار معلوم ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح انسان کو آثار کا علم دیا گیا ہے اور اس کو اسی قدر ضرورت ہے ۔ لوگوں کو آفاق اور ان کے اپنے نفوس میں نشانات دکھائے جائیں گے جس سے قیامت کے حق ہونے کا علم ہو جائے گا ۔

يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ
ان سے کھوئے گئے اور سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے گریز کی جگہ نہیں ہے انسان بھلائی کی دعا مانگنے سے نہیں تھکتا

الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ
اور اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ناامید ہو جاتا ہے اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اسکو پہنچی ہو اسکو اپنی رحمت چکھاتے

ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ
ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت برپا ہونے والی ہے اور اگر میں اپنے پروردگار کے

رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ
پاس لے جایا گیا تو اس کے ہاں بھی میرے لئے ضرور بھلائی ہوگی پس جو لوگ منکر ہیں ہم ان کو ان کے عمل ضرور بتائیں گے اور ان کو

مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا
سخت عذاب چکھائیں گے اور جب ہم انسان پر اپنا فضل کرتے ہیں تو ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ
اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے کہو بھلا دیکھو تو اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے پھر تم نے اس کا

كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ
انکار کر دیا ہے تو اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑا ہو ہم عنقریب ان کو اپنی نشانیاں دنیا کی

وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
اطراف میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے درمیان بھی یہاں تک کہ ان پر اس کا حق ہونا کھل جائے اور کیا تیرے پروردگار کے بارے میں یہ کافی

شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ﴿٥٤﴾ ع
نہیں کہ وہ ہر چیز کے پاس حاضر ہے سنو یہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات سے شک میں ہیں سنو وہ سب چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٠﴾
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا سب پر پھل لگانے والا ہے

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ
اللہ غالب و حکمت والا اسی طرح تیری طرف وحی کرتا ہے ویسے ہی تم سے پہلوں کی طرف بھی وحی بھیجتا

الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ
رہا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور وہ بڑا بلند بڑا عظمت والا ہے قریب ہوتا

السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ
ہے کہ آسمان کافر قوموں کے سر پر سے پھٹ جاویں اور فرشتے اپنے پروردگار کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے

لِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ
جو زمین میں ہیں بخشش مانگتے ہیں سنو بیشک اللہ ہی گناہوں کا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز ٹھہرا رکھے ہیں

أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
اللہ ان پر نگہبان ہے اور تو ان پر وکیل نہیں بنایا گیا اور اسی طرح ہم نے تیری طرف فصیح زبان

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

قرآن بذریعہ وحی نازل کیا ہے تاکہ تو مکہ کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس ہیں ڈرا دے اور اس اجتماع کے دن سے ڈرائے جس کے آنے

فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

میں کوئی شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں اور اللہ چاہتا تو سب کو ایک فرقہ بنا دیتا لیکن جس کو اس کی (صفت)

وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾

تقاضا کرتی ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور جو لوگ شرک کرنے والے ہیں ان کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾

ع ۹ / ۲

کیا ان لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں سو اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مُردے جِلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کرتا ہے وہی اللہ تو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں

وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ

اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے تمہارے لئے تمہاری اپنی جنس کے جوڑے بنائے ہیں

مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾

اور چارپایوں کے بھی جوڑے اس طریق سے تم کو پھیلاتا ہے کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے بیشک وہ ہر چیز کو

عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِىْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا

جانتا ہے اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت نوح کو کی تھی اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور جو اسی کی

وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ

وصیت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی کہ اسی دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو جس کی طرف تو مشرکین کو

عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْۤ اِلَيْهِ

بلاتا ہے وہ ان پر بہت شاق گذرتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے کام کے لئے چن لیتا ہے اور اپنی طرف اسی کو رستہ دکھاتا ہے جو اس کی

مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا

طرف رجوع کرتا ہے اور اہل کتاب نے علم آنے کے بعد باہمی ضد کے سبب سے فرقے بنائے ہیں اور اگر (فیصلہ کیلئے)

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا

تیرے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان کے درمیان اختلاف کا فیصلہ کر دیا جاتا اور اختلاف کرنے والوں کے بعد

الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ

جو لوگ کتاب کے وارث ہوئے ہیں وہ دین حق کے متعلق سخت شک میں پڑے ہیں سو اسی دین کی طرف ان کو دعوت کر اور جیسا کہ

اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ

تم کو حکم دیا گیا ہے خود بھی اس پر قائم رہو اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو جو کتاب بھی اللہ نے نازل کی ہے میرا اس پر ایمان ہے اور مجھ کو حکم دیا گیا

لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا

ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں تمہارے لئے تمہارے اعمال ہم میں اور تم میں کوئی

وَبَيْنَكُمْ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ق جو لوگ بعد اس کے کہ اللہ کی بات مان لی گئی اس میں

مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ

حجت بازی کرتے ہیں ان کی حجت ان کے پروردگار کے نزدیک باطل ہے اور ان پر (اللہ کا) غضب ہے اور ان کے لئے

شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ

سخت عذاب ہے اللہ وہ ہے جس نے یہ کتاب برحق اتاری اور میزان بھی اور تم کو کیا معلوم ہے کہ شاید وہ

السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا

گھڑی قریب آ گئی ہو جن کو اس پر ایمان نہیں وہ اس کے لئے جلدی کرتے ہیں اور جو ایمان لائے ہیں وہ

مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ

اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس کا آنا حق ہے سنو جو لوگ اس گھڑی کے بارے میں جھگڑتے ہیں البتہ وہ پرلے درجہ

لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ

کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں کی باریک باتوں سے بھی واقف ہے وہ جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑی قوت

الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ ع مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ

والا غالب ہے جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں برکت دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم

ع ۲ / ۱۰ / ۲

الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا

اس کو اس میں سے دیتے ہیں اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں کیا ان لوگوں کے لئے ایسے شریک ہیں جنہوں نے

سورۃ الشوریٰ مکیّہ

ر ۴ - آیات ۵ تا ۱۵ - انسان کے اعمال جو آسمان پر جاتے ہیں ان کا تقاضا تو یہ ہے کہ آسمان پھٹ جاویں یہ ملائکہ اہل زمین کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت سے اہل زمین فائدہ اُٹھاتے ہیں - جو اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو اپنا ولی بناتے ہیں - ان کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے رسول کے سپرد نہیں - رسول صرف منذر ہے کہ اہل مکہ اور اس کے حوالی کو قیامت سے ڈراوے - کیونکہ لوگ دو فریق بن گئے ہیں - اہل جنت اور اہل دوزخ - اللہ چاہتا تو سب ایک اُمت ہوتے لیکن ظالم یعنی مشرک اس کی رحمت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے - ولایت اور احیائے موتےٰ اور قدرت مطلقہ اسی ایک ذات کے لیے ہیں - اور دنیا کے اختلاف کا فیصلہ وہی کر سکتا ہے - اس نے آسمان اور زمین بنائے اور انسانوں اور حیوانوں کو پھیلانے کے لیے جوڑے پیدا کیے - اس کی مخلوق میں اس کی کوئی مثل نہیں - آسمان زمین کی چابیاں اس کے قبضہ میں ہیں - اپنے علم کے ذریعہ رزق کی فراخی اور تنگی کرتا ہے - اس نے سب انبیاء کو ایک ہی دین کی تلقین کی اور یہ حکم دیا کہ دین میں تفرقہ نہ کریں - مشرکین کو توحید کی تعلیم ناگوار لگتی ہے - لوگوں نے باوجود اللہ کی طرف سے علم پانے کے دین میں تفرقہ کیا - اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے قیامت پر رکھا ہوا ہے - سب کے بعد جو کتاب کے وارث ہوئے تھے یعنی یہودی - وہ اس کتاب یعنی قرآن سے جو تفرقہ مٹانے آئی ہے سخت شک میں ہیں - اسی واسطے تو ان کو اس کی طرف بلا اور جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے استقامت اختیار کر اور ان اہل کتاب کی خواہشوں کی اتباع نہ کر اور کہہ دے کہ میں جو کتاب اللہ نے اُتاری ہے اس پر ایمان لایا ہوں اور یہ بھی کہ تمہارے درمیان انصاف کروں - ہم سب کا رب ایک ہے اور اعمال اپنے اپنے ہیں اس میں کوئی جھگڑا نہیں - جھگڑے اللہ کے ہاں جاکر فیصلہ ہوں گے -

لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَ
ان کے لئے دین کا رستہ بنا رکھا ہے جس کی اجازت اس نے نہیں دی اور اگر فیصلہ کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان کے درمیان (ابھی) فیصلہ

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَ
کر دیا جاتا اور مقرر مشرکوں کے لئے دردناک عذاب ہوتا ہے ف۴۷۱ تو مشرکوں کو دیکھے گا کہ اپنے کئے سے ڈر رہے ہیں اور ان کا وبال

هُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ
ان پر پڑنے والا ہے اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے وہ بہشت کے چمنوں میں ہوں گے جو کچھ وہ

مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ
چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس ان کے لئے موجود ہو گا وہ تو خدا کا بڑا فضل ہے وہ وہ چیز ہے جو اللہ اپنے

اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا
ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے کہو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا سوا

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْنًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
اس کے کہ رشتہ کی محبت رکھو اور جو شخص نیکی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں خوبی بڑھا دیں گے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا قدردانی

شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ
کرنے والا ہے ف۴۷۲ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو اللہ چاہے گا تو تیرے دل پر مہر لگا دے گا

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ ۗ اِنَّهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ
اور اللہ باطل کو مٹائے گا اور حق کو اپنی باتوں سے ثابت کرے گا بیشک وہ سینہ کے رازوں کو جاننے والا ہے اور وہ وہی

الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا
ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی بدیوں سے درگذر کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ
جانتا ہے اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کی دعا قبول کرتا ہے اور انکو اپنے فضل کے ساتھ

وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي
ان کے عمل سے بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ ضرور زمین

الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۗ اِنَّهُ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ
میں سرکشی کرتے لیکن جو کچھ چاہتا ہے اندازہ سے اتارتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان کا نگران ہے اور وہ

الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾
وہی ہے جو لوگوں کی مایوسی کے بعد مینہ اتارتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ کارساز سزاوار حمد ہے

---

۴۷۱ - آیت ۲۱ - لوگ اللہ تعالےٰ کی کتاب کو چھوڑ کر لوگوں کے بنائے ہوئے مذاہب اختیار کر لیتے ہیں جس کے سبب سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

۴۷۲ - آیت ۲۳ - اس آیت میں مودت فی القربیٰ سے مراد حضرت رسول صلعم اور حضور کے اقربا کی محبت ہے یہ محبت انسان کی نیکی میں حسن پیدا کرے گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ میں اور اقربا تمہارے اپنے جدی ہیں انسانیت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ قرابت کا لحاظ کیا جاوے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا جو ان میں پھیلا رکھے ہیں اور جب چاہے گا ان لوگوں کے

اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝۲۹ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ

جمع کرنے پر وہ قادر ہے ف ۳۷۴ اور جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے سو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اور بہت قصور تو (اللہ)

كَثِيْرٍ ۝۳۰ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

معاف کر دیتا ہے اور تم زمین پر (اللہ کو) ہرا نہیں سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار

نَصِيْرٍ ۝۳۱ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۳۲ۭ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ

نہیں اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز ہیں اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ٹھیرا لے

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۳ۙ اَوْ

تو جہاز سطح سمندر پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں بیشک اس میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے واسطے نشانیاں ہیں یا

يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۴ۡ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ

چاہے تو ان کو سواروں کے کردار کے سبب تباہ کر دے اور بہتیروں کو معاف بھی کر دے اور جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں وہ جان لیں گے کہ

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ

ان کے لئے گریز کی جگہ کوئی نہیں تو جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ اس ادنی زندگی کا سامان ہے اور جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ

اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ۚ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

بہت بہتر اور بہت پائدار ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو بڑے گناہوں اور بےحیائی

كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

کے کاموں سے بچے رہتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو درگذر کرتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے

لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ۚ

ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ان کے کام ایک دوسرے کے مشورہ سے ہوتے ہیں اور ہم نے انکو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹ وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

اور وہ جن کے برخلاف بغاوت ہوتی ہے تو بدلہ لیتے ہیں اور بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہے

---

۳۷۴ - آیات ۲۴ تا ۲۹ - اوپر گذر چکا ہے کہ رسول صلعم اپنی نصیحت پر کوئی اجر نہیں چاہتا - اور ایسے کی نصیحت قابل قبول ہوتی ہے - پر تم یہ قرار دیتے ہو کہ اپنی بزرگی کے لیے افترا کیا ہے - اللہ فرماتا ہے کہ اگر یہ کاروبار افترا ہوتا تو یہ باطل کی طرح مٹ جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا رہا ہے - اور اپنے کلمات سے حق کا اثبات کر رہا ہے - انسان کے سینہ کی چھپی ہوئی باتیں بھی اللہ سے مخفی نہیں رہ سکتیں - رسول صلعم کی نصیحت سے جو لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اپنی سابقہ تقصیرات سے توبہ کر رہے ہیں - اور ان کی بدیاں مٹتی جا رہی ہیں - اور ان کے مقابلہ میں تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے اللہ تعالیٰ ان بندوں کے ایمان اور عمل صالح قبول کرے گا - اور اپنے فضل سے بہت کچھ دے گا - اور انکار کرنے والے دکھ اٹھائیں گے - اللہ تعالیٰ کے بندوں کے افلاس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے - اللہ تعالیٰ اگر رزق وسیع کر دیتا تو بندوں میں بغاوت پیدا ہوتی اپنی بصیرت کے تقاضا سے ایک اندازہ کے ساتھ دیتا ہے رزق پیدا کرنے کا باعث باران ہے جب بندوں پر مایوسی کی حالت ہو جاتی ہے تو باران رحمت آتا ہے - اور دوسرا باعث تجارت ہے جو کشتیوں کے ذریعہ ہوتی ہے - کشتیوں کے چلنے کی چابی یعنی ہوا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے -

مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ

توجس نے درگزر کیا اور اصلاح کر دی تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم

انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى

ہوا ہو وہ بدلہ لے تو ان پر کوئی الزام نہیں الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو

الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق بغاوت کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

ہے اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو ضرور یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور (سنت) اللہ جس کو گمراہی

فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ

پر رکھے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں اور ظالم جب عذاب کو دیکھیں گے تو تو دیکھے گا کہ وہ کہیں گے کہ کیا (دنیا میں)

مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ

لوٹ جانے کا بھی کوئی رستہ ہے اور تو دیکھے گا کہ دوزخ کے روبرو لائے جاویں گے تو رسوائی کے مارے عاجزی کرنے

مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

والے ہونگے نیم نگاہ سے دیکھیں گے اور جو ایمان لائے تھے وہ کہیں گے بیشک گھاٹا اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے

وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم

قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر بار کو بھی تباہ کیا سنو! ظلم کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے اور اللہ کے سوا ان کے

مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾

کوئی دوست نہ ہونگے جو ان کی مدد کریں اور جس کو (سنت) اللہ گمراہ کرے اس کے لئے (نجات کا) کوئی رستہ نہیں

اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ

اپنے پروردگار کا حکم مانو پہلے اس سے کہ وہ دن آجاوے جو اللہ کی طرف سے اٹل ہے اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی

يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ

اور نہ تمہارے لئے انکار کی گنجایش ہوگی پھر بھی اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر

عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ

سوائے پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں اور ہم جب انسان کو اپنی رحمت چکھاتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان کے

سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ

ہاتھوں کی کمائی کے سبب کوئی مصیبت پہنچتی ہے (تو شکایت کرتا ہی) فرو انسان بڑا ناشکرا ہے ۴۷۴ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ

ع ۱۴ / ۵

صحابہ کے اخلاق

۴۷۴ ـ آیات ۳۶ تا ۴۸ ـ قرآن کریم عباد اللہ کے اخلاق اس طرح بیان نہیں کرتا کہ ظاہر ہو کہ ان کے مظاہر پہلے جانتے ہوں صرف وصف کی خوبی کا علم دینا مقصود ہو بعض کو صحابہ میں سے سامنے رکھ کر ان کے اخلاق کا نقشہ کھینچ دیتا ہی بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی کا نام لے بار یک نگاہیں ان کو تاڑ جاتی ہیں۔ آیت ۳۶ میں حضرت ابوبکر پر نگاہ ہے۔ آیت ۳۷ میں حضرت عمر زیر نگاہ ہی۔ آیت ۳۸ میں حضرت عثمان۔ آیت ۳۹ میں حضرت علی اور آیت ۴۰ میں حضرت امام حسن اور ۴۱ میں حضرت امام حسین اور ۴۲ میں یزید اور ۴۳ میں امام زین العابدین اور ۴۴ سے ۴۶ تک یزید کے ظالم مددگاروں کا ذکر اور ان کا انجام ہے اور آیت ۴۷ و ۴۸ میں قوم کو نصیحت کی ہے اور رسول صلعم کو تسلی۔

الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ

یا ان کو جوڑے دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے بیشک وہ جاننے والا قدرت رکھنے والا ہے اور کسی

لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ

بشر کے یہ شایاں نہیں کہ اللہ سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرستادہ بھیجے پھر وہ اس کے حکم سے

بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

جو وہ چاہے پہنچائے بیشک وہ بڑا بلند پایہ حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے اپنا کلام تیری طرف وحی کیا

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ

تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ جانتا تھا کہ ایمان کیا ہے لیکن اس کتاب کو ایک نور بنایا ہے ہم اس کے ذریعہ سے اپنے

مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

بندوں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک تم سیدھے رستہ کی طرف ہدایت کرتے ہو ۴۷۵ اس اللہ کا سیدھا رستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے سنو سب کاموں کا رجوع اللہ کی طرف ہوتا ہے

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾

کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی قسم ہے (توراۃ) کہ ہم نے اس کتاب کو فصیح زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم (اس زبان کے ذریعے جو بدلتی نہیں) اس کے احکام سمجھو

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا

اور یہ کتاب ہمارے ہاں ام الکتاب میں بڑی بلند پایہ اور پُرحکمت ہے کیا اس سبب سے کہ تم حد سے گذرنے والے لوگ ہو ہم اس یاددہانی

اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا

کرنے والی کتاب کو تم سے ہٹا لیں گے اور ہم نے اگلے لوگوں میں کئی پیغمبر بھیجے تھے اور کوئی نبی ان کے

يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا

پاس نہ آتا جس کی وہ ہنسی نہ اڑاتے پس ہم نے ان کو جو ان سے کہیں بڑھ کر زور آور تھے ہلاک

---

۴۷۵ ۔ آیات ۴۹ تا ۵۲ ۔ آسمانوں اور زمین کا مالک اللہ ہے ۔ جیسی قسم کی مخلوق چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ بعض کے گھر مادہ پیدا ہوتے ہیں اور بعض کے گھر نر ۔ اور بعض کے ہاں نر و مادہ دونوں ۔ اور بعض کے ہیچ ۔ یہ تقسیم اللہ کے علم اور قدرت کا مظاہرہ ہے ۔ قوموں کے افراد بھی انہیں صفات کے مظہر ہوتے ہیں ۔ انہیں میں سے ایسے بشر بھی ہوتے ہیں جن سے اللہ تعالٰی کلام کرتا ہے ۔ اور اس کی تین صورتیں ہیں ۔ وحی معانی نازل ہوں ۔ من وراء حجاب آواز سنی اور متکلم محجوب ہو ۔ وحی مشتمل بر الفاظ بذریعہ ملک ۔

وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کر دیا اور ان اگلے لوگوں کے افسانے مثال کے طور پر (دنیا میں) رہ گئے ۴۷۶ اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ

کہ زبردست علم والے اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے وہ (اللہ) جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا ہے اور تمہارے

لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

لئے اس میں رستے نکالے ہیں تاکہ تم ایک جگہ سے دوسری جگہ تک جا سکو اور وہی ہے جس نے آسمان سے اندازے کے ساتھ پانی اتارا

فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

تو ہم نے اس پانی کے ساتھ مری ہوئی زمین کو زندہ کیا اسی طرح تم زمین سے نکالے جاؤ گے اور وہی ہے جس نے سب قسم کی چیزیں پیدا کیں

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ

اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو پھر جب اس پر سوار ہو جاؤ

تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا

تو اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کیا ورنہ ہم ایسے نہ تھے کہ اس کو

كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا

قابو میں کرتے اور بیشک ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں اور یہ لوگ اس کے بعض بندوں کو اس کی

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

اولاد ٹھہراتے ہیں بیشک انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تم کو بیٹے دے کر برگزیدہ کیا

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو وہ رحمٰن کی شان میں بیان کرتا ہے تو اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے اور غصہ سے بھر جاتا ہے

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

کیا وہ جو زیوروں میں نشو ونما پاتے ہیں اور وہ جھگڑے میں صاف بول نہیں سکتے (اللہ کی شان کے شایاں ہیں) اور انہوں نے فرشتوں کو

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۚ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾

جو رحمان کے بندے ہیں مونث قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے ان کی گواہی لکھ لی جاوے گی اور ان سے باز پرس ہوگی

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور کہتے ہیں اگر رحمان چاہتا تو ہم ان کی بندگی نہ کرتے ان کو رحمان کی مشیت کا کچھ علم نہیں یہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں

سورۃ الزخرف مکیہ

۴۷۶ ـ آیات ۴ تا ۸ ـ الکتاب المبین سے مو سیٰ کی کتاب یا نیچر کی کتاب مراد ہے جس کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ اسی کتاب کو عربی زبان کا لباس پہنایا گیا ہے تاکہ عرب جن کو عام انذار کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کو سمجھیں یہ اللہ تعالیٰ کی بلند اور حکیم ام الکتاب یعنی لوح محفوظ سے اُتری ہے پھر قوم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا مسرف ہونا ہم کو اس ذکر کے ارسال سے روک نہیں سکتا۔ گذشتہ قوموں میں کئی نبی آئے جن سے استہزا کیا گیا اور وہ قومیں باوجود اس کے کہ ان موجودہ نسل سے زیادہ قوی تھیں ہلاک کر دی گئیں۔

أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا إِنَّا وَجَدْنَآ

کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے تو یہ اس کی دلیل پکڑتے ہیں (یہ بات نہیں) بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں

آبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى آثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان کے قدموں پر چلے جا رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ إِنَّا وَجَدْنَآ آبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى

والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہیں کے قدموں پر ان کے

آثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ آبَآءَكُمْ

پیچھے چلے جا رہے ہیں (رسول نے) کہا اگرچہ تم نے جس طریقہ پر اپنے باپ دادوں کو پایا میں اس سے زیادہ سیدھا رستہ تمہارے پاس لے آیا

قَالُوْٓا إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ہوں انہوں نے کہا جو طریقہ تم کو دیکر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں تو ہم نے ان سے بدلہ لیا پس دیکھ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ إِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ إِلَّا

ہوا اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ جن کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں مگر وہ

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَإِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ

جس نے مجھ کو پیدا کیا سو وہی مجھ کو رستہ دکھائے گا اور یہی عقیدہ اپنی نسل میں باقی چھوڑ گیا تاکہ وہ (اللہ کی طرف)

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَآبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ

رجوع رہیں مگر میں نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو باسامان رکھا (تو اپنے بزرگ ابراہیم کا طریق بھول گئے) یہاں تک کہ ان کے پاس حق

مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّإِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا

اور صاف بیان کرنیوالا رسول آگیا اور جب وہی حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے یہ تو باطل طریق ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن

نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ أَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ

دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا کیا یہ لوگ تیرے پروردگار کی رحمت تقسیم

رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

کرتے ہیں ہم نے اس ادنیٰ زندگی میں ان کی روزی تقسیم کی ہے اور درجوں کے اعتبار سے ان کا ایک کو

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

ایک پر فوقیت دی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے کام چلائیں اور تیرے پروردگار کی رحمت تو اس سے کہیں بہتر ہے جو (مال) یہ سمیٹتے

وَلَوْلَآ أَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ

ہیں اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریق (کفر) پر متحد ہو جاویں گے تو ان کے لئے جو رحمان کا انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی

۷۷۴۔ آیات ۹ تا ۲۵۔ مشرک مانتے ہیں کہ آسمان زمین اللہ تعالیٰ عزیز حکیم نے پیدا کیے ہیں ان کے اندر جو نعما، انسان کی حاجت روائی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں ان کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کھلم کھلا ناشکری کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرتا ہے اور وہ بھی مونث (ملائک کو بنات اللہ کہتے تھے) کیسی قبیح بات ہے جو چیز اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے پسند کرتے ہیں۔ مشرک سے کہا جاوے کہ اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور غم سے بھر جاتا ہے۔

سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا

چھت چاندی کی بناتے اور زینے بھی (چاندی کے) کہ ان پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی (چاندی کے

عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَ

ہی کے) جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ اس ادنیٰ زندگی کا سامان ہے اور آخرت تیرے

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ

پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے ف۴۷۸ اور جو شخص رحمان کی یاد سے اغماض کرتا ہے ہم اس کے اوپر ایک شیطان مقرر کر

شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ

دیتے ہیں تو وہ اس کا ہم نشین ہوتا ہے اور وہ شیطان ان کو رستے سے روکتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ

رستے پر ہیں یہاں تک کہ جب ہمارے پاس (گنہگار) آئے گا تو کہے گا اے کاش میرے اور تیرے (یعنی شیطان) کے درمیان

الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي

مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا سو (شیطان) کیسا برا ساتھی ہے اور (اے گنہگارو) چونکہ تم نے (دنیا میں) شرک کیا ہے آج (یہ تمنا) تمہارے کام نہیں

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

آئے گی تم (یعنی گنہگار و شیطان) عذاب میں شریک ہو گے کیا تو بہرے کو سنائے گا یا اندھے کو اور جو صریح گمراہی میں پڑا ہے

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ

راہ دکھائے گا تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں اور اگر ہم تم کو دکھا دیں

الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ

جس عذاب کا وعدہ ان کو ہم نے دیا ہے تو ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں پس جو تیری طرف وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑ بیشک تو

اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ﴿۴۴﴾

سیدھے رستے پر ہے اور یہ وحی تیرے اور تیری قوم کے لئے شرف اور شہرت ہے اور تم سب اس کے متعلق پوچھے جاؤ گے

وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

اور تم سے پہلے جو پیغمبر ہم نے بھیجے ان سے پوچھ لو کیا ہم نے رحمان کے سوا اور معبود ٹھیرائے ہیں کہ ان کی

اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ

پوجا کی جاوے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو اس نے

---

۴۷۸ ۔ آیات ۲۶ تا ۳۵ ۔ مشرک شرک کو اپنا آبائی دین سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کے جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل کو پیش کیا ہے کہ اس کی تعلیم پر کیوں عمل نہیں کرتے جو اپنی اولاد کے لیے چھوڑ گیا ہے اُسی کو یاد دلانے کے لیے اُس کی اولاد سے یہ رسول آیا ہے ۔ مشرکوں نے اپنی ضد کی تعلیم کو سحر کہہ دیا اور اعتراض یہ کیا کہ پیغمبر مکہ یا طائف کا کوئی بڑا آدمی ہونا چاہیئے تھا ۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ رسالت تو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جس کا انتخاب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔ دنیا کی تقسیم بھی جو ایک ادنیٰ چیز ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھی ہوئی ہے اور اس میں عدم مساوات استخدام کے لیے ہے اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ کفر کی ملت پر جمع ہو جاویں گے تو اللہ تعالیٰ کفار کو سونے چاندی سے گھر دیتا ۔ اسی بنا پر حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کی منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک پر پشہ کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک جرعہ بھی نہ دیتا ۔

إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا

(جاکر) کہا میں پروردگار عالمیاں کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں ف۴۷۹ تو جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ آیا تو وہ بیساختہ ان کی ہنسی اڑانے لگے اور جو

نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾

نشان ہم ان کو دکھاتے تھے وہ پہلے کی نسبت بڑا ہوتا تھا اور ہم نے ان کو عذاب بھی دیا تاکہ حق کی طرف رجوع کریں

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا

اور انہوں نے کہا اے جادوگر ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کر جس طرح کہ تم سے وعدہ کر رکھا ہے ہم ضرور ہدایت پانے والے ہونگے تو جب ہم نے

كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ

ان سے عذاب دفع کر دیا تو انہوں نے یکدم عہد توڑ دیا اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کر دی کہا

يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ

اے میری قوم کیا ملک مصر میرا نہیں اور یہ نہریں میرے نیچے بہہ رہی ہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں کیا

أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ

میں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور بات بھی مشکل بیان کر سکتا ہی بہتر ہوں (یا یہ بہتر ہے) اس کو سونے کے کنگن کیوں نہیں پہنائے

أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ

گئے اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آئے سو اس نے اپنی قوم کی عقل مار دی

فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

وہ اسکی بات مان گئے کیونکہ وہ نافرمان لوگ تھے تو جب انہوں نے ہم کو ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے انکو

أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

سب کو ڈبو دیا تو ان کو گیا گذرا اور آنے والی نسلوں کے لیے ضرب المثل بنایا اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جاتی ہے تو اس سے

إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ

یکدم تیری قوم چلا اٹھتی ہے ف۴۸۰ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ انہوں نے اسکی مثال تیرے آگے

---

۴۷۹ - آیت ۴۶ - حضرت موسیٰ کا ذکر اس واسطے شروع کیا ہے کہ منکرین کو سمجھائے کہ جو کچھ تم اپنے رسول کے ساتھ کر رہے ہو وہی فرعون اور اس کی آل نے حضرت موسیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ آخر وہ زبردست اور بادشاہ قوم غرق کر دی گئی اور پچھلوں کے لیے ان کو مثال بنایا گیا۔

۴۸۰ - آیت ۵۷ - ابن مریم کا ذکر شروع ہوا ہے مشرکین کا اعتراض یہ تھا کہ رسول صلعم اپنی قوم کے معبودوں کو برا کہتا ہے اور عیسائیوں کے معبود کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں آیت ۶۵ تک یہ ذکر جاری رکھا ہے۔ وہ منعم علیہ بندہ تھا۔ بنی اسرائیل کے لیے بھیجا گیا تھا کہ اس کی مثال کی پیروی کریں۔ اس کے پیروؤں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی صورت میں متمثل ہو کر آیا تھا اگر اللہ تعالیٰ کو انسانی لوازم سے کسی پاک ہستی کا ارسال منظور ہوتا تو انسان کی جگہ فرشتہ بھیج دیتا مگر وہ انسان کے لیے نمونہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے اس کو علم الساعۃ بنایا وہ کلالہ تھا اور کلالہ کی میراث بنی اعمام کی طرف رجوع کرتی ہے اس سے یہ اشارہ تھا کہ نبوت اور سلطنت بنی اسرائیل سے منقطع ہو گئی اور بنی اسمٰعیل کی طرف چلی گئی جیسا کہ مسیح خود فرماتا ہے "اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جاوے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لاوے دے دی جاوے گی" (متی ۲۱-۴۳) رسول صلعم کی زبانی اللہ فرماتا ہے کہ میں وہی ہوں جس نے آنا تھا اب میرا اتباع کرو یہی صراط مستقیم ہے اور حضرت مسیح نے بھی یہی فرمایا تھا کہ تم اپنے اور میرے پروردگار کی بندگی کرو یہی صراط مستقیم ہے۔

إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿۵۸﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ

جھگڑے کے لئے پیش کی ہے بلکہ یہ قوم ہی جھگڑالو ہے وہ تو صرف ایک بندہ تھا جس پر ہم نے فضل کیا اور اسکو بنی اسرائیل

مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿۶۰﴾

کے لئے ایک نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین میں خلیفہ بناتے

وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا

اور عیسیٰ البتہ اس گھڑی کے لئے (جو یہودیوں پر آنے والی تھی) ایک نشان ہی تو تم اس گھڑی کے آنے میں شک نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا رستہ ہی اور

يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَٰنُ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَٰتِ

شیطان تم کو (اس رستہ سے) نہ روکے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ کھلے نشانات کے ساتھ آیا (لوگوں سے)

قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ

کہا میں تمہارے پاس حکمت لے آیا ہوں اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ تمہارے سامنے وہ بیان بیان کروں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تو تم اللہ سے

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۶۳﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ

ڈرو اور میرا کہا مانو بیشک اللہ وہی میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے تو اسی کی بندگی کرو یہ سیدھا

مُّسْتَقِيمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنۢ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ

رستہ ہے یہ اہل کتاب کی جماعت آپس میں اختلاف کرنے لگی تو ان لوگوں کے لئے جو شرک کرتے ہیں دردناک دن کے عذاب سے

يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۶۶﴾

افسوس ہے یہ اس گھڑی کے آنے کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر یکایک آجاوے اور ان کو خبر نہ ہو

الْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿۶۷﴾ يَٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ

اس روز دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے سوا پرہیزگاروں کے (ان سے کہا جاوے گا) اے میرے بندو آج تم پر کچھ خوف

عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۶۸﴾ الَّذِينَ ءَامَنُوا بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۶۹﴾

نہیں اور نہ تم آزردہ ہوگے وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں برداری کرتے رہے

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ

(ان سے کہا جاویگا) بہشت میں تم اور تمہارے جوڑے داخل ہو جاؤ تمہاری آؤبھگت کی جاویگی ان پر سونے کی رکابیاں اور پیالوں کا دور چلے گا

وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿۷۱﴾

اور اس میں وہ سب کچھ ہوگا جو ان کا جی چاہے اور انکی آنکھوں کو بھلا معلوم ہو اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيهَا فَٰكِهَةٌ كَثِيرَةٌ

اور وہ بہشت وہ ہے جس کے وارث تم اپنے عملوں کے سبب سے ہوئے ہو ان میں تمہارے لئے کثرت سے میوے ہونگے

مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۷۳﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ

جن میں سے تم کھاؤگے بیشک گنہگار دوزخ کے عذاب میں مدتوں رہنے والے ہونگے وہ ان سے ہلکا نہ کیا جاوے گا اور

هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنَٰهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّٰلِمِينَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ

وہ اس میں مایوس ہو کر پڑے رہیں گے اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظلم کرنے والے تھے اور مالک (داروغہ جہنم) کو

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّٰكِثُونَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنَٰكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ

پکاریں گے کہ اے مالک تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے وہ کہے گا تم کو یہاں رہنا ہے ہم تمہارے پاس حق لائے ہیں مگر تم میں سے

أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ

اکثر حق سے برا مناتے ہیں کیا انہوں نے ایک بات ٹھان رکھی ہے تو ہم نے بھی تو ٹھان رکھی ہے کیا یہ خیال کرتے ہیں

أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم ان کی چھپی باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) جو ان کے ساتھ رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ

کہو اگر رحمان کی اولاد ہو تو اس کی پوجا کرنے والوں میں میں پہلا شخص ہوں گا (۴۸۱) آسمانوں اور زمین کا پروردگار

وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ

عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی وصف میں بیان کرتے ہیں سو ان کو چھوڑ دے کہ باطل میں لگے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک

يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي

کہ اس دن کو پا لیں جس کا وعدہ ان کو دیا جاتا ہے اور وہ وہی ہے کہ آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی

الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

معبود ہے اور وہ حکمت والا جاننے والا ہے اور بابرکت ہے وہ ذات کہ آسمانوں اور زمین

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اسی کی بادشاہت اسی کی ہے اور اس گھڑی کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جن کو

يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ

یہ اس کے سوا پکارتے ہیں، وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے سوا ان کے جو حق کی گواہی دیتے ہیں اور وہ شفوع لہ

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ

کے حالات کا علم رکھتے ہیں اور اگر تو ان سے پوچھے کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں سے یہ

يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

پھرائے جاتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ اے میرے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے سو ان سے درگذر کر

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

اور کہہ سلامتی ہو آگے چل کر یہ معلوم کر لیں گے

ع ۲۲ / ۱۳

---

۴۸۱ - آیت ۸۱ - انجیل نے ولد کا مفہوم جس کو عیسائیوں نے حقیقت پر محمول کر لیا ہے یہ بتایا ہے (اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔ متی ۵) پس انجیل نے ولد کی جو تعبیر کی ہے اس کی رو سے اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہو سکتا ہے تو سب سے زیادہ میں (رسول صلعم) اس کا مستحق ہوں کیونکہ میں اول العابدین ہوں۔ دوسری تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہوتا تو پہلے میں اس کی پوجا کرتا۔

۴۸۲ - آیت ۸۸ - اس آیت میں قیلہ قیل لہ کا مخفف ہے اور لہ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔ ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے کہا گیا کہ یہ وہ قوم ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ رسول صلعم نے اللہ کے حضور اپنی قوم کی شکایت کی۔ اللہ نے وہ جواب دیا جو آیت ۸۹ میں ذکر ہے کہ ان لوگوں سے درگذر کر اور سلامت روی اختیار کر آگے چل کر حق کا علم ان کو حاصل ہو جائے گا یا اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا

حی قیوم موضح کی کتاب کی قسم ہے ہم نے اس کتاب کو (ابتداءً) مبارک رات میں اتارا ہے ہم ڈراتے چلے آئے ہیں اس میں

يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ اِنَّهٗ

پرحکمت کام اسی رات میں جدا کر دئے جاتے ہیں ہمارے ہاں سے بہ حکم دیا گیا ہے ہم پیغمبر بھیجتے رہے ہیں یہ تیرے پروردگار کی رحمت سے ہوتا ہے

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾

کیونکہ وہ سننے والا جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اچھی بات ہی اگر تم یقین کرنیوالے ہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے تمہارا پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے مگر وہ شک میں پڑے

يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ

کھیل رہے ہیں پس اس دن کا انتظار کر کہ آسمان پر ایک دھواں نمودار ہوگا وہ لوگوں پر چھا جائے گا یہ دردناک

اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ

عذاب ہے (کہیں گے) اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ عذاب ہٹا دے ہم ایمان لاتے ہیں ان کو نصیحت کہاں ہوگی حالانکہ ان کے پاس کھلے احکام

رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

بیان کرنیوالا رسول آیا پھر بھی اس سے پھرے رہے اور کہا کہ سکھایا ہوا مجنون ہے ہم تھوڑی دیر کے لئے عذاب ہٹا دیں گے تم پھر

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ

کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے جس دن ہم سخت پکڑ پکڑیں گے تو ہم ضرور بدلہ لیں گے اور ہم نے

سورۃ الدخان مکیۃ

۴۸۳ ـ آیات ۲ تا ۱۶ ـ الکتاب المبین سے تورات اور لیلۃ مبارکہ سے لیلۃ القدر مراد ہے اور اس سے کسی مصلح کی بعثت کا زمانہ یا وہ رات مراد ہے جو ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں کسی طاق تاریخ پر غالباً آتی ہے اور اس میں روحانیت کا انتشار اور ملائک کا نزول ہوتا ہے ـ الدخان المبین سے مہ معنت سالہ قحط مراد ہے جو حضرت رسول صلعم کی شکایت سے جو سابقہ سورہ کے آخر میں مذکور ہے اہل مکہ کی تنبیہ کے لیے واقع ہوا تھا جس میں جوع کے سبب سے فضا آنکھوں میں دھواں دھار معلوم ہوتی تھی ـ بطشۃ الکبریٰ سے مراد جنگ بدر ہے جس میں کفار کے سرگروہ مارے گئے اور قید ہوئے ـ انزلنہ میں ضمیر الکتاب المبین کی طرف راجع ہے مگر اس سے مراد قرآن کریم بطور استخدام ہے ـ اور ایسے ضمائر قرآن میں پائے جاتے ہیں ـ ترجمہ یہ ہوا کہ تورات کی قسم ہے جس میں قرآن کریم اور حضرت رسول صلعم کی بعثت کی بشارت ہے کہ اس کتاب قرآن کریم کو ہم نے لیلۃ القدر میں اتارا ہے تاکہ اس زمانہ تاریک کے فرزندوں کو ڈرائیں ـ اس رات میں حکمت کی باتیں کھولی جاتی ہیں ایسے تاریک زمانوں میں رسول بھیجے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تامہ اپنے بندوں کیلیے جوش مارتی ہے وہ اپنی جملہ مخلوق کی روحانی و جسمانی تربیت کے سامان مہیا کرتا ہے ـ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے تمہارا اور تمہارے آباء کا رب ہے باوجود اس کے یہ لوگ شکوک میں پڑے ہوئے ہیں اللہ نے ان کی تنبیہ کے لیے قحط بھیجا مگر مکہ کے لوگ متنبہ نہ ہوئے ـ

فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوٓا إِلَىَّ

پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس معزز رسول آیا کہ تم اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل)

عِبَادَ اللَّهِ إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّىٓ ءَاتِيكُم

کو میرے حوالہ کر دو میں تمہارے لئے امین (یعنی امانتدار) رسول ہوں اور یہ بھی کہ اللہ سے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی

بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّى عُذْتُ بِرَبِّى وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن

دلیل لے کر آیا ہوں اور اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر

لَّمْ تُؤْمِنُوا لِى فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ الثلثۃ

تم میری بات نہ مانو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ تو اس نے اپنے پروردگار سے عرض کی کہ یہ لوگ جرموں کا ارتکاب کرنے والے ہیں

فَأَسْرِ بِعِبَادِى لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا إِنَّهُمْ

(اللہ نے کہا) راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے جا کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جاوے گا اور سمندر کو خشک چھوڑ جا کہ یہ ایک لشکر ہے جس کو

جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ

ڈبو دیا جاوے گا کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات

كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَٰكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَٰهَا قَوْمًا

اور آرام کے سامان چھوڑ گئے جن میں عیش کیا کرتے تھے تیری قوم سے بھی ایسا ہی ہوگا اور ہم نے دوسری قوموں کو

ءَاخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ ۴۸۴

ان کا وارث بنایا تو ان کی حالت پر آسمان اور زمین نہیں روئے اور نہ ان کو مہلت دی گئی

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِن فِرْعَوْنَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے بچا لیا (یعنی) فرعون سے (کیونکہ) وہ سرکش حد سے

إِنَّهُۥ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ﴿٣٢﴾

گذرنے والوں میں تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو جان کر جہان کے لوگوں پر برگزیدہ کیا

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ الْءَايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِىَ إِلَّا

اور ہم نے ان کو ایسے نشانات دئے جن میں کھلی نعمت تھی یہ (تیری قوم) کہتے ہیں ہماری پہلی موت کے

مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣٦﴾ ۴۸۵

سوا اور کچھ نہیں اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے اگر تم (اس میں) سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لا دکھاؤ

---

۴۸۴ ۔ آیات ۱۷ تا ۲۹ ۔ ان آیات میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کا ذکر ہے ۔ جیسا کہ ابتداء سورت میں توراۃ کو قرآن کریم کی صداقت پر گواہ بنایا تھا ۔ یہاں اس قصہ کو گواہ بنایا ہے ۔ آیت ۲۸ کے آغاز میں لفظ کذٰلک رکھ کر یہ اشارہ کیا ہے کہ جو کچھ حضرت موسیٰ کے ساتھ گذرا ویسا ہی واقعہ رسول صلعم کے ساتھ پیش آوے گا ۔ عرب کا فرعون ابوجہل اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے اپنی آرام گاہوں کو چھوڑ کر نکلے گا اور بدر کے مقام پر مع لاؤ لشکر ریت میں غرق کر دیا جائے گا ۔

۴۸۵ ۔ آیات ۳۵ و ۳۶ ۔ لفظ اولیٰ سے دنیا اور موتۃ الاولیٰ سے دنیا کی موت مراد ہے ۔ کفار کہتے ہیں کہ دنیا کی موت زندگی کا آخری مرحلہ ہے ۔ اس کے بعد کوئی حیات نہیں چاہتے ہیں کہ شہادت میں ان کے مردہ آبا بلائے جاویں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شوخی پر آئندہ آیات میں متنبہ کیا ہے ۔

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾

کیا یہ لوگ اچھے ہیں یا تبع کی قوم (یمن کا بادشاہ تھا) اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ مجرم تھے ف۴۸۶

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَ

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان کو کھیل بنانے کیلئے پیدا نہیں کیا ہم نے ان کو مبنی برحقیقت پیدا کیا ہے

لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۰﴾

مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے ف۴۸۷ فیصلہ کا دن ان سب کا مقرر وقت ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۴۱﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد دی جاوے گی مگر جس پر اللہ رحم کرے

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۴۲﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ

کیونکہ وہ غالب ہے رحم کرنیوالا ہے بیشک تھوہر کا درخت گنہگار کی خوراک ہوگی جیسا پگھلا ہوا تانبا

يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ

پیٹوں میں کھولے گا جیسا کھولتا ہوا پانی کھولتا ہے (حکم دیا جاویگا) اس کو پکڑو دوزخ کے بیچ تک اس کو گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ پھر اس کے

صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿۴۹﴾

سر پر عذاب کیلئے کھولتا ہوا پانی ڈالو اس کا مزہ چکھ کیونکہ تو بڑی قدر و منزلت والا تھا

إِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿۵۰﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿۵۱﴾ فِي جَنّٰتٍ وَ

یہ وہ چیز ہے کہ جس کی نسبت تم شبہ کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہونگے باغوں اور چشموں میں

عُيُونٍ ﴿۵۲﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقٰبِلِينَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ

پہنینگے ریشم کا لباس مہین اور دبیز ایک دوسرے کے مقابل بیٹھیں گے (دنیا میں بھی ایسا ہوگا) اور ہم بڑے خوبصورت

بِحُورٍ عِينٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِينَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ

حوروں کو ان کا جوڑا بنائیں گے ف۴۸۸ اس میں امن سے ہر ایک قسم کا میوہ منگوائیں گے اس میں موت (کی تلخی) نہیں چکھیں گے سوائے

---

۴۸۶ - آیت ۳۷ - تبع یمن کا ایک صالح بادشاہ تھا جس کا زمانہ حضرت موسیٰ کے بعد ہے اس نے موسوی دین قبول کر لیا تھا جس پر قوم اس کے مخالف ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس نیک بندے کی حمایت میں اس کی قوم کو ہلاک کر دیا۔ عرب جس کی مخالفت کرتے ہیں وہ تو رسولِ اعظم اور کافۃ للناس کا منذر ہے۔

۴۸۷ - آیات ۳۸ و ۳۹ - یہ دلیل قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ آئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ جس کا نام نظامِ شمسی ہے دنیا کے لہو لعب کے لیے پیدا نہیں ہوا۔ جیسا یہ کارخانہ عظیم الشان ہے اس کی حقیقت بھی عظیم الشان ہے اور وہ انسان کے اعمال کے نتائج ہیں جو مابعد الموت کی زندگی میں ظہور پذیر ہوں گے۔

۴۸۸ - آیت ۵۴ - یہاں ایک نعمت کا ذکر کیا ہے زوجناھم بحور عین یہاں نکاح مراد نہیں بلکہ جملہ اصحاب الجنۃ کے لیے خواہ مرد ہوں یا زن حور عین کو ان کا جوڑا بنایا ہے۔ وہاں رجولیت اور انوثیت کی کوئی شان نہیں ہوگی۔ ہر ایک اپنے جوڑے کے ساتھ کھلے تختوں پر بے حجاب بیٹھیں گے۔ وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں ہوگی جس کے لیے حجاب کی ضرورت ہو۔ حضرت عیسیٰ سے یہودیوں نے سوال کیا تھا کہ ایک عورت جس نے کئی شوہر کیے ہوں وہ قیامت کے روز کس شوہر کو ملے گی۔ حضرت نے فرمایا تم مابعد الموت کی زندگی کی حقیقت کو نہیں سمجھے وہاں ملائک کی سی زندگی ہوگی۔ اعلیٰ درجہ کے حظوظ کے لیے۔ اور مقدس ذرائع ہوں گے۔ دنیا کی ضرورتوں کے لیے جو امور آج (باقی بر صفحہ ۵۰۶)

إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ

پہلی موت کے ۔ اور ان کو (اللہ) دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا ۔ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے اُن پر فضل ہوگا یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

بڑی کامیابی ہے ۔ ہم نے اس کتاب کو تیری بولی میں آسان کر دیا ہے ۔ تاکہ یہ لوگ اس سے یاد رکھنے کی باتیں حاصل کریں

فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

تو (نتیجہ کا) انتظار کرو ۔ یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

ع ۳ / ۱۴

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے ۔ جو رحم سے ۔ سب ضروریات مہیا کرنے والا ۔ کسب پر پھل لگانیوالا ہے

حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

حی قیوم ۔ یہ کتاب غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے ۔ اتری ہے ۔ بیشک ۔ آسمانوں ۔ اور زمین

لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

میں ایمان والوں کے لئے البتہ نشانیاں ہیں ۔ اور تمہارے پیدا کرنے میں ۔ اور نیز جانوروں میں جو پھیلا رکھے ہیں یقین کرنیوالے لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ

اور رات اور دن کے بدل کر آنے میں اور آسمان سے جو (سامان) رزق اللہ اتارتا ہے ۔ پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کے

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

مر جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے ۔ اور ہواؤں کے چلانے میں عقل کو کام میں لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ وہ اللہ کی آیتیں ہیں مشتمل بر

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

حق جو ہم تمکو پڑھ کر سناتے ہیں ۔ تو اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کس کلام پر یہ ایمان لاویں گے ۔ ہر جھوٹے

أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ

گنہگار پر افسوس ہے ۔ کہ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے آگے پڑھی جاتی ہیں ۔ پھر وہ تکبر کر کے (باطل پر) اڑا رہتا ہو گویا کہ ان کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ

تو اس کو دردناک عذاب کی خبر سنا دے ۔ اور جب ہماری کسی آیت کی خبر پاتا ہے ۔ تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ۔ وہی لوگ ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَ

جن کے لئے ذلت کا عذاب ہے ۔ ان کے آگے ۔ دوزخ ہے ۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا ۔ نہ تو وہ ان کے کام آویگا

لَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ هَٰذَا هُدًى ۖ وَ

اور نہ وہ کام آئیں گے ۔ جن کو اللہ کے سوا انہوں نے کارساز بنا رکھا تھا ۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا ۔ یہ کتاب تو ایک ہدایت ہے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ ع اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ

جو لوگ اپنی پروردگار کے احکام سے انکار کرتے ہیں ۔ ان کو دردناک عذاب کی ۔ سزا ہوگی ۔ اللہ وہ ہے ۔ جس نے سمندر کو تمہارے

ع ۱ / ۱۷

(بقیہ صفحہ ۵۰۵) تسبیح نہیں ہیں وہ قیامت میں قبائح ہوں گے جیسا کہ بول اور براز وغیرہا۔ ازواج کی نسبت قرآنِ کریم میں یہ الفاظ آئے ہیں لھم ازواج مطھرۃ۔

الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۲﴾

کام میں لگایا ہے تاکہ اس میں جہاز اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہو بیشک اس میں البتہ نشانیاں

لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ

ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہو کہ جو لوگ اللہ کے کارناموں کی امید نہیں رکھتے ان کو معاف کردتے ہیں

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ

تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کے کئے کا بدلہ دے ف۴۸۹ جو نیک عمل کرتا ہے تو اپنے بھلے کے لئے اور جو برا کرتا ہے

فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَ

اپنی بربے کے لئے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ

انسان اپنی اصلاح کے لیے دستور العمل کا محتاج ہے

۴۸۹ - آیات ۲ تا ۱۴ - انسان اپنی ذاتی اور منزلی اور تمدنی تہذیب کے لیے دستور العمل کا محتاج ہے - وہ اپنی عقل سے دستور العمل نہیں بنا سکتا - اور ہر ایک انسان میں یہ قابلیت بھی نہیں کہ دستور العمل براہ راست اپنے خالق سے حاصل کرے - اس کے لیے مقدس نفوس اس کی اپنی جنس سے منتخب کیے جاتے ہیں - یہ اللہ تعالٰے کی عزت اور عظمت اور علو کا تقاضا ہے - اور یہ بھی اللہ تعالٰی کی رحمانیت کے خلاف ہے کہ انسان کی جسمانی تربیت کے لیے تو اتنا عظیم الشان کارخانہ مہیا کرے اور اس کی روحانی تربیت کے لیے کوئی سامان نہ ہو - سو اسی بنا پر انسان کو کسی مقدس ہستی کے ذریعہ دستور العمل دیا جاتا ہے - یہ اللہ تعالٰی کی حکمت کا مقتضا ہے - جو کتاب یہ دعوٰے کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ معلٰے سے اتری ہے انسان کو اس کی تصدیق کی ضرورت پڑتی ہے - کتاب لانے والے کی حیثیت پر غور کرنا پڑتا ہے - کتاب جو اصول سکھاتی ہے ان کو اللہ تعالٰی کی فعلی کتاب کے ساتھ موافق کرنا پڑتا ہے - اور وہ اصول یہ ہیں - اللہ تعالٰے کی ہستی اور صفات - رسالت - معاد - آسمان زمین کے اندر مومن کو اللہ تعالٰے کی ہستی اور اس کی صفات کے نشانات ملتے ہیں - جب ایمان سے ترقی کر کے ایقان تک پہنچتا ہے تو اس کو ہر برگ میں اللہ تعالٰی کی قدرت صنعت و حکمت کے آثار نظر آتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ کارخانہ حیوانات نباتات جمادات انسان کی خدمت کر رہا ہے - اور انسان کے لیے کوئی غرض سوائے اس کے معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خالق کی معرفت کے لیے پیدا ہوا ہے اور اس سے اس کی معاد کی زندگی پیدا ہوتی ہے - لیل و نہار کا اختلاف، باران کا نزول، ہواؤں کا چلنا یہ سب موجودات کے بقا کے لیے ضروری اشیا ہیں - ان سب کا ذریعہ جس سے پیدا ہوتے ہیں روشنی اور حرارت ہے - اور ان کا منبع آفتاب ہے - اسی طرح روحانی روشنی اور حرارت حب الٰہی کا چشمہ رسول ہے جو روحانی آفتاب ہے - لوگ نہ تو اللہ کے کلام پر غور کرتے ہیں اور نہ آیات آفاقی پر - اس کا انجام عذاب ہے - آفاقی نشانات میں سے اللہ تعالٰے نے یہاں بحر کا ذکر کیا ہے اور اس میں کشتیوں کے چلنے کا - یہ اللہ تعالٰے کی ربوبیت کا ایک عظیم الشان خزانہ ہے - دنیا کی آبادی کا سرچشمہ ہے اور خطرناک چیز بھی ہے جس کے خطر سے بچنے کے لیے اللہ تعالٰے نے کشتیاں دی ہیں - اسی طرح اس عالم کے خطرات سے بچنے کے لیے اللہ تعالٰے نے شریعت کی کشتی انسانوں کو دی ہے -

الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ
پیغمبری دی تھی اور ہم نے ان کو عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ان کو (اپنے زمانہ میں) جہان کے لوگوں پر فضیلت دی اور

اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا
ہم نے ان کو شریعت کے کھلے احکام دئے تو انہوں نے علم آجانے کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾
اللہ قیامت کے دن ہی ان میں فیصلہ کرے گا جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں

ف ۴۹۰

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا
پھر ہم نے تم کو دین کے ایک رستہ پر لگایا ہے تو تو اسی کی پیروی کر اور لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل جو

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
علم نہیں رکھتے یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے اور مشرک ایک دوسرے کے دوست

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
ہیں اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ ہے یہ احکام لوگوں کے لئے بصیرت دینے والی باتیں ہیں اور جو لوگ اس پر

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ
یقین رکھتے ہیں انکے لئے ہدایت اور رحمت ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں جو لوگ بدیاں کماتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا رکھیں گے جو

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾
ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے ان کا مرنا جینا برابر ہوگا برا حکم لگاتے ہیں

ع ۲ / ۱۰

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ
اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مبنی برحق پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ
ظلم نہ کیا جاوے گا تو کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہے اور علم کے رکھتے ہوئے (سنت) اللہ نے

خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ
اس کو گمراہ کر رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگائی ہے اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈالا ہے تو اللہ کے بعد اسکو کون ہدایت دے

اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
سکتا ہے تو کیا تم واقعات کو حافظہ میں نہیں لاتے اور کہتے ہیں کہ اس ادنیٰ زندگی کے سوا اور کچھ نہیں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور

---

۴۹۰ ۔ آیات ۱۶ و ۱۷ ۔ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے افضال کا مورد بنایا ۔ نبوت دی الکومتہ ہی تدخیز زمین دی بااین فرقے بنا لیے اور ایسا اختلاف مچایا کہ قیامت کو مٹے گا ۔ ان کی سرگذشت پیچھے آنے والی قوم یعنی مسلمانوں کے لیے عبرت اور نصیحت تھی مگر مسلمانوں نے بھی یہی عمل کیا جو بنی اسرائیل نے کیا تھا ۔ باآنکہ اللہ تعالےٰ نے ان کو ابتدا میں تنبیہہ کے طور پر فرمایا تھا ثم جعلنٰکم خلائف فی الارض لننظر کیف تعملون (یونس) اس کا ذکر کرکے حضرت رسول صلعم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ اب شریعت یعنی دستور العمل تم کو دیا گیا ہے اسی کی اتباع کرو اور لوگوں کی خواہشوں پر مت چلو (یہ امت کو تنبیہہ ہے) اب اگر کوئی ایسی کتاب ان کے پاس ہے جس پر عمل نہیں تو وہ خدا کی کتاب ہے ۔

يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۲۴﴾ وَإِذَا

ہمکو زمانہ ہی مارتا ہے اور ان کو اس عقیدہ پر کوئی علم حاصل نہیں وہ صرف گمان سے کام لیتے ہیں اور جب

تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَآ إِن كُنتُمْ

ہماری کھلی آئتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (مقابل میں) ان کی کوئی دلیل سوا اس کے نہیں ہوتی کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ

صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ

اگر تم سچے ہو کہو اللہ تمکو جلاتا ہے پھر تم کو مارتا ہے پھر تم کو قیامت کے دن تک جمع کرتا رہے گا جس میں کچھ

فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَ

شک نہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۴۹۱ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کی ہے

يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ

اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اس کو باطل قرار دینے والے گھاٹے میں آجائینگے اور تو ہر امت کو دوزانو بیٹھا ہوا دیکھے گا

كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا

ہر امت اپنے اعمالنامہ کی طرف بلائی جاوے گی جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کی جزا دیجاویگی یہ ہماری کتاب (اعمالنامہ)

يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ

ہے تمہارے مقابلہ میں حق بولتی ہے جو کچھ تم کرتے تھے ہم اس کو لکھتے جاتے ہیں تو جو لوگ ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۳۰﴾

اور انہوں نے عمل نیک کئے ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں داخل کرے گا یہی صریح کامیابی ہے

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ

اور جو لوگ انکار کرتے رہے (ان سے کہا جاویگا) تو کیا میری آئتیں تمکو پڑھ کر نہیں سنائی جاتیں پر تم نے تکبر کیا اور تم

قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۳۱﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا

گنہگار لوگ تھے اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اس گھڑی کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم

قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿۳۲﴾ وَ

کہتے تھے ہم نہیں جانتے وہ گھڑی کیا ہے ہم کو تو گمان سا گذرتا ہے اور ہم کو اس پر یقین تو نہیں آتا اور

بَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۳۳﴾ وَقِيلَ

ان کی برائیاں ان پر ظاہر ہوگئیں اور جس چیز کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو آگھیرا اور کہا

الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن

جاوے گا کہ جس طرح تم نے آج کے دن کا پیش آنا بھلا دیا تھا ہم نے بھی تم کو بھولا بسرا بنا دیا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارے

ع ۵ ۱۹

---

۴۹۱ — آیات ۲۴ تا ۲۶ — معاد کے منکر کہتے ہیں کہ زمانہ کے اثر سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں۔ یہ عقیدہ کسی علم پر مبنی نہیں ہے صرف ظن ہے مطالبہ کرتے ہیں کہ گذشتہ مردوں میں سے کسی کو تصدیق کے لیے بلایا جاوے۔ اللہ فرماتا ہے تم کو ایسے مادہ سے جس میں زندگی نہیں پیدا کرتا ہے۔ اور پھر زندگی واپس لے لیتا ہے۔ اس زندگی کی کوئی غرض ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ تم کو تمہارے عملوں کی جزا دی جائے۔ ایمان کے لیے اسی قدر کافی ہے۔ مردے واپس آویں تو حکمت باطل ہوتی ہے۔

نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

کوئی مددگار نہیں یہ سزا اس امر کے لئے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ہلکا بنایا اور تم کو اس ادنیٰ زندگی نے دھوکا دیا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ

سو آج یہ دوزخ سے نکالے نہیں جاویں گے اور نہ ان کو اللہ کے راضی کرنے کا موقع دیا جاویگا سو سب ستائش اس اللہ کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار جملہ جہانوں کا پروردگار ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسی کا جلال

الْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع

ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے ف ٤٩٢

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا

حی قیوم یہ کتاب اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے اتری ہے ہم نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

زمین کو اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں ان کو راستی اور مقرر وقت تک کے لئے بنایا ہے اور جو لوگ انکار کرتے ہیں

عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وہ ان باتوں کی طرف جن سے ان کو ڈرایا جاتا ہے توجہ نہیں کرتے کہو کیا تم نے غور کی ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھ کو دکھاؤ کہ

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۖ اِيْتُوْنِيْ

انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کا کچھ ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَنْ

کی کوئی کتاب یا کوئی علمی روایت میرے سامنے پیش کرو اور اس

اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کا جواب نہ دے سکیں

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ

اور وہ ان کی پکار سے بیخبر ہیں اور جب لوگ جمع کئے جاویں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جاوینگے اور

ع ٤ ٢٠ — الجزء ٢٦

---

٤٩٢ ۔ آیات ٣٦ و ٣٧ ۔ ان آخر کی دو آیات میں ساری سورہ کا عطر نکال کر رکھ دیا ہے ۔ تفسیری ترجمہ یہ ہے ۔
سب خوبیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو آسمان کا رب اور زمین کا رب اور جملہ عالمین کا رب جو اس نظام سے باہر ہے ۔ آسمان اور زمین میں کبریائی اُسی کا اور صرف اُسی کا حق ہے ۔ یہ حا بہ کسی اور کے وجود پر نہیں سجتا ۔ سب کی گردن میں اس کی مخلوقیت اور بندگی کا طوق ہے ۔ اے غافل انسان چشمۂ حیات کو چھوڑ کر کہاں مہلک بیابانوں میں بھٹک رہا ہے ۔

كَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان کی عبادت سے انکار کرینگے ف۴۹۳ اور جب ان کو ہماری کھلی آئیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ منکر ہیں وہ

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

اس حق کی نسبت جو ان کے پاس آیا ہے کہتے ہیں کہ یہ کھلا جادو ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ بنا لیا ہے ۔ کہو اگر میں نے جھوٹ بنا لیا ہی تو تم

لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ

(میں نے جس سے فائدہ اٹھانے کیلئے جھوٹ بنا لیا ہی) اللہ کے مقابلہ میں میرے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتے ہو وہ ان (برمی) باتوں کو جن میں تم لگے رہتے ہو خوب

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا

جانتا ہی وہ میری اور تمہارے درمیان گواہ بس ہے اور وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے کہو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور

بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ

تمہارے ساتھ کیا کیا جاوے گا میں تو صرف اسی کے پیچھے چلتا ہوں جو میری طرف وحی نازل ہوتی ہی اور میں تو صرف صاف طور پر ڈرانے والا ہوں کہو کیا تم نے غور کی

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ

اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا حالانکہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس طرح کی ایک کتاب آنیکی گواہی بھی دی اور وہ اس پر ایمان

اسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

بھی لایا اور تم نے (ماننے سے) تکبر کیا (تو تمہارا انجام کیا ہوگا) بیشک اللہ (کی سنت) ظالم قوم کو سیدھا رستہ نہیں سوجھاتی اور جو لوگ انکار کرتے ہیں وہ مومنوں

اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر یہ اچھی چیز ہوتی تو اسکی طرف یہ لوگ ہم سے سبقت نہ لیجاتے اور جب یہ لوگ اسکی حقیقت نہ پا سکے تو ضرور کہیں گے کہ یہ قدیمی

اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ

جھوٹ ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (نازل ہو چکی ہی) جو پیشوا اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کی تصدیق کرتی

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہے عربی فصیح زبان میں ہے تاکہ جو لوگ ظلم کرتے ہیں ان کو ڈراوے اور نیکوکاروں کے لئے خوشخبری ہے بیشک جن لوگوں نے کہا

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ

کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اسی پر جمے رہے تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ آزردہ ہوں گے ف۴۹۴ وہ لوگ

ع ۱۰ / ۱

سورۃ الاحقاف مکیّہ

۴۹۳ ۔ آیات ۲ تا ۶ ۔ یہ سورہ سابقہ الجاثیہ کا تتمہ ہے ۔ آسمان زمین کی پیدائش ابدی نہیں کسی حقیقت کے لیے ہے کفار اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ایسی ہستیوں کو پوجتے ہیں جنہوں نے نہ تو کوئی زمین کا حصہ پیدا کیا اور نہ آسمان میں اُن کی کوئی شراکت ہے ۔ بلکہ جن کو پوجتے ہیں وہ اُن کی عبادت سے غافل ہیں اور قیامت کو ان کی عبادت سے انکار کریں گے ۔ ان سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئی الہامی کتاب یا کوئی برہان عقلی مسلّم پیش کرو جس سے تمہارے عقیدہ کی تائید ہو سکتی ہو ۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں عقلی برہان کو مسلّم رکھا ہے ۔

۴۹۴ ۔ آیات ۷ تا ۱۳ ۔ آفاقی دلائل کی طرف تو توجہ نہیں کرتے اور اللہ کی تعلیم پیش کی جاتی ہے تو اس کو رسول کا افترا سمجھتے ہیں ۔ رسول کہتا ہے مجھے اللہ تعالےٰ کا اس قدر خوف ہے کہ میں افترا نہیں کر سکتا ۔ اور میں تم کو اپنے (باقی بر صفحہ ۵۱۰)

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اہل جنت ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ان کا بدلہ ہوگا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے اور ہم نے انسان کو اپنے والدین

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ

کے ساتھ احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اسکی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور اسکو تکلیف سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ

شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ

چھڑانا تیس مہینے رہا یہانتک کہ جب وہ اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو دعا مانگی اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ

تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ کو اور میرے والدین کو عطا کی اور اسبات کی بھی کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میری

لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

اولاد کو بھی صلاحیت دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں وہی لوگ ہیں جن کے

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

نیک کام ہم قبول کریں گے اور انکی برائیوں سے درگذر کریں گے بشمول ان کے جو جنت میں ہوں گے

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ

(اپنے پورا کر دکھایا) سچا وعدہ جو ان سے کیا جاتا تھا اور وہ بھی ہے جس نے اپنے والدین سے کہا تم پر تف ہو

اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ

کیا تم مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤنگا مجھ سے پہلے کئی امتیں گذر گئیں اور وہ دونوں اللہ کی دہائی دیتی ہیں تم پر افسوس ہو

اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

ایمان لا ضرور اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں وہی لوگ ہیں جن پر

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ

جنوں اور آدمیوں کی ان امتوں کے شمول میں جو ان سے پہلے گذر گئی ہیں اللہ کی بات پوری ہوئی ضرور وہ لوگ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا

نقصان اٹھانے والے تھے اور سب کے لئے ان کے عمل کے مطابق درجے ہونگے تاکہ ان کے عملوں کا پورا بدلہ دیا جاوے اور ان پر

(بقیہ صفحہ ۵۱۱) دام میں پھنسانے کے لیے اللہ پر افترا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تمہاری یہ حیثیت نہیں کہ تم مجھ کو اللہ کے عذاب سے چھوڑا سکو
میں اپنی صداقت پر اللہ تعالےٰ کو گواہ بناتا ہوں۔ وہ کاذب کو سزا دے گا۔ مگر غفور رحیم ہے سزا میں جلدی نہیں کرتا۔ میرے جیسے
رسول آتے رہے ہیں میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں کہ میری شناخت دشوار ہو۔ اور تم مجھ سے غیب دانی کی امید رکھتے ہو مجھے تو اپنی
نسبت بھی علم نہیں کہ کیا پیش آئے گا۔ میری نسبت ایک بڑے پایہ کا شخص گواہی دے چکا ہے (حضرت موسےٰ مراد ہے) مگر
تم انکار کرتے ہو اور تکبر کرتے ہو۔ پس تم اللہ کی ہدایت کے مورد کس طرح ہو سکتے ہو۔ اور تمہارے استکبار کی حالت یہ ہے کہ
تم کہتے ہو اگر یہ (قرآن) کچھ بھلے کی چیز ہوتی تو یہ ادنےٰ لوگ (اس سے مومن مراد لیتے ہیں) اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کر سکتے
اور حقیقت یہ ہے۔ اپنے استکبار کے سبب سے اس کی صداقت کو تم نہیں پا سکتے۔ اور اس کو پرانا افسانہ کہتے ہو۔ یہ افسانہ نہیں
موسےٰ کی کتاب کی تعلیم کے موافق ہے مگر عربی زبان میں۔ تاکہ عرب کے مشرکین کو ڈراوے اور محسنین کو بشارت دے۔

يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي

ظلم نہ کیا جائے اور جس دن وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں آگ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم اپنی ادنیٰ زندگی میں اپنے مزے

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ

کی چیزیں لے چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تم کو ذلت کی مار دی جاوے گی اس لئے کہ تم زمین میں ناحق

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ف ۴۹۵ اور عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کر

إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور ڈرانے والے اس سے پہلے بھی آ چکے تھے اور اس کے بعد بھی آئے (اس غرض کیلئے)

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا

کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو مجھ کو تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا خطرہ ہے انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس

لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا

اس واسطے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دے اگر تو سچ کہنے والوں میں سے ہے تو ہم پر لا نازل کر جس کا تو ہم کو وعدہ دیتا ہے اس نے کہا

الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا

اس کا علم تو اللہ کو ہے اور جس امر کے پہنچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں میں تم کو پہنچا دیتا ہوں مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کرتے ہو تو جب

رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا

انہوں نے عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ یہ تو ابر ہے ہم پر برسنے والا (ابر نہیں) بلکہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا

کرتے تھے یہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کر دے گی چنانچہ وہ

لَا يُرَى إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا

ایسے (تباہ) ہوئے کہ سوا ان کے گھروں کے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی ہم گنہگار قوم کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے کاموں کی

إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

قدرت دی تھی کہ تم کو ان کی قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے تو چونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھی

---

۴۹۵ — آیات ۱۳ تا ۲۰ ۔ اوپر جس تعلیم کا ذکر ہو چکا ہے ۔ اس کا کچھ نمونہ اور اجر ذکر کیا گیا ہے ۔ (۱) اللہ تعالےٰ پر ایمان اور استقامت دنیا کے غم اور حزن سے نجات دیتا ہے ۔ (۲) والدین کے ساتھ احسان اور اس کی وجہ بیان کی ہے ۔ والدہ اس کو چند ماہ پیٹ میں اٹھائے پھری اور دو سال دودھ پلایا ۔ اور وضع کا درد برداشت کیا ۔ صحابہ میں سے دو آدمیوں کا ذکر بطور مثال کیا ہے ایک چالیس سال کی عمر میں جو والدین سے بے نیاز ہو جانے کی عمر ہے اپنے والدین کے لیے دعا کرتا ہے ۔ اور اپنی ذریت کی اصلاح کے لیے بھی ۔ ایسے لوگوں کے نیک عمل قبول کیے جاتے ہیں اور ان کی بدیوں سے درگذر کیا جاتا ہے ۔ کام تو اپنے فائدے کے واسطے کرتا ہے اور اللہ اس سے خوش ہوتا ہے ۔ ایک دوسرا شخص ہے کہ اپنے ناخلف فرزند کو حق کی دعوت کرتا ہے اور الحاح سے اس کو ایمان کی طرف بلاتا ہے مگر وہ ایمان کی باتوں کو اگلوں کے افسانے سمجھتا ہے ۔ اور یہ اس حق کا اثر ہے کہ نیک باپ اور نیک بیٹے پیدا کرتا ہے ۔

وَلَآ أَبْصَٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُم مِّن شَىْءٍ إِذْ كَانُوا۟ يَجْحَدُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَحَاقَ

تو نہ توان کے کان اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ ان کے دل ان کے کچھ کام آئے اور جس چیز کی ہنسی

بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٢٦﴾ ع ۳ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا

اڑاتے تھے اُن پر الٹ پڑی اور ہم نے تمہارے آس پاس کی کئی بستیاں ہلاک کر دیں اور ہم نے اپنی آیتیں

ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرْبَانًا ءَالِهَةًۢ ۖ بَلْ

بار بار بیان کیں تاکہ یہ لوگ باز آجائیں تو جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اللہ کے قرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا انہوں نے کیوں (عذاب آنے پر)

ضَلُّوا۟ عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا

اُن کی مدد نہ کی بلکہ وہ ان سے غائب ہو گئے اور (تقرب کے لئے ان کا معبود بنانا) ان کا جھوٹ تھا اور بہتان تھا جو باندھ رکھا تھا ف ۴۹۶ اور جب ہم چند

مِّنَ ٱلْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقُرْءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا۟ أَنصِتُوا۟ ۖ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا۟ إِلَىٰ

نفر جنوں کو تیری طرف پھیر لائے کہ قرآن سنیں تو جب اس موقع پر حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہا چپ رہو تو جب قرآن پڑھنا

قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا۟ يَٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَٰبًا أُنزِلَ مِنۢ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا

ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بنکر واپس گئے (انہوں نے جاکر) کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسٰی کے بعد اتری ہے وہ اپنے

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَٰقَوْمَنَآ أَجِيبُوا۟ دَاعِىَ ٱللَّهِ وَءَامِنُوا۟

سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق کی طرف ہدایت کرتی ہے اور سیدھے رستہ کی طرف اے ہماری قوم اللہ کی طرف سے منادی کرنے والے کی

بِهِۦ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِىَ ٱللَّهِ فَلَيْسَ

بات مانو اور اللہ پر ایمان لاؤ تاکہ تمہارے گناہ بخش دے اور تم کو دردناک عذاب سے پناہ دے اور جو شخص اللہ کی طرف سے منادی کرنے والے کی بات نہ مانیگا

بِمُعْجِزٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ

تو وہ زمین میں (اللہ کو) ہرانے والا نہیں اور نہ اللہ کے سوا اس کے کوئی حمایتی ہونگے وہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں ف ۴۹۷ آیا انہوں نے

---

۴۹۶ - آیات ۲۱ تا ۲۸ - قوم عاد کا ذکر ہے جو احقاف میں رہتے تھے جو عرب کے جنوب میں ایک ریتلے علاقہ میں عمان اور حضرموت کے درمیان ہے - عرب کی تنبیہہ کے لیے اللہ تعالٰی ان قوموں کا ذکر بار بار کرتا ہے جو عرب کے اندر یا اس کے جوار میں رہتی تھیں - اور اپنے زمانہ کے رسولوں کی تکذیب اور فساد سے باز نہ آنے کے سبب ہلاک کر دی گئیں - ہلاک شدہ قومیں عرب کی نسبت زیادہ قوی تھیں اور اللہ تعالٰی نے اُن کو حواس سالم اور دل دیے تھے - پر جب اللہ تعالٰی کے زیر مواخذہ آئے تو یہ اُن کے کچھ کام نہ آئے - یہ ذکر کر کے عرب کو مخاطب کر کے اللہ فرماتا ہے تمہارے ماحول کئی بستیاں ہلاک کر دی گئیں - اور تم کو بار بار ان کے واقعات یاد دلائے گئے تاکہ تم باز آجاؤ - جب ان مشرکوں پر عذاب آیا تو ان معبودوں نے جن کو وہ پوجتے تھے ان کو نہ بچایا بلکہ ان کے دماغ میں ایک باطل جاگزیں تھا جو خوف کے وقت دماغ سے نکل گیا۔

قوم عاد کا ذکر

۴۹۷ - آیات ۲۹ تا ۳۲ - ان آیات میں جنات کے قرآن سننے اور ایمان لانے کا ذکر ہے - جنوں کی سرکش قوم دور سے آتی اور ایمان لاتی ہے اور عرب کے سرکش اپنی جنس میں سے ایک شخص سے قرآن سنتے ہیں مگر تعلی ان کو ایمان سے روکتی ہے - بعض مفسرین ان جنات کو نصیبین کے یہودی سمجھتے ہیں مگر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ان کو لفظ جن سے کیوں تعبیر کیا گیا اور یہودیوں کے چند نفوس کے ایمان لانے کے ذکر کی ضرورت کیا پیش آئی - معلوم یہی ہوتا ہے کہ وہ ان ناری ہستیوں میں سے تھے جو جو میں رہتی ہیں اور ان میں سے نیک ہستیاں انسانی شریعت سے استفادہ کرتی ہیں - ان کو توراۃ پر ایمان تھا۔

جنات کا ایمان لانا

يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰىٓ أَنْ

دیکھا نہیں کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں نہیں تھکا وہ قادر ہے کہ مردوں کو

يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰىٓ إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى

زندہ کرے ہاں وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور جس دن وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ہے آگ کے

النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾

سامنے لائے جائیں گے تو (کہا جاویگا) آیا یہ حق نہیں ہے کہیں گے ہمیں اپنے پروردگار کی قسم ہاں حق ہے۔ اللہ کہے گا تو تم یہ عذاب چکھو اسلئے کہ تم اس کا

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

انکار کرتے تھے تو صبر کر جیسا کہ اور باہمت رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لئے عذاب کی جلدی نہ کر۔ جس دن اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے

مَا يُوعَدُونَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا

جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے تو (ایسا ان کو معلوم ہوگا) کہ گویا (دنیا میں) دن کی صرف ایک گھڑی بھر رہے انکو صرف پہنچا دینا ہے تو کیا نافرمانوں کے سوا

الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٣٥﴾

کوئی اور ہلاک کیا جاوے گا

ع الربع ٤

سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَلٰثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمٰلَهُمْ ﴿١﴾ وَالَّذِينَ

جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا ان کے عمل اس نے برباد کر دئے اور جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ

ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ہے اور وہ انکے پروردگار کی طرف سے حق ہے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

ان کی بدیاں (اللہ نے) ان سے اتار دیں اور ان کی حالت سنوار دی یہ اس امر کا نتیجہ ہے کہ جنہوں نے انکار کیا ہے وہ باطل پر چلے اور جو

وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کے ٹھیک رستہ پر چلے لوگوں کے لئے ان کے حالات اللہ اسی طرح بیان

أَمْثٰلَهُمْ ﴿٣﴾ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰىٓ إِذَآ

کرتا ہے تو کافروں سے جب تمہاری مٹھ بھیڑ ہو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم

أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

ان کا زور توڑ دو تو ان کی مشکیں باندھ دو تو اس کے بعد ان کو احسان کر کے یا فدیہ لیکر (چھوڑ دو) یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتھیار

أَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ

رکھدے (انجام یہی ہوگا) اور اللہ چاہتا تو ان کو خود سزا دے دیتا لیکن (وہ چاہتا ہے) کہ تم کو ایک دوسرے کے ذریعے

بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ أَعْمٰلَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيهِمْ وَ

آزماتے اور جو لوگ اللہ کے رستہ میں مارے گئے ہیں اللہ ان کے عملوں کو رائگاں نہیں جانے دیگا ان کو انکے مقصد تک

منزل

يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور ان کی حالت درست کر دیگا اور ان کو بہشت میں داخل کرے گا جس کی تعریف ان کیلئے کر دی ہے اے مومنو اگر تم اللہ کے

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا

دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا اور جنہوں نے انکار کیا ہے ان کے پاؤں

لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩

اُکھڑ جاویں گے اور انکی کوششیں (اللہ) برباد کر دے گا یہ سزا اس لئے ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے اس کو انہوں نے ناپسند کیا تو (اللہ نے) انکے اعمال اکارت

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ

کر دئے کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا اللہ نے انکو تباہ کر دیا اور ان

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ

کافروں کے لئے ایسا کچھ ہوگا یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ مومنوں کا حامی ہے اور کافروں

الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

کا کوئی حامی نہیں جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کو اللہ ایسے باغوں میں داخل

ع ۱۱ ۵

سورہ محمد ۴۷ مدنیہ

اس سورۃ کا نزول ہجرت کے دوسرے سال جنگِ بدر سے پہلے اور عبداللہ بن جحش کے غزوہ کے بعد کا ہے جس میں عمرو حضرمی مارا گیا تھا اور حکم اور عثمان بن عبداللہ گرفتار کرکے لائے گئے تھے۔ ان میں سے حکم ایمان لایا اور عثمان مسلمانوں کے غلبہ کا منتظر رہا۔ بدر میں کفار کا شریک ہوکر مارا گیا اور اس کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ اس سورۃ کے نزول سے پہلے قتال کی اجازت ہو چکی تھی۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا۔

۹۸۴ ۔ آیات ۱ تا ۹۔ اصحاب چاہتے تھے کہ ان کو قتال کی اجازت دی جائے۔ جب اجازت دی گئی تو بعض پر ناگوار گذری۔ کمزوری ایمان یا اہلِ مکہ کے احترام کے سبب جو طبائع میں مرکوز تھا یا یہ خیال کہ وہ متولی حرم ہیں اور حجاج کی سقایت اور خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے خیالات کا ازالہ کرتا ہے۔ اہلِ مکہ نے حق کا انکار کیا اور اس کی اشاعت کو روکا۔ اس لیے ان کی نیکیاں برباد ہوگئیں جنہوں نے حق کو قبول کیا۔ اور اعمال نیک کرتے ہیں ان کی بدیاں مٹ گئیں اور آئندہ کی حالت سنور گئی۔ حق پرستی اور باطل پرستی کے یہ نتائج ہیں۔ پس تم بے خوف ہوکر اور ان کا کوئی احترام مدنظر نہ رکھ کر جب تم پر چڑھ کر آویں تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ دشمن تمہاری شدت محسوس کرنے لگے۔ اسیروں کو قید رکھو۔ پھر احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر۔ یہ اس وقت تک جاری رکھو کہ دشمن جنگ سے باز آجاوے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک شک کا ازالہ کیا ہے کہ فریقین کی جنگ میں تو مسلمان بھی مارے جاتے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ گذشتہ قوموں کی طرح عرب پر آسمان سے عذاب اُترے اور ہلاک ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ اس طرح کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنگ کے ذریعہ تم کو کندن بنانا چاہتا ہے اور تمہارے ہاتھ سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اللہ کی راہ میں شہادت جو جنگ سے ملتی ہے ایسا عظیم الشان کام ہے کہ یہ شہید کی سیئات کثیرہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ اور نیکیوں کو اگرچہ قلیل ہوں کثیر النفع بنا دیتا ہے۔ شہدا مرتے ہی جنت میں چلے جاتے ہیں۔

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ

کرے گا جن کے تلے نہریں بہتی ہیں اور جو لوگ منکر ہیں وہ دنیا کے فائدے اٹھاتے ہیں اور اس طرح کھاتے پیتے ہیں جسطرح چارپائے

وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي

کھاتے پیتے ہیں اور انکا ٹھکانا آگ ہے اور کئی بستیاں تھیں جو تیری بستی سے جس نے تم کو نکالا قوت میں بڑھ چڑھ کر تھیں ہم نے انکو ہلاک

أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن

کر دیا تو کوئی ان کا مددگار نہ تھا تو کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کے کھلے رستہ پر ہے وہ اس شخص

زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿۱۴﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا

جیسا ہے جس کی بدیاں اس کو آراستہ کر کے دکھائی گئی ہیں اور (ایسے لوگ) اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں مثال اس بہشت کی جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو

أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

دیا جاتا ہے (یہ ہے) اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو بدبودار نہیں ہوتا اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلتا اور ایسے شراب کی نہریں

لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ

ہیں جو پینے والوں کیلئے خوش ذائقہ ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صفا کیا گیا ہے اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے میوے ہیں اور اپنے پروردگار کی

مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَ

طرف سے گناہوں کی معافی ہے (سو یہ لوگ) اس شخص کی طرح ہو سکتے ہیں جو آگ میں رہنے والا ہے اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جاتا ہے جو انکی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے

مِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

کر دیتا ہے ۴۹۹ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں یہانتک کہ جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے پوچھتے

مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۶﴾

ہیں اس شخص نے ابھی کیا کہا وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر (سنت) اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہ اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا

اور جن لوگوں نے ہدایت پائی ہے (قرآن کا سننا) انکی ہدایت بڑھاتا ہے اور انکو پرہیزگاری (کی توفیق) دیتا ہے تو یہ لوگ صرف اس گھڑی کے انتظار میں ہیں

السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ﴿۱۸﴾

کہ ان پر یکدم آ وارد ہو سو اس کی نشانیاں تو آ گئی ہیں تو جب وہ گھڑی ان کے سامنے آ جاوے گی تو ان کا سمجھ جانا انکو کیا فائدہ دے گا

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ

تو جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی حفاظت طلب کر کہ تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کیلئے معافی مانگ اور

---

۴۹۹ - آیات ۷ تا ۱۵ - اللہ تعالیٰ مجاہدین کی ہمت افزائی کرتا ہے۔ اللہ کے دین کی نصرت کرو گے تو وہ تمہاری نصرت کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا تمہارے مخالف ہلاک ہوں گے اور اُن کی کوششیں تمہارے مقابل ضائع ہو جاویں گی۔ کفار اپنے سے سابقہ قوموں کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کی جڑ مار دی۔ ان کا انجام بھی وہی ہونے والا ہے۔ ایمان اللہ تعالیٰ کی ولایت کو جذب کرتا ہے اور کفار اس ولایت کے مستحق نہیں جو مجاہد جنگ میں سے بچ رہتے ہیں ان کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے۔ اور کفار جو بچ رہتے ہیں ان کے لیے حیوانات کی طرح چند روزہ کھانا پینا ہے اور ٹھکانا جہنم ہے۔ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اہل مکہ کے سامان اور جتھا سے کچھ خوف نہ کرو بیسیوں بستیاں جو مکہ کی بستی سے جہاں سے رسول کو نکالا گیا زیادہ زبردست تھیں اُن کو اللہ تعالےٰ نے ہلاک کر دیا اور کوئی اُن کی مدد نہ کر سکا۔

ع ۲ / ۶

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ

تمہارے چلنے پھرنے اور گھروں میں ٹھیرا رہنے کو اللہ جانتا ہے اور مومن کہتے ہیں (جہاد کے لئے) کیوں کوئی سورت نہ اتاری گئی اور جب محکم سورت

سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُونَ اِلَيْكَ

اتاری گئی اور اس میں جنگ کا ذکر کیا گیا تو تو نے ان لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ ہے دیکھا کہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر

نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۟ فَاِذَا

موت کی بے ہوشی طاری ہو تو ان کے لئے بہتر ہے عمل میں فرمانبرداری اور گفتار پسندیدہ پس جب

عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

اس کام کا ارادہ پختہ کر لیا جاوے تو یہ لوگ اپنا وعدہ اللہ سے سچا کر دکھائیں تو انکے لئے بہتر ہو اگر تم کو ملک میں تصرف دیا جاوے تو تمہاری حالت

تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ

اس کے قریب ہے کہ تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو توڑ دو وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو ان کو بہرا اور

وَاَعْمٰىٓ اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِينَ

آنکھوں سے اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے ہیں بیشک جو لوگ بعد اس کے

ارْتَدُّوا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

کہ ہدایت ان پر کھل گئی الٹے پاؤں پھر گئے شیطان نے انکو یہ کام آسان کر دکھایا اور انکو ڈھیل دے رکھی (یعنی جہاد نہ کر سکیں گے تو دیر تک زندہ رہیں گے)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

یہ شامت انکو اس لئے پیش آئی کہ وہ ان لوگوں سے جو اللہ کی اتاری ہوئی کو ناپسند کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری فرمانبرداری کرینگے اور اللہ انکی

اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

سرگوشی جانتا ہے تو کیا حال ہوگا جب فرشتے انکی روحیں قبض کریں گے اور ان کا آگا اور پیچھا دونوں طرفیں مار دیں گے ف ۵۰۰

۵۰۰۔ آیات ۱۸ تا ۲۷۔ اہل مکہ میں سے دو لغو کا حال بطور نمونہ بیان کر دیا ہے وہ حکم اور عثمان ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جب یہ حضور صلعم کے پیش ہوئے تو حضور نے اُن کو تبلیغ کی حکم تو مسلمان ہو گیا۔ اور عثمان اسلام کے غلبہ کا منتظر رہا۔ اس کے رو بہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ اپنی ہلاکت کا انتظار کرتے ہیں جس کے نشانات آ گئے ہیں۔ جب ہلاکت کا وقت آ گیا تو ایمان کیا فائدہ دے گا چنانچہ عثمان جنگ بدر میں مارا گیا اور ایمان نصیب نہ ہوا۔ ایمان کے مواقع کو نشان کے انتظار میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے کہ اس ملک میں توحید کا ڈنکا بج جائے گا۔ حضرت رسول صلعم اور مومنین سے اپنے لیے اور اپنے رفقا کے لیے استغفار کا مطالبہ کرتا ہے۔ تاکہ موعودہ وقت نزدیک آوے۔ اسلام کا غلبہ جنگ کی شکل میں موعود تھا۔ مومنوں کے دلوں میں بھی اس مشیت کو پورا کرنے کے واسطے یہی تحریک ہوتی تھی کہ قتال کا حکم اترے جب حکم اترا تو کمزوروں کو موت نظر آئی۔ اُن کو چاہیے تھا کہ اطاعت کرتے اور قول معروف کہتے جو ان کی تمنا کے مخالف نہ ہوتا۔ اور اپنے قول کو سچ کر دکھاتے۔ ایسے انسان بھی اصحاب میں شامل تھے۔ اگر ایسے لوگوں کے ہاتھ میں بغیر امتحان اور مصائب میں ڈالنے کے حکومت دی جاتی تو فساد اور قطع رحمی کرتے۔ ایسے منافق بھی درمیان میں تھے جو کمزوروں سے کہتے تھے جن کو قتال ناگوار تھا کہ ہم تم کو رسول کے خلاف مدد دیں گے۔ اللہ اُن کا اندرونہ جانتا ہے ان کا کیا حال ہو گا جب ملائک اُن کی روح قبض کریں گے۔ اُس وقت اُن کی آنے والی زندگی بھی خراب ہو گی اور اُن کی دنیا کی زندگی بھی چھن جائے گی۔ آخر سورہ تک یہی ذکر ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بیان ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ اَمْ حَسِبَ

یہ دونوں طرف کی بھروی اس سبب سے ہوگی کہ جو چیز اللہ کو بری لگتی ہے اسی پر چلے اور اس کی رضامندی کو برا سمجھا تو اس نے ان کے عمل ضائع کر دئے جن لوگوں کے

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

دلوں میں روگ ہے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ ان کے کینے ظاہر نہیں کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو یہ لوگ تم کو دکھا دیتے

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

سو تم ان کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیتے اور تم ان کو ان کے طرز کلام سے بھی پہچان لو گے اور اللہ تمہارے عملوں کو جانتا ہے اور ہم ضرور تمکو

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آزمائیں گے تاکہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو الگ کر دیں اور تمہارے حالات کو جانچ لیں جن لوگوں پر سیدھا رستہ کھل گیا

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا

اور بعد اس کے انہوں نے انکار کیا اور اللہ کے رستہ سے (لوگوں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

سکیں گے اور اللہ ان کے اعمال اکارت کر دے گا مومنو! اللہ کا حکم اور رسول کا حکم مانو اور اپنے

وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ

عملوں کو ضائع نہ کرو جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ ان کو

كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ڰ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ڰ وَاللّٰهُ

ہرگز نہیں بخشے گا تو تم سست نہ ہو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم غالب ہو گے اور اللہ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا

تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے عملوں میں ہرگز کمی نہ کرے گا یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور بے حقیقت شغل ہے اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

کرو گے تو تم کو تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا اگر تم سے تمہارے مال طلب کرے اور اس پر زور دے تو تم بخیل ہو جاؤ گے

يُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ

اور تمہارے کینے ظاہر ہو جائیں گے سنو تم وہ لوگ ہو کہ تم کو بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے رستہ میں خرچ کرو تو تم میں سے ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے

يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ

ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو وہ اپنے حق میں بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

روگردانی کرو گے تو اللہ تمہارے سوا کسی اور قوم کو بدل لائے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ

بیشک ہم نے تم کو کھلی فتح دی ہے تاکہ وہ اگلے پچھلے قصور جو لوگ تم پر لگاتے ہیں دبا دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے

يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾

اور تم کو سیدھے رستہ پر چلائے اور تمہاری زبردست مدد کرے

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ

وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسلی ڈالی تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور ترقی کریں

سورۃ الفتح مدنیّہ

اس سورہ کے مضامین کو سمجھنے کے واسطے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔ حضرت رسول صلعم نے رویا دیکھی کہ حضور مکہ میں داخل ہوئے ہیں اور کعبہ کا طواف کیا ہے۔ اصحاب کو اس سے آگاہ کیا۔ اور ذی قعدہ سنہ ۶ھ کو ڈیڑھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ مکہ کو روانہ ہو کر حدیبیہ میں ڈیرہ لگایا جو مکہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کفار طواف سے مانع ہوئے۔ حضرت عثمان اُن سے مفاہمت کے لیے بھیجے گئے۔ اُنھوں نے اس کو وہاں روک لیا۔ جنگ کا نقشہ نظر آیا۔ بنابریں حضور نے اصحاب سے قتال کے لیے ایک درخت کے نیچے بیعت لی جس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ حضور وہاں دس روز ٹھہرے اور اہلِ مکہ کے ایک معاہدہ کی تکمیل بذریعہ اُن کے سفیر سہیل نام کی یہ معاہدہ دس سال کے لیے تھا اور شرائط یہ تھیں۔

(۱) مسلمان امسال بغیر حج واپس جائیں۔

(۲) آئندہ سال آکر حج کریں مگر تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں۔

(۳) مکہ میں جو مسلمان رہتے ہیں اُن کو ساتھ نہ لے جاویں اور مسلمانوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اس کو نہ روکیں۔

(۴) مکہ والوں سے کوئی مدینہ جاوے تو اس کو واپس کر دیں۔ لیکن مسلمانوں میں سے کوئی مکہ چلا جاوے تو قریش اُس کو واپس نہ کریں گے۔

(۵) قبائلِ عرب کو اختیار ہوگا کہ جس فریق کے ساتھ چاہیں شریکِ معاہدہ ہوں۔

چنانچہ اس پانچویں شرط کے ماتحت بنی ضمرہ مسلمانوں کی طرف سے اور بنی بکر اہلِ مکہ کی طرف سے شریکِ معاہدہ ہوئے یہ شرائط ایسی تھیں کہ بادی النظر میں مومنوں کی جماعت پر جن سے ان کے فوائد مخفی تھے ناگوار گذریں۔ مگر حضرت صلعم نے ان سے یہی کہا کہ اللہ کی ہدایت کے ماتحت قبول کی گئی ہیں۔ اس پر وہ مطمئن ہو گئے اور واپسی پر یہ سورہ نازل ہوئی۔ اُن واقعات سے اور سورہ کے مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سفر اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت لیا گیا تھا اور فتح مکہ کے لیے ایک تمہید تھی۔ اس کے اندر جو پولیٹکل راز تھے۔ اس سے اہلِ مکہ بھی بے خبر تھے۔ چنانچہ ان کو اپنی غلطی جلد معلوم ہو گئی۔ شرط ۴ کے ماتحت جو لوگ اہلِ مکہ سے مسلمان ہو کر آتے تھے اُن کو واپس کر دیا جاتا تھا۔ وہ بجائے اس کے کہ مکہ جائیں اُنھوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی بنائی اور مکہ کے تجارتی کاروانوں کے لیے جو شام جاتے تھے سدِّ راہ بن گئے۔ اہلِ مکہ کو آخر درخواست کرنی پڑی کہ یہ شرط عہدنامہ سے خارج کی جائے ابھی ایک سال بھی نہیں گذرا تھا کہ بنی بکر نے معاہدہ توڑ کر بنی ضمرہ پر حملہ کر دیا اور اہلِ مکہ نے اپنے حلفا کی امداد کی۔ بنی ضمرہ جو مسلمانوں کے حُلفا تھے حضرت رسول صلعم کے پاس فریاد لائے۔ حضور نے اُن کا بدلہ لینے کے واسطے اہلِ مکہ پر چڑھائی کی تیاری کی۔ ابوسفیان تجدیدِ معاہدہ کے لیے آیا پر حضور نے تجدید منظور نہ کی اور سنہ ۸ھ میں دس ہزار لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ مکہ بغیر خونریزی فتح ہو گیا۔ اور اقوامِ عرب کے وفود آنے شروع ہوئے اور بجائے افراد کے جماعتیں اسلام میں داخل ہونی شروع ہوئیں۔ یہ صلح حدیبیہ کی برکات تھیں۔

بعض مفسرین نے ان واقعات سے چند مسائل استنباط کیے ہیں۔ چونکہ وہ میرے نزدیک صحیح نہیں (باقی بر صفحہ ۵۲۱)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے تاکہ تسلی کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَیُكَفِّرَ عَنْهُمْ

مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے انکی

سَیِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ

بدیاں اتار دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے اور تاکہ منافق مردوں اور

الْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ

منافقہ عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے حق میں برے گمان رکھتے ہیں مصیبت کی گردش

السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۶﴾

انہیں پر ہے اور اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا اور ان کو پھٹکارا اور انکے لئے دوزخ تیار کیا اور رہنے کیلئے بری جگہ ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ غالب ہے، حکمت والا ہے ہم نے تم کو گواہ اور خوشخبری دینے والا

(بقیہ صفحہ ۵۲۰) میں ان کو مع اپنے عندیہ کے یہاں نقل کر دیتا ہوں۔ (۱) حضرت رسول صلعم نے رویا کے بعد اپنے اجتہاد سے یہ سمجھا تھا کہ حج اسی سال نصیب ہوگا اور اسی اجتہاد کی بنیاد پر حضور ڈیڑھ ہزار کی جماعت سے کر حج کو روانہ ہوئے تھے۔ حالانکہ وہ دوسرے سال میں مقدر تھا (۲) پیشین گوئیوں کی تفصیلات سے حضور کو آگاہ نہیں کیا جاتا تھا۔ (۳) رویا یا الہام کی تعبیر میں نبی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے (۴) اجتہاد کی بنیاد پہ کوئی فعل کر لینا جائز ہے۔ میں ہر ایک پر بہ ترتیب تبصرہ کرتا ہوں۔

(۱) حضور نے حج کے لیے یہ سفر اللہ تعالے کی ہدایت کے ماتحت کیا تھا نہ اپنے اجتہاد پر۔ یہ امر سورہ کے مضامین سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالے چاہتا تھا کہ اس سفر سے وہ واقعات پیدا ہوں جن کا ذکر تمہید میں کر دیا گیا ہے۔ البتہ صحابہ کو راز سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور یہ عین مصلحت کے مطابق تھا۔ لشکر کو کوچ کا حکم دیا جاتا ہے اور غرض سے بغیر کمانڈر کوئی آگاہ نہیں ہوتا۔ غزوہ تبوک بھی ایک مصلحت کے ماتحت کیا گیا تھا۔ اگر یہ سفر اجتہاد کی بنا پر ہوتا تو بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پیشین گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ کیونکہ تعیین وقت پیشین گوئی کی جز نہیں وہ پیشین گوئی سے خارج ہے۔ خاص پیشین گوئی کے فہم میں کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ پس یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کام اپنے خیال کے ماتحت کیا گیا وہ پیش از وقت تھا۔

(۲) یہ استنباط اپنی عمومیت کے رو سے درست نہیں ہو سکتا ہے کہ بعض اجزا مخفی ہوں۔ مگر یہ ہرگز جائز نہیں کہ ذوالوجوہ پیشین گوئی کے کسی ایک پہلو پر تحدی کی جائے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ پہلو مراد نہ ہو۔

(۳) رویا یا الہام کی تعبیر میں اگر غلطی کا احتمال ہر وقت باقی رہتا ہے تو اس کی تعبیر کو مشتہر کرنا اور خصوصاً اس پر تحدی کرنا بھاری غلطی ہے۔ اس پر ایک خاص مصلحت کے ماتحت بہت زور دیا گیا ہے اور حضرت رسول صلعم کی بعض پیشین گوئیوں کو نظائر میں پیش کیا گیا ہے اور میرے نزدیک ان نظائر سے یہ مسئلہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ ان کی تاویل میں پیش کرنے والے نے غلطی کی ہے یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ کوئی موقع آوے گا تو میں تفصیل سے لکھوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۴) یہ نظریہ بھی عموماً درست نہیں کیا اس کو یہ بھی جائز ہے کہ اس پر تحدی کر دے کیونکہ یہ بھی تو ایک فعل ہے اس کو اگر یوں تعبیر کیا جاوے کہ اجتہاد کی بنیاد پہ پیشین گوئی کے متعلق کسی امر کا اشتہار یا تحدی غلطی ہے اور اجتہاد کی بنیاد پر کسی عقیدہ کی بنیاد رکھنا بھی غلطی ہے۔ میں اب سورۃ کی تفسیر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَ

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو

تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ

اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو بیشک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ

فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

ان کے ہاتھوں پر ہے تو جو شخص اس کو توڑتا ہے وہ اپنے ہی نقصان کیلئے توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرتا ہو جو اللہ کے ساتھ

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ

اس نے کیا ہو تو عنقریب اللہ اس کو بڑا اجر دے گا وہ دیہاتی جو پیچھے رہ گئے تھے وہ اب کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور عیال نے

اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ

مشغول رکھا تو ہمارے لئے (اللہ سے) بخشش مانگو وہ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں ان سے کہو

فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ

اگر تمہیں کو نقصان پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی اختیار رکھتا ہو بلکہ جو کچھ تم کرتے

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى

ہو اللہ اس سے باخبر ہے بلکہ تم نے یہ گمان کیا تھا کہ رسول اور مومنین اپنے گھر والوں میں ہرگز کبھی واپس

اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

نہیں آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں آراستہ کر دی گئی تھی اور تم برے گمان میں پڑ گئے تھے اور تم ہلاک ہونیوالے لوگ تھے

---

۵۰۱ ۔ اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ فتح مکہ اور اشاعت اسلام کی کلید تھی اور اس پر عظیم الشان نتائج مرتب ہوئے جنہوں نے اس سفر کو حضرت رسول صلعم کے اجتہاد پر مبنی کیا ہے وہ غور کریں۔

(۱) حضرت رسول صلعم کی تطہیر ان سب الزاموں سے جو کفار نے اپنے زعم میں لگائے تھے یا لگائیں گے۔

(۲) حضور پر اتمام نعمت ہوا کہ جملہ عرب بغیر خونریزی مسخر ہوگیا۔ یہ ایک مستقیم رستہ فلاح کے لیے تھا اس مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کا ایمان اور اخلاص دیکھ کر قوی نصرت کی ناگوار واقعہ کے اندر نعمت پوشیدہ تھی۔

(۳) مومنوں کے قلوب پر سکینہ نازل ہوا اور ایمان ایقان تک پہنچ گیا اور ان کو یقین ہوگیا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں برکات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایقان تک پہنچانے کے لیے تقریبات خود پیدا کیں۔ اور وہ جنت موعود کے مستحق ہوگئے۔

(۴) منافقین کے واسطے یہ تقریب عذاب کا باعث ہوئی جو یہ بدگمانی کرتے تھے کہ مسلمان اپنے گھروں میں سلامت واپس نہیں آئیں گے۔ ان کے گوناگوں عذابوں کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ آسمان اور زمین کے جملہ اسباب اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اور وہ سب کام حکمت کے تقاضا سے چلاتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے اس ذکر سے منافقوں کی بدگمانی کا رد کیا ہے) آگے جاکر اللہ تعالیٰ نے رسول صلعم کی حیثیت اور حضور کی بعثت کی غرض بیان کی ہے۔ وہ شاہد۔ مبشر۔ نذیر ہے اور مومنوں کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی رسالت پر ایمان لاؤ۔ اس کی مدد کرو۔ اس کا احترام کرو اور اس کی ہدایت کے ماتحت صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ چونکہ وہ اللہ کا رسول ہے اس کی بیعت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیعت ہے (اس سے وحدت وجود نہیں سمجھنی چاہیئے) بیعت کا عہد توڑنے والا وبال کا مورد ہوگا اور وفا کرنے والا اجر عظیم کا۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

اور جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ان منکروں کے لئے دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے اور آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جس کو چاہے (اپنی سنت کے موافق) بخشدے اور جس کو چاہے (اپنی سنت کے موافق) سزا دے اور اللہ بڑا بخشنے

رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

والا رحم کرنے والا ہے جب غنیمتوں کے لینے کیلئے جاؤ گے تو پیچھے رہجانے والے لوگ ضرور کہیں گے کہ ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے دو وہ چاہتے

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ

ہیں کہ اللہ کی بات کو بدل دیں ان سے کہدو کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے اللہ نے یہ بات پہلے سے کہدی ہے

قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ

تو ضرور کہیں گے کہ (اللہ کا حکم نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد رکھتے ہو (حسد نہیں) بلکہ یہ لوگ حقیقت کو بہت کم سمجھتے ہیں

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے کہدو کہ عنقریب تم بڑے جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے تم ان سے لڑو گے

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ

یا وہ اسلام میں داخل ہونگے تو اگر تم حکم مانو گے تو اللہ تم کو اچھا اجر دے گا اور اگر سرتابی کرو گے جیسے تم نے پہلی سرتابی کی

قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا

تو تم کو دردناک عذاب دے گا اندھے پر کوئی سختی نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی سختی ہے اور نہ بیمار پر کوئی

عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

سختی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا اس کو (اللہ) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ع ۲ ۱۰ النصف

اور جو سرتابی کرے گا اس کو دردناک عذاب دیگا ف۵۰۲ اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے

اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ

بیعت کر رہے تھے اللہ کو معلوم ہے جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان کے دلوں پر اطمینان اتارا اور ان کو بدلے میں

---

۵۰۲ - آیات ۱۱ تا ۱۷ - ان منافقوں اور ضعیف الایمان لوگوں کا ذکر ہے جو سفر حج میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ واپسی پر گے جھوٹے عذر تراشنے جو قبول نہیں ہوئے - اور ان کی قلبی کیفیات کو اللہ تعالے نے ظاہر کر دیا۔ اپنے بچاؤ کے لیے شریک سفر نہیں ہوئے تھے مگر اللہ تعالے کسی کو نفع یا ضرر پہنچانا چاہے تو کوئی مانع نہیں ہو سکتا۔ مومنوں کو پھر مخاطب کر کے فرمانا ہے کہ تم خیبر پر چڑھ کر جاؤ گے تو منافق بھی شامل ہونے کی اجازت چاہیں گے حالانکہ خیبر کی غنائم اہل بیعت رضوان کے لیے خاص کر دی گئی ہیں۔ آیات ۱۸ و ۱۹ - یہ اللہ کا حکم بدلنا چاہیں گے - ہاں اُن کو ایک اور موقع دیا جاوے گا کہ ایک سخت جو قوم سے لڑنے کے لیے ان کو بلایا جائیگا تم ان سے لڑو گے - حتےٰ کہ اسلام قبول کریں گے ۔ اگر اس دعوت میں اُنہوں نے اجابت کی تو اجر پائیں گے اور اگر پہلے کی طرح پھر گئے تو ان کو دردناک عذاب دیا جاوے گا (اس جنگ جو قوم سے مراد اہل مکہ اور ہوازن اور ثقیف ہیں) معذور لوگ اس جنگ سے مستثنار کر دیے گئے ہیں۔

وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾

سرِ دست فتح دی اور بہت سی غنیمتیں جن کو وہ لیں گے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے

وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ

اس نے تمہارے ساتھ بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے کہ تم ان کو لوگے تو یہ غنیمت تم کو جلد دلا دے اور لوگوں کے ہاتھ

عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ

تم سے روک دئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے ایک نشانی ہو اور تاکہ وہ تم کو سیدھے رستہ پر چلائے اور ایک (فتح) اور ہے

تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ

جس پر تم نے قابو نہیں پایا وہ اللہ کے احاطہ (قدرت) میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي

لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر کوئی دوست اور مددگار نہ پاتے یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

ہوتی چلی آئی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہ پاؤگے اور وہ وہی ہے جس نے مکہ کے اندر

عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا

ان کے ہاتھ تم سے روکے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے بعد اس کے کہ تم کو ان پر فتح دی اور اللہ تمہارے کاموں کو

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

دیکھ رہا تھا وہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے

مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ

جانوروں کو بھی اپنی قربان گاہ پر پہنچنے سے باز رکھا اور اگر (مکہ میں) کچھ مومن مرد اور کچھ مومن عورتیں نہ ہوتیں کہ تم ان سے واقف نہ تھے

أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ

(بصورت جنگ) تم ان کو پامال کر ڈالتے تو تم کو بے خبری میں ان کی طرف سے نقصان پہنچ جاتا (جنگ روکا جاتا مگر اللہ نے اس کو روک دیا) تاکہ اللہ

يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

(اس اثنا میں) (اہل مکہ سے) جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اگر مومن کنارے ہوجاتے تو اہل مکہ میں سے کافروں کو ہم دردناک عذاب دیتے جب کافروں نے اپنے

فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

دلوں میں غیرت ٹھان لی اور غیرت بھی زمانہ جاہلیت کی تو اللہ نے اپنا اطمینان قلب اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ

اور پرہیزگاری کی بات اُن کو قائم رکھا اور وہ اسی بات کے سزاوار اور لائق تھے اور اللہ ہر چیز کو جاننے

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

والا ہے ف۵۰۳ بیشک اللہ نے اپنے رسول کو مناسب وقت سچا خواب دکھایا تم ضرور مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا تو

ع ۹ / ۱۱

---

۵۰۳ — آیات ۱۸ تا ۲۶ - اہلِ بیعتِ رضوان کے مناقب اور اُن کو خیبر کے غنائم دینے کا ذکر ہے۔ اور شرائطِ معاہدہ کے سبب جو کدورت قلوب میں تھی اس کو سکینہ سے تبدیل کیا اور اُن کے ہاتھ سے خیبر فتح کرائی اور صلح کے سبب سے کفار کے ہاتھوں کو ضرر پہنچانے سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا۔ اور آئندہ کی نصرت کے لیے یہ ایک نشان قرار دیا (باقی بر صفحہ ۵۲۵)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن کے ساتھ داخل ہوگے اپنے سر منڈواؤگے اور بال کترواؤگے کچھ خوف نہ کروگے سو وہ وہ بات

تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ

جانتا تھا جو تم کو معلوم نہ تھی تو اس نے اس فتح مکہ سے پہلے سر دست ایک اور فتح کرا دی ۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ

بھیجا ہے تاکہ اس کو سب ادیان پر غالب کرے اور خدا کی گواہی (اس کی صداقت پر) بس ہے محمد تو اللہ کا رسول ہے

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ

اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو رکوع کرتے سجدہ کرتے دیکھتا ہے اللہ کا

فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ

فضل اور اسکی رضا ڈھونڈھتے ہیں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے انکی شناخت ہوتی ہے تورات میں ان کی یہی

فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ

مع عند المتاخرین ۱۲

اوصاف (مذکور) ہیں اور انجیل میں ان کے اوصاف یہ ہیں جیسے کھیتی جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسکو قوی کیا پھر وہ موٹی ہوئی

فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

پھر اپنے نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرتی ہے (اسلام کو اسی طرح ترقی دے گا) تاکہ کافروں کو اس ذریعہ غضب میں لائے جو لوگ ان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ ع

ع ۳ ۱۲

میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے ان سے گناہوں کی بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے ۵۰۴

(بقیہ صفحہ ۵۲۶) اور اور فتوحات اور غنائم کا وعدہ دیا جن پر عرب، کو گا ہے قوت حاصل نہیں ہوئی (اس سے فارس اور روم مراد ہیں) اللہ تعالیٰ یہ بھی بہادران اسلام کو تسلی دیتا ہے کہ صلح کا سامان جو کیا گیا وہ اس خوف کے سبب سے نہیں تھا کہ اگر جنگ پیش آتی تو تم شکست کھاتے ۔ بلکہ جنگ ہوتی تو شکست اہلِ مکہ کو نصیب ہوتی ۔ کیونکہ سنتِ الٰہی یہی ہے کہ انبیا کے مخالف شکست کھاتے ہیں۔ جیساکہ ان ۸۰ آدمیوں کو شکست ہوئی جو کیمپ پر خفیہ حملہ کرنا چاہتے تھے مگر گرفتار ہو گئے ۔ اور حضرت رسول صلعم نے ان کو بلے سزا چھوڑ دیا ۔ اہلِ مکہ تھے تو قابلِ سزا کہ کفر اختیار کیا اور مومنوں کو مسجدِ حرام سے روکا اور قربانیوں کو قربان گاہ تک نہ جانے دیا ۔ مگر مکہ میں ان کے اندر مومن مرد اور عورتیں بھی رہتی تھیں ۔ اگر جنگ ہوتی تو وہ بھی مارے جاتے اور تم کو نقصان پہنچتا ۔ اگر وہ الگ ہو جاتے تو اہلِ مکہ کو دردناک سزا ہوتی ۔ یہ ایک موقع تھا کہ کفار کے دلوں میں حمیتِ جاہلیت جوش زن تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس جاہلیت کے مقابلہ میں حضرت رسول صلعم اور مومنین پر سکینہ نازل کیا اور اُن کو تقویٰ پر قائم رکھا اور اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ اس بات کے اہل تھے ۔

---

۵۰۴ ۔ آیات ۲۷ تا ۲۹ ۔ مومنوں کی تسلی کے لیے رویا کی صداقت کی تائید کی ہے اور یہ کہ رویا کے مطابق تم امن سے حج کروگے ۔ اللہ کو جس بات کا علم تھا تم نہیں جانتے تھے پس اس حج کے وقوع سے پہلے فتح خیبر کا حصول مقدر تھا ۔ یہ تو فروعی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلعم کو تو یہ مدعا رکھ کر ارسال کیا ہے کہ اس کو جملہ ادیان پر غالب کرے اور یہ بات اس کی صداقت کے لیے ہونے والی ہے ۔ محمد تو ہوا اللہ تعالیٰ کا رسول اور جو اس کے ساتھ ہیں اُن کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ کفار کے مقابلہ میں شدید اور آپس میں بڑے رحم دل، اللہ کی رضا جوئی کے لیے رکوع اور سجدے کرتے ہیں ان کے چہروں پر کثرتِ سجود کا اثر نمایاں ہے ۔ تورات میں ان کی شان اسی طرح بیان کی گئی ہے اور انجیل میں انکے اوصاف یہ بیان کئے گئے ہیں (وہ مثل کھیتی کے) باقی بر صفحہ ۵۲۶)

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

مومنو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش دستی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو ضرور اللہ سننے والا

عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

جاننے والا ہے مومنو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز پر اونچا نہ کرو اور اس کے

تَجْـهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

ساتھ بہت زور سے بات نہ کرو جیسا کہ ایک دوسرے کے ساتھ زور سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

جو لوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے روبرو پست کرتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جانچ

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ

لیا ہے ان کے لئے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر ہے جو لوگ حجروں کے باہر سے تم کو پکارتے

الْحُـجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر یہ صبر کرتے یہانتک کہ تم خود ان کے پاس نکل کر آتے تو ان کے حق

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ

میں بہتر ہوتا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۵۰۵ مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی منافق خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہو

(بقیہ صفحہ ۵۲۵) ہیں جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر وہ سوئی قوی ہوئی۔ یہاں تک کہ اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور اپنی سبزی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی) اس کیفیت کا مآل یہ ہوا کہ کفار اُس کو دیکھ کر جلنے لگے۔ ان مثلوں کی رو سے تورات نے جو حضرت رسول صلعم اور آپ کے صحابہ کی مدح سرائی کی ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

"خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے دائیں ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانتے ہیں (سفر مثنیٰ درس ۲)

انجیل کی مثل یہ ہے:۔

"آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا وہ سب تخموں سے چھوٹا ہوتا ہے مگر جب بڑھ جاتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں" متن ۱۳ / ۳۱ و ۳۲

سورۃ الحجرات مدنیہ

۵۰۵ ۔ آیات ۱ تا ۵ ۔ اسمٰعیلی نسل پر جو حجاز میں آباد تھے ہزاروں سال گذرے تھے کہ ان میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا تھا۔ وہ نہیں (باقی بر صفحہ ۵۲۷)

فَتَبَيَّنُوٓا أَن تُصِيبُوا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ﴿٦﴾

کہ نادانی سے کسی قوم کو دکھ پہنچاؤ پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ

وَٱعْلَمُوٓا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ

اور جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول (موجود) ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مان لے تو تم پر مشکل پڑ جائے لیکن

ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَٱلْفُسُوقَ

اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں آراستہ کیا ہے اور کفر اور فسق اور نافرمانی

وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ

سے تم کو نفرت دلائی ہے وہی ہیں جو اللہ کے فضل اور کرم سے اچھی اندیش(؟) رکھنے والے ہیں اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ

حکمت والا ہے اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر ایک ان دونوں

إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ

میں سے دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے پھر اگر وہ رجوع

فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ

کرے تو ان دونوں میں برابری کی صلح کرا دو اور تم انصاف کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے مومن آپس میں

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا

بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے مومنو!

ع ۱۰ الثلثة ۱۴

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ

کوئی قوم کسی قوم پر ہنسی نہ کرے شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں اور عورتوں پر (ہنسیں) شاید وہ ان سے بہتر

أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِٱلْأَلْقَٰبِ ۖ بِئْسَ

ہوں اور اپنوں پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو ایمان لانے کے بعد ایسا نام جس میں فسق

ٱلِٱسْمُ ٱلْفُسُوقُ بَعْدَ ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿١١﴾

کا ذکر ہو بہت برا ہے اور جو ان (حرکات) میں توبہ نہ کرے گا تو ویسے لوگ ہی ظالم ہیں

رسول کا احترام

(بقیہ صفحہ ۵۲۶) جانتے تھے کہ نبی کا احترام کس طرح کرنا چاہیے۔ ان کی سادہ زندگی متمدنانہ تکلفات سے عاری تھی۔ اللہ تعالےٰ نے موقع بموقع اُن کو رسول صلعم کا احترام اور متمدنانہ زندگی کے آداب سکھلائے ہیں۔ ان آیات میں بھی چند آداب کا ذکر ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے سامنے پیشدستی نہ کرو۔ یعنی بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کرو اور اپنی خواہشوں کو اُن کے احکام پر ترجیح نہ دو خلاف ورزی سے اپنا بچاؤ کرو۔ اللہ تعالےٰ باتوں کو سنتا اور نیات کو جانتا ہے۔

(۲) اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند نہ کرو اور نہ اس کے سامنے بلند آواز سے گفتگو کرو جیسا کہ تم آپس میں کیا کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال بے خبری میں حبط ہو جاویں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی مدح کرتا ہے جو حضور کے سامنے آواز پست کرتے ہیں۔

(۳) یہ سفہا کا کام ہے کہ جب مسجد میں رسول صلعم کو نہیں پاتے تو حضور کے حجرہ کے دروازہ پر نام لے لے کر حضور کو پکارنے لگتے ہیں۔ ان کے لیے بہتر طریق یہ ہے کہ صبر کریں تاکہ حضور خود باہر تشریف لا دیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا

مومنو! بہت (بد) گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے

يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ

کی ٹٹول میں نہ رہو اور نہ ایک دوسرے کا گلہ کرو کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے یہ تو تم کو گوارا نہیں

اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہاری ذاتیں اور گوتیں

وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬ قَالَتِ

بنائی ہیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا باخبر ہے ۵۰۶ عرب کے

---

۵۰۶ — آیات ۶ تا ۱۳ ۔ ان میں تمدن اور سوسائٹی کے آداب بتائے ہیں جس سے امن قائم رہتا ہے ۔ (۱) سماعی باتوں پر کسی عمل کی بنیاد نہ رکھو جب تک تحقیق نہ کر لو ۔ ایسا نہ ہو کہ غیر محقق بات پر کسی کو ضرر پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی ہو (۲) یہ ذہن نشین کر رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ہے اگر وہ اکثر امور میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم مشکلات میں پڑ جاؤ ۔ تم یہ خیال نہ کرو کہ جو شخص آسمان سے ہدایات لیتا ہے وہ تمہاری باتوں پر عمل کر لیا کرے ۔ حضور کے پاس رہنے والے سب حضور کی اطاعت کریں ۔ تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور آراستہ کر دیا ہے اور کفر اور نافرمانی اور خلاف ورزی سے تم کو نفرت دلا دی ہے (۳) اگر مومنوں کے دو فریق آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو ۔ اگر ان میں سے ایک ظالم ہو تو اس سے لڑو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرے جب وہ ایسا کرے تو عدل کے ساتھ صلح کرا دو ۔ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور تقوے سے کام لو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۴) کوئی قوم (قوم سے مراد مرد ہوتے ہیں) کسی دوسری قوم پر نہ ہنسے اور نہ عورتیں عورتوں پر ۔ جن پر ہنستے ہیں شاید وہ ہنسنے والوں سے بہتر ہوں (۵) اپنے لوگوں پر طعنہ زنی نہ کرو اور نہ بُرے نام دھرو ۔ ایسا کرنے سے تم پر فاسق کا نام صادق آتا ہے جو ایمان کے منافی ہے (۶) ظنی باتوں پر بنا نہ رکھو بعض ظنی باتیں گناہ ہیں ۔ کسی کے عیب کی جستجو نہ کرو اور پیچھے ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو یہ ایسا مکروہ عمل ہے جیسا کہ مردہ بھائی کا گوشت کھانا (۷) نسل کے لحاظ سے کوئی کسی پر فضیلت نہیں رکھتا سب آدم اور حوا کی نسل ہیں ذاتیں اور گوتیں تو صرف شناخت کے لیے ہیں سب سے اشرف وہی ہے جو زیادہ متقی ہو اور اس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا ۔ اس بنا پر کوئی شخص اپنی ذات کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اتقیٰ ہے یہ وہ اعلیٰ درجہ کی ہدایت ہے جس پر مساوات نسلِ انسانی کی بنیاد ہے (۸) کوئی شخص اپنے حق میں بلند رتبہ کا ادعا نہ کرے جیسا کہ دیہاتیوں نے آ کر حضور کی خدمت میں یہ کہا تھا کہ آمنّا حالانکہ ایمان کا مرتبہ ابھی ان کو حاصل نہیں ہوا تھا ۔ ان کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ اسلمنا یعنی ہم اسلام میں داخل ہوئے ۔ ایمان تو ابھی ابتدائی حالت میں ان کے دلوں پر جاگزیں نہیں ہوا تھا ۔ وہ تو اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف کر دی ہے کہ مومن کون ہیں ۔ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور کوئی شک ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کیا ۔ ایمان کا صرف ادعا کرنے والوں کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس ذات کو جو آسمان اور زمین کی موجودات اور ہر ایک چیز کو فرداً جانتا ہے تم اپنی دینداری جتاتے ہو یہ لوگ اسلام میں آ کر رسول صلعم پر منّت رکھتے ہیں ۔ رسول پر ان کی منت کیا ہو سکتی ہے اگر یہ دعوائے اسلام میں سچے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے رستہ پر لگایا ۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے تزکیہ کا ایک گُر بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مومنوں کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی مخفی باتوں کو جانتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے اعمال کو زیرِ نظر رکھتا ہے نفس کو قابو میں رکھنے کے لیے یہ ایک مراقبہ ہے ۔

سماجی آداب

الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي

دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے یوں کہو کہ ہم اسلام میں داخل ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں

قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو گے تو اللہ تمہارے عملوں میں سے کچھ نہیں گھٹائے گا بیشک اللہ بڑا بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا

رحم کرنیوالا ہے مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس میں کچھ شک شبہ نہیں کیا اور اللہ کے رستہ میں

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا وہی لوگ (اپنے ایمان میں) سچے ہیں ان سے کہو کیا تم اللہ کو اپنا دین

اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

جتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ

یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے کی منت رکھتے ہیں ان سے کہو مجھ پر اپنے اسلام لانے کی منت نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اس نے

أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَ

تم کو ایمان کا رستہ دکھایا اگر تم (اسلام لانے کے دعوے میں) سچے ہو بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں جانتا ہے اور

الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع

اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے

ع ۲ ۱۴

سورة ق مكية وهي خمس وأربعون آية وثلاث ركوعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ

ق قرآن مجید کی قسم ہے (کہ تم اللہ کے رسول ہو) مگر ان کو تعجب ہوا کہ انہیں میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا جس پر کافروں نے

هَٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٢﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا

کہہ دیا کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے (یہ تو رسول کی حیثیت پر اعتراض ہے آگے ان کی تعلیم پر معترض ہیں) کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو پھر اٹھائے جائینگے) یہ دوبارہ

مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا

اٹھایا جانا (قیاس سے) بعید ہے زمین جو کچھ (ان سے) گھٹاتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ نوشتہ ہے مگر ان لوگوں نے ایک حق بات کو جو ان کو

جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ ﴿٥﴾ أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَ

پہنچی جھٹلا دیا سو ایسی باتوں میں (الجھے ہوئے ہیں) جس کو قرار نہیں کیا انہوں نے آسمان کو نہیں دیکھا جو ان کے سر پر ہے ہم نے اس کو کیسا بنایا اور

زَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿٦﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا

اس کو سجایا اور اس میں کوئی درز نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں بوجھل پہاڑ کھڑے کر دئے اور اس میں

فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ

ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں یہ ہر رجوع کرنے والے بندہ کے لئے بصیرت پیدا کرنے والا اور یاد دلانیوالا سامان ہے اور ہم نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

بابرکت پانی اتارا پھر اس سے باغ اگائے اور کھیتی کا اناج اور بلند کھجوریں جن کا گابھا خوب گتھا

طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

ہوا ہے جو اپنے بندوں کو روزی دینے کے لئے ہیں اور ہم نے اس پانی کے ذریعہ مردہ بستی کو جلایا تمہارا (قبروں سے نکلنا) اسی طرح ہوگا

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا اور اصحاب الرس نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے اور بن کے

لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا

رہنے والوں نے اور تبع کی قوم نے سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا وعدہ عذاب ان کے حق میں پورا ہوا کیا ہم اول

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

بار کے پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں بلکہ یہ لوگ اس شبہ میں ہیں کہ پیدائش از سرنو ہوگی اور بیشک انسان کو ہم نے پیدا کیا اور

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى

اس کا نفس جو وسواس ڈالتا ہے ہم کو معلوم ہے اور ہم اس کی شاہ رگ سے بھی اس کے زیادہ قریب ہیں جب اس کی

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ

باتوں کو دو لینے والے لیتے ہیں جو اس کے دہنی طرف اور اس کے بائیں طرف بیٹھے ہیں وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک

عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ

چوکیدار (اس کو ضبط کرنے کے لئے) تیار رہتا ہے اور موت کی بیہوشی (ٹھیک وقت) پر آ پہنچی (اس سے کہا جاوے گا) یہ وہ چیز ہے جس سے تو گریز کرتا تھا اور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

صور پھونکا جاویگا وہ وعید کا دن ہوگا اور ہر شخص آئے گا اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہوگا اور ایک گواہ ہوگا

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

اس سے کہا جاوے گا ضرور تو اس دن سے غفلت میں تھا تو ہم نے تیرے پردہ کو تجھ سے ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ تیز ہے

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ

اور اس کا ساتھی کہے گا وہ چیز جو میرے پاس ہے وہ تیار موجود ہے حکم ہوگا دوزخ میں ڈال دو ہر سرکش کافر کو نیکی سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ

روکنے والے کو حد سے بڑھنے والے کو شک میں ڈالنے والے کو جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھیرایا تھا تو اس کو بھی سخت عذاب میں

الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ

ڈال دو اس کا ساتھی (یعنی شیطان) کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ وہ خود پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا اللہ

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ

کہے گا میرے سامنے مت جھگڑو اور میں نے اپنا وعید تمہارے پاس پہلے پہنچا دیا تھا میری بات نہیں بدلی جایا کرتی اور میں بندوں

اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَــأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکی اور وہ کہیگی کچھ اور بھی ہے

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

اور جنت پرہیزگاروں کے ایسی نزدیک لائی جاویگی کہ کچھ دوری نہ رہے گی یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع ہونے والے حقوق کی حفاظت کرنیوالے

ع ۱ ۱۵

ع ۲ ۱۶

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ

جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا رہا اور گرویدہ دل لیکر آیا اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو یہ ہمیشہ رہنے

الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

کا دن ہے جو چاہیں گے انکو اس میں ملے گا اور ہمارے ہاں اس سے بھی زیادہ ہے اور ہم نے ان سے پہلے کئی بستیاں ہلاک کر دیں

قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

جو قوت میں ان سے زیادہ تھیں اور انہوں نے شہروں کو چھان مارا تھا آیا ان کے لئے کوئی گریز کی جگہ تھی ان باتوں میں ضرور یاد رکھنے

لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

کی باتیں ہیں اس کے لئے جو صاحب دل ہے اور کان دھر کر سنتا ہے اور اس کا دل حاضر ہوتا ہے اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا

اور ان کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیا ہے اور ہم کو تکان نے نہیں چھوا ف۵۰۷ تو جو باتیں یہ کہتے ہیں

سورۂ قٓ مکیّہ

جسم اور روح کا تعلق

۵۰۷ ۔ آیات ۲ تا ۴۸ ۔ قرآنِ مجید کو جواب قسم پہ گواہ ٹھہرایا ہے اور جواب قسم کو آیات ۲/۳ میں مندرج رکھا ہے کفار کو تعجب ہے کہ ایک خاکی وجود اللہ کی بارگاہ سے منسوب کیونکہ ہو سکتا ہے ۔ اللہ کے تقدس اور عظمت کو اس سے اپنے زعم میں بلند سمجھتے ہیں کہ انسان اس کا رسول ہو ۔ دوم اس تعلیم کو جو رسول پیش کرتا ہے کہ مرنے اور جسم کے چورہ ہو جانے کے بعد انسان زندہ کیا جائے گا بعید از عقل خیال کرتے ہیں ۔ چونکہ قرآنِ کریم نے ان دونوں مسائل پر سیر کن بحث کی ہے اسی کو دونوں مسائل کی صداقت پر گواہ ٹھہرایا ہے ۔ پہلے مسئلہ کو تو اس سورہ کی آیات ۱۲ تا ۱۵ میں مختصراً ذکر کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ گذشتہ اقوام کے پاس انہیں میں سے منذر اسی تعلیم کے ساتھ آئے اور جنہوں نے تکذیب کی ہلاک کر دیے گئے ۔ دوم مسئلہ پر بسط کے ساتھ بحث کی ہے اور اسی پر سورہ کو ختم کیا ہے ۔ جو لطیف بات یہاں قابلِ ذکر ہے ۔ وہ یہ ہے کہ زندگی بعد الموت کو کفار خلق جدید سمجھتے ہیں اور خلقِ جدید کی صورت میں شخصیت قائم نہیں رہ سکتی ۔ نہ زید زید رہتا ہے نہ عمر عمر ۔ اسی غلطی کی بنا پر اُس کو بعید از عقل سمجھتے ہیں ۔ یہ خلقِ جدید نہیں بلکہ حیاتِ دنیا کا تتمہ ہے ۔ وہ جسم جو روح سے خالی ہو کر زمین میں مل کر چورہ ہو جاتا ہے ۔ وہ تو جیسا زمین سے لیا تھا ویسا اُس کو واپس دیا جاتا ہے اور جو چیز اس خاکی جسم کی جنس سے ہوتی ہے نہ اس سے جُدا ہو کر روحِ انسانی کے ساتھ جاتی ہے وہ روحِ حیوانی اور نسمہ ہے یہ دونوں عالمِ برزخ میں محفوظ رہتے ہیں ۔ نسمہ وہ جسم ہے جو جسمِ خاکی کے بخارات سے انسان کے اندر تیار ہوتا رہتا ہے اور آسمانی روح اور خاکی کثیف جسم کو ملانے کی کڑی ہے ۔ یہ نسمہ روحِ حیوانی کے ساتھ جاتا ہے اور روحِ حیوانی کے لیے ایک لطیف جسم کا کام دیتا ہے اور محفوظ رہتا ہے اور اعمال کے نقوش روحِ حیوانی کی لوح پر منقوش رہتے ہیں ۔ اعمال عرض ہیں جو بغیر کسی جوہر کے قائم نہیں رہ سکتے ۔ روحِ حیوانی ان کے لیے جوہر ہے ۔ جس نے فونوگراف دیکھا ہے اس کے لیے اس مسئلہ کا سمجھنا دشوار نہیں ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جسم کی جزوی تبدیلی سے شخصیت تبدیل نہیں ہوتی ۔ دنیا کا خاکی جسم بھی بدلتا رہتا ہے ۔ سات سال کے عرصہ میں سابقہ جسم تحلیل ہو جاتا ہے اور بجائے اس کے نیا مادہ اس کی جگہ لے لیتا ہے ۔ پھر بھی شخصیت برابر قائم رہتی ہے روح کے ساتھ اسی خاکی جسم کا نچوڑ جاتا ہے جو برزخ کا دکھ سکھ محسوس کرتا ہے آیت ۱۱/۲ میں اللہ تعالےٰ نے یہ ذکر کیا ہے کہ قیامت کا نمونہ تو ہر سال انسان کے مشاہدہ میں رہتا ہے ۔ جس گھر میں یعنی آسمان زمین کے اندر انسان پیدا ہوا ہے وہ گھر بھی بدلتا رہتا ہے ۔ اس پر تغیرات آتے رہتے ہیں مگر اس کی شخصیت اور خواص قائم رہتے ہیں اور قانون وہی رہتا ہے ۔ زمین خشک ہو جاتی

(باقی بر صفحہ ۵۲۶)

يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ

ان پر صبر کر اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے اول اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کر اور کچھ حصہ رات میں

فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ

بھی اسکی تسبیح کر اور نمازوں کے بعد بھی اور سُن جس دن پکارنے والا نزدیک مکان سے پکارے گا جس دن

يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿۴۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا

اس کی برموقع پکار کو سن لیں گے وہ گھروں سے نکلنے کا دن ہوگا بیشک ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری

الْمَصِيرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿۴۴﴾ نَّحْنُ

طرف پھر آنا ہے جس دن زمین ان کے اوپر سے پھٹ جاوے گی یہ جلدی سے نکلیں گے ان کا جمع کرنا ہمارے لیۓ آسان ہے جو باتیں

أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿۴۵﴾

یہ کہتے ہیں ہم کو بخوبی معلوم ہیں اور تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو جو بُرے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے اس کو قرآن کے ذریعہ سمجھاؤ ق

ع ۳ ۱۶ ۱۷

(بقیہ صفحہ ۵۳۱) ہے اور آسمان سے پانی برستا ہے زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ نباتات جو خشک اور چورہ ہو چکی تھیں وہ از سر نو زندہ ہوتی ہیں۔ اور گوناگوں میوے اور غلے انسان کی بقا اور عیش کے لیے پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کی تربیت کے لیے اس کے گھر کی جملہ اشیاء کی تجدید ہوتی رہتی ہے اور اس گھر کی اعلیٰ ہستی انسان ہے۔ اے انسان آیا تیرا انجام صرف کھاپی کر مٹی ہو جانا ہے۔ اس گھر میں لاکھوں آ کر بسے اور رہے اور کفرانِ نعمت کر کے اس گھر سے خارج کر دیے گئے تو ان میں سے نہ ہو۔ ۱۲ تا ۱۴۔ انسان کے اعمال محفوظ کیے جاتے ہیں اور قیامت میں ان پر ثمرات مرتب ہوں گے۔ بدی کا ثمرہ جہنم میں رہنا اور نیکی کا ثمرہ جنت میں قیام ہوگا۔ یہ دائمی زندگی ہے۔ آسمان زمین چھ ایام میں پیدا کر کے اللہ تعالےٰ کی قدرت ختم نہیں ہوگئی۔ اس کی کسی صفت میں ضعف نہیں آتا الآن کما کان۔

---

۵۰۸ ۔ آیات ۳۹ تا ۴۵۔ مکی زندگی ہے اور اہل مکہ کے گفتار اور کردار سے ہر وقت رنج پہنچتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لیے اللہ تعالےٰ نے جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ یہ ہے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروب سے پہلے (فجر و عصر) اور رات کا کچھ حصہ (شام یا عشا) اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کر یعنی نماز پڑھ اور نمازوں کے بعد بھی۔ یعنی نمازوں کے بعد بھی خدا یاد رہے اور اے مخاطب سُن ایک دن آنے والا ہے کہ ابوسفیان کا قاصد اہل مکہ کو قریب سے پکارے گا کہ کارواں کی جو شام سے آ رہا ہے نصرت کرو اور یہ حق کی آواز ہوگی۔ اہل مکہ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور بدر کے میدان میں مارے جاویں گے اور اسیر ہوں گے۔ بدر کی جنگ اور اس کا واقعہ مشہور ہے۔ یہاں اس قدر ذکر کر دیا جاتا ہے کہ ابوسفیان کا کارواں شام کی تجارت سے واپس آ رہا تھا۔ ابوسفیان نے اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ مدینہ کی حد سے گذرے تو مسلمان اس کو لوٹ لیں اہل مکہ کے پاس کمک کے لیۓ قاصد بھیجا تھا۔ اہل مکہ قریباً ایک ہزار کا لشکر تیار کر کے روانہ ہوۓ۔ کارواں تو سلامت نکل گیا تھا مسلمانوں کے ساتھ جو اہل مکہ کے لشکر کی خبر سُن کر مدینہ سے نکلے تھے جنگ پیش آ گئی۔ یہ پہلی تباہی تھی جو اہل مکہ کو پیش آئی۔ اور حضرت رسول صلعم کی صداقت کے لیے برہان ہوگئی۔ کفار کا یہاں مرنا اوروں کی زندگی کا باعث ہوگیا۔ یہاں نمازوں کے اوقات کا ذکر آ گیا ہے اور اس وقت ایک فریق ایسا پیدا ہوگیا ہے جس کے نزدیک اوقاتِ صلوٰۃ تین ہیں۔ اس واسطے ضرورت متقاضی ہے کہ اس پر بحث کی جاوے۔ کیونکہ جمہور کے نزدیک اوقات صلوٰۃ پانچ ہیں۔ قرآنِ کریم میں جہاں جہاں اوقات کا ذکر آیا ہے میں اُن کو نیچے ذکر کر دیتا ہوں۔ (باقی بر صفحہ ۵۳۳)

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانیوالا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ① فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ② فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ③ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ④

قسم ہے اڑا کر پھیلانے والیوں کی پھر بوجھ اٹھانیوالیوں کی پھر آہستہ آہستہ چلنے والیوں کی پھر کام کو تقسیم کرنے والیوں کی (یہ سب ہوا کی صفات ہیں جسکو فرشتے چلاتے ہیں)

---

(۱) اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفا من الیل (ہود آیت ۱۱۴) اگر نہار سے سارا دن مراد لیا جاوے تو اس سے تین وقت ثابت ہوتے ہیں صبح۔عصر۔عشا۔

(۲) اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر (اسریٰ آیت ۷۸) اس میں تین اوقات کا ذکر ہے۔ظہر۔عشا۔فجر۔

(۳) وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن اٰناءِ الیل فسبح واطراف النھار لعلک ترضٰی (طٰہٰ آیت ۱۳۰) اس میں پانچ اوقات کا ذکر ہے صبح۔عصر۔شام۔ظہر وعشا۔

(۴) فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السمٰوات والارض وعشیا وحین تظھرون ○ (الروم آیت ۱۷) اس میں چار اوقات کا ذکر ہے۔شام۔صبح۔عصر۔ظہر۔

(۵) سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن الیل فسبحہ وادبار السجود (ق آیت ۳۹/۴۰) اس میں تین اوقات کا ذکر ہے صبح۔عصر۔عشا۔

(۶) وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن الیل فسبحہ وادبار النجوم (الطور آیت ۴۸/۴۹) اس میں بھی تین اوقات کا ذکر ہے۔دن کی کوئی نماز ظہر یا عصر۔رات کی نماز۔صبح۔

ان سب اوقات پر جو اوپر مذکور ہوئے ہیں بہ حیثیتِ مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ کے اوقات پانچ ہیں ظہر۔عصر۔شام۔عشا۔فجر۔

نمبر۱ میں اگر عرب کے رواج کے مطابق نہار کے دو حصے کیے جائیں تو ہر ایک حصہ کے دو اطراف سے مراد ہوتی ہے صبح۔ظہر۔عصر اور زلفا من الیل سے شام اور عشا۔

نمبر۲ میں دلوک الشمس میں دو اوقات آجاتے ہیں ظہر و عصر۔اور غسق الیل میں بھی دو اوقات درج ہیں شام وعشا۔یہ ہوئے پانچ اوقات۔

نمبر۳۔اس میں اٰناءِ الیل میں دو اوقات درج کر دیے ہیں شام اور عشا۔اس صورت میں یہ بھی پانچ اوقات ہو گئے۔

نمبر۴ اس میں حین تمسون میں عشا کا وقت درج کر دیا ہے۔یہ بھی پانچ اوقات ہوئے۔

نمبر۵ اس میں قبل الغروب میں دو اوقات شامل کر دیے ہیں ظہر اور عصر اور من الیل میں بھی دو اوقات مدغم ہیں۔شام وعشا۔یہ بھی پانچ اوقات ہوئے۔

نمبر۶ اس میں حین تقوم میں دو اوقات ظہر اور عصر جمع کر دئیے ہیں اور من الیل میں شام اور عشا یہ بھی پانچ اوقات ہوتے۔

اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اوقاتِ صلوٰۃ تو پانچ رکھے ہیں۔مگر بعض جگہ ظہر اور عصر کو ایک لفظ میں جمع (باقی بر صفحہ ۵۳۴)

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧

کہ جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور سزا جزا ضرور ہونی ہے ۵۰۹ف آسمان کی قسم ہے جس میں ستاروں کے مدار ہیں

إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝٩ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝١٠

تم قیامت کے بارے میں مختلف باتیں کہتے ہو ان اقوال مختلفہ کے ذریعے دین سے وہی پھرایا جاتا ہے جو (پہلے سے) اس کی طرف سے پھرایا گیا ہو انکلیں دوڑانے والے ہلاک ہوئے

الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۝١١ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى

جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں وہ پوچھتے ہیں وہ سزا جزا کا دن کب ہوگا جس دن وہ آگ پر

النَّارِ يُفْتَنُونَ ۝١٣ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝١٤ إِنَّ

سینکے جائیں گے اپنے سینکے جانے کا مزہ چکھو یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے بیشک

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝١٥ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ

پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے ان کا پروردگار جو کچھ ان کو دے گا وہ لیں گے یہ لوگ پہلے اس سے

مُحْسِنِينَ ۝١٦ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝١٧ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝١٨

نیکوکار تھے رات کو بہت کم سوتے تھے اور پچھلے حصہ رات میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے تھے

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝١٩ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝٢٠ وَ

اور ان کے مالوں میں سوالی اور محتاج کا حق تھا اور جو مانگتا نہیں اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانات ہیں اور

فِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝٢١ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝٢٢ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ

تمہارے اپنے اندر بھی تو کیا تمکو سوجھ نہیں پڑتی اور تمہاری روزی اور جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے آسمان میں ہے تو آسمان اور زمین کے

وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۝٢٣ ع هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ

پروردگار کی قسم ہے کہ یہ دونوں سزا جزا پر اسی طرح ناطق ہیں جیسا کہ تم ناطق ہو کیا تم کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت

ع ۲۳ ۱۸

إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝٢٤ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝٢٥

وقف لازم

پہنچی ہے جب وہ اس کے پاس آئے تو سلام علیکم کہا اس نے کہا علیکم السلام کہا یہ اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۵۳۳) کر دیا ہے اور بعض جگہ شام اور عشا کو جمع کر دیا ہے اور اس سے حضرت رسول صلعم نے جس پر قرآن کریم نازل ہوا ہے یہ استنباط کیا ہے کہ ان دو دو نمازوں کو تقدیماً و تاخیراً ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے اور یہ ایسی معقول بات ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ جہاں دو دو صلوٰۃ کے اوقات کو جمع کیا ہے ان کے نام جدا جدا بھی ذکر کر دیے ہیں۔ تاکہ یہ شبہہ نہ پڑے کہ اوقات تین ہیں۔ احادیث اور تواتر اس کے موید ہیں تواتر سے انکار کرنے سے اسلام کا بہت سا حصہ ہاتھ سے جاتا ہے۔

سورۃ الذاریات مکیّہ

۵۰۹ ۔ آیات ۱ تا ۴ ۔ چار پہلی آیات بصورت قسم گواہ ہیں اور یہ ہوائیں ہیں ۔ اور آیات ۵ و ۶ جواب قسم ہیں جن کو چار گواہ ثابت کرتے ہیں ۔ نباتات کی سرسبزی کا انتظام یہ ہے کہ ہوائیں چلتی ہیں اور بادلوں کو ابھارتی ہیں اور نرمی سے چل کر بادلوں کو تقسیم کرتی ہیں اور جہاں برسانے کی ضرورت ہوتی ہے لے جاتی ہیں۔ باران سے ہر قسم کے تخم جو بوئے جاتے ہیں یا زمین میں موجود ہوتے ہیں سرسبز ہو کر بہار دکھاتے ہیں۔ انسان کے اعمال مثل تخم ہیں جو قلب کی زمین میں بوئے جاتے ہیں ان کا نشو و نما اللہ تعالےٰ کے روحانی نظام سے اس طرح ہوتا ہے جس طرح نباتات کے تخم کا اور یہی اعمال یا تو مثمر و سایہ دار درخت بنتے ہیں یا خار دار جھاڑیاں ۔ اعمال پر نتائج کا مرتب ہونا سچی بات ہے ۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ

تو جلدی سے اپنے گھر گیا اور ایک موٹا بچھڑا (بھونا ہوا) لایا اور ان کے قریب لا رکھا پوچھا کیا تم کھاتے نہیں تو ان سے جی

مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ

میں ڈر سے انہوں نے کہا ڈرو مت اور اس کو ایک صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی تو اس کی عورت شور کرتی آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

اور کہا بڑھیا بانجھ (جنے گی) انہوں نے کہا تیرے پروردگار نے یوں ہی کہا ہے بیشک وہ

الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

حکمت والا جاننے والا ہے ابراہیم نے کہا اے فرستادو تمہارا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا ہم گنہگار لوگوں کی طرف

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً

بھیجے گئے ہیں تاکہ ہم ان پر کنکر برسائیں جو تیرے پروردگار

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا

کے یہاں اسراف کرنے والوں کے لئے نامزد کئے گئے ہیں تو اس میں جتنے مومن تھے ہم نے ان کو (وہاں سے) نکال دیا اور ہم نے

وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ

مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا ان کا کوئی اور گھر نہ پایا اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اس

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

بستی میں ایک نشان باقی رکھا اور موسیٰ کے واقعہ میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے اس کو فرعون کے پاس ایک کھلا نشان دے کر بھیجا

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ

تو اس نے اپنی قوت (کے بھروسہ) پر سرتابی کی اور کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور ان کو سمندر

هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ

میں جا پھینکا اور وہ ملامت کے لائق تھا اور عاد کے واقعہ میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر منحوس آندھی چلائی جس چیز پر سے گذرتی تھی

عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

اس کو چورا چورا کر چھوڑتی اور ثمود کے واقعہ میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک عیش کر لو

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ

تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو ان کو کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے تو نہ وہ کھڑے ہو سکے اور نہ

قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع

بدلہ لے سکے اور ہم نے پہلے نوح کی قوم کو ہلاک کیا تھا کیونکہ وہ نافرمان لوگ تھے ف۵۱۰

الجزء ۲۷ ع ۲۳

---

۵۱۰ - آیات ۷ تا ۴۶ - آیت ۷ قسم ہے اور ۸ جواب قسم - اس سے مراد یہ ہے کہ آسمان میں مختلف مداروں پر مختلف میعار سے گردش کرتے ہیں - انسان بھی جو زمین میں بستے ہیں وہ بھی سیاروں کی طرح اپنے اپنے پروگرام پر جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے بنا رکھے ہیں چلتے ہیں ہر ایک کے احوال میں اختلاف ہے جو آسمان پر مسقف سے پھرایا جاتا ہے وہ زمین پر بھی الٹایا جاتا ہے - انسان کے اعمال آسمان پر اسی طرح جاتے ہیں جس طرح زمین سے آبی بخارات چڑھتے ہیں - اور پھر ان کا اثر عامل کی طبیعت پر واپس آتا ہے یہ ایک نظام ہے جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے - لوگ ایسے مسائل میں اٹکلیں دوڑاتے ہیں - بجائے اس کے کہ غور کریں جاہلانہ اس کا وقت پوچھتے ہیں وقت کا علم تو تم کو اس وقت (باقی بر صفحہ ۵۳۴)

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم نے آسمان اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور اس کو فراخ کرنیوالے ہم ہیں (مدار شکل میں سب سے زیادہ رقبہ آتا ہی) اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے تو ہم کیسے اچھا فرش بچھانیوالے ہیں

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ

(اس سے زیادہ معمور فرش کیا ہوگا کہ آسائش کا جملہ سامان بھی مہیا ہی) اور ہم نے ہر چیز سے جوڑے پیدا کیے ہیں تاکہ تم اسکو یاد رکھو (کیونکہ جوڑا زوال کا نشان ہے) تو اللہ کی طرف بھاگو میں

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ

اُس کی طرف سے تم کو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہ ٹھیراؤ میں اُس کی طرف سے تمہارے لیے

مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول نہیں آیا

اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

مگر اُنھوں نے کہا جادوگر ہے یا مجنون کیا لوگ اسی بات کی وصیت کر چکے ہیں (ایسا تو نہیں) بلکہ یہ خود سرکش لوگ ہیں

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا

تو ان سے توجہ پھیر لے تم پر (ان کے سبب سے) کوئی الزام نہیں اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا مومنوں کو فائدہ بخشتا ہے اور میں نے

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ

جنوں اور انسانوں کو اسلئے پیدا کیا ہی کہ میری عبادت کریں میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ

اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

مجھکو کھلائیں پلائیں بیشک اللہ وہی بڑا روزی دینے والا قوت والا زبردست ہے سو ان لوگوں کے لئے جو ظلم کرتے

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

ہیں ان کے گذشتہ ساتھیوں کے حصہ جیسا ان کا عذاب کا حصہ بھی (مقرر) ہے تو ہم سے عذاب کی جلدی نہ کریں تو ان لوگوں کے لئے جو کافر ہیں

يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

اس دن کا افسوس ہے جس دن کا اُن کو وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۱۱

ع ۳ / ۲

(بقیہ صفحہ ۵۳۵) ہوگا جب آگ سے تمہاری آلائشیں صاف کی جائیں گی اور متقی باغوں اور چشموں کی زمین میں رہیں گے۔ متقی کی تعریف کی ہے متقی وہ ہیں جو رات کو کم سوتے ہیں اور رات کے آخر میں استغفار کرتے ہیں اور ان کے مالوں میں سائل اور بے روزگار کا حق ہوتا ہے۔ یقین کرنے والوں کے واسطے اعمال کی ذمہ داری کے نشانات زمین میں بھی اور اس کی اپنی ذات میں بھی ملتے ہیں اور تمہارا رزق اور وہ سب چیزیں جن کا وعدہ دیا جاتا ہے آسمان سے آتی ہیں آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم ہے کہ جزا سزا ایسا حق الامر ہے جیسا کہ تمہارا ناطق ہونا۔ اس بیان کے بعد ایک مقدر سوال کا اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ مومن اور کافر دونوں حضرت خلیل کی اولاد اور مقدس زمین میں بستے ہیں یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ بعض رحمت کے سایہ میں اور بعض غضب کے شعلوں میں حضرت خلیل کے متعلق ایک واقعہ سن لو۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں اور اس کو اسحٰق کی بشارت سناتے ہیں اور قوم لوط پر عذاب کا پیغام لاتے ہیں۔ ہاں جب کسی زمین پر عذاب آتا ہے تو مومن وہاں سے نکال دیے جاتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے کہ مومن یہاں سے نکال دیے جاویں گے موسیٰ اور فرعون اور ہود و عاد اور صالح اور ثمود اور نوح اور اس کی قوم کے واقعات میں نشانات ہیں کہ مومنوں پر رحم کیا جاتا ہے اور منکرین پر غضب اگرچہ دونوں ایک ہی زمین پر رہتے ہیں۔

---

۵۱۱ - آیات ۴۷ تا ۶۰ - اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے آثار اور اپنی توحید کے براہین کا ذکر کرتا ہے۔ آسمان جیسی عظیم ہستی کو قدرت سے بنایا اور لفظ موسعون ہے جس کا ترجمہ ہے وسیع کرنے والا۔ یہ پایا جاتا ہے کہ آسمان گول ہے کیونکہ سب (باقی بر صفحہ ۵۳۷)

سورة الطور مكية وهي تسع و اربعون اية و فيها ركوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانیوالا ہے

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ

قسم ہے طور کی اور لکھی ہوئی کتاب کی اور پھیلے ہوئے ورقوں میں اور آباد گھر کی اور اونچی چھت

الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ

کی اور بھرپور سمندر کی بیشک تیرے پروردگار کا عذاب آنے والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں جس دن

تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾

آسمان جنبش میں آئے گا اور پہاڑ اڑتے پھریں گے تو اس روز جھٹلانے والوں کے لئے افسوس ہے

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ — وقف لازم

جو باطل باتوں میں کھیل رہے ہیں جس دن وہ دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جاوینگے (اور کہا جاویگا) یہ وہ آگ ہے

الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا

جس کو تم جھٹلاتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو جاؤ صبر

اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ

کرو یا بے صبری کرو تمہارے لئے دونوں برابر ہیں جو کچھ تم کرتے تھے اسی کا بدلہ تم کو دیا جاوے گا بیشک پرہیزگار باغوں

جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾

اور نعمتوں میں اپنے پروردگار کی عطاؤں کے مزے اڑائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائے گا

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

خوش گواری سے کھاؤ پیو اس عمل کے بدلے جو تم کرتے تھے وہ برابر بچھائے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہونگے

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ

اور خوبصورت حوروں کو ان کا رفیق بنائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کرتی رہی ہم انکی اولاد کو

(بقیہ صفحہ ۵۳۶) اشکال سے دائرہ کی شکل میں زیادہ رقبہ گھیرا جاتا ہے۔ اور زمین بھی مدور ہے جس پر لفظ نعم الماھدون دلالت کرتا ہے یہ دونوں چیزیں بطور جفت پیدا کی گئی ہیں اور ان دونوں کے درمیان جس قدر اشیا ہیں سب جوڑے ہیں۔ یہ جوڑا ہونا ان سب کے زوال کا نشان ہے۔ جوڑا ہونا اس واسطے رکھا گیا ہے کہ ان کی نسل قائم رہے۔ وہ ایک ہی ذات ہے جو جوڑا ہونے سے بری ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ اس کے عذاب سے بچنے کے لیے اسی کی پناہ ڈھونڈو اور اس کی عبادت کا حق کسی اور کو مت دو۔ مگر لوگوں کا طریق یہ چلا آتا ہے کہ جو ہستیاں ان کو اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے آتی ہیں ان کو ساحر یا مجنون کہتے ہیں۔ رسول کو خطاب ہے کہ ان کی باتوں سے آزردہ نہ ہو اور نصیحت کرتا رہ۔ مومنوں کو تو فائدہ ہو ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے تو جن اور انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا تھا۔ مگر یہ اپنی عمر رزق کی تلاش میں گذار دیتے ہیں حالانکہ رزق کا ضامن اللہ تعالٰے ہے اور جن کو پوجتے ہیں بجائے اس کے کہ رزق کے متکفل ہوں خود اپنے عابدین کی کمائی کھاتے ہیں۔ ان مشرکین کا انجام وہی ہوگا جو پہلوں کا ہوا۔ جلدی مت کرو۔

ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ

ان کے ساتھ شامل رکھیں گے اور ان کے (آباء) کے عملوں میں کچھ کمی نہیں کرینگے ہر شخص اپنے کسب کے بدلے میں گرو ہے اور

أَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا

ہم ان کی مدد کریں گے جس میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہے گا اس جنت میں وہ پیالہ ایک دوسرے سے چھینیں گے جس میں

وَلَا تَأْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ

نہ تو کوئی لغو ہوگا اور نہ کوئی ناشائستہ حرکت ہوگی اور ایسے خوبصورت لڑکے ان کی خدمت کیلئے ان کے پاس آئیں جائیں گے جو گویا حفاظت میں رکھے ہوئے موتی

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

ہیں اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھیں گے کہیں گے ہم پہلے (دنیا میں) اپنے گھر میں ڈرا کرتے تھے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۖ إِنَّهٗ هُوَ

تو اللہ نے ہم پر فضل کیا اور ہم کو لُو کے عذاب سے بچالیا ہم پہلے (دنیا میں) اسکو پکارتے تھے بیشک وہ بڑا

الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ

احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے ف۵۱۲ تو تو ان لوگوں کو سمجھاتا رہ تو اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو کاہن ہے اور نہ مجنون ہے کیا یہ کہتے ہیں کہ

سورۃ الطور مکیہ

۵۱۲ - آیات ۱ تا ۲۸ - ابتدائی ۵ آیات قسمیں ہیں اور آیت ۷، ان عذاب ربک لواقع جواب قسم ہے۔ اس سے دنیا اور عقبیٰ دونو عذابوں کی طرف اشارہ ہے۔ دنیوی عذاب پر دو گواہ پیش کیے ہیں۔ الطور اور کتاب مسطور۔ طور پر حضرت موسیٰ کو جو وحی ہوئی۔ اس میں منکرین حضرت رسول صلعم پر عذاب آنے کا ذکر ہے استثنا ۱۸۔ اور کتاب مسطور سے توراۃ مراد ہے جو اس مجموعہ کا نام ہے جو حضرت موسیٰؑ سے ملاکی نبی تک کی کتب سے مرتب کیا گیا ہے۔ یعنی سابقہ الہامی نوشتے بھی اس پر شاہد ہیں۔ اور باقی تین قسمیں دونو قسم کے عذاب پر شاہد ہیں۔ البیت المعمور سے دنیا کا آباد گھر مراد ہے اور سقف مرفوع سے آسمان جہاں سے روزی کا سامان آتا ہے اور بحر المسجور سے وہ بھرپور سمندر مراد ہے جو زمین کی سطح پر اور کرۂ ہوائی کے اندر موجود ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بلند سقف کے نیچے ایک آباد گھر بنایا اور اس کو ہمیشہ آباد اور سرسبز رکھنے کے لیے دو سمندر مہیا کیے تاکہ انسانی نسل کی جملہ حاجات ان کے ذریعہ اسی گھر کے اندر پیدا ہوا کریں ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ نسل انسانی اس میں بسائی ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین اور ان سے ایک عہد لیا اما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بایٰتنا اولئک اصحٰب النار۔ یہ سارا انتظام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اگر اس گھر میں جو ان کے آرام اور معیشت کے لیے بنایا گیا ہے۔ فتنہ اور فساد کریں گے تو عقل کا تقاضا یہ ہے کہ باز پرس کی جاوے گی ما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما باطلا یہ باز پرس دنیا اور آخرت دونوں میں ہوتی ہے اور ظالم اور مظلوم کا فیصلہ دنیا میں تکمیل نہیں پا سکتا۔ اس کا وقت ما بعد الموت ہے۔ جس میں ظالم اور مظلوم دونوں جمع کیے جاویں گے۔ آیت ۹ سے ۱۶ تک مکذبین کی سزا۔ اور آیت ۱۷ سے ۲۸ تک متقین کی جزا کا ذکر ہے اس جزا میں اس قدر قابل ذکر ہے کہ اہل جنت کی ذریت ان کے ساتھ بشرط ایمان ملحق کی جائے گی اگرچہ ذریت کے عمل اس درجہ کے قابل نہ ہوں اور آباء کے اعمال سے کچھ گھٹایا نہ جائے گا۔ جنت اگرچہ انسان کے اپنے اعمال سے بنتا ہے مگر جنت عمل کے علاوہ ایک جنت فضل بھی ہے جو ایسی ہستیوں کو دیا جاوے گا جن کو عمل کا موقع یا توفیق نہیں ملی جیسا صغار۔ مجنون۔ معذور۔

پہلے قسمیں اور عذاب کا وقوع

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

شاعر ہے ہم اس کے بارے میں زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے ہیں ان سے کہو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ

کیا ان کی عقلیں ان کو یہ باتیں سکھاتی ہیں یا یہ سرکش لوگ ہیں کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ جھوٹ بنا لیا ہے

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا

(اس نے جھوٹ نہیں بنایا) بلکہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اگر یہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اس جیسا کلام یہ بھی بنا لائیں کیا یہ لوگ بغیر کسی

مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا

خالق کے پیدا کئے گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں (ایسا نہیں) بلکہ ان کو (اللہ

يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ

کی ہستی کا) یقین نہیں کیا ان کے پاس تیرے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ ان پر مسلط ہیں یا ان کے پاس

سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ

سیڑھی ہے (کہ اس پر چڑھ کر) آسمان کی باتیں سن آتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو ان میں سے سن آنے والا کوئی کھلی سند پیش کرے کیا اللہ کے لئے

الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ

بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں کیا تو ان سے کچھ مزدوری مانگتا ہے تو یہ اس چٹی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں یا ان کے

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ

پاس علم غیب ہے تو وہ اس کو لکھ لیتے ہیں کیا ان کا ارادہ ہے کہ کوئی چال کریں سو جو لوگ کافر ہیں وہ اپنی چالوں میں

الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا

پھنسیں گے یا اللہ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے اللہ کی ذات ان کے شرک سے پاک ہے اور اگر یہ آسمان کا

كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہہ دینگے گھنا بادل ہے تو ان کو ان کے حال پر رہنے دے یہاں تک کہ اس

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

دن سے ملیں جس میں ہلاک کئے جاوینگے جس دن ان کی چالیں ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد دی جاوے گی

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اور ان کے لئے جو ظالم ہیں اس کے سوا ایک اور عذاب (بھی) ہے لیکن ان میں سے اکثروں کو معلوم نہیں اور

اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

اپنے پروردگار کے حکم (کی انتظار میں) صبر کر کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور جب تو (سو کر) اٹھے تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور کچھ

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع ۲

رات بھی اس کی تسبیح کر اور ستاروں کے ڈوبنے کے وقت بھی ۵۱۳

---

۵۱۳ - آیات ۲۹ تا ۴۹ - باوجود کفار کے اباطیل اقوال کے حضرت صلعم کو تذکیر جاری رکھنے کا فرمان دیا اور کفار کے اباطیل شمار کر کے ان کی تردید کی ہے ۔ اور آخر کی آیات میں صبر کی تلقین ہے جو کلید فلاح ہے اور ہموم و غموم کے ازالہ اور حل مشکلات کے واسطے نماز پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے جو اطمینان قلب کا روحانی نسخہ ہے ۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ اِثْنَتَانِ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ① مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ② وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ③

ستارہ کی قسم ہے جب وہ ڈھلتا ہے تمہارا رفیق نہ عمل کی رو سے اور نہ علم کی رو سے بھٹکا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتا

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ④ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ⑤ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ⑥ وَهُوَ

وہ کلام تو صرف وحی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے اس کو بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے ۵۱۴ جو صاحب علم و حکمت ہے تو وہ (یعنی رسول) افق اعلیٰ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ⑦ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ⑧ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ⑨ فَاَوْحٰٓى

کے نیم دائرہ کے خط پر منطبق ہو گیا پھر بہت قریب ہو کر نیچے کی طرف جھکا تو دو قوسوں یعنی نصف دائرہ ملکوت اور نصف دائرہ ناسوت کا وتر بن گیا بلکہ

اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ⑩ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ⑪ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ⑫ وَ

ان دائروں میں وتر سے بھی قریب تر پھر اس نے (یعنی اللہ نے) اپنے بندہ کی طرف وحی کی جو کی تھی سو اس کے دل نے جو کچھ دیکھا وہ جھوٹ نہیں دیکھا جو کچھ اس نے دیکھا تم اس پر

لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ⑬ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ⑭ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ⑮ اِذْ

اس سے جھگڑتے ہو اور اس نے (یعنی رسول نے) اس کو دوسرے نزول کے وقت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا جس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ

يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ⑯ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ⑰ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

کے درخت پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا رسول کی نظر نہ تو کسی اور طرف جھکی اور نہ اپنے دائرہ استعداد سے آگے بڑھی اس نے اپنے پروردگار کے بڑے

الْكُبْرٰى ⑱ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ⑲ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ⑳ اَلَكُمُ

نشانات دیکھے ۵۱۵ تو کیا تم نے لات اور عزیٰ کو اور ایک اور تیسرے منات کو دیکھا ہے کیا تمہارے لئے

سورۃ النجم مکیہ

۵۱۴ — آیات ۱ تا ۵ — ستارہ کی قسم کھائی ہے۔ جب وہ سمت الراس سے ڈھل جاوے۔ اور آیت ۲ جواب قسم ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رسول صلعم مثل اُس آسمان کے روشن تارے کے ہیں جو سمت الراس سے ڈھل کر گم گشتگاں کی رہنمائی کرتا ہے اور آسمان سے مخلوق کی رہنمائی کے لیے اُترا ہے تم اُس کو ضلالت کی نسبت کرتے ہو۔ حالانکہ وہ اپنا علم ایک فرشتہ یعنی جبرائیل سے حاصل کرتا ہے جو فعلی لحاظ سے شدید القویٰ اور ذہنی لحاظ سے ذو مرہ ہے۔

۵۱۵ — آیات ۶ تا ۱۸ — ان آیات میں رسول صلعم کے عروج اور نزول کی کیفیت سمجھائی ہے۔ نظام شمسی ایک بیضوی شکل ہے۔ اور دو قوسوں پر مشتمل ہے۔ اوپر کا قوس اعلیٰ ملکوتی ہے اور نیچے کا قوس ادنیٰ ناسوتی۔ رسول صلعم افق ا ج ب پر ایسے مستولی ہوئے کہ اپنا وجود نہ رہا۔ اس کے بعد تدلّی کر کے یعنی لٹک کر ا ہ ب کی شکل میں دونوں قوس کا قاب یعنی وتر بن گئے۔ اور ملکوت اور ناسوت دونوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کا واسطہ ہو گئے۔ ا ج ب کا فیض حاصل کر کے ا د ب کو جہاں انسانی مخلوق ہے پہنچاتے ہیں حضور کے کمال کا نقطہ مرکز ہ پر ہے اور خط ا ب سے جتنے خط قوس اعلیٰ کی طرف کھینچے جاویں ان سب سے بڑا خط وہ ہے جو مرکز ہ سے کھینچا جاوے باقی خطوط اور انبیاء کی استعدادوں کے نمائندے ہیں۔ اسی نقطۂ مرکزی کو حقیقت محمدی سے اور فلاسفروں کی اصطلاح میں عقل اول سے تعبیر کرتے ہیں (باقی بر صفحہ ۵۴۱)
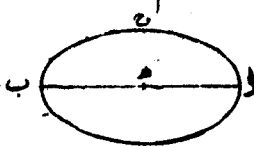
ج
ا ہ ب
د

رسول کا عروج و نزول

قاب قوسین کی حقیقت

الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَىٰ ﴿۲۱﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿۲۲﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ

بیٹے اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں یہ (بت) تو بے انصافی کی تقسیم ہے تو نرے نام ہیں

سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ

جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نہیں اتاری یہ تو صرف اٹکلوں اور

إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿۲۳﴾ أَمْ لِلْإِنْسَانِ

اور اپنے نفسوں کی خواہشوں پر چلتے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے تو ان کے پاس ہدایت کی باتیں آتی ہیں کیا انسان کو وہ

مَا تَمَنَّىٰ ﴿۲۴﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿۲۵﴾ وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي

مل سکتا ہے جو وہ تمنا کرے تو آخرت اور دنیا اللہ کے اختیار میں ہے اور کئی فرشتے ہیں آسمانوں میں جن کی سفارش کچھ کام

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿۲۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ

نہیں آتی مگر بعد اس کے کہ اللہ اجازت دے جس کے لئے چاہے اور پسند کرے جو لوگ آخرت پر

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ

ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو مؤنثوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس اس کا

عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿۲۸﴾ فَأَعْرِضْ عَنْ

کوئی علم نہیں وہ صرف گمان پر چلتے ہیں اور البتہ گمان حق کے سامنے کچھ کارآمد نہیں تو جو شخص ہماری یاد سے

مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۚ

روگردانی کرے اور دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ نہ چاہے اسکی پرواہ نہ کر ان کے علم کی رسائی وہاں تک ہے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿۳۰﴾ وَلِلَّهِ

تیرا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے رستہ سے بھٹکتا ہے اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستہ پر ہے اور جو

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے (پیدائش کی غرض یہ ہے) تاکہ ان لوگوں کو جنہوں نے برا کیا ان کے عمل کا بدلہ دے

أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿۳۱﴾ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ

اور ان لوگوں کو جنہوں نے نیکی کی انکو اچھا بدلہ دے (یعنی) ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے قصور (کر بیٹھے)

إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ

بیشک تیرا پروردگار وسیع مغفرت والا ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے جب تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم (ابنی ماؤں کے) پیٹوں میں

فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿۳۲﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي

پیٹوں میں بچے تھے تو تم اپنی پاکی مت جتاؤ وہ خوب جانتا ہے کہ کون پرہیزگاری کرتا ہے ۵۱۶ کیا تو نے اس شخص کو

ع ۲۵ ع ۲

(بقیہ صفحہ ۵۴۰) صوفیہ اس عروج و نزول کو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مختصر کیفیت ان واقعات کی بیان کی ہے جو حضور نے اپنے عروج میں مشاہدہ کیے۔ البتہ یہاں اس میں اختلاف ہے کہ لقد رآہ نزلۃ اخریٰ میں ضمیر کا مرجع کیا ہے بعض اللہ تعالیٰ کو مرجع اور بعض جبریل کو قرار دیتے ہیں۔ پہلی صورت میں کہتے ہیں حضور نے اللہ تعالیٰ کو قلب سے دیکھا اور دوسری صورت میں جبریل کو اس کی اصلی صورت پر دیکھا۔

---

۵۱۶ - آیات ۱۹ تا ۳۲ - مشرکین کی طرف توجہ کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت رسول صلعم نے تمام تعالیٰ (باقی بر صفحہ ۵۴۲)

تَوَلّٰی ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ

دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا سا دے کر اور سخت ہو گیا کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے پس (اس کا انجام) وہ دیکھ رہا ہے کیا اس کو خبر نہیں

بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴿۳۸﴾

دی گئی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور نیز ابراہیم کے (صحیفوں میں) جس نے (اللہ کا عہد) پورا کیا کہ کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ﴿۴۰﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ

اور یہ کہ انسان کے لئے اس کی سعی کے سوا اور کچھ نہیں اور ضرور اسکی کوشش آگے چل کر دیکھی جاویگی پھر اس کو اس کا پورا

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْکٰی ﴿۴۳﴾

پورا بدلہ دیا جاوے گا اور سب چیزوں کا انتہا تیرے پروردگار تک ہے اور وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ﴿۴۵﴾ مِنْ

اور وہی مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے اور وہی جوڑے پیدا کرتا ہے نر اور مادہ اس نطفہ سے جب وہ

نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَیْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰی ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی ﴿۴۸﴾

(رحم میں) پہنچایا جاتا ہے اور دوسری دفعہ پیدا کرنا اس پر لازم ہے اور وہی مالدار اور سرمایہ دار کرتا ہے

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰی ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا فَمَا اَبْقٰی ﴿۵۱﴾

اور وہی شعریٰ ستارے کا پروردگار ہے اور اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا اور ثمود کو اور (ان میں سے) کسی کو باقی نہ چھوڑا

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ کَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِکَةَ اَهْوٰی ﴿۵۳﴾

اور پہلے ان سے نوح کی قوم کو بھی بے شک وہی بڑے ظالم اور سرکش تھے اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی اسی نے پٹکا

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰی ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ﴿۵۶﴾

سو ان پر جو تباہی آئی سو آئی سو تو اپنے پروردگار کی کون نعمتوں میں شک کرے گا یہ (رسول) بھی اگلے ڈرانے والوں سے ایک ڈرانیوالا ہے

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

وہ آنیوالی گھڑی نزدیک آگئی ہے اللہ کے سوا اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

(بقیہ صفحہ ۵۴۱) کا مدبار دیکھا اس کی عظیم الشان مملکت دیکھی۔ تم نے دیکھا تو کیا دیکھا۔ اپنی دیویاں لات و عزیٰ منات دیکھیں۔ تمہارے زعم میں یہ بنات اللہ ہیں۔ اپنے لیے تو تم کو بیٹے پسند ہیں اور اپنے خالق کے لیے بنات تجویز کرتے ہو۔ یہ کیسی بھونڈی تقسیم ہے۔ یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباء نے اپنے معبودوں کے لیے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی معبودیت کے لیے کوئی سند نہیں اتری ان کی بنیاد ظنون پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے فائدہ کے واسطے رہنمائی کی باتیں اتاری ہیں۔ انسان کی تمنائیں دنیا میں کوئی کام نہیں بناتیں۔ دنیا اور آخرت اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے جو مانگتے ہو اسی سے مانگو۔ آسمان کے فرشتوں کی شفاعت جن کے نام یہ عورتوں کے نام پر رکھتے ہیں اللہ کے ہاں بغیر اذن اللہ کچھ کام نہیں آتی۔ فرشتوں کے متعلق ان کے اعتقادات کی بنیاد علم پر نہیں ظن پر ہے۔ حق کے مقابل ظنی بات کچھ کام نہیں آتی۔ مشرکوں کا علم دنیا کے امور سے آگے نہیں بڑھتا۔ آسمانوں اور زمین کا مالک اللہ ہے اور اس عالم کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ جو برا کریں ان کی بدی کے مطابق اور جو بھلا کریں ان کو ان کی نیکی سے بہتر جزا دے۔ نیکی کرنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خفیف گناہوں سے درگذر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مغفرت بڑی وسیع ہے وہ انسان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے۔ خاک سے اس کو پیدا کیا اور جنین کے طور پر اس کو ماں کے پیٹ میں رکھا جہاں حیض کے خون سے اس کی پرورش ہوئی پس اے انسان اپنے نفس کو پاک نہ ٹھہرا اور زبان سے اپنے نفس کی بڑائی اور پاکی کا اظہار نہ کر اللہ ہی جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾

اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور اس سے غفلت کرتے ہو تو اللہ کو سجدہ کرو اور اسکی بندگی کرو ۵۱۷

سورة القمر مكية وهي خمس وخمسون آية وثلث ركوعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ

وہ گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر یہ لوگ کوئی نشان دیکھیں تو روگردانی کریں اور کہیں کہ یہ تو جادو ہے

مُسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ

باطل اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے اور ہر ایک کام اپنی قرار گاہ پر جا ٹھہرتا ہے اور انکو ایسے واقعات

مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

پہنچ چکے ہیں جن میں تنبیہہ ہے کامل دانائی کی باتیں ہیں تو ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا تو ان کی پرواہ نہ کر جس دن بلانے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

والا ان کو ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی یہ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

گویا یہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں بلانے والے کی طرف دوڑے جائیں گے کافر کہیں گے کہ یہ تو بڑا سخت دن ہے ۵۱۸

---

۵۱۷ - آیات ۳۳ تا ۶۲ - اول تین آیات میں ایک شخص کا ذکر بطور نمونہ کیا ہے - اسلام کی طرف مائل ہوا کسی نے کہدیا کہ تم نے غلطی کی اگر مجھے کچھ صلہ دیدو تو تمہارا بوجھ میں اٹھالوں گا - اس پر وہ مرتد ہوگیا مگر ذمہ دار کو اس کا صلہ بھی پورا نہ دیا - اللہ تعالے آیت ۳۶ سے ۴۱ تک اس کے باطل خیال کی تردید کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم خلیل کے صحیفوں کا جو ان کا جد ہے حوالہ دے کر فرماتا ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا - وہ اسی قدر کا مالک ہے جو اس نے خود کمایا - اس کی اپنی کمائی دیکھی بھالی جائے گی اور اس کا پورا بدلہ دیا جاوے گا سب کام رب تک جاکر فیصلہ ہوتے ہیں - خوشی، غم، موت، حیات یہ ایک دوسری زندگی کا تقاضا کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ دنیا میں بعض کو بقدر کفایت دیتا ہے اور بعض کو اتنا کہ وہ خزانہ جمع کرتا ہے - باوجود ان سامانوں کے جو اس کو دیتا ہے یہ ناشکرگذار ستاروں کی پوجا کرتا ہے کہ ان کے اثر سے اپنی روزی بڑھائے - حالانکہ ستارہ کا مربی بھی اللہ تعالیٰ ہے - وہ اپنی ربوبیت پر بھی قادر نہیں ہیں - جن قوموں نے اللہ تعالے کی نعمتوں کا کفران کیا اور غیر اللہ کو اپنا رب قرار دیا - اللہ تعالے نے ان کا تخم مار دیا جیسا کہ عاد ثمود اور قوم نوح اور قوم لوط - یہ رسول اگلے نذیروں کی طرح ایک نذیر ہے - تمہارے اعمال کا نتیجہ عن قریب آنے والا ہے اس کو اللہ تعالے کے سوا کوئی ہٹا نہیں سکتا - تم اس پر بھی تعجب سے ہنستے ہو حالانکہ رونا چاہیئے - بچنا چاہتے ہو تو اللہ کو سجدہ کرو اور اسی کی بندگی کرو -

سورة القمر مكيّة

۵۱۸ - آیات ۱ تا ۸ - عرب کا انقلاب جو سطے قیامت ہے قریب آگیا اور چاند جو ان کا قومی نشان تھا پھٹ گیا پھر بھی یہ نہ سمجھے اور کہہ دیا جادو ہے - حق کی تکذیب کی اور اپنے جذبات پر اڑے رہے - ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے - ان کی تنبیہہ کے لئے کافی سامان کر دیا گیا اور حکمت کی باتیں پہنچا دی گئیں مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا - ایک پکارنے والے کی آواز (باقی بر صفحہ ۵۴۴)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اسکو جھڑکیاں دی گئیں تو اس نے

أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا

اپنی پروردگار کو پکارا کہ میں عاجز ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے موسلا دھار پانی کے لئے کھول دئے اور زمین کی سوتیں

الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ

بہا دیں تو دونوں پانی اس کام کے لئے جو مقدر کر دیا گیا تھا جمع ہو گئے اور ہم نے نوح کو اس (کشتی) پر جو تختوں اور کیلوں سے

وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ

بنائی گئی تھی سوار کر لیا جو ہماری نگرانی میں چلتی تھی یہ اس شخص کا بدلہ لیا گیا تھا جس کا انکار کیا گیا تھا اور ہم نے اس واقعہ کو ایک نشان (عبرت)

مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

رکھ چھوڑا ہے تو کوئی ہے جو اس کو یاد رکھے تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا

کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت پکڑے عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب اور ڈرانا (آخر) کیسا ہوا ہم نے ایک منحوس

عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ

دن میں ان پر زور کی آندھی چلائی جس کی نحوست ان سے منقطع نہ ہوئی وہ لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں

(بقیہ صفحہ ۵۴۳) یہ اپنی قبروں یعنی اپنے گھروں سے (جس گھر میں اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا جائے وہ قبر ہے) نکل کر دوڑتے جاویں گے منزل پر پہنچ کر سمجھیں گے کہ وہ ان کی عسرت کا دن ہے (جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے دیکھو نوٹ نمبر ۳) شق القمر جس کا یہاں ذکر ہے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اگر کوئی ستارہ اپنے مدار سے ذرہ بھر ادھر اُدھر ہو جاوے تو جملہ نظام عالم درہم برہم ہو جاوے کیونکہ یہ جملہ نظام کشش کہربائی کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط کر دیا گیا ہے کہ اگر ایک ستارہ بھی اپنے مدار سے سرکا دیا جائے تو ربط کہربائی کا میزان قائم نہیں رہ سکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری عقل میں جو چیز ناممکن معلوم ہوتی ہے یہ لازم نہیں کہ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج ہو۔ بیسیوں امور جو ہماری عقول میں ناممکن نظر آتے تھے اب ممکنات میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہاں کسی امر کو قدرت کے حوالے کر کے چھوڑ دینا معترض کے اطمینان کے لیے کافی نہیں۔ شق القمر کی کیفیت یوں بیان کی جا سکتی ہے خسوف میں چاند کے دو شق نظر آتے ہیں ایک منور دوسرا سیاہ، اگرچہ سیاہ درحقیقت سیاہ نہیں ہوتا۔ آفتاب اور مہتاب کے درمیان زمین حائل ہو جاتی ہے۔ یہ شق القمر ایک خاص قسم کا خسوف تھا۔ دو منور شقوں کے درمیان ایک چوڑا سیاہ خط نمودار ہو گیا تھا۔ جس سے قمر کی دو منور شقیں جُدا جُدا نظر آتی تھیں۔ اس پر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ یہ تو شق القمر نہ ہوا صرف نظر میں دو شق نظر آئے اور درحقیقت دو شق نہ تھے۔ یہ مسلّم ہے کہ یہ شق نظری تھا نہ حقیقی۔ مگر انسانی محاورات اکثر نظری ہیں نہ حقیقی۔ کہتے ہیں غربت الشمس وطلع الشمس۔ درحقیقت نہ آفتاب غروب ہوتا ہے نہ طلوع وہ تو اپنے مقام پر قائم ہے۔ آفتاب کے سامنے سے زمین کا پردہ اُٹھ جاتا ہے یا حائل ہو جاتا ہے۔ چند جہال کی تمنا پر نظام عالم میں غیر معمولی تغیر کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ جس امر کا مطالبہ تھا وہ اُنہوں نے دیکھ لیا اور نظام میں بھی کوئی تغیر نہ آیا اور سچ پوچھو تو سارے عالم میں انسان کے سامنے صورتیں ہی صورتیں ہیں حقیقت سے تو وہ بے خبر ہیں۔

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

کے (اُکھڑے) ہیں ۔ تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا (آخر) کیسا ہوا ۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت پانے کے لئے آسان کر دیا ہے

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ

کوئی ہے جو نصیحت پکڑے ۔ ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا ۔ اور کہا کہ کیا ہم ایک بشر کی پیروی کریں جو ہم میں سے

إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾

ایک ہی ہے اگر ایسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے ۔ کیا ہم میں سے اسی پر ذکر اتارا گیا ہے (ایسا نہیں) بلکہ وہ جھوٹا ڈینگیا ہے

سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ

کل جان لیں گے کہ جھوٹا ڈینگیا کون ہے ۔ ہم ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں ۔ تو تو انتظار کر اور

اصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى

صبر کر ۔ اور ان کو جتا دے کہ پانی ان کے درمیان بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک کی باری پر وہ حاضر ہوگی ۔ تو انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ

تو اس نے (اونٹنی پر) ہاتھ چلایا اور اس کی کونچیں کاٹ دیں ۔ تو میرا عذاب اور ڈرانا (آخر کار) کیسا ہوا ۔ ہم نے ان پر ایک چیخ کی آواز بھیجی ۔ تو وہ روندی ہوئی باڑ کی

الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ

طرح ہو گئے ۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت پکڑے ۔ لوط کی قوم نے ڈرانے والوں کو

بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ

جھٹلایا ۔ ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط کے گھر والوں کے ۔ ہم نے ان کو صبح کے وقت اپنے فضل سے بچا لیا

عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

جو شکر کرتا ہے ہم اس کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ۔ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تو انہوں نے اس کے ڈرانے میں شک کیا

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

اور انہوں نے اس سے اس کے مہمانوں کے حوالہ کر دینے کا مطالبہ کیا ۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں موند دیں سو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو ۔ اور صبح

صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

سویرے ان پر نہ ٹلنے والا عذاب آیا ۔ سو میرا عذاب اور ڈرانا چکھو ۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا

آسان کیا ہے کیا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے ۔ اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے آئے ۔ انہوں نے ہمارے سارے نشانات جھٹلائے

فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

تو ہم نے ان کو ایسا پکڑا جیسا ایک زبردست صاحب قدرت پکڑتا ہے ۔ کیا تمہارے منکر ان لوگوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا تمہارے لئے خدا کے صحیفوں میں معافی لکھی ہے

ع ۲ ۸ ‏— ع ۱۸ ۹

۵۱۹ ۔ آیات ۹ تا ۴۳ ۔ اہل مکہ نے معجزہ بھی دیکھ لیا ۔ انذار بھی سن لیا پر حضرت رسول صلعم اور مومنوں کو ایذا دینے میں کوئی کمی نہ کی اور ضرورت پڑی کہ گذشتہ قوموں کی تباہی سے جنہوں نے انہیں جیسے کام کیے تھے اُن کو پھر آگاہ کیا جاوے چنانچہ ان کو قوم نوح اور قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط اور فرعون اور اس کی آل کا انجام سنایا گیا جس کا ذکر کئی دفعہ آ چکا ہے ۔ ان واقعات کے آخر میں اللہ تعالیٰ عرب کو ان الفاظ سے تنبیہہ کرتا ہے اکفارکم خیر من اولئکم ام لکم براۃ فی الزبر آیا تمہارے کافروں میں ان ہلاک شدہ کافروں کی نسبت کوئی خوبی ہے یا اللہ تعالیٰ کے نوشتوں میں تمہارے لیے کوئی برارت لکھی جا چکی ہے تم اپنے جتھے پر مغرور نہ رہو تم سب (باقی بر صفحہ ۵۴۶)

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ

کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہیں ایک دوسرے کو بچانے والے یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے مگر وہ گھڑی

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

ان کے لئے موعود ہے اور وہ گھڑی نہایت سخت اور تلخ ہے بیشک گنہگار گمراہی اور دکھ میں ہیں جس دن

يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

وہ آگ میں اپنے منہ کے بل گھسیٹے جاویں گے (کہا جاویگا) دوزخ کی آگ کا چھونا چکھو ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ کے ساتھ

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن

پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم تو ایک بات ہوتی ہے جیسا آنکھ کا جھپکنا اور ہم نے تمہارے جیسی کئی جماعتوں کو ہلاک کر دیا ہے تو کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

ہے جو نصیحت پکڑے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ ان کے صحیفوں میں درج ہے اور ہر چھوٹا بڑا کام لکھا ہوا ہے بے شک پرہیزگار

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

باغوں اور نہروں میں عزت کے مقام میں قادر بادشاہ کے پاس ہوں گے

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾ الشَّمْسُ وَ

اس اللہ نے جو اپنی مخلوق کی تمام ضروریات مہیا کرنیوالا ہے یہ قرآن تعلیم کیا ہے ف ۵۲۰ اس نے انسان کو پیدا کیا اس کو اپنا مافی الضمیر دوسرے کے آگے بیان کرنا سکھایا سورج اور

(بقیہ صفحہ ۵۴۵) شکست کھا کر بھاگیں گے۔ تمہارے لیے یہ ساعت موعود ہے۔ اور یہ بڑی مصیبت کی گھڑی اور بڑی تلخ ہے۔ چنانچہ شروع میں اس کا ذکر آچکا ہے۔ آخر میں غافل قوم کو پھر جتایا ہے کہ اس تاخیر سے جو عذاب کے آنے میں واقع ہو رہی ہے یہ نہ سمجھیں کہ انذار اور تخویف کی کوئی حقیقت نہیں اللہ تعالیٰ کے کام ایک قانون کے ماتحت ہوتے ہیں جب وقت آتا ہے اور اللہ کا حکم صادر ہو جاتا ہے تو اس کی تعمیل میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے جیسی کئی قومیں جیسا کہ تم اب پیش پیش ہو ہلاک کر دیں۔ کوئی نصیحت پذیر ہستی بھی تم میں باقی ہے یا نہ۔ تمہارے چھوٹے بڑے کام تو سب لکھے جا چکے ہیں۔

سورۃ الرحمٰن مکیّہ

(۵۲۰) اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شمار کیا ہے اور خطرناک مواقع سے بھی ڈرایا ہے اور ہر ایک کے آخر میں الفاظ سے تنبیہہ کی ہے فبای آلاء ربکما تکذبٰن کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تفسیر طلب آیات کی تفسیر میں ذیل میں بہ ترتیب لکھ دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جوش میں آئی اور لوگوں کو تاریکی سے نکالنے کے لیے قرآن سکھایا۔ انسان کی پیدائش بھی اور اس کو اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لیے نطق سکھانا یہ بھی اسی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے۔ محسوسات کا علم حاصل کرنے کے لیے انسان نور کا محتاج ہے جو آفتاب اور ماہتاب کے ذریعہ سے آتا ہے اور یہ دونوں اپنے اپنے مدار پر محسوسات پر روشنی ڈالنے کے لیے (باقی بر صفحہ ۵۴۷)

الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ

چاند ایک حساب کے ساتھ گردش کرتے ہیں اور ستارے اور درخت اسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس نے آسمان کو اونچا رکھا ہے اور (قائم کیا)

الْمِيزَانَ ﴿۷﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿۸﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

ترازو قائم کر دیا ہے تاکہ تم اس ترازو میں کمی بیشی نہ کرو اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم رکھو اور ترازو میں کمی نہ

الْمِيزَانَ ﴿۹﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾

کرو اور اس نے مخلوق کے لئے زمین کو ایک مناسب مقام پر رکھا اس میں میوے ہیں اور گابھوں والے کھجور کے درخت ہیں

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ

اور بھوسے والے اناج ہیں اور خوشبودار پھول ہیں پس تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے اس نے انسان کو

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿۱۵﴾

ٹھیکری جیسی بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو آگ کی لو سے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

تو تم اپنے پروردگار کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ دو مشرقوں کا رب ہے اور دو مغربوں کا رب ہے تو تم اپنے پروردگار

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾

کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر چلائے ہیں جو آپس میں ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے آگے نہیں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

بڑھ سکتے تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں میں سے کس کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی

(بقیہ صفحہ ۵۴۶) گردش کرتے رہتے ہیں جن کی حرکات ریاضی کے اصول کے ماتحت ہیں۔ جیسے کہ نظر کو اس نور کی ضرورت تھی۔ عقلی اور نظری علوم کے لیے بھی عقل کو ایک روشنی کی ضرورت ہے جو پاک ہستیوں کے ذریعہ دی جاتی ہے جو شمس اور قمر کے نمونہ پر ہوتے ہیں۔ آسمان کے تارے اور زمین کی نباتات انسان کی جسمانی حاجات کے پورا کرنے کے لیے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس خدمت کو اللہ تعالٰے نے سجدہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ خدمتِ خلق اللہ تعالٰی کی عبادت ہے۔ آسمان جہاں انسان کی قسمتوں کا فیصلہ ہوتا ہے وہ انسان کی دسترس سے بہت بلند رکھا گیا ہے۔ وہاں ایک میزان ہے کبھی اس کا ایک پلڑا بلند ہوتا ہے کبھی دوسرا قسمتیں اسی پر فیصلہ ہوتی ہیں۔ رسول صلعم فرماتے ہیں بیدہ المیزان یرفع القسط ویخفضہ۔ کسی چیز کے وجود میں آنے کے لیے اسباب متعارض ہوتے ہیں تو وہ چیز جا قریب الخیر ہوتی ہے وہ وجود میں آتی ہے اور کبھی اقوی اسباب کی رعایت کی جاتی ہے۔ بہرحال جس کا وجود احق ہوتا ہو وہی وجود میں آتی ہے اسی کا نام میزان ہے اور اسی کا نام شان ہے جس طرح آسمان پر ایک میزان ہے اسی طرح زمین پر کئی میزان ہیں سب اشیا اپنی اپنی میزان کے مطابق وجود میں آتی ہیں تمہارے لیے یہ ہدایت ہے کہ اشیا کے وجود میں لانے کے لیے میزان میں طغیان نہ کرو ورنہ کامیابی نہیں ہوگی۔ ایک میزان انسان کے اندر ہے۔ اس کے دو پلڑے ہیں۔ ایک ملکیت دوسرے بہیمیت۔ ان کو طغیان سے بچانے کے واسطے اللہ تعالٰے نے عقل دی ہے ہر ایک اپنا تقاضا پورا کرنا چاہتا ہے ان کا توازن قائم رکھو بذریعہ عقل۔ ملکیت آسمانی ہے اور بہیمیت زمینی۔ اگر زمین کو میزان کے مطابق تیار کیا جاوے تو اس سے گوناگوں میوے اور غلے اور پوشاک اور ریحان حاصل ہوتے ہیں اسی طرح قوتِ بہیمی کی تربیت میزان کے مطابق کی جائے تو نفسِ حیوانی سے جو اس کا مرکز ہے بوقلموں اخلاقِ حسنہ پیدا ہوتے ہیں۔ انسان کی تکمیل کے لیے ایک میزان خارج میں بھی ہے جس کا ایک پلڑا ملائک ہیں اور دوسرا جن کہو یا شیاطین۔ یہ دونوں نیکی اور بدی کا الہام کرتے رہتے ہیں۔ ان کا توازن نگاہ رکھنا بھی ضروری ہے۔ زمین سے انسان کے بقا کے لیے مایحتاج پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالٰی نے ایک میزان رکھی ہے ایک پلڑا مشرقین ہیں اور دوسرا پلڑا (باقی برصفحہ ۵۴۸)

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں ۔ بلند ہوتے ہیں اسی کے ہیں ۔ اور سمندر میں جہاز جو پہاڑوں کی طرح ۔ نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے

٢٥ ع

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ
جو صاحب جلال اور ۔ باقی رہیگی ۔ اور تیرے پروردگار کی ذات ۔ فنا ہونے والا ہے ۔ جو کچھ زمین پر ہے ۔ ہے کس کو جھٹلاؤ گے

الْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ہر آن ۔ اسی سے مانگتے ہیں ۔ ہے ۔ جو آسمانوں اور زمین میں ۔ توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ۔ صاحب کرم ہے

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾
اے دو بوجھل گروہو ہم عنقریب تمہارے لئے فارغ ۔ توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ۔ اسکی الگ شان ہے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
اور زمین کے کناروں سے ۔ ہو سکے کہ آسمانوں ۔ اے گروہ جن اور انسان اگر تم سے ۔ توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ۔ ہونگے

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے ۔ مگر تم بغیر کسی قوت کے نہیں نکل سکتے ۔ تو نکل جاؤ ۔ نکل بھاگو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
توتم اپنے پروردگار کی نعمتوں ۔ دفع نہیں کرسکو گے ۔ توتم اس کو ۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں بھیجا جائے گا ۔ کس کو جھٹلاؤ گے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
توتم اپنی پروردگار کی نعمتوں ۔ لال ہو جاوے گا ۔ جب آسمان پھٹ جائے گا اور تیل کی طرح پتلا ہو کر ۔ سے کس کو جھٹلاؤ گے

(بقیہ صفحہ ٥٤٣) مغربین۔ ان پلڑوں میں ذرہ بھر فرق نہیں پڑتا۔ ان کے دورہ سے موسم پیدا ہوتے ہیں جو انسان کے لیے ان کا رزق مہیا کرتے ہیں۔ جو اس میزان کو نگاہ میں نہیں رکھتا وہ اپنا رزق پیدا نہیں کر سکتا۔ ایک اور میزان تمہارے کام کے لیے بنایا ہے جس کا ایک پلڑا زمین کا سمندر ہے اور دوسرا ہوا کا۔ ان دونوں کے درمیان ایسا توازن رکھا ہے کہ ایک دوسرے پر طغیان نہیں کر سکتا۔ اور اس توازن کے سبب سے ان میں سے لولو اور مرجان پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملکیت اور بہیمیت آسمانی اور زمینی سمندروں کی طرح ہے جس کے توازن سے اخلاق کے لولو اور مرجان پیدا ہوتے ہیں۔ ایک اور میزان کی طرف نظر کرو جس کے دو پلڑے ہیں۔ پانی اور لکڑی یا لوہا وغیرہ۔ توازن قائم نہ رکھا جائے تو بھاری چیز پانی میں ڈوب جاتی ہے۔ مگر توازن قائم رکھ کر کشتیاں اور جہاز بنائے جاویں تو کس قدر فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے کیسا ایک زریں اصل بیان کیا ہے۔ ان لا تطغوا فی المیزان جس پر عمل کرنے سے انسان فوائد شتّٰی حاصل کر رہا ہے فتبارک اللہ رب العالمین۔

اس نظام کے استحکام پر نظر کر کے یہ خیال نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ نظام ابدی ہے۔ اس میں جتنی چیزیں ہیں سب معرض فنا میں ہیں۔ جب اس کے اجزا معرض فنا میں ہیں تو اس کا کل بھی معرض فنا میں ہے۔ صرف اللہ تعالٰی ذو الجلال و الاکرام کی ذات باقی رہے گی۔ اس کی ذات پاک پر کوئی تغیر نہیں آتا۔ چونکہ مخلوق کی شانیں ہر آن تبدیل ہوتی رہتی ہیں اس لیے اس کے فیوض بھی جو مخلوقات کی شان کے مطابق اترتے ہیں بدلتے رہتے ہیں۔ اس کی مثال ایک آئینہ کی مثال ہے جس قسم کی صورت اس کے سامنے ہوتی ہے وہ ہی اس کے اندر نظر آجاتی ہے۔ حالانکہ آئینہ میں کوئی تغیر نہیں آتا (باقی بر صفحہ ٥٤٩)

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کس کس کو جھٹلاؤ گے — تو اس دن انسانوں اور جنوں سے ان کے گناہوں کی بابت پوچھا نہیں جاوے گا — تو تم اپنے پروردگار

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — گنہگاروں کو ان کے نشانوں سے پہچانا جائے گا — پھر ان کو انکی پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جاویگا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ — معانقۃ لازم

تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — یہ وہ دوزخ ہے جس کو گنہگار لوگ جھٹلاتے ہیں — اس دوزخ اور

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ — ع ۲ ۱۲

کھولتے ہوئے پانی کے درمیان پھرتے رہیں گے — تو تم اپنی پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے

جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کھڑا ہونے سے ڈرتا ہو اس کے لئے دو باغ ہیں — تو تم اپنی پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — وہ دونو باغ بہت شاخوں والے ہونگے — تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

کس کس کو جھٹلاؤ گے — ان دونو میں دو چشمے جاری ہوں گے — تو تم اپنی پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — ان دونوں میں ہر ایک

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ

میوہ کے دو قسم ہوں گے — تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — بہشتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے

اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ

استر تافتے کے ہونگے — اور دونوں باغوں کے پھل جھکے ہوئے ہونگے — تو تم اپنی پروردگار کی نعمتوں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے — ان میں نیچی نگاہ رکھنے والی

(بقیہ صفحہ ۵۴۸) اس طریق پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کل یوم ھو فی شان حضرت رسول صلعم فرماتے ہیں من شانہ ان یغفر ذنبا ویفرج کربا ویرفع قوما ویضع قوما اٰخرین (ابن ماجہ)۔ آگے جاکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای معشر الجن والانس کئی میزائیں توازن کے لیے تمہارے ہاتھوں میں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم سے حساب لینے کے لیے جلد متوجہ ہوگا۔ تم اس دنیا میں جس میں رہتے ہو حوالاتیوں کی طرح بند ہو۔ تم کو یہ طاقت نہیں کہ اس میں سے باہر نکل جاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے قبضہ سے تم کسی طرح نہیں نکل سکتے۔ اس کے بعد آخر تک نیک اور بد دونوں فریقوں کی جزا اور سزا کا ذکر کیا ہے۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں جن اور انس دونو کو مخاطب کیا ہے اور منبہ آیت کو ۳۱ دفعہ دہرایا ہے جن نعما کا ذکر کیا ہے اس میں دونوں ہستیاں شریک ہیں۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ دونوں کی تخلیق کی غرض متحد ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یہ دونوں اسی زمین پر رہتے ہیں اور ان میں تصادم نہیں ہوتا۔ بینھما برزخ لا یبغیان چونکہ آنکھ ان کا اصلی وجود دیکھ نہیں سکتی اس واسطے ایک طائفہ کو ان کے وجود میں شک رہا ہے۔ اس زمانہ کے انکشافات کی فہرست میں ان کا نام بھی آگیا ہے تاہم ضروری ہے کہ ان کا کچھ مختصر حال لکھ دیا جائے۔ ان میں بھی انسانوں کی طرح مختلف اقوام ہیں۔ کچھ قوی ہاتھیوں کی طرح بھاری جسم کے جن کو دیو کہتے ہیں۔ بعض چھوٹے قد کے غاروں اور پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ ان کو بھوت کہتے ہیں۔ بعض انسانی قد کے ہیں اور خوبصورت ان کو پریزاد کہتے ہیں۔ یہ انسانوں کے ساتھ گھروں میں رہتے ہیں۔ ان تینوں کو جن کہتے ہیں۔ ان کا نظام انسانوں کی طرح ہے۔ ان میں بادشاہ اور امرا اور اعزہ مثل انسانوں کے ہیں۔ بھوت پری زادوں کے خدام ہیں اور مزارعان۔ ان میں جنگ بھی ہوتی ہے اسلحہ بھی رکھتے ہیں دولت بھی رکھتے ہیں جن کو انسان استعمال نہیں کرسکتے۔ انسان ان سے (باقی برصفحہ ۵۵۰)

الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (٥٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٧) كَأَنَّهُنَّ
ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے ہاتھ لگایا ہے تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے گویا کہ وہ

الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (٥٨) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٩) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا
یاقوت اور مونگے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے کیا نیکی کا بدلہ سوا نیکی کے کچھ اور ہو

الْإِحْسَانُ (٦٠) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦١) وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (٦٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ
سکتا ہے تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے اور ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہیں تو تم اپنے پروردگار کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٣) مُدْهَامَّتَانِ (٦٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٥) فِيهِمَا عَيْنَانِ
نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے وہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے اور ان دونوں میں دو چشمے

نَضَّاخَتَانِ (٦٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٧) فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ (٦٨) فَبِأَيِّ
ابل رہے ہوں گے تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں میوے ہوں گے اور کھجوریں اور انار تو تم اپنے

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٩) فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (٧٠) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧١) حُورٌ
پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے حوریں

مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (٧٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٣) لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ
ہوں گی جو خیموں میں بند ہوں گی تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے ان سے پہلے ان کو نہ تو کسی انسان نے اور نہ کسی

لَا جَانٌّ (٧٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٥) مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (٧٦)
جن نے ہاتھ لگایا ہوگا تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے (اہل جنت) سبز قالینوں اور نفیس فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٧) تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (٧٨) ع
تو تم اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کس کو جھٹلاؤ گے تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو صاحب جلال اور صاحب کرم ہے

رکوع ۳ ۱۴

(بقیہ صفحہ ۵۴۹)

استخدام کر سکتے ہیں۔ مگر ان طرق سے جو ان کے بتائے ہوئے ہیں۔ انسان کی زبان بولتے ہیں۔ ان سے گفتگو کے دو طریق ہیں۔ اول یہ کہ انسانی جسم دھار کر گفتگو کریں۔ یا انسانی جسم پر تصرف کرکے اس کی زبان کے ذریعہ گفتگو کریں۔ یہ وجہ ہے کہ ان کے معمول بعض اوقات وہ زبان بولتے ہیں جو وہ خود نہیں جانتے۔ جنات کی ایک اور قسم ہے جس کو شیطان کہتے ہیں۔ یہ ابلیس کی ذریت ہیں۔ اور جنات کی نسبت جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے بہت لطیف ہیں یہاں تک کہ انسان کے اندر خون کی طرح سرایت کر جاتے ہیں۔ ان کا کام انسان اور جنات کو بدی کے وسوسے ڈالنا ہے۔ یہ ان ملائک ارضی کے جو میں رہتے ہیں جو عناصر کے بخارات لطیفہ سے مخلوق ہوئے ہیں۔ اور جن کا کام الہام خیر ہے۔ یہ شیطان کے مقابل ہیں اور شیطان انہی عناصری ملائک کے زمرہ میں شمار ہوتے ہیں جن کو آدم کے لیے سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ ان ملائک کو ملاء الاسفل کہتے ہیں۔ شیاطین کی رسائی ملاء الاعلیٰ تک نہیں ہوتی صرف ملاء الاسفل تک ہے۔

سورة الواقعة مكية وهي ست وتسعون آية وثلث ركوعات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمت سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ وقف لازم

جب واقع ہونے والی واقعہ ہو جاوے گی (یعنی قیامت) اس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں وہ نیچے گرانے والی اور اٹھانے والی ہوگی جب زمین

الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا

بڑے زور سے ہلائی جاوے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جاویں گے اور غبار ہو کر اڑیں گے اور تم تین قسم

ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ

ہو گے (ایک) داہنے ہاتھ والے (سو) داہنے والوں کا کیا کہنا اور (ایک) بائیں ہاتھ والے (سو) بائیں ہاتھ والوں

الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾

کی کیا بری حالت ہے اور ایک آگے بڑھنے والے سو یہ سب سے آگے ہوں گے وہ لوگ اللہ کے مقرب ہیں نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ

ان میں بڑا گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلوں میں سے ہوں گے جڑاؤ تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ

عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ

لگائے (بیٹھے) ہوں گے ان کے پاس ہمیشہ ایک حالت میں رہنے والے لڑکے آبخورے اور لوٹے اور

وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا

صاف شراب کے جام لئے ہوئے (لے جاتے ہوں گے) جن سے نہ تو دردِ سر ہو اور نہ بکواس لگے اور میوے جو وہ پسند

يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کا جی چاہے اور خوبصورت حوریں ڈھکے ہوئے موتیوں

الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾

کی طرح یہ بدلہ ہے ان نیک عملوں کا جو وہ کرتے رہے وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات

إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ

سوائے سلام سلام کی آواز کے اور داہنے ہاتھ والے سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا بے کانٹے کی بیریوں

مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ

میں اور لدے ہوئے کیلوں میں اور لمبی لمبی چھاؤں میں اور پانی کے جھرنوں میں اور بہ افراط پھلوں

كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ

میں جو نہ ناغہ ہوں اور نہ روک ٹوک ہو اور اونچے فرشوں میں (ہوں گے) ہم نے ان حوروں کو جدید پیدائش

إِنشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ ع ١٤

دیکر کھڑا کیا ہے اور ہم نے ان کو کنواریاں بنایا محبت کرنے والیاں اور بہشتیوں کے ہم عمر داہنے ہاتھ والوں کے لئے ان میں کثرت سے اگلے

الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي

لوگ ہوں گے اور کثرت سے پچھلے بھی اور بائیں ہاتھ والے سو بائیں ہاتھ والوں کا کیا حال لو میں

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ (۴۲) وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ (۴۳) لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ (۴۴) اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

اور کھولتے پانی میں اور کالے دھوئیں کے سائے میں نہ ٹھنڈا ہوگا نہ آرام دینے والا یہ لوگ اس سے پہلے آسودہ تھے

مُتْرَفِيْنَ (۴۵) وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ (۴۶) وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا

اور بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (۴۷) اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ (۴۸) قُلْ اِنَّ

مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے (ایسی حالت میں) کیا ہم اٹھا کھڑے کیے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادے (بھی) بیشک

الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ (۴۹) لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (۵۰) ثُمَّ اِنَّكُمْ

اگلے اور پچھلے ضرور اکٹھے کئے جاویں گے مقرر دن پر پھر تم اے گمراہو

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ (۵۱) لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ (۵۲) فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا

جھٹلانے والو تھوہر کے درخت سے کھاؤ گے اور اسی سے اپنے پیٹوں کو

الْبُطُوْنَ (۵۳) فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ (۵۴) فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (۵۵) هٰذَا

بھروگے پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پیوگے تو پیاسے اونٹ کی طرح پانی پیوگے جزا کے

نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ (۵۶) نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ (۵۷) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ (۵۸)

دن ان کی یہ ضیافت ہے ۵۲۱ ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو تم (دوسری پیدائش) کو کیوں سچ نہیں مانتے کیا تم نے دیکھا جو تم رحم میں پہنچاتے

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ (۵۹) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ

ہو کیا تم اسکو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں ہم نے تمہارے درمیان موت مقرر کر رکھی ہے

بِمَسْبُوْقِيْنَ (۶۰) عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (۶۱) وَلَقَدْ

اور ہم عاجز نہیں کہ تمہاری مثل بدل کر لائیں اور تم کو ایسی صورت میں پیدا کریں جو تم نہیں جانتے اور ضرور

عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ (۶۲) اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ (۶۳) ءَاَنْتُمْ

تم پہلی پیدائش جان چکے ہو تو تم کیوں ان واقعات کو یاد نہیں رکھتے کیا تم نے دیکھا جو تم بوتے ہو کیا اسکو

تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (۶۴) لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ (۶۵)

تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسکو چورا چورا کر دیں تو تم باتیں بناتے رہ جاؤ

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (۶۶) بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ (۶۷) اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ (۶۸)

کہ ہم تاوان میں آگئے بلکہ ہم (فائدہ سے) محروم رہ گئے کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پیتے ہو

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ (۶۹) لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا

کیا تم نے اسکو بادل سے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسکو کھاری بنا دیں تو تم

سورۃ الواقعہ مکیہ

۵۲۱ - آیات ۱ تا ۵۶ - ان میں قیامت کے حالات کی جو ضرور آنے والی ہے کچھ تفصیل کی گئی ہے۔ یہ بعض کو بلند بعض کو پست کر دے گی۔ اس کے قائم ہونے سے پہلے زمین ہموار کر دی جائے گی۔ اور پہاڑوں کو غبار بنا دیا جائے گا انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ اصحاب المیمنہ، اصحاب المشئمہ، مقربین۔ ان میں سے ہر ایک کا مقر بیان کیا ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں کئی دفعہ آچکا ہے۔

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ

کیوں شکر نہیں کرتے — کیا تم نے وہ آگ دیکھی — جو تم سلگاتے ہو — کیا اس کا درخت (یعنی لکڑیاں)، تم نے پیدا کیا ہے — یا ہم

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

پیدا کرنے والے ہیں — ہم نے درخت کو ایک یادداشت اور مسافروں کے لئے برتنے کا سامان بنایا ہے — تو اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح

الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

کر ۵۲۲ — میں ستاروں کے ٹوٹنے کے وقت کی قسم کھاتا ہوں ۵۲۳ — اور اگر تم کو علم ہو تو یہ ایک بھاری قسم ہے — وہ چیز جو

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

آسمان سے اتر رہی ہے وہ قرآن کریم ہے — جو محفوظ کتاب میں ہے — اس کو سوائے پاکوں کے — کوئی نہیں چھوتا

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ

یہ جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا ہے — کیا اس کلام (کے قبول کرنے) میں تم — سستی کرتے ہو — اور تم اپنا نصیب

ع ۲ — ۱۵

منکرین قیامت کو تنبیہ

۵۲۲ - آیات ۵۷ تا ۷۴ - منکرینِ قیامت کو تنبیہ کی ہے اور اپنی قدرت کے مظاہر پیش کیے ہیں - پہلی پیدائش اللہ کی طرف سے ماننے سے دوسری پیدائش سے بلحاظِ قدرت انکار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ منکرینِ بعثتِ ثانی سے چند سوال اپنی قدرت کی طرف متوجہ کرنے کے واسطے کرتا ہے۔ (۱) نطفہ سے تم انسان بناتے ہو یا ہم (۲) تمہارے درمیان موت ہم نے مقدر کی ہے اور ہم عاجز نہیں کہ تم کو ایک اور جسم کے ساتھ جو دنیا کے جسم کی مثال ہو مبعوث کریں اور ایسے عالم میں لے جاویں جو تمہارا دیکھا بھالا ہوا نہیں (۳) تم جو بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اور پھر تم کو یہ قدرت بھی نہیں کہ پکی کھیتی سے بھی ضرور فائدہ اٹھا سکو۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو چورہ کر دیتا ہے اور تاوانی ہو کر حیران رہ جاتے ہو۔ (۴) پانی جو تم پیتے ہو آیا تم اس کو بادلوں سے اتارتے ہو یا ہم - ہم چاہتے تو اس کو کھاری رہنے دیتے۔ ہے تو یہ در اصل کھاری پانی بخارات بن کر اوپر چڑھتا ہے تو نمک کے اجزا سمندر میں رہ جاتے ہیں اور صرف خالی پانی اوپر چڑھتا ہے - اس نعمت کا بھی تم شکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے کھاری پانی کو صاف کرنے کے لیے کتنی بڑی مشین لگائی ہوئی ہے (۵) آگ جو تم روشن کرتے ہو اس کا درخت تم نے اگایا ہے یا ہم نے۔ یہ جنگل میں رہنے والوں کے لیے کیسی آرام دہ چیز ہے اور یہ انسان کے اپنے اندرونی نظام کے لیے ایک تذکرہ ہے۔ ان نعمار کے شکریہ میں اپنے ربِ عظیم کا نام احترام کے ساتھ یاد کرو (رسول صلعم نے فرمایا ہے اس کو رکوع میں پڑھا کرو) آگ کا درخت تشریح طلب ہے۔ درخت آفتاب کی حرارت اپنے اندر جذب کرتا رہتا ہے اسی واسطے اس کو حرارت کی بوتل کہتے ہیں یہی حرارت جو اس نے اپنے اندر محفوظ رکھی ہوئی ہے جب اس کی لکڑی کو آگ دکھائی جاتی ہے تو وہ حرارت آگ کے شعلوں کی صورت میں ظاہر ہو کر لکڑی کو راکھ بنا دیتی ہے۔ انسان کے لیے اس میں یہ تذکرہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کے نتائج اپنے اندر جمع کرتا رہتا ہے قیامت میں یہی محفوظ ذخیرہ جنت یا جہنم کی شکل میں نمایاں ہوگا عامل کی راحت یا الم کا باعث ہوگا۔

مواقع النجوم کی قسم

۵۲۳ - آیت ۷۵ - مواقع النجوم سے مراد جو میں ستاروں کے شہابِ ثاقب کی صورت میں نمودار ہونے کا وقت ہے اور جواب قسم انہ لقرآن کریم ہے - انہ کی ضمیر اس اہم امر کی طرف راجع ہے جس کے سبب سے کفار کے زعم میں ستارے مظاہر کر رہے ہیں اس کا مفہوم یہ ہوا کہ شہابِ ثاقب جو کثرت سے ٹوٹ رہے ہیں تمہارے عندیات کے مطابق دنیا میں کوئی عجیب کام ظہور میں آ رہا ہے۔ پس جو عظیم کام ہو رہا ہے وہ قرآنِ کریم کا نزول ہے جس کو صرف پاک لوگ چھوئیں گے کہ وہ پاک چشمہ سے نکلا ہے۔ تم اس عظیم شے کی قدر نہیں کرتے تمہارے حصہ میں اس کی تکذیب آئی ہے۔ یہ اس مالک کا فرمان ہے جس کے تم بندے ہو تم ایسی آزاد ہستی نہیں ہو کہ تمہارے اعمال کی پرسش نہ ہو۔ اگر تمہارا اختیار ہوتا تو تم روح کو جسم سے خارج ہونے کے مانع ہوتے سو تم نہ اپنی حیات پر نہ ممات پر قادر ہو۔ پھر تینوں گروہوں کی جزا سزا کو دہرایا ہے۔

رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾

یہ ٹھیراتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو — تو جب جان گلے میں آ پہنچتی ہے — اور تم اس وقت دیکھتے رہ جاتے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾

اور ہم تمہاری نسبت اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم کو دکھائی نہیں دیتا — تو تم اگر کسی کے ماتحت نہیں اور خود مختاری کے دعویٰ میں

تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ

سچے ہو تو اس جان کو کیوں بدن میں لوٹا نہیں دیتے — پھر اگر (مرنے والا) اللہ کے مقربوں میں سے ہو — تو اس کے لئے آرام اور رزق

وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ

اور نعمتوں کے باغ ہیں — اور اگر وہ دہنے ہاتھ والوں میں سے ہے — (تو اس سے کہا جائے گا) تو جو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے

الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَ

تجھ پر سلام ہو — اور اگر وہ جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے — تو اس کی ضیافت گرم پانی سے ہے — اور

تَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع

دوزخ میں داخل کرنا ہے — بیشک یہ بات یقیناً سچ ہے — تو اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کر

سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

جو (مخلوق) آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے — آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَ

اسی کی ہے — وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے — وہ سب سے اول اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

سب سے مخفی ہے — اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے — وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

پیدا کیا پھر عرش پر جا بیٹھا (یعنی اس عالم پر حکمرانی کرنے لگا) وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

چیز اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ

کرتے ہو وہ اس کو دیکھ رہا ہے — آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے — اور سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں — وہ رات کو

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا

دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے خیالات سے بھی آگاہ ہے ٥٢٤ — اللہ اور اس کے

سورۃ الحدید مدنیہ

٥٢٤ — آیات ٢ تا ٦ — تمہید اس مضمون سے کی ہے ظہورِ عالم سے قبل علم الٰہی میں جملہ اشیا کے حقائق موجود (باقی بر صفحہ ٥٥٥)

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال سے خرچ کرو جس میں اس نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور

اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

خرچ کیا ان کے لئے بڑا اجر ہے اور کیا وجہ ہے کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تم کو بلاتا ہے کہ تم اپنے

لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ

پروردگار پر ایمان لاؤ اور یقیناً اس نے تمہارا عہد لیا تھا اگر اس عہد پر تمہارا ایمان ہے وہی ہے جو اپنے بندے پر

عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ

کھلے کھلے احکام اتارتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے اور بیشک اللہ تم پر بڑا

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

مہربان رحم کرنے والا ہے اور کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کے رستہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین کا سب مال

وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ

اللہ کے لئے رہ جاتا ہے جن لوگوں نے تم میں سے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑے دوسروں سے برابر نہیں وہ لوگ درجوں کے لحاظ

دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

سے بہت بلند ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے پیچھے خرچ کیا اور لڑے اور بہشت کا وعدہ تو اللہ نے سب کے ساتھ کیا ہے اور جو کچھ تم

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ ع مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ

کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے وہ کون ہے جو اللہ کو خوش دلی سے قرض دے تو اس کو کئی گنا کر کے دے اور اسکو عمدہ

كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

اجر بھی دے ۵۲۵ جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف

(بقیہ صفحہ ۵۵۴) تھے۔ ان کے وجود میں آنے سے جو حدوث ذاتِ الٰہی میں لاحق ہونے کا احتمال تھا۔ اسی اللہ کی ذات کو پاک بیان کرتے تھے کہ ان حوادث سے اللہ تعالےٰ کی مقدس ذات میں حدوث لازم نہیں آتا۔ ہر ایک وجود میں اس کا ظہور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ ہر ایک چیز اپنی استعداد اور ظرف کے مطابق اُس کا فیض جذب کرتی ہے۔ ہر ایک نفس میں اس کا ظہور ہے پر وہ نفس اُس کا عین نہیں اس کی مخلوق اور ملکیت ہے۔ وہی اس میں مالکانہ تصرف کرتا ہے جلاتا ہے مارتا ہے۔ هوالاول یعنی لیس قبلہ شئی اس سے اول کوئی چیز نہ تھی هوالاخر یعنی لیس بعدہ شئی یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ نہ ہو اور کوئی شے موجود رہ جائے سب سے آخر رہنے والی ہستی وہی ہے هوالظاهر یعنی لیس فوقہ شئی، اس سے اوپر کوئی شئے نہیں۔ وہ سب سے اعلیٰ ہے هوالباطن یعنی لیس دونہ شئے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شئے اس کے نیچے موجود ہو اُس نے ہر وجود کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے معلومات کو چند زمانوں میں ترتیب دیا اور ہر ایک چیز کو ایسی جگہ رکھا جو اس کے مناسب تھی ہر ایک چیز اُس کے علم کے احاطہ کے اندر ہے۔ جو چیز زمین کے اندر جاتی ہے اور جو نکلتی ہے اور جو آسمان سے اُترتی ہے اور جو چڑھتی ہے سب کو جانتا ہے تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمہارے اعمال اس کی نگاہ کے سامنے ہیں اور سب کاموں کا مرجع وہی ہے۔ رات کا کچھ حصہ دن کو اور دن کا کوئی حصہ رات کو دیدیتا ہے۔ سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔ اس تمہید کو ذہن نشین کر کے کچھ احکام دیتا ہے

---

۵۲۵ - آیات ۷ تا ۱۱ - اللہ نے جو کچھ تم کو دے رکھا ہے وہ تمہارا نہیں اللہ کا مال ہے تم اس میں بطور خلیفہ تصرف کرتے ہو۔ چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کو مالک مان کر اور رسول کو پیغامبر مان کر اس کے حکم کے مطابق اس کے مال کو خرچ کرو باوجود یکہ زبانی بر صفحہ ۵۵۶

وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

ان میں سدا رہیں گے بہتی ہیں نہریں باغ ہیں جن کے نیچے آج تمہارے لئے خوشخبری ہے (اور ان سے کہا جاوے گا) چلتا ہوگا

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا

یہ بڑی کامیابی کی بات ہے جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ٹھیرو

انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ

کہ ہم بھی تمہاری روشنی سے فائدہ اٹھائیں تو ان سے کہا جاوے گا اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو دونوں کے درمیان ایک دیوار

بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

کھڑی کر دی جاوے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

وہ (منافق) ان (مومنوں) کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے ہاں تھے لیکن تم نے اپنی جانوں کو عذاب میں ڈالا اور انتظار

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾

کرتے رہے اور شک میں پڑے رہے اور تمہاری آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (یعنی موت) آ پہنچا اور شیطان نے تم کو اللہ کے بارے

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ

میں دھوکا دیا سو آج تم سے کوئی معاوضہ قبول نہیں کیا جاوے گا اور نہ ان لوگوں سے جو انکار کرتے رہے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہی

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا

تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ۵۲۶ کیا مومنوں کے لئے ایسا وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کیلئے گداز ہوں اور اس حق کے

نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ

لئے جو اترا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گذر گئی تو ان کے دل

(بقیہ صفحہ ۵۵۵) تمہارا مال نہیں اس کو جب تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو تم کو اس کا اجر عظیم دیتا ہے۔ اللہ کا رسول تو تم کو اسی رب کی طرف بلاتا ہے جس نے تم کو رزق اور مال دیا اُس کا نورِ فطرت تمہارے اندر موجود ہے پس کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ اور پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ تم اللہ کے رستہ میں خرچ نہ کرو۔ تم تو سب کچھ چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور سب کچھ اللہ کے پاس رہ جائے گا۔ جو لوگ اسلام کی فتح سے پہلے مال خرچ کر چکے ہیں اور مقاتلہ کر چکے ہیں ان کا اجر ان لوگوں کی نسبت بہت بڑا ہے جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا یا جہاد کیا۔ جنت کا وعدہ تو دونوں فریق کے ساتھ ہے۔ درجات عملوں کے مطابق ملتے ہیں اور اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہوتا ہے۔ خرچ کے متعلق ایک اور بات بھی ذکر کر دی ہے کہ تم جو کچھ اس کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس کو بطور قرضِ حسنہ سمجھتا ہے اور اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جیسا کہ ایک بویا ہوا تخم بڑھتا ہے۔

---

۵۲۶ - آیات ۱۲ تا ۱۵ - قیامت کو مومنین کے آگے اور دائیں طرف نور ہوگا۔ منافقین جو دنیا میں اُن کے ساتھ تھے کہیں گے ٹھہرو کہ ہم تمہارے نور سے اقتباس کریں کیونکہ ان کا اپنا نور نہ ہوگا۔ اُن سے کہا جائے گا نور تم پیچھے چھوڑ آئے ہو یعنی دنیا میں۔ تمہارے منافقانہ اعمال دنیوی فوائد کے لیے تھے سو وہ تم دنیا میں چھوڑ آئے۔ دونوں کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائیگی جس کے اندر کی طرف رحمت اور باہر کی طرف عذاب ہوگا (سورہ بقر کی آیت ۷ میں یہی نقشہ ہے) قیامت کے عذاب کا فدیہ نہیں ہو سکتا۔ مومنوں کا نور آگے اور دائیں دو طرف ہوگا اس میں یہ اشارہ ہے کہ ان کا عمل قیامت کے لیے تھا جو ان کے آگے تھی اور دین کے لیے تھا جس کو دائیں طرف سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دیوار ایسی ہوگی جیسی کہ دو سمندروں کے درمیان ہے۔

الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ

سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں (لوگو) آگاہ رہو کہ بے شک اللہ اس زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ

اس کے مرے پیچھے زندہ کرے گا ہم نے تمہارے لئے نشانات کھول کر بیان کر دئیے ہیں تاکہ تم سمجھو بیشک خیرات کرنے والے اور خیرات

وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا

کرنے والیاں اور جنہوں نے خوش دلی سے اللہ کو قرض دیا ان کا قرض کئی گنا کر کے دیا جاوے گا اور ان کو بڑی عزت کا اجر ملے گا اور جو لوگ اللہ اور

بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

اسکے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی لوگ اپنے پروردگار کے ہاں راست باز ہیں اور لوگوں کے اوپر گواہ ہونگے ان کو ان کے اجر ملیں گے

وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ ع اعْلَمُوا

اور ان کا نور اور جو لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے اور ان کو جھٹلاتے ہیں وہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں آگاہ رہو

أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ

کہ یہ ادنیٰ زندگی صرف کھیل تماشا اور آرائش اور ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور ایک دوسرے پر بڑھ کر مالوں اور

وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

اولاد کی خواہش ہے ۔ اسکی مثال مینہ کی سی ہے کہ کسانوں کو اسکی کھیتی خوش لگتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی

يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ

پڑ گئی ہے پھر وہ چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے گناہوں کی معافی اور خوشنودی بھی ہے اور

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَ

یہ ادنیٰ زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف قدم آگے بڑھاؤ اور اس

جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ

بہشت کی طرف جس کا پھیلاؤ جیسا آسمان اور زمین کا پھیلاؤ وہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ

لائے ہیں وہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ کا فضل تو بہت بڑا ہے ف ۵۲۷ جو مصیبت زمین میں

مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ

پیدا ہوتی ہے یا تمہارے اپنے اندر وہ اس سے پہلے کہ ہم اسکو ظہور میں لائیں ایک کتاب میں درج ہوتی ہے

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ

بیشک وہ اللہ کے لئے ایک سہل بات ہے (یہ اس لئے بتا دیا گیا ہے) تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو اس پر افسوس نہ کرو اور کوئی چیز تم کو عطا کرے تو اس پر اتراؤ مت

---

۵۲۷ ۔ آیات ۱۶ تا ۲۱ ۔ ان میں کچھ نصائح اور مرغبات ہیں اللہ کی یاد اور قرآن کے اثر سے دلوں کو نرم ہو جانا چاہیے سابقہ اہل کتاب کی طرح نہیں ہونا چاہیے ۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا دل سخت ہوتے گئے ۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اب یہ ہے کہ اہلِ زمین کو زندگی بخشے اس کے لیے مالوں کا خرچ کرنا ضروری ہے ۔ خرچ کرنے والے مومن شہدا اور صدیقوں کی معیت میں ہوں گے ۔ دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے ۔ سبز کھیتی کی طرح ہے جو آج سبز بہار دکھاتی ہے اور کل چورہ ہے ۔ اس سے اپنی توجہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت آسمان زمین کی طرح ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ملتی ہے جو عمل پر نازل ہوتا ہے ۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ

اور اللہ کسی تکبر کرنے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کو کہتے ہیں

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا

اور جو اس سے روگردانی کرے تو اللہ وہ تو بے نیاز اور بہر حال سزاوار حمد ہے ۵۲۹ ہم نے رسولوں کو کھلے نشانات دیکر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ

اور ترازو اتارا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں بڑا خطرہ بھی ہے

شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور لوگوں کے لیئے فائدے بھی ہیں اور یہ اس واسطے کیا ہے تاکہ اللہ ظاہر کرے کہ کون ہے جو اللہ اور اسکے رسولوں کی مدد بن دیکھے کرتا ہے بیشک

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ

اللہ قوت والا ہے غالب ہے اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھی

ع ۳ ۱۹

الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا

تو بعض ان میں سے ہدایت پر ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں پھر ان کے پیچھے ان کے قدم بقدم اور رسول بھیجے اور ان کے

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۥ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل دی اور جو لوگ اس کے پیرو ہوئے ان کے دلوں میں مہربانی اور

اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ

رحم ڈال دیا اور انہوں نے ترک دنیا کا طریق خود ایجاد کیا ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر انہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لئے (ایجاد کیا تھا)

رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ

تو وہ اسکو ایسا نہ نبھا سکے جیسا نباہنا چاہئے تھا تو جو لوگ ان میں سے ایمان لائے تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور ان

مسئلہ تقدیر و تدبیر

۵۲۸ - آیات ۲۲ تا ۲۴ - اس میں اللہ تعالےٰ ایک باریک علمی مسئلہ بیان کرتا ہے جس سے فضل اور عمل کا ارتباط اور مسئلہ تقدیر اور تدبیر واضح ہوتا ہے۔ آیات کا تفسیری ترجمہ حسب ذیل ہے "کوئی مصیبت آفاق میں یا تمہارے نفوس میں نہیں آتی جو اللہ کی کتاب میں جس کو لوحِ محفوظ کہتے ہیں درج نہ ہو (اس سے سعی باطل ٹھہرتی ہے) اس شبہہ کے رفع کے لیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ امر مجھ پر آسان ہے (یعنی نوشتہ بھی نہیں ٹلتا اور سعی بھی باطل نہیں ہوتی) ایک شبہ اور ہے کہ جب مقصد یہ ہے کہ انسان کو عمل پر لگایا جائے تو قدر کا خیال اس کے ذہن نشین کرنے کی کیا ضرورت ہے جو بظاہر عمل کو بیکار ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تقدیر کا عقیدہ اس لیے لازم کیا گیا ہے کہ اگر انسان کی سعی اکارت جاوے یا کوئی آئی ہوئی چیز اس کے ہاتھ سے جاتی رہے تو آزردہ نہ ہو اور اگر کامیاب ہو جاوے تو نہ اترائے۔ پہلی صورت میں یہ سمجھے تقدیر کام کر گئی اللہ کی مشیت یہی تھی۔ دوسری صورت میں یہ خیال کرے کہ کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا۔ کامیابی کو اپنی سعی اور لیاقت کی طرف منسوب نہ کرے کیونکہ ایسا کرنے سے انسان کے اندر فخر اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور یہ صفات اللہ تعالےٰ کے نزدیک ناپسند ہیں۔ اس سے بخل کی صفت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص مال کو اللہ کا عطیہ اور اس کی داد سمجھتا ہے وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنے سے بخل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب انسان کے نفس میں اللہ تعالےٰ کی عظمت اور علو اور کبریائی اور انسان کی محتاجی اور خاکساری پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا یہ ایک زریں اصل ہے۔

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ

میں سے بہتیرے نافرمان ہیں مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تاکہ اپنی رحمت کا دوہرا حصہ تم کو دے

رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا

اور تم کو نور عطا کرے جس کی روشنی میں تم چلو اور تمہارے گناہ معاف کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ف ۵۲۹ (اللہ نے یہ

يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

رسول اس لئے بھیجا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ (بنی اسماعیل کو) اللہ کے فضل پر کچھ دسترس نہیں اور بے شک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ف ۵۳۰

رکوع ۴

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى

اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے جھگڑتی ہے اور اللہ کے آگے

اللّٰهِ ڰ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ

فریاد کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے تم سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ

الجزء ۲۸

---

۵۲۹ ۔ آیات ۲۰ تا ۲۸ ۔ آیات سابقہ کا تتمہ ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عمل پر لگانے کے لیے رسل بھیجے اور کتاب اور میزان یعنی شریعت نازل کی اور اس کے اجرا کے لیے لوہا بھی اتارا اُن لوگوں کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے ناصر بنتے ہیں ایسی حالت میں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی معرفت سے ابھی محجوب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح سے حضرت عیسیٰ تک متواتر رسول بھیجے اور نبوت اور کتاب حضرت ابراہیم کی نسل میں رکھی اور حضرت عیسیٰ کو انجیل دی اور اس کے متبعین کے دلوں میں رحمت ڈالی کہ وہ مخلوقِ خدا کی خدمت کریں اور حدید کا استعمال نہ کریں ۔ مگر انہوں کے کام کاج چھوڑ کر رہبانیت کی بدعت نکالی مگر اس کو نبھا نہ سکے ۔ ایک بڑا کام چھوڑ کر اپنے نفسوں کے تزکیہ کے لیے رہبانیت اختیار کی تھی یہ کام بھی پورا نہ ہوسکا ۔ ان کو نصیحت کی ہے کہ اللہ سے ڈر کر اسمٰعیلی نبی پر ایمان لاؤ تاکہ تم کو دگنا اجر دیا جائے اور نور عطا ہو ۔ جو تم چراغ کی طرح لیے پھرو اور تمہاری سابقہ تقصیرات معاف ہوں ۔

۵۳۰ ۔ آیت ۲۹ ۔ اہلِ کتاب اس عقیدہ پر قائم تھے کہ نبوت حضرت اسحٰق کی نسل میں رہے گی ۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت یہ تھی کہ آخری نبی حضرت اسمٰعیل کی نسل سے ہو ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ان کے خیال کا ابطال کیا ہے اور اس آخری نبی پر ایمان لانے کی ترغیب دی ہے ۔ آیت کا تفسیری ترجمہ حسب ذیل ہے ۔ یہ رسول جس کا ذکر چل رہا ہے اور جس پر ایمان لانے کی دعوت اہلِ کتاب کو دی گئی ہے ۔ حضرت ابراہیم کے فرزندِ اکبر حضرت اسمٰعیل کی نسل سے ہے ۔ بنی اسرائیل کے ساتھ نبوت کا وعدہ حضرت عیسیٰ پر ختم ہونے کے بعد اس وعدہ کا وقت آیا ہے جو اسمٰعیل کے ساتھ تھا ۔ پس اہلِ کتاب اس عقیدہ پر نہ رہیں کہ اسمٰعیل کی نسل میں نبوت موعود نہیں ۔ نبوت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ تعالےٰ بڑے فضل کا مالک ہے یہ اشارہ ہے کہ یہ ایک عظیم الشان نبوت ہے جو کافۃً للناس کے لیے ہے لا یقدرون کی ضمیر اس آیت میں بنی اسمٰعیل کی طرف راجع ہے ۔

آخری نبی کا ظہور اسمٰعیل کی نسل میں سے

نِسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ

ان کی مائیں نہیں ہیں ۔ ان کی مائیں تو وہ ہیں جنہوں نے ۔ ان کو جنا ہے ۔ اور وہ ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں

مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ

اور بیشک ۔ اللہ معاف کرنے والا ۔ بخشنے والا ہے ۔ اور جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں

نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ

پھر جو کچھ کہا ہے اس سے نادم ہوتے ہیں ۔ تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

تم کو اس امر کی نصیحت کی جاتی ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو ۔ اللہ اس سے باخبر ہے ۔ تو جسکو غلام نہ ملے ۔ تو ایک دوسرے کو ہاتھ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

لگانے سے پہلے مرد دو ماہ متواتر ۔ روزے رکھے ۔ پھر جس کو یہ طاقت نہ ہو ۔ تو اس پر ساٹھ مسکینوں

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَ

کا کھانا کھلانا ہے ۔ یہ سزا اس لئے مقرر کی ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر پورا ایمان رکھو ۔ وہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

جو لوگ ان پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں انکے لئے دردناک دکھ ہے ۔ بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل کئے جاویں گے جیسے ان سے

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

اگلے ذلیل کئے گئے ۔ اور ہم نے کھلے احکام اتارے ہیں ۔ اور جو ان پر عمل نہیں کرتے ان کے لئے ۔ ذلت کی

مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ

مار ہے ۔ جس دن ان سب کو ۔ اللہ جلا اٹھائے گا ۔ پھر ان کو بتائے گا جو ۔ وہ کرتے رہے ۔ اللہ نے تو ان کو ۔ محفوظ کر رکھا

نَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

تھا اور وہ خود اس کو بھول گئے ۔ اور اللہ ہر چیز پر حاضر ہے ۵۳۱ ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں

ع ۱

سورۃ المجادلہ مدنیہ

عورت کو ماں کہہ دینے کا کفارہ

۵۳۱ ۔ آیات ۱ تا ۶ ۔ ان آیات میں خولہ بنت ثعلبہ کے واقعہ کا ذکر ہے ۔ اس کے معمر شوہر اوس بن ثابت نے غصہ میں آکر اس کو ماں کہہ دیا تھا ۔ اور عرب کے رواج کے مطابق یہ طلاق بتہ تھی ۔ زوجین اولاد رکھتے تھے ۔ ماں کا اُن سے جُدا ہونا شاق تھا ۔ وہ حضرت رسول صلعم کے حضور چارہ جوئی کے لیے آئی ۔ اور ماجرا بیان کیا ۔ آپ نے فرمایا تو شوہر پر حرام ہوگئی ۔ مگر اُس نے اپنی چارہ گری کے لیے بار بار الحاح کیا ۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی اور اُس کو سنائی گئی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور صلعم عرب کے رواج میں اس وقت تک دخل نہ دیتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلاف فرمان صادر نہ ہو ۔ وحی میں دستور کی اصلاح کر دی گئی ہے ۔ کہ ظہار کرنے والا اگر زوجیت کا تعلق قائم رکھنا چاہتا ہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ صحبت سے پہلے ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ کر سکے تو صحبت سے قبل دو ماہ روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے صحبت سے پہلے یا پیچھے ۔ وحی میں ظہار کو منکر اور زور کہا ہے ۔ منکر تو اس لیے کہ جسکے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم ہے اس پر ظلم کیا گیا ۔ اور زور اس واسطے کہ زوجہ بجائے ماں نہیں ہو سکتی اور کفارہ اس واسطے مقرر کیا گیا ہے تاکہ یہ قبیح رواج متروک ہو ۔ اور کفارہ میں سختی اس واسطے رکھی گئی ہے کہ لوگ خفیف سزاؤں (باقی بر صفحہ ۵۶۱)

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا

ہے اور ان کو جانتا ہے تین آدمیوں کا کوئی مشورہ نہیں ہوتا مگر چوتھا ان کا اللہ ہوتا ہے اور پانچ آدمیوں کا کوئی مشورہ

هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ

نہیں ہوتا مگر چھٹا ان کا اللہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ اور جہاں کہیں ہوں اللہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے پھر

يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝٧ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا

قیامت کے دن ان کو جتا دے گا جو کچھ وہ کرتے رہے بیشک اللہ ہر چیز کو جانتے والا ہے کیا تم نے ان کے حال پر نظر نہیں کی جن کو

عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

سرگوشیوں سے منع کیا گیا ہے پھر جس سے ان کو منع کیا گیا تھا وہی بات لوٹ کر کرتے ہیں اور سرگوشی بھی کرتے ہیں تو گناہ اور زیادتی

الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ

کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تم کو ان لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن لفظوں سے اللہ نے تم پر سلام نہیں بھیجا اور

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝٨ يَا أَيُّهَا

اپنے جی میں کہتے ہیں ہمارے کہنے پر اللہ کیوں ہم کو سزا نہیں دیتا ان کے لئے جہنم کافی ہے اس میں داخل ہوں گے سو وہ بُرا ٹھکانا ہے مومنو!

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

جب تم سرگوشی کرو تو گناہ کی اور زیادتی کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٩ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ

نیکی اور پرہیزگاری کرنے کی سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے سرگوشی کرنا شیطانی حرکت

مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى

ہے تاکہ مومنوں کو آزردہ کرے حالانکہ اللہ کے اذن کے سوا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور

اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝١٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي

مومنوں کو چاہئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں مومنو! جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں کھل کھل کر بیٹھو تو

الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ

کھل کر بیٹھا کرو اس سے اللہ تم کو کھلی جگہ دے گا اور جب کہا جاوے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اس سے اللہ تم میں سے

الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝١١

مومنوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً

مومنو! جب تم رسول سے الگ ہو کر بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے کچھ خیرات کر دیا کرو

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝١٢ أَأَشْفَقْتُمْ

وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور دلوں کی صفائی کا موجب ہے پھر اگر خیرات کا مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کیا تم مخفی بات کہنے سے

(بقیہ صفحہ ۵۶۰) کی پروا نہیں کرتے اور رواج کو بمشکل ترک کرتے ہیں۔ اس کفارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قوم سے اس کا رواج چھوڑانا بڑا دشوار کام ہے۔ اس رواج کی تصحیح کرکے آخر کی دو آیات ۵ میں رواج کے مقابلہ میں اللہ اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی پر سخت وعید کیا ہے۔

أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا

پہلے خیرات کرنے سے ڈر گئے تو جب تم نہ کر سکے تو اللہ تم پر مہربان ہوا تو تم نماز قائم کرو اور

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ أَلَمْ تَرَ

زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ف۵۳۲ کیا تم نے ان

إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى

لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ان لوگوں سے دوستی لگائی ہے جن پر اللہ کا غضب ہو وہ نہ تو تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور جان بوجھ کر

الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کیا ہے برا کام ہے جو یہ کرتے رہتے ہیں

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٦﴾ لَنْ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اس سے اللہ کے رستے سے روکتے رہتے ہیں تو ان کے لئے ذلت کی مار ہے اللہ کے

تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ

مقابلہ میں ان کے مال اور ان کی اولاد ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے وہ لوگ دوزخی ہیں اس میں

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ

مدتوں رہیں گے جس دن اللہ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو اس کے آگے قسمیں کھائیں گے جیسا کہ تمہارے آگے قسمیں

أَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَأَنْسٰىهُمْ

کھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ انکی بات میں کچھ حقیقت ہے سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور ان کو اللہ کی یاد بھلا

ذِكْرَ اللّٰهِ ۚ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٩﴾

دی ہے وہ لوگ شیطانی گروہ ہیں سنو! شیطان کا گروہ ضرور نقصان اٹھانے والا ہوگا

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰٓئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں ہیں اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول

---

۵۳۲ — آیات ۷ تا ۱۳ – جب توراۃ کے کسی حکم کے خلاف یا عرب کے خلاف کوئی حکم نازل ہوتا تو یہودیوں کے لیے ایک موقع مل جاتا کہ وہ مسلمانوں کو بہکانے کے لیے سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں میں سے منافق ان کے مؤید ہو جاتے۔ چنانچہ رواج ظہار کے مٹانے پر سرگوشیاں ہونے لگیں۔ ان آیات میں انہیں کا ذکر ہے۔ اللہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ مشاورین کے ساتھ ہوتا ہے تین میں چوتھا اور پانچ میں چھٹا اور ان سے کم یا زیادہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہود کو منع کیا گیا تھا کہ خفیہ کمیٹیاں نہ کریں مگر وہ باز نہیں آتے۔ اور کرتے بھی ہیں تو کیا اللہ کے رسول کے برخلاف فتنہ اور خیال کرتے ہیں کہ اگر یہ سچا رسول ہوتا تو ان کو اس فتنہ کی سزا ملتی۔ اللہ فرماتا ہے جہنم کی سزا کافی ہے۔ اس تقریب پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم خفیہ مشورے نہ کیا کرو کرنا ہو تو نیکی اور تقویٰ کی باتوں پر کرو۔ ایسے خفیہ مشوروں سے مومنوں کو رنج پہنچتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے برخلاف منصوبے ہو رہے ہیں اور ایسا سمجھنے والوں کو اللہ وعظ کرتا ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی منصوبہ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ اس لیے مومنوں کو اللہ پر توکل رکھنا چاہیے۔ رسول صلعم کے متعلق بھی چند آداب سکھلائے ہیں۔ باہر سے کوئی آدمی آوے اور حاضرین کا ہجوم ہو تو آنے والے کے لیے جگہ کشادہ کریں۔ اگر کسی کو چلے جانے کا حکم دیا جاوے تو چلے جاویں۔ اگر کوئی چاہے کہ رسول صلعم سے خفیہ کچھ عرض کرے تو صدقہ دے کر آوے۔ یہ صدقہ ان کی روک کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ مگر بہت کم لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ اور مقصود بھی یہی تھا اس لیے اللہ نے اس کو ترک کر دیا۔

أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (٢١) لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ضرور غالب رہیں گے بیشک اللہ قوت والا اور غالب ہے جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان کو تو نہیں پائے گا

يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ

کہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے خلاف چلتے ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی

أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ

یا ان کے کنبہ ہی کے کیوں نہ ہوں وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے

وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ

اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے

رَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٢٢)

خوش وہ اللہ کا گروہ ہے سنو! ضرور اللہ کا گروہ کامیاب ہونے والے ہیں

٥٣٣ ع ٣ ٩

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سب سے ضرور بات بیار کرنے والا سب پر پھل لگانے والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (١) هُوَ الَّذِي

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے وہی ہے جس نے

أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ

کافروں کو جو اہل کتاب میں سے ہیں ان کے گھروں سے پہلے جلا وطنی کے لئے نکال دیا تم خیال نہیں کرتے تھے

أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گے تو اللہ ان کے سر پر ایسی طرف سے آیا کہ ان کو گمان

يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي

بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مومنوں کے ہاتھوں سے

الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (٢) وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ

اجاڑ رہے ہیں تو اے بصیرت والو عبرت پکڑو اور اگر اللہ نے ان پر جلا وطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو ان کو دنیا میں بھی سزا

---

٥٣٣ — آیات ١٤ تا ٢٢ - ان منافقوں کا ذکر ہے جو یہودیوں کے ساتھ دوستی رکھتے تھے۔ اور ان سے خفیہ مشورے کرتے تھے اور مسلمانوں میں آکر قسم کھا لیتے تھے کہ ان کا تعلق یہودیوں سے نہیں قسمیں ان کی آڑ تھیں۔ یہ آخر رسوا ہوئے اور جس مال اور اولاد کے بچاؤ کے واسطے یہ طریق اختیار کیا تھا وہ بھی کام نہ آیا۔ قیامت کو قسمیں کھائیں گے یہ خیال کر کے وہاں قسموں سے کام چل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر مومن کا یہ نشان بیان کیا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے مخالف کے ساتھ کبھی دوستی نہیں کرتے۔ ایمان ان کے دلوں پر نقش کر دیا گیا ہے اور روح القدس سے ان کی تائید کر دی گئی ہے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے اور یہی کامیاب ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا گروہ وہی ہے جو کامیاب ہوا شیعہ کے خلاف یہ آیت ایک قوی حجت ہے۔ مشاہدہ کے خلاف عقائد کو بھی لوگ ترک نہیں کرتے۔

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا

دنیا — اور آخرت میں ان کے لئے — آگ کا عذاب ہے — یہ سزا اس سبب سے ہے کہ انہوں نے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُم

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی — اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرے — تو اللہ کی مار — بڑی سخت ہے — تم نے جو کھجور کے

مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ

درخت کاٹ ڈالے — یا ان کو ان کی جڑوں — سمیت کھڑا رہنے دیا — تو یہ سب اللہ کے اذن سے ہوا — تاکہ نافرمانوں کو

الْفَاسِقِينَ ⑤ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ

رسوا کرے — اور جو مال اللہ نے اپنے رسول کو — ان سے بغیر جنگ دلوایا ہے — تو تم نے اس کے حاصل کرنے کے لئے — نہ تو

خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ

گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ — لیکن اللہ اپنے رسولوں کو — جس پر چاہتا ہے قابض کرا دیتا ہے — اور اللہ — ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑥ مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَ

پر قادر ہے — جو مال اللہ نے اپنے — رسول کو — بستیوں کے رہنے والوں سے مفت دلوایا ہے وہ اللہ کا

لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا

حق ہے اور رسول کا — اور رسول کے قرابتیوں کا — اور یتیموں کا — اور محتاجوں کا — اور مسافروں کا — (یہ حکم) اس واسطے ہے

يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ

تاکہ وہ مال تم میں سے دولتمندوں کے اندر — نہ پھرتا رہے — اور رسول جو کچھ تم کو دے دیا کرے — وہ تو لے لیا کرو — اور

مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑦

جس سے تم کو منع کرے — اس سے رک جاؤ — اور اللہ سے ڈرو — کیونکہ اللہ سخت عذاب — دینے والا ہے

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ

(اس مال میں) محتاج مہاجرین کا بھی حق ہے جو اپنے — گھروں اور مالوں سے — بے دخل کئے گئے ہیں — (اور) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں — اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں — وہی لوگ — (اپنے ایمان میں)

الصَّادِقُونَ ⑧ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ

سچے ہیں — اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جنہوں نے مہاجروں سے پہلے اپنے گھروں اور — ایمان میں ٹھکانا بنا رکھا ہے

هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ

اور جو ہجرت کر کے ان کی طرف — آئے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں — اور مہاجروں کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس کی وجہ سے اپنے دل میں — کوئی

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ

طلب نہیں پاتے — اور اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہو ان کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں — اور جو شخص اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا جاتا ہے — وہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑨ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

کامیاب ہونے والے ہیں — اور ان کا بھی حق ہے جو مہاجرین کے بعد آئے — وہ دعا مانگتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہمارے اور ہمارے ان بھائیوں

لِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا

کے گناہ بخش دے — جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں — اور ہمارے دلوں میں ان کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں کوئی — کینہ نہ رکھ

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ ع الربع

بیشک تو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے ۵۳۵ کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جو منافق ہیں وہ اپنے بھائیوں سے جو اہل کتاب میں سے

سورۃ الحشر مدنیۃ

۵۳۴ ۔ آیات ۱ تا ۱۰ - بنی نضیر ایک یہودی قوم تھی جو مدینہ کے قریب ایک قریہ میں رہتی تھی اور مسلمانوں کے معاہد تھے مگر اہل مکہ کی سازش سے برخلافِ معاہدہ پیکار پر آمادہ ہوئے۔ رسول صلعم نے خیبر پاکر ان کا محاصرہ کر لیا اور مطالبہ کیا کہ معاہدہ کی تجدید کریں مگر انہوں نے انکار کیا اور جلاوطن ہونے پر راضی ہو گئے۔ جو اسباب لے جا سکے لے کر کچھ خیبر اور کچھ شام چلے گئے۔ یہ واقعہ جنگِ احد کے بعد ہوا۔ ان آیات میں اسی واقعہ کا ذکر ہے۔ سورہ کو انہی جلالی اور جمالی کارناموں سے شروع کیا ہے۔ بدیں غرض کہ یہودیوں پر اپنے جلال سے اور مومنین پر اپنے جمال سے تجلی کی۔ مومنوں پر لطف کے لیے اور یہود پر غضب کرنے کے لیے مدینہ سے ان کو نکال دیا۔ ان کا اخراج اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ تمہارا ظن تو نہ تھا کہ وہ اپنی گڑھیوں سے نکلیں گے اور خود ان کو بھی یہ گمان تھا کہ ان کی گڑھیاں ان کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی طرف سے آلیا جس کی طرف اُن کو خیال بھی نہ تھا۔ اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ اپنے گھروں کو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے ویران کیا۔ بصیرت والے عبرت پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٰہی نوشتوں میں ان یہودیوں کی جلاوطنی لکھی جا چکی تھی ورنہ اُن کو کوئی اور سزا دی جاتی۔ اس سے پایا گیا کہ الٰہی نوشتہ نہیں ٹلتا جس کی خبر دی جا چکی ہو۔ بعض کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے تھے جو یہودیوں کی ملکیت تھی شبہ رفع کرنے کے لیے اللہ فرماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے کاٹے گئے تھے اور اس واسطے اجازت دی گئی تھی کہ فاسقین یہود کی ذلت کا باعث ہو۔ ان کے دلوں میں مال کی محبت اس قدر تھی کہ جلد قریہ چھوڑنے پر راضی ہو گئے اگرچہ جانتے تھے کہ یہ مال اُن کے کام نہیں آ سکتا مگر اس کا رنج برداشت نہ کر سکے۔ یہ کام انسانوں کو موت سے بچانے کے واسطے کیا گیا۔ درخت کی موت انسان کی موت کے مقابل بہت خفیف ہے۔ کھجور جو بچ رہی تھی یہ فئے کا مال ہے جس پر سنی اور شیعہ کا جھگڑا اب تک چلا آتا ہے۔ یہ مال بغیر جنگ حاصل ہوا تھا جیسا کہ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اس پر گھوڑے اور اونٹ تم نے نہیں دوڑائے یعنی لڑائی نہیں کی۔ دشمن نے رعب میں آ کر قریہ خالی کر دیا۔ اس کا مصرف اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کیا تھا رسول، رسول کے اقربا، یتامیٰ، مساکین، مسافر۔ دولتمندوں کے لیے کوئی حصہ نہیں رکھا گیا تھا۔ اس کی آمدنی سے حضرت رسول صلعم ایک سال کا نفقہ اپنے اہل کے لیے رکھ کر باقی مستحقین پر صرف کرتے تھے۔ حدیث پر عمل کرنے کے لیے آیت ۷ کا فقرہ (ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا) صریح دلیل ہے۔ آیت ۸ میں انہی مستحقین کی تفصیل ہے جو آیت ۷ میں ذکر کیے گئے ہیں۔ یعنی فئے کا مال رسول صلعم کے ان اقربا اور یتامیٰ اور مساکین کو دینا چاہیے جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں اور مالوں سے محروم کیے گئے یہ کام اُنہوں نے اللہ کی رضا کے لیے کیا۔ آیت ۹ میں انصار کو جن کی تعریف بھی کر دی ہے۔ آیت ۱۰ میں سب بعد میں آنے والوں کو اس کا مستحق قرار دیا ہے۔ انصار کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے (۱) وہ ہجرت سے پہلے ایمان اور مدینہ کے دار میں رہتے تھے (۲) مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو دیا جاتا ہے اس سے اپنے سینوں میں کچھ حرج محسوس نہیں کرتے (۳) باآنکہ خود محتاج ہوتے ہیں مہاجرین پر ایثار کرتے ہیں جن کو اپنے نفس کا لالچ نہ ہو وہی مفلح ہوتے ہیں۔ انسان حیران رہ جاتا ہے جب ایسے اخلاق ایک غیر متمدن قوم میں پاتا ہے جنہوں نے صرف چند سالہ صحبتِ رسول سے یہ کمال حاصل کیا۔ اس کی نظیر کوئی نہیں۔ بعد میں آنے والوں کو جو حق دیا ہے اُن کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا اس تعریف کے ماتحت شیعہ اس حق کے مستحق نہ رہے۔ انصار بھی فئے کے مستحق تھے مگر جب رسول صلعم نے انصار سے کہا کہ چاہو تو مہاجرین کو اپنے مکانوں میں حصہ دیدو اور مال سب پر تقسیم کیا جاوے اور چاہو تو مال کو صرف مہاجرین پر تقسیم کیا جائے۔ انہوں نے دوسری بات پسند کی اور کہا کہ ہم اپنے مکانوں کا حصہ بھی ان کو دیں گے۔

بنی نضیر یہود کا اخراج

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ

منکر ہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے بارے میں کسی کی بات کبھی نہیں مانیں گے

أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ

اور اگر تم سے لڑائی کی جاوے گی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اگر وہ نکالے

أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ

گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد نہیں کرینگے اور اگر ان کی مدد کریں گے تو

لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ

پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کو کسی طرف سے مدد نہیں دی جاوے گی تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں اللہ کی نسبت زیادہ ہے

اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ

اور یہ حالت اس سبب سے ہے کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں یہ سب ملکر بھی تم سے نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا

أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى

دیواروں کی آڑ میں ان کی لڑائی آپس میں سخت ہوتی ہے تو ان کو اکٹھا سمجھتا ہے اور ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ

یہ پھوٹ اس سبب سے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں ان کی حالت ان لوگوں کی سی ہے جو تھوڑی مدت پہلے اپنے کام کا مزہ چکھ

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا

چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان کی مثال شیطان کی سی ہے جب انسان سے کہتا ہے کہ منکر ہو جا جب وہ منکر ہو

كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا

جاتا ہے تو کہتا ہے مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں میں اللہ پروردگار عالمین سے ڈرتا ہوں تو ان دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے

أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کہ دونوں آگ میں ڈالے جاویں گے اس میں مدتوں رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی سزا یہی ہے ۵۳۵ مومنو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص

اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

دیکھے کہ کل کے لئے اس نے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے خوف کرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾

اور ان لوگوں جیسے نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ کی سنت نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ وہ اپنے آپ کو بھول گئے وہ لوگ نافرمان ہیں

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾

دوزخی اور بہشتی برابر نہیں ہیں بہشتی جو ہیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو اس کو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک گیا ہے پھٹ گیا ہے

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا

اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ فکر کریں وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ

---

۵۳۵ - آیات ۱۱ تا ۱۷ - ان منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے بنی نضیر کو ابھارا تھا کہ مقابلہ پر کھڑے رہو ہم تمہاری مدد کریں گے اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ جاویں گے۔ آخر تک انہیں کا ذکر ہے۔

هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲۲) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ظاہر جاننے والا ہے وہ مخلوق کی جملہ حاجات کو مہیا کرنے والا اور ان کے عملوں پر پھل لگانے والا ہے

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

جہان کا بادشاہ تمام عیبوں سے پاک تمام نقصوں سے سلامت ہے امن دینے والا نگہبان غالب بگڑی کا بنانے والا بڑائی رکھنے والا اللہ اس سے پاک ہے

يُشْرِكُوْنَ (۲۳) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا

جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا قالب تراشنے والا صورتیں بنانے والا سب اچھے نام اسی کے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۲۴) ۵۳۶

ہیں اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

مومنو! اگر تم میرے راستہ میں جہاد کرنے اور میری رضا تلاش کرنے کی غرض سے (گھروں سے) نکلے ہو تو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ کہ

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

تم ان کی طرف دوستی کے پیغام دوڑاؤ حالانکہ وہ اس حق سے انکار کر چکے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے وہ اس بات پر کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہو رسول کو

رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ

اور تم کو (گھروں سے) نکالتے ہیں تم چھپکے سے ان کی طرف دوستی کا

بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

پیغام بھیجتے ہو اور میں بخوبی جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو وہ سیدھے

سَوَآءَ السَّبِيْلِ (۱) اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

رستہ سے بھٹک گیا اگر تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن ہو جاویں اور بدی کرنے کے لئے اپنے ہاتھ اور

---

۵۳۶ ـ آیات ۱۸ تا ۲۴ ـ ان میں وعظ نصیحت ہے ـ مومنو کل کے لیے کچھ تیاری کر لو ـ ان لوگوں کی طرح مت ہو جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو کر اپنا آپ بھلا بیٹھے ـ قرآن ایسی کتاب ہے کہ پہاڑ پر نازل ہوتی تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر تمہارے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا ـ آخری دو آیات میں اپنی توحید اور چند اسمائے حسنیٰ ذکر کیے ہیں دلوں پر ہیبت ڈالنے کے لیے ـ

سورة الممتحنة مكية

۵۳۷ ـ یہ سورۃ ایک واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی ـ حضرت رسول صلعم نے حضرت علی اور حضرت زبیر اور حضرت مقداد کو مکہ کی سمت یہ ہدایت دے کر روانہ کیا کہ تم روضہ خاخ پر ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر واپس آجاؤ وہاں پہنچ کر وہ خط مل گیا جو حاطب بن بلتعہ کی طرف سے کفار مکہ کے نام تھا اس میں اہل مکہ کو حضور صلعم کے ارادہ کی خبر دی گئی تھی کہ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں ـ حاطب سے پوچھا گیا تو اس نے تسلیم کر لیا اور عذر یہ پیش کیا کہ مہاجرین کے مکہ میں رشتہ دار ہیں اور میں (باقی بر صفحہ ۵۶۸)

ایک عورت کا خط پکڑا گیا

مع

وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

زبانیں تم پر چلائیں اور چاہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ قیامت کے دن تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد کچھ کام نہیں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ

آئیں گے اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب کو دیکھ رہا ہے تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان لوگوں

حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ

میں جو اس کے ساتھ تھے اچھا نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کی اللہ کے سوا تم بندگی کرتے ہو

مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا

بیزار ہیں ہم تمہارے دین کے منکر ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ہمیشہ کے لئے پیدا ہو گیا ہے جب تک تم اکیلے اللہ پر

بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن

ایمان نہ لاؤ مگر (اسوۂ حسنہ نہیں ہے) ابراہیم کے اس قول میں جو اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ میں تیرے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے

شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

اللہ کے آگے میرا کوئی اختیار نہیں اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر بھروسا کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے پروردگار

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ

ہم کو کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بیشک تو غالب ہے حکمت والا ہے تمہارے لئے جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتا ہے

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

ان لوگوں میں اچھا نمونہ ہے اور جو (ان کی پیروی سے) روگردانی کرے گا تو اللہ تو بے نیاز ہے سزاوار

ع ۱

الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ

حمد ہے قریب ہے کہ تمہارے درمیان اور ان میں سے ان کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے اللہ دوستی پیدا کر دے اور اللہ

قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ

قادر ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے ان کے ساتھ

يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

(بقیہ صفحہ ۵۶۷) چونکہ قریش میں سے نہیں ہوں میں نے اس خیال سے کہ کفار مکہ میرے رشتہ داروں کو نہ ستائیں میں نے ان کے ساتھ ایک احسان کرنا چاہا ورنہ میں مرتد نہیں حضور نے اس کا عذر سچ سمجھ کر قبول کر لیا۔ اس پر چند ہدایات نازل ہوئیں اور وہ یہ ہیں (۱) جب تم جہاد کے لیے نکلو تو میرے اور اپنے مخالف سے دوستی کا سلوک نہ کرو۔ تم تو ان سے دوستوں کا سا سلوک کرتے ہو حالانکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا اور حضور صلعم اور تم کو صرف اس بات پر وطن سے نکالا کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو۔ مخفی دوستی سے بچو اللہ خفیہ اور علانیہ دونوں کا عالم ہے اگر تم اب بھی ان کے ہاتھ چڑھ جاؤ تو تمہارے ساتھ دشمنوں کا سا سلوک کریں گے اور زبان سے اور ہاتھ سے ایذا دینے سے نہ رکیں گے اور یہی چاہیں گے کہ تم کو مرتد بنائیں۔ (۲) قیامت کے دن تمہاری اولاد اور رشتے تمہارے کام نہیں آئیں گے وہ تم سے جدا کر دیے جاویں گے۔ (۳) تمہارے لیے حضرت ابراہیم اور اس کے پیرو اچھا نمونہ ہیں انہوں نے اپنی کافر قوم سے کہا تھا کہ جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں صرف ابراہیم کے اس قول کی پیروی نہ کرو جو اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ میں تیرے لیے استغفار کروں گا اس واسطے کہ کافر کے لیے استغفار منع ہے۔ دنیائے کفر سے الگ ہو کر مومن کو یہ دعا کرنی چاہیے جو آیت ۵ میں (باقی بر صفحہ ۵۶۹)

إِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

اللہ تو ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے

عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نکالنے میں (اوروں کی) مدد کی اور جو شخص ان سے دوستی رکھے گا تو وہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں مومنو! جب تمہارے پاس

اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۗ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

مومنہ عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو (ان کے ایمان کا) امتحان کر لیا کرو ان کے ایمان کو (درحقیقت) اللہ ہی بہتر جانتا ہے تاہم اگر تم ان کو (جانچنے سے)

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۗ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۗ وَاٰتُوْهُمْ

مومن سمجھو تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو وہ نہ تو ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کے شوہروں نے ان پر

مَّآ اَنْفَقُوْا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ

خرچ کیا ہو ادا کر دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم ان کے مہر ادا کرکے ان سے نکاح کر لو اور کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھو

الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۚ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

اور جو تم نے خرچ کیا ہے وہ کافروں سے مانگ لو اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے جو تمہارے درمیان صادر کرتا ہے اور اللہ علم والا ہے

حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ

حکمت والا ہے اور اگر تمہاری عورتوں کا خرچ کفار کی طرف باقی رہ گیا ہے تو جب تمہاری نوبت آئے تو جن کی عورتیں چلی گئی ہیں جتنا خرچ ان کا ہوا ہے

اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ

ان کو ادا کر دو اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو اے نبی جب تیرے پاس مومنہ عورتیں آئیں اور تم سے اس پر

الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ

بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہیں کریں گی اور زنا نہ کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہ

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ

کریں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان نہیں گھڑ کر لائیں گی اور نیک کاموں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو

مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا

ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے اللہ کی مغفرت مانگ بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے مومنو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو

قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾

جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ آخرت سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر قبروں میں پڑے ہوؤں سے ناامید ہیں

(بقیہ صفحہ ٥٦٨) مذکور ہے (۴) تم کو اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی رکھنی چاہیے کہ تمہارے کافر رشتہ دار دوست بن جاویں۔ (۵) جن لوگوں نے تمہارے برخلاف دینی لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو گھروں سے نکالا ہے اُن کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے تم کو منع نہیں کیا گیا۔ ممانعت اُن لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے تمہارے برخلاف دینی جنگ کیا اور تم کو گھروں سے نکالا اور تمہارے برخلاف اوروں کی مدد دی (۶) جو عورتیں مکہ سے ہجرت کر آئیں اُن کا امتحان کر لیا کرو اگر مومن معلوم ہوں تو اُن کو واپس نہ کرو وہ کافروں کے لیے حلال نہیں مومنہ کا نکاح کافر کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ ایسی مہاجرہ کو تم مہر دے کر نکاح کر سکتے ہو۔ اگر شوہر دار ہو تو اُس کے شوہر کا دیا ہوا مہر ادا کر دو۔ تم اپنے ہاں عورتوں کو جواب تک کافر ہیں اپنے نکاح میں نہ رکھو۔ ایسی عورت جب کفار کی طرف چلی جاوے تو جو شخص اُس سے نکاح کرے وہ اُس کے مومن شوہر کو اُس کا مہر ادا کرے۔ اگر کافر شوہر جس سے اُس نے نکاح کیا ہے مومن شوہر کا دیا ہوا مہر ادا نہ کرے تو اس صورت میں اگر کسی مہاجرہ کو کسی مومن نے (باقی بر صفحہ ٥٧٠)

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⓪

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ف ۵۳۸ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے مومنو! ایسی بات کیوں

اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③

کہتے ہو جو تم کرتے نہیں اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے رستہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں (ایسے ڈٹ کر) کہ گویا دیواریں ہیں سیسہ پلائی ہوئی

(بقیہ صفحہ ۵۶۱) نکاح کیا ہے اور اس کے سابقہ کافر شوہر کا مہر اُس نے ادا نہیں کیا تو وہ مہر اس شوہر کو ادا کیا جائے جس نے مہاجرہ کو نکاح کیا ہے اس کو اصطلاح میں برمتہ کہتے ہیں حدیبیہ کے عہدنامہ میں جو یہ شرط تھی کہ جو مومن مکہ سے ہجرت کر کے آوے اُس کو مکہ کی طرف واپس کیا جاوے یہ صرف مردوں سے متعلق تھی جو قابل جنگ ہوتے تھے (۷) عورتیں جو مہاجر ہو کر آتی تھیں رسول صلعم اُن سے ان الفاظ میں بیعت لیتے تھے جو آیت ۱۲ میں مذکور ہیں۔ یہ بھی عورتوں کے امتحان کا ایک طریق تھا فتح مکہ کے بعد حضور صلعم عورتوں سے انہیں الفاظ کے ساتھ بیعت لیتے تھے اور بیعت کے بعد ان کے حق میں دعا کرتے تھے۔ بیعت لینے کے وقت اپنے ہاتھ کے نیچے کپڑا رکھ لیتے تھے تاکہ ان کے جسم کے ساتھ مس نہ ہو۔ آخری آیت ۱۳ میں یہود کی دوستی سے جن کو مغضوب علیہم سے تعبیر کیا ہے منع کیا ہے۔ کیونکہ مومنوں کے ساتھ ان کی عداوت حد سے بڑھی ہوئی تھی خود دشمن تھے ہر ایک دشمن اسلام کے دوست بن جاتے تھے۔ اہل مکہ کو ہر ایک قسم کی امداد نفسی اور مالی دیتے تھے یہاں تک بیان تو اہل مکہ کا چلا آتا تھا اُن کے ذیل میں ان کو بھی داخل کیا ہے۔ ان کی نسبت ہی اللہ نے فرمایا ہے کہ آخرۃ سے (اپنے اعمال کے سبب) ایسے مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ کفار ان مردوں سے جو قبروں میں جا چکے ہیں۔

سورۃ الصفّ مدنیۃ

۵۳۸ ۔ اس سورۃ میں حضرت مسیح کی ایک بشارت بنی اسرائیل کے لیے مذکور ہے جس کو غیر محل پر لگانے سے ایک فرقہ غلطی میں پڑ گیا ہے میں اس سورۃ کا تفسیری ترجمہ پہلے ذیل میں درج کرتا ہوں آسمان اور زمین کی موجودات اللہ تعالےٰ کے افعال کو جو اس کی عزت اور حکمت کے تقاضا سے ظہور میں آتے ہیں عیوب سے پاک بیان کرتی رہتی ہیں ۔ مومنوں کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظلال ہوں اپنے اعمال کو عیوب سے پاک رکھیں۔ ان کے کردار گفتار کے مخالف نہ ہوں اللہ سخت بیزار ہوتا ہے کہ مومن وہ بات کہیں جو کرتے نہیں ۔ اللہ تعالےٰ تو ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں صف باندھ کر اس طرح ڈٹ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں (ان کلمات کے کہنے کی ضرورت اس واسطے پڑی ہے کہ جب مومنین کی خواہش کے مطابق ان کو کفار کے مقابل جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تو ان میں سے جو لوگ خواہش کرتے تھے ان کو یہ حکم ناگوار گذرا) قوم موسےٰ کا واقعہ یاد دلایا گیا ہے جن کو وہ فرعون کی غلامی سے چھوڑا کر لایا تھا تاکہ وہ زمین کنعان کو فتح کریں۔ اُنہوں نے لڑائی سے انکار کر دیا۔ موسٰی کو رسول سمجھ کر ایذا دی یعنی اس کا حکم متعلق فتح کنعان نہ مانا اور اس کی پاداش میں چالیس سال بیابان سینا میں سرگرداں رہے نافرمان قوم ہدایت نہیں پا سکتی۔ ان میں کثرت سے رسول مبعوث ہوئے یہ قوم کبھی گری اور کبھی اٹھی مسیح کے ساتھ اُن کی بہت سی امیدیں وابستہ تھیں کہ وہ ان کو غیر (؟) کی غلامی سے نجات دے گا مگر حضرت مسیح آئے اور اُن کو یوں مخاطب کیا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ (باقی بر صفحہ ۵۷۱)

حضرت عیسٰی کی بشارت رسول صلعم کے حق میں

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ

اور جب موسٰی نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں ستاتے ہو اور ضرور تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

توجب وہ ٹیڑھے چلے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت پر نہیں چلاتا

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا

اور جب عیسٰی ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں توریت کی جو مجھ سے پہلے (نازل ہوئی) ہے تصدیق

لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

کرتا ہوں اور ایک رسول کے آنے کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا

(بقیہ صفحہ ۵۷۰) کا رسول ہوکر آیا ہوں توراۃ کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے اتری ہے اور تم کو ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمدؐ ہے۔ اس بشارت کا مدعا یہ تھا کہ تمہاری سرسبزی کے مواعید میرے وجود سے پورے نہیں ہوتے اس کا مصداق ایک اور وجود ہے جو میرے بعد آنے والا ہے۔ جب وہ احمد بنی اسرائیل کے پاس آگیا اور کھلی تعلیم لایا تو اس تعلیم کو جو جملہ انبیا کی مشترک تعلیم تھی بنی اسرائیل نے سحر مبین یعنی کھلا باطل ٹھہرایا اللہ فرماتا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے (اسلام سے مراد یہاں جملہ انبیا کی مشترک تعلیم ہے اور وہ شخص اس کو باطل قرار دیتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ نے افترا سے تعبیر کیا ہے کیونکہ حق کو باطل کہنے کا یہ معنی ہے کہ وہ تعلیم اللہ کی طرف سے نہیں ہے سو یہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے) ان کے اس افترا پر اللہ فرماتا ہے ایسی ظالم قوم نور سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتی۔ بنی اسرائیل چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور یعنی قرآن کی تعلیم کو اپنی پھونکوں سے بجھائیں مگر اللہ اس نور کو مکمل کرے گا اگرچہ کفار یعنی بنی اسرائیل بُرا منائیں۔ اللہ نے اپنا رسول یعنی احمد شریعت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے بدیں غرض کہ اس دین کو جملہ ادیان پر غالب کرے اگرچہ بُت پرست بُرا منائیں۔ اب ان مومنوں کی طرف جو احمد پر ایمان لائے تھے متوجہ ہوکر فرماتا ہے میں تم کو ایک تجارت کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے گی اللہ اور اس کے رسول پر اپنے ایمان کو صادق کر دکھاؤ یعنی اس کو عمل سے ثابت کرو اور عمل یہ ہے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ سودا تمہارے حق میں پرمنفعت ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے کفر کے گناہ بخشے جاویں گے اور ایسے جنات میں داخل ہوگے جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی اور سدا بہار باغوں کے ستھرے مکانوں میں بسوگے یہ بڑی مراد ہے۔ تم کو ایک اور چیز بھی ملے گی جس کو تم بہت پسند کرتے ہو اور وہ ہے اللہ کی نصرت اور فتح قریب۔ مومنوں کو یہ بشارت سنا دو (رسول مخاطب ہے) مومنو اس طرح انصار اللہ بن جاؤ جس طرح حضرت عیسٰی کے حواری اس کے حکم کے جواب میں انصار اللہ بنتے تھے۔ بنی اسرائیل میں سے ایک طائفہ اس پر ایمان لایا تھا اور ایک منکر رہا تھا۔ انجام یہ ہوا تھا کہ مومن منکروں پر غالب ہو گئے تھے۔

اس سورۃ کے نفس مضمون پر غور کرنے سے جو باتیں سمجھ میں آتی ہیں وہ یہ ہیں۔ مومنوں کو اوّل سے آخر تک جہاد کی ترغیب ہے پس یہ ایسا رسول ہے جس نے جہاد کیا اور ملک فتح کیے۔ حضرت مرزا صاحب نے جس پر بشارت چسپاں کرتے ہیں نہ جہاد کیا اور نہ کوئی ملک فتح کیا اسلام کی تائید میں کتابیں ضرور لکھیں مگر کہاں کتابیں لکھنا اور کہاں جہاد سے ملک فتح کرنا۔ جہاد سے انکار کرنے پر جس قوم نے نقصان اُٹھایا وہ موسےٰ کی قوم ہے۔ انہیں کا نمونہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ موسےٰ کی مثل حضرت احمد صلعم ہیں۔ اس بشارت سے حضرت عیسٰی اپنی قوم کو اپنی طرف سے مایوس کرتا ہے اور قوم اس سے جن امور کی امید رکھتی تھی وہ اپنے بعد آنے والے کے حوالہ کرتا ہے اور وہ آنے والا حضرت احمد صلعم ہے۔ کیونکہ غیر قوم سے نجات دلانا جہاد چاہتا ہے اور جہاد کرنے والا پیچھے آنے والا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ بشارت ایسے رسول کے متعلق ہے جو بنی اسرائیل کو نجات دلانے اور زندہ کرنے کے لیے آیا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا (سورۂ بنی اسرائیل) اس آیت میں بنی اسرائیل مخاطب ہیں۔ ترجمہ یہ ہے کہ احمد موعود آگیا قریب ہے کہ اللہ تم پر رحم (باقی بر صفحہ ۵۷۲)

أَحْمَدُ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ
پھر جب وہ کھلے نشانات کے ساتھ آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے اور اس شخص سے زیادہ ظالم

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
کون ہے کہ اس کو تو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتا ہے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت پر نہیں

الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ
چلاتا وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھائیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
ہے اگرچہ کافروں کو بُرا لگے وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے

(بقیہ صفحہ ۵۷۱) کرے اور اگر اپنی شرارت کا اعادہ کروگے تو ہم بھی سزا کا اعادہ کریں گے۔ اس سورۃ میں فلما جاءھم ماضی کا صیغہ ہے اور ضمائر سب بنی اسرائیل کی طرف راجع ہیں کہ پیچھے انہیں کا ذکر ہے یعنی ھم اور قالوا اور یریدون پس یہ صریح دلالت ہے کہ آنے والا آچکا اور بنی اسرائیل نے اس کی تعلیم کو سحر مبین کہا اور اُس کے نور کو بجھانے کی کوشش بنی اسرائیل نے کی یہ جو کچھ ہوا حضرت احمد صلعم کے ساتھ ہوا۔ حضرت مرزا صاحب اگر آئے تو عیسائیوں کے بیچ آئے بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کے ساتھ اُن کو کوئی تعلق نہ تھا مبطلین کو یہاں ماضی کا معنی مضارع لینا پڑتا ہے جو اس وقت جائز ہے جب ماضی کا معنی متعذر ہو۔ ایک اور بات پر غور کرو۔ اسلام کی طرف بلانے والا کون ہے اور اس کے مقابل افترا کرنے والا کون ہے۔ اسلام کی طرف بلانے والا تو حضرت احمد صلعم ہے اور افترا کرنے والے بنی اسرائیل ہیں جو اس کی تعلیم کو باطل قرار دیتے ہیں۔ لیکن مبطلین کے نزدیک اسلام کی طرف بلانے والے غیر احمدی ہیں جو اپنے غلط اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور جس کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں وہ مرزا صاحب ہیں اور آیت میں ہے کہ مفتری وہی شخص ہے جس کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں پس معاذ اللہ مرزا صاحب مفتری ٹھہرے۔ باطل حق کے قالب میں کبھی ٹھیک نہیں بیٹھ سکتا۔ آگے آتا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ نور اللہ سے مراد اسلام یا قرآن ہے اور یریدون کا فاعل بنی اسرائیل ہیں معنی یہ ہوا کہ بنی اسرائیل اسلام کی اشاعت روکنا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کرے گا۔ مبطلین کے نزدیک یریدون کا فاعل غیر احمدی ہیں اور نور سے مراد احمدیت ہے یہاں نہ تو غیر احمدیوں کا کوئی ذکر ہے اور نہ احمدیت کا۔ کیونکہ احمدیت کوئی دین نہیں اور نہ اس میں کوئی شریعت ہے۔ یہاں تو ایسا رسول مراد ہے جو دین اور شریعت لایا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہودیوں نے اسلام کو نیچا دکھانے کے لیے بڑے جتن کیے اور عرب کی قوموں کو بھی اکسایا مگر جیسی کہ پیشین گوئی تھی اسلام غالب آگیا اور یہ غلبہ خلفا کے آخر زمانہ تک کمل ہوگیا۔ مبطلین اپنی تائید میں ایک اور وجہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آیت میں نور کو پھونکوں سے بجھانے کا ذکر ہے اور پھونکوں سے مراد لیتے ہیں زبانی اور تحریری مقابلہ تو کہ شمشیری مقابلہ یہ مراد لینا غلط ہے خصم کا مقابلہ خواہ کسی طریق سے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ نور کو پھونکوں سے بجھانا کیونکہ نور پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا۔ اس کی مثال قرآن کریم میں دوسری جگہ موجود ہے آیت ۳۲ سورۃ توبہ میں یہی لفظ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفانہ کوششوں کے مقابل آیا ہے اور اس سے شمشیر کا مقابلہ مراد ہے۔ کسی قوم پر غلبہ بغیر اس قوم کو بذریعہ جنگ مغلوب کرنے کے نہیں ہوسکتا۔ احمدیت کا غلبہ مبطلین یہ سمجھتے ہیں کہ سب ادیان بذریعہ دلائل مغلوب ہوگئے۔ دلیل سے کوئی شخص یا قوم عاجز آجائے تو اُس کو مغلوب نہیں کہا جاسکتا اور نہ وہ شخص خود مانتا ہے کہ وہ مغلوب ہوگیا۔ حضرت رسول صلعم کے زمانہ میں تین قومیں برسر اقتدار تھیں عیسائی مجوس مشرک۔ عرب ان تینوں قوموں سے گھرا ہوا تھا حضرت رسول صلعم اور حضور کے خلفا کے زمانہ میں تینوں کے ممالک مفتوح ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے۔ قیصر اور کسریٰ مغلوب ہوگئے۔ شرک کا گہوارہ مغلوب ہوگیا۔ عرب۔ فارس۔ روم۔ مصر۔ افغانستان۔ سندھ مغلوب ہوگیا اور لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ نظر آگیا۔ حضرت مرزا صاحب تو ایک قادیان کو فتح نہ کرسکے۔ اگرچہ سورہ میں آیت ۱۰ سے ۱۳ تک جہاد کی ترغیب ہے لیکن آیت ۱۰ میں جہاد پر تجارۃ کا لفظ آگیا ہے اور یہ اس امر کے لیے دلیل بن گیا ہے کہ تجارت کا فروغ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوا ہے اس (باقی بر صفحہ ۵۷۳)

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو برا لگے مومنو!

ع ۹

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

کیا میں تمکو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان

رَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو یہ کام تمہارے حق میں بہتر ہے،

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اگر تم کو سمجھ ہو تاکہ (اللہ) تمہارے گناہ معاف کرے اور تمکو ایسے باغوں میں داخل کرے کہ ان کے تلے نہریں بہتی

(بقیہ صفحہ ۵۷۲) واسطے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں تم کو ایک اور تجارۃ کی رہنمائی کرتا ہوں۔ یہاں تجارت کے فروغ کا ذکر کوئی نہیں تجارت کم وبیش ہر زمانہ میں ہوتی ہے۔ یہاں جہاد کو تجارت سے صرف تشبیہ دی ہے۔

اب قرآن کے اور مواقع اور حدیث پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا ان سے اس بشارت کی تائید میں کوئی سند مل سکتی ہے آیت ۱۵۶ و ۱۵۷ سورۂ اعراف میں ہے کہ اہل کتاب نبی امی کا ذکر توراۃ اور انجیل میں پاتے ہیں۔ توراۃ کی بشارات کو یہاں نقل کرنے کی ضرورت نہیں صرف انجیل کی بشارات کو لیا جاتا ہے جن کا تعلق قرآن مجید کی اس بشارت زیر بحث کے ساتھ ہے۔ انجیل یوحنا کے مختلف مواقع پر حضرت احمد صلعم کے متعلق جو الفاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں "میں حکم نہیں کرتا اور ایک حکم کرنے والا آتا ہے (احمد کا ترجمہ حکم کرنے والا اور سزا دینے والا ہی آیا ہے) وہ فارقلیط ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا (خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے) میں نے واقعہ ہونے سے پہلے تم کو خبر دی تاکہ واقعہ ہو تو ایمان لاؤ (یہودی مخاطب ہیں اور مرزا صاحب نہ مومن بہ ہیں نہ یہودیوں کی طرف مبعوث) اس جہان کا سردار آتا ہے (اس سے حضرت احمد صلعم مراد ہیں اس کے مقابل اور کوئی جہان کا سردار نہیں ہو سکتا) مجھ میں اس کی کوئی بات نہیں وہ آکر میرے لیے گواہی دے گا (یہ گواہی بھی حضرت احمد صلعم نے دی مرزا صاحب نے تو اس کے ساتھ کیا جو کچھ کیا) میں نہ جاؤں تو وہ نہیں آوے گا (یہ متصل آنے والے کے لیے ہے) وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت پر سزا دے گا (سزا دینے والا صرف احمد صلعم ہے) وہ تم کو ساری سچائی کی راہیں بتلاوے گا (تکمیل دین کی طرف اشارہ ہے) جو سنے گا وہی کہے گا اور غیب کی خبریں بتائے گا (وما ینطق عن الھوی اس سے بھی حضرت صلعم مراد ہیں)۔ اب احادیث پر نظر کی جاتی ہے۔ حضرت صلعم نے فرمایا ہے انا دعاء ابی ابراھیم وانا بشارۃ عیسٰی (مسند احمد) یہ نص ہے اس امر کے لیے کہ حضور نے خود یہ دعوے کیا ہے کہ بشارت عیسٰی کا میں مصداق ہوں۔ اس کے مقابل کسی اور کا دعوے کس طرح مسموع ہو سکتا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب نے خود کہیں صریح دعوٰی نہیں کیا۔ ایک اور حدیث ہے حضور فرماتے ہیں ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الحاشر یحشر الناس علی قدمی وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی (بخاری و مسلم) اس میں حضور نے بتایا ہے کہ میرا نام احمد بھی ہے۔ مبطلین اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے کہ یہ علم نہیں لقب ہے یعنی وصفی نام۔ میرے نزدیک پیشین گوئیاں وصفی نام سے ہوا کرتی ہیں اور پیشین گوئیاں جب دوسری زبان میں جاتی ہیں تو وہی نام نہیں رہتا جس کے ساتھ پیشین گوئی کی گئی بلکہ اس کا ترجمہ جاتا ہے۔ ایک اور حدیث ہے جو صحیحین کے سوا باقی صحاح میں بھی باختلاف الفاظ اس کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کیف بکم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم الخ حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیح موعود کی بنیاد یہی حدیث ہے اس صورت میں مبطلین کے نزدیک بشارت عیسٰی اور بشارت رسول صلعم جو اس حدیث میں ہے ایک ہی وجود کے متعلق ہیں۔ پس مفہوم یہ ٹھہرا کہ حضرت عیسٰی اپنی (باقی بر صفحہ ۵۷۴)

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲﴾

ہیں اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہونگے وہ تو بڑی کامیابی ہے

وَ اُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳﴾

اور ایک اور نعمت بھی دی) جس کو تم پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد اور نزدیک آنے والی فتح اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ کَمَا قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ

مومنو! اللہ کے مددگار بنجاؤ جیساکہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف ہوکر میرے مددگار

مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ

حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار رہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ بنیں

بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ

منکر رہا تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی تائید کی تو وہی

فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ ع

غالب ہو گئے

ع ۲ / ۵ / ۱۰

(بقیہ صفحہ ۵۷۳)

بشارت میں اپنے ہی متعلق دوبارہ آنے کی بشارت دے رہے ہیں۔ مگر اس میں آنے والے کا نام احمد رکھتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ میں آؤں گا یا میرا مثیل آئے گا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ نے اپنے آنے کی جو پیشین گوئی کی تھی وہ جدا ہے اور احمد کی بشارت جدا ہے۔ اس بشارت کے یہ الفاظ ہیں۔ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آوے گا اُس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابنِ آدم کو اس کی بادشاہت میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز ہرگز نہ چکھیں گے۔ بشارتِ احمد کا مضمون نہایت صاف ہے کہ جس کی بشارت دے رہے ہیں وہ شخص غیر عیسیٰ ہے نہ خود عیسیٰ اور حدیث کے الفاظ صریح ہیں کہ وہ خود عیسیٰ ہے اور یہ اُس کی تاویل کر دی گئی ہے کہ اس سے کوئی ایسا شخص امتِ محمدی میں سے مراد ہے جو مثیلِ عیسیٰ ہوگا نہ خود عیسیٰ۔ ہر ایک کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ بھی جدا جدا ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں کا مصداق ایک فرد نہیں ہے۔ بشارت قرآنی جس کے متعلق ہے بنی اسرائیل اس کا انکار کریں گے اس کی تعلیم کو باطل ٹھہرائیں گے وہ اسلام کی طرف بلائے گا۔ وہ ایک دین اور شریعت لائے گا جس کی ناکامی کے لیے بنی اسرائیل سعی کریں گے آخر وہ غالب ہو جائے گا اور جہادِ سیفی کرے گا اور ممالک فتح کرے گا۔ حدیث کے مصداق کے نشانات یہ ہیں وہ جہاد موقوف کرے گا۔ ایک امتی ہوگا اس کے زمانہ میں عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ کسرِ صلیب کرے گا اور خنازیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ موقوف کرے گا۔ دمشق کے منارہ پر اُترے گا۔ دونوں کے علامات سے صریح پایا جاتا ہے کہ دونوں بشارتوں کا مصداق فردِ واحد نہیں۔

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ①

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو (جہان کا) بادشاہ پاک ہے غالب ہے حکمت والا ہے ف۵۳۹

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَ

وہی ہے جس نے امیوں کے اندر انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اسکی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک صاف کرتا ہے

یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ② وَّ

اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور

اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ③ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ

ان میں سے اوروں میں بھی مبعوث کیا ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے یہ بعثت اللہ کا فضل ہے

یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ④ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ

جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے ف۵۴۰ ان لوگوں کی مثال جن پر توریت کا بوجھ ڈالا گیا ہے

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ

۵۳۹ ۔ آیت ۱۔ آسمان اور زمین کی موجودات اللہ کی ذات اور صفات اور افعال کو عیوب سے پاک ظاہر کرتی ہیں وہ جملہ موجودات کا بادشاہ ہے ایسا مقدس بادشاہ کہ جو افعال اپنی رعیت یعنی مخلوق کے متعلق کرتا ہے وہ ظلم سے پاک ہوتے ہیں اور وہ اس قدر بلند عزت کا مالک ہے کہ ہر فرد اس قابل نہیں کہ اس کے کلام کی عزت حاصل کرے اور حکمت یہ چاہتی ہے کہ اس کے قانونِ عمل سے اس کی رعیت بے خبر نہ رہے اس واسطے ان میں سے ایک کامل فرد کو اپنے کلام کا شرف بخشتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنے قانون سے آگاہ کرتا ہے ۔ یہ ایک تمہید ہے جس سے اپنی رعیت کو آگاہ کیا ہے کہ وہ الٰہی قانون کے محتاج ہیں اور وہ اللہ کے رسول کے ذریعہ سے آتا ہے چنانچہ آئندہ اسی قانون کا ذکر ہے

۵۴۰ ۔ آیات ۲ تا ۴ ۔ ان آیات میں امیین سے مراد عرب ہیں جو لکھنے پڑھنے سے عاری تھے کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد سنت ہے جو قرآنی علوم کی عملی تفسیر ہے اور آخرین سے جس کا ترجمہ ہے دیگران اس سے اعاجم مراد ہیں یعنی غیر عرب۔ اور اس کے ساتھ جو لفظ منہم ہے وہ اعاجم کی صفت واقع ہوا ہے یعنی وہ امتِ مسلمہ میں سے ہوں گے اور لما یلحقوا بھم سے یہ مراد ہے کہ وہ ابھی عرب کے ساتھ اُن کے ایمان میں شامل نہیں ہوئے وہ پیچھے آتے جاویں گے ۔ اور فضل اللہ سے مراد نبوت ہے اور لفظ ذو الفضل العظیم سے یہ مراد کہ یہ ایک عظیم الشان نبوت ہے جس کا دامن قیامت تک دراز ہے اور اس کی شریعت جملہ عالم کے لیے اور دائم ہے اور آخرین کا عطف یعلمہم کی ضمیر ہم پر ہے ۔ ترجمہ اس کا یہ ہوا وہی ہے جس نے عرب کے اندر انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے آگے اللہ کی آیات پڑھتا اور عمل کر کے دکھاتا ہے اور اُن کو بُرے اعمال سے پاک کرتا ہے اور اُن کو اللہ کی کتاب کا علم اور اس پر عمل کرنے کا طریق سکھاتا ہے اور اُن کی حالت یہ تھی کہ وہ کھلی گمراہی میں غرق تھے اور اور قومیں جو ان میں پیچھے آ کر ملحق ہوں گی ان کو بھی کتاب کا علم اور حکمت سکھاتا ہے یہ بعثت اللہ کا فضل ہے یہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے ۔ ترجمہ ختم ہوا ۔ اس میں جو باتیں تفسیر طلب ہیں وہ یہ ہیں آخرین منہم کی تفسیر رسول صلعم نے خود فرمائی ہے جب صحابہ کی طرف سے حضور پر سوال (باقی بر صفحہ ۵۷۶)

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا

اور انہوں نے اس کو اٹھایا نہیں گدھے کی مثال ہے جس پر کتابیں لدی ہیں جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ان کی کہاوت

بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑤ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ

کیسی بری ہے اور اللہ ظالم قوم کو سیدھے رستہ پر نہیں چلاتا کہو اے یہود اگر تم گمان کرتے ہو

زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ⑥

کہ اور لوگوں کو چھوڑ کر اللہ کے پیارے تم ہو تو اگر اس دعویٰ میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ⑦ قُلْ إِنَّ

اور کبھی اس کی تمنا نہیں کریں گے اس خوف سے جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ ظالموں کو خوب ہی جانتا ہے ان سے کہو وہ موت

الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ

جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ضرور آملے گی پھر تم اس (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے

الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ⑧ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ

تو جو عمل تم کرتے رہے ہو وہ تم کو بتائے گا ۵۷۱ مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے

(بقیہ صفحہ ۵۷۵) ہوا سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان بہ ثریا لناله رجل او رجال من ھولآء۔ اس سے یہ پایا گیا کہ اور قومیں اعاجم یعنی غیر عرب ہیں اور حضرت صلعم نے ان کی تعریف بھی کر دی کہ ان میں باکمال انسان پیدا ہوں گے اور رجل یا رجال کا لفظ آیا ہے۔ اس سے ایک رجل ان میں بڑے پایہ کا معلوم ہوتا ہے اور لظاہر وہ مسیح موعود ہے۔ اور اگر رجال کا لفظ لیا جاوے تو اس سے جملہ مجدد مراد ہیں جو ہر ایک صدی میں ایک مبعوث ہوا۔ کتاب اور حکمت کا سکھانا اعاجم کو ظاہری معنی پر محمول نہیں ہو سکتا کہ حضور صلعم تو وفات پا جائیں گے تو یہ تعلیم حضور کے بروزعل کے ذریعہ ہو گی جن کو مجددین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک آخرین کا عطف امیین پر ہے اس صورت میں آخرین سے آخر تک ترجمہ یوں ہوگا اور وہ آخرین میں بھی ایک رسول مبعوث کرے گا انہیں میں سے جو ان کو علم کتاب اور حکمت سکھائے گا۔ اگر کتاب اور حکمت سے بھی قرآن کریم اور سنت مراد ہے اور یہی ہونا چاہیے تو اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ ایک امتی رسول ہوگا اور اس سے مسیح موعود مراد ہے۔

---

۵۷۱ ۔ آیات ۵ تا ۸ ۔ اگرچہ مسلمانوں سے قبل کئی قوموں کو کتاب دی گئی مگر سب سے قریب تر اور عرب کے نزدیک اشہر قوم یہود تھی۔ چونکہ انہیں جس کتاب کی شریعت سے مکلف کیا گیا تھا اس پر عمل نہ کیا اس واسطے ان کو اس گدھے سے تشبیہ دی گئی جس پر کتابیں لدی ہوں۔ چونکہ یہ مقدر تھا کہ مسلمان انہیں کے قدموں پر چلیں گے جیسا کہ احادیث میں ذکر کیا گیا ہے تو یہاں مسلمانوں کو تنبیہ کر دی گئی ہے کہ گدھے کی مثال بننے سے پرہیز کریں۔ یہودیوں کی ایک اور قباحت کا ذکر خاص طور پر کر دیا ہے۔ کہ باوجود اس ردی حالت کے جو وہ رکھتے تھے وہ اپنے آپ کو اولیاء اللہ بلا شرکت غیرے بزعم خود سمجھتے تھے (یہ ایک جہل مرکب ہے جو زائل نہیں ہوتا) ان کے اس زعم پر اللہ فرماتا ہے کہ بظاہر تو تم ذلت مسکنت غضب الٰہی کے مورد ہو اور اس سے نکلنے کا چارہ اس وقت سوائے موت کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ پس اگر اپنے زعم میں کہ تم اولیاء اللہ ہو صادق ہو تو اس دار الذلت سے نکلنے کے لیے تم کو تو موت کی تمنا کرنی چاہیے تاکہ یہاں سے نکل کر تم کو دار السلام ملے۔ مگر تم اس کی تمنا نہیں کرتے اور حیات دنیا کے لیے تم احرص الناس ہو۔ ایک ہزار سالہ عمر چاہتا ہے پھر مرنا تو ناگزیر ہے۔ چند روز پہلے جاؤ تو دار السلام کے لطف اٹھاؤ۔

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
تم کو سمجھ ہو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی معاش) کی

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً
جستجو میں لگ جاؤ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ٥٤٢ اور جب یہ لوگ کوئی تجارت کا شغل

اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چل دوڑتے ہیں اور تم کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں ان سے کہو جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ تماشا اور تجارت سے

وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
بہتر ہے اور اللہ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے

ع ٢ ١٢

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ
جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تو اللہ کا

لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق بیشک جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تو اس سے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
اللہ کے رستے سے روکتے ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں بُرا کام ہے ان کی یہ بری حالت اس وجہ سے ہے کہ وہ

ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ
ایمان لائے پھر منکر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو وہ بات کو سمجھتے نہیں اور جب تو ان کو دیکھتا ہے تو ان کی ڈیل ڈول

اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ
تم کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات کو سنتا ہے گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں (دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے) یا (لباس پہنائے ہوئے) ہر ایک للکار کو یہ سمجھتے

صلوٰۃ جمعہ

٥٤٢ - آیات ۹ تا ۱۰ - تورات کی شریعت میں سبت منانے کی سخت تاکید ہے۔ یہ اُن دس احکام میں سے ہے جو سب سے پہلے حضرت موسیٰ کو ملے تھے۔ اس میں دنیا کا کوئی کام کرنا قطعاً ممنوع تھا۔ مگر سبت کے احترام کو نبھا نہ سکے۔ مسلمانوں کا سبت جمعہ کا دن ہے۔ مگر اس میں صرف ایک اجتماعی صلوٰۃ فرض کی گئی ہے اور صلوٰۃ سے اوّل اور آخر دنیا کا کام ممنوع نہیں۔ صرف یہ تاکید ہے کہ صلوٰۃ جمعہ کے اوقات میں دنیا کے اشتغال ترک کر دینے چاہییں۔ مگر فقہا نے ایسی شرائط صلوٰۃ جمعہ کے لیے رکھ دیں کہ آخر کثیر التعداد لوگوں نے اس کو ترک کر دیا۔ حضرت رسول صلعم مدینہ میں پہلا جمعہ ادا کر رہے تھے نماز پڑھ چکے تھے اور خطبہ ہو رہا تھا (ابتدا میں عیدین کی طرح خطبہ نماز کے بعد تھا) کہ نقارہ کی آواز آئی جو ایک تجارت کے قافلہ کے آنے کی علامت تھی۔ جو مال فروخت کے لیے لاتے تھے۔ ایک کثیر جماعت اُٹھ کر چلی گئی اور صرف بارہ نفر رہ گئے۔ یہ امت کی آئندہ حالت کے لیے ایک نشان تھا۔

كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا

ہیں کہ ان کے اوپر آئی — وہ لوگ دشمن ہیں — ان سے بچتے رہو — ان کو اللہ کی مار کہاں سے پھرائے جاتے ہیں — اور جب ان سے

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ

کہا جاتا ہے — کہ آؤ کہ تمہارے لئے — اللہ کا رسول مغفرت کی دعا کرے — تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں — اور تو ان کو دیکھتا ہے — کہ تیری طرف

وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ

آنے سے رکتے ہیں اور وہ اپنا پایہ اس سے بلند سمجھتے ہیں — ان کے حق میں یکساں ہے — تم ان کے لئے دعا مغفرت کرو — یا نہ کرو — اللہ ان کے گناہ

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا

ہرگز معاف نہ کرے گا — کیونکہ اللہ نافرمان لوگوں کو — سیدھے رستہ پر نہیں چلاتا — یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ

تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو — تاکہ وہ تتر بتر ہو جاویں — اور آسمانوں اور زمین کے خزانے سب اسی کے ہیں — لیکن

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

منافق سمجھتے — نہیں — یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے — تو عزت والے لوگ ذلیلوں کو — وہاں سے

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

نکال دینگے — اور عزت تو اللہ کی اور اس کے رسول کی — اور مومنوں کی ہے — لیکن منافق — نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ

جانتے ف ۵۴۳ — مومنو! — تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے — غافل نہ کریں — اور جو ایسا کرے گا

اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ

تو وہی — گھاٹا — اٹھانے والے — ہوں گے — اور ہم نے جو تم کو دیا ہے — اس میں سے

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِىْ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

خرچ کرو پہلے اس سے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آئے — تو اس وقت کہے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑے وقت تک مہلت کیوں نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا

کہ میں خیرات کرتا اور نیکو کاروں میں سے ہوتا ف ۵۴۴ — اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اس کو — مہلت نہیں دیتا

ع ۱۳

سورۃ المنافقون مدنیۃ

۵۴۳ — آیات ۱ تا ۸ - ان آیات میں منافقوں کے اقوال اور اعمال کا ذکر ہے جن کا لیڈر عبد اللہ ابن ابی تھا۔ وہ زبان سے تو کہہ دیتے تھے کہ حضور صلعم اللہ کے رسول ہیں مگر اس سبب سے کہ ان کے قلوب زبان کے موافق نہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو اگرچہ سچ تھا جھوٹ قرار دیا اگر ان کے کسی قول یا فعل سے نفاق کا پتہ لگتا تو قسم کھا کر اپنی بریت کر لیتے تھے صاف اُن کی آنکھیں نفاق کی شامت سے اپنے رویہ کی وخامت کو نہ سمجھتے تھے ڈیل ڈول تو بھلا مانس کی تھی مگر باطن کا یہ حال تھا کہ گویا لکڑی کو لباس پہنایا ہوا ہے۔ دشمن کے حملہ کی کوئی صدا آتی تھی تو ڈر کے مارے سمجھتے تھے مارے گئے رسول کے پاس استغفار کروانے کے لیے بھی آنے سے پہلو تہی کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے لیے استغفار کرنا اللہ نے بے اثر قرار دیا ہے۔ عبد اللہ نے ایک سفر سے مدینہ کی طرف واپس آتے ہوئے کہا تھا کہ صحابہ پر خرچ نہ کرو تاکہ پراگندہ ہو جائیں اور مدینہ جا کر معزز لوگ ذلیلوں کو یعنی صحابہ کو نکال دیں۔ اللہ فرماتا ہے آسمان اور زمین کے خزانے اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور عزت کا مالک اللہ اور اس کا رسول اور مومنین ہیں۔

۵۴۴ — آیات ۹ و ۱۰ - منافقوں کو جو وبال پیش آیا تھا وہ مال اور اولاد کی محبت کے سبب تھا اس لیے (باقی بر صفحہ ۵۷۹)

منافقوں کے اقوال و افعال

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

ع ۲ ۳ ۱۴

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اسی کی حکومت ہے اور اسی کی ثنا ہے اور وہ ہر چیز

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا

پر قادر ہے وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے بعض کافر ہیں اور تم میں سے بعض مومن ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اللہ دیکھ رہا ہے اس نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت سے پیدا کیا ہے اور اس نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں اور تمہاری صورتیں بہت

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا

اچھی بنائی ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے

تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

ہو اس کو بھی جانتا ہے اور اللہ سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے کیا تم کو ان لوگوں کا حال نہیں پہنچا جو تم سے پہلے کافر ہوئے تھے

(بقیہ صفحہ ۵۷۸) منافقوں کی حالت پر آگاہ کرکے مومنوں کو وعظ کرتا ہے کہ اموال اور اولاد ان کو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اس کے آنے سے پہلے اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے رہیں ایسا نہ ہو کہ موت کے ناگاہ آجانے پر افسوس کریں کہ ان کو خرچ کرنے کا موقع نہ ملا اور تاخیر کی تمنا کریں۔ موت جب آجاتی ہے تو اس میں تاخیر نہیں ہو سکتی۔

سورۃ التغابن مدنیۃ

۵۴۵ ۔ اس سورۃ کے آغاز میں تمہید ہے جیسا کہ گذشتہ سورتوں میں ذکر ہو چکا ہے۔ اس سورۃ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو مسلمان ہو کر مکہ میں رہ گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق یا وجود مخلوق ہونے کے اللہ تعالےٰ کے متعلق اس کے دو فریق بن گئے ہیں۔ اس سے کم تر چیز کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ تخلیقِ عالم کی بنیاد حقیقت ہے عبث نہیں۔ اور مخلوق میں انسان کی تشکیل سب سے احسن ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ یہ اپنے باطن کی تشکیل احسن بنائے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان ذہن نشین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا علم عالم پر محیط ہے اور ظاہر اور باطن اور سینہ کے اسرار کا عالم ہے۔ گذشتہ قوموں کے حالات سے انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیے انہوں نے انسان سے علم سیکھنے میں اپنی ہتک سمجھی حالانکہ رواجی علم انسان ہی سے سیکھتے ہیں اور زندگی بعد الموت کو مستبعد سمجھا حالانکہ یہی عقیدہ ہے جو انسان کو مہذب بنا سکتا ہے۔ اللہ اور رسول اور اللہ کی کتاب کو مان کر عمل کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔ قیامت ایک ہار جیت کا دن ہے۔ ایمان کے سبب سے مصائب ضرور آتے اور اللہ کے اذن سے آتے ہیں۔ تاکہ ایمان محکم ہو جائے۔ رسول صرف تبلیغ کرنے آتے ہیں اور تبلیغ کا خلاصہ توحید اور توکل ہے۔ ازواج اور اولاد انسان کو اللہ کا قرب حاصل کرنے سے روک سکتے ہیں ان سے سلوک کرنے میں اس کا امتحان ہے اللہ تعالےٰ کی صفات غفران اور رحمت کے مطابق ان سے درگذر کرتے رہو آخر میں اللہ کی رضا جوئی میں خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ

تو انہوں نے اپنے کام کی سزا چکھی اور ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہے یہ اس لئے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَ

نشانات کے ساتھ آتے تھے تو یہ کہتے تھے کیا ایک بشر ہم کو راہ بتاتا ہے سو وہ منکر ہوگئے اور روگردانی کی اور اللہ نے بے پروائی کی اور

اللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ

اللہ بے نیاز ہے سزاوار حمد ہے جو کافر ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہرگز زندہ نہ کئے جاویں گے ان سے کہو ہاں مجھے اپنے پروردگار کی

ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ

قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے عمل کیا تم کو اس کی خبر دی جاویگی اور یہ اللہ کے نزدیک آسان بات ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

النُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے جس روز جمع کرنے کے دن تم کو جمع کرے گا

ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

تو وہ ہار جیت کا دن ہوگا اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا اور عمل نیک کرتا ہے اللہ اس کے گناہ اس سے دور کردے گا اور

وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ

اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے وہ بڑی کامیابی

الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ

ہے اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ لوگ دوزخی ہیں اس میں مدتوں رہیں گے

فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن

اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے کوئی مصیبت جو آتی ہے بے اذن اللہ نہیں آتی اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا

بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ

ہے وہ اس کے دل کو ہدایت پر رکھتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور

فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ سوائے صاف پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں اللہ کوئی معبود سوا اس کے نہیں اور مومنوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ

چاہئے کہ اللہ پر بھروسا کریں مومنو! تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

تم ان سے بچتے رہو اور اگر ان کو معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو تو (اللہ سے بھی امید رکھو) کیونکہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے

رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا

والا ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف ایک آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے تو جہاں تک

اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ

ہو سکے اللہ سے ڈرو اور (اس کا حکم) سنو اور اس پر عمل کرو اور خرچ کرو وہ تمہارے اپنے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی

شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾ إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ

حرص سے بچایا جاتا ہے وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اگر تم اللہ کو خوشی سے قرض دو گے تو تم کو کئی گنا کر کے دے گا اور

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾
تمہارے گناہ بخشے گا اور اللہ قدردان ہے بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا غالب ہے حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ
اے نبی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کو انکی عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت گنتے رہو اور
وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ
اللہ اپنے پروردگار سے ڈرو ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر (اس صورت میں نکالی جاویں) کہ کوئی کھلا بیحیائی کا
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ
کام کریں اور وہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے باہر قدم رکھتا ہے تو وہ اپنے نفس پر
نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿١﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
ظلم کرتا ہے تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ طلاق کے بعد کوئی (ملاپ کی) صورت پیدا کردے پھر جب وہ اپنی عدت پورا کرنے کو
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ
آئیں تو (تو) ان کو خوبی سے اپنی زوجیت میں رکھو یا ان کو خوبی کے ساتھ جدا کردو اور اپنوں میں سے دو معتبر گواہ کرلو اور
وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ
اللہ کا لحاظ کرکے گواہی ٹھیک دو یہ نصیحت ان لوگوں کو کی جاتی ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ
اور جو شخص اللہ سے ڈر کر کام کرے گا اللہ اسکے لئے (مشکلات سے نکلنے کا) کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو ایسی طرف سے روزی پہنچائے گا کہ اس کو گمان بھی نہ ہوگا
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾
اور جو شخص اللہ پر بھروسا کرتا ہے تو اللہ اس کو کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے
وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ
اور تمہاری عورتوں سے جن کو حیض آنے کی امید نہ رہے اگر تمکو (انکی عدت کے متعلق) کچھ شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جن کو
وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ
حیض نہیں آتا اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے اور جو شخص (معاملات میں)
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
اللہ سے ڈرتا رہے گا اللہ اسکے کام میں آسانی کردے گا یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص (معاملات میں)
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ
اللہ سے ڈریگا اللہ اسکی بدیاں اس سے دور کردے گا اور اس کا اجر بڑھا دیگا اپنے مقدور کے مطابق ان کو وہاں رکھو جہاں تم رہتے ہو اور
مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۚ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ
ان کو ایذا نہ دو اس غرض سے کہ وہ تنگ ہوکر (تمہارا مکان چھوڑ دیں) اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کے بچہ جننے تک

فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ
ان پر خرچ کرتے رہو پھر اگر وہ تمہارے لئے دودھ پلائیں توان کو ان کی مزدوری دے دیا کرو

وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ⑥ لِيُنْفِقْ
اور دستور کے مطابق آپس کا معاملہ طے کر لیا کرو اور اگر آپس میں کشمکش کرو گے تو کوئی اور عورت اس کو دودھ پلائے گی گنجائش والا

ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا
اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو وہ اس کے مطابق خرچ کرے جو اللہ نے اسکو دیا ہے اللہ نے

يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ⑦ ع وَكَأَيِّنْ مِنْ
جو کچھ کسی کو دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف اسکو نہیں دیتا اللہ تنگی کے بعد جلد آسانی کرے گا اور کئی بستیاں

ع ۱۷

قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا
تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسول کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے سختی سے اُن کا حساب لیا اور ان کو انوکھا

عَذَابًا نُكْرًا ⑧ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ⑨ أَعَدَّ اللَّهُ
عذاب چکھایا تو انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا ۵۴۶ اللہ نے (قیامت

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ
کو) ان کا عذاب سخت تیار کیا ہے تو اے عقلمندو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اللہ نے تمکو یاد دلانے کے لئے رسول

م۴

اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ⑩ رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا
اتارا ہے جو تمکو اللہ کی کھلی آیتیں پڑھ سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل نیک کرتے ہیں

سورۃ الطلاق مدنیۃ

طلاق کے مسائل

۵۴۶ ۔ آیات ۱ تا ۹ ۔ ان آیات میں طلاق کے مسائل ہیں اور وہ حسبِ ذیل ہیں (۱) مطلقہ کی عدت تین طہر ہیں۔ طلاق طہر کے آغاز میں جس میں صحبت نہ ہوئی ہو دینی چاہیے تاکہ وہ طہر عدت میں شمار ہو سکے۔ حدیث میں یہی ہدایت آئی ہے۔ رواج پڑ گیا ہے کہ تین طلاقیں جن کے بعد زوجہ کو پھر رجوع کر کے نہیں رکھ سکتا ایک ہی وقت میں دے دیتے ہیں۔ یا ہر ایک طہر میں ایک ایک طلاق دیتے ہیں یہ دونوں خلافِ سنت ہیں۔ اس پر مفصل بحث سورۂ بقرہ کے نوٹ ۲۸۴ میں ہو چکی ہے۔ (۲) عدت میں مطلقہ کو گھر سے نہیں نکالنا چاہیے۔ اور نہ خود نکلے۔ مگر درصورتے کہ کوئی ایسا جرم کرے جس کی سزا کے لیے اُس کا نکالنا ضروری ہو۔ گھر میں رہنا اس واسطے ضروری ہے کہ شاید باہم راضی ہو کر شوہر رجوع کر لے۔ (۳) جب عدت ختم ہونے پر آوے تو شوہر کو اختیار ہے کہ اس کو زوجیت میں رکھ لے یا حسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کر دے۔ اور طلاق اور رجعت دونوں پر گواہ ٹھہرانے گواہوں کو موقع پر شہادت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور زوجین کو باہمی حقوق کی حفاظت پر ترغیب دی ہے اور فرمانبرداری پر مشکلاتِ منزلی اور رزق کی تنگی سے نکالنے کا وعدہ کیا ہے۔ (۴) جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہوں یا اُن کو حیض نہ آتا ہو اُن کی عدت تین ماہ قمری ہیں۔ اور جو حاملہ ہوں اُن کی عدت وضع حمل ہے۔ مطلقہ کے لیے صرف مسکن اور حاملہ کے لیے مسکن اور نفقہ شوہر کے ذمہ ہیں۔ اس کی حیثیت کے موافق۔ اگر وضع حمل کے بعد ماں اپنے بچہ کو دودھ پلانے پر راضی ہو تو اس کی اُجرت شوہر کے ذمہ ہے اگر وہ نہ چاہے تو دوسری عورت اجرت پر رکھ لی جاوے (۵) آیت ۹ میں حکم سے سرکشی کرنے والوں کو تحذیر کی ہے اور صالحین کو تبشیر۔ آیت ۱۰ و ۱۱ میں ذکرا جو رسولا کا مبدل منہ ہے اس کا ترجمہ ہے یاد دلانے والا۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

تاریکیوں سے روشنی کی طرف لائے اور جو شخص ایمان لاتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے اس کو اللہ

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ

ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے تلے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے ان کی روزی بہت اچھی

لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ

بنائی ہے اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان اور انہیں کی طرح زمین پیدا کی ہے ان کے درمیان اس کا

يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ

حکم اترتا رہتا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم تمام

قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ۵۴۷

چیزوں پر حاوی ہے

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ

اے نبی جو چیز اللہ نے تیرے لئے حلال کی ہے کیوں حرام کرتا ہے اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

بخشنے والا رحم کرنے والا ہی اللہ نے تمہاری قسموں کے توڑنے کا کفارہ ٹھیرایا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہی اور وہ

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا

جاننے والا ہی حکمت والا ہے ۵۴۸ اور جب نبی نے اپنی بیبیوں میں سے کسی ایک سے چپکے سے بات کی جب اس نے کسی اور

آسمان اور زمینوں کی تعداد

۵۴۷ ۔ آیت ۱۲ ۔ اس آسمانوں کی تعداد سات اور زمینوں کی بھی اس کی مثل یعنی سات ۔ جس طرح تاثیرات کے لحاظ سے آسمانوں کے سات طبقات ہیں اسی طرح زمین کے بھی سات طبقات ہیں اوپر کی طرف سے (۱) طبقہ اثیر (۲) طبقہ ہوا خالص جس کو زمہریر کہتے ہیں ۔ (۳) طبقہ ہوا ممزوج بالمار (۴) طبقہ تراب (۵) طبقہ مار یعنی سمندر (۶) طبقہ طین (۷) طبقہ نار جو زمین کے مرکز کے گرد ہے ۔

سورۃ التحریم مدنیۃ

۵۴۸ ۔ آیات ۱ و ۲ ۔ جب فتوحات کے سبب مسلمان آسودہ ہوئے تو ازواج مطہرات نے فراخی معاش کا مطالبہ اس شدت سے کیا کہ رسول صلعم نے ایک ماہ کے لیے ایلا کر لیا اور جدا ہو گئے ۔ اور مشہور ہو گیا کہ حضور نے ازواج کو طلاق دے دی ۔ اس پر اس سورہ کا نزول ہوا ۔ اور حضور نے حکم کے ماتحت قسم کا کفارہ دے کر ازواج کے استرضا کے لیے رجوع کر لیا ۔

نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍۚ فَلَمَّا

کو اسکی خبر دی اور اللہ نے پیغمبر پر اس کا اظہار کر دیا تو کچھ بات اسکو جتا دی اور کچھ بات ٹال دی تو جب

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ

اس بی بی کو وہ بات جتا دی (کہ تم نے اس کا ذکر دوسری بی بی سے کر دیا ہے) تو اس نے کہا تمکو کس نے خبر دی ہے اس نے کہا مجھے جاننے والے خبر رکھنے والے نے خبر دی ہے

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ

اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تم دونوں کے دلوں نے کج روی کی ہے اور اگر تم اسکے برخلاف ایک دوسرے کی مدد کروگے تو اللہ

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ

اس کا حامی ہے اور جبریل اور نیک مومن اور اس کے علاوہ فرشتے بھی مددگار ہیں اگر رسول تمکو

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ

طلاق دیدے تو شاید اس کا پروردگار بدلے میں تم سے بہتر بیبیاں دے فرمانبرداری کرنے والیاں ایمان رکھنے والیاں عاجزی کرنے والیاں

تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا

توبہ کرنے والیاں بندگی کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں بیوہ اور کنواریاں ف ۵۴۹ مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ

آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اس پر تند خو اور

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥

سخت گیر فرشتے ہونگے اللہ جو حکم دے اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جاتا ہے اسکی تعمیل کرتے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع ۱۷ / ۱۹

(کافروں سے کہا جاوے گا) کافرو! آج عذر پیش نہ کرو جو تم کرتے تھے اسی کا بدلہ پاؤگے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ

مومنو! اللہ کے آگے خالص توبہ کرو شاید تمہارا پروردگار تمہارے گناہ تم سے دور کر دے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا

اور تمکو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس دن اللہ نبی کو

يُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں ذلیل نہیں کرے گا ان کی روشنی ان کے آگے اور داہنی طرف

بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

چلے گی کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری روشنی ہمارے لئے کامل کر اور ہمارے گناہوں کا اثر مٹا دے تو ہر چیز پر

شَیْءٍ قَدِيْرٌ ⑧ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ

قادر ہے اے نبی کافروں اور منافقوں کے مقابلہ میں سختیوں کی برداشت کر اور ان پر سختی کر اور

---

۵۴۹ ۔ آیات ۳ تا ۵ ۔ کوئی راز کی بات حضرت حفصہ سے کہی تھی مگر وہ راز اس نے حضرت عائشہ کے سامنے افشا کردیا اور حضور نے اسے ملامت کی اور اللہ نے دونوں حرموں کو حکم دیا کہ توبہ کریں اور اگر اپنے مطالبہ نہ چھوڑیں گی تو رسول کو ان کی پروا نہیں اللہ تعالی اور فرشتے اور صالحین اس کے مددگار ہیں اور اگر حضرت صلعم تم کو طلاق دے دے تو تم سے بہتر بیبیاں اس کو مل سکتی ہیں۔

مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے ۵۵۰ اللہ کافروں کے لئے نوح اور لوط کی بیبیوں کی مثال

وَّامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ

بیان کرتا ہے وہ ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں تو انہوں نے ان کی خیانت

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ

کی تو وہ دونوں اللہ کے سامنے ان کے کچھ کام نہ آئے اور ان سے کہا گیا کہ تم جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو اور اللہ ان کو

مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ ۘ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي

کے لئے جو ایمان لائے ہیں اللہ نے فرعون کی بیبی کی مثال بیان کی ہے جب اس نے کہا اے میرے پروردگار میرے لئے اپنے پاس

الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ

بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے کردار سے بچا اور مجھ کو ظالم قوم سے نجات دے اور عمران کی بیٹی مریم

ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ

(کی مثال بھی) جس نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے پروردگار

بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ﴿١٢﴾

کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرماں برداروں میں سے تھی

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُونَ آيَةً وَّفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ الَّذِي

بابرکت ہے وہ جس کے ہاتھ میں سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿٢﴾

موت اور حیات پیدا کی تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ غالب ہے بخشنے والا ہے

---

۵۵۰ ۔ آیات ۶ تا ۹ ۔ مومنوں کے لیے وعظ ہے کہ اپنے نفس کو اور اپنے کنبہ کو دوزخ کی آگ سے بچائیں نرمی کے ساتھ اُن کی اصلاح کریں قیامت کو کوئی عذر نہیں سنا جاوے گا ۔ چونکہ اکثر مرد و زن نے حضور کے متعلق شہرت دی تھی کہ ازواج کو طلاق دے دی ہے اس واسطے سب کو حکم دیا ہے کہ توبہ کریں اور ایسے امور کا چرچا پھر نہ کریں اور حضور کو حکم دیا گیا ہے کہ کفار اور منافقوں کی ضرر سے بچنے کے لیے شدت اختیار کریں حضور کی بڑھی ہوئی نرمی کو اعتدال پر لایا گیا ہے ۔

۵۵۱ ۔ آیات ۱۰ تا ۱۲ ۔ اللہ تعالےٰ نے دو مثالیں بیان کی ہیں ایک اس امر کے لیے کہ اگر عورتیں اپنی اصلاح نہ کریں گی تو صالح شوہر کے پاس رہنے سے اُن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ اور دوسری مثال اس امر کے لیے ہے کہ نیک بی بی اگر کافر شوہر کے ماتحت ہو تو اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا بشرطیکہ اللہ کی حفاظت طلب کرتی رہے ۔ اور ایسی عورتیں بھی ہیں کہ گناہوں کے سوراخوں کی حفاظت کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں ایک آسمانی روح نفخ کرتا ہے جس کی روشنی ہمیشہ اُن کو ظلمات سے بچاتی ہے ۔ بعض بزرگ روح سے عیسیٰ کی روح مراد لیتے ہیں یعنی عیسےٰ کی روح مریم کے اندر پھونکی گئی ۔

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ
جس نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے تو رحمٰن کی بناوٹ میں کوئی کسر نہیں دیکھے گا دوبارہ نظر کر

الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ
کوئی دراڑ تم کو دکھائی دیتی ہے پھر بار بار نظر کر نظر ناکام ہو کر تھک کر تیری طرف

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا
واپس آئے گی ۵۵۲ اور ہم نے ورلے آسمان کو چراغوں کے ساتھ سجایا ہے اور ہم نے

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے آگ کا عذاب تیار کیا ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار

عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ إِذَآ أُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
کا ناشکری کرتے ہیں دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بُری جگہ ہے جب وہ اس میں ڈالے جاویں گے تو اسکی چنگھاڑ سنیں گے اور وہ جوش

تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ
مارتی ہوگی قریب ہوگا کہ جوش کے مارے پھٹ پڑے جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جاوے گا تو اس کے نگہبان ان سے پوچھیں گے

يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ
کیا تمہارے پاس ڈرانیوالا نہ آیا تھا کہیں گے ہاں ڈرانیوالا تو ہمارے پاس آیا تھا پر ہم نے اسکو جھٹلایا اور کہا اللہ نے تو کوئی چیز نہیں اتاری

شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ
تم تو بڑی گمراہی میں پڑے ہو اور کہیں گے اگر ہم بات کو سنتے اور سمجھتے تو دوزخ

أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ
والوں میں نہ ہوتے تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے سو دوزخیوں کے لئے (رحمت) سے دوری ہے ۵۵۳ جو لوگ بے دیکھے

سورۃ الملک مکیۃ

۵۵۲ ۔ آیات ۱ تا ۴ ۔ اس ملکِ عظیم کی بادشاہی اللہ تعالےٰ کے بابرکت ہاتھ میں ہے جو اپنی مشیت پر قادر ہے ۔ اس نے موت و حیات اس واسطے پیدا کیے ہیں کہ انسان کا امتحان کرے کہ احسن عامل کون ہے وہ نیک کے حق میں غفور اور بد کے حق میں عزیز ہے اس نے سات آسمانی تاثیرات مختلف کے ساتھ ایک دوسرے کے اوپر گول بنائے ہیں ان کے نیچے جو مخلوق رہتی ہے اس کی تکمیل ساتویں مدارج پر جاکر ہوتی ہے باآنکہ متضادہ قویٰ کام کر رہے ہیں ۔ مگر سب مل کر اللہ تعالےٰ کی مشیت کو پورا کرتے ہیں مثبت اور منفی قویٰ ایک ہی مدعا کو پورا کرتے ہیں فرشتہ جو نیکی کا محرک ہے اور شیطان جو بدی کا دونوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان سے ایک عمل ظہور میں آوے جس کا صلہ جزا یا سزا ہو ۔

۵۵۳ ۔ آیات ۵ تا ۱۱ ۔ سب سے نچلا آسمان چراغوں یعنی ستاروں سے مزین کیا گیا ہے ان کی روشنی اس میں سے آئینہ کی طرح سے ہو کر آتی ہے شیاطین اور نجوم کی پیدائش کا مادہ ایک ہی ہے ۔ یہ کرۂ ہوائی میں جہاں نجوم ٹوٹتے ہیں چڑھ سکتے ہیں یہ اس جو میں جہاں اللہ تعالےٰ کے احکام موکل ملائک کے سبب اُتر کر سلسلۃ الجرس کی طرح صوت پیدا کرتے ہیں ان کی جستجو کے لیے جاتے ہیں ۔ ملائک جو ستاروں پر موکل ہیں اور ان کی زندگی کے لیے مثل روح ہیں وہ ستاروں میں سے برقی مادہ ان نجوم میں بھیجتے ہیں جو جو میں گردش کر رہے ہیں اور وہ نجوم شہابِ ثاقب بن کر ان شیاطین یا ان کی خیالات کے بے قرار کا باعث ہوتے ہیں اور وہ اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں ۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم جو لوگ ان شیاطین کے سبب سے گمراہ ہوتے ہیں آیت ۶ سے ۱۱ تک ان کی سزا کا ذکر کیا ہے ۔

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۲﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا

اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں — ان کے لئے بخشش ہے — اور بڑا اجر ہے — اور تم اپنی بات کو چپکے سے کہو — یا اسکو پکار کر

بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۳﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿۱۴﴾ ع ۱

کہو (دونوں مساوی ہیں) کیونکہ وہ سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے — جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا — اور وہ تو بڑا باریک بین (اور) حقیقت سے باخبر ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے — تو اسکی اطراف میں چلو پھرو — اور اللہ کے رزق سے کھاؤ

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿۱۵﴾ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا

اور اسی کی طرف جی اُٹھ کر جانا ہے — وہ (اللہ) جو آسمان میں ہے کیا اسکی گرفت سے تم امن میں ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے — اچانک دیکھو کہ وہ

هِيَ تَمُورُ ﴿۱۶﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ

ہل رہی ہے — یا (اللہ) جو آسمان میں ہے — کیا تم امن میں ہو — کہ تم پر پتھراؤ کرے — سو تم عنقریب جان لوگے

كَيْفَ نَذِيرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۱۸﴾ أَوَلَمْ

کہ میرا ڈرانا کیسا ہوا — اور ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا تھا — تو میری ناخوشی — ان کے حق میں کیسی ہوئی — کیا انہوں نے

يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ

پرندوں کی طرف نہیں دیکھا ان کے اوپر اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے اور سکیڑتے ہوئے — ان کو رحمٰن کے سوا کون تھامتا ہے — وہ ہر چیز کو

شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿۱۹﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ

نگران ہے — بھلا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر (ہو کر) رحمٰن کے مقابلہ میں — تمہاری مدد کرے

إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿۲۰﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ

کافر لوگ نرے دھوکے میں ہیں — بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی دے — اگر وہ اپنا رزق روک لے

بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿۲۱﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ

مگر یہ لوگ سرکشی اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں — کیا وہ جو اپنا منہ اوندھا کر کے چلتا ہے — زیادہ ہدایت پر ہے یا وہ شخص

يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

جو سیدھا ہو کر — چلتا ہے — راہِ راست پر — کہو وہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا — اور تمہارے لئے کان اور

السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

آنکھیں اور دل بنائے — تم بہت کم شکر کرتے ہو — کہو وہی ہے جس نے تم کو زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

پھیلا رکھا ہے — اور اسی کے سامنے جمع کئے جاؤ گے — اور یہ کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب پورا ہوگا — اگر تم

صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

سچے ہو — کہو کہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے — اور میں تو صرف (اس سے) کھلا ڈرانے والا ہوں — تو جب اس کو قریب

زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿۲۷﴾

آتا دیکھیں گے — تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے — اور کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے — جو تم مانگا کرتے تھے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ

کہو بھلا دیکھو تو — اگر اللہ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (تو اس کا فروں کا کیا حال) تو کون ہے جو کافروں کو

مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ
درد ناک عذاب سے پناہ دے — کہو وہ رحمٰن ہے — جس پر ہم ایمان لاتے ہیں — اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے — تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ
کہ وہ کون ہے جو صریح گمراہی میں ہے — کہو دیکھو تو — اگر تمہارا پانی — زمین کے اندر اتر جائے تو تم کو — جاری — پانی

بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ع
کون لائے گا

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۰﴾
اللہ کے نام سے — جو بے حد — سب ضروریات — مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لانے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾ وَاِنَّ لَكَ
دوات اور قلم اور جو کچھ لکھتے ہیں اس کی قسم ہے کہ — تو اپنے پروردگار کے فضل سے — دیوانہ نہیں ہے — اور بیشک تیرے

لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾
لیے ایسا اجر ہے — جو ختم نہیں ہوگا — اور بیشک تیرے اخلاق — اعلیٰ پایہ کے ہیں — سو عنقریب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
کہ تم میں سے کس کو جنون ہے — بیشک تیرا پروردگار ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے — کہ اس کے رستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں — اور وہ ان کو بھی

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَا
خوب جانتا ہے جو سیدھے رستہ پر چلنے والے ہیں — تو تو جھٹلانے والوں کا کہا نہ مان — وہ چاہتے ہیں کہ تو نرم پڑ جائے تو وہ بھی نرم پڑ جاویں — اور تو کسی

---

۵۵۴ — آیات ۲ تا ۳۰ — یہ عالم عالمِ اسباب ہے۔ اسباب تو نظر آتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ جو مسبب ہے نظر نہیں آتا۔ لوگ اسباب کو پوجتے ہیں اور اُن کے خالق کو جو نظر نہیں آتا ترک کر دیتے ہیں۔ مغفرت اور اجر کبیر انہیں لوگوں کے لیے ہے جو غائب ہستی سے ڈر کر کام کرتے ہیں وہ جو کہ سب کا خالق ہے اُن کے ظاہر باطن کو جانتا ہے اُس نے انسان کے لیے اس کے رزق کا سامان اس کے اپنے گھر میں جو زمین ہے بنایا ہے مگر یہ گھر دوامی نہیں اس کو چھوڑ کر وہاں جانا ہے جہاں اللہ غائب نہیں۔ اگر انسان اللہ کا عصیان کرے گا تو یہ گھر اُس کے لیے امن کا گھر نہیں رہے گا اس پر زمین خسف ہو جائے گی یا آسمان پتھر برسائیگا۔ اگلی قوموں کے انجام پر نظر کر لو۔ رزق کے لیے اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔ اپنے سر پر پرندوں کو کرۂ ہوائی میں اُڑتے ہوئے دیکھو اگرچہ رزق کے سامان سے الگ رہتے ہیں پھر بھی اُن کو وہاں رزق مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی حاجات کو زیر نظر رکھتا ہے۔ اپنے جتھے پر مغرور ہو کر حق کا مقابلہ نہ کرو اور اگر رحمٰن رزق کے سامان بند کر دے تو کون اُن کو جاری کر سکتا ہے۔ اللہ نے انسان کا رُخ بلند رکھا ہے اور چارپایوں کا رُخ زمین کی طرف۔ انسان کے شایاں نہیں کہ رزق کے لیے چارپایوں کی طرح زمین کی طرف جھکا رہے۔ ؎ تو شہبازی ترا ہمچو مگس ساں + تلاشِ دانہ و خاشاک تا کے۔ تم کو اللہ نے حواس اور سوچنے والا دماغ دیا ہے پر تم شکرگذاری کم کرتے ہو۔ بجائے اس کے کہ سوچ بچار کریں آنے والے انقلاب کا وقت پوچھتے ہیں۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے میں تو ڈرانے والا ہی ہوں اور پوچھتے کیا ہو وہ تمہارے لیے کوئی خوشی کا دن نہیں تمہارے چہرے سیاہ ہو جاویں گے تم میری اور میرے صحابہ کی ہلاکت کا انتظار کرتے ہو اس سے کیا حاصل کیا ہم ہلاک ہو جاویں تو تمہارا عذاب ٹل جائے گا ہم تمہارے عذاب کے آنے کا باعث نہیں اس کا باعث تمہارے اپنے عمل ہیں ہماری زندگی تو دشمن کے قبضۂ قدرت میں ہے تم کو معلوم ہو جائے گا کہ باطل پرست ہم ہیں یا تم۔ پانی جو زندگی کا موجب ہے اگر زمین کی گہرائیوں میں چلا جائے تو کون ہے جو تم کو اس کی ندیاں بہا دے۔

تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
بہت قسمیں کھانے والے کمینے کا کہا نہ مان بڑا عیب لگانے والا چغلیاں لگاتا پھرنے والا نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھنے والا

أَثِيمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿۱۳﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿۱۴﴾ إِذَا تُتْلَىٰ
گنہگار اکھڑ ان عیبوں کے علاوہ شرارت میں شہرۂ آفاق صرف اس لحاظ سے کہ وہ مال اور اولاد رکھتا ہے (اس کا کہا مانا جائے) جب ہماری آیتیں اسکو

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿۱۶﴾ إِنَّا
پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ اگلوں کے افسانے ہیں ف۵۵۵ ہم عنقریب اسکی ناک پر داغ لگائیں گے ا ہم نے انکو

بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿۱۷﴾ وَلَا
اس طرح آزمایا ہے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ صبح ہوتے ہی اس کا پھل توڑ لیں گے اور وہ

يَسْتَثْنُونَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿۱۹﴾ فَأَصْبَحَتْ
(کسی مسکین کا حق) مستثنا نہیں کرتے تھے تو وہ ابھی سوئے تھے کہ تیرے پروردگار کی طرف سے کوئی آنے والی آفت اس پر آ پھری تو وہ کاٹی ہوئی

كَالصَّرِيمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿۲۱﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ
کھیتی کی طرح ہو گیا تو انہوں نے صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے ہی اپنی کھیتی پر

صَارِمِينَ ﴿۲۲﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿۲۳﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم
جا پہنچو تو روانہ ہوئے اور چپکے چپکے باہم کہتے تھے کہ آج کوئی مسکین تم تک باغ میں نہ آنا

مِّسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا
پائے گا اور سویرے پہنچے (اور اپنے زعم میں) مسکینوں کے روکنے پر اپنے میں قدرت پاتے تھے پھر جب اس کو جا دیکھا تو کہنے لگے ہم رستہ

سورۃ القلم مکیۃ

(حاشیہ: الہام کے نزول کی ایک مثال)

۵۵۵ ۔ آیات ۱ تا ۱۵۔ جو چیز انسان کے علم یا مشاہدہ میں نہیں آئی اُس کو کسی مجہول امر کے لیے گواہ نہیں بنایا جا سکتا۔ شاہد ایسی چیز ہو جو ہر زمانہ کے لیے شاہد کی حیثیت رکھتی ہو کیونکہ قرآن جملہ زمانوں کے لیے ہے اللہ تعالےٰ نے یہاں قلم دوات سطر تین چیزوں کی قسم کھائی ہے جو مشاہد ہیں اور ما انت بنعمت ربک بمجنون جواب قسم ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے۔ تین اشیا اللہ تعالےٰ کی وحی کے لیے ایک مثالی صورت ہیں۔ ایک شخص اپنا مافی الضمیر ایک غائب شخص کے واسطے یوں ظاہر کرتا ہے وہ قلم اور دوات کے ذریعہ سے لوح یا کاغذ پر اپنا مدعا لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو وراء الورا اور ہمارے حواس سے غائب ہے وہ اپنا منشا ایک فرشتہ کے ذریعہ جو بجائے قلم ہے ایسے روحانی رنگ سے جو بجائے سیاہی ہے ایک انسان کے قلب پر جس کو نبی کہتے ہیں اور قلب بجائے لوح ہے لکھتا ہے یہ اللہ کی تحریر کا طریق ہے مگر انسانوں کی نظر سے مخفی ہے اس واسطے وہ اس کے اقوال کو مجنون کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے یہ تو اللہ کا چٹھی رسان ہے تم کو چاہیے کہ جو چٹھی لایا ہے اس کو مطالعہ کرو۔ مجنون کی بڑ بے ثمر ہوتی ہے یہ کلام تو بڑا انقلاب پیدا کرے گا۔ مجنون صاحب اخلاق نہیں ہوتے یہ تو اخلاقِ جمیلہ کا مالک ہے تم دیکھ لو گے کہ تم دونوں میں سے کون مفتون ہے۔ مکذبین تیرے ڈگمگانے کے لیے تم سے مصالحت کا حیلہ تجویز کرتے ہیں اس سے تیرا کاذب ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں حیلہ یہ ہے کہ کچھ تو ڈھیلا ہو اور کچھ وہ ڈھیلے ہوں۔ ان میں سے بعض لوگوں کے بغیر کسی کا نام لینے کے کچھ عیوب ظاہر کیے ہیں۔ اس سے مدعا یہ ہے کہ ان صفات کے لوگوں سے ہدایت کی توقع مفقود ہے۔ ہدایت کے لیے بھی انسان کے اندر فطرت کی کچھ چنگاری ہونی چاہیے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۂ یاسین میں فرماتا ہے لینذر من کان حیّا یعنی ایسوں کو ڈراوے جن کے اندر حیات کا شمہ باقی ہو۔

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

بھول گئے ہیں (خوب فکر کرکے کہا) بلکہ ہم تو (اپنی حاصلات سے) محروم کردیئے گئے ہیں ان میں سے بہترین نے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم اللہ کی تسبیح

تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

کیوں نہیں کرتے تو کہنے لگے ہمارے پروردگار کی ذات پاک ہے ہم خود ہی ظالم ہیں اب ایک دوسرے کو لگے ملامت

بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا

کرنے اور (آخر) کہنے لگے ہماری کم بختی ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے امید ہے کہ ہمارا پروردگار اس باغ سے

خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

بہتر باغ ہم کو بدلے میں دے ہم اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرنے والے ہیں ان کو بھی (اہل مکہ) ایسا ہی عذاب ہوگا اور البتہ آخرت کا عذاب بہت

اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾ اَفَنَجْعَلُ

بڑا ہے کاش یہ لوگ جانتے ۵۵۶ بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں نعمتوں کے باغ ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

گناہگاروں کی طرح رکھیں گے تم کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم

تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى

پڑھتے ہو کہ اس کتاب میں (لکھا ہو) کہ تم کو وہ ملے گا جو تم پسند کرتے ہو کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ

چلی جاویں گے کہ جو کچھ تم فرمائش کروگے تم کو وہی ملے گا ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے کیا

لَهُمْ شُرَكَآءُ ڔ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

ان کے کوئی شریک ہیں تو اگر سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں جس دن پنڈلی کھولی جاوے گی

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

(یعنی شدت نمودار ہوگی) اور ان کو سجدے کی طرف بلایا جاویگا تو کر نہ سکیں گے آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت

ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ

چھائی ہوگی اور (یہ ذلت اسلئے ان پر پڑیگی کہ) ان کو (دنیا میں) سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ اچھے بھلے تھے (پر حاضر نہ ہوتے تھے) تو مجھ کو اور ان کو جو میری اس کلام

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ

کو جھٹلاتے ہیں اپنے حال پر چھوڑ دے ہم ان کو اس طرح سے نیچے کی طرف اتاریں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور ہم ان کو ڈھیل دیتے ہیں بیشک

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

میرا داؤ پکا ہوتا ہے کیا تم ان سے کچھ مزدوری مانگتے ہو کہ اس تاوان کے نیچے وہ دبے جاتے ہیں یا ان کے پاس چھپی

وقف لازم الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ

خبریں آتی ہیں تو ان کو وہ لکھ لیتے ہیں ۵۵۷ تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کر اور مچھلی والے (یعنی یونس) کی طرح نہ ہو

---

۵۵۶ - آیات ۱۷ تا ۳۳ - جو لوگ اپنی دولت اور رسوخ کے گھمنڈ پر مسکینوں کی جماعت کی طرف نہیں جھکتے تھے ان کا انجام ذکر کیا ہے کہ جو رکھتے ہیں وہ تو تباہ ہو جائے گا اور اگر ان کو کچھ دے گا تو اسلام میں داخل ہونے سے ملے گا اس حالت کو ایک باغ کے مالکوں کی مثال میں ظاہر کیا ہے۔

۵۵۷ - آیات ۳۴ تا ۴۷ - ان آیات میں متقیوں کا مستقبل بیان کیا ہے جس میں ان کے لیے بڑے انعامات (باقی بر صفحہ ۵۹۱)

إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ

جب اس نے (اللہ کو) پکارا اور وہ غمگین تھا اگر اس کے پروردگار کا فضل اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ بری حالت میں چٹیل میدان میں پھینک

وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ

دیا جاتا ایسی حالت میں کہ مذمت اسکی لازم حال ہوتی سو اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اور اسکو نیکوکاروں میں شامل کیا اور جب کافر قرآن کو سنتے ہیں

كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾

تو قریب ہوتا ہے کہ وہ گھور گھور کر تمکو پھسلا دیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے (یہ دیوانے کا کلام نہیں)

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

اور یہ تو سارے جہان کے لئے شرافت کا موجب ہے ف۵۵۹

ع ۲ ۱۹ الربع

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَ

وہ ہو جانے والی کیا ہے وہ ہو جانے والی اور تمکو کس نے بتایا کہ وہ ہو جانے والی کیا چیز ہے (وہ کھڑکھڑانے والا حادثہ ہے) ثمود اور عاد نے

عَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا

اس کھڑکھڑانے والی کو جھٹلایا سو ثمود تو حد سے بڑھنے والی (کڑک) سے ہلاک کئے گئے اور عاد وہ بڑے زناٹے کی سخت آندھی سے

بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا

ہلاک کئے گئے اللہ نے اسکو سات راتیں اور آٹھ دن متواتر ان پر چلائے رکھا تو تو اس میں

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم

لوگوں کو ایسے گرے پڑے دیکھتا کہ گویا وہ کھوکھلی کھجوروں کے بوتے ہیں تو کیا تو ان میں سے کسی کو

مِّن بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾

باقی دیکھتا ہے اور فرعون اور اس سے پہلے لوگ اور الٹی بستیوں کے بسنے والے گناہوں کے مرتکب ہوئے

فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ

اور انہوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی تو اس نے ان کو بہت سخت پکڑا جب پانی کا طوفان آیا تو ہم نے تم کو کشتی میں

(بقیہ صفحہ ۵۹۰) ہیں منکرین کو ان کے عندیات کے بطلان سے محققانہ طریق پر آگاہ کیا ہے۔ کیا مسلم اور مجرم یکساں رہیں گے تم کیا بے جا حکم کرتے ہو کیا تمہارے لیے کسی کتاب میں وہ باتیں درج ہیں جو تم پسند کرتے ہو کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلف کر رکھی ہے کہ قیامت تک تمہاری خواہشات کے موافق کام ہوتا رہے گا تم میں سے کون ان باتوں کا ذمہ دار ہے۔ اگر تمہارے زعم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے کوئی شریک ہیں تو ان کو مقابلہ کے لیے پیش کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی گرفت کے مقابل وہ تمہاری مدد کریں۔ آج یہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے ایک سخت وقت آتا ہے کہ سجدہ کی طرف بلائے جاویں گے مگر کر نہ سکیں گے دنیا کی عادت اپنے ساتھ لے جاویں گے۔

---

۵۵۹ ۔آیات ۴۸ تا ۵۲ حضرت یونس کی مثال دے کر رسول صلعم کو قوم پر عذاب کی جلدی کرنے سے روکا ہے اور کفار کا مقولہ سابقہ پھر دہرا کر فرمایا ہے کہ جس چیز یعنی قرآن کے سبب رسول کو مجنون کہتے ہیں وہ تو سارے جہاں کے لیے شرف اور شہرت کا باعث ہے۔

فِي الْجَارِيَةِ (۱۱) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (۱۲) فَإِذَا نُفِخَ فِي
سوار کیا تاکہ ہم اس واقعہ کو تمہارے لیے یادگار بنائیں اور نگاہ رکھنے والے کان اسکو یاد رکھیں ف ۵۵۶ جب صور میں
الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ (۱۳) وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
ایک پھونک ماردی جاوے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھالئے جاویں گے پھر یکدم ریزہ ریزہ
وَّاحِدَةً (۱۴) فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (۱۵) وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ
کردیئے جاویں گے تو اس دن وہ واقعہ ہونے والی واقعہ ہوگی اور آسمان پھٹ جاوے گا تو وہ ڈھیلا پڑ
وَّاهِيَةٌ (۱۶) وَّالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ
جاوے گا اور فرشتے اس کے کناروں پر ہو جاویں گے اور تیرے پروردگار کے تخت کو اس روز آٹھ
ثَمَانِيَةٌ (۱۷) يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (۱۸) فَأَمَّا مَنْ
(فرشتے) اٹھائیں گے اس دن تم (اللہ کے آگے) پیش کیے جاؤ گے تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا سو جس کو اسکی کتاب
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (۱۹) إِنِّي ظَنَنْتُ
(اعمال) داہنے ہاتھ میں دی جاوے گی تو (خوشی کے مارے) کہیگا آؤ میری کتاب پڑھو میں یقین کرتا تھا
أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (۲۰) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۲۱) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (۲۲)
کہ میرا حساب مجھے ملے گا تو وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا بلند باغ میں جس کے
قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (۲۳) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ
میوے جھکے ہوئے ہونگے (ان سے کہا جاویگا) گزشتہ ایام میں جو کچھ تم نے اپنے لئے آگے بھیجا تھا اس کے بدلہ
الْخَالِيَةِ (۲۴) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ
خوشگواری سے کھاؤ پیو اور جس کو اسکی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جاوے گی تو وہ کہے گا کاش میری کتاب مجھ کو
أُوتَ كِتَابِيَهْ (۲۵) وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (۲۶) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (۲۷)
نہ دی جاتی اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے کاش موت میرا خاتمہ کرنے والی ہوتی
مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ (۲۸) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (۲۹) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (۳۰) ثُمَّ
میرا مال مجھے کچھ کام نہ آیا میرا اختیار مجھ سے چھن گیا (حکم ہوگا) اس کو پکڑو اس کو طوق ڈالو پھر
الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (۳۱) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (۳۲)
اس کو دوزخ میں داخل کرو پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہو اس کو جکڑو
إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (۳۳) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (۳۴)
وہ اللہ العظیم پر ایمان نہیں لاتا تھا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (۳۵) وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ (۳۶) لَا يَأْكُلُهُ
تو آج یہاں اُس کا کوئی حمایتی نہیں اور نہ کوئی خوراک ہے دھوؤں کے سوا جس کو گنہگاروں کے سوا

سورۃ الحاقۃ مکیۃ

۵۵۹ ۔ آیات ۱ تا ۱۲۔ قیامت کا نام رکھا ہے الحاقۃ کہ اس میں حقائق الامور کھلیں گے ۔ اس کی تکذیب میں جو قومیں ہلاک ہوگئیں ان کا ذکر کیا ہے اور وہ عاد و ثمود قوم لوط اور آلِ فرعون ہیں۔

إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ
کوئی نہیں کھاتا ف۵۶۰ میں قسم کھاتا ہوں اس کی جو چیز تم کو دکھائی دیتی ہے اور اس کی جو تم کو دکھائی نہیں دیتی کہ قرآن

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا
معزز رسول کی بات ہے اور وہ شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم مانتے ہو اور نہ وہ

بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ
کاہن کی بات ہے تم بہت کم غور کرتے ہو یہ پروردگار عالمیان کی طرف سے اتری ہے اور اگر وہ بعض

عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
جھوٹی باتیں ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اسکو داہنے ہاتھ سے پکڑتے پھر اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے

الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾
تو تم سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا اور یہ پرہیزگاروں کے لئے یادداشت ہے

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ
اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانے والے بھی ہیں اور بیشک یہ کافروں کے لئے حسرت ہے اور یہ

لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾
حق الیقین ہے تو اپنے عظیم پروردگار کی تسبیح کر ف۵۶۱

---

۵۶۰ - آیات ۱۳ تا ۳۷ - قیامت سے پہلے جو ہیبت ناک واقعات ہوں گے ان کا بیان کر کے ظاہر کیا ہے کہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سامنے فیصلہ کے لیے پیش ہوں گے دو فریق ہوں گے۔ اصحاب الیمین واصحاب الشمال ہر ایک کی جزا سزا کا ذکر کیا ہے۔ زمین کی سطح مستوی کر دی جاوے گی۔ پہاڑ چورہ ہو جائیں گے۔ ایسی زمین پہ قیامت کا وقوع ہوگا۔ آسمان پھٹ کر اُس کی قوتیں ڈھیلی پڑ جاویں گی۔ اور فرشتے جو اس کے محافظ ہیں کناروں پر چلے جاویں گے۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت کا تخت آٹھ فرشتے اُٹھائیں گے دنیا میں اس کو چار اُٹھاتے تھے۔ یہ چار فرشتے اللہ تعالیٰ کی چار صفات رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کے مظاہر ہیں۔ دنیا کا نظام انہیں چار صفات کے متعلق ہے۔ دنیا میں ہر ایک صفت کا ظہور ظاہری تھا۔ وہاں باطنی خواص کا ظہور ہوگا۔ ہر ایک صفت دوچند ہو کر آٹھ ملائک ان کے حامل ہوں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی فرد اس قدر ہجوم کثیر سے مخفی رہ جائے۔ اعمال نامے نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں پشت کی طرف سے دیئے جاویں گے اور اُن کو ستر ہاتھ کی زنجیر سے باندھ دیا جاوے گا۔ کیونکہ وہ نہ اللہ تعالےٰ کے حقوق ادا کرتا تھا اور نہ مسکین مخلوق کے (دین کا خلاصہ یہی دو باتیں ہیں) ستر گز زنجیر اوسط عمر کا نمائندہ ہوگی۔ قیامت کے عذاب سے چھوڑانے والا حامی کوئی نہ ہوگا۔ اور اُن کی خوراک غسلین میں سے ہوگی جو گناہگاروں کی خوراک ہے غسلین کی ماہیت اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے مگر لفظ سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ کفار کے ابدان سے عذاب کے سبب سے جو چیزیں جُدا ہوں گی وہی اُن کی خوراک ہوگی اور اُن کے بدن کا جزو بنے گی۔

۵۶۱ - آیات ۳۸ تا ۵۲ - پہلی دو آیات میں بما تبصرون وما لا تبصرون دو قسمیں ہیں پہلی سے مراد قرآن کریم کا وہ حصہ ہے جو نازل ہو چکا تھا اور دوسری سے وہ جو ابھی نازل نہ ہوا تھا۔ ان دونوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن اللہ تعالےٰ کے رسول کا کلام ہے (جو اللہ کی طرف سے لایا ہے) وہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں (باقی بر صفحہ ۵۹۴)

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ① لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ② مِّنَ اللّٰهِ ذِى

ایک سوال کرنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر آنے والا ہے جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اس اللہ سے جو بلند درجات

الْمَعَارِجِ ③ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ

والا ہے جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایسے دن میں (آنے والا ہے) جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے

اَلْفَ سَنَةٍ ④ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ⑤ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ⑥ وَّنَرٰىهُ

تو ان لوگوں کے (ایذا) اچھی طرح برداشت کر وہ اس عذاب کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اسکو نزدیک

قَرِيْبًا ⑦ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ⑧ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ⑨ وَلَا

دیکھتے ہیں جس دن آسمان ایسا ہو جاوے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا اور پہاڑ ایسے ہو جاویں گے جیسے اون اور کوئی

يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ⑩ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ

دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا ایک دوسرے کو دکھائے جاویں گے گنہگار چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب کے بدلے

يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ⑪ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ⑫ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُــْٔوِيْهِ ⑬

اپنے بیٹوں اور اپنی جورو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو جو اسکو پناہ دیتا تھا اور ان سب

(بقیہ صفحہ ۵۹۳)

شاعر کی باتیں خیالی ہوتی ہیں۔ ان میں حقیقت نہیں ہوتی۔ اور کاہن کے کلام میں اکثر باتیں دروغ ہوتی ہیں۔ اور ان سے کوئی نصیحت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ ان کے کلام کو اس کلام سے کیا نسبت۔ یہ تو رب العالمین کی طرف سے لایا ہوا کلام ہے۔ یہ رسول مثیل موسے ہونے کا دعوے کرتا ہے جس کا ذکر تورات استثنا باب ۱۸ میں ہے۔ سو اس دعوے کی رو سے اگر یہ جھوٹا رسول ہوتا تو اس کی رگ جان کاٹ دی جاتی اور کوئی اس کو بچا نہ سکتا۔ آخر میں اللہ نے فرمایا ہے کہ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کر جس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس سے پاک ہے کہ شاعروں یا کاہنوں کا کلام اس کے کلام کا مقابلہ کرے۔ تورات کے باب استثنا میں یہ ذکر موجود ہے کہ جو شخص اس موعودہ نبوت کا جھوٹا دعوے کرے وہ مارا جاوے گا۔

سورۃ المعارج مکیہ

۵۶۲ ۔ آیات ۱ تا ۴ ۔ سوال کنندہ نضر بن حارث تھا۔ ان چار آیات کا تفسیری ترجمہ یہ ہے۔ ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا جو کافروں پر اس اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والا ہے جو بلند درجات والا ہے۔ اور ایسے دن میں آنے والا ہے کہ اس کی مدت پچاس ہزار سال ہے اور اس روز ملائک اور ارواح اس عالم کو چھوڑ کر اللہ کی طرف عروج کریں گے۔

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿۱۶﴾

کو جو زمین میں ہیں فدیہ دے دے پھر اپنے آپ کو بچالے یہ ہو نہیں سکتا وہ تو شعلہ مارنے والی آگ ہے

تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾

جو انسان کے اطراف کو بیکار کر دینے والی ہے وہ اسکو بلاتی ہے جو پیٹھ پھیرتا اور سرتابی کرتا ہے اور مال جمع کرتا ہے پھر اس کو بند رکھتا ہے بیشک انسان حریص کمبر

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾ الَّذِينَ

پیدا کیا گیا ہے جب اس کو نقصان پہنچتا ہے تو واویلا کرتا ہے اور جب اس کو نیکی پہنچتی ہے تو بخل کرتا ہے مگر (ویسے نہیں ہیں) وہ نماز گزار جو

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِلسَّائِلِ

نماز میں ناغہ نہیں کرتے اور جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں محتاجوں کا ایک معین حصہ ہے

وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ

اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے

رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ

ڈرنے والے ہیں بیشک ان کے پروردگار کا عذاب ایسا ہے کہ اس سے نڈر نہیں ہونا چاہئے اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی

لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

نگہبانی کرتے ہیں مگر اپنی جوروؤں اور اپنے ہاتھ کے مال سے (یعنی لونڈیوں سے) کیونکہ ایسوں پر کوئی

غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ

الزام نہیں تو جو ان کے سوا اور کے طلبگار ہوں تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی

هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾

امانتوں کا اور اپنے عہد کا پاس کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾

اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہ لوگ باغوں میں ہونگے جہاں ان کی آؤ بھگت ہوگی

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿۳۷﴾

تو ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ ٹولیاں بنکر داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے تیری طرف دوڑے آتے ہیں

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ

کیا ان میں سے ہر ایک آرزو رکھتا ہے کہ نعمتوں کے باغ میں داخل کیا جاوے گا ہرگز ایسا نہیں ہم نے ان کو اس چیز

مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿۴۰﴾ عَلَىٰ

سے پیدا کیا ہے جو یہ جانتے ہیں (یعنی ایسی گندی چیز سے بنا ہوا شخص اللہ کی پاک جنت میں بغیر تزکیہ داخل نہیں ہو سکتا) ہمیں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور

أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا

کہ ان میں سے بہتر مخلوق بدل کر لائیں (یعنی اگر یہ لوگ ناشکری کرینگے تو مشرق اور مغرب سے اور قومیں لائیں گے) اور کوئی کام نہیں جس کے کرنے سے ہم پیچھے رہجاویں تو ان کو چھوڑ

حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

دو کہ باطل شغل میں لگے رہیں اور کھیلتے رہیں تاکہ اس دن سے جا ملیں جس کا وعدہ ان کو دیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے جلدی نکل پڑیں گے گویا کہ وہ کسی

سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

پانی کی طرف دوڑے جاتے ہیں ان کی نظریں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھائی ہوگی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾
یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ ان کو دیا جاتا ہے ۵۶۳

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ
ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم ڈرا پہلے اس سے کہ ان پر دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَ
آئے اس نے کہا اے میری قوم میں تم کو کھلے طور ڈر سنانے والا ہوں (اس سے بچاؤ کا طریق یہ ہے) کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

أَطِيعُونِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ
اور میرا کہا مانو (ایسا کروگے) تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمکو مقرر وقت تک مہلت دے گا کیونکہ جب اللہ کا

اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي
مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو وہ پیچھے نہیں ڈالا جاتا کاش تم (اس بات کو) جانتے ۵۶۴ نوح نے کہا اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو

لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
رات اور دن بلایا پر میرے بلانے نے ان کو زیادہ بھگایا اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تاکہ

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَ
تو ان کے گناہ بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے (منہ چھپانے کو) اور ضد کی اور

---

۵۶۳ ۔ آیات ۵ تا ۴۴۔ اللہ تعالٰے نے کفار کے اقوال اور افعال کے مقابل صبر جمیل کا حکم دیا ہے اور یہی مفتاح الفرج ہے۔ پھر اس عذاب کا جس کا ذکر شروع میں ہے کچھ خاکا کھینچا ہے۔ آسمان پگھل کر پھٹ ہوجاوینگیں اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح دوست ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے پرسش حال نہ کریں گے۔ مجرم اپنے سارے کنبہ کو فدیہ دے کر رہائی کے متمنی ہوں گے مگر ناکام وہ تو ایسی آگ ہوگی جو مجرم ہی کے دماغ پر مسلط ہوگی جو حق سے پھرتا ہے اور دنیا جمع کرتا ہے۔ انسان خام طبع ہے جب تکلیف آوے تو واویلا کرتا ہے۔ اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو نیکی سے ہاتھ روک لیتا ہے۔ ہاں وہ لوگ ان بداخلاقیوں سے بچتے ہیں جو وہ کام کرتے ہیں جو آیت ۲۳ سے ۳۴ تک مذکور ہیں۔ آیات ۳۶ سے ۳۸ تک ان لوگوں کا ذکر ہے جو حضرت صلعم کے دائیں بائیں اس امید پر جمع ہوتے تھے کہ حضور کے پاس آنے سے ان کو جنت مل جائے گی سو جنت تو پاک لوگوں کا مقام ہے۔ پیدائش کے لحاظ سے تو یہ جس چیز سے پیدا ہوئے ہیں وہ معلوم ہے۔ پاک مقام تک پہنچنے کے لیے تزکیہ کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ اللہ تعالٰے کے منشاء کو پورا نہ کریں گے تو مشرق و مغرب کے رب کی قسم ہے کہ وہ مشرق مغرب سے ان سے بہتر مخلوق پیدا کرکے لاوے گا۔ چھوڑ دے کہ عبث باتوں میں لگے ہیں تاکہ وعدہ کا دن دیکھ لیں۔

سورہ نوح مکیّۃ

۵۶۴ ۔ آیات ۱ تا ۴ حضرت نوح کی قوم اپنے اعمال کے سبب مواخذہ الٰہی کی سزاوار تھی اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت نوح کو مبعوث کیا تاکہ عذاب آنے سے پہلے ان کو انذار کرے کہ اس کے آنے سے پہلے اپنی اصلاح کرلیں تاکہ ان کو ان کی اجل مسمیٰ تک تاخیر دی جاوے کیونکہ جب اللہ کا عذاب آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوسکتی۔

اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ

اور اکڑ بیٹھے پھر میں نے ان کو کھلے طور بلایا پھر میں نے ان کو ظاہر بھی

لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ

سمجھایا اور ان کو پوشیدہ بھی سمجھایا تو میں نے ان سے کہا اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو کہ وہ

غَفَّارًا ۝١٠ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝١١ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ

بڑا بخشنے والا ہے (ایسا کرو گے) تو وہ تم پر مینہ برسانے والا بادل بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا

وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝١٢ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ

اور تمہارے لئے باغ لگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کے

لِلَّهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝١٤ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ

وقار سے نہیں ڈرتے اور اس نے تم کو کئی حالتوں میں سے گزار کر پیدا کیا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا ہے کہ اس نے سات آسمان ایک دوسرے

طِبَاقًا ۝١٥ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ

کے اوپر کس طرح پیدا کئے ہیں اور ان میں چاند کو روشن بنایا ہے اور سورج کو چراغ بنایا ہے اور اللہ نے تم کو زمین سے

الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

اگایا ہے پھر وہ تم کو اسی میں لوٹا دے گا اور تم کو نکال کھڑا کرے گا اور اللہ نے زمین کو تمہارا فرش

بِسَاطًا ۝١٩ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا

بنایا ہے تاکہ تم اس کے کھلے رستوں پر چلو نوح نے کہا اے میرے پروردگار انہوں نے تو میرا کہا نہ مانا اور ان کے

مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝٢١ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝٢٢ وَقَالُوا لَا

پیچھے چلے جن کو ان کا مال اور ان کی اولاد ان کا نقصان ہی بڑھاتے ہیں اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے طریقے بیتے اور کہا اپنے

تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝٢٣

معبودوں کو نہ چھوڑو اور ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑو

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝٢٤ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا

اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا ہے اور تو ظالموں کی گمراہی بڑھا (تاکہ مستوجب عذاب ہوں) (چنانچہ) وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے

نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝٢٥ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى

پھر آگ میں داخل کئے گئے اور انہوں نے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پایا اور نوح نے کہا اے میرے پروردگار زمین پر

الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝٢٦ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا

کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ اگر تو ان کو رہنے دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے بدکار کافر

إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝٢٧ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَ

ہی پیدا ہوں گے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوئے

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝٢٨ ع

ہیں ان کو اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کی تباہی بڑھا ٥٦٥

٥٦٥ ۔ آیات ٥ تا ٢٨ ۔ ان آیات میں حضرت نوح اپنی دعوت کی تفصیل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت (باقی بر صفحہ ٥٩٨)

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہی

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ①
(لوگوں سے) کہو میری طرف وحی آئی ہے کہ جنوں میں سے چند شخصوں نے (اگر قرآن) سنا پھر جاکر کہا ہم نے عجب قرآن سنا ہے

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ② وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ
جو نیک رستہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک کریں گے اور ہمارے پروردگار کی

رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ③ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ
عظمت بہت بلند ہے اس نے نہ تو کسی کو جورو بنایا ہے اور نہ بیٹا بنایا ہے اور ہم میں سے احمق لوگ اللہ کے حق میں حق سے بعید بات کہتے

شَطَطًا ④ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ⑤ وَ
تھے اور ہم خیال کرتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کے اوپر کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اور انسانوں میں

أَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ
سے بعض مرد جنوں میں سے بعض مردوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انسانوں نے ان کی جہالت بڑھائی

رَهَقًا ⑥ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ⑦ وَأَنَّا لَمَسْنَا
تھی اور وہ بھی خیال کرتے تھے جیسا تم خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو جلا کر نہیں اٹھائے گا اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا

السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ⑧ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا
تو اسکو سخت چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا اور ہم آسمان کے ٹھکانوں پر سننے کے لئے

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ⑨ وَأَنَّا لَا نَدْرِي
جا بیٹھتے تھے تو اب کوئی کان لگا کر سننا چاہے تو اپنے لئے انگار تیار پاتا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ اللہ

أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ⑩ وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ
نے زمین کے رہنے والوں کو نقصان پہنچانا چاہا ہے یا ان کے حق میں بہتری کا ارادہ کیا ہے اور ہم میں سے نیک بھی ہیں

وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ⑪ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي
اور ہم میں سے اور قسم کے بھی ہیں ہم مختلف فرقے ہیں اور ہم نے تو خیال کر لیا ہے کہ نہ تو ہم زمین میں اللہ کو ہرا سکیں گے

حضرت نوح کی دعوت کی تفصیل

(بقیہ صفحہ ۵۹۷) کرتا ہے کہ قوم میری باتیں نہیں سنتی کانوں میں انگلیاں دے لیتی ہے اور اپنا منہ چھپا لیتی ہے۔ آیت ۲۳ سے پایا جاتا ہے کہ حضرت نوح کی قوم سوائے ان پانچ بتوں کے جن کے اسماء دیے ہیں اور اصنام کی بھی پرستش کرتے تھے اور وہ پانچ بت حسب ذیل ہیں۔ یہ بُت عرب میں بھی موجود تھے (۱) ود محبت کا دیوتا۔ ہندوں میں اس کے مقابل برہما (۲) سواع بقائے جنس کا دیوتا بشکل زن ہندوں میں بشن (۳) یغوث حاجت روائی کا دیوتا بشکل اسپ۔ ہندوں میں اندر۔ (۴) یعوق مصائب اور اعدا کے دفع کا دیوتا بشکل شیر۔ ہندوں میں سنگھ اوتار (۵) نسر طول عمر کا دیوتا بشکل کرگس۔ حضرت نوح نے سیکڑوں سالوں کی دعوت کے بعد تنگ آکر قوم پر ہلاکت کی دعا اور مومنوں کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ قوم تو طوفان سے ہلاک کر دی گئی اور مومن ایک کشتی کے ذریعہ جو حضرت نوح نے خود بنائی تھی بچائے گئے۔ آیت ۲۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے بعد برزخ میں عذاب شروع ہو جاتا ہے۔

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا

اور نہ بھاگ کر اسکو ہرا سکیں گے اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو ہم اسپر ایمان لائے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائیگا

يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ

تو وہ نہ کسی نقصان کا خوف کرے گا اور نہ کسی ظلم کا اور ہم میں سے بعض فرمانبردار ہیں اور بعض نافرمان ہیں تو جو شخص فرمانبرداری

فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ

کرے گا تو وہی ہیں جنہوں نے سیدھا رستہ ڈھونڈ نکالا اور جو نافرمان ہیں تو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں ۵۶۶ و اور اگر یہ لوگ

سورۃ الجن مکیّۃ

اس سورۃ میں قومِ جن کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔ ان کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا وہ نصیبین کے یہودیوں کی ایک جماعت تھی یا ان ہستیوں میں سے جو ناری لطیف جسم ہونے کے باعث انسانوں کو نظر نہیں آتے۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب حضرت رسول صلعم طائف میں تبلیغ کرنے کے واسطے تشریف لے گئے تھے۔ واپسی کے وقت بمقام نخلہ یہ گروہ حضور سے ملا حضور صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ سُنکر ایمان لائے۔ سورۃ کے مضامین کو ذہن میں رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ منجم تھے۔ اس زمانہ کے اعتراضات سے بچنے کے لیے یہ ایک اہم صورت ہے۔ مگر اس میں بھی لاینحل مشکلات ہیں۔ تاریخ شہادت نہیں دیتی کہ یہودیوں کا کوئی فرقہ جن سے موسوم تھا۔ ہاں یہودی غیر قوموں کو جن کہتے تھے جیسے عرب غیروں کو عجم کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ حضرت صلعم کی زندگی میں پھر ان جنوں کا جو یہودی تھے کوئی پتہ نہیں لگتا۔ اگر وہ ایسا نیک اور صحیح الفطرت گروہ تھا کہ صرف ایک دفعہ قرآن سن کر ایمان لایا تو ان کا ذکر اور ان کے تبلیغی کارناموں کا ذکر اسلامی روایات میں ضرور آنا چاہیے تھا اور ایسی صالح جماعت ضرور گاہ گاہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے یا اُن کو اسلام سکھانے کے واسطے کوئی مبلغ اُن میں بھیجا جاتا۔ قرآن کریم نے بھی اُن کا ذکر تعجب خیز انداز سے کیا ہے جو یہودیوں کی ایک جماعت کے ایمان لانے پر منطبق نہیں ہوتا۔ ان وجوہ کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ جنوں کا ایک گروہ تھا۔ اس میں انسانوں کے اس خیال کی تردید ہوتی ہے کہ قرآن کریم جنوں کا کلام ہے اور انسانوں کے لیے کیسی شرم کی بات ہے کہ جن کی اصلاح کے لیے یہ نازل ہوا وہ تو منکر اور غیر جنس آکر اس کی خوبی کا اعتراف کر کے مومن بنتے ہیں۔

۵۶۶ — آیات ۱ تا ۱۵ — یہ گروہ ایک ہی دفعہ کی چند آیات کی سماعت میں قرآن کریم کی نسبت صائب رائے ظاہر کرتے ہیں۔ انسانوں کے گروہ سے جس قدر ہم کو انسانوں کا تجربہ ہے یہ ایک بعید العادت بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم شرک نہ کریں گے اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی زوجہ یا ولد ہو۔ ہم میں سے ضعیف العقل لوگ ایسے دور از عقل صفات اللہ کے متعلق کہتے تھے۔ ہمارا گمان تو یہ تھا کہ جن اور انس اللہ پر ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے (یعنی ہمارا گمان غلط نکلا) بعض مرد انسان جنوں کے مردوں کی پناہ ڈھونڈتے ہیں جن سے ان کی سرکشی بڑھ جاتی ہے (یہ اُن لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو جنوں سے ٹونے اور عجائب عمل سیکھتے ہیں) انسانوں میں ایسے لوگ ہیں جو یہ گمان رکھتے ہیں جیسا کہ تم رکھتے ہو کہ دوبارہ زندگی کوئی نہیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود انسان نہ تھے) ہم نے آسمان کو ٹٹولا پر اُس کو پہرہ داروں اور شعلوں سے بھرا پایا (یہ کام انسان نہیں کرتے جن کرتے ہیں اور پہرہ دار فرشتے انسان کو نظر نہیں آتے جنوں کو نظر آتے ہیں) ہم رصدگاہوں میں آسمان کی اخبار سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے مگر اب جو کان لگاتا ہے تو اپنے برخلاف ایک شعلہ گھات میں پاتا ہے (انسان نجومیوں کو یہ کیفیت پیش نہیں آتی) چونکہ ایسے واقعات کسی بڑے انقلاب کے متعلق ہوا کرتے ہیں ہم نہیں جانتے تھے کہ اہلِ زمین کے حق میں کسی شر کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے پروردگار نے اُن کے واسطے کسی خیر کا ارادہ کیا ہے۔ ہم میں صالح بھی ہیں اور غیر صالح بھی ہم مختلف فرقے ہیں ہم نہ خدا کو عاجز کر سکتے ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں جب ہم نے ہدایت کی صدا سنی تو ہم نے قبول کر لی۔ یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں یہودیوں کی عندیات سے نہیں ملتیں جنوں کے عندیات پر منطبق ہیں ہاں تاویلات کے دروازے ہر جگہ کھلے ہوتے ہیں۔

جنوں کے ایمان لانے کی وجہ

وَأَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَنْ

(اہل عرب) سیدھے رستہ پر قائم ہوتے تو ہم ان کو کثرت سے پانی پلاتے تاکہ اس میں ان کو آزمائیں اور جو شخص

يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا

اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا اور مسجدیں صرف اللہ کے لئے ہیں تو اللہ کے ساتھ

مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾

کسی اور کو نہ پکارو اور جب اللہ کا بندہ (محمد) اسکی عبادت کرنے کو کھڑا ہوتا ہے تو قریب ہوتا ہے کہ (لوگ ہجوم کرکے) اسکو چمٹ جاویں

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا

ان سے کہو میں تو صرف اپنے پروردگار کی بندگی کرتا ہوں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا ان سے کہو تمہارا نقصان اور نفع میرے اختیار میں

رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾

نہیں ہے ان سے کہو مجھ کو اللہ کے عذاب سے کوئی پناہ نہیں دے گا اور میں اسکے سوا کہیں ٹھکانا نہیں پاؤں گا (مگر میرے

إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

ذمہ یہ ہے) کہ اللہ کی طرف سے پہنچا دینا اور اسکے پیغاموں کا سنا دینا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے دوزخ

فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَ

کی آگ ہے اس میں مدتوں رہینگے (یہ لوگ نہیں مانینگے) یہانتک کہ جب یہ اس عذاب کو دیکھ لیں جس کا وعدہ ان کو دیا جاتا ہے تو اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ کس کے

أَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾

مددگار بودے ہیں اور کس کا جتھا تھوڑا ہے ان سے کہو کہ جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ بات نزدیک ہے یا میرا پروردگار کچھ وقت تک ملتوی رکھے گا

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ

وہ پوشیدہ باتوں کے جاننے والا ہے وہ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوا اس کے جسکو وہ رسول (بنانا) پسند کرے تو وہ اس کے آگے اور

يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ

پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے تاکہ رسول کو معلوم ہو جاوے کہ فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیے ہیں اور جو کچھ رسولوں کے پاس ہوتا ہے

رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾ ع ۲ / ۱۲

وہ اللہ کے قابو میں ہوتا ہے اور اللہ نے ہر چیز شمار کر رکھی ہے ۵۶۷

---

۵۶۷ ۔ آیات ۱۶ تا ۲۸ ۔ آیت ۱۶ سے ۲۲ تک اہل مکہ مخاطب ہیں ان کے واسطے ترغیب اور ترہیب ہے ۔ ایک غیر جنس قوم آتی ہے اور قرآن کریم کی سماعت سے مسحور ہو کر ایمان لاتی ہے اور غلط عقائد اور گمراہ کن اعمال یک لخت ترک کر دیتی ہے ۔ اور اہل مکہ جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا ہے اور انہیں میں سے ایک مسلّم امین اور صادق پر اُترا ہے وہ اس سے استفادہ نہیں کرتے ۔ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ میں آتا ہوں میری عقل میرا علم میرا تدبر کس کام آ سکتا ہے اگر تیرا فضل شامل حال نہ ہو ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاکِ مکہ ابو جہل ایں چہ بوالعجبی است

عطیۂ باری زینت خانہ کئی آشنائی یہ بیگانہ

آیات ۲۷ و ۲۸ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اہم مسئلہ بیان کیا ہے جس کی تفسیر میں تشریح کے ساتھ کرتا ہوں ۔ اظہار علی الغیب سے مراد ہی کسی کو غیب کی خبر پر غالب کرنا ۔ اور غالب کرنے سے مراد ہے اس کا یقینی علم دینا جس میں شک کی گنجائش نہ ہو اور لفظ غیبہ میں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے اور اس سے وہ شرعی احکام اور پیشین گوئیاں مراد ہیں جو رسل کے ذریعہ انسانی نسل کو پہنچائی جاتی ہیں ۔ اور من رسول میں من (باقی بر صفحہ ۶۰۱)

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے — جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ① قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ② نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ③
اے چادر پیٹنے والے! (نماز کے لئے) رات کو اٹھا کرو مگر ساری رات سے کم — اس کا آدھا یا اس سے تھوڑا کم کر دیا کرو — یا اس سے

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ④ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ⑤
کچھ بڑھا دیا کرو — اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو — ہم عنقریب تیرے بھاری کام کا بوجھ ڈالیں گے

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ⑥ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا
بیشک رات کا اٹھنا نفس کے روندنے میں زیادہ سخت ہے اور بات کو زیادہ درست رکھنے والا ہے — دن کو تیرے لئے بڑا شغل ہے

طَوِيْلًا ⑦ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ⑧ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
اور اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو — اور سب سے کٹ کر — اسی کے ہو رہو — وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے

(بقیہ صفحہ ٦٠٠) بیانیہ ہے اور رسول سے مراد شرعی رسول ہے اور رصد سے مراد وہ ملائک ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحی کو شیطانی دخل سے محفوظ کرنے کے لیے جبرئیل کے ساتھ آتے ہیں۔ لیعلم کا فاعل رسول ہے اور قد ابلغوا کا فاعل ملائک حامل وحی اور رصد ہیں۔ اور احاط کا فاعل اللہ تعالےٰ اور لدیھم کی ضمیر رسل کی طرف راجع ہے اور احصٰی کا فاعل اللہ تعالےٰ ہے۔ دونوں آیات کا تفسیری ترجمہ یہ ہے:۔ اللہ تعالےٰ اپنے شرعی احکام اور پیشین گوئیوں پر شرعی رسول کے سوا جس کو اللہ تعالےٰ اپنی رسالت کے لیے انتخاب کرتا ہے کسی اور کو یقینی طور پر مطلع نہیں کرتا اور وحی کو رسول کے اپنے خیالات اور میلان اور شیطان کے دخل سے پاک رکھنے کے لیے حامل وحی فرشتہ کے ساتھ ملائک کی ایک جماعت بطور پہرہ دار بھیجتا ہے جو مورد وحی کو ہر طرف سے گھیرے رہتی ہے۔ یہ انتظام اس واسطے کیا جاتا ہے کہ مورد وحی رسول کو علم یقینی ہو جائے کہ ملائک نے اپنے پروردگار کی وحی پوری پہنچا دی ہے۔ رسولوں کی طبائع اور میلان اور اخلاق پر اللہ تعالےٰ نے احاطہ کیا ہوا ہے اور جملہ اشیا کو شمار کے رو سے بھی جانتا ہے پس کوئی گوشہ اس کی حفاظت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ ان آیات سے یہ ثابت ہے کہ شرعی وحی کی جو حفاظت کی جاتی ہے وہ کسی اور وحی کی نہیں کی جاتی اور یہی وجہ ہے کہ کسی کی وحی شرعی حجت کا درجہ نہیں رکھتی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ غیر شرعی رسول یعنی مجدد یا محدث جو اللہ تعالےٰ سے علم بذریعہ حضرت رسول صلعم حاصل کرتے ہیں اُن کی بعض وحی یقینی ہو سکتی ہے اور اولیا کو جو علم کرامتاً اُن کے رسول اور شرع کی صداقت کے لیے دیا جاتا ہے وہ بھی رسول صلعم کی وساطت کی برکات سے یقینی درجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ مگر ہم اس پر یقینی علم کا فتوےٰ اُس وقت تک نہیں دے سکتے جب تک وہ مشاہدہ میں نہ آ جائے۔ مگر سنت الٰہی یہ ہے کہ ایسا علم ذوالوجوہ عبارت میں دیا جاتا ہے۔ اور اُس کی کسی ایک وجہ پر یقین نہیں ہو سکتا اس واسطے اس پر تحدی کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اور نہ اس وجہ پر ظہور میں نہ آنے کے سبب پیشین گو کی تکذیب کی جا سکتی ہے۔

سورۃ المزّمّل مکیّۃ

٥٦٨۔ آیات ١ تا ٢۔ صلوۃ تہجد رسول صلعم پر فرض تھی۔ تہجد کے لیے وقت کی مقدار رات میں سے $\frac{1}{2}$ یا $\frac{1}{3}$ یا $\frac{2}{3}$ مقرر کی تھی۔ مختلف مقداریں اس واسطے مقرر کی تھیں کہ لیالی کی مقدار سردی گرمی میں بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے اور الا قلیلاً یہ استثنا ہے اللیل سے اور قلیل اس حصہ کو قرار دیا ہے جو بغیر صلوۃ کے گذرے گا۔ وہ اگرچہ $\frac{1}{2}$ اور $\frac{2}{3}$ کے مقابل قلیل تو نہیں مگر اس سبب سے کہ وہ بغیر ذکر اللہ گذرتا ہے (باقی صفحہ ٦٠٢)

المغرب لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا ﴿۹﴾ واصبر علیٰ ما یقولون واھجرھم

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کو اپنا کارساز بنا اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور خوبی کے ساتھ ان سے

ھجرا جمیلا ﴿۱۰﴾ وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومھلھم قلیلا ﴿۱۱﴾ ان

الگ تھلگ رہ اور مجھ کو اور جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو چھوڑ دے اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے بیشک

لدینا انکالا وجحیما ﴿۱۲﴾ وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ﴿۱۳﴾ یوم ترجف

ہمارے ہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے سے نہ اترنے والی خوراک ہے اور دردناک عذاب ہے جس دن زمین اور

الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا ﴿۱۴﴾ انا ارسلنا الیکم

پہاڑ ہلیں گے اور پہاڑ بھربھری ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے

رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا ﴿۱۵﴾ فعصیٰ فرعون

جو تم پر گواہ ہوگا جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس پر

الرسول فاخذنٰہ اخذا وبیلا ﴿۱۶﴾ فکیف تتقون ان کفرتم یوما یجعل

وبال لانے والی گرفت کی تو تم اگر انکار کرو گے تو تم اس دن کیسے بچ سکو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا

الولدان شیبا ﴿۱۷﴾ السماء منفطر بہ کان وعدہ مفعولا ﴿۱۸﴾ ان ھٰذہ

آسمان اس سے پھٹ جائے گا یہ اس کا وعدہ ہے جو ہو کر رہے گا یہ تو یاد رکھنے کی باتیں

تذکرۃ فمن شاء اتخذ الیٰ ربہ سبیلا ﴿۱۹﴾ ان ربک یعلم انک تقوم

ہیں سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف لیجانے والا رستہ اختیار کرے بیشک تیرا پروردگار جانتا ہے کہ تم قریب دو تہائی رات اور

ع ۱۹ / ۱۳

تہجد کے وقت کی تعیین اور اس کے فرائض ادا کرنا فرض اور اوقات کی تعیین کا نسخ

(بقیہ صفحہ ۶۰۱) اس کو اس لحاظ سے کم قرار دیا ہے۔ قلیلاً سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ گاہ گاہ اگر صلوٰۃ تہجد قضا ہو جائے تو معاف ہے۔ تہجد کی نماز بلندی مدارج اور شرح صدر اور حضورِ قلب اور نفس کو پامال کرنے کے لیے ضروری ہے تبلیغ کے لیے ان صفات کا پیدا ہونا ضروری بھی ہے یہی صفات اس ثقیل بوجھ کو اٹھا سکتی ہیں۔ دن کے کثرتِ اشغال سے متاثر نہ ہونے کا نسخہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اپنے پروردگار کا نام یاد رکھ اور اُسی کی طرف منقطع ہو جا۔ اس تبتل کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب اس کا ظہور ہر چیز میں ہے خواہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں اور جو سب سے الگ ہے۔ اِسی طرح رب کی طرف نظر کرو ہر چیز میں اس کا ظہور ہے مگر مخلوق سے بائن ہے۔ اگر ہر ایک چیز میں کلیۃً ظہور کرے تو کسی چیز کا وجود نظر نہ آوے گا۔ اور اگر بالکل اس میں ظہور نہ کرے تو کوئی چیز موجود نہیں رہ سکتی۔ لوگوں کی ایذا پر صبر کر اور اُن کی طرف سے دل میں نہ کوئی رنج ہو نہ کینہ۔ آسودہ حال مکذبین کو میرے لیے چھوڑ دے تاکہ میں اُن کو سزا دوں۔ آگے آیات ۱۲-۱۳-۱۴ میں ان کی سزا کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مثیلِ موسیٰ اور سوئی مکذبین کو مثیلِ فرعون قرار دیا ہے۔ فرعون کو اللہ تعالیٰ نے سخت پکڑا اگر تم نے انکار کیا تو تم اُس دن کے عذاب سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اور آسمان پھٹ جاوے گا۔ آیت ۲۰ میں ذکر ہے کہ صلوٰۃ تہجد کے لیے جو تعیین وقت کر دی گئی تھی اور جس کو حضور پورا کرتے رہے تھے اور صحابہ کی ایک جماعت بھی۔ اس میں اب تخفیف کر دی گئی ہے وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اللہ نے جان لیا ہے کہ تم وقت کی پابندی نہیں کر سکتے تم میں بیمار بھی ہوں گے تجارت کے لیے اور جہاد کے لیے سفر کرنے والے بھی ہوں گے وقت کی کوئی پابندی نہ کر کے قرآنِ کریم کی تلاوت جس قدر میسر ہو سکے نماز میں کر لیا کرو امت کے لیے یہ صلوٰۃ نفل ہے تاہم صحابہ میں سے اکثر حصہ اس کا پابند تھا۔ آیات ۳ و ۴ میں جو تعیین وقت کا حکم ہے اُس کو اللہ تعالیٰ نے منسوخ کر دیا ہے اسی وقت کو مقرر رکھنا کچھ ضرور نہیں اس سے کم یا زیادہ جس قدر وقت بغیر کسی خاص تعیین کے صرف کرے کوئی مضائقہ نہیں۔ اس ریاضت شاقہ کی تخفیف سے جو کمی واقع ہوئی ہو اس کے جبر کے لیے استغفار کا حکم دیا ہے (باقی بر صفحہ ۶۰۳)

أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ

اس کا آدھا اور اسکی تہائی (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور چند آدمی ان میں سے بھی جو تیرے ساتھ ہیں اور اللہ ہی

يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ

رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم اسکی حفاظت نہیں کر سکتے تو وہ تمہیں پر رحم کرتا ہے (یعنی تعین وقت کو منسوخ

مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ

کرتا ہے) تو جسقدر قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بیمار بھی ہونگے اور اور لوگ ہونگے جو زمین میں اللہ کے فضل کی

يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ

تلاش میں سفر کرتے ہونگے اور بعض ہونگے جو اللہ کے رستے میں لڑتے ہونگے تو قرآن سے جو آسان

مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا

ہو پڑھ لیا کرو اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور جو بھی تم اپنے لئے

لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا

آگے بھیجو گے تو اللہ کے ہاں جا کر اُس سے بہتر اور بہت بڑا بدلہ پاؤ گے اور اپنے گناہوں کی معافی اللہ سے مانگو

اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ع ۵۷۸

ع ۲ / ۱۴

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾ وَالرُّجْزَ

اے چادر لپیٹنے والے اُٹھ اور ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر اور اپنے کپڑے پاک کر اور نجاست سے

(بقیہ صفحہ ۶۰۲)

اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ہر حالت میں استغفار کی ضرورت ہے۔ یہ انبیا اور صلحا کا شعار ہے اور روحانی میل کچیل کے صاف کرنے کے واسطے اسی قسم کا کام دیتا ہے جو صابون جسمانی چرک کے صاف کرنے کے لیے۔

سورۃ المدثر مکیۃ

سورۃ العلق کے ابتدائی آیات کے بعد جو غار حرا میں اتری تھیں قریبًا چھ ماہ فترت کا زمانہ رہا۔ ایک روز حضرت رسول صلعم رستہ پر جا رہے تھے کہ آسمان سے ایک آواز سنی اور وہی فرشتہ نظر آیا جو غار حرا میں وحی لایا تھا۔ حضور پر رعب چھا گیا اور گھر آکر حضرت خدیجہ سے ذکر کیا اور فرمایا مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ تب اس سورۃ کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں جن کا تفسیری ترجمہ یہ ہے اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور اوروں کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کر اور اپنا لباس پاک رکھ اور ظاہری اور باطنی ناپاکیوں سے دور رہ اور زیادہ طلبی کے لیے کسی پر احسان نہ کر اور اپنے پروردگار کی رضا کے لیے صبر کر۔ اللہ تعالےٰ نے تبلیغ کے (باقی پر صفحہ ۶۰۴)

فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي

الگ ہو   اور اس واسطے احسان نہ کر کہ بدلہ زیادہ ملے   اور اپنے پروردگار کے لئے صبر کر   تو جب صور پھونکا

النَّاقُورِ ﴿٨﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿١٠﴾

جائے گا   تو وہ دن سخت دن ہوگا   کافروں کے لئے   آسان نہ ہوگا

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ

مجھ کو اور اسکو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا (اپنے حال پر) چھوڑ دے   اور میں نے اسکو بہت سا مال دیا   اور سوسائٹی میں حاضر

شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ

ہونے والے بیٹے دئے   اور اسکے لئے بڑا سا سامان مہیا کیا   پھر وہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اس کو اور بڑھا کر دینگے   ہرگز ایسا نہ ہوگا

لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ

کیونکہ وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے   میں اسکو سخت عذاب میں ڈالوں گا   اس نے سوچا   اور اندازہ لگایا   اس کو خدا کی مار کیسا اندازہ

قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ

لگایا   پھر خدا کی مار کیسا   اندازہ لگایا   پھر غور کیا   پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا   پھر (صحیح نتیجہ) کی

وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾

طرف پیٹھ پھیر دی   اور اپنا پایہ اس سے بلند سمجھا کہ حق بھی کہا تو یہ کہا کہ یہ ایک جادو ہی جو چلا آتا ہے   یہ اور کچھ نہیں   مگر انسان کا کلام ہے

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ

میں اسکو دوزخ میں داخل کروں گا   اور تمکو کیا خبر   کہ دوزخ کیا ہے   وہ نہ تو باقی رہنے دیتی ہے اور نہ چھوڑ دیتی ہے   وہ بدن کو

لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً

جھلس دیتی ہے   اس پر انیس پاسبان ہیں   اور ہم نے دوزخ کے پاسبان   فرشتے بنائے ہیں   اور

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

ہم نے ان کی گنتی کافروں کے لئے   فتنے کا موجب بنائی ہے   تاکہ اہل کتاب تو اس کا   یقین کریں   اور مومنوں کا

الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

ایمان زیادہ ہو   اور اہل کتاب اور مومن شبہ میں نہ پڑیں   اور جن لوگوں کے   دلوں میں

وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا

مرض ہے   اور کافر   بھی کہنے لگیں   کہ اللہ نے ایسی بات   کہنے سے کیا

أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَا

غرض رکھی ہے   اس طرح اللہ (کی سنت) جس کو چاہتی ہے گمراہی میں رکھتی ہے   اور جس کو چاہتی ہے ہدایت پر رکھتی ہے اور

يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾

تیرے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا   اور یہ تو انسان کے لئے صرف نصیحت ہے   و۵۶۹   سنو   چاند کی قسم

ع ۳۱
۱۵

(بقیہ صفحہ ۶۰۳)

ندیں اصول یہاں ختم کر دیے ہیں۔ ان آیات کی تنزیل کے بعد تبلیغ شروع ہوجاتی ہے۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا

اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہونے لگے کہ دوزخ بڑی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے وہ انسان

لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

کے ڈراوے کے لئے ہے یعنی اسکے لئے جو تم میں سے چاہے تو آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو

رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِىْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ع

ہے مگر داہنے ہاتھ والے وہ باغوں میں ہوں گے وہ گنہگاروں سے پوچھیں گے

مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾

تمکو دوزخ میں کیا چیز لائی وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے اور ہم مسکین کو نہیں کھلاتے تھے

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى

اور بیہودہ شغل رکھنے والوں کے ساتھ لگے رہتے تھے اور ہم جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے تھے یہاں تک

اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

کہ ہم کو موت آگئی تو ان کو سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش کام نہیں آئے گی تو ان کو کیا ہوگیا کہ نصیحت کی باتوں

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ

سے روگردانی کرتے ہیں گویا کہ وہ بدکنے والے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگتے ہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۗ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

شخص چاہتا ہے کہ اسکو کھلے ہوئے صحیفے دئے جاویں ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے

---

۵۶۹ — آیات ۱ تا ۳۱ - ایک غیر متمدن اور متکبر قوم کے لیے جو ہزاروں سالوں سے اصنام پرستی چلی آتی تھی ان کے لیے توحید اور رسالت اور معاد کی تعلیم بڑی دشوار تھی۔ ان کے متمول طبقہ نے ہر ایک نوع کے موذی طریق اشاعت کو روکنے کے لیے استعمال کرنے شروع کیے۔ ان کے انذار کی غرض سے اللہ تعالےٰ نے ۸ تا ۱۰ آیات نازل کیں اور حضرت رسول صلعم سے فرمایا کہ ان کی اس بڑی ہستی کو جس پر قوم کا اعتبار ہے میرے لیے چھوڑ دے۔ اس کو مال اور سامان اور اولاد میں نے عطا کی ہے پھر بھی وہ میری آیات کا مخالف ہے۔ اس نے میری آیات کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہ بشر کا کلام ہے اور یہ پرانی باطل تعلیم ہے جو چلی آتی ہے آیت ۲۶ سے ۳۱ تک اس کی سزا کا ذکر ہے۔ آیت ۳۰ میں ہے کہ جہنم پر ۱۹ داروغے ہوں گے چونکہ انسان کے اندر ۱۹ قوٰے ہیں۔ ہر ایک قوت پر ایک ایک فرشتہ اس کی معالجانہ سزا کے لیے مقرر ہوگا۔ وہ ۱۹ قویٰ یہ ہیں۔ شہویہ۔ غضبیہ۔ حواس خمسہ ظاہری۔ حواس خمسہ باطنی۔ جاذبہ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ نامیہ۔ غاذیہ۔ مولدہ۔ کفار کو یہ شبہ تھا کہ جملہ عالم کے لیے ۱۹ داروغہ کس طرح کفایت کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب آیت ۳۱ میں ہے کہ وہ ملائک ہیں ان کو انسان پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تعداد منکرین کے لیے فتنہ ہوگئی اور مومنین کے لیے ایمان کے ازدیاد کا باعث۔ اور اہل کتاب جو فرشتوں کے قوائے وسیعہ اور شدیدہ پر ایمان رکھتے تھے ان کے شکوک بھی رفع ہو گئے کہ ان کے عقیدہ کی تائید ہوگئی۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے قمر اور رات اور صبح کو اس امر کے لیے گواہ ٹھہرایا ہے کہ قرآن کریم جس کی آیات پر تم استہزا کرتے ہو وہ بڑا انقلاب پیدا کرنے والی ہیں۔ وہ قمر کی طرح تم کو آہستہ آہستہ روشن کریں گی۔ اور رات کی تاریکی کو جو تم پر خیمہ زن ہے ہٹاتی جاویں گی۔ یہاں تک کہ صبح کی سفیدی پھوٹ آوے گی۔ اس کے ذریعہ ایک طبقہ ترقی کرے گا اور ایک تنزل کرے گا۔ تنزل کرنے والے وہی ہوں گے جنہوں نے اس کی تکذیب کی نہ خدا کو یاد کیا نہ مسکین کو کھانا کھلایا باطل باتوں میں لگے رہے اور دوسروں کی شفاعت پر بھروسا کیا۔

كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ

سنو! یہ قرآن تو ایک نصیحت ہی سو جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اور یہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے مگر اس صورت میں کہ اللہ کی سنت کے ماتحت کام کریں

هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

وہ اس شان کا ہی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اس شان کا ہی کہ گناہ معاف کرے

ع ۱۶ / ۲۵۰

سُورَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ أَيَحْسَبُ

میں اس وقت کی قسم کھاتا ہوں کہ انسان کو اس کے کئے کی جزا ملتی ہے اور میں ملامت کرنیوالے نفس کی قسم کھاتا ہوں (کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے

ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿۳﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُۥ ﴿۴﴾ بَلْ

جاوینگے) کیا انسان خیال کرتا ہی کہ ہم اسکی ہڈیاں جمع نہ کرینگے ہاں (کرینگے) ہم تو یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اسکے پوروں کو ٹھیک مقام پر بٹھا دیں بلکہ

يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿۶﴾ فَإِذَا بَرِقَ

انسان کی غرض (اس انکار سے) یہ ہے کہ اپنا مستقبل بدکاری میں گذارے (یہی وجہ ہے کہ) پوچھتا ہی کہ وہ قیامت کا دن ہوگا کب (وہ تو ہوگا) جب آنکھیں

ٱلْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ

پتھرا جائیں گی اور چاند گہنا جاوے گا اور سورج اور چاند اکٹھے کر دئے جاوینگے (اس وقت) انسان کہے گا آج بھاگنے

يَوْمَئِذٍ أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا۟

کی جگہ کہاں ہے ہرگز نہیں کوئی پناہ کی جگہ نہیں آج ٹھکانا تیرے پروردگار کے پاس ہوگا اُس دن

ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ ٱلْإِنسَٰنُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ بَصِيرَةٌ ﴿۱۴﴾

انسان کو جتایا جاوے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا بلکہ انسان تو اپنے نفس کی حالت کو خود دیکھنے بھالنے والا ہے

سورۃ القیامۃ مکیّۃ

۵۷۰ - ابتدا میں اللہ تعالےٰ نے دو قسموں کا ذکر کیا ہے جن کا جوابِ قسم مقدر ہے جو اگلی آیات سے معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی۔ اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہر نفس کی موت کے وقت کی قسم ہے کیونکہ یہ حدیث میں آیا ہے کہ من مات فقد قامت قیامتہ موت کے وقت ہر ایک کو یہ ندامت دامنگیر ہوتی ہے کہ اس نے اپنے بھلے کا کوئی کام نہ کیا۔ دوسری قسم یہ ہے کہ انسان زندگی میں کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس کا نفس اس کو ملامت کرتا ہے اور طبیعت میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر انسان ذمہ دار ہستی نہیں اور اس کے اعمال کی کوئی پرسش کا وقت مقرر نہیں تو یہ بازپرس کا خطرہ جو انسان کے اندر رکھا گیا ہے کیوں ہے اسی واسطے اللہ تعالےٰ آیت ۱۴ میں فرماتا ہے الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ پس یہ لازم ہے کہ انسان کو بازپرس کے لیے مبعوث کیا جاوے اس پر آیت ۳ میں منکرین کا اعتراض نقل کیا ہے کہ یہ پراگندہ اور چورہ ہڈیاں کس طرح جمع کی جاویں گی۔ آیت ۴ میں اس کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے کہ اس کے سارے جسم کو جوڑوں تک مکمل کرے۔ آیت ۵ و ۶ میں اس کے انکار کی وجہ بیان کرتا ہے کہ اس کا ارادہ یہ ہے کہ اس کے فسق و فجور پر کوئی روک نہ ہو اور ذمہ واری ایک روک ہے۔ بازپرس کا وقت اسی واسطے پوچھتا ہے کہ وقت معلوم ہو جائے تو اس کے (باقی بر صفحہ ۶۰۷)

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

اگرچہ بہانے بنایا کرے قرآن کو جلد اخذ کرنے کے لئے اپنی زبان نہ ہلا تیرے دل میں اس کا جمع کرنا اور زبان سے

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ

پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم یعنی (ہمارا فرشتہ) پڑھے تو تم اس کے پیچھے پڑھا کرو پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے (اے کافرو) تم سنو تم تو

تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا

جلدی آنے والی (یعنی دنیا) کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو بعض منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے پروردگار کو

نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا

دیکھ رہے ہوں گے اور بعض منہ اس روز اداس ہوں گے کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جاویگا جو کمر توڑ دیگا سنو

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ

جب (جان) ہنسلی تک پہنچے گی اور کہینگے کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور سمجھے گا کہ اب جدائی کا وقت ہے اور ایک پاؤں کی

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ ع ۱۷

پنڈلی دوسرے پاؤں کی پنڈلی سے لپٹ جاوے گی (یعنی دنیا کی شدت برزخ کی شدت سے ملجاویگی) اس دن تیرے پروردگار کے پاس جانا ہوگا تو (بدبخت انسان)

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

نہ تو حق کی تصدیق کرتا ہے اور نہ نماز پڑھتا ہے لیکن جھٹلاتا ہے اور روگردانی کرتا ہے پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا جاتا ہے تیرے لئے خطرہ قریب ہے پھر قریب ہے

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ

پھر قریب ہے اور قریب ہے کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ بے باز پرس چھوڑ دیا جائے گا کیا وہ منی کا ایک

نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ

قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا جاتا ہے پھر وہ لوتھڑا تھا تو اس کو پیدا کر کے ٹھیک ٹھاک کیا پھر اس کا جوڑا بنایا

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۱۸

مرد اور عورت کیا وہ (اللہ) قادر نہیں کہ مُردوں کو جلائے

(بقیہ صفحہ ۶۰۶) قریب رک جاوے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت تو آیات ۷ تا ۹ میں بتا دیا مگر یہ اس کی موت کا وقت ہے۔ نظر خیرہ ہوجاوے گی اور ماہتاب اور آفتاب کا نور بھی محجوب ہوجاوے گا۔ اس وقت انسان کے لیے ایمان اور اعمال کا کوئی وقت ہوگا اس وقت اس کے لیے کوئی چارہ ہوگا تو یہ کہ کیسے کہاں بھاگوں سو بھاگنے کے لیے کوئی پناہ نہیں رب کے پاس حاضر ہونا ہے اور اعمال کا حساب ہونا ہے وہاں معذرت بیکار ہوگی۔ آیات ۱۶ تا ۱۹ قیامت کے بیان کے درمیان بطور جملہ معترضہ آگئی ہیں۔ حضرت صلعم ابتدا میں وحی جبرائیل سے لینے میں جلدی کرتے تھے تاکہ کوئی لفظ بھول نہ جاوے۔ اللہ فرماتا ہے اس کی ضرورت نہیں قرأت جبرائیل کا تتبع کر اس کا پڑھانا اور آیات کو ترتیب کے ساتھ اپنے مواقع پر رکھنا اور ان کا مفہوم سمجھانا اللہ کے ذمہ ہے۔ چنانچہ ۲۳ سالہ منزلہ ٹکڑے ایک حکیمانہ ترتیب کے ساتھ جمع کیے گئے اور مجمل بیانات حضور کے اقوال اور اعمال سے مفصل کر دیے گئے۔ اس کا تعلق اصل مضمون سے صرف اس قدر ہے کہ انسان کے بدن کے ٹکڑے بھی قیامت کو یونہی جمع کرے گا۔ اس عالم کے ہر ذرہ پر اللہ تعالیٰ کے ملائک مؤکل ہیں ایک ذرہ نہ گم ہوتا ہے نہ فنا۔ آیت ۲۰ سے پھر اصل مضمون شروع ہوگیا ہے۔ انسان دنیا کو دوست رکھتا ہے اور پیچھے آنے والی زندگی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اس روز ان کی کمریں ٹوٹی ہوں گی اور قیامت کی تیاری والے خوشحال ہوں گے دنیا کی عیش کا تو یہ حال ہے کہ جب موت آتی ہے تو سب عیش کرکری ہوجاتی ہے۔ اے انسان تم نے نہ حق کی تصدیق کی نہ اللہ کو یاد کیا بلکہ تکذیب کی اور منہ پھیر لیا اور اکڑتا ہوا گھر چلا گیا خطرہ تیرے بہت قریب ہے (باقی بر صفحہ ۶۰۸)

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا

انسان پر زمانہ کا ایک وقت ضرور آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۲

انسان کو مرکب نطفہ سے پیدا کیا ہے تاکہ ہم اسکو آزمائیں تو ہم نے اسکو سنتا دیکھتا بنایا

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

ہم نے اسکو رستہ بھی دکھا دیا ہے یا تو شکر گزار بنے یا ناشکر ہم نے ناشکروں کے لئے زنجیریں

سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

اور طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے بیشک نیکوکار ایسا جام پیتے ہیں جس کی ملونی کافور ہے

كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ

وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں وہ اسکو خود جاری کرتے ہیں وہ منت پوری کرتے ہیں اور

يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا

اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی اور اللہ کی محبت سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا

وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا

کھلاتے ہیں (ان پر اپنا احسان نہیں جتاتے بلکہ کہتے ہیں) ہم تمکو اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ تو بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ

شکر گذاری ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جو چہرہ اداس کر دیگا اور ماتھے پر تیوری چڑھا دیگا (سو اسکے عوض میں) اللہ نے

ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲

ان کو اس دن کی سختی سے بچا لیا اور انکو تازہ روئی اور خوشی سے ملا دیا اور ان کو ان کے صبر کے بدلہ میں بہشت دیا اور ابریشم (پہنایا)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳ وَدَانِيَةً

تختوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے نہ تو اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ ٹھر اور ان کے (درختوں کے)

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝۱۴ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ

سائے ان پر جھکے ہونگے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کر دئے جاویں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور شیشوں

فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ۝۱۵ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝۱۶

کے آبخوروں کا دور چلتا ہوگا شیشے بھی چاندی کے جن کو بہشتیوں کی اشتہا کے اندازہ پر بنایا ہوگا

(بقیہ صفحہ ۶۰۷)

چوکنا ہو جا۔ تو کیا سمجھ رہا ہے کہ تم کو مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔ جس نے تم کو نطفہ سے بنایا پھر جوڑا بنایا کہ نسل چلے کیا وہ مردے نہیں جلا سکتا۔ اس سورۃ کے ختم پر کہنا چاہیے بلی یعنی ہاں قادر ہے۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ﴿۱۸﴾

اور وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی ملونی ہوگی اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿۱۹﴾

اور ان کے پاس ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے لڑکے خدمت کے لئے آیا جایا کرینگے جب تو ان کو دیکھے گا تو ان کو خیال کرے گا کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿۲۰﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ

اور جب تو ادھر (بہشت کو) دیکھے گا تو بہت کو نعمتیں اور بڑی سلطنت کا سامان نظر آئے گا ان کا لباس سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کا ہوگا

وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿۲۱﴾

چاندی کے کڑے پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو پاک کرنے والی شراب پلائے گا

إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿۲۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

یہ ہے تمہارا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدردانی کی گئی ہے ہم نے تجھ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے

ع ۲۲ / ۱۹

الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿۲۴﴾

اتارا ہے تو اپنے پروردگار کے حکم (کی انتظار میں) صبر کئے رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہا نہ مان

سورۃ الدھر مکیۃ

۱۷۵ - آیات ۱ تا ۲۲ - اس عالم کے اندر اسلام کا وجود بالقوہ اس طرح موجود تھا جیسا کہ تخم کے اندر وہ چیز موجود ہوتی ہے جس کا یہ تخم ہے مگر اس کا وجود مخفی تھا۔ اور عالم کے اندر اس کا کوئی مذکور نہ تھا۔ اس کے اندر سے جو دو بچے نر اور مادہ اس عالم کی جملہ صفات اپنے اندر لیتے ہوئے پیدا ہوئے ان کا ذکر یہاں نہیں کیا۔ ان سے جو نسل چلی اس کا ذکر کیا ہے کہ انسان کو پھر نر اور مادہ کے مخلوط نطفہ سے پیدا کیا تاکہ اس عالم کی صفات اس کے اندر سے ہو کر ظہور میں آئیں اس کے واسطے اس کو کان اور آنکھیں دیں اور اس کو صحیح علم حاصل کرنے کے واسطے طریق بتایا چاہے تو شاکر ہو چاہے تو کافر۔ آیت ۴ میں کافروں کی سزا بیان کی۔ زنجیر طوق۔ جلتی آگ۔ اور آیت ۵ سے ۲۲ تک شاکروں کی جزا بڑی تفصیل سے بیان کی ہے۔ وہ ایسا شربت پلائے جاویں گے جس میں کافور کی ملونی ہوگی تاکہ ان کے اندر کے زہریلے مادے مر جائیں۔ ابرار کے لیے تو کافور کی ملونی ہوگی اور عباد اللہ کو کافوری شربت پلایا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر بہت پھیل جانے والا ہے یعنی قیامت اور مسکین اور یتیم اور قیدی کو اللہ تعالےٰ کی محبت کے تقاضا سے کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے ایسا سلوک کرتے ہیں کہ وہ سمجھیں کہ یہ ان کو صرف اللہ کی رضا کے واسطے کھلاتے ہیں۔ کسی جزا یا شکر گذاری کے خیال سے نہیں بلکہ اس سخت دن میں اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس دن کے شر سے بچائے جاویں گے اور تازہ دلی اور خوشی پائیں گے اور دنیا میں ان کے صبر کا صلہ جنت اور ابریشمی لباس ہوگا۔ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھیں گے نہ دھوپ ہوگی نہ ٹھران پر درختوں کا سایہ ہوگا جن کے میوے ان کی خواہش کی تابعداری کریں گے اور موتیوں جیسے خادم چاندی کے برتن اور آبخورے لیے ان کے ادھر ادھر زنجبیل کی ملونی والا شربت (زنجبیل قوت بڑھاتا ہے) لے کر پھرتے ہوں گے (چاندی مفرح ہوتی ہے) ہر ایک جنتی کے لیے وہاں بڑی نعمت اور مملکت ہوگی۔ یہ برکات قرآن کریم پر عمل کرنے کا نتیجہ ہوں گے۔ چاندی کے کنگن ان کی کلائی کا زیور ہوں گے (کلائی پر گھڑیاں باندھنے والے غور کریں) چاندی اس واسطے کہ وہ مفرح اور براق ہوتی ہے۔ اور پاک کر دینے والے شربت پلائے جائیں گے۔ آیت ۲۳ سے ۲۷ تک حضرت رسول صلعم کے لیے ہدایات ہیں اور ۲۸ سے ۳۱ تک منکرین پر پیار کیں

زیر...

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۲۵ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

اور اپنے پروردگار کا نام صبح اور شام یاد کر اور کچھ رات بھی اس کو سجدہ کر اور لمبی رات اس کی

طَوِيْلًا ۝۲۶ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝۲۷

تسبیح کر یہ (کافر لوگ) جلدی آنے والی (یعنی دنیا) کو چاہتے ہیں اور بھاری دن کو جو آگے آنے والا ہے چھوڑتے ہیں

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝۲۸

ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ مضبوط کئے ہیں اور جب ہم چاہیں گے ان جیسے اور آدمی تبدیل کر کے لے آئیں گے

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۲۹ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ

یہ تو ایک نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرلے اور تم اپنی مشیت کو بے مشیت الٰہی

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

نہیں چلا سکتے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے جس کو (اپنی سنت کے مطابق) چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا

وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۱ ع

ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے

ع ۹ / ۲۰

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳ فَالْفٰرِقٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو متواتر چلائی جاتی ہیں پھر زور سے چلنے والیوں کی اور بادلوں کو پھیلا دینے والیوں کی پھر ایک دوسرے سے

فَرْقًا ۝۴ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا

جدا کر دینے والیوں کی پھر ذکر کو (کانوں میں) ڈالنے والیوں کی عذر ہٹانے یا ڈرانے کے لئے ۷-۵ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہونے والا ہے جب

سورۃ المرسلات مکیّہ

۷-۵ - آیات ۱ سے ۵ تک قسمیں ہیں اور آیت ۷ جواب قسم ہے۔ پانچ قسمیں پانچ ہوائیں ہیں جو اپنے پانچ اوصاف سے کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔ اور ان سے ان اوصاف کو ظہور میں لانے والے فرشتے ہیں پس درحقیقت یہ ان فرشتوں کی قسم ہے جو پانچ قسم کے کام ہواؤں سے لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سلف سے مروی ہے کہ یہ فرشتے ہیں۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو نرمی سے چلتی ہیں اور جو شدت سے چلتی ہیں اور جو بادل کو ابھارتی ہیں اور جو ذکر کو کانوں تک پہنچاتی ہیں ذکر یعنی وحی خواہ عذر رفع کرنے یا ڈرانے کے لیے ہو یہ اس امر کی گواہ ہیں کہ تم کو جو وعدہ دیا جاتا ہے ضرور واقع ہوگا اور وہ وعدہ یہ ہے کہ تمہارے اعمال دوسری بعثت میں پھل لائیں گے۔ ہوائیں دنیا میں یہ انقلاب پیدا کرتی ہیں کہ جملہ نباتات کے تخم پھوٹ نکلتے ہیں اور زمین کو جو خشک پڑی تھی سبزہ زار بنا دیتی ہیں۔ یہ دنیا میں قدرت کا ایک نظارہ ہے اسی طرح ہی تمہارے اعمال جو مثل تخم کے ہیں دوسرے عالم میں درخت بنیں گے اور آگ بنیں گے یہ انسان کے نفس پر نقش ہو کر قائم رہتے ہیں جیسے کہ صوت جو عرض ہے فونوگراف کے تختہ پر نقش ہو جاتا ہے۔ وحی پہنچانے والی ہوا یا فرشتہ بھی اسی پر گواہ ہے۔ کیونکہ وحی جو انبیاء پر اتری سب اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے آیت ۸ سے ۱۵ تک یوم الفصل سے پہلے برزخ میں جو واقعات (باقی بر صفحہ ۶۱۱)

النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا

ستارے ماند پڑ جاویں گے اور آسمان پھاڑ دیا جاوے گا اور پہاڑ اڑائے جاویں گے اور جب

الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا

رسولوں (کے جمع ہونے) کا وقت مقرر کر دیا جاوے گا کس دن کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے فیصلہ کے دن کے لئے اور تو کیا جانے فیصلہ کا

يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

دن کیا چیز ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا پھر

نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿۱۷﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۹﴾

پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے بھیجیں گے ہم گناہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے

أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿۲۱﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿۲۲﴾

کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا پھر ہم نے اس کو ایک مقرر وقت تک ایک محفوظ جگہ میں ٹھہرایا

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۴﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

پھر ہم نے اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا تو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے کیا ہم نے زمین کو جیتوں

كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً

اور مردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا اور ہم نے اس میں اونچے پہاڑ رکھے اور ہم نے تم کو میٹھا پانی

فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۸﴾ انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۲۹﴾

پلایا اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے (گناہگاروں سے کہا جائے گا) جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے اس کی طرف چلو

(بقیہ صفحہ ۶۱۰) ہوں گے ان کا ذکر کیا ہے یہ زمین کو لعنت کے لیے مستوی کرنے کے لیے ہوگا۔ آیت ۱۶ سے آخر تک پہلے ان کو دنیا کے عذاب سے ڈرایا ہے کہ پہلی قومیں ہلاک کی گئیں اس زمانہ کے مجرمین کے لیے یہی ہوگا۔ قیامت کے واقعہ ہونے پر جو شکوک تھے ان کو بھی رفع کیا ہے۔ ہم نے انسان کو حقیر پانی سے پیدا کیا پھر اس کو ایک معین میعاد کے لیے رحم میں رکھا پھر اپنی قدرت سے اس کو ایک خوبصورت شکل دی اور زمین زاد چیزیں سب زمین کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں خواہ مردہ ہوں خواہ زندہ کوئی چیز خواہ کس قدر بلند پرواز کیوں ہو وہ زمین کی حد سے اوپر نہیں جا سکتی۔ زمین کی حدود کرہ ہوائی ہے جو تقریباً پچاس میل سطح زمین سے بلندی تک ہے اور زمین کے ساتھ گردش میں رہتا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ زمینی جسم زمین کی حدود سے اوپر نہیں جا سکتا۔ اس سے حضرت عیسیٰ کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے اور معراج میں حضرت صلعم کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے متعلق ایک ہدایت ملتی ہے۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جیسے رحم میں رہنے والے بے جان مادہ میں اللہ تعالیٰ جان ڈالتا ہے۔ اسی طرح زمین میں رہنے والے بے جان مادہ میں جان ڈالے گا زمین اب بھی اپنے اندر سے انسان کے بقا کا مادہ یعنی اونچے پہاڑ اور میٹھا پانی نکالتی رہتی ہے۔ انسان کے اندر تین قوا ہیں۔ وہم جو دماغ میں ہے اور غضب جو دائیں طرف کبد میں ہے اور شہوت جو بائیں طرف نفس میں ہے۔ یہ تین شاخوں والا دخان بن کر انسان کو احاطہ کرے گا نہ وہ سایہ کا کام دے گا نہ وہ شعلہ کو دفع کرے گا۔ آگ سے اتنے بڑے شعلے نکلیں گے جو عظمت میں قصر اور رنگ اور ہیبت میں زرد اونٹوں کی طرح ہوں گے۔ ہیبت سے کسی کو نطق کی جرأت نہ ہوگی نہ معذرت کی اجازت متقی سایوں میں اور چشموں پر راحت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن کریم کے بعد کس کلام پر لوگ ایمان لاویں گے۔ اس سے پایا گیا کہ قرآن کے بعد کوئی کلام مومن پر نہیں اترے گا۔ یہ ختم نبوت اور تکمیل شریعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس سورہ کے آخر میں کہنا چاہیے اٰمنا باللہ وحدہ۔ یعنی میں اللہ واحد پر ایمان لایا۔

انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا

ایسے سایہ کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں (تین صفات کا مظہر شہوت غضب وہم) نہ سایہ کرنے والا ہے اور نہ تپش سے بچاتا ہے وہ

تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا

ایسے انگارے پھینکتا ہے جیسے محل گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے

يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾

دن ہے کہ بات نہ کر سکیں گے اور نہ ان کو اجازت دی جاویگی کہ معذرت کریں اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ

یہ ہی فیصلہ کا دن ہے ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کیا ہے اگر تمہارے پاس کوئی داؤ ہے تو مجھ پر چلالو اس دن

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ ع إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾

جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے بے شک پرہیزگار چھاؤں اور چشموں میں ہوں گے اور میوے دل میں جن کو چاہتے ہوں ان عملوں

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ

کے بدلے جو تم کرتے تھے خوشگواری سے کھاؤ اور پیو ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں اس دن

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے گنہگارو! کھاؤ اور تھوڑا سا برت لو کیونکہ تم گنہگار ہو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾

تباہی ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جھک جاؤ تو نہیں جھکتے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع

تو یہ لوگ اس کے بعد کس کلام پر ایمان لائیں گے

ع ٢١ ع ٢٢

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ﴿٢﴾ الَّذِي هُمْ فِيهِ

یہ لوگ ایک دوسرے سے کس چیز کا حال پوچھتے ہیں اس بڑی خبر کا جس کے بارے میں یہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے

مُخْتَلِفُونَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

ہیں (ان کی رائے درست نہیں) یہ عنقریب جان لیں گے پھر کہا جاتا ہے کہ ان کا خیال صحیح نہیں عنقریب انکو معلوم ہو جاویگا ٥٧٣ کیا ہم نے زمین کو فرش

سورۃ النبأ مکیہ

٣-٥٧ - آیات ١ تا ٥ - انسان سے ایمان اُن اشیا پر طلب کیا جاتا ہے جو اس کے حواس سے تو غائب ہوں مگر اُس کے اندر اعمال کی ذمہ داری پیدا کرنے اور اُس سے عمل کرانے کے لیے ضروری ہوں۔ ان ایمانیات میں اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اُس کی صفات پر ایمان اول درجہ پر ہے اور قیامت جس میں اعمال پر نتائج مرتب ہوں گے دوم درجہ پر ہے اس دوم کے متعلق لوگوں میں بڑا (باقی بر صفحہ ٦١٣)

مِهَادًا ﴿٦﴾ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾

نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں اور ہم نے تمکو جوڑا پیدا کیا اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام بنایا

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا اور ہمنے دن کو روزی پیدا کرنے کا وقت بنایا اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان)

شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾

بنائے اور ہم نے (آفتاب) روشن چراغ بنایا اور ہم نے بادلوں سے زور سے برستا ہوا پانی اتارا

لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿١٦﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾

تاکہ اس سے اناج اور روئیدگی اور گھنے باغ نکالیں بیشک فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾

جس دن صور پھونکا جاوے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھولا جائے گا تو اس کے دروازے ہو جاویں گے

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ غبار ہو جاویں گے بیشک دوزخ گھات میں لگی ہوئی ہے وہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے

لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً

جس میں قرنوں رہیں گے اس میں نہ تو ٹھنڈک اور نہ پانی کا مزہ چکھیں گے سوا گرم پانی اور ٹھنڈے پانی کے یہ سزا ان کے

وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ

اعمال کے موافق ہوگی وہ حساب کے جانے سے نہیں ڈرتے تھے اور ہماری آیتوں کو شدت سے جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو

أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ ع ۱

قلمبند کر رکھا ہے ان سے کہیں گے (اپنے اعمال کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے جاویں گے بیشک پرہیزگاروں کے لئے

مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا

کامیابی کا مقام ہے باغ ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان ہم عمر خادمہ اور چھلکتا ہوا جام اس میں نہ

(بقیہ صفحہ ۶۱۲) اختلاف تھا اور تعجبانہ اس کا وقت پوچھتے تھے۔ وقت کا علم تو مکلفین کو نہیں دیا جاسکتا کہ اس میں نقصان ہے اور فائدہ کچھ نہیں اللہ تعالےٰ نے جواب میں فرمایا ہے کہ اس کا علم تم کو اس وقت ہوگا جب وہ واقعہ ہوگی۔ اور وہ دو مواقع ہیں برزخ بعد از موت اور بعثت بعد از برزخ لیکن انسان کو اپنے ماحول اور اپنی معاش کے سامانوں پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ ایک ذمہ دار ہستی ہے۔ اپنے اعمال پر قابو رکھنے کے لیے اسی قدر علم کافی ہے۔ آیت ۶ سے ۱۶ تک اس مضمون کو نبھایا ہے۔ اس علم آنے کے بعد نکتہ چینوں کے لیے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ باز پرس کیوں دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی۔ آیت ۱۷ سے اسی مضمون پر بحث کی ہے۔ جزا سزا کی تکمیل کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اوّل بات یہ ہے کہ سزا اگر دنیا میں دے دی جائے تو خلاف ورزی کا تخم تو اُٹھ جاوے گا پر نیکی کی جزا کچھ نہ رہے گی۔ سب ایک سطح پر آجائیں گے اور استخدام کی کوئی صورت نہ رہے گی۔ دوم دنیا میں جزا کی تکمیل نہیں ہو سکتی اس کے لیے فریقین کی حاضری ضروری ہے جو دنیا میں میسّر نہیں ہو سکتی۔ مظلوم یا ظالم سے کوئی پہلے مر جاتا ہے اور اس کا سلسلہ اس طرح جاری ہے کہ سزا کی تکمیل ناممکن ہے اس واسطے یہ صحیح مسئلہ ہے کہ ان یوم الفصل کان میقاتًا۔ بعثت ثانی میں لوگوں کو زمین پر جمع کرنے کے لیے تغیرات کی ضرورت ہے اس کو آیت ۲۲ تک ذکر کیا ہے۔ پھر مجرموں کی سزا کا ذکر آیت ۳۰ تک اور نیکوں کی جزا کا ذکر آیت ۳۶ تک سزا کے ذکر میں آیت ۲۳ یعنی لابثین فیہا احقابا سے معلوم ہوتا ہے کہ سزا کو دوام نہ ہوگا۔ حقب کی زیادہ سے زیادہ مقدار جو بیان کی گئی ہے وہ ۸۰ سال ہے۔ آیات ۳۷ سے آخر تک قیامت کے دربار کی شوکت بیان کی ہے۔ آخری آیت میں منکرین کے لیے دنیا کے ایک قریب عذاب کا ذکر کر دیا ہے۔ اس سے جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے۔

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ

کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا یہ ایک کافی عطیہ ہوگا جو تیرے پروردگار کی طرف سے بدلے گا وہ آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ

اور زمین کا اور اس کا جو دونوں کے درمیان ہے پروردگار ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا اس سے لوگوں کو خطاب کرنے کا اختیار نہ ہوگا جس دن

الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے لوگ بات نہیں کریں گے مگر جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہو اور وہ بات درست کہے گا

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا

یہ ایک دن ہے جس کا آنا حق ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنا لے ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے

يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ڈرا دیا ہے جس دن انسان دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا

ع ۲

سُورَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسَّابِقَاتِ

قسم ہے گھس کر باہر نکالنے والوں کی اور آسانی سے گرہ کو کھولنے والوں کی اور تیزی سے شغل میں لگ جانے والوں کی پھر اوروں سے آگے بڑھ جانے

سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾

وقف لازم

والوں کی پھر کام میں مدبر بن جانے والوں کی (یہ دنیا انسان کی آخر منزل نہیں ہے) جس دن کانپنے والی زمین کانپنے لگے گی اس کے پیچھے ایک دوسرا زلزلہ

سورۃ النازعات مکیّۃ

۴۷۵ ۔ آیات ۱ تا ۵ ۔ ان آیات میں انسان کی ترقی کی پانچ منازل کی قسم یاد کی ہے اور جواب قسم کو محذوف رکھا ہے جو بعد کی آیات سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کسی کمال کی تحصیل کی اوّل منزل میں مشقت پیش آتی ہے ۔ دوسری منزل میں مشقت تمام ہو جاتی ہے اور نشاط اس کی جگہ لے لیتی ہے ۔ پھر کام جس قدر دیر میں ہوتا تھا اس کی جگہ عجلت لے لیتی ہے پھر یہ مرحلہ آتا ہے کہ انسان ابنائے جنس سے سبقت کر جاتا ہے۔ آخری مرحلہ یہ ہے کہ اس کام میں مدبر یعنی استاد بن جاتا ہے اور لوگ اُس سے استفادہ کرتے ہیں ۔ یہ ترقی کا مادہ فقط دنیوی امور تک محدود نہیں ہے کیونکہ یہ کمال جو کسی نے حاصل کیا ہو وہ تو موت کے ساتھ ضائع ہو جاتا ہے ۔ روحانیات میں بھی ترقی کے یہی مدارج ہیں مگر رونا یہ ہے کہ غافل انسان صرف جسمانی ترقیات پر اپنی استعدادیں ختم کر دیتا ہے اور وہ ترقیات موت کے بعد اس کے ساتھ نہیں جاتیں یعنی اس کے فائدے کا موجب نہیں ہوتیں ۔ ایک ہے جس نے ساری استعدادیں دنیا کی ترقی پر لگا دیں اور ایک ایسا ہے جس نے اس کے ساتھ روحانی ترقی بھی کی ۔ دنیا میں تو بازپرس ہو نہیں سکتی ۔ کیونکہ یہ دنیا دار العمل ہے اور اس میں اُس کے حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں ۔ نیک بد ہو جاتے ہیں اور بد نیک پس اس کے لیے ایک اور عالم درکار ہے جس میں بازپرس اور نتیجہ مرتب ہو اور یہی جواب قسم ہے ۔ آیات ۶ سے ۱۴ تک اسی کا ذکر کیا ہے ۔ پہلے ایک نفخہ ہوگا زمین کے حیوانات فنا ہو جاویں گے اس کے بعد وقفہ ہوگا اور پھر دوسرا نفخہ ہوگا سب لوگ موقف میں آ جاویں گے ۔ دل دھڑکتے ہوں گے اور آنکھوں میں خوف ہوگا ۔ منکرین کا اعتراض نقل کیا ہے کہ کیا ہم پھر دنیا کی طرف لوٹائے جاویں گے جب کہ (باقی بر صفحہ ۱۱)

قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩ يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ

دل اس دن دھڑکتے ہوں گے — ان کی نظریں جھکی ہوتی ہونگی — یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں لوٹائے

فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠ أَئِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

جائیں گے — کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جاوینگے — کہتے ہیں یہ لوٹنا تو خسارے کی بات ہو (یہ سمجھ کی غلطی ہو وہ سمجھے دنیا میں آنا ہوگا)

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی — پھر وہ ایک دم کھلے میدان میں ہونگے (یعنی اللہ کے سامنے محاسبہ کے لئے) — کیا موسیٰ کی کہانی تمکو

مُوسَىٰ ۝١٥ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

پہنچی ہے — جب طویٰ کی مقدس وادی میں — اسکے پروردگار نے — اس کو پکارا — کہ فرعون کے پاس جاکر

إِنَّهُ طَغَىٰ ۝١٧ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ۝١٨ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ۝١٩

وہ سرکش ہو گیا ہے — تو اس سے کہو کہ کیا تو چاہتا ہے — کہ تو پاک ہو — اور میں تمکو تیرے پروردگار کی طرف رستہ بتاؤں کہ تو اس سے ڈرے

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝٢٠ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝٢١ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝٢٢ فَحَشَرَ

تو موسیٰ نے اسکو بڑا نشان دکھایا — تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی — پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور (مدافعت کی) کوشش کرنے لگا

فَنَادَىٰ ۝٢٣ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝٢٤ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۝٢٥

تو لوگوں کو جمع کیا اور منادی کرائی — کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا بادشاہ ہوں — تو اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ۝٢٦ ع أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ۝٢٧ رَفَعَ

بیشک اس میں اس شخص کے لئے جو ڈرتا ہے عبرت ہے — کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا جس کو اس نے بنایا — اور اسکے بناؤ کو اونچا

ع ۲۶ / ۳

(بقیہ صفحہ ۶۱۴) ہم کھوکھلی ہڈیاں ہوجاویں گے ۔ ایسا رجوع تو انسان کے لیے بڑا نقصان رساں ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ یہ دنیا کی طرف رجوع نہیں۔ یہ تو ایک ڈانٹ ہوگی اور یکدفعہ لوگ ایک مستوی میدان میں، باز پرس کے لیے کھڑے ہوجائیں گے اور باز پرس کے بعد جنت یا جہنم میں رکھے جائیں گے۔ اس زمین پر اُن کا بسیرا نہیں ہوگا۔ قریش کے سردار ہر ایک بے تاج بادشاہ تھا اور تکبر میں فرعون منش اُن کو رسول صلعم کی باتیں مجنون کی بڑ معلوم ہوتی تھیں اُن کو بار بار عبرت حاصل کرنے کے لیے فرعون کا واقعہ سنایا جاتا ہے ۔ وہ ایک آباد اور سرسبز ملک کا بادشاہ تھا۔ حضرت موسیٰ جو اس کو انذار کرنے آیا تھا اُس کی نظر میں ایک مسکین اور مجنون کی حیثیت رکھتا تھا اور ایسی قوم میں سے تھا جس کو فرعون اپنے غلام اور مزدور سمجھتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ کے انذار کی طرف توجہ نہ کی بلکہ اس کے مقصد میں حارج ہوا تو اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ سمندر میں غرق کردیا گیا۔ قریش کا انجام بھی یہی ہونا تھا اس کے بعد آیت ۱۱ میں جو اعتراض ذکر کیا گیا ہے اُس کا جواب آیات ۲۷ سے ۳۳ تک دیا گیا ہے ۔ آسمان کا بنانا زیادہ سخت ہے یا تمہارا بنانا۔ اس کو کتنا بلند رکھا ہے اور اپنے مقصد کے پورا کرنے کے لیے کیسا موزون ہے ۔ اسی سے زمین پر رات آتی ہے اور روشنی اور زمین کو آفتاب سے جدا کرکے ایک خاص مقام پر رکھا اور اس پر بسنے والوں کے واسطے اُن کے لیے پانی اور چارہ اسی میں سے مہیا کیا اور زلزلہ سے بچانے کے لیے زلزلہ آور مواد پہاڑوں کی شکل میں تبدیل کرکے باہر نکالے ۔ یہ سب تمہارے اور تمہارے چارپاؤں کے استفادہ کے لیے ہے ۔ اس کے بعد آیت ۳۴ سے ۴۱ تک قیامت کا ذکر کیا ہے ۔ جب وہ بڑی مصیبت آئے گی تو انسان کو اپنی کردار یاد آئے گی اور دوزخ کا ظہور اس کی نظر کے سامنے لایا جائے گا جو اس کے عمل نے بنایا ہے یعنی جس نے دنیا میں طغیان کیا اور دنیا کی زندگی پر جھکا رہا دوزخ اُس کا مسکن ہوگا۔ اور جو اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو اس کی ردی خواہشوں سے روکتا رہا جنت اُس کا ٹھکانا ہوگا۔ جہاں انذار پر اور قیامت کی ہولناکیوں پر زور دیا جاتا ہے تو منکر مقابلہ میں یہی سوال پیش کرتے ہیں کہ اس کا وقت بتاؤ۔ اس کے جواب میں اللہ فرماتا ہے اے رسول تجھے وقت کے سوال سے کیا غرض اس کا علم تو صرف تیرے پروردگار کو ہے تو صرف ڈرانے والا ہے۔ جب وہ آوے گی تو دنیا کی حیات بقدر ایک صبح یا شام معلوم ہوگی۔

سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ
کیا پھر اسکو ٹھیک ٹھاک کیا اور اسکی رات کو تاریک بنایا اور اسکی دھوپ نکالی اور اسکے علاوہ زمین کو بچھایا

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑا تمہارے اور تمہارے چارپایوں

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا
کے برتنے کے لئے توجب غالب آنے والی بڑی مصیبت آئے گی جس دن انسان کو یاد آجائے گا جو کچھ اس نے

سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾
(دنیا میں) کیا تھا اور دوزخ اس شخص کے لئے جواسکو دیکھے گا ظہور میں لائی جائے گی۔ تو جس شخص نے سرکشی کی اور ادنیٰ زندگی کو مقدم رکھا

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو شخص اپنے پروردگار کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور نفس کو (بری) خواہشوں

الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾
سے روکتا رہا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا تم سے پوچھتے ہیں کہ اس گھڑی (یعنی قیامت) کا قیام کب ہوگا

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾
تم کو اس کے وقت بتانے سے کیا کام اسکی انتہا تیرے پروردگار پر جاکر ٹھہرتی ہے تو تو صرف اس شخص کو ڈرانے والا ہے جو اس سے خوف کرتا ہے

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع
جس دن اس کو دیکھیں گے ایسا خیال کرینگے کہ وہ (دنیا میں) اس کے آخر پہر ٹھہرے یا اول پہر

۲ ع ۲۰ ۴

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّرُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ
چین بجبیں ہوا اور منہ پھیر لیا اس پر کہ اسکے پاس اندھا آیا اور تمکو کیا معلوم کہ شاید وہ سنور جائے یا نصیحت سنے

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾
تو اس کو نصیحت فائدہ دے جو شخص بے پروائی کرتا ہے تو تو اسکی طرف توجہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر الزام نہیں

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ
اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا آیا ہے اور وہ (اللہ سے) ڈرتا ہے تو تو اس سے بے اعتنائی کرتا ہے سنو یہ تو (قرآن) یاد رکھنے کی چیز ہے سو جو چاہے

سورہ عبس مکیّۃ

۵۷۵ ۔آیات ۱ تا ۱۱۔ ان آیات میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ابن مکتوم ایک اندھے صحابی تھے ایسے وقت میں حضور کی خدمت میں آئے کہ حضور چند اکابر قریش کو تبلیغ کر رہے تھے۔ اس نے اثنائے گفتگو میں اپنے سوالات شروع کر دیئے جو حضور پر ناگوار گذرے کہ وہ آداب مجلس کے خلاف تھے۔ اس پر ابتدائی ۱۱ آیات اتریں جو تنبیہ مشتمل ہیں۔ ایک بزرگ وجود جو حامل عالم انسانی کا مقتدا ہے (باقی بر صفحہ ٦١٧)

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

اس کو یاد رکھے ﴿۱۲﴾ ایسے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جنکی تکریم کی جاتی ہے بہت بلند کردئے گئے ہیں وہ سب نقصوں سے پاک کئے گئے ہیں معزز و نیک لکھنے والوں

كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ

کے ہاتھ میں ہیں انسان پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرہ ہے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے ایک چھکی

نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا

سے اسکو پیدا کیا پھر اسکو قدرت دی پھر رستہ اس کے لئے آسان کیا پھر اسکو مار دیا پھر اسکو قبر میں ڈالا پھر جب

شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾

چاہے گا اسکو اٹھا کھڑا کرے گا سنو اس نے پورا نہیں کیا جو اس کو حکم دیا ہے انسان کو چاہیئے اپنے کھانے کی طرف نظر کرے

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ

ہم نے پانی برسایا پھر ہم نے زمین پھاڑی تو اس میں غلہ اگایا اور

عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾

انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور میوے اور چارہ

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ

تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے برتنے کے لئے توجب بہرا کردینے والی (شور قیامت) آئے گی جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں

اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ

اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اس دن ہر آدمی ان میں سے اپنے شغل میں ہوگا جو اسکو

(بقیہ صفحہ ۶۱۶) اور جملہ عالم اُس کے اقتدا پر مامور ہے ایک نابینا مسکین کی طرف اُس کی عدم توجہ بمقابلہ چند اکابر جن کی کوئی وقعت اللہ تعالےٰ کے ہاں نہیں تھی اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کو جو مساکین کا حامی اور ناصر ہے ناگوار گذری۔ اس تنبیہہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مساکین جو اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں اور اپنے تزکیہ کے لیے مزکی کی خدمت میں آتے ہیں۔ اُن کو ایسے کبرا پر جو متکبرانہ روش رکھتے ہیں اور اپنے تزکیہ سے مستغنی ہیں مقدم رکھنا چاہیے۔ آیت ۱۲ سے ۱۶ تک قرآن کریم پر جو تزکیہ کے لیے اُترا ہے کچھ ریمارکس ہیں۔ (۱) سو یہ ایک تذکرہ ہے جو چاہے اس سے فائدہ اُٹھائے (۲) اس کی تعلیم بزرگ صحیفوں میں ہے۔ یہ بہت بلند اور لوگوں کے خیالات سے پاک کی ہوئی تعلیم ہے (۳) معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھ سے لکھوائی جاتی ہے۔ پھر آیت ۱۷ سے ۲۲ تک متکبرانسانوں کو تنبیہہ ہے جو اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ ان کی پیدائش اور موت پر تکبر شکن ریمارکس ہیں اور پھر آیت ۲۳ سے ۳۲ تک اپنے انعامات کا ذکر ہے۔ اس سے یہ ذہن نشین کرنا مقصود ہے کہ انسان کو اپنی حاجت اور بےچارگی کی طرف اور اللہ تعالےٰ کے انعامات پر نظر رکھنی چاہیے۔ اس کے بعد آیت ۳۳ سے آخر تک قیامت کے ہیبت ناک واقعات کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی تخویف اور تربیت کے لیے اپنی تعلیم کے موقع پر بار بار قیامت کے واقعات کو مختلف عبارات میں جو اس موقع کے مناسب ہوتی ہیں دہراتا ہے شاید کسی کے دل پر کچھ اثر ہو۔ اگر کسی چیز کا صرف علم دینا مقصود ہو تو ایک بار ذکر کر دینا کفایت کرتا ہے لیکن اس علم کے مطابق عمل کرانا مقصود ہو تو اس کے ذکر کی ضرورت بار بار ہوتی ہے تاکہ وہ علم ہر وقت انسان کے سامنے مستحضر رہے غافل انسان بار بار تنبیہہ کا محتاج ہے۔ آیت ۳۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ رشتوں میں محبت کی ترتیب اسی ترتیب کے مطابق ہے جو آیت میں اختیار کی گئی ہے۔ اول بیٹا۔ پھر زوجہ پھر باپ پھر ماں پھر بھائی۔

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ
کافی ہوگا بعض منہ اس دن روشن ہوں گے ہشاش بشاش اور بعض منہ

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
اُن پر گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چھائی ہوگی وہ کافر فاجر ہوں گے

ع ۲ ۵

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿٣﴾
جب سورج لپیٹ لیا جاوے گا اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاوینگے

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾
اور جب دس مہینوں کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور جمع کئے جاوینگے اور جب دریا خشک کردئے جاویں گے

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾
اور جب نفوس ملائے جاویں گے اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاویگا کہ کس گناہ کے بدلے مار دی گئی تھی

سورۃ التکویر مکیۃ

۵۷۶ - اس سورۃ میں قرب قیامت یا قیامت کے نشانات یا واقعات ذکر کیے گئے ہیں حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہے جو قیامت کا حال دیکھنا چاہے وہ سورۃ تکویر دیکھے ۔ یہ بارہ واقعات ہیں ۔ (۱) سورج لپیٹ لیا جاوے گا یعنی بیکار کردیا جائے گا جیسا کہ فرش لپیٹ لیا جاتا ہے جس پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہوتی اللہ فرماتا ہے واشرقت الارض بنور ربھا یعنی بہشت کی زمین اپنے رب کے نور سے منور ہوگی (۲) نظام شمسی کے تارے بے نور ہوجائیں گے ۔ ان کے نور اور اثرات کی ضرورت نہ رہے گی (۳) پہاڑ غبار ہوکر ہوا میں اُڑائے جائیں گے یہ اسواسطے ہوگا تاکہ زمین پر جس قدر جو امات مبعوث ہوں گے نشیب و فراز نہ رہے سطح مستوی ہوجاوے (۴) دس ماہہ حاملہ اونٹنیاں معطل کردی جاویں گی یہ عرب کا پیارا مال تھا ۔ دہشت کے سبب یہ بھی توجہ کی جاذب نہ ہوگی یہ بطور ایک مثال کے ہے ورنہ قیامت میں حاملہ اونٹنی کہاں یا یہ کہ یہ قرب قیامت کا نشان ہے یہ توجیہ تب درست ہوسکتی ہے جب پہلے تین واقعات کی اسطرح توجیہہ کی جاوے کہ آفتاب کے لپیٹنے سے مراد نبوت کے علوم اور تاروں سے مراد علوم نبوت کے حامل لیے جاویں ۔ (۵) وحوش اکٹھے کیے جاویں گے ۔ حدیث میں ہے کہ ان کا حشر اس واسطے ہوگا کہ سینگ والوں سے بے سینگ کا قصاص لے لیا جائے اور بس ۔ اگر قرب قیامت کا نشان ہو تو تاویل یہ ہوگی کہ وحشی اقوام متمدن ہوجاویں گی (۶) سمندر خشک کردیے جاویں گے تاکہ محشورین کے بیچ باہم مخلوط ہونے کے واسطے حائل نہ ہوں ۔ اور محشورین کے کھڑا ہونے کے لیے گنجائش نکل آوے ۔ (۷) نفوس ایک دوسرے سے ملائے جاویں گے ۔ اپنے اپنے گروہ کے ساتھ ملائے جاویں گے ۔ نیک نیکوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ کہ قرب قیامت میں زمین کی جملہ آبادی ایک شہر کی صورت اختیار کرلے گی ۔ ایک دوسرے سے جہاں ہوں گفتگو کرلیں گے ۔ بلکہ ایک دوسرے کی صورت بھی دیکھ لیں گے ۔ (۸) زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ پر ماری گئی تھی ۔ یعنی مستغیثہ کا بیان لیا جاوے گا تاکہ قاتل سے قصاص لیا جاوے ۔ دنیا میں اس کا نمونہ ہوچکا ۔ (۹) صحیفے پھیلائے جاویں گے ۔ یعنی اعمال نامے تقسیم کیے جاویں گے ۔ نیکوں کو دائیں طرف سے اور بدوں کو بائیں طرف پیچھے کی طرف سے دیے جاویں گے ۔ جس کو ہر ایک ناخواندہ بھی پڑھ لے گا کیونکہ ریکارڈ تصویری زبان میں ہوگا (باقی بر صفحہ ۶۱۹)

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾

اور جب کتابیں پھیلائی جائیں گی اور جب آسمان کی کھال اتاری جاوے گی اور جب دوزخ دھکائی جاوے گی

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾

اور جب بہشت نزدیک لائی جاوے گی تو ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا حاضر لایا ہے میں ان ستاروں کی قسم کھاتا ہوں جو پیچھے ہٹنے

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ

لگتے ہیں چلنے والوں کی جو چھپ جاتے ہیں اور رات کی جب چڑھتی چلی آئی اور صبح کی جب وہ پھوٹے بیشک یہ قرآن معزز

رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۱۹﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿۲۱﴾

رسول کا پہنچایا ہوا ہے جو طاقت والا صاحب عرش کے ہاں بڑا مرتبہ رکھنے والا ہے اسکی بات وہاں مانی جاتی ہے امانت دار ہے

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

اور تمہارا رفیق باؤلا نہیں ہے اور اس نے جبریل کو افق مبین پر دیکھا اور وہ غیب کی باتوں کے بیان کرنے

بِضَنِينٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۲۵﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿۲۶﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا

میں بخیل نہیں ہے اور یہ قرآن مردود شیطان کا کلام نہیں ہے سو تم کدھر جا رہے ہو وہ تو تمام جہان کے

ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۷﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ

(دنیا میں) شہرت کا موجب ہے، اس کے لئے جو سیدھے رستہ پر قائم رہنا چاہے اور تم اپنی مشیت میں کامیاب نہیں ہوتے مگر اس وقت

اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۹﴾

کہ وہ پروردگار عالمیان کی مشیت کے مطابق ہو ۵۷۶

(بقیہ صفحہ ۶۱۸) یا یہ کہ صحیفوں کی اشاعت کا سامان بڑھ جاوے گا (۱۰) آسمان کا پردہ اُٹھا دیا جاوے گا۔ آسمانی نفوس اور اُس کا نظام جو مستور ہے بے حجاب کر دیا جائے گا۔ یا یہ کہ علم ہیئت کے اسرار انسان پر منکشف ہو جاویں گے (۱۱) دوزخ بھڑکائی جاوے گی یعنی وہ دوزخ جو ہر ایک نفس کے اندر مستور تھی وہ بروز میں لائی جاوے گی۔ جیسا کہ لکڑی کے اندر جو حرارت پوشیدہ ہے اس کو بھڑکایا جاتا ہے (۱۲) جنت قریب لائی جاوے گی یعنی وہ جنت جو ہر نفس کے اندر تخم کی طرح رکھی ہوئی تھی۔ پھوٹ کر جنت کا سامان بنے گی۔ ان واقعات کے بعد ہر نفس کو اپنے کردار کا علم حاصل ہو جائے گا۔ غافل انسان پر ان واقعات کی ہیبت ڈال کر اُس کی چارہ گری کے لیے جو سامان اللہ تعالےٰ نے دنیا میں کیا ہے اس کی صداقت ثابت کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تاکہ سعید روحیں اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں۔ آیت ۱۵ سے آخر تک یہی ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پانچ ستاروں اور پچھلی رات اور صبح کی قسم کھائی اور جواب قسم انہ لقول رسول کریم ہے۔ پانچ ستاروں کو ان کی صفات سے یاد کیا ہے۔ اپنی گردش میں روزمرّہ کچھ پیچھے ہٹ جانے والے اور اپنے مداروں پر گردش کرنے والے اور رات گذرنے پر غائب رہنے والے ان سے عطارد، زہرہ مریخ مشتری زحل جن کو نظام شمسی میں بڑا دخل ہے مراد ہیں۔ جیسے کہ یہ ستارے تاریکی میں نظر آتے ہیں اور دن کو غائب ہو جاتے ہیں اسی طرح پانچ انبیا جو زمین پر ان کے نمائندے ہیں تاریک زمانہ میں جو رات کی طرح تھا آئے اور دن چڑھنے پر یعنی دنیا پر آفتاب کے طلوع ہونے پر جس کا نمائندہ دنیا میں حضرت رسول صلعم ہے وہ سب غائب ہو گئے یعنی اُن کی تعلیمیں واجب العمل نہ رہیں۔ وہ انبیا یہ ہیں۔ آدم ادریس۔ خلیل۔ موسےٰ۔ عیسیٰ۔ ان میں سے موسےٰ رات کے پچھلے حصہ میں آیا یعنی تاریک زمانہ قریبًا ختم ہونے کو تھا۔ اور حضرت عیسیٰ صبح کے وقت آئے کہ آفتاب طلوع ہونے کو تھا یعنی حضرت احمد صلعم کی آمد قریب تھی۔ حضرت عیسیٰ کو اعمال حواریان میں صبح کے ستارہ سے تعبیر کیا گیا ہے ان انبیا کو گواہ بنا کر اللہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت احمد صلعم پر جو نازل ہوا ہے یہ جبرائیل کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کلام کے ذریعہ لایا ہے اور جبرئیل آفتاب کا موکل ہے، پھر اس پہنچانے والے کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ یقینًا وہ ملائک ہیں (باقی بر صفحہ ۶۲۰)

سُورَةُ الۡاِنۡفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسۡعَ عَشۡرَةَ اٰيَةً وَّرُكُوۡعٌ وَّاحِدٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۝۱ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ۝۲ وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۝۳

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے اور جب دریا بہا دئے جاویں گے

وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۝۴ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَاَخَّرَتۡ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ

اور جب قبریں اکھیڑ دی جاوینگی تو ہر شخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اے انسان تم کو کس نے

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ۝۶ الَّذِيۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيۡۤ اَيِّ

اپنے کریم پروردگار کے بارے میں دھوکا دیا وہ جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمکو ٹھیک ٹھاک کیا پھر تم کو معتدل بنایا جس شکل پر چاہا

صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ

تمکو ترکیب دیا صرف اتنی بات نہیں بلکہ تم تو سزا جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر تو اعمال کی حفاظت

لَحٰفِظِيۡنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ۝۱۱ يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝۱۲ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِيۡ

کرنے والے تعینات ہیں یعنی کراماً کاتبیں فرشتے وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو بیشک نیکوکار البتہ نعمتوں میں

نَعِيۡمٍ ۝۱۳ وَّاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِيۡ جَحِيۡمٍ ۝۱۴ يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ۝۱۵ وَمَا هُمۡ عَنۡهَا

ہوں گے اور بے شک بدکار البتہ دوزخ میں ہوں گے سزا جزا کے دن اس میں داخل ہونگے اور وہ اس سے غائب

(بقیہ صفحہ ۶۱۹) ایک معزز اللہ کا رسول ہے اور شدید القوی چھ سو پروں کا خاوند صاحب عرش کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے اور ملاء الاعلیٰ میں مطاع اور امین ہے اس کی رسالت میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ پھر مہبطِ وحی کی تعریف کی ہے کہ جو تمہارے سامنے زندگی بسر کرتا ہے اور جبرئیل جیسے فرشتہ سے وحی حاصل کرتا ہے وہ مجنون نہیں اور یہ احتمال بھی نہیں کہ اُس نے غیر جبرائیل کو جبرائیل سمجھ لیا ہو کیونکہ اس نے افقِ مبین میں جو دونوں افقوں کے اتصال کا مقام ہے جبرائیل کو اس کی اصلی صورت میں دیکھا اُس نے تعلیم کاہنوں سے حاصل نہیں کی جو اپنے اخبارِ غیب فروخت کرتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے اخبار لوگوں تک پہنچانے میں بخیل نہیں یعنی کوئی صلہ طلب نہیں کرتا پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔ یہ کلام تو شرف اور شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے مگر انہیں کے لیے جو مستقیم رہنا چاہتے ہیں اور تم خود تو استقامت نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ تم کو جبراً مستقیم بنائے یہ حکمت کے خلاف ہے یا یہ کہ تمہارا ارادہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے ماتحت ہے اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ ارادہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔

سورۃ الانفطار مکیّۃ

۷۷۵ - یہ سورہ پہلی سورۃ التکویر کا تتمہ ہے۔ بارہ واقعات جو اس میں بیان کیے تھے ان میں سے چار واقعات کو دوسری عبارت میں بیان کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) آسمان پھٹ جاوے گا۔ آسمانی نظام جو دنیا کے لیے تھا توڑ دیا جاوے گا (۲) ستارے گر جاویں گے یعنی اپنے مداروں سے الگ کر دیے جاویں گے (۳) سمندر سطحِ زمین کو خالی کر دیں گے (۴) قبروں کے اوپر کی مٹی ہٹا دی جاوےگی اور اجسام جو وہاں پڑے ہیں وہ اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ قبر کے جسم کو لیکر بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہی لوگ جو مقبور تھے وہی شخصیت میدان میں آوے گی اور البتہ یہ ضروری ہے کہ مقبور جسم کا کوئی حصّہ اس جسم کا جزو ہو گا جو ان کو دیا جاوے گا۔ اس (باقی بر صفحہ ۶۲۱)

بِغَآئِبِیْنَ ⑯ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ⑰ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ⑱

نہیں ہوں گے — اور تم کو کیا معلوم روز جزا کیا ہے — پھر کہتا ہوں تم کو کیا معلوم روز جزا کیا ہے

یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ⑲

وہ دن ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا اختیار دار نہ ہوگا اور حکومت اس دن اللہ ہی کی ہوگی ۵۷۷

سُوْرَةُ التَّطْفِیْفِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ① الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ② وَاِذَا

کم کرکے دینے والوں کے لئے تباہی ہے — جو لوگوں سے ماپ کر لیں — تو پورا لیں — اور جب انکو

كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ③ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ④

ماپ کر یا تول کر دیں — تو کم کرکے دیں — کیا ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ وہ بڑے دن کے لئے اٹھا کھڑے

لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑤ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑥ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ

کئے جاویں گے — جس دن لوگ پروردگار عالمیان کے روبرو کھڑے ہوں گے — سنو بیشک بدکاروں کا اعمال نامہ سجین

(بقیہ صفحہ ۶۲۰) موقع پر ہر ایک نفس کو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں کس کو مقدم کیا اور کس کو موخر۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے جس کو مقدم کرنا تھا اُس کو موخر کیا اور اسی طرح اس کا عکس۔ ان لوگوں کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے غافل انسان پہلے اس سے کہ تم کو وہ مرحلہ پیش آوے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تیرے رب کریم کے بارے میں تجھے کس چیز نے دھوکے میں رکھا ہے یعنی اللہ کے مقابل تم نے اوروں کو کیوں مقدم کیا۔ اُس نے تم کو پیدا کیا اور تیری تشکیل اس غرض کے لیے جس کے واسطے بنایا گیا ہے مطابق کی تمہارے اعضا ایک دوسرے کے ساتھ متناسب بنائے جس سے تیری صورت خوشنما ہو گئی جس طرح چاہا تجھے ترکیب دی۔ پھر وہ کیا بات ہے جو تجھ سے جزا سزا کی تکذیب کراتی ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے تم پر محافظ فرشتے مقرر کیے ہیں۔ وہ معزز فرشتے تیرے اعمال کو معلوم کرکے لکھ لیتے ہیں۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ نیک لوگ نعمتوں کے مقام میں ہوں گے اور بدکار دوزخ میں اور یہ نتیجہ یوم الجزا میں برامد ہوگا اور وہ ایسا دن ہوگا کہ کوئی نفس کسی اور نفس کے کام نہیں آئے گا۔ اس روز صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہوگی (دنیا میں تو اسباب بھی موثر ہیں مگر اللہ تعالےٰ کے اذن سے)

سورۃ التطفیف مکیّۃ

۵۷۸ ۔ حقوق الناس کی حفاظت کی طرف رب العالمین کی بڑی توجہ ہے۔ مکہ کے دکاندار جھوٹے پیمانے اور ترازو رکھنے میں معروف تھے۔ اللہ تعالےٰ اپنی رافت سے ان کو بھی اگرچہ ابھی مسلم نہ تھے تنبیہہ کرتا ہے ان کو مطففین کے نام سے موسوم کرتا ہے اس نام کی تشریح خود فرماتا ہے بدیں الفاظ جب ماپ کر لیتے ہیں تو پورا کرکے لیتے ہیں اور جب ماپ کر یا وزن کرکے دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔ ان کو انذار اس انداز سے کیا ہے۔ کیا ان کو خیال نہیں کہ ان کو ایک یوم عظیم یعنی باز پرس کے روز پھر اُٹھایا جائے گا۔ جب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے یاد رکھو گنہگاروں کا اعمال نامہ سجین یعنی قید خانہ میں ہوگا۔ تجھے بتایا جاتا ہے کہ وہ بروں کے اعمال ناموں کا دفتر ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اعمال کے نقوش انسانی نفس (باقی برصفحہ ۶۲۲)

لَفِي سِجِّينٍ ۝٧ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

میں ہوتا ہے اس دن جھٹلانے والوں کے اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا ہے وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے

لِلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ

لیے تباہی ہے جو سزا جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسکو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھنے

مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ

والا ہو گناہگار ہو جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے اگلوں کے افسانے ہیں یہ افسانے نہیں

رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝١٥

بلکہ ان کے اعمال (بد) کے سبب ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے آگاہ رہو کہ وہ اس دن اپنے پروردگار (کے دیدار) سے حجاب میں ہوں گے

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝١٧

پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہ چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝١٩ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝٢٠

آگاہ رہو بیشک نیکوں کا اعمال نامہ علیین میں ہوتا ہے اور تمکو کیا معلوم علیین کیا چیز ہے وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے

يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝٢١ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝٢٢ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝٢٣

وہاں اللہ کے مقرب (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں بیشک نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر (بیٹھے) ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝٢٤ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝٢٥ خِتَامُهُ

خوشحالی کی تازگی تو ان کے چہروں سے پہچان لے گا وہ سربند شراب خالص پلائے جائیں گے جسکی مہر مشک

مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝٢٦ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝٢٧

کی ہوگی ریس کرنے والے چاہیے کہ اسکی ریس کریں اور اس میں تسنیم (چشمہ) کی ملونی ہوگی

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝٢٨ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب لوگ پئیں گے بیشک جو لوگ جرم کرتے ہیں وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ہنسی

يَضْحَكُونَ ۝٢٩ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝٣٠ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ

کرتے ہیں اور جب ان کے پاس سے گذرتے ہیں تو آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں اور جب لوٹ کر اپنے گھر جاتے ہیں تو ان کے ذکر

انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝٣١ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝٣٢ وَمَا

کو شغل بناتے ہیں اور جب ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں یہی لوگ ہیں جو گمراہ ہیں حالانکہ ان کو

أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝٣٣ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝٣٤

ان پر نگہبان کر کے نہیں بھیجا گیا تو آج جو لوگ ایمان لائے ہیں کافروں پر ہنسیں گے

(بقیہ صفحہ ۶۲۱) یعنی روح حیوانی پر مرتسم ہوتی ہیں اور نفسِ حیوانی اس کتابت کے لحاظ سے ایک کتاب بن جاتا ہے اگر وہ ایک فاجر کی کتاب ہے تو وہ سجین میں رکھی جاتی ہے اور نیکوں کی علیین میں۔ وہ کتاب یا یوں کہو کہ نفسِ حیوانی وہاں دکھ یا سکھ محسوس کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے لیے مبعوث ہو۔ ان واقعات کی تکذیب حد سے بڑھنے والے گنہگار کرتے ہیں کیونکہ گناہ مثل ایک زنگ کے ہے جو دل پر چڑھتا رہتا ہے اور زنگ آلود دل اللہ تعالےٰ کی رویت سے محجوب ہوں گے یہی بڑا جہنم ہے آیات ۲۲ سے ۲۸ تک ابرار کی نعمتیں بیان کی ہیں جو جنت میں انہیں ملیں گی۔ دنیا میں تو مجرم ان پر ہنستے ہیں کہ ان کی حالت (باقی بر صفحہ ۶۲۳)

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ ع

تختوں پر (بیٹھے) دیکھ رہے ہونگے (کہا جاویگا) کفار نے اپنے کیے کا بدلہ پا لیا

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گا اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین پھیلائی جاوے گی

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ

اور جو کچھ اس میں ہے باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جاوے گی اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گی اور وہ اسی قابل بنائی گئی ہے اے انسان تو اپنے

إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿۶﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿۷﴾

پروردگار تک مشقت اٹھا کر جائے گا پھر اس سے جا ملے گا تو جس کو اس کا اعمالنامہ دہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿۸﴾ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۹﴾ وَأَمَّا

تو اس کا حساب آسانی سے لیا جاوے گا اور خوشحال اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا اور جس کو

مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ﴿۱۱﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ

اس کا اعمالنامہ پیٹھ کی طرف سے دیا جاوے گا تو وہ موت کو بلائے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا کیونکہ یہ

كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۱۳﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿۱۴﴾ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ

اپنے گھر والوں میں خوشحال رہا کرتا تھا وہ اس خیال میں تھا کہ وہ ہرگز لوٹ کر نہیں آئے گا ہاں آئے گا بیشک اس کا پروردگار اس کا حال

(بقیہ صفحہ ۶۲۲) مفلوکوں کی ہوتی ہے۔ مگر قیامت کی حالت الٹی ہوگی۔ مومن منکروں پر ہنسی کریں گے۔ یہ بطور قصاص ہوگا۔ اے بدبخت رشوت لینے والو غریبوں کا مال زبردستی اور فریب سے کھانے والو اور اے چھوٹے پیمانے اور اوزان رکھنے والو ان حالات سے جو اللہ تعالےٰ نے بیان کیے ہیں عبرت پکڑو۔ چند پیسوں کے لیے اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔ بار بار فکر کرو کہ تم نے چند روزہ زندگی کے لیے جس کے سر پر موت ہر وقت تیار کھڑی ہے کیا کمایا اور دائمی زندگی میں سے کیا گمایا۔

سورۃ انشقاق مکیّۃ

۵۷۹ ۔ جب آسمان اپنے پروردگار کے فرمان پر شق ہو جاوے گا اور اس کے نیچر میں ہی فرمانبرداری رکھی گئی ہے اور جب زمین پھیلائی جاوے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک کر خالی ہو جاوے گی اس کی فطرت بھی فرمانبرداری پر رکھی گئی ہے۔ زمین پر بسنے والوں کو زمین پر جمع کرنے کے واسطے اس گھر میں یہ تغیر ضروری ہے۔ اے انسان یہ عظیم الشان کارخانہ جس میں تو بستا ہے اور تو اس کی ایک جزو ہے اس کی بنیاد اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری پر رکھی گئی ہے۔ یہ تیری خدمت کر رہا ہے پر تو اپنے مالک کی فرمانبرداری سے غافل ہے تو اپنے جسم کے پالنے کے لیے اپنے مالک کے حضور پہنچنے تک کیا کیا جانکاہیاں کرتا ہے۔ ان جانکاہیوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا حساب کر کے تمہارے اعمالنامے تمہارے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پشت کی طرف سے دیے جاویں گے اور جنت یا جہنم کا پاس پورٹ ہوگا۔ دائیں والے خوش و خرم ہو کر جائیں گے اور بائیں والے موت کو بلاتے جائیں گے۔ ان لوگوں (باقی بر صفحہ ۶۲۴)

بَصِيۡرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّيۡلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَ الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾

دیکھ رہا تھا تو میں شام کی سرخی کی قسم کھاتا ہوں اور رات کی اور جسکو وہ جمع کر لاتی ہے اور چاند کی جب وہ کامل ہو جاتا ہے

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ

تم ضرور درجہ بدرجہ اوپر کی طرف چڑھو گے تو انہیں کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو

لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرۡهُمۡ

سجدہ نہیں کرتے بلکہ جو لوگ ناشکرے ہیں وہ اس کو جھٹلاتے ہیں اور جو کچھ یہ دل میں رکھتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے تو ان کو

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾

دردناک عذاب کی خبر سنا دے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے ان کے لئے بدلہ ہے بے انتہا ۵۷۹

السجدة ع ۲۵ ۹

سُوۡرَةُ الۡبُرُوۡجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثۡنَتَانِ وَعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ﴿۱﴾ وَ الۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ﴿۲﴾ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشۡهُوۡدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ

قسم ہے ستاروں والے آسمان کی اور وعدہ کئے دن کی اور گواہ کی اور جس کے لئے گواہی دی گئی (ملزموں کو سزا

(تفسیر صفحہ ۶۲۳) کے لیے جو دنیا کی چند روزہ زندگی پر خوش رہ کر آخرت سے غافل رہتے ہیں اُن کے سامنے شفق اور لیل کا نظارہ بطور ایک شاہد کے پیش کیا جاتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو شام کی شفق کی مانند ہے جو تھوڑی دیر کے لیے ایک خوشنما منظر پیش کرتی ہے اور اس کے بعد رات کی تاریکی آتی ہے جو سرور کو غم سے بدل دیتی ہے۔ لیل کے ساتھ ما وسق کا فقرہ ضم کیا ہے۔ اس سے مراد وہ مصیبتیں ہیں جو رات اپنے ساتھ لاتی ہے۔ جو لوگ نیکیوں کے لیے جانکاہی کرتے ہیں اُن کے لیے قمر کی مثال پیش کی ہے جب وہ بدر کی حالت میں ہوتا ہے۔ دنیا کی تاریکی میں مومن اس شخص کی مانند ہے جو بدر کی روشنی میں چلتا ہے اور وہ بھی قمر کی طرح ترقی کے مدارج آہستہ آہستہ طے کرتا ہے۔ اور کافر کی مثال وہ شخص کی ہے جو رات کی تاریکی میں چلتا ہے اس کی تاریکی بھی دم بدم بڑھتی جاتی ہے۔ منکرین کے حق میں اللہ فرماتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور قرآن جیسی بابرکت کتاب اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ تکذیب کرتے ہیں۔ دلوں کے اندر بغض اور کینہ جمع کر رکھا ہے جس کا ثمرہ عذاب ہے اور ایمان اور عمل صالح کا ثمرہ غیر منقطع ہے۔ اس سے معلوم ہوا عذاب غیر منقطع نہیں۔

سورۃ البروج مکیّۃ

۵۸۰۔ اس سورۃ کی پہلی تین آیات تین قسمیں ہیں اور آیت ۴ سے ۹ تک ایک گذشتہ واقعہ کا ذکر ہے کہ وہ بھی بطور نظیر پیش کیا گیا ہے اور آیت ۱ جواب قسم ہے۔ تاروں بھرے آسمان سے اللہ تعالیٰ کا دربار مراد ہے جہاں سے مظلوموں کی دادرسی کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ موعود دن سے کسی مقدمہ کی تاریخ سماعت مراد ہے اور قریش کے لیے تاریخ سماعت یوم بدر ہے اور گواہ اور جن فریقین کے لیے گواہی دی گئی سے مراد یہ ہے کہ تاریخ سماعت پر فریقین اور اُن کے گواہ حاضر ہوتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بتاریخ سماعت فریقین حاضر ہوں گے اور گواہوں سے مراد فریقین کے اپنے اعمال ہیں جن کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ اور آیات ۴ تا ۹ کا واقعہ ایک گذشتہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ بطور نظیر یہاں پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ (باقی برصفحہ ۶۲۵

أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ ④ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى

وہ ہلاک ہو گئے خندق والے ہلاک کئے گئے یعنی اس آگ والے جس میں بڑا ایندھن تھا جب اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ وہ

مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ⑦ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

مومنوں سے کر رہے تھے اسکو دیکھ رہے تھے اور کفار کو یہ مومن صرف اس واسطے برے لگتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہیں جو سب پر

الْحَمِيْدِ ⑧ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑨ إِنَّ

غالب سزاوار حمد ہے وہ جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور اللہ ہر چیز کا شاہد حال ہے جن لوگوں

الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ

نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ایذائیں دیں پھر انہوں نے توبہ نہیں کی ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور ان کے لئے

عَذَابُ الْحَرِيْقِ ⑩ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

جلن کا عذاب ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے تلے نہریں

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۥ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ⑪ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ⑫ إِنَّهٗ هُوَ

بہہ رہی ہیں یہ بڑی کامیابی ہے بیشک تیرے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے وہی پہلے پیدا

يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ⑬ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ⑭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ⑮ فَعَّالٌ لِّمَا

کرتا ہے اور دہراتا رہتا ہے اور وہی بخشنے والا ہے محبت کرنے والا ہے عرش کا مالک عالی مرتبہ جو چاہتا ہے کر

يُرِيْدُ ⑯ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ⑰ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ⑱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لیتا ہے کیا تم کو لشکروں کے حالات پہنچے ہیں فرعون اور ثمود کے مگر منکر (قرآن کے) جھٹلاتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۶۲۴) دستور یہی ہے کہ سابقہ فیصلہ شدہ مثل اگر مقدمہ زیر سماعت کی مثل ہو تو وہ مثل بھی طلب کی جاتی ہے۔ اس مقدمہ کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دربار تو دادرسی کے لیے ہر وقت کھلا ہے دنیوی عدالتوں کی طرح نہیں ہے۔ فریقین تقدیری سمنوں کے ساتھ یوم بدر کے لیے بلائے جاویں گے (اس کو اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال کی آیات ۴۲۔۴۳ میں بیان کیا ہے) گواہ ان کے ساتھ آویں گے اور چونکہ ان کے مقدمہ کی ایک نظیر پہلے گذر چکی ہے اسی طرح ان ظالمین اور مظلومین کے درمیان فیصلہ کیا جاوے گا وہ گذشتہ واقعہ یہ ہے کہ ایک صنم پرست بادشاہ نے مومنوں کو جلانے کے لیے کھائی کھود کر آگ روشن کی اور ان کو آگ میں ڈالا مومن بچ گئے مگر آگ نے اس قدر طغیان کیا کہ تماشائیوں کو جو اس کے حوالی میں بشمول بادشاہ و امرا بیٹھے تھے جلالیا اور بھسم کر دیا۔ جواب قسم اسی طرح واقعہ ہوگا جن لوگوں نے مومن مرد اور عورتوں کو ایمان سے پھرانے کے لیے دکھ دیے ہیں اور توبہ نہیں کی ان کے لیے جنگ کا عذاب اور سوزش کا عذاب ہے کہ اپنے اعمال کے سبب ناکام ہو کر مارے جاویں گے یا اسیر ہوں گے یا شکست کی عار ساتھ لے کر جاویں گے۔ نیکوں کے لیے اللہ نے جنات کا وعدہ دیا ہے جن کی سرسبزی کے لیے وہاں ندیاں جاری ہیں۔ لوگوں کے عذاب کو اللہ تعالے کے عذاب کے ساتھ کوئی نسبت نہیں لوگوں کا عذاب آنی ہوتا ہے اور اللہ تعالے کا جاری۔ اگر یہ سلسلہ بند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفت غفور اور ودود کے ماتحت ہوتا ہے۔ یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالے کے عذاب بھی دائمی نہیں وہ مالک الملک اور مجید ہے اور جس امر کا ارادہ کرتا ہے اس کو کر لیتا ہے شدت اور لطف دونوں کو فرد واحد پر جمع کر سکتا ہے۔ فرعون اور ثمود کا واقعہ پیش کیا ہے جو عرب کے شمال میں واقعہ ہوا۔ اللہ تعالے نے ان پر انعامات کیے اور ایک وقت آیا کہ ان کو سخت سزا دی۔ عرب پر شدت کا باعث یہ ہے کہ قرآن کریم کی تکذیب اور مٹانے کی کوشش کرتے ہیں جو سارے جہان کو تہذیب سکھانے آیا ہے۔ لیکن وہ اللہ کی محفوظ لوح میں ہے اس کے مٹانے پر کسی کی دسترس نہیں ہو سکتی۔

فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

لگے ہوئے ہیں اور اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے (انکی دسترس قرآن تک نہیں) بلکہ وہ تو بڑے رتبہ والا قرآن ہے جو ایسی لوح کے اندر ہے جسکی حفاظت کیجاتی ہے

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اسکے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ إِن كُلُّ

قسم ہے آسمان کی اور تاریکی میں آنے والے کی اور تمکو کیا معلوم تاریکی میں آنے والا کیا ہے وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے کوئی وجود

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾

نہیں جس پر کوئی نگہبان نہ ہو تو انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ اس پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو اچھل کر نکلتا ہے

يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿۷﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى

جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے بیشک اللہ اس کے لوٹانے پر بھی قادر ہے جس دن بھید

السَّرَائِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْأَرْضِ

جانچے جاویں گے تو انسان کو نہ تو کچھ قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا مینہ برسانے والے آسمان کی قسم ہے اور پھٹ جانے والی

ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ

زمین کی قسم ہے اس کا دوبارہ پیدا ہونا فیصلہ شدہ بات ہے یہ بے نتیجہ بات نہیں یہ لوگ بھی اپنے داؤ چلا رہے ہیں

كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

اور میں اپنا داؤ چلا رہا ہوں تو کافروں کو مہلت دو ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو ف ۵۸۱

سورۃ الطارق مکیّۃ

۵۸۱ ۔ اس سورۃ میں آسمان اور الطارق یعنی چمکتے ہوئے ستارہ کی قسم کھائی ہے اور جواب قسم آیت ۴ ہے جس کا ترجمہ ہے ہر ایک نفس پر حافظ مقرر ہے یعنی ہر ایک نفس کی روحانی حفاظت کے لیے ملائک مقرر ہیں یہ ایک نظری امر ہے جو انسانی حواس سے مخفی ہے۔ اس کے اثبات کے لیے اپنا قانون پیش کیا ہے جو اجرام سماوی میں جاری ہے اور وہ یہ ہے کہ آسمان اور اس کے کواکب اور جو تکے شہاب ثاقب سب انسان کی جسمانی خدمات بجا لانے پر لگے ہوئے ہیں۔ پس جس رحمان نے اتنا عظیم کارخانہ انسان کی جسمانی حفاظت پر لگا رکھا ہے وہ انسان کی روحانی حفاظت سے جو اہم ہے غافل نہیں رہ سکتا۔ سو اس کی روحانی حفاظت کرنے والے ملائک ہیں۔ چونکہ کفار حضرت رسول صلعم کو حقیر سمجھتے تھے اور حضور کی ہلاکت کے درپے رہتے تھے ان کو اول اُن کی ابتدائی پیدائش کی طرف توجہ دلائی ہے اور نیز اس امر کی طرف کہ جو تعلیم وہ پیش کرتا ہے وہ عقل اور قانون الٰہی کے خلاف نہیں۔ پہلی پیدائش اللہ تعالےٰ کی قدرت کو ثابت کرتی ہے جو دوسری بعثت کے متعلق ہے اور یہ اس واسطے ہوگا کہ اس ہستی نے جس کے لیے نظام شمسی پیدا کیا گیا تھا دنیا میں کیا کیا اس کے اپنے قویٰ مدافعت اور خارجی اسباب کے امدادی قواسلب کرلیے جاویں گے۔ آیات ۱۱ و ۱۲ میں برسانے والے بادل اور پھٹنے والی زمین کی قسم ذکر کرکے فرمایا ہے کہ انسان کا مکرر مبعوث کرنا فیصلہ شدہ بات ہے لغو نہیں۔ جب بارش برستی ہے تو زمین میں جو مردہ تخم بوئے جاتے ہیں یا موجود ہوتے ہیں وہی سبزی پھر پیدا کرتے ہیں جس سے وہ خود پیدا ہوئے تھے۔ آسمان سے حیات بخش باران اُترے گا اور (باقی بر صفحہ ۶۲۷)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کیے پر پھل لگانے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾

اپنے اعلیٰ پروردگار کے نام کی تسبیح کر وہ جس نے پیدا کیا پھر اسکو ٹھیک بنایا اور جس نے اندازہ لگایا اور اسکو اپنی کمال تک پہنچنے کا رستہ

وَالَّذِي اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَاءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ﴿۶﴾

دکھایا اور جس نے چارہ نکالا (کیسا خوش یا دل لبھانیوالا) پھر اس کو کالا کوڑا بنا دیا (دلربا چیز حیوان کے اندر آکر سیاہ ہوکر نکلتی ہے) ہم تجھ کو پڑھائیں گے تو تم نہ

اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ

بھولوگے مگر وہ جو اللہ بھلا دینا چاہے بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور جو چھپی ہو اسکو بھی جانتا ہے اور ہم بھلائی کا رستہ تیرے لیے آسان کردینگے سو

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِي

(لوگوں کو) یاد دلاتا رہ یاد دلانا سودمند ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ تو قبول کرلے گا اور بڑا بدبخت اس سے گریز کریگا جو بڑی

يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

آگ میں جا پڑے گا پھر اس میں نہ مرے گا نہ جئے گا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور اپنے پروردگار

(بقیہ صفحہ ۶۲۶) انسانی تخم پر جس کو عجب الذنب سے تعبیر کرتے ہیں اثر کرکے اُس کے اندر حیات پیدا کرکے اُس کا وہی جسم بنا دے گا جس سے وہ خود بنی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جسم جسم دنیوی کا عین نہیں ہوگا بلکہ مثیل ہوگا۔ نباتات کا تخم بھی جو جسم بناتا ہے وہ سابقہ کا عین نہیں ہوتا۔ دکھ یا سکھ کے احساس کے لیے عین کی ضرورت نہیں سابقہ شخصیت کی ضرورت ہے اور وہ تبدیل جسم سے تبدیل نہیں ہوتی۔ آخری چار آیات میں جملہ مضمون کا خلاصہ دیا گیا ہے کہ منکرین تیرے برخلاف منصوبے کر رہے ہیں اور میں بھی اُن کی مدافعت کے لیے منصوبے کر رہا ہوں۔ ان کو کرنے دو تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت اُن پر قائم ہوجائے۔

سورۃ اعلیٰ مکیۃ

۵۸۲ ۔ انسان اپنی استعداد کی رو سے اوپر نیچے دونوں طرف ترقی کرسکتا ہے۔ اوپر کی طرف ترقی کرنے کے لیے فرمایا ہے سبح اسم ربك الاعلیٰ حضرت صلعم نے اس پر فرمایا کہ اس کو سجدہ میں پڑھا کرو جو غایت درجہ کی پستی کی حالت ہے۔ ہر نفس کے خلق میں چار مدارج کا ذکر کیا ہے۔ خلق۔ تسویہ مطابق اُس غرض کے جس کے لیے پیدا کیا گیا۔ غرض پیدائش کو ایک اندازے پر رکھنا۔ غرض کے حصول کے لیے رہنمائی کرنا۔ ایک ہدایت تو وہ ہے جو جملہ نفوس میں مشترک ہے اور وہ فطرت ہے اور ایک وہ ہے جو انسان کے لیے مخصوص ہے اور وہ وحی یا الہام ہے۔ اس ہدایت کی ضرورت انسان کو اس واسطے پڑی ہے کہ اس کو کرنے نہ کرنے کا غیر مدرک اختیار دیا گیا ہے۔ اور وہ بعض کام اس اختیار کے ماتحت اپنے ارادہ سے کرتا ہے۔ اس ارادہ کو صحیح طریق پر چلانے کے لیے اس کو ایک دستور العمل دیے جانے کی ضرورت ہے جو بذریعہ وحی دیا جاتا ہے اور وہ بذریعہ ایک ممتاز اور مطہر شخص کے دیا جاتا ہے جس کو رسول یا نبی کہتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس حکمت کو ظاہر کرنے کے لیے کہ ہر نفس کے لیے اُس کی پیدائش کی جو غرض مقرر کی ہے اس کو کس طرح عمل میں لاتا ہے ایک مثال بیان کی ہے۔ نباتات کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ حیوانات کی خوراک ہو اور ساتھ ہی یہ غرض بھی ہے کہ نباتات کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہے ورنہ پہلی غرض پوری نہیں ہوسکتی۔ اس کو حیوانات کھاتے ہیں وہ سیاہ (باقی بر صفحہ ۶۲۸)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَ

کا نام لیتا ہے اور نماز پڑھتا رہا وہ کامیاب ہوا ۔ مگر تم ادنیٰ زندگی کو ۔ مقدم رکھتے ہو ۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ پائیدار

أَبْقَى ﴿١٧﴾ إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ﴿١٩﴾ ع

ہے ۔ یہی بات اگلے صحیفوں میں بھی ہے ۔ یعنی ابراہیم ۔ اور موسیٰ ۔ کے صحیفے ۵۸۲

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتَّ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے ۔ سب ضروریات مہیا کرنے والا ۔ کسب پر پھل لگانے والا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ﴿٣﴾

کیا تمکو ڈھانک لینے والی کا ۔ واقعہ پہنچا ہے ۔ بعض منہ اس دن ۔ اترے ہوئے ہونگے ۔ محنت کرنے والے تھکے ماندے

تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ

دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے ۔ ان کو کھولتے ہوئے چشمے سے ۔ پانی پلایا جاوے گا ۔ ان کا کھانا کانٹوں کی جھاڑی کے سوا اور کچھ نہ

ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِسَعْيِهَا

ہوگا ۔ جو نہ تو وہ بدن کا جزو بنے گا ۔ اور نہ بھوک اتارے گا ۔ بعض منہ اس دن تروتازہ ہوں گے ۔ اپنی کوشش کے بدلے

رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾

خوشحال ہوں گے ۔ اونچے باغوں میں جس میں ۔ تو کوئی بیہودہ بات ۔ نہیں سنے گا ۔ اس میں چشمے بہتے ہوں گے

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ

اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے ۔ اور آبخورے رکھے ہوں گے ۔ اور گاؤ تکیے ۔ قطاریں لگے ہوئے ۔ اور قالین بچھے

(بقیہ صفحہ ۶۲۶) سرگین بن جاتی ہے اور پھر اس سرگین سے یہ کام لیا ہے کہ یہ کھاد بن کر پھر سبزی کا تازہ جسم بناتی ہے اور اس سے دوسری غرض پوری ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خلق میں ایک ایسا مسلسل دور رکھا ہے کہ اس سے اللہ تعالےٰ کی اغراض پوری ہو رہی ہیں۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم اس کے بعد وحی کا ذکر کیا ہے جو انسان کی ہدایت کے لیے دی جاتی ہے اور اس واسطے کہ جس غرض کے لیے دی جاتی ہو وہ پوری ہو اس کی حفاظت کی جاتی ہے کہ مورد وحی کے حافظہ میں قائم رہے۔ مگر وہ حصہ جس کی اشاعت کی ضرورت نہ ہو۔ اور دوم یہ کہ اس کی اشاعت کے سامان مہیا کیے جاویں اور پھر اس ہدایت کے ساتھ سلوک کرنے والوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے اعمال کے نتائج کا۔ آخر میں نصیحت کی ہے کہ حیات دنیا کو آخرت پر مقدم نہیں کرنا چاہیے جو افضل اور ادوم ہے اگلے صحیفوں میں بھی اصول ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفے۔

سورۃ الغاشیۃ مکیّۃ

۵۸۳ ۔ قیامت پر ایمان ایسا اہم ہے کہ تقریبًا ہر سورۃ میں مختلف ناموں اور مختلف پیرایوں میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں اس کو غاشیہ کا نام دیا ہے جس کا معنی ہے ڈھانکنے والی۔ آیت ۲ سے لے کر آیت سات تک اُن کی سزا کا ذکر ہے جنہوں نے حیات دنیا کو مقدم کیا ذلیل ہوں گے مشقت کے کاموں پر لگائے جاویں گے۔ ٹھکانا بھٹی کی طرح گرم ہوگا۔ پینا گرم چشمہ سے ہوگا۔ خوراک خار دار جھاڑی (جس کو اُونٹ کھاتے ہیں) نہ جزو بدن بنتی ہے نہ رجاتی ہے۔ نیک نعمتوں میں ہوں گے۔ بلند باغوں میں جہاں کوئی لغویات نہ ہوگی۔ بلند تخت بچھے ہوئے آبخورے رکھے ہوئے تکیے لگے ہوئے قالین بچھے ہوتے۔ ان انعامات میں استعجاب کو رفع کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ اُونٹ (باقی بر صفحہ ۶۲۹)

مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

ہوئے — کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے — کہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں — اور آسمان کی طرف کہ کیسا اونچا بنایا

رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

گیا ہے — اور پہاڑوں کی طرف — کہ کیسے گاڑے گئے ہیں — اور زمین کی طرف — کہ کیسی بچھائی گئی ہے

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

تو یاد دلاتا رہ — تو تو صرف یاد دلانے والا ہے — تو ان پر داروغہ نہیں — مگر جو روگردانی کرتا — اور انکار کرتا ہے

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع

تو اللہ اس کو — بڑے دکھ کا — عذاب دیگا — ان کا لوٹ آنا ہماری طرف ہے — پھر اُن کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے — ۵۸۳

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے — سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ

قسم ہے فجر کی — اور دس راتوں کی — اور جفت اور طاق کی — اور رات کی جب گزرنے لگے — عقل والوں کے لیے

قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ

اس میں ایک بھاری قسم ہے — کیا تو نے غور نہیں کی کہ تیرے پروردگار نے عاد ارم کے ساتھ کیا کیا — جو بڑی عمارتوں والے تھے — کہ شہروں

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ

میں ان جیسی — کوئی مخلوق پیدا نہیں ہوئی — اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں — پتھروں کو تراشا تھا — اور قوت والے فرعون

(بقیہ صفحہ ۶۲۸) کو دیکھو جو خاردار جھاڑی کھا سکتا ہے۔ اور بلند تخت اسی طرح جالس کے لیے جھک جاویں گے جیسا کہ اونٹ جھک جاتا ہے بلند جنات کے تخیل کے لیے بلند آسمان پیش کیا ہے غرض یہ ہے کہ جنات آسمان میں ہوں گے اور گاؤ تکیوں کے مقابل پہاڑوں کو جو گاؤ تکیوں کی طرح فرش زمین پر ایک قطار میں لگائے ہوئے ہیں اور قالینوں کے مقابل زمین کا وہ فرش جس کے چمن سبزی اور پھولوں سے گلزار بنے ہوتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضرور ہے جیسا کہ انسانی حوائج کی اشیا سب اسی زمین سے پیدا ہوتی ہیں جس میں یہ بستا ہے اسی طرح قیامت کے عیش و آرام کی چیزیں اسی زمین سے پیدا ہوں گی جس میں یہ رہے گا اس قدر فرق ہوگا کہ زمین کی اکثر اشیا کو اپنے استعمال کے موافق بنانے کے واسطے انسان کو بھی کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ مگر جنت کی چیزیں سب تیار ملیں گی۔ اس پر انسان کی دستکاری کی ضرورت نہ ہوگی وہ پرانی اور ناقص نہیں ہوں گی۔ ان کے اندر ایک حیات ہوگی جو ان کو تازہ اور خالد رکھے گی۔ آخر میں اصول کا ایک مسئلہ ذکر کیا ہے کہ رسول صرف مذکر ہے داروغہ نہیں کہ کسی کو تسلیم کرنے پر مجبور کرے۔

سُورۃ الفجر مکیّۃ

۵۸۴ — اوّل چار آیات چار حلف ہیں اور یہ چاروں حرم محترم کے حج کا نقشہ ہے۔ جواب قسم محذوف ہے جو آئندہ کی آیات سے سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مفسدین مکہ ہلاک کیے جاویں گے۔ جیسا کہ عاد و ثمود و فرعون و آلِ فرعون کو ہلاک کیا گیا۔ فجر سے مراد عرفہ کی فجر ہے اور دس راتوں سے ذوالحج کی اول دس راتیں ہیں جن میں حج ہوتا ہے اور جفت طاق سے ایام تشریق مراد ہیں جن میں حجاج (باقی بر صفحہ ۶۳۱)

ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ

کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سر اٹھایا اور اُن میں بہت فساد مچایا تو تیرے پروردگار

عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا

نے اُن پر کئی قسم کا عذاب ڈال دیا بیشک تیرا پروردگار تاک میں لگا رہتا ہے انسان کا حال یہ ہے کہ جب

مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے کہ اس کو کرامت اور عزت بخشتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے بزرگی دی اور جب اس کو آزماتا

فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا

ہے اور اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو کہنے لگتا ہے میرے پروردگار نے مجھ کو ذلیل کیا ہے ایسا خیال درست نہیں بلکہ تم تو یتیم کی خاطر داری نہیں

تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ

کرتے ہو اور مسکین کو کھانے کھلانے کی ترغیب اوروں کو نہیں دیتے ہو اور مردے کا ترکہ سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کو بیحد عزیز

الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ

رکھتے ہو اب نہیں ہونا چاہئے جب زمین کوٹ کوٹ کر ہموار کر دی جاوے گی اور تیرا پروردگار اور فرشتے صف بستہ

صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

آئیں گے اس دن دوزخ لائی جاوے گی اس دن انسان کو ہوش آئے گی اور اس وقت ہوش

الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ

آنے سے کیا حاصل کہے گا کاش میں اپنی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجتا سو اس دن وہ ایسی سزا دے گا جو کسی نے نہ دی ہوگی اور

أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

ایسا جکڑے گا کہ کسی نے نہ جکڑا ہوگا اے مطمئن نفس اپنے پروردگار کے پاس واپس آ تو اس سے راضی اور وہ

(بقیہ صفحہ ۶۲۹) بعد حج ٹھہر سکتے ہیں اور والیل اذا یسر آخری رات مراد ہے جو مزدلفہ میں گذرتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تین مذکورہ بالا اقوام کی ہلاکت کا ذکر کرتا ہے جو مفسد فی الارض ہونے کے سبب سے ہلاک کی گئیں۔ اور اہل مکہ جو حضرت رسول صلعم کی قوم تھی وہ مفسد فی الحرم تھی جہاں بندگان الٰہی اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید اور تمجید کے لیے مختلف ممالک سے جمع ہوتے ہیں اور جس کی حرمت حضرت آدم کے وقت سے چلی آتی ہے اور حضرت خلیل نے اس حرمت کو پھر تازہ کیا جہاں انسان کی ایذا اور قتل تو کیا وحشی غیر موذی حیوانات کا ایذا اور مارنا بھی ممنوع ہے درختوں اور سبزی کا کاٹنا بھی جرم ہے اور جس کی حرمت توڑنے کا ارادہ کرنے والے کئی جبار ہلاک کیے گئے۔ اہل مکہ ایسے حرم اور مقدس مقام میں اللہ تعالےٰ کے محترم رسول اور اُس کے بزرگ صحابہ کو ایذا دیتے ہیں اور قتل کے منصوبے کرتے ہیں اور اُن کو اس مقدس زمین سے جو اُن کا وطن ہے خارج کرتے ہیں۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے ان سا ذو حجر ہے جو یہ کہے کہ ایسی موذی قوم کا ہلاک خلاف دانش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان موذیوں کے اعمال اور اخلاق پر کچھ ریمارکس کرتا ہے۔ غافل انسان دنیا کی فراخی اور تنگی میں اپنا اکرام اور اپنی اہانت سمجھتا ہے حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں اکرام اور اہانت انسان کے اپنے عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ اکرام کے اعمال یہ ہیں جو یہ لوگ نہیں کرتے عاجز یتیموں پر ترحم۔ مساکین کو روزی پہنچانا۔ ورثا کو میراث کا حق دینا۔ مال کو محبوب نہ بنانا۔ آیت ۲۱ سے آخر تک اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق پھر قیامت کا نقشہ کھینچا ہے اور آیت ۲۷ تا ۳۰ میں اپنے عابد بندگان کو ایک بشارت دی ہے جو موت کے وقت اُن کو پہنچائی جاتی ہے۔ اس میں لفظ عبادی سے اللہ تعالےٰ کے صالح بندے اور ملائک مراد ہیں صالح بندوں کی ارواح ملائک میں شامل ہو کر رہتی ہیں۔ انسانی نفس کی تین حالتیں ہیں۔ امارہ جس میں شیطان انسان کے نفس پر (باقی بر صفحہ ۶۳۱)

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۳۰﴾ ع

تم سے راضی ۔ میرے بندوں میں جا مل ۔ اور میرے بہشت میں جا داخل ہو جا ۵۸۴

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۰﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے ۔ سب ضروریات مہیا کرنے والا ۔ کسب پر پھل لگانے والا ہے

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿۳﴾

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں ۔ اور تو اس شہر میں حرمت سے آزاد کیا گیا ہے ۔ اور باپ کی قسم ہے اور اسکی اولاد کی

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿۴﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿۵﴾

ضرور ہم نے انسان کو مشقت کے اندر رہنے کے لئے پیدا کیا ہے ۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اُس پر ۔ کسی کا بس نہیں چلے گا

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿۷﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ

کہتا ہے کہ میں نے ۔ ڈھیروں مال اڑا دیا ہے ۔ کیا خیال کرتا ہے کہ اسکو ۔ کسی نے نہیں دیکھا ۔ کیا ہم نے اسکو دو آنکھیں

عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾

اور زبان ۔ اور ہونٹ ۔ نہیں دیئے ۔ اور اسکو (نیکی اور بدی کے) دو رستے بھی دکھائے ہیں ۔ پر وہ گھاٹی سے ہو کر نہ نکل سکا

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

اور تجھکو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا چیز ہے ۔ گردن کا (یعنی غلام یا اسیر کا) آزاد کرنا ۔ یا بھوک کے دن ۔ رشتہ دار

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

یتیم ۔ یا خاک نشین ۔ مسکین کو ۔ کھانا کھلانا ۔ پھر ان لوگوں کے زمرہ میں ہونا ۔ جو ایمان لائے اور

(بقیہ صفحہ ۶۳۰) غالب رہتا ہے اور سفلی خواہشیں اُس کو گھیرے رہتی ہیں ۔ دوسری حالت لوّامہ ہے اس میں انسان پہلی حالت سے ترقی کر کے نفسانی خواہشات پر غالب آنا چاہتا ہے ۔ کبھی وہ شیطان پر غالب آتا ہے کبھی شیطان اُس پر غالب ہوتا ہے جس پر ضمیر اُس کو ملامت کرتا ہے ۔ تیسری حالت مطمئنہ ہے ۔ نفس نیکیوں میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ شیطان کا اثر اُس پر نہیں رہتا اس کا شیطان گویا اپنے فعل سے معطل ہو جاتا ہے ۔ یہ بشارت اس تیسرے شخص کے حق میں ہے ۔ ربنا اجعلنا منهم بفضلك ورحمتك

سورۃ البلد مکیّۃ

۵۸۵ ۔ اس سورہ میں پہلی اور تیسری آیت میں مکہ اور مکہ کے آباد کرنے والوں باپ اور بیٹا کو اس امر پر گواہ بنایا ہے کہ لقد خلقنا الانسان فی کبد یعنی انسان کی سعادت اُس کی مشقت سے پیدا ہوتی ہے اور آیت ۲ بطور ایک جملہ معترضہ ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی محترم جگہ میں تیری حرمت نگاہ نہیں رکھی گئی ۔ اس بستی کی حرمت کس قدر محنتوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے جو حضرت خلیل اور اسمٰعیل نے کیں اور ایک وادی غیر ذی زرع میں آبادی کی بنیاد رکھی گئی ہے جہاں دلچسپی کا سامان کوئی نہیں اور پھر اس کو دار الحج مقرر کیا گیا ہے جہاں تک پہنچنا مشقت چاہتا ہے ۔ یہ واقعات گواہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں قرب اور سعادت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے کاموں میں مشقت اُٹھانے سے ملتی ہے یہ رسول صلعم کے لیے تو تسلی ہے کہ حضور کو اس حرم میں ایذا دی جاتی تھی اور موذیوں کے لیے تنبیہ ہے جو ایذا دیتے اور ایسے مقام میں ایذا پر فخر کرتے جیسا کہ ان میں سے کسی نے کہا اهلكت مالا لبدا مال کا خرچ وہ نافع ہے جو خیر پر خرچ ہو نہ کہ شر پر ۔ (باقی بر صفحہ ۶۳۲)

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ

ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی ہدایت کی وہی لوگ (جواب کرتے ہیں) دہنے ہاتھ والے (یعنی مبارک) ہونگے

كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں ہاتھ والے (یعنی بدنصیب) ہوں گے ان پر آگ کے کواڑ بند کردئے جاویں گے ۵۸۵

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا

قسم ہے سورج اور اسکی دھوپ کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلتا ہے اور دن کی جب اسکو نمایاں کرتا ہے اور رات کی جب اسکو

يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿۷﴾

ڈھانک لیتی ہے اور آسمان اور اسکی بناوٹ کی اور زمین اور اسکے بچھانے کی اور نفس انسانی اور اسکی تکمیل کی

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿۱۰﴾

پھر اس کے دل میں اسکی بدکاری اور پرہیزگاری کا علم ڈال دیا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے نفس کو بدکاریوں سے پاک رکھا اور نامراد رہا جس نے اسکو دبا دیا

(بقیہ صفحہ ۶۳۱) اللہ نے دنیا کے واقعات کو دیکھنے کے لیے دو آنکھیں، اپنا ما فی الضمیر غیروں پر ظاہر کرنے کے واسطے زبان اور لب دیے اور اس کو دو گھاٹیوں کا رستہ دکھایا جو خیر اور شر کی گھاٹیاں ہیں مگر وہ خیر کی گھاٹی پر چڑھنے کی مشقت نہیں اٹھاتا اور وہ خیر کی گھاٹی کیا ہے گردن آزاد کرنا یعنی غلام آزاد کرنا یا مدیون کا قرض ادا کرنا۔ اسیر کو قید سے چھڑانا الغرض انسانوں کو ان زنجیروں سے چھڑانا جو انسان نے اپنی عقل پر باندھ رکھی ہیں۔ قریبی یتیم یا مٹی میں لتھڑے ہوئے مسکین کے لیے روزی مہیا کرنا ایسے وقت میں کہ نفقہ گراں ہو یہ امور شفقت علیٰ خلق اللہ کی مدیں ہیں دوسری مد جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متعلق ہے یہ ہے ان میں شامل ہونا جو ایمان رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی تاکید کرتے ہیں۔ دین کے یہی دو ستون ہیں۔

سورۃ الشمس مکیۃ

۵۸۶ ۔ اس سورہ میں نظام شمسی میں سے سات اشیا کو بطور قسم گواہ پیش کیا ہے اور جس پر گواہ پیش کیا ہے وہ آیات ۹ و ۱۰ ہیں۔ یعنی قد افلح من زکٰہا وقد خاب من دسّٰہا اور وہ سات اشیاء مقسم بہا یہ ہیں (۱) سورج اور اُس کی روشنی اور حرارت (۲) چاند جو سورج کے غروب کے بعد آتا ہے (۳) دن جو سورج کو نمایاں کرتا ہے (۴) رات جو سورج کو ڈھانک لیتی ہے (۵) آسمان اور اُس کی بناوٹ (۶) زمین اور اُس کا بچھانا (۷) نفس اور اُس کا تسویہ اور اُس کو نیکی بدی کا الہام کرنا۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ نفس انسان میں جملہ عالم کے خواص بالقوہ رکھے گئے ہیں اسی واسطے اس کو عالم صغیر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف چھ چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ انسان کے نفس کے سوا سب اشیا کے خواص اُن سے بالا یجاب ظاہر ہوتے ہیں۔ ہر ایک خاصیت کا ظہور اس کے عین محل پر ملائک کے ذریعہ ہوتا ہے جو ان پر موکل ہیں مگر نفس کے خواص کا ظہور بالارادہ ظہور کرتا ہے۔ کیونکہ انسان ایسی ہستی ہے کہ اس کو اپنے اعمال کے لیے کچھ اختیار دیا گیا ہے جب وہ کوئی ارادہ کرتا ہے تو فعل کے ظہور میں آنے سے پہلے دو خارجی مخالف طاقتوں کے درمیان رسہ کشی ہوتی ہے۔ فرشتہ اور شیطان دونوں میں سے کبھی ایک طاقت غالب آتی ہے اور فعل اس کے مطابق ظہور میں آتا ہے اور کبھی دوسری اور اس کے مطابق فعل (باقی بر صفحہ ۶۳۳)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ

ثمود نے اپنی سرکشی سے (اپنے رسول کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت اٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور

وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾

اسکے پانی پینے کی باری میں تعرض نہ کرو۔ تو انہوں نے اسکو جھٹلایا اور اسکو مار ڈالا۔ تو ان کا پروردگار انکے گناہ کے بدلے ان پر تباہی لایا۔ تو انکی تباہی کو کامل کر دیا۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

اور وہ ان کے انجام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ۵۸۶

ع ۱۵

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣﴾ إِنَّ

قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اور دن کی جب اجالا کرے اور نر اور مادہ پیدا کرنے کی بیشک

سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ

تمہاری کوشش مختلف ہی تو جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور اچھی بات کو سچ سمجھا تو ہم اسکے لئے

(بقیہ صفحہ ۶۲۲) ہوتا ہے ان کو شرع کی اصطلاح میں لمہ ملک اور لمہ شیطان کہتے ہیں اور نیکی اور بدی کے ملہم بھی دو قوتیں ہیں انسان کو دونوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے اللہ تعالے نے عقل بطور ایک جج کے دیا ہے۔ یہی روشنی ہے جو اس کے مکلف ہونے کا باعث ہوئی ہے۔ اگر نفس رذائل سے بچا رہا اور اپنا تزکیہ کر لیا تو فلاح پا گیا۔ اگر اپنے خواص کو موقع اور محل پر ظہور میں نہ لایا تو مقصد کے حصول سے ناکام رہا اور نفس کو آگ میں ڈالا۔ انسان کی فلاح اور خیبت کے لیے قوم ثمود کا ذکر بطور مثال ذکر کرتا ہے یہ قوم عاد کے بعد برسر اقتدار ہوئی۔ ان کے مساکن عرب کے شمال میں تھے ان کا نبی حضرت صالح تھا۔ ناقہ ان کے لیے بطور ایک نشان ہلاکت رکھا گیا تھا ان ازمنہ قوموں میں دستور تھا کہ قومی بادشاہ اپنی فوقیت دوسرے شاہوں پر جتانے کے لیے ایک جانور چھوڑ دیتا تھا اس کے وجود میں یہ اعلان ہوتا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ اس کے چھوڑنے والے کی فوقیت کو نہ مانتا تو جانور کو مار دیتا اس پر دونوں میں جنگ ہو جاتی یہ ناقہ بھی اسی کی مثال تھی۔ چنانچہ قوم نے اس کی کونچیں کاٹ دیں کیونکہ قوم کو اس سے یہ تکلیف ہوتی تھی کہ باری نالابوں میں سے اس کے پانی پینے کی نوبت مقرر تھی۔ اس طرح اللہ تعالے کے مقرر کردہ ناقہ کو مارنے کے سبب قوم ہلاک کر دی گئی۔ انسان کا نفس اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو بطور ایک ناقہ یا مرکب دیا گیا ہے اگر اس کے خواص کو ضائع کر دے گا تو قوم صالح کی طرح آگ کے حوالہ کیا جاوے گا۔

سورۃ اللیل مکیۃ

۵۸۷۔ اس سورہ کی ابتدا میں تین مقسم بہا ہیں اور وہ یہ ہیں۔ واللیل اذا یغشیٰ رات جب تاریکی لاتی ہے۔ دن جب روشنی لاتا ہے۔ نر و مادہ کی پیدائش جواب قسم ہے ان سعیکم لشتیٰ۔ تمہارے کام کاج الگ الگ ہیں۔ بعض مفسرین نے اس کا جو مفہوم قرار دیا ہے اس کی رو سے مقسم بہا اور جواب قسم میں کوئی ربط نہیں پایا جاتا اور نہ جواب قسم کے ثابت کرنے کی کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اس میں جو بات بطور اصل قائم کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جواب قسم ایک نظری امر ہوتا ہے اور مقسم بہ یا مقسم بہا بدیہی امور ہوتے ہیں نظری امر میں ایک حیثیت مخفی ہوتی ہے جو محسوس نہیں ہوتی وہ بدیہی امور میں نمایاں ہوتی ہے اور اسی کا اثبات نظری امر کے اندر مقصود ہوتا (باقی صفحہ ۶۲۴)

لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ

آرام کا رستہ آسان کر دینگے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم تکلیف کا رستہ اسکے

لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ

لئے آسان کر دینگے اور جب وہ گریگا تو اس کا مال اسکے کچھ کام نہ آوے گا بیشک راہ دکھا دینا ہمارا کام ہے اور بیشک

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵

آخرت اور دنیا ہمارے اختیار میں ہیں سو میں نے تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے جس میں سوا بڑے بدبخت کے کوئی داخل نہ ہوگا

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا

وہ جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا وہ اس سے دور رکھا جاویگا وہ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اپنے نفس کو پاک کرے اور کسی

(بقیہ صفحہ ۶۳۳) ہے۔ یہاں جوابِ قسم بدیہی امر ہے جو کسی ثبوت کا محتاج نہیں اور مقسم بہا یہاں نظری ہیں یعنی ان کے اندر کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی جو جوابِ قسم کے وجود کے لیے شہادت دے سکے۔ میرے نزدیک اس میں قدر کا مسئلہ ثابت کیا ہے۔ قدر مومن بہ ہے اس کے مفہوم میں اہلِ سنت و معتزلہ مختلف ہیں۔ احادیث اہلِ سنت کی موید ہیں۔ میں یہاں صرف ایک حدیث کا ذکر کر دیتا ہوں عن علی قال رسول اللہ صلعم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فیسیر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاوۃ فیسر لعمل الشقاوۃ ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری اس سے قدر کا معنی اور مفہوم) کی تعریف معلوم ہو گئی۔ قدر سے مراد وہ مفہوم ہے جو تکلیف عباد کے مخالف پڑتا ہے اور عمل کو بیکار ٹھہراتا ہے حوادث کو اس کے وجود سے ماقبل واجب ٹھہراتا ہے باوجود اس کے تقدیر اور تدبیر میں تصادم نہیں دونوں اپنے اپنے دائرہ میں کام کرتے ہیں۔ تقدیر ٹلتی نہیں مگر تدبیر اس کی کیفیت یا کمیت کو بدل دیتی ہے۔ حضرت یعقوب کی تدبیر سے اس کے بیٹے بن یامین کی تقدیر جو اس کا قید ہونا تھا نہ بدلی مگر اس کی کیفیت بدل گئی۔ دیکھو سورۂ یوسف ۱۳ــ۹ اللہ تعالے نے اس امتِ مسلمہ پر ۵۰ نمازیں لکھی تھیں حضرت رسول صلعم کی دعا سے پانچ رہ گئیں ہر نماز بجائے دس محسوب کر لی گئی تقدیر نہ بدلی مگر کمیت بدل گئی۔ انسان کے اندر جو ارادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی خارج سے آتا ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ پھر ارادہ جب عمل میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت آتا ہے ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن مگر یہ ضرور نہیں کہ اللہ اس فعل پر راضی ہو۔ جو امور انسان کے اختیار میں نہیں وہ ظہور سے ماقبل مکتوب ہوتے ہیں۔ مگر جو اس کے اختیار کے اندر ہے وہ عمل میں آنے کے بعد لکھے جاتے ہیں اگرچہ اللہ تعالے کے علم میں موجود ہوتے ہیں۔ جبر و اختیار کی پیچیدگی سے نکلنے کے لئے یہ جو کہتے ہیں کہ قدر کا معنے ہے ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر کر دینا اگر یہی مفہوم ہو تو اس پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ تو سنت الٰہی یا قانونِ الٰہی ہے نہ تقدیر جس پر ایمان ضروری ہے۔ اب میں سورۃ کی تفسیر پر توجہ کرتا ہوں۔ جوابِ قسم ان سعیکم لشتی کا مفہوم یہ ہے کہ انسان جو مختلف کاموں پر لگے ہوئے ہیں یہ اللہ کی تقدیر ہے ان میں سے ہر ایک کی زندگی کا پروگرام اللہ تعالے نے بنایا ہے انسان اپنی زندگی کا پروگرام خود نہیں بنا سکتا یہ کاموں کا اختلاف اللہ تعالے کی حکمت پر مبنی ہے۔ اگر اس میں ہر ایک شخص مختار ہوتا تو دنیا کا انتظام کبھی نہ چل سکتا۔ اللہ تعالے نے اس کو سمجھانے کے لئے لیل و نہار و ذکوریت و انوثیت کو پیش کیا ہے۔ یہ اشیا جن پر انسان کی زندگی کا مدار ہے اللہ تعالے کی تقدیر سے ہوتے ہیں۔ ان پر انسان کا اختیار نہیں کسی کو لیل میں لبا یا ہے اور کسی کو نہار میں۔ ولہ ما سکن فی اللیل والنھار (الانعام) اسی طرح مذکر اور مونث بنانا اللہ تعالے کے اختیار میں ہے چنانچہ فرماتا ہے یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور (الشوریٰ) انسان کی زندگی کے پروگرام کے متعلق فرماتا ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجت لیتخذ بعضھم بعضا سخریا (الزخرف ۳۲) اس حقیقت کو سورۃ ہذا میں آیات ۵ تا ۱۰ میں اس طرح ظاہر کیا ہے۔ اعطا۔ اتقا۔ تصدیقِ حق۔ ان تین چیزوں کو عامل کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور (باقی بر صفحہ ۶۳۵)

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿۱۹﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿۲۱﴾

شخص کی اللہ کے ہاں کوئی ایسی خدمت نہیں جس کا کو بدلہ دیا جاوے مگر صرف وہ خدمت جو اپنی عالی شان پروردگار کی رضاجوئی کیلئے کیجاوے اور وہ شخص فروخوش ہوگا ۵۸۷

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سب ضروریات مہیا کرنے والا کب پر پھل لگانے والا ہے

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

اور قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جب اس میں لوگ ساکن ہو جاویں نہ تیرے پروردگار نے تم کو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ ناخوش ہوا ہے اور بہت بہتر

(بقیہ صفحہ ۶۳۴) فسنیسرہ للیسریٰ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور بخل۔ ذمہ داری عمل سے بے پروائی، تکذیب حق ان کو عامل کی طرف۔ اور فسنیسرہ للعسریٰ کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ دونوں کاموں کے نتائج اپنے اختیار میں رکھے ہیں مگر عمل اور اس کے نتیجہ کو لازم ملزوم نہیں رکھا اور دونوں کے عمل کی تکمیل کو پھر اپنی طرف منسوب کیا ہے یعنی کام کے آغاز کے بعد اس کی تکمیل انسان کے اختیار میں نہیں دی۔ اس سے حضرت رسول صلعم نے تقدیر کا مسئلہ سمجھایا ہے جیسا کہ حدیث میں اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تقدیر کی چارہ گری بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر میں رکھی ہوئی ہے۔ جیسے کہ حضرت عمرؓ کا قول مذکور ہے نفر من التقدیر الی التقدیر اس کو ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔ ایک شخص لیل کے اندر لایا گیا ہے یہ اس کی تقدیر ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر رکھے ہیں کہ وہ اپنی لیل کو روشن کر سکتا ہے ۔ یہ دوسری تقدیر ہے جس سے عامل نے استفادہ کیا پہلی تقدیر اس کی مزاحمت نہیں کرتی۔ ہدایت کا راستہ کھولنا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور اس پر چلنا انسان کا فعل ہے فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انسان جو پہلو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نوشتہ میں وہ اسی کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور نظام میں اس گھر کے لیے اس خشت کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی کام عبث نہیں ہو رہا ؎ ہر یکے را بہر کارے ساختند۔

سورة الضحیٰ مکیّۃ

۵۸۸ ۔ ابتدائے وحی کے بعد چند ماہ کوئی وحی نہ ہوئی بت کہ رین نے جو نکتہ چینی کی تلاش میں رہتے تھے کہہ دیا اللہ نے محمد صلعم کو چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کی طرف توجہ دلائی ہے جو نظام عالم میں پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ نور و ظلمت نوبت بہ نوبت آتے ہیں۔ نور الٰہی کی تجلی جب انسان پر آتی ہے تو اس کے جدا ہونے کے بعد انسان کو اپنی بشریت کی حالت تاریک نظر آتی ہے اور تاریک حالت کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ انبیا اگر ہر وقت ضحٰے یعنی انوار اللہ میں منہمک رہیں تو تبلیغ اور تنویر معطل ہو جائے اور ان کی حالت ملائک کی طرح ہو جائے بشریت کے ظلمات جو وقتاً فوقتاً اُن کی طرف عود کرتے ہیں اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا نشان ہے بلکہ یہ ترقی کا زینہ ہے یہ اُن کی تنزلی ہے جو مخلوق کے افادہ کے لیے ہے ۔ حضرت رسول کا مستقبل آہستہ آہستہ زیادہ روشن ہوتا جاوے گا حتٰے کہ وہ غرض پوری ہو جاوے گی جس کے لیے بھیجا گیا ہے۔ رسول کی لائف میں قوم کی حالت کا نقشہ ہوتا ہے بنا بریں قوم کو نبی یا مورث کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے یہاں بھی حضرت رسول صلعم کی زندگی میں قوم کا نقشہ دکھایا ہے۔ لیسعیا نبی کی کتاب میں بنی اسماعیل کی نسبت یہ ایک الہام ہے جو فصل ۵۴ میں درج ہے ۔ اے بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے للکار (یعنی تجھ میں نبی پیدا نہیں ہوتے تھے) تو جو حاملہ نہیں ہوتی تھی وجد کر کے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد (حضرت ہاجرہ مراد ہے جس کو حضرت ابراہیم اس کے بچے اسمٰعیل کے ساتھ مکہ کے بیابان میں چھوڑ گیا تھا) شوہر دار کی اولاد سے زیادہ ہیں (حضرت سارہ مراد ہیں) تو داہنی بائیں بڑھے گی اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی (یعنی یہ حضرت محمد صلعم جو ہاجرہ کی نسل سے ہوگا) اور اجاڑ شہروں کو بسائے گی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہ ہوگی (یعنی نبیرہ ... باقی بر صفحہ ۶۳۶)

لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾

لیے پچھلی حالت پہلی حالت سے بہتر ہوگی اور تیرا پروردگار تمکو وہ کچھ دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے کیا تمکو اس نے یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾

اور تمکو حیران نہیں پایا تو اس نے رستہ بتایا اور تم کو مفلس پایا تو غنی کر دیا تو یتیم پر سختی نہ کر

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع

اور سوال کرنے والے کو نہ جھڑک اور اپنے پروردگار کے احسان کا ذکر کرتا رہ (یعنی اسکے احکام کی تبلیغ کرتا رہ) ف ۵۸۸

سُورَةُ الْإِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿﴾

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ

کیا ہم نے تیرا حوصلہ فراخ نہیں کیا اور تجھ سے تیرا بوجھ نہیں اتارا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی

(بقیہ صفحہ ۶۳۵) سارہ کی نسل کی طرح ذلیل نہ ہوگی) تو اپنی جوانی کے ننگ بھول جاوے گی اور اپنی بیوگی کی عار پھر یاد نہ کرے گی (یعنی تجھے ایک عظیم الشان نبی دیا جاوے گا) ...... میں نے ایک دم کے لیے تجھے چھوڑ دیا تھا (تقریباً تین ہزار سال بنی اسمٰعیل پر فترت کا زمانہ رہا) اب میں بہت سی مہربانیوں کے ساتھ تجھے سمیٹ لوں گا (یعنی تیرے پراگندہ فرزندوں کو خاتم النبیین کے ذریعہ جمع کروں گا لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم (انفال) قہر کی شدت کے حال میں میں نے اپنا منہ تجھ سے چھپایا تھا اب میں ابدی عنایت سے تجھ پر رحم کرونگا (یعنی تیرے فرزندوں کو تاریکی میں چھوڑ دیا تھا اب تیری نسل پر نبوت ختم رہے گی) خداوند تیرا بچانے والا یوں فرماتا ہے -یسعیا کی نقل ختم ہوئی + حضرت رسول صلعم کی زندگی کا ذکر یوں کیا ہے (۱) تو یتیم تھا تجھے ٹھکانا دیا (حضور کے دادا عبد المطلب آپکے ولی رہے آپ کی وفات کے بعد ابوطالب اپنے چچا کی ولایت میں آئے ان کے بعد حضور کا نکاح ایک معزز دولتمند بیوہ کے ساتھ ہوا (۲) بے شریعت تھا شریعت دی۔ (۳) مفلس تھا غنی کر دیا۔ ان احسانات کے مقابل لف نشر غیر مرتب کے طور پر دو کاموں سے منع کیا اور ایک کا حکم دیا کہ کیا جائے۔ (۱) یتیم پر سختی نہ کر (۲) سائل کو مت جھڑک (۳) اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی شریعت کو لوگوں تک پہنچا انعامات جس ترتیب سے ذکر کیے ہیں اُن کے مقابل جو احکام دیے ہیں اُن کی ترتیب بدل دی ہے۔ سائل کو مقدم کر دیا ہے جس کا ذکر یتیم کے ساتھ مناسب ہے اور شریعت دینے کے مقابل جو حکم دیا ہے اُس کو موخر کر دیا ہے کیونکہ انعامات میں اس کا ذکر غنا پر مقدم کرنا چاہیے تھا۔ کیونکہ مال میں تصرف کرنا احکام شریعت کے بعد حاصل ہو سکتا ہے۔

سورۃ الانشراح مکیّۃ

۵۸۹ - یہ سورۃ پہلی سورۃ الضحیٰ کا تتمہ ہے۔ تبلیغ کے لیے جن باقی انعامات کی ضرورت تھی ان کا ذکر کر دیا ہے۔ ان میں سے پہلا انشراح صدر ہے جس سے مراد حوصلے کا بڑھا دینا ہے۔ اس کے پیدا کرنے کے واسطے حضور پر اسی طرح ایک روحانی اپریشن کیا گیا جیسا کہ کسی جسمانی نقص کی اصلاح کے لیے کیا جاتا ہے۔ روحانی اپریشن مثل ایک خواب کے ہوتا ہے حضور کا سینہ گویا شق کر کے دل نکال کر اس کے اندر سے غل نکال کر پھر اس کو سینہ میں رکھ دیا گیا۔ یہ حوصلہ پیدا کرنے کے لیے ایک صورت مثالی تھی۔ دوسرا انعام بوجھ کا اُتارنا جس نے کمر توڑ دی تھی یعنی وہ بوجھ تقریباً قابلِ برداشت نہ رہا تھا اور وہ بوجھ کیا تھا ایک سرکش اور متکبر اور غیر متمدن قوم (باقی بر صفحہ ۶۳۷)

ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

اور ہم نے تیرا ذکر بلند کیا سو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکل کے ساتھ ایک اور

يُسْرًا ۝۶ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝۷ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ۝۸

آسانی ہے سو جب تو فارغ ہو جائے تو ریاضت کر اور اپنی پروردگار کی طرف متوجہ رہو ۵۸۹

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب تر ربیات بہم پہنچانے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝۱ وَطُورِ سِينِينَ ۝۲ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝۳ لَقَدْ

قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینین (پہاڑ) کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے

خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝۵ إِلَّا

انسان کو بہترین ساخت کا پیدا کیا ہے پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے درجہ کی حالت کی طرف لوٹا دیا ہے مگر جو

(بقیہ صفحہ ۶۳۶) کے درمیان ایسی تبلیغ تھی جو ہزاروں سالوں سے ان کے کانوں نے نہیں سنی تھی اللہ تعالے نے اس کے لیے سہل طریق تعلیم کر دیا۔ تیسرا انعام رفع ذکر ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ حضور کا نام اللہ تعالے کے نام کے ساتھ بلند میناروں پر چڑھ کر پکارا جاتا ہے اور کوئی وقت نہیں جس میں حضور پر درود نہ بھیجا جاتا ہو۔ یہ ایک ایسا جنت ہے کہ اس کے اندر رہ کر انسان کوئی تکلیف محسوس نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اللہ نے ایک عام قانون ذکر کیا ہے کہ ہر ایک عسر کے ساتھ جو انسان برداشت کرتا ہے دو یُسر حاصل ہوتے ہیں۔ حضور کو دو یُسر حاصل ہوئے بوجھ اتارنا اور ذکر کا بلند کرنا۔ آخری آیت سے یہ مراد ہے کہ تبلیغ سے فراغت ہو تو اللہ تعالے کی عبادت میں لگ جاؤ۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ جس قدر باطن کی صفائی زیادہ ہو اسی قدر تبلیغ کا اثر وسیع ہوتا ہے اور دنیا نے مشاہدہ کر لیا کہ حضور کی تبلیغ کا اثر اس قدر قوی اور وسیع ہوا کہ کوئی نبی اس کی برابری نہیں کر سکتا۔

سورۂ تین مکیّہ

۵۹۰ ۔ اس سورۃ میں انسان کی حیثیت بیان کی ہے جو نظام شمسی کے ایک چھوٹے سے ستارے میں بستا ہے اور اس ستارے یعنی زمین کی کائنات سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ اس کا وجود فلاسفرز کے لیے ہمیشہ مرکز بحث رہا ہے۔ فلاسفرز تو اس کی استعدادوں سے اس کی فضیلت پر خامہ فرسائی کرتے رہے ہیں لیکن اللہ تعالے کے استدلال کے طرق انسانی طرق سے انوکھے ہیں۔ اللہ تعالے نے انسان کی ابتدا اور اوسط اور انجام بیان کر دیا ہے۔ (۱) لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ارضی مواد سے جو بہترین شکل مظہر عجائب بن سکتی تھی وہ انسان کی تصویر ہے جس کے اندر بالقوہ بے انتہا ترقی کرنے والی استعدادیں رکھی گئی ہیں۔ مگر اس کی زندگی کی ابتدا ایسے مقام سے کی ہے کہ وہ سب حیوانات سے اسفل ہے ثم رددناہ اسفل سافلین اس مرحلہ سے جب ترقی کرتا ہے تو اس کی استعدادوں کو بروز میں لانے کے لیے اللہ تعالے اس کو ایک دستور العمل دیتا ہے اللہ تعالے نہیں چاہتا کہ وہ بے انتہا مرتقی استعدادیں اس کی جہالت سے ضائع ہو جاویں۔ گو یا رب العالمین اپنی عجیب مظہر العجائب بناوٹ پر ایک خاص نظر رکھتا ہے۔ فرماتا ہے الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت۔ رب العالمین کے دستور العمل کا خلاصہ جو اس کے لیے اسفل السافلین سے ارتقا کے لیے بھیجتا ہے وہ ایمان اور عمل صالح ہے۔ چند ایسے اصول تسلیم کرائے (باقی بر صفحہ ۶۳۸)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے تو ان کے لئے بے انتہا اجر ہی تو اس کے بعد کون سی چیز ہے جو تم کو سزا جزا کے معاملہ میں جھوٹا سمجھے کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے

ف ۵۹۰

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر عمل لگانیوالا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ

اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا اس نے انسان کو لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا آگاہ رہو کہ انسان جب اپنے

(بقیہ صفحہ ٦٣٧)

جانتے ہیں۔ جو انسان کی قوائے عملیہ کو حرکت میں لاتے ہیں اور ایسے اعمال سکھائے جاتے ہیں جو اس کی استعدادوں کو ظہور میں لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت جو اس بندے پر ہے وہ نہیں چاہتا کہ اس کو مہمل چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ایحسب الانسان ان یترک سدٰی۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر اس کا انجام بیان کیا ہے لھم اجر غیر ممنون یعنی اس کی محنت جو اپنی استعدادوں کو ظہور میں لانے کے لیے زندگی میں ہوتی ہے یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ اس کے لیے اللہ تعالےٰ نے دوسرے عالم میں غیر منقطع اجر مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس سارے واقعہ کے اثبات کے لیے ابتدا سورۃ میں ان چار شریعتوں کا حوالہ دیا ہے جو انسان کی تربیت کے لیے نازل ہوئیں۔ نوح کی شریعت جو تین کی طرح خشک ہوگئی۔ خلیل کی شریعت جو زیتون کی طرح اب تک سبز ہے۔ موسیٰ کی شریعت جو کوہ طور کی طرح ہے اور محمد صلعم کی شریعت جو بلد الامین کی طرح ہے۔ یہ شرائع یہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان ایک بڑی ہستی ہے جس کی ربوبیت کی طرف رب العالمین کی توجہ ہمیشہ رہی ہے اور رہے گی۔ آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا انسان ہے جو اس بیان کے بعد تیری تکذیب کرے اور یہ کہے کہ انسان کے اعمال کی جزا کوئی نہیں۔ فما یکذبک بعد بالدین۔ اللہ تعالےٰ کی حکومت میں ایسے بیداد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ فرماتا ہے الیس اللہ باحکم الحاکمین۔

سورۃ العلق مکیّۃ

۵۹۱ — اس سورۃ کی ابتدائی پانچ آیات سب سے پہلی وحی ہے جو حضرت رسول صلعم پر غار حرا میں نازل ہوئی۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرشتہ نے رسول صلعم سے کہا اقرء تو آپ نے فرمایا ما انا بقاری۔ اس کو تین دفع تکرار کے بعد جبریل نے حضور کو اپنے کلاوہ میں دبوچا تب آپ پڑھنے لگے۔ حضور پر وحی کا رعب ایسا طاری ہوا اور گھر آ کر اپنے حرم سے ذکر کیا اور فرمایا مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ اس کے بعد حضور پر فترت کا کچھ عرصہ گذرا جس میں سخت اضطراب رہا یہاں تک کہ (باقی بر صفحہ ٦٣٩)

لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ

آپ کو غنی دیکھتا ہے تو سرکشی کرتا ہے بیشک تیرے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے (یعنی وہ غنا کا سامان جو وہ رکھتا ہے یہاں چھوڑ جاویگا) کیا تونے اُس

يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ

شخص کو دیکھا کہ ایک بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس کو روکتا ہے کیا تونے دیکھا اگر وہ بندہ ہدایت پر ہے یا پرہیزگاری کرنے کو

بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا

کہتا ہے کیا تونے دیکھا اگر روکنے والا جھٹلاتا ہے اور سرکشی کرتا ہے (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا روکنے والا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے سنو!

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ

اگر وہ باز نہیں آئے گا تو اسکی جھوٹی خطاکار پیشانی سے اسکو پکڑ کر گھسیٹینگے تو وہ اپنے ہم نشینوں

نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

کو بلائے ہم بھی اپنے فرشتوں کو بلائیں گے سنو! ہرگز اس کا کہنا مان اور سجدہ کر اور قرب حاصل کر و۵۹۱

ع ۱۹ / ۲۱

(بقیہ صفحہ ۶۳۸)

سورۂ مدثر کی چند آیات نازل ہوئیں۔ حضور اور فرشتہ کے درمیان اس وحی کے وقت جو گفتگو ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضور لکھا ہوا نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اگر اقرء کا یہ مفہوم تھا کہ اس وحی کو پڑھ تو شک نہیں کہ وہ وحی کو تو پڑھ سکتے تھے کہ اس کے پڑھانے والا فرشتہ تھا کوئی تحریر نہ تھی۔ مگر ما انا بقاری سے جو حضور نے اقرء کے جواب میں فرمایا تھا حضور نے یہ سمجھا کہ آئندہ اللہ تعالے کی وحی کو لکھنا اور پڑھنا پڑے گا اس واسطے آپ کے اندر پڑھنے کی صنعت پیدا کر دی گئی۔ اس ابتدائی وحی نے دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا۔ ہر ایک کام کی ابتدا اللہ تعالے خالق کے مبارک نام سے آغاز ہونے لگی۔ انسان جو اس وقت تک ایک حقیر نطفہ کی طرح گمنامی اور مخلوق پرستی کے رحم میں پڑا ہوا تھا اس نے اللہ تعالے کا اکرام حاصل کرنے کے لیے نیا جنم لیا اور شمشیر کی جگہ اس کے ہاتھ میں قلم دی گئی۔ جس کے ذریعہ وہ علوم اور تجارب اس کو حاصل ہوئے جنہوں نے اس کی حیثیت کو بلند کر دیا۔ جو اصنام کو پوجتا تھا وہ اس کے خادم بن گئے۔ اصنام کی حکومت دنیا سے اُٹھ گئی باوجود اس قدر ترقی کے جو انسان کو حاصل ہوئی اب تک نسل انسانی کے بعض افراد کو اللہ تعالیٰ کے اکرام سے پورا حصہ نہیں ملا اور استغنا نصیب نہیں ہوا۔ آیت ۶ میں اللہ تعالے اس کی وجہ بیان کرتا ہے۔ انسان کو اگر پورا استغنا دیا جاوے تو طغیان کرتا ہے اس لیے چند غلامی کے زنجیر اس کے گلے کا ہار رہتے ہیں۔ آیت ۸ میں اس کا علاج بتایا ہے کہ ہر وقت یہ تصور باندھے رہے کہ عنقریب موت آنی ہے اور اللہ تعالے کے حضور اس نے جانا ہے یہ ایک مراقبہ ہے جو دنیا کے اندوہ میں اکسیر کا کام دیتا ہے۔ آیت ۹ سے ۱۸ تک ایک طاغی شخص کا ذکر کیا ہے۔ (اس کا نام ابوجہل بتایا جاتا ہے) جو اللہ تعالے کے ایک بندہ یعنی نبی کو نماز سے روکتا ہے۔ دیکھو تو اگر یہ ہدایت پر ہوتا یا تقوے کی ترغیب دیتا تو کیا اچھا ہوتا یا یہ بات اچھی ہے کہ حق کی تکذیب کرتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے اگر یہ باز نہ آیا تو اس کو اس کی خطاکار پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ یہ اپنے اہل مجلس کو بلالے ہم اپنے فرشتوں کو بلائیں گے۔ آیت ۱۹ میں فرماتا ہے ایسی ہستیوں کی اطاعت سے پرہیز کر اور اپنے رب کو سجدہ کر کے قرب حاصل کر۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

(ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر کے لئے اترتے ہیں۔ اس میں سلامتی ہے۔ وہ فجر کے پھوٹنے تک ہوتی ہے۔) ۵۹۲

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانُ اٰیٰتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے)

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی

(جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہیں اور مشرک لوگ (اپنی باطل عقاید اور بُرے کاموں سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس کھلی)

سورۃ القدر مکیۃ

۵۹۲ ـ لیلۃ القدر ایک رات ہے جو ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کی رات میں غالباً آتی ہے اور یہ اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جس میں کوئی مامور الٰہی اس تاریک زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کے لیے مبعوث ہوتا ہے ۔ پہلے معنی کی رو سے قرآن کریم کا ابتدائی نزول رمضان کی اسی رات میں جو چوبیسویں تھی شروع ہوا اور ۲۳ سال تک بتدریج نازل ہوتا رہا ۔ دوسری اصطلاح کے مطابق آیت سے مراد یہ ہوگی ۔ جملہ قرآن کریم حضرت رسول صلعم کی بعثت کے زمانہ یعنی ۲۳ سال میں نازل ہوا ۔ لیلۃ القدر کو برکات کے لحاظ سے آیت ۳ میں ہزار مہینوں سے جن کے ۸۳ سال بنتے ہیں بہتر قرار دیا ہے ۔ اس کی وجہ اللہ تعالےٰ نے آیت ۴ میں بیان کی ہے کہ اس میں فرشتے اور روح جو جملہ ملائک سے مثل آدم پہلے پیدا ہوئے فیوض اور برکات کے ساتھ اترتے ہیں اور سال بھر کے اہم امور اس میں طے کر دیے جاتے ہیں یہ گویا مالک الملک شہنشاہِ اعظم کا سالانہ دربار ہے ۔ اس کا وقت پانے کی اُمید میں رمضان کی طاق راتوں میں شب بیداری کرنی چاہیے ۔ اس رات میں قوموں پر کوئی عام عذاب نہیں آتا ۔ اس کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے ۔ بنی امیہ جو قریش میں سے دنیوی وجاہت کے مالک تھے انہوں نے حضرت رسول صلعم کے ابتدائی اور وسط بعثت میں ایذا اور مخالفت میں کافی حصہ لیا تھا اور آخری زمانہ میں اُن کو ایمان نصیب ہوا اور مقدرات الٰہی سے اُن کو خلافت کے بعد ملوکیت نصیب ہوئی اور اُن کی ملوکیت تقریباً ۸۳ سال رہی ۔ اس میں انہوں نے اہل بیت پر جو ظلم کیے وہ بھی معروف ہیں ۔ اللہ تعالےٰ حضور کو تسلی دیتا ہے کہ تم کو اور تیری اہل بیت کو جو لیلۃ القدر ملی ہے یعنی روحانی برکات وہ ۸۳ سال کی ملوکیت سے جو بنی امیہ کو ملی بہت بہتر ہیں ۔ یہ ایک اشارہ ہے جو ہزار ماہ میں مضمر ہے ۔

تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا

دلیل نہ آوے — یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول آئے جو ان کو تلاوت سے پاک کیے ہوئے صحیفے پڑھ کر سناوے — جن میں قائم رہنے والی

كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۭ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

باتیں لکھی ہوں — اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے — انہوں نے کھلی دلیل آجانے کے بعد — فرقے بنائے

جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۭ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

ہیں — اور ان کو تو صرف یہ حکم دیا گیا تھا — کہ خالص اللہ کی فرمانبرداری کرتے — اسکی طرف متوجہ ہوکر اسکی

الدِّيْنَ ڏ حُنَفَاۗءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ﴿۵﴾

بندگی کریں — اور نماز قائم کریں — اور زکوۃ ادا کریں — اور وہی پکا دین ہے (جو کبھی بدلتا نہیں)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا — اور شرک کرنے والے لوگ — دوزخ کی آگ میں ہوں گے — اس میں مدتوں رہیں گے

فِيْهَآ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۭ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

وہ بدترین خلائق ہیں — جو لوگ ایمان لائے اور — انہوں نے عمل نیک کیے

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ﴿۷﴾ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

لوگ — بہترین خلائق ہیں — ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے ہاں — رہنے کے باغ ہیں جن کے تلے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ

نہریں بہتی ہیں — ان میں ہمیشہ رہیں گے — اللہ ان سے خوش — اور وہ اللہ سے خوش — وہ اجر اس شخص

لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ﴿۸﴾

کے لئے ہوگا جو اللہ سے ڈرتا ہے ۵۹۳

ع ۱ ۲۳

سورة البیّنة مکیّة

۵۹۳ - اس سورة کی ابتدائی تین آیات میں یہ بیان ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین پر ایک ایسا زمانہ آگیا تھا اور اپنے باطل عقاید پر ایسے مستحکم ہو چکے تھے کہ وہ ان کو ترک نہیں کر سکتے تھے۔ جب تک کھلی دلیل ان کے سامنے پیش نہ کی جاوے یعنی ایک ایسا رسول بھیجا جائے جو پاک کیے ہوئے صحیفے ان کو پڑھ سنائے جس میں ہمیشہ قائم رہنے والے اصول اور اعمال ہوں۔ پاک کیے ہوئے صحیفوں سے یہ مراد ہے کہ گذشتہ صحیفوں میں جو غیر الہامی حصہ شامل ہو گیا ہے اسکو نازل ہونے والی کتاب سے خارج رکھا جاوے۔ فقط الہامی تعلیم جو وقتی نہ ہو درج کی جاوے آیات ۴ و ۵ میں یہ ذکر ہے کہ وہ بینہ جس کا ذکر آیت ۱ میں ہے ان کے پاس آگیا تو پھر بھی اس کے متعلق فرقے بن گئے بعض نے مانا بعض نے نہ مانا حالانکہ جو تعلیم ان کے سامنے پیش کی گئی ہے وہ دین قیم ہے جو جملہ انبیا میں مشترک چلا آتا ہے اور کبھی منسوخ نہیں ہوا۔ وہ کیا ہے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی کرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں باتوں کو دین قیم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ مگر لوگوں نے ان کے ساتھ بیسیوں امور ایسے ضم کر دیے ہیں کہ کسی ایک میں اختلاف کرنے سے کفر کے فتوے لگ جاتے ہیں۔ اللہ کا دین جدا ہے اور لوگوں کا جدا۔ آیت ۶ میں ان اہل کتاب اور مشرکین کی سزا بیان کی ہے جنہوں نے اس دین کا جو حضرت رسول صلعم نے پیش کیا اور وہ درحقیقت اسلام تھا انکار کر دیا اور آیات ۷ و ۸ میں ان مومنین کی جزا بیان کی ہے جنہوں نے اپنے ایمان کو اعمالِ صالحہ کے ساتھ مصدق کیا تھا۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ② وَقَالَ

جب زمین خوب ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ④ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ⑤

اسے کیا ہو گیا اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی اس لئے کہ تیرا پروردگار اس کو (ایسا کرنیکا) الہام کریگا

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

اس دن لوگ مختلف گروہ ہو کر نکل آئیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں تو جس شخص نے ایک ذرہ بھر بھی نیکی

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ⑦ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ⑧ ع

کی ہو گی اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہو گی اسکو دیکھ لے گا ۵۹۴

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ① فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ② فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ③ فَاَثَرْنَ بِهٖ

قسم ہے ہانپ کر دوڑنے والوں کی اور اپنے ٹاپوں کو زمین پر مارنے سے آگ نکالنے والوں کی اور صبح کے وقت چھاپہ مارنے والوں کی کہ پھر اس کے ساتھ غبار

سورۃ الزلزال مکیّۃ

۵۹۴ ۔ اس سورۃ کی آیت اہیں اُن زلازل کا ذکر ہے جو بعثت ثانی سے پہلے زمین پر آویں گے اور آیت ۲ میں بوجھوں کے باہر نکالنے سے یہ مراد ہے کہ مردے زمین کی سطح پر آجائیں گے اور انسان تغیرات زمین دیکھ کر تعجب سے کہے گا اس کو کیا ہو گیا ۔ زمین الہام طبعی کے ماتحت ان واقعات کو جو اس پر گذرے ہوں گے اپنے خط و خال سے نمایاں کرے گی ۔ لوگ گروہ گروہ نکل آئیں گے تا کہ ان کو اُن کے اعمال مشاہدہ کرائے جائیں ۔ آخر کی دو آیات میں ایک جامع اصول بیان کر دیا گیا ہے خیر اور شر کا ہر ایک ذرہ بھی جو کسی نے کیا ہو گا وہاں اُس کو دیکھ لے گا ۔ کوئی گناہ اگرچہ معاف کر دیا گیا ہو یا نیکیوں نے اُس کو دبا دیا ہو اس کا اثر اسی طرح نمایاں ہو گا جیسا کہ جسم کا زخم اگرچہ مندمل ہو گیا ہو جسم پر اُس کا نشان رہ جاتا ہے نیکی اگرچہ حبط ہو گئی یا دب گئی ہو اس کا اثر بھی رہتا ہے ۔ پہلی ۶ آیات میں جو واقعات بیان کیے گئے حضرت رسول صلعم کے زمانہ مبارک میں اس کا خفیف سا نقشہ بھی ظہور میں آگیا ۔

سورۃ العادیات مکیّۃ

۵۹۵ ۔ اوّل کی پانچ آیات مقسم بہا ہیں اور آیات ۶ تا ۸ جواب قسم ۔ پانچ قسموں میں ان لوگوں کا نقشہ (باقی بر صفحہ ۶۴۳)

نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ

اڑاتے ہیں — پھر اس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں — بیشک انسان اپنے پروردگار کے لئے ناشکر یعنی بخیل ہے — اور بیشک اس بات پر وہ

لَشَهِیْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾

خود گواہ ہے — اور وہ مال کی محبت میں — بڑا سخت ہے — کیا وہ نہیں جانتا کہ جب قبروں کا مال (مردے) نکالے جاویں گے

وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

اور جو کچھ سینوں میں ہے وہ ظاہر کر دیا جاوے گا — تو تیرا پروردگار اس دن ان کے اعمال سے باخبر ہوگا ۵۹۵

ع ۱۱/۲۵

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے — سب ضروریات مہیا کرنے والا — کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ

وہ کھڑکھڑا دینے والی مصیبت کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی مصیبت — اور تم کو کیا معلوم کہ کھڑکھڑا دینے والی مصیبت کیا ہے — (وہ اس دن واقع ہوگی) جس دن لوگ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ

بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے — اور پہاڑ دھنکی ہوئی — اون کی طرح ہوں گے — تو جس کی (نیکیوں کے)

ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾

وزن بھاری ہوں گے — تو وہ پسندیدہ — عیش میں ہوگا — اور جس کے (اعمال نیک) وزن میں ہلکے ہوں گے

فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

تو وہ ہاویہ کی گود میں ہوگا — اور تجھ کو کیا معلوم ہاویہ کیا چیز ہے — وہ دہکتی آگ ہے ۵۹۶

ع ۱۱/۲۶

(بقیہ از صفحہ ۶۴۲) کھینچا ہے جو لوٹ مار یا خصم کا مال چھیننے کے لیے ایک رسالہ کی شکل میں صبح کی خواب نوشیں سے اٹھ کر اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر گھوڑے تیز دوڑاتے اور ان کے سموں سے آگ چھاڑتے اور گرد اڑاتے دشمن پر دھاوا کرتے ہیں۔ انسان دنیا کے لیے یہ خطرناک کام کس شوق سے اختیار کرتا ہے۔ اگر یہی کام دین کی مدافعت یا اشاعت اسلام کے لیے کرنا پڑے تو جی چراتا ہے اس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ انسان اپنے پروردگار کے لیے بخیل ہے اور مال کی محبت میں سخت ہے اور اس پر اس کا اپنا نفس گواہ ہے۔ آیت ۹ سے لاتک الانسان کو قیامت کی ہولناکی سے ڈرایا ہے۔ اس کو قبور سے نکالا جائے گا اور سینوں کے اسرار نمایاں کر دئیے جاویں گے۔ اس روز انسان پر ظاہر ہو جائے گا کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذرہ ذرہ سے آگاہ ہے۔

سورۃ القارعۃ مکیّۃ

۵۹۶ — یہ سورۃ اگلی سورۃ العادیات کا تتمہ ہے۔ قیامت کو القارعہ کے نام سے یاد کر کے جس کا معنے ہے کھڑکھڑانے والی اس کے بعض دہشت انگیز واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اس ترہیب اور تخویف کو اللہ تعالےٰ نے انسان کو عمل نیک پر قائم کرنے کے لیے اس قدر اہمیت دی ہے کہ ہر سورۃ میں جو اس کی تلاوت میں آتی ہے اس کا کچھ حصہ رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ جو خالق انسان ہے اس کی فطرت کو خوب جانتا ہے یہ ایسے کام جن سے بظاہر کوئی فائدہ اس کو محسوس نہ ہوتا ہو دلچسپی سے نہیں کرتا۔ آیت ۴ سے تا آخر قیامت کے واقعات کا ذکر ہے۔ لوگ میدان قیامت میں ابتدا میں بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی سرخ اون کی طرح جس کے نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا اور جس کے خفیف ہوں گے وہ ہاویہ (عمیق جہنم) میں ہوگا۔ جو گنہگار کے لیے ماں کی گود کی طرح ہوگی۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
(اللہ کے نام سے جو رحم ہے، سب ضروریات مہیا کرنے والا، کسب پر پھل لگانے والا ہے)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

(تم کو (مال و اولاد کی) کثرت نے غافل کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچتے ہو۔ سن رکھو تم آگے چل کر جان لو گے۔ پھر سن رکھو آگے چل کر معلوم کر لو گے۔ سنو اگر تم علم الیقین کے طور پر جانتے (تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر تم اسکو (اس میں داخل ہو کر) عین الیقین کے طور پر دیکھو گے۔ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے باز پرس ہو گی)

ف ۵۹۷

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
(اللہ کے نام سے جو رحم ہے، سب ضروریات مہیا کرنے والا، کسب پر پھل لگانے والا ہے)

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

(زمانہ کی قسم ہے یا وقت عصر کی۔ کہ انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے اور ایک دوسرے کو حق کی رہنمائی کی اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کی)

ف ۵۹۸

سورۃ التکاثر مکیّۃ

۵۹۷ ۔ اس سورۃ میں آیت ۲ سے موت مراد ہے قبر میں جانے کو زیارت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ قبر میں تم بطور ایک زائر کے جاتے ہو وہ تمہاری مقر نہیں مستودع ہے اور آیت ۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں جانے کے ساتھ عذاب شروع ہو جاتا ہے اور انسان کو علم ہو جاتا ہے کہ آخرت کے متعلق اس نے غفلت کی پھر اس برزخ کے بعد جو حالت آتی ہے یعنی حشر اس میں اور زیادہ علم کامل ہو جاتا ہے۔ آیت ۵ میں ہے کہ کاش تم کو علم الیقین ہوتا تو تم غفلت میں نہ رہتے یہ لو کی جزا محذوف ہے۔ اور آیت ۶ میں ہے کہ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے اور عین الیقین سے دیکھو گے۔ یہ حشر میں ہوگا اور اس کے بعد باز پرس ہوگی ایسے وقت میں کہ جہنم آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ علم کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ دور سے دخان دیکھ کر آگ کا علم علم الیقین ہے اور نزدیک ہو کر آگ دیکھ لینا عین الیقین ہے اور آگ کا اثر محسوس کر لینا حق الیقین ہے۔

سورۃ العصر مکیّۃ

۵۹۸ ۔ آیت ۱ زمانہ کی قسم ہے اور آیت ۲ جواب قسم ہے۔ جس طرح زمانہ گذرتا جاتا ہے انسان کا سرمایہ جو اس کی عمر ہے گھٹتا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ہر وقت خسران میں رہتا ہے مثل اس دکاندار کے جس کا سرمایہ برف ہو جو ہر وقت پگھلتی جارہی ہے (باقی بر صفحہ ۶۴۵)

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ

ہر عیب جوئی کرنے والے طعنے دینے والے کے لئے تباہی ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اسکو گن گن کر رکھتا ہے اس خیال سے کہ اس کا مال اسکو ہمیشہ زندہ

مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵

رکھے گا ہرگز ایسا نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جاوے گا اور تجھکو کیا معلوم کہ حطمہ کیا چیز ہے

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸

اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر چڑھ کر آتی ہے وہ آگ ان پر ہر طرف سے بند کر دی جاوے گی

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

اور وہ لمبے لمبے ستونوں میں بندھے ہوئے ہونگے ۵۹۹

ع ۱ ۹ ۲۹

(بقیہ صفحہ ۶۴۴) یہ قیمتی سرمایہ جس سے جنت یا جہنم بنتا ہے یا تو بغیر کسی کام کے گذر جاتا ہے یا عبث کاموں میں صرف ہو جاتا ہے یہ اس کا خسران ہے۔ اس خسران سے ان لوگوں کو مستثنا کیا ہے جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل نیک کرتے ہیں اور اوروں کو حق اور صبر اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں اس امر کے لیے کہ عمر کی کوئی گھڑی ضائع نہ ہو دو چیزوں کی ضرورت ہے اپنا تزکیہ ایمان و عمل صالح سے اور اوروں کی اصلاح حق کی تبلیغ سے اور ان کے حق کو قبول کرنے پر صبر کی تلقین سے کیونکہ حق کا اختیار کرنا مصائب اور دکھ ساتھ لاتا ہے خسران سے بچنے کے لیے اوروں کی اصلاح پر وقت صرف کرنا ضروری ہے تاکہ وہ گھڑیاں جو صرف اپنے ہی تزکیہ پر صرف نہیں ہو سکیں دوسرے کے اصلاح پذیر ہونے سے جو نیکی وہ شخص کرتا ہے جو اس کے ذریعہ اصلاح پذیر ہوا ہے اس میں مبلغ اور ناصح کا بھی حصہ ہے۔ یہ اس خسران کا جبر کر دیتا ہے جس میں ناصح نے کوئی نیک کام نہیں کیا۔

سورۃ الھمزۃ مکیۃ

۵۹۹ ۔ ابتدائی تین آیات میں دوسروں کے دلوں کو زخمی کرنے والے عیوب سے انذار کیا ہے یہ عیوب مہلکات میں سے ہیں اور بظاہر یہ خطرناک ہیں تنہا ہی ان کا ارتکاب یا کانہ کیا جاتا ہے اور ان سے دوسروں کو جو اندوہ یا زخم پہنچتا ہے اُس کا اندمال جسمانی زخموں سے زیادہ مشکل ہے وہ عیوب کیا ہیں (۱) غیبت یعنی پس پشت کسی کی عیب شماری کرنا۔ (۲) روبرو کسی کے حسب و نسب پر طعنہ زنی کرنا۔ باقی دو آیات میں اُن عیوب کا ذکر کیا ہے جن سے پہلے دو عیوب پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) مال کی کثرت کے لیے مال شماری کرتے رہنا (۲) یہ خیال کرنا کہ یہ مال اس کو ہمیشہ آسودہ رکھے گا۔ آیت ۴ میں مالدار کے اس خیال کا تخطیہ کیا ہے۔ مال تو دنیا میں ہی نہ مطمئن رکھ سکتا ہے اور نہ ایک حالت پر رہتا ہے۔ باقی رہی عاقبت اللہ فرماتا ہے ایسا شخص حطمہ میں ڈالا جائے گا جس کا معنے ہے پامال کرنے والی اور پھر آیت ۶ سے ۹ تک حطمہ کی خود تشریح کی ہے وہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر شعلے مارتی ہے یعنی حسرتوں کی آگ ہے ملزم کو اس آگ کے اندر بند کر کے اس کے جملہ منافذ مسدود کر دیے جائیں گے نہ اندر کی گرمی باہر نکلے گی اور نہ باہر کی ٹھنڈک اندر جاوے گی۔ دنیا میں مالدار کا طول امل اس کے حق میں لمبے ستونوں کے سے شعلے بن جائے گا۔

سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ
کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا کیا ان کا منصوبہ ناکام نہیں ملا

تَضْلِيْلٍ ۙ ② وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ
دیا اور اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان کو کنکر کی پتھریاں مارتے تھے (یا انہیں ہجوم کرکے آنے والی بدشگونی

سِجِّيْلٍ ۙ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤ ع
بھیجی جو ان کو اُن پتھروں سے مارتی تھی جن پر انکی تقدیر لکھی ہوئی تھی) تو اللہ نے ان کو کھائی ہوئی بھس کی طرح کردیا

ع ۱

سورۃ الفیل مکیّۃ

۶۰۰ ۔ حضرت رسول صلعم کی ولادت با سعادت سے چالیس سال پہلے ابرہہ یمن کے عیسائی بادشاہ نے جو حبشہ کے شاہ کا باج گذار تھا کعبہ کے مرجع خلائق ہونے پر حسد کرکے عرب کی توجہ اس سے پھیرنے کے لیے صنعا میں ایک گرجا بنایا مگر عرب کی توجہ وہ جذب نہ کر سکا اس ناکامی پر مشتعل ہو کر کعبہ کے منہدم کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر مع ہاتھیوں کے جن سے عظیم کا نام محمود تھا لیکر آیا۔ اہل مکہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر مکہ خالی کرکے پہاڑیوں پر چلے گئے ۔ پیشتر اس کے کہ اپنے ظالمانہ ارادہ میں کامیاب ہو اس کے لشکر میں چیچک پھیل گئی حصّہ کثیر تباہ ہو گیا اور خود بھی بیمار ہو کر واپس گیا اور اپنے دار الحکومت میں پہنچ کر مر گیا۔ اب میں تفسیری طرف توجہ کرتا ہوں ۔ اصحاب الفیل سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے اور کید سے مراد کعبہ کے ہدم کا ارادہ ہے اور تضلیل سے مراد ناکامی اور طیر سے جو طائر کی جمع ہے شومی اور بدبختی مراد ہے اور ابابیل جو ابّالہ کی جمع ہے جھنڈ مراد ہیں اس سے کثرت اور ہجوم کے لیے استعارہ کیا جاتا ہے ۔ حجارہ کا معنے ہے پتھر اور اس سے مصیبت بھی مراد ہوتی ہے اور سجیل کا معنے ہے کنکریاں اور اس سے وہ پتھر بھی مراد ہوتا ہے جس پر کچھ لکھتے ہیں ۔ کیونکہ قدیم زمانہ میں یہی دستور تھا کہ پتھروں پر لکھتے تھے ۔ اصحاب الفیل پر جو مصیبت آئی وہ خواہ کسی شکل میں ہو اللہ تعالےٰ نے جن الفاظ سے اس کو تعبیر کیا ہے میں اس کا تفسیری ترجمہ کر دیتا ہوں ۔ رسول صلعم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے ۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ تیرے پروردگار نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا تھا ۔ کیا ان کا حیلہ جو کعبہ کو ہدم کرنے کا تھا ناکام نہیں کر دیا تھا اور وہ یوں ہوا کہ ان کی شومی ہر طرف سے ہجوم کر آئی اور ان کو وہ پتھر مارے جن پر ان کی تقدیر لکھی ہوئی تھی ۔ اور ان کی حالت اس بھوسہ کی طرح ہو گئی جس کو حیوانات کھا لیتے ہیں یعنی سرگین کی طرح ہو گئی ۔ یہ سورت حضرت رسول صلعم کے اطمینان کے لیے نازل ہوئی تھی جس کے قتل اور اس کے مشن کو ناکام کرنے کے حیلے کیے جاتے تھے ۔ اللہ تعالےٰ نے ایک گھر کو بچایا جہاں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کیا جاتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرانے کے لیے مبعوث ہوا ہے اس کی حفاظت کیوں نہ ہو گی ۔ اللہ تعالےٰ اپنے شعائر کی حفاظت کرتا ہے جیسا کہ اللہ کا گھر نہیں مٹ سکتا جس قلب میں اللہ بستا ہو وہ بھی نہیں مٹ سکتا ۔ ؎

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

سُورَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا

قوم قریش کو الفت دینے کے لئے جاڑے اور گرمی کا سفر اکٹھا کر دیا گیا ہے تو اس قوم کو چاہیئے کہ اس گھر (کعبہ)

الْبَيْتِ ③ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④

کے پروردگار کی بندگی کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن میں رکھا

سُورَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ① فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ② وَلَا

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو سزا جزا کو جھٹلاتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کے

سورۃ القریش مکیّۃ

۶۰۱ - یہ سورۃ پہلی سورۃ کا تتمہ ہے۔ اس میں قریش کی اصنام پرست قوم کو دل ربا انداز سے توحید اور خدا پرستی کی طرف بلایا ہے۔ حجاز کی زمین جہاں حضرت اسمٰعیل کو مع اُس کی والدہ ہاجرہ کے اللہ تعالےٰ کے اذن سے حضرت خلیل نے بسایا تھا اور جہاں آپ کی نسل بستی ہے وہ ایک وادی غیر ذی زرع ہے جہاں کاشت نہیں اور سوائے چار ماہ ہائے حرام کے جو ذی قعدہ ذی الحج اور محرم اور رجب ہیں اقوام عرب میں حرب لگی رہتی تھی جس کے سبب سے تجارت کا بازار بھی سرد تھا جو معاش کا دوسرا ذریعہ ہے۔ قریش جو کعبہ کے متولی تھے تو مولوں میں اُن کی یہ حرمت تھی کہ جہاں جاتے تھے کوئی اُن کا مزاحم نہیں ہوتا تھا اور چونکہ حرم میں بستے تھے وہاں جنگوں کی غبار نہیں پہنچتی تھی۔ اس بنجر زمین میں اُن کو دو باتیں حاصل تھیں۔ امن میں رہنا۔ گرمیوں میں شام کے ساتھ اور سردیوں میں یمن کے ساتھ تجارت جاری رکھنا۔ ان دو باتوں کے سبب قریش اور اقوام کی نسبت جو حوالی میں رہتی تھیں آسودہ حال تھی۔ قریش کی اس حالت پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اور وجوہ سے قطع نظر کر کے فقط اس وجہ پر کہ اللہ تعالےٰ نے اور اقوام کے دلوں میں اُن کی اُلفت ڈالی ہے ان کے اس ایلاف سے ان کے تجارتی کارواں گرمی اور سردی میں تجارت جاری رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ بیت الحرام کے رب کی خالص بندگی کریں جس نے اُن کو بھوک سے بچایا اور خوف سے امن میں رکھا۔

سورۃ الماعون مکیّۃ

۶۰۲ - قرآن کریم جب بدی سے انذار اور نیکی پر تبشیر کرتا ہے تو اکثر کوئی نمونہ اس کے سامنے ہوتا ہے جس پر مفسرین اُس کو منطبق کر کے اس کے اثر کو کم کر دیتے ہیں اللہ تعالےٰ کو کسی خاص شخص کی مذمت یا مدح مقصود نہیں بلکہ مقصود نیکی پر قائم کرنا اور بدی سے ہٹانا ہے۔ یتامیٰ اور مساکین پر ہر جگہ ظلم ہوتا تھا مگر عرب سب سے ظالم تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں کثرت سے (باقی بر صفحہ ۶۴۸)

يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ

کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (مخلوق کے حقوق میں تو یہ قصور اور اللہ کے حقوق) ان نماز پڑھنے والوں کے لئے تباہی ہے جو اپنی نماز سے

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ

غافل ہوتے ہیں جو اپنے کاموں میں دکھاوا کرتے ہیں اور روزمرہ برتنے کی چیزوں

الْمَاعُوْنَ ۝۷ ع

کے دینے میں بھی دریغ کرتے ہیں ف ۶۰۲

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ إِنَّ شَانِئَكَ

ہم نے تمکو ہر خیر و برکت کثرت سے دی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر تیرے بدخواہ کا کوئی ذکر باقی

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝۳ ع

نہ رہے گا ف ۶۰۳

(بقیہ صفحہ ۶۴۷) ساتھ ترغیب اور ترہیب مختلف انداز سے کی ہے۔ اس چھوٹی سی سورت میں بھی اُن پر سختی کرنے پر سخت وعید کیا ہے۔ اس سورت کا خلاصہ مقصد یہ ہے کہ دین یا سزا جزا کی تکذیب دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اس کے وجود کا انکار اور دوسرے یہ کہ اس کے وجود سے انکار نہیں۔ مگر ایک شخص اپنے عمل سے اس کی تکذیب کرتا ہے اس سورت میں ایسا ہی شخص مراد رکھا گیا ہے۔ اگر جزا سزا پر درحقیقت ایمان ہو تو ایسا شخص نہ تو یتیم کو دھتکارنے کا ارتکاب کر سکتا ہے اور نہ مسکین کو کھلانے سے بلکہ اوروں کو بھی اسکی ترغیب دینے سے غفلت کر سکتا ہے۔ اور نہ وہ اپنی نماز میں سہو اور ریا کو دخل دے سکتا ہے۔ ان عیوب کا مرتکب اگرچہ اپنے نفس کو مومن سمجھتا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اُس کو مکذبین میں شمار کیا ہے جو لوگ اللہ تعالےٰ کے لیے اپنا کوئی وقت محفوظ نہیں کر سکتے وہ ایسے بے خبر واقع ہوئے ہیں کہ محتاجوں کو روزمرہ کے برتنے کی اشیا مستعار بھی نہیں دیتے۔

سورۃ الکوثر مکیّۃ

۶۰۳ ۔ منکرین حبیب اللہ تعالےٰ کے پیغام پہنچانے والے پر ایذا بڑھا تے تھے تو اللہ تعالےٰ اُن کے مقابلہ میں اپنے رسول پر برکات اور انعامات کی بارش کرتا تھا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے رسول کی نرینہ اولاد نہ تھی منکرین اپنے رواج کے مطابق حضور کو ابتر جیسے منحوس نام سے موسوم کرتے تھے جس کا مفہوم یہ تھا کہ آپ کے بعد حضور کا کوئی ذکر دنیا میں باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کو کوثر عطا کرنے کی بشارت دی۔ کوثر کثرت کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور اس سے دنیا اور دین کے انعامات کی کثرت مراد ہے اور اس میں امت کی کثرت بھی شامل ہے اور ختم نبوت بھی جس کے سبب سے قیامت تک آپ کا ذکر خیر دنیا میں قائم رہے گا اور ان کے درود اور دعائیں حضور کی بلندی درجات کا باعث ہوں گی۔ ان برکات میں حسب حدیث وہ نہر بھی شامل ہے جو حضور کو جنت میں دی جاوے گی۔ اللہ تعالےٰ نے ان انعامات کے مقابلہ شکر کا مطالبہ کیا ہے وہ کیا ہے اللہ کی خالص عبادت اور مخلوق کے افادہ کے لیے قربانی۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ نے تبشیر کی ہے کہ حضور کو برا کہنے والے ابتر رہیں گے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

اے کافرو میں ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اسکی عبادت کرو گے جس کی میں

مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵

عبادت کرتا ہوں اور نہ میں اسکی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم عبادت کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶ ع

تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ۶۰۴

ع ۲ ۳۴

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

جب اسکی مدد اور فتح آگئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ اللہ کے دین میں جوق جوق داخل ہوتے ہیں تو اپنے

اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

پروردگار کی تسبیح اسکی حمد کے ساتھ کر اور اسکی مغفرت مانگ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۶۰۵

ع ۳ ۳۵

سورۃ الکافرون مکیۃ

۶۰۴ ۔ اس سورۃ میں الکافرون سے وہ ائمۃ الکفر مراد ہیں جن کی موت کفر پر ہونی تھی ۔ اس سورۃ کے مضمون کو مخاطبین کے لیے اعلان کرنے کی ضرورت اس واسطے پیش آئی کہ وہ اس امید پر حضور کو ایذا دیتے تھے کہ بذریعہ ایذا وہ حضور کو اس کے دین سے پھرا لیں گے ۔ اور ان کو اپنی نسبت یہ خوف تھا کہ اگر حضور نے اقتدار حاصل کر لیا تو ان کو ان کے دین کے ترک پر مجبور کریں گے ۔ سو حضور کی جانب سے ان کو یہ اعلان ہے کہ میں نے نہ تو تمہارے معبودوں کی بندگی کبھی کی اور نہ آئندہ کبھی کروں گا اور تم بھی نہ میرے معبود کی عبادت کرتے ہو اور نہ آئندہ کرو گے تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ۔ پس تم جو میرے متعلق اس امید میں ہو کہ مجھ کو میرے دین سے پھیر لو گے یہ ان ہونی بات ہے اور تم جو یہ خوف رکھتے ہو کہ میرا اقتدار تم کو تمہارا دین چھڑانے پر مجبور کرے گا یہ خوف بھی بے وجہ ہے کیونکہ ہر ایک اپنے دین پر لگا رہے گا ۔ کسی پر جبر نہ ہوگا ۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ مجھے تمہارا ایذا دینا بے وجہ ہے اور عبث ہے ۔ اس کے بعد ان کفار کے ساتھ جو جنگ پیش آئی وہ اس اعلان کے مخالف نہیں کیونکہ وہ سب مدافعانہ تھی نہ جارحانہ ۔

سورۃ النصر مکیۃ

۶۰۵ ۔ یہ سورہ حج الوداع میں فتح مکہ کے دو سال بعد نازل ہوئی تھی ۔ پہلی سورۃ میں اسلام کی ابتدائی حالت کا (باقی بر صفحہ ۶۵۰)

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم سے ۔ سب ضروریات مہیا کرنے والا ۔ کسب پر پھل لگانے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلٰى

مشتعل طبیعت والے کے دونوں ہاتھ بیکار ہوگئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو۔ اسکا مال اور اسکی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی ۔ وہ شعلہ مارنے والی

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ

آگ میں عنقریب داخل ہوگا ۔ اور اسکی جورو بھی ۔ جو لگائی بجھائی کرتی ہے ۔ اسکی گردن میں ۔ لیف کی

(بقیہ صفحہ ۶۴۹) نقشہ ہے اور یہ آخری حالت کا۔ عرب کی اقوام فتح مکہ کی انتظار میں تھیں۔ اس کو اسلام کی صداقت کا نشان قرار دے رکھا تھا جب مکہ فتح ہوگیا تو قومیں جوق جوق آنے لگیں اور اسلام قبول کرنے لگیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اذا جاء ماضی کے معنی میں ہے نہ مستقبل کے۔ اس اعلان سے جو اللہ نے کیا غرض یہ تھی کہ حضرت رسول صلعم جس غرض کے لیے مبعوث ہوئے تھے وہ پوری ہوگئی۔ اب اللہ تعالےٰ کے حضور جانے کی تیاری کرنی چاہیے۔ اس کے چند ماہ بعد حضور کا وصال ہوا۔ تیاری کے لیے اللہ تعالےٰ نے تسبیح تحمید اور استغفار کا حکم دیا ہے۔ لوگوں کے ساتھ مخلوط رہنے کے سبب جو تاریک اثرات طبیعت میں پیدا ہوتے ہیں اُن کی تنویر کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا گیا ہے ہر نفس کے لیے ضرور ہے کہ دنیا کے تمام تعلقات سے آزاد ہو کر دنیا کو چھوڑے تاکہ آسمان پر رفع آسان ہو۔ ورنہ جو میں کچھ مدت رہنا پڑتا ہے۔

سورۃ اللھب مکیّۃ

۶۰۶ - یہ سورۃ ایک خاص شخص اور اُس کی زوجہ پر منطبق کی گئی ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ خاص ان کے حق میں نازل ہوئی ہے واقعہ کی ابتدا یوں ہے۔ حضرت رسول صلعم نے اپنے قبیلہ قریش کو جمع کیا تاکہ سب کو یکجا تبلیغ کی جاوے۔ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہو کر سب کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر میں کہوں کہ صبح یا شام دشمن کا لشکر تم پر یلغار کرنے والا ہے تو کیا تم مانو گے۔ سب نے کہا ہاں۔ کیونکہ تو صادق ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ تم پر عذاب شدید آنے والا ہے۔ اس پر عبدالعزیٰ نے جس کو اُس کے اشتعال طبع اور چہرہ کے رنگ کے سبب ابولہب کہتے تھے اور حضور کا چچا تھا یہ کہا کہ تو ہلاک ہو تم نے ہم کو صرف اس غرض کے لیے بلایا تھا۔ اور سب وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔ اس پر اس سورۃ کا نزول ہوا۔ ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن تھی اور ام جمیل اس کا نام تھا وہ بھی دشمنی میں اپنے شوہر سے کم نہ تھی۔ قرآن کریم میں کسی کا نام لے کر نہ مذمت کی گئی ہے نہ مدح۔ یہاں بھی اس کا خلاف نہیں کیا۔ اگرچہ واقعات ایک خاص شخص اور اس کی زوجہ پر منطبق ہوتے ہیں۔ اور جن پر منطبق ہوتے ہیں انہوں نے بھی اس کو اپنی ہجو سمجھی۔ مگر ابولہب سے ایسا شخص مراد ہے جو حق کو ناکام کرنے کے واسطے شرارت کی آگ بھڑکائے اور اسکی امراۃ سے اس کا ایسا مددگار مراد ہے جو شرارت کی آگ کے لیے ایندھن مہیا کرے۔ ایسے جوڑے کے لیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کا مال اور ان کی اولاد اُن کے کام نہیں آتی اور اُن کا ٹھکانا آگ ہے اور ہیزم کا گٹھا کھجور کی چھال کی رسی سے بندھا ہوا اس کی گردن میں دیا جائے گا۔ ان واقعات میں اس کنبہ کے لیے عبرت ہے جہاں شوہر اور زوجہ دونوں شرارتوں میں حصہ لینے والے ہوں۔ ایسا کنبہ تباہ ہو جاتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی مصلح ہو تو تباہی نہیں آتی۔ یہاں ایک پنجابی مثل صادق آتی ہے (اندھی اندھا رلیا تے ہتّا جھگّا گلیا) یعنی دو اندھوں کا جوڑا ہو تو ایک ہی گھر برباد ہوا۔ یہاں سورۃ میں جو اشارے ہیں وہ آئندہ کے واقعات میں اس جوڑے پر صادق آگئے تھے۔ جنگ بدر میں عبدالعزیٰ خود حاضر نہیں ہوا اپنی طرف سے (باقی بر صفحہ ۶۵۱)

مِّنْ مَّسَدٍ ۵
رسی ہو گی ف ۶۰۶

ع ۱ / ۵ / ۳۶

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کب پر پھل لگانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۴

کہو وہ اللہ ذات میں یکتا ہے اللہ سب حاجات سے بے نیاز ہے نہ اسکی اولاد نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ف ۶۰۷

ع ۱ / ۶ / ۳۷

(بقیہ صفحہ ۶۵۰)

ایک اجیر مزدوری دے کر بھیجا تھا۔ جو جنگ میں مارا گیا تھا۔ شکست کی اخبار سے متاثر ہو کر بیمار ہوا اور مر کر متعفن ہو گیا لاش حبشیوں سے اٹھوا کر دفن کی گئی۔ اس کی زوجہ ام جمیل لکڑیوں کا گٹھا لا رہی تھی کہ رسی گردن میں آ گئی اور دم گھٹ کر مر گئی۔ اس جوڑے کا بیٹا شام کے رستہ میں ایک شیر نے پھاڑ ڈالا۔

سورۃ الاخلاص مکیۃ

۶۰۷ ۔ اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ کی توحید کی تعلیم ہے ۔ چونکہ قرآن کریم میں تین امور کی تعلیم ہے توحید، رسالت، معاد اس واسطے اس سورت کو رسول صلعم نے قرآن کریم کے سوم حصّہ کے مساوی فرمایا ہے ۔ اس میں دو صفات ثبوتیہ ہیں احد۔ صمد اور دو صفات سلبیہ ہیں لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد احد کا معنے یگانہ ۔ یعنی اس کی ذات اور صفات اور افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور صمد کا معنے ہے ایسی ذات جو ہر قسم کی حاجات سے بے نیاز ہے اور ہر نفس اپنے وجود اور بقا میں اس کا محتاج ہے ۔ لم یلد و لم یولد ۔ لم یلد کا معنے ہے کوئی وجود اس کے وجود سے حصّہ لے کر پیدا نہیں ہوا یعنی کوئی اس کا ولد نہیں اور لم یولد کا معنے یہ ہے کہ وہ کسی اور کے وجود سے حصہ لے کر نہیں پیدا ہوا یعنی وہ کسی اور کا بیٹا نہیں ولم یکن لہ کفوا احد سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا وجود موجود نہیں جو کسی امر میں اس کی برابری کر سکے ۔ ولادت اور کفو جس کی نفی اللہ تعالےٰ کی ذات سے کی گئی ہے یہ مخلوق کی صفات ہیں اور اللہ تعالےٰ کی ازلی ابدی ذات سے ایسی ناقص صفات کے سلب کی ضرورت ان جاہل النادانوں کے سبب سے پیش آئی ہے جنہوں نے اپنی جہالت سے ان ناقص صفات کو اس کی طرف منسوب کیا ہے۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

اللہ تعالےٰ کے مقرب بندے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اللہ کی صفات ظلی طور پر اور محدود طور پر ان کے اندر نمایاں ہوتی ہیں ۔ لم یلد ولم یولد کی صفت اُن کے اندر صرف اس قدر پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی رشتوں سے بے نیاز ہوتے ہیں ۔ حضرت مسیح ایک موقع پر جب وہ کلیسا میں اپنے شاگردوں کے ساتھ وعظ میں مشغول تھے اور اُس کی والدہ اور بھائی اُس کی ملاقات کے لیے باہر کھڑے تھے ۔ فرماتا ہے کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی ۔ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں کیونکہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی بہن اور ماں ہے (متی ۱۲ ۔ ۴۰)

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

اللہ کے نام سے جو رحم ہے سب ضروریات مہیا کرنے والا کسب پر پھل لگانے والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

کہو میں صبح صادق کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں جملہ مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا

إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے

المعوذتین مدنیتہ

۶۰۸ ۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس دونوں کو ملاکر معوذتین کہتے ہیں۔ دونوں مدنی ہیں صحیحین کی روایت کی رو سے ان کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے۔ کسی یہودی نے حضرت رسول صلعم پر سحر کیا۔ اس کے اثر سے نسیان پیدا ہوگیا۔ فرشتہ نے حضور کو سحر اور ساحر اور جس چیز کے ذریعہ عمل سحر کیا گیا اور جہاں وہ چیز رکھی گئی آگاہ کیا۔ وہ چیز ایک کنواں سے نکالی گئی وہ گیارہ عقد سے تھے ان کے بطلان کے لیے ۱۱ آیات کی دو سورتیں نازل ہوئیں۔ ان کی تلاوت سے ہر ایک آیت سے ایک ایک عقدہ کھلتا گیا اور سب کے کھل جانے پر قبض نشاط سے تبدیل ہوگئی۔ اس روایت سے بعض مفسرین نے اس وجہ سے انکار کیا ہے کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ کفار نے حضور صلعم کو رجلاً مسحورًا کہا تھا اور اس روایت کے تسلیم کر لینے سے کفار کی بات صحیح ٹھہرتی ہے۔ روایت سے انکار کی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ درست معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حضور صلعم کے حق میں کفار مکہ نے جو رجلاً مسحورًا کہا تھا اس سے ان کی مراد یہ نہ تھی کہ حضور پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک اس کا معنے یہ تھا کہ یہ وہ انسان یا ایسا انسان جو اپنے جادو کا اثر دوسرے پر کر دیتا ہے۔ ہاں یہ امر بحث طلب رہ جاتا ہے کہ آیا نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے یا نہ۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ نبی پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔ حضرت موسےٰ پر مقابلہ کے وقت جادوگروں کے سحر کا اثر ہوگیا تھا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فاذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم انها تسعى (طہٰ ۶۷) حضرت موسےٰ پر جادو اثر کر گیا حالانکہ فرعون نے حضرت موسےٰ کو رجلاً مسحورا ۔ انی اظنك یاموسٰی مسحورا کہا ۔ ایک بھولا مفسر کہتا ہے کہ حضور صلعم کو کفار نے رجلا مسحورا کہا تھا اگر روایت کی رو سے حضور پر سحر کا اثر صحیح ہو تو کفار کا مقولہ درست آتا ہے۔ مشاہدہ بھی یہی بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قانون انبیا اور اولیا پر بھی حاوی ہے ان کے لیے کوئی استثنا نہیں الا ان یشاء اللہ۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وما هم بضارين به من احد الا باذن الله (بقرہ آیت) تاثیر اللہ تعالےٰ کے اذن سے ہوتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے تاثیر کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر جو تاثیر بالقوہ اس کے اندر ہے فعل میں آنے کے لیے ہر ایک شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ کی اجازت چاہتی ہے۔ اب میں تفسیر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ پہلی سورہ میں چار چیزوں کے شر سے اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آنا سکھایا گیا ہے (۱) مخلوق (۲) تاریکی لانے والی رات یا تاریکی میں آنے والا چاند جب اس کو گرہن لگے۔ (۳) گرہوں میں پھونکنے والیاں (۴) حاسد جب اپنے حسد کو کوئی عملی صورت دے۔ جملہ مخلوق میں شر کا ایک پہلو موجود ہوتا ہے۔ صرف ایک ذات ہے اور وہ اللہ تعالےٰ ہے جو ہر ایک شر سے پاک ہے۔ اور اُسی کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ الخير كله في يديك والشر ليس اليك ۔ یہ وجہ ہے کہ جملہ مخلوق کے شر سے پناہ طلب کی ہے۔ رات گوناگوں (باقی بر صفحہ ۶۵۳)

اِذَا حَسَدَ ۵ ع

جب وہ حسد کرے

ع ۱ ۳۸

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو رحم ہے۔ سب ضروریات مہیا کرنے والا۔ کسب پر پھل لگانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱ مَلِكِ النَّاسِ ۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۳ مِنْ شَرِّ

کہو میں لوگوں کے پروردگار کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں جنات اور

(بقیہ صفحہ ۶۵۲)

مصائب کا گہوارہ ہے اور مضر حیوانات کے انتشار کا وقت ہے اور ان کے مضرات کا مصدر ہے۔ اور چاند کے تاثرات حیوانات اور نباتات پر کثرت سے ہیں خسوف کی حالت میں اس کے شر کا پہلو اہل زمین پر ظہور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خسوف کے وقت مسلمانوں کو صلوٰت الخسوف سکھائی گئی۔ گذشتہ قوموں میں اس کا خیال چلا آتا ہے۔ گرہوں میں پھونکنے والے مرد ہوں یا عورتیں یہ سحر کا ایک طریق ہے۔ جو قوموں میں چلا آتا ہے اگرچہ ایسے اعمال کرنے والے اکثر بطال ہوتے ہیں۔ مگر یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ اصلاً اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ان کی تاثیرات مسلّم ہیں اور مشاہدہ میں آ چکی ہیں۔ جن کو ان کی تاثیرات سے انکار ہے وہ اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اس سے انسان کے عزم اور ارادہ کو اپنی پھونکوں سے باطل کرنے والے مراد ہیں۔ اس تاویل کے بطلان کے لیے یہ کہنا کافی ہے کہ یہاں جن پھونکوں کا ذکر ہے وہ حقیقی پھونکیں ہیں۔ اور ان سے وہ اعمال مراد نہیں لیے گئے جو عزم کو فعل میں لانے سے روکتے ہیں۔ یہاں ایسی پھونکیں مراد ہیں جو گرہوں کو مضبوط کرنے کے لیے ماری جاتی ہیں۔ نہ کہ کھولنے کے لیے۔ اور عزم کے مقابل پھونکوں سے جو افعال مراد لیے گئے ہیں وہ اس کے عقدوں کو کھولنے اور باطل کرنے کے لیے ہیں نہ کہ مضبوط کرنے کیلئے۔ نور کو بجھانے کے لیے تو پھونکوں کا لفظ موزوں ہے مگر عزم کو باطل کرنے کے لیے ہرگز نہیں۔ حسد سے پناہ طلب نہیں کی گئی کیونکہ جب تک وہ حاسد کے اندر ہے اس کے اپنے عذاب کا باعث ہے۔ مگر جب وہ کسی عمل کی صورت میں آتا ہے تو محسود کے لیے مضر ہوتا ہے۔ ان سب اشیاء کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالےٰ کے ایک وصفی نام رب الفلق سے استعاذہ کیا گیا ہے یعنی وہ ذات جو تاریکی کو پھاڑ کر روشنی لاتا ہے یہ نہایت موزوں صفت یہاں استعمال کی گئی ہے۔

دوسری سورۃ میں خناس یعنی شیطان کے وسواس سے خواہ وہ شیطان انسان ہو یا جن پناہ طلب کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تین صفات کے ذریعہ استعاذہ کیا گیا ہے۔ رب الناس۔ ملک الناس۔ الٰہ الناس۔ ان صفات کے یہاں استعاذہ بہار رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وسوسہ جس سے استعاذہ کیا گیا ہے اس سے ایسا وسوسہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید میں خلل ڈالنے کے لیے ہوتا ہے۔ یا غیروں کو متصرف فی الامور قرار دینے میں یا غیروں کو معبود بنانے میں۔ حالانکہ یہ تینوں صفات ایک ہی ذات میں جمع ہیں اور ان حاجات کے لیے جو ان صفات سے متعلق ہوں کسی غیر اللہ کو محتاج الیہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

اے میرے رب اے میرے مالک اے میرے معبود یگانہ میں تیری اس عاجز مخلوق میں سے ہوں جن کے حق میں تو نے فرمایا ہے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا مجھے یاد رہا نہیں کہ میں تیرے ازلی کلام کی باریکیوں تک پہنچ سکتا ہوں جو تیرے علم اور حکمت کے خزانوں سے صادر ہوا ہے۔ جو کچھ میں نے اپنا ناقص علم اور کوتاہ فہم کے باوجود (باقی بر صفحہ ۶۵۹)

الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵

انسانوں میں سے ان شیطانوں کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈال کر

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶ ع

پیچھے ہٹ جاتے ہیں

ع ۱ ۶ ۲۹

(بقیہ صفحہ ۶۵۳)

لکھا ہے وہ حنیف ہو کر لکھا ہے۔ اور اس میں سوائے مہبطِ وحی یعنی حضرت رسول صلعم کے اور کسی کو امام بنا کر نہیں لکھا۔ اگر کوئی غلطی کی ہو تو عمداً نہیں کی اور اپنے عندیات کو دخل نہیں دیا۔ تیری مغفرت اور رحمت سب مخلوق پر محیط ہے اپنے مسکین بندے کو بخش دے اور اس کی بے بضاعتی پر رحم کر اور قارئین کے لیے اس کو مشعلِ راہ بنا۔ انک انت الغفور الرحیم وانت الھادی الی الصراط المستقیم ؕ

غلام حسن

دُعائے ختمِ قرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِىْ فِىْ قَبْرِىْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِىْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ